

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelszone.com>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا
شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور ویس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

WHATSAPP 03444499420

Fb/Page/Zubi Novels Zone

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

مکمل ناول

جنونِ عشقم

ارتج شاہ

○○○○○

میں تمہیں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں
آسمان اور زمین کو لرزادینے والے الفاظ کے ساتھ اس نے اس کے ساتھ جڑا ہوا سات سالہ رشتہ
ختم کر لیا

وہ بے بس سی عورت اس وقت اپنے سامنے کھڑے اس ظالم اور جابر شخص کو سن رہی تھی
اپنے چادر نمادو پٹے کو اپنے سینے سے لگائے اپنا آپ چھپاتی وہ اندر تک لرز چکی تھی
یہ وہ شخص تھا جس کے لیے اس نے اپنے پورے خاندان والوں سے بغاوت کی تھی اور پھر سات
سال کے بعد اس کے ساتھ ہی یہاں پاکستان آگئی تھی اپنے رشتے ناطے سب چھوڑ کر سات سال

پہلے اس شخص کے نکاح میں آکر وہ اپنے آپ کو اس دنیا کی سب سے خوش قسمت ترین لڑکی محسوس کر رہی تھی

جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی اس شخص نے اس کے دل پر دستک دی تھی جس نے آج محض ایک غلط فہمی پر اس کے ساتھ جڑے ہر رشتے کو ختم کر دیا دل تڑپ رہا تھا اس سنگ دل کی بے وفائی پر جو خود اعتبار نہ کر سکا اور اسے بے وفائی کا انعام دینے آ پہنچا

میری بات تو سنو تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے ایک بار پوری بات جان لو وہ اسے سمجھانے کے لئے آگے بڑھا تھا۔

لیکن اب کیا کچھ باقی تھا۔۔۔ نہیں اب تو سب کچھ ختم ہو چکا تھا بس کیجئے میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ وقت رہتے یہاں آگئے اور آپ کا یہ احسان ساری زندگی نہیں بھولوں گی لیکن اس شخص کے ساتھ اب میرا کوئی رشتہ نہیں ہے آپ جاسکتے ہیں یہاں سے۔ وہ اس کو دیکھتی مضبوط لہجے میں بولی

نہیں میں سمجھاؤں گا یہ غلط فہمی کا شکار ہے تیسرے وجود نے سمجھانا چاہا سمجھنے سمجھانے کے تمام مراحل سے گزر چکے ہیں آپ کا احسان شاید کبھی نہیں اتار پاؤں گی اور آپ کا بھی آج محبت کا اصلی چہرہ دیکھ کر تکلیف کے ساتھ مجھے خود پر ترس بھی آرہا ہے کاش پہلے جان جاتی کہ محبت کے رشتے میں اگر اعتبار کی کمی ہو تو وہ رشتہ محبت کا نہیں ہوتا

اب میرے لیے فیصلہ اور بھی آسان ہو گیا ہے شاہ صاحب میں اپنے بچوں کے ساتھ یہاں سے ہمیشہ کے لئے واپس چلی جاؤں گی اپنے وجود سے چادر مضبوطی سے لپٹتے ہوئے اس کی آنکھ سے ایک آنسو گرا تھا

فقط ایک آنسو ہاں وہ اس شخص کے لیے اپنا آپ ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی کہ اسے جینا تھا اپنے بچوں کے لئے وہ ایک بہادر عورت تھی اگر اپنی محبت کے لیے اپنے خاندان سے لڑ کر بغاوت کر سکتی تھی تو اپنے بچوں کے لئے اپنی محبت ہے ٹکرانے میں اسے کوئی اعتراض نہ تھا

تمہارے بچے کون سے تمہارے بچے۔۔۔؟ وہ میرے بچے ہیں اور میرے ساتھ رہیں گے تم سے یا تمہارے غلیظ ناپاک وجود سے میرے بچوں کا کوئی ناتا نہیں تم لندن جانا چاہتی ہو شوق سے جاؤ لیکن میرے بچے اب سے میرے ساتھ رہیں گے وہ تو بابا جان کا حکم تھا کہ وہ معصوم بچوں کو ان کی ماں سے الگ نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن اب میں تمہیں اپنی زندگی سے نکال چکا ہوں چلی جاؤ اپنے یار کے ساتھ لیکن خبردار جو میرے بچوں کو مجھ سے یا میرے خاندان سے دور کرنے کی کوشش کی میرے بچے ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گے

لیکن تم نکلو میرے گھر سے ابھی اور اسی وقت وہ بے دردی سے اس کا بازو پکڑ کر اسے گھسیٹتے ہوئے باہر نکالنے لگا تیسرا شخص بے بسی کی تصویر بنا تھا

وہ اس سے ہر رشتہ ختم کر چکا تھا لیکن پھر بھی وہ ان دونوں کے بیچ میں نہیں آنا چاہتا تھا یہ ان کا پر سنل میسٹر تھا

خدا کا شکر ہے کہ اللہ نے وقت رہتے اسے یہاں بھیج دیا ورنہ جانے آج اس عورت کے ساتھ کیا ہوتا وہ اس کی عزت بچانے میں تو کامیاب ہو گیا تھا لیکن اس کی زندگی اس کا گھر بچانے میں کامیاب نہ ہو سکا

شاہ صاحب میری بات سنئے آپ ایک بار بات کلیئر کر لیں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے آپ

چپ ہو جاؤ بے غیرت آدمی میری بیوی کے ساتھ رنگ رلیاں مناتے ہوئے شرم بھی نہیں خیال تک نہ آیا کہ یہ دو بچوں کی ماں ہے اور اب تم اس کی صفائیاں پیش کر رہے ہو اب سمجھ میں آیا کہ اسے حویلی سے دور گھر کیوں چاہیے تھا اس لیے رہنا چاہتی تھی تو مجھ سے دور تاکہ اپنے عاشق سے راتوں میں مل سکے اس نے بے دردی سے ایک تھپڑ اس صف نازک کے چہرے پر دے مارا۔ اس بار تیسرے وجود کے برداشت کی انتہا ہو گئی تھی وہ ایک تو بے قصور عورت پر الزام لگائے جا رہا تھا اور دوسرا اس کی ذات کو بھی بیچ میں گھسیٹ رہا تھا وہ ایک غیرت مند انسان تھا اپنی ذات پر ایسے الزامات برداشت نہیں کر سکتا تھا اس لئے اب کی بار اسے گربان سے پکڑتے ہوئے سیدھا کیا

بس بہت ہو گئی تمہاری بکواس میں اس معاملے کو تم دونوں کا ذاتی معاملہ سمجھ کر بیچ میں انٹرفر نہیں کر رہا تھا لیکن تم نرمی کے لائق ہی نہیں ہو۔ تم ایک گندی ذہانت کے مرد ہو بلکہ تم جیسے مرد میری نظر میں مرد ہی نہیں

اس معصوم کو طلاق دے کر یا اس پر ہاتھ اٹھا کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو کہ بہت غیرت ہے تم میں۔ اسے گالیاں دے کر اسے اس کے بچوں سے دور کر کے کیا حاصل کر لو گے تم سوائے اپنی انا کے تسکین کے یہ تمہاری محبت ہے جس میں تم اپنے بچوں کی ماں پر اعتبار تک نہیں کر سکتے تم کہتے ہو یہ اور تمہارے لائق نہیں ہے سچ تو یہ ہے کہ تم اس کے لائق نہیں ہو تم اپنی ذات اونچی رکھنے والے مردوں میں سے ہو۔ جو عورت کو بے قصور جان کر بھی اسے اس لئے سزا دیتے ہیں کہ اگر وہ جھک گیا یہ اس نے اپنی غلطی مان لی اس کی انا کو ٹھیس پہنچے گی۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے تم جیسے مرد کبھی اپنی ہار کو قبول نہیں کر سکتے اور تم بھی قبول نہیں کر پاؤ گے۔

تمہاری ہار یہ ہے کہ تم نے خود اپنی آنکھوں پر کالی پٹی بندھی لی ہے جس کی وجہ سے آج تم اس عورت کی بے گناہی کو دیکھ نہیں پا رہے لیکن آنے والی زندگی کے ایک ایک پل میں تم اس لمحے کو پچھتاؤ گے جب تم نے اس عورت کو اپنی زندگی سے نکال کر پھینک دیا اور خبردار جو تم نے اس پر دوبارہ ہاتھ اٹھایا اسے طلاق دے کر اس سے ہر رشتہ توڑ چکے ہو تم۔۔۔ وہ اسے دھکا دے کر پیچھے کرتا تھا اب اس لڑکی کے سامنے آ رہا تھا جو حیرانگی سے دیکھ اور سن رہی تھی

جانتا ہوں میں تمہارے لئے میں ایک انجان ہوں تم نہیں جانتی کہ میں کون ہوں لیکن تم سے بس اتنا کہوں گا کہ ایک انجان ہو کر بھی میں تمہاری عزت کا رکھوالا ہوں تمہارا محافظ ہوں میں

وعدہ کرتا ہوں یہ شخص تم سے تمہارے بچوں کو کبھی بھی چین نہیں پائے گا کیا تم مجھ پر اعتبار کر کے میرے ساتھ آنے کو تیار ہو۔۔۔؟

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سوال کر رہا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ لڑکی کون ہے

وہ تو بس اسے مصیبت میں دیکھ کی مدد کرنے آیا تھا لیکن شاید اللہ نے اسے اسی کے لیے جن لیا تھا

-

ایک طرف اس کا محبوب اس کا شوہر اس کا پیار اس کا سب کچھ تھا جو اس پر ایک لمحے کو بھی اعتبار نہ کر سکا

اور دوسری طرف یہ شخص تھا جس نے اسے آج بے آبرو ہونے سے بچا لیا اور ایک انجان ہونے کے باوجود اس کی مدد کرنے کو تیار تھا اسے کسی سوچ میں گم دیکھ کر اس نے دو قدم آگے بڑھائے تو اسے اپنے پیچھے آہستہ آہستہ چلنے کی آواز سنائی دی اور ساتھ ساتھ گھٹی گھٹی سسکیوں کی آواز۔۔۔

اس میں موڑ کر دیکھا تو وہ اب اپنے دوپٹے سے اپنا آپ چھپاتی اپنے آنسو صاف کرنے کی کوشش کر رہی تھی اس نے اپنی جیب سے رومال نکال کر اس کے حوالے کیا جس پر اس نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھ کر رومال تھام لیا

اس کا دل دھڑک رہا تھا اسے پیچھے دیکھنے پر مجبور کر رہا تھا وہ قہر برساتی نظروں سے انہیں جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ لیکن اس نے مڑ کر نہیں دیکھا آج وہ رشتہ ختم کر کے آگے کی طرف قدم اٹھا چکی تھی۔

ایک ایسے شخص کے ہمراہ جس کا نام تک وہ نہیں جانتی تھی

○○○○○○

دیکھو لا سوال کو بہت غور سے سنو۔۔۔ وہ اسے بہت پیار سے سمجھا رہا تھا
آپ مجھے لاڈو کہہ کر سوال سمجھائے لالہ کہیں گے تو بھائی والی فیلنگ آئے گی اور پھر جب مجھے
بھائی والی فیلنگ آئے گی تو مجھے آپ پر بہت پیار آئے گا ادا۔ یونونہ آئی لو یو سوچ۔۔۔ وہ آنکھیں
پٹپٹاتی اس کو مسکراتے پر مجبور کر گئی۔ لیکن وہ اسے چہرے پر سنجیدگی لاتا اسے فور کس کرنے کو
کہہ رہا تھا

ہاں لاڈو میری جان آئی لو یو ٹو لیکن دو دن کے بعد تمہارے پیپر ہونے والے ہیں اور اللہ کا واسطہ
ہے اس بار سپیلی مت لینا چلو پڑھائی کرو وہ ہاتھ جوڑ کر منتیں کرتے ہوئے بولا لالی مسکراہٹ
چھپاتے ہوئے اپنے ہونٹوں پر انگلی سے زپ کرتی اب خاموش رہنے کا وعدہ کرنے لگی
جب کہ سنیما تو کب سے اپنے پیپر پر جھکی اپنا کام کرنے میں مصروف تھی
اچھا سوال یہ ہے کہ دس لوگوں نے آم کے درخت سے چار دن میں ہزار آم اتار لیے تو بیس
لوگ چار دن میں کتنے آم اتاریں گے۔۔۔۔۔؟

وہ بالکل سیریس انداز میں اسے سوال کر رہا تھا اور وہ بھی کافی سیریس لگ رہی تھی

ادا بیس لوگ ایک آم کے درخت پر ایک ساتھ کیوں آم اتار رہے ہیں کیا ان میں کوئی شرط لگی ہے۔۔۔؟ اس کے بالکل سیریس سے انداز پر سوال کرنے پر پاس بیٹھی سنیہا کھکھلا کر ہنسی تھی یہ تو وہ بھی جانتی تھی لالی کبھی بھی اپنی پڑھائی کو لے کر سیریز نہیں ہو سکتی

لالی بکو اس مت کرو میں سوال پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو زایا شاہ نے ذرا سختی سے کہا ایک بھی نہیں وہ بھی منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے بولی تو زایا اسے گھور کر رہ گیا ہمارے کھیت میں ایک درخت ہے آم کا اور دس لوگوں اس سے سارے آم اتار چکے ہیں اب بیس لوگوں کیا شاتوت کے درخت سے آم اتاریں گے۔

بابا کہتے ہیں ہمیں صرف اپنی چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے اور ہمارے کھیتوں میں بس ایک ہی آم کا درخت ہے اور وہ اتنا برا نہیں ہے کہ ایک ساتھ بیس لوگ اس پر چڑھ سکے اور ہزار آم ہا ہا اس پر تو سو بھی نہیں لگتے

ان میتھ والوں سے کہیں پہلے ٹھیک سوال کرے پھر لالی جواب دے گی وہ کتاب بند کر دیتے منہ بسورے ہوئے بولی

اسے سمجھاتے سمجھاتے اس کا اپنا سر دکھنے لگا تھا وہ تو پتہ نہیں کیا سوچ کر اس نے چاچا سے کہہ دیا کہ اس بار لالی پاس ہو جائے گی

وہ جو ہر بار سبیلی لے کر آخری چانس میں پانسنگ مار کس لیتی تھی اس کے لئے چاچو سے کہے الفاظ کے لیے وہ خود بھی پچھتا رہا تھا

اسے پڑھائی میں بالکل دلچسپی نہیں تھی اس بات کا انداز زایار شاہ کو پہلے ہر گز نہیں تھا وہ پاس ہو جاتی تھی اس کے لئے اتنا ہی کافی تھا وہ کہاں جانتا تھا کہ اس کی لاڈلی بہن اتنی نالائق ہے پڑھائی میں

دوسری طرف پہلے دن سنیسا کو پڑھائی میں اتنی زیادہ دلچسپی لیتے دیکھ وہ لالی کے لئے بھی یہی گمان کئے ہوئے تھا کہ وہ بھی لائق ہوگی لیکن یہاں تو سب کچھ الٹا ہو رہا تھا ابھی اسے پتہ چلا تھا جن کتابوں میں وہ پاس ہوتی تھی وہ بھی سنیسا کی بدولت تھا۔ ورنہ اسے پڑھائی میں بالکل کوئی دلچسپی نہیں تھی

رات کے تقریباً ساڑھے نو بجے رہے تھے وہ تین دن سے گھر آتے ہی انہیں پڑھنے کے لئے بٹھا رہا تھا کیونکہ ان کے پیپر سرپر تھے بہت مشکلوں کے بعد سنیسا کو ایف ایس سی کے بعد کراچی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لینے کی اجازت مل گئی تھی

جس کے لیے وہ بہت محنت کر رہی تھی جب کہ لالی کو تو کہیں جانا ہی نہیں تھا وہ بس پڑھائی سے جان چھڑانا چاہتی تھی اور ایف ایس سی کے بعد اس کو آگے بڑھنے کا کوئی ارادہ تھا ہی نہیں۔ یہاں تک کہ اماں کی دھمکی بھی کام نہیں آئی تھی کہ اگر پڑھائی نہیں کرے گی تو شادی کر دیں گے اس بے شرم نے تو اماں کے سامنے بھی صاف کہہ دیا مجھ سے پڑھا نہیں جاتا مجھے میرا دلہا لادو۔ اور اس فرمان کے بعد اماں سے جوتے کھانے کے بعد بھی عقل نہ آئی اچھا داد اب میں جاؤں مجھے سچی والی بہت نیند آرہی ہے۔

دیکھیں میری آنکھیں بھی سو ج رہی ہیں وہ اپنی آنکھیں پوری کھولتی اسے دکھا رہی تھی زیار نے نفی میں سر ہلایا اس کے ساتھ مزید سر کھپانے کا اس کا بھی کوئی ارادہ نہیں تھا جب کہ سنیہا بھی بھی اپنے سوالات مکمل حل کر کے پیپر اس کے حوالے کر چکی تھی

اللہ تم عقل دے لاڈو جس حساب سے تمہاری پڑھائی جا رہی ہے تم پاس نہیں ہو سکتی وہ اس کے سر پر چپت لگاتا ٹھ کر سنیہا کو شاباش دیتا باہر نکل گیا۔

جس پر لالی نے جہاں یا ہو کا نعرہ لگایا وہیں سنیہا اسے گھور کر رہ گئی اس کا ارادہ آج زیادہ دیر پڑھنے کا تھا۔ لیکن یہ الگ بات تھی کہ اس معاملے میں ہمیشہ سے چلتی صرف اور صرف لالی کی تھی

○○○○○

وہ اپنے کمرے میں آیا تو امی جان ہادی کے پاس بیٹھی اسے کوئی کہانی سنانے میں مصروف تھیں اسے دیکھتے ہی ہادی اس کی ٹانگوں سے آپٹا

بابا جانی دادی مجھے کہانی سنارہی ہیں۔ بہت مزے کی کہانی ہے آپ بھی سنو وہ کا ہاتھ تھا میں اسے اپنے ساتھ اندر لے جانے لگا زیار نے مسکراتے ہوئے اس ننھے سے بچے کو اپنی باہوں میں اٹھایا زیادہ تنگ تو نہیں کیا اس نے آپ کو وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنی ماں کی گود میں اپنا سر رکھتا ہادی کو اپنے سینے پر لٹا چکا تھا

نہیں میرا پوتا بہت سمجھ دار ہے وہ اپنی دادی کو بالکل تنگ نہیں کرتا اماں بیگم نے مسکراتے ہوئے اس کے سر میں انگلیاں چلائیں۔ ماں کی ممتا سے بھرپور لمس پر وہ آنکھیں موندے ان کی محبت کو محسوس کرنے لگا۔

ہادی جو ہمیشہ سے اس کے سینے پر سر رکھتے ہی سو جاتا تھا آج بھی گہری نیند میں اتر گیا جب کہ وہ اپنی ماں کی گود میں سر رکھے کچھ سوچنے میں مصروف تھا میری جان اب یہ سب کچھ برداشت نہیں ہوتا اپنی زندگی میں آگے بڑھو تم دوسری شادی کر لو کیوں دوسروں کی غلطیوں کی سزا خود کو دے رہے ہو۔

کیوں اپنی زندگی کو کیوں برباد کر رہے ہو مجھ سے نہیں دیکھی جاتی تمہاری حالت مجھ سے نہیں برداشت ہوتا تمہاری زندگی کا یہ ویرانہ پن اب آگے بڑھو سات سال گزر چکے ہیں۔ تمہارے ابو بھی تو تمہیں لے کر بہت پریشان ہیں

ایک آنسو ان کی آنکھ سے نکل کر اس کے رخسار پہ آگرا اس نے آنکھیں کھول کر ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا

آپ کیوں پریشان ہیں وہ امی جان اور انہیں تو خوش ہونا چاہیے یہی تو چاہتے تھے وہ اپنے بھائی کی بیٹی کو اپنے گھر کی بہو بنانا چاہتے تھے تو ہو تو چکی ہے ان کی خواہش پوری انہیں نہ سات سال پہلے میری خوشیوں کا احساس تھا اور نہ آج احساس ہے میں بریرہ کو کبھی چھوڑ نہیں سکتا وہ میری بیوی ہے اور وہ اپنی آخری سانس بھی میری بیوی بن کر لے گی۔

لیکن تمہاری زندگی کا کیا تمہاری خوشیوں کا کیا تمہارا کیا میری جان وہ ماں تھیں اپنے بچے کو یوں نہیں دیکھ سکتی تھی اس لیے روتے ہوئے بولیں

آپ پریشان نہ ہوں امی جان میری زندگی رکے گی نہیں جس دن کوئی لڑکی مجھے پسند آئی میں اس دن دوسری شادی کر لوں گا۔

کوئی بریرہ یا سکندر شاہ مجھ پر پابندی نہیں لگا سکتا
میری زندگی کا ایک فیصلہ سکندر شاہ نے کیا ہے لیکن اپنی زندگی کے تمام آنے والے فیصلے میں خود
کروں گا وہ مضبوط لہجے میں بولا۔

کب کرو گے تم اپنی زندگی کا فیصلہ ہاں کب بھرو گے تم اپنی زندگی میں آگے بتاؤ مجھے زایار کب
دیکھوں گی میں تمہاری خوشیاں کب آئے گی تمہارے چہرے پر اصل مسکراہٹ اپنے اکلوتے
بیٹے کی خوشیاں تک نہیں دیکھ پاتی کتنی بد نصیب ماں ہوں میں۔ وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے
بولیں تو زایار نے ان کا ہاتھ تھام کر ان کے ہاتھ کی پشت پر اپنے لب رکھے
بہت جلد امی جان بہت جلد آپ میری خوشیاں دیکھیں گیں۔ یہ آنسو بے مول مت کریں۔ اللہ
حساب لے کر مجھ سے کہ میں نے اپنی جنت کو رلایا کیوں۔ بس تھوڑا صبر کریں مجھے جس دن
کوئی لڑکی پسند آئی میں اسے زایار شاہ کی بیوی بنا کر اس حویلی میں لے آؤں گا۔ اس نے مسکراتے
ہوئے ان کے آنسو صاف کیے

کیا تم بریر کے ساتھ اپنی نئی زندگی کی شروعات-----وہ کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن زایار کی سرخ آنکھوں نے جیسے ان کے لب سی لئے۔ وہ کیسے کہہ سکتی تھیں ایسا جب کہ وہ ساری حقیقت سے واقف تھیں انہی کو تو پتہ تھا سب کچھ حویلی میں صرف وہی تو جانتی تھیں ساری حقیقت تو وہ بلا ایسی بات کیسے کر سکتی ہیں۔

میرے خیال میں اب آپ کو آرام کرنا چاہیے بہت وقت ہو چکا ہے۔ وہ کرکھڑے ہوتے ہوئے
بولتا تو امی جان ہاں میں سر ہلاتیں بیڈ سے اٹھ کر بنا کچھ بولے کمرے سے نکل گئی زایا نے ایک
نظر ہادی کے نازک وجود کو دیکھا اور پھر فریش ہونے چلا گیا

○○○

میں تیری آنکھوں کا کا جل میں تیرے۔۔۔۔۔
میں تیرے دل کے کا بل۔۔
تو مسافر میں تیری منزل
اوساتی ساتی رے ساتی ساتی
آپاس آرہنا جائے کوئی باقی
سنیما آگے کیا تھا بتاؤنا مجھے۔۔۔۔۔ وہ آئینے کے سامنے کھڑی لہر لہرا کر اپنے بال آگے پیچھے کرتی
بیڈ پر کتابیں پھیلائیں بیٹھی سنیما کی طرف دیکھتے اس سے پوچھنے لگی
لاڈو پلیز مجھے تنگ مت کرو مجھے کام کرنے دو تیزی سے پن پیپر پر چلاتے ہوئے بولی اور پھر سے
مصروف ہو گئی۔

واہ واہ میری جان واہ دیکھ لی تمہاری بے وفائی ابھی تو یونیورسٹی میں ایڈمیشن تک نہیں ہوا اور اپنی
جان سے پیاری سب سے عزیز دوست کو انگور کرنے لگی وہاں جا کر تو تم مجھے بالکل ہی بھول
جاؤ گی وہ اچھل کر اس کے ساتھ بیڈ پر آ بیٹھی

بعد میں۔۔۔ بعد میں۔۔۔ سنیہا سے اشارہ کرتی اسے بعد میں ڈرامہ کرنے کا کہہ رہی تھی اور

اس کے انداز پر لالی نے مزید آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا

بھاڑ میں جاؤ کمینی جا رہی ہوں میں نیچے ملازمہ نے دودھ ابال لیا ہو گا دودھ کی ملائی سے سکُن اور

زیادہ خوبصورت ہو جاتی ہے میں ذرا اپنے سکُن کو مزید خوبصورت کر لوں

وہ ایک ادا سے اسے اگنور کرتی بیڈ سے اٹھی تھی جب پیچھے سے آواز آئی یَی میرے لئے

ایک کپ چائے بنا کر لانا

یا اللہ کیا دماغ خراب ہے تمہارا ایک یہ پڑھائی کر کر کے اپنا آپ بگاڑ رہی ہو اور دوسری طرف

چائے پی پی کر اپنی سکُن خراب کر رہی ہو ذرا ہوش کے ناخن لو یہ وقالت کی ڈگری کام نہیں

آئے گی یہ حسن اور نزاکت کام آئے گا وہ اسے سمجھا رہی تھی جس پر سنیہا نے اسے گھور کر اس

کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑے تو وہ اس پر دو لفظ لعنت بھیجتی

کمرے سے ہی نکل گئی سمجھنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن تھا

لیکن اس بیچاری کے پیچھے تو اس حویلی کے سارے ہی لوگ پڑے تھے ابھی وہ پہلی سیڑھی پر تھی

کہ اس کا پیر پھسلا اور وہ لہرتی اپنا بچاؤ کرتی نیچے دودو سیڑھیاں اترتی اچانک ایک چٹان سے موجود

سے ٹکرائی اگلے ہی لمحے وہ آخری سیڑھیوں سے نیچے گرتی کسی نے اسے تھام لیا اس نے بند

آنکھوں سے شکر الحمد للہ پڑھتے ہوئے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا اور خود پر لعنت بھیجی مطلب

ہیر والا سین ہونا بھی تھا تو اس موچھڑ کے ساتھ

لعنت ہے میری قسمت پر وہ کم آواز سے کہنا چاہتی تھی لیکن اس کی زبان نے الفاظ اونچی آواز میں ادا کیے اسے یقیناً سامنے موجود اس موچھڑ (بقول لالی) نے بھی سن لیتے تھے اس کے نتیجے میں وہ اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ چھوڑ چکا تھا۔ اور اب لالی صاحبہ سیڑھیوں کے نیچے پڑی اپنی کمر مسل رہی تھی ساتھ ساتھ کم آواز میں بددعائیں بھی جاری تھی جبکہ موچھڑ صاحب اس کی باتوں پہ غور کیے بنا سیڑھیاں چڑھ کے اپنے کمرے میں جا چکا تھا

یا اللہ یہ اپنا فون چار جنگ پہ لگا کے پلگ ان کرنا بھول جائے۔

یا اللہ یہ بلڈوزر اپنی بوڈی پے صابن لگائے اور نل سے پانی آنا بند ہو جائے

یا اللہ یہ فلم دیکھنے جائے تو اسے سب سے آخر والی سیٹ ملے وہ بددعائیں دیتے ہوئے اٹھ رہی تھی جب اسے یاد آیا یہ تو دنیا کا سب سے بورنگ انسان ہے یہ تو فلمیں بھی نہیں دیکھتا

یا اللہ اسے ایسی لڑکی ملے جو اسے نگنی کا ناچ نچائے۔

سب اس کے خلاف کام کرے۔

اس کی ایک بات نہ مانے۔۔۔ وہ اپنی کمر سہلاتی ہائے کرتی کچن کی جانب جا رہی تھی۔

جبکہ موچھڑ صاحب اوپر گرل سے یہ سارا سین کافی انجوائے کر رہے تھے

○○○○○○

روحان یار تو تو اتنا امیر ہے تو کچھ بھی لے سکتا ہے یا اپنے بابا سے فرمائش کر کے اسپورٹ بائیک کیوں نہیں لے لیتا کیوں برداشت کرنا اس را حیل کو اس کی نظر ہے دانی پر بتا رہا ہوں میں

طیب نے اسے دانی کے بارے میں بتاتے ہوئے مشورہ دیا تو اس نے ایک نظر اسے دیکھ کر نہ میں
سر ہلایا

اب اگر وہ میری دانی کے پاس بھی نظر آ یا تو دیکھ لوں گا اور تم میرے بابا کو نہیں جانتے وہ مجھے
کچھ بھی نہیں دینے والے اور اوپر سے نئی فرمائش و کالت کرو مطلب حد نہیں ہو گئی کیا اس
خاندان کے سبھی لوگوں کو وکیل بنانا ہے انہوں نے

اب خود وکیل ہیں تو اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ ہر کوئی وکیل بننا چاہتا ہے
ایک تو میری بہن سنیہا ہر وقت بابا جانی بابا جانی کرتی رہتی ہے اور بابا جان کے سامنے یہ بھی کہہ
دیا کہ وہ وکیل بنے گی بہت جلد وہ ہماری یونیورسٹی میں ایڈمیشن لینے والی ہے
مجھے تو اس کی ٹینشن ہو رہی ہے اگر وہ یہاں آگئی تو اسے میری ساری روٹین پتہ چل جائے گی اور
وہ بابا جان کو بتانے میں ایک سیکنڈ نہیں لگائے گی
روحان نے پریشانی سے کہا

ارے تو اپنی بہن کی وجہ سے پریشان کیوں ہو رہا ہے وہ تو ویسے بھی تجھ سے اتنا ڈرتی ہے کہ ایک
بار گھورنے پر ہی خاموشی سے بیٹھ جائے گی۔ اور اگر آ رہی ہے تو آنے دے بس اسے اپنی ذاتی
زندگی میں دخل اندازی مت کرنے دینا

طیب نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا

چل اپنے بابا کو چھوڑ یہ بتا کہ تیری سپورٹ بایک کبھی نہیں آسکتی میرا مطلب ہے ہم سب میں سب سے زیادہ پیسہ تمہارے پاس ہے اور راحیل کی ٹیم سے مقابلہ کرنا بھی صرف تمہارے بس کی بات ہے ہم تو بس تمہیں سپورٹ کر سکتے ہیں اس کے پاس کتنی عمدہ سپورٹ بایک ہے پاکستان کی سب سے مہنگی بایک ہے وہ

ویسی نہ سہی لیکن اس کے ٹوئنٹی پرسنٹ بایک بھی ہم خرید لیں تو شاید اس کا مقابلہ کر سکیں میں تو یونیورسٹی میں بھی مشکل سے ہی ایڈمیشن لے پایا ہوں بایک خریدنا کہاں میرے بس کی بات ہے۔ لیکن اس راحیل کا ایڈیٹیوڈ ختم کرنے کے لئے کاش تم کچھ کر پاتے ہماری ٹیم کی بھی یونیورسٹی میں واہ واہ ہو جاتی

اور دانی کی نظر میں بھی تم ہی بیسٹ ہوتے

مگر شاید ہماری اتنی اوقات ہی نہیں ہے کہ ہم کچھ خرید پائیں کیا فائدہ تیرے باپ کے اتنے امیر ہونے کا اپنے اکلوتے بیٹے کی ایک چھوٹی سی خواہش پورا نہیں کر سکتا اور ملک کا سب سے بڑا وکیل بن کر گھومتا ہے طیب اسے چابی دیتا اٹھ کر جا چکا تھا جبکہ اب یہی کچھ سوال اس کے اپنے دماغ میں بھی چل رہے تھے

جب اس کا فون بجا "ادا" کا نام جگمگاتا دیکھ اس کے چہرے پر رونق آچکی تھی

السلام علیکم ادا کیسے ہیں آپ۔۔۔؟ آپ کو پتا ہے میں آپ کو بہت زیادہ مس کر رہا تھا آپ لندن سے واپس کب آئے۔۔۔؟ آپ کا ٹور کیسا رہا۔۔۔

وہ ایک ہی سانس میں پوچھے جارہا تھا دوسری طرف موجود عالم سلطان شاہ کے چہرے پر تبسم سا چھا گیا

میں جانتا ہوں میرا چھوٹا بھائی مجھے بہت مس کر رہا تھا اسی لئے تو آتے ہی سب سے پہلے تمہیں فون کیا۔

شام کو تم سے ملنے کے لیے تمہارے ہوٹل آنے والا تھا تین دن کے بعد تمہاری سالگرہ بھی تو بہت دھوم دھام سے منانی ہے عالم نے مسکراتے ہوئے اس کی سالگرہ کا ذکر کیا تو اس کے اندر ہلچل سی مچ گئی

یس مطلب اس بار بھی آپ میرے لئے کچھ اسپیشل کرنے والے ہو ادا مجھے سپورٹ بایک چاہیے تاکہ میں راحیل کو بتا سکوں کہ میں اس سے بہتر ہوں بہت ایڈیٹیوڈ ہے اس کمینے میں کیا آپ میرے لئے سپورٹ بایک کا انتظام کر سکتے ہیں بے شک آپ مجھے اگلی بیس سالگرہ پر کوئی گفٹ مت دیجئے گا

کہیں سے امید کی کرن پاتے ہی وہ اپنے دل کی بات لبوں پر لے آیا تم بس ایک بار کہہ دیا کرو میری جان میں ساری دنیا کو تمہارے قدموں میں رکھ سکتا ہوں اور بایک تمہیں آج رات مل جائے گی

لیکن اس کے لیے مجھے تمہیں بتانا ہو گا کہ یہ دانی کا قصہ کیا ہے عالم نے اچانک ہی دانی کی بات کی جس پر روحان کے ماتھے پر پسینہ آگیا وہ ادا دانی ادا نہیں دراصل وہ میری۔

ہاں جانتا ہوں وہ تمہاری گرل فرینڈ ہے اور تم اسے کافی چاہتے ہو اس کے طرح اس لڑکھڑاتی آواز سن کر عالم نے بات ہی کلیئر کر دی

کافی نہیں ادا میں اسے بے حد چاہتا ہوں میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں اس سے بے پناہ محبت کرتا ہوں اور سپورٹ بایک بھی اسی کی وجہ سے لینا چاہتا ہوں کیونکہ آج کل وہ راحیل اسے امپریس کرنے کے پیچھے پڑا ہے روحان اس سے کبھی بھی کچھ بھی چھپاتا نہیں تھا

تم اسے کتنا چاہتے ہو وہ تمہارے ہاتھ پر بنائے ٹیو جیسی بیوقوفی کا سن کر اندازہ لگا چکا ہوں میں اور مجھے یہ حرکت بہت بری لگی ہے محبت کا اظہار کرنے کے لیے خود کو تکلیف دینا صرف بیوقوفی ہے اور کچھ نہیں آئندہ اس بات کا خیال رکھنا کہ تمہاری تکلیف سے "شاہ حویلی" والوں کو تکلیف ہوتی ہے اور تمہیں جو بھی چاہیے تم مجھ سے کہا کرو اور کسی سے نہیں۔ باقی تمہیں تمہاری پسند کی ہر چیز مل جائیگی وہ سختی سے بولا تو روحان خاموش ہو گیا۔

اس نے تو بس دانی سے اپنی محبت کا اظہار کرنے کے لئے اس کے نام کا ٹیو بنوا لیا تھا لیکن یقیناً اس بات سے شاہ حویلی کے مکینوں کو تکلیف پہنچی ہو گی کیونکہ وہ سب اس سے بے پناہ محبت کرتے تھے

اور سناؤ سنیا کیسی ہے اس کی خاموشی پر عالم نے پھر سے بات شروع کی
کیسی ہو سکتی ہے وہ پتا نہیں شاید بابا نے اسے فورس کیا ہے اسے پریشاں کیا ہے اور اب وہ وکالت
کے پیچھے پڑ گئی ہے اور اب یونیورسٹی آنا چاہتی ہے اور ان لوگوں نے اسے ایف ایس سی کے بعد
یونیورسٹی میں ایڈمیشن لینے کی اجازت بھی دے دی ہے

جانتے بھی ہیں کہ یونیورسٹی کا ماحول کیسا ہے۔ روحان برا پڑا تھا اپنے انداز میں عالم کو بتانے لگا
یونیورسٹی کا ماحول کیسا بھی ہو، ہمیں اپنی بچیوں پر اعتبار ہے اور تم بھی تو ہو یہاں اس کا خیال رکھنے
کے لیے جس طرح سے تمہاری پڑھائی جارہی ہے نہ بچے مجھے لگتا ہے کہ تم اگلے دو سال بھی اسی
یونیورسٹی میں گزارنے والے ہو

تمہاری پانچ سال چھوٹی بہن تمہارے برابر آپہنچی ہے تمہارے ساتھ ایک یونیورسٹی میں پڑھنے جا
رہی ہے اور تم پچھلے تین سال سے اس یونیورسٹی میں صرف ٹائم پاس کر رہے ہو جو کہ ایک بہت
غلط بات ہے عالم نے سمجھاتے ہوئے کہا تو روحان اپنے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرا دیا
میں یونیورسٹی میں صرف اپنی لائف کھل کر جینے آیا ہوں ادا مجھے صفر شاہ کی طرح وکالت میں
کوئی انٹریٹ نہیں ہے اور نہ ہی میں سنیا کی طرح ان کی چالوسی کر سکتا ہوں۔ وہ بہت صاف
انداز میں بولا تھا

ٹھیک ہے تو پھر آج رات تم سے ملاقات ہوگی ڈنر ساتھ میں کریں گے عالم نے بات ختم کرتے
ہوئے کہا

اور میری سپورٹ بائیک۔۔۔۔؟ اس سے پہلے کے عالم فون بند کرتا اس کی بے قرار سی آواز آئی

وہ بھی آج ہی مل جائے گی شہزادے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں عالم نے مسکرا کر کہتے فون بند کر دیا۔ وہ جانتا بھی نہیں تھا کہ اس کے علاوہ اور کسی سے اتنی نرمی سے بات کرتا بھی ہے کہ نہیں لیکن اس کی ہر خواہش کو پورا کرنا اس نے اپنا مقصد بنا لیا تھا وہ شاہ حویلی کا بیٹا تھا اس حویلی کا وارث تھا جو بڑی حویلی میں رہنے کی وجہ سے ذرا اسی چیزوں کے لیے ترستا تھا

نہ جانے سنیہا کیسے رہتی ہوگی وہاں کیا کوئی اس کی بھی فرمائشوں خواہشوں کو پورا کرتا ہو گا یا نہیں

کاش وہ اس کی بھی ہر خواہش کو پورا کر سکتا جب وہ واقعہ پیش آیا تب سنیہا صرف گیارہ ماہ کی تھی اور روحان چھ سال کا نادان بچہ ہونے کے باوجود بھی وہ اپنے گھر والوں کو نہیں بھولا تھا اسی لئے تو جب اس کی بیس سال کی عمر میں عالم نے اس سے رابطہ کیا تو وہ اس کی طرف باہیں پھیلائے دوڑ آیا

وہ اپنی ہر فرمائش اپنی ہر خواہش عالم سے ہی پوری کرواتا تھا اور عالم کے لئے تو وہ اس کی جان تھا جس سے وہ بے پناہ محبت کرتا تھا فکر تو اسے ہمیشہ سے سنیہا کی تھی وہ تو شکر تھا کہ وقت رہتے ہی گیارہ ماہ کی عمر میں ہی اس کی زندگی کا فیصلہ کر دیا گیا ورنہ شاید بڑی حویلی کے لوگ تو اسے اس کے

اپنوں سے ملنے بھی نہ دیتے لیکن اب وہ وقت دور نہیں جب وہ بھی اپنے اپنوں کے بہت قریب ہوگی جیسے روحان ہے

○○○○○

وہ سو رہا تھا جب اسے باہر ہو سٹل کے لڑکوں کی آواز سنائی دی بہت سارے لڑکے ایک جگہ جمع تھے اس نے روم کی چھوٹی سی گریل سے نیچے کی جانب دیکھا تو وہ سب ایک نیو بانیک کے سامنے جمع تھے

وہ دیکھنے میں ہی بہت مہنگی لگ رہی تھی ساتھ ہی اس نے راحیل کو کھڑے دیکھا تو سمجھ گیا کہ اس نے نیو بانیک خرید لی ہے۔ وہ اندر جانے ہی والا تھا جب اسے پیون نے نیچے آنے کا اشارہ کیا اسے غصہ تو بہت آیا مطلب اب یہ دو کوڑی کا انسان راحیل کے سامنے اس کا مذاق بنا کر یقیناً اسے راحیل کی نئی بانیک دکھانے والا ہے جس کی وہ تمام لڑکے برابر ہی نہیں کر سکتے وہ اسے کھا جانے والے نگاہوں سے دیکھتا نیچے آگیا بولو کیا بکو اس کرنی ہے کیوں بلا یا ہے مجھے وہ پیون پر چڑھ دوڑا جب پیون نے گھبراتے ہوئے چابی اس کے ہاتھ میں تھما دی

کوئی عالم سلطان شاہ کا بندہ دے گیا ہے آپ کے لیے اس نے یونہی گھبرا کر پوری بات اسے بتائی تو طیب چلا اٹھا

کیا یہ دو کروڑ کی بانیک تمہاری ہے۔ طیب نے حیرانگی سے اسے اس بانیک کی مالیت بھی بتائی

اتنی مہنگی باینک خرید لی میرے بھائی ایسی باینک کے تو لوگ صرف خواب ہی دیکھ سکتے ہیں
رضوان نے ایک نظر را حیل کی جانب دیکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا

یار مجھے یقین نہیں ہو رہا یہ باینک تمہاری ہے میں اسے ٹچ کر کے یقین کر لیتا ہوں ویسے مجھے تو یہی
پتہ تھا کہ 45 لاکھ کی باینک سب سے مہنگی ہوتی ہے لیکن تو نے تو دو کڑور کی باینک خرید کر کسی کو
اس کی اوقات یاد دلادی عمر بھی را حیل کی ٹانگ کھنچتا ہنستے ہوئے بولا جس پر ان سب کا قہقہہ بلند ہوا
جبکہ را حیل سرخ چہرے سے ہوں کرتا ہوں وہاں سے جا چکا تھا
چل تیری نیو باینک پر چلتے ہیں بہت مزا آئے گا طیب را حیل کو جاتے دیکھ کر کہنے لگا

نہیں خبردار کوئی بھی ٹچ نہیں کرنا اس پر سب سے پہلے میری جان دانی بیٹھے گی باقی سب کی باری
بعد میں آئے گی وہ اپنی جیب سے موبائل نکالتے دانی کو فون کرنے لگا جس پر سب کا موڈ بن گیا
روحان لیکن وہ تجھے بے وقوف بنا رہی ہے ہمیشہ کی طرح عمر نے مخلص دوست کی طرح اسے
سمجھانا چاہا

عمر خدا کے لئے بکواس نہ کیا کرو وہ مجھ سے بہت پیار کرتی ہے اور میں جلدی شادی کے لئے بھی
پرپوز کرنے والا ہوں اس لیے بہتر ہو گا کہ تم سب اپنا دماغ درست کر لو کیونکہ اب میں دانی کے
خلاف ایک لفظ بھی برداشت نہیں کروں گا
وہ غصے سے کہتا دانی کو فون کرتا اپنا نیا باینک لیے وہاں سے نکل چکا تھا

عالم کے ساتھ تھوڑی دیر پہلے ہی وہ ڈنر کر کے آیا تھا عالم نے تو بایک کا کوئی ذکر نہیں کیا اسی لئے تو ہو سٹل آتے ہی وہ سو گیا تھا۔ اور رات کے گیارہ بجے ایک ہائی اسٹینڈر بایک جس کی قیمت راہیل کی بایک سے چار گنا زیادہ تھی اس کو مل چکی تھی

کیا ہے رونی کیوں بار بار فون کر رہے ہو میں سو رہی ہوں دانی کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز آئی سونے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہارے ہو سٹل آرہا ہوں میں نے نیو بایک لی ہے تمہیں دکھانی ہے اور تمہارے ساتھ لانگ ڈرائیو پر جانا ہے جلدی سے نیچے آ جاؤ پہنچنے ہی والا ہوں بس اتنا کہہ کر مسکراتے ہوئے فون بند کر چکا تھا وہ اسے اپنا نیو بایک دکھانے کے لیے بہت زیادہ ایکساٹڈ تھا۔

اس وقت اس نے شاہ حویلی میں فون کرنے کی غلطی نہیں کی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ رات دس بجے کے بعد وہاں کوئی بھی موبائل فون استعمال نہیں کرتا یہ حویلی کا اصول تھا جو ان لوگوں کو ان کی نقلی دنیا سے نکال کر اصل دنیا میں لے آتا تھا اس لئے عالم کو وہ صبح تھینک یو بولنے والا تھا

○○○○

داور و حان اتنی مہنگی بایک کیسے خرید لی تم نے کیا تمہارے بابا نے تمہیں اتنے پیسے دے دیے

بابا نے نہیں ادا نے میرے بڑے بھائی انہوں نے لی ہے میرے لیے یہ بایک میرا بر تھ ڈے گفٹ اس نے مسکراتے ہوئے فخر سے بتایا وہ اسے اپنے ساتھ ایک ویران جگہ پر لے آیا تھا جس پر دانی بننا کوئی اعتراض یہاں تک آگئی تھی

واو تمہارے ادا تو بہت امیر ہیں شادی شدہ ہیں یا ابھی کنوارے گھوم رہے ہیں اس کا انداز معلومات لینے والا تھا جسے روحان اس کی محبت میں محسوس نہ کر پایا
ہا ہا کنوارے ہیں انہیں اپنے معیار کے مطابق کوئی ملی ہی نہیں
کوئی بات نہیں اب مل جائے گی ویسے میں تمہیں بتانا بھول گئی۔ راحیل نے مجھے آج دوپہر میں
پرپوز کیا ہے لیکن ڈونٹ وری میں نے انکار کر دیا

وہ مجھے ایک ڈائمنڈ رنگ دے رہا تھا اور اس نے ساتھ میں یہ بھی کہا کہ یونیورسٹی کے کسی بھی
لڑکے کی اتنی اوقات نہیں کہ اس جیسی رنگ خرید سکے لیکن تمہاری نیو بائیک دیکھنے کے بعد مجھے
اندازہ ہو گیا ہے کہ تم راحیل کی اس غلط فہمی کو جلد ہی دور کر دو گے دانی نے مسکراتے ہوئے اس
کی گردن میں باہیں ڈالی اور ساتھ ہی اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا
جس پر روحان کے چہرے پر ایک گہری کی مسکراہٹ آگئی تھی لیکن اس کی بات نے اسے اندر
تک پریشان بھی کر دیا تھا اسے عالم سے اپنے لئے بائیک مانگتے ہوئے عجیب نہیں لگا لیکن اپنی گرل
فرینڈ کے لئے ڈائمنڈ رنگ بھلا وہ کیسے مانگ سکتا تھا لیکن عالم تو ہمیشہ کہتا تھا اس کی ہر چیز پر اس کا
حق ہے وہ جو کچھ اسے دیتا ہے کوئی احسان نہیں ہے بلکہ یہ سب اس کی اپنی چیزیں ہیں اس نے
ایک نظر دانی کے چہرے کو دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا

وہ عالم سے ایک رنگ تو مانگ سکتا تھا یقیناً اس کے باپ نے اسے کچھ نہیں دینا تھا اس کا سہارا
صرف عالم ہی تھا

اس کے مسکرانے پر دانی نے بے باک انداز میں اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھے روحان کو اسے
اس حد تک بے باکی کی امید ہر گز نہیں تھی
آئی لو پور روحان میں تمہاری برتھ ڈے پر اپنے لیے اس تحفے کا انتظار کروں گی۔ وہ کہتے ہوئے
روحان کی باہوں میں جھول چکی تھی۔ جبکہ روحان اس کے حسین سراپے میں گم ایک بار پھر سے
اس کے لبوں پر جھکا

○○○○○○

وہ ایک میٹنگ میں مصروف تھا جب اسے فون آیا کہ یونیورسٹی میں روحان کا لڑکوں کے ساتھ
جھگڑا ہو گیا ہے اور اس کے باپ کو فون کرنے کے بجائے ان لوگوں نے عالم کو فون کیا تھا کیونکہ
روحان نے وہاں دیا ہی عالم کا نمبر تھا

وہ پریشانی سے اپنا سارا کام کاج چھوڑ کر سیدھا یونیورسٹی پہنچا تھا یونیورسٹی سے سب لوگ جا چکے
تھے بس بیچ بیچ میں کچھ اسٹوڈنٹ ہی رہتے تھے جو شاید اپنی گاڑیوں کا ویٹ کر رہے تھے

وہ ابھی گاڑی پارک کرنے کے لیے جگہ تلاش کر رہا تھا جب اچانک گرین لباس میں ایک لڑکی
اس کی گاڑی سے ٹکرائی غلطی عالم کی تھی

اپنی پریشانی میں وہ فلحال کچھ دیکھ نہیں پارہا تھا اسی لئے فوراً گاڑی سے نکل کر اس لڑکی کو دیکھنے لگا
جو اس کی گاڑی کے سامنے پڑی تھی

آپ ٹھیک ہیں آئی ایم ریلی سوری میں کچھ ٹینشن کی وجہ سے آپ کو دیکھ نہیں سکا وہ فوراً معذرت کرتے ہوئے لڑکی کے پاس آیا جس نے بس ایک نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور پھر جیسے عالم سلطان شاہ کی زندگی کا وہ لمحہ قدرت نے محفوظ کر لیا

کانچ سی آنکھیں لمبے بال بے حد خوبصورتی سے قدرتی تراشے ہوئے ہونٹ اور اوپر کے ہونٹ کے بالکل ساتھ کالاتل چھوٹی سی ناک وہ خوبصورتی کا جیتا جاگتا شہکار تھی

چہرے پر بلا کی معصومیات تھی ایک ہی پل میں وہ سامنے والے کو بے قرار کر گئی

اسے اپنے بائیں جانب جسم کا حصہ تیزی سے ہلتا ہوا محسوس ہوا دھک دھک کی آواز اپنے کانوں میں سنائی دی

اس نے آج تک اپنے بائیں جانب کسی قسم کی کوئی ہلچل محسوس نہیں کی تھی لیکن سامنے کھڑی اس لڑکی نے تو اسے پورا ہلا کر رکھ دیا تھا وہ فوراً اپنی نگاہیں جڑا گیا

اتنے زور کا مار کر سوری بول رہے ہیں آپ پتہ نہیں آپ کو یہ بڑی بڑی گاڑیاں کیوں دے دی جاتی ہیں گاڑی چلانی نہیں آتی آپ کو پہلے انسٹیٹیوٹ میں جا کر سیکھیں پھر چلائیں میں تو بچ گئی ضروری نہیں کہ ہر کسی کی قسمت ایسی ہو وہ اپنا بازو سہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی

میں سوری بول تو رہا ہوں آج اس نے خود اپنے لہجے میں نرمی محسوس کی تھی ورنہ آفس سے اٹھتے ہوئے وہ کافی غصے میں تھا کیوں کہ جو میٹنگ وہ چھوڑ کر آیا تھا وہ اسے کافی نقصان دے چکی تھی آپ کے سوری بولنے سے میرا خون بند ہو جائے گا اس نے اپنا بازو سامنے کرتے ہوئے کہا اس کا زخم دیکھ کر عالم کا دل ایک بار پھر سے دھڑکا تھا

ارے آپ کو تو بہت گہری چوٹ لگی ہے آئیے میں آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے جاتا ہوں اس کی تکلیف کا سوچ کر وہ فوراً بولا تھا

بہت شکریہ انکل جی میں خود چلی جاؤں گی ڈاکٹر کے پاس آپ بس گاڑی چلانا سیکھ لے وہ سختی سے کہتی دروازے کی طرف بھری جہاں ایک لڑکی اس کے انتظار میں کھڑی تھی جلدی کر دانی ہم لیٹ ہو رہے ہیں آج تو ابانے میری جان نکال دینی ہے کل سے ہم ایکسٹرا کلاس نہیں لیں گے وہ لڑکی پریشانی سے اسے بلاتے ہوئے کہہ رہی تھی عالم نے بس اس کا نام سنا تھا یہ نام اس کے لیے انجان نہیں تھا لیکن ضروری تو نہیں کہ اس دنیا میں بس ایک ہی دانی ہو اور وہ جانتا تھا روحان کی پسند اتنی سیدھی سادی ہر گز نہیں ہو سکتی۔

اسے تو بس عالم سلطان شاہ کے لیے بنایا گیا تھا اس کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا گہری کالی آنکھیں عنابی لبوں پر گنی سیاہ مونچھیں۔ وہ جب کہیں سے گزرتا تھا تو لوگ اپنے آپ کی اس کی پر سنیلٹی دیکھ کر اس کا رستہ چھوڑ دیتے تھے

وہ کسی قسم کے الفاظ کا محتاج نہیں تھا وہ جاہت اور خوبصورتی کا جیتا جاگتا ثبوت تھا۔ اس کی خوبصورتی کو بیان کرنے کے لیے الفاظ کم پڑ جاتے تھے وہ کسی بھی لڑکی کا خواب ہو سکتا تھا۔

لیکن خود کو کسی کا خواب بنانا اسے پسند نہیں تھا۔ وہ اپنی طبیعت میں ایک کھینچا اور کھتا تھا جس کی وجہ سے کوئی بھی جلدی اس سے فری نہیں ہو سکتا تھا۔

یہ تو روحان تھا جو اس کے لیے خاص تھا جس نے آج اپنی گرل فرینڈ کی وجہ سے کسی لڑکے کے سر پر کانچ کی بوتل ماری تھی۔

اور اس کی شکایت اس کے والدین نے یونیورسٹی کے پرنسپل سے لگائی تھی جس کے نتیجے میں عالم کو یہاں آنا پڑا

لیکن وہ کہاں جانتا تھا کہ یہاں آتے ہی اسے اپنے دل کی دنیا بدلتی ہوئی محسوس ہونے لگے گی

○○

○○○○

ارے آپ کو سمجھ نہیں آ رہا کیا آپ کے بھائی نے میرے بیٹے کے سر پر بوتل ماری ہے اس کی حالت دیکھیں وہ تو اللہ پاک کا کرم ہے کہ اس کی جان بچ گئی

ورنہ نہ جانے آج کیا ہو جاتا آپ کے بھائی کی وجہ سے آج میں اپنے بیٹے سے ہاتھ دھو بیٹھتا

حال دیکھے میرے معصوم بچے کا کیسے ظالموں کی طرح اس کا نقشہ بگاڑ دیا ہے

ترس نہ آیا آپ کے ظالم بھائی کو میرے بچے پر وہ صاحب دوائیاں دیتے ہوئے اپنے بیٹے کا رونارو
رہے تھے جو کافی بری حالت میں ان کے سامنے ہی بیٹھا تھا

تو آپ کا بیٹا نہ کرتا فضول بات اس کی ہمت کیسے ہوئی میری گرل فرینڈ کو چھیڑنے کی کوئی اس کے
پاس جائے میں برداشت نہیں کرتا اور اس نے اسے تنگ کیا میں اس کی جان نکالنے میں ایک
سیکنڈ نہ لگاؤں گا اگر اس نے دوبادہ یہ حرکت کی

شکر کریں کہ زندہ بچ گیا ہے روحان کا غصہ بھی ابھی کم نہیں ہوا تھا جس کے عالم مسکراتے ہوئے
اس کا یہ انداز دیکھ رہا تھا۔

آخر اس کی رگوں میں بھی اس کے خاندان کا خون بہتا تھا جوش نہ مارے ایسا ممکن ہی نہیں تھا۔

دیکھ رہے ہیں آپ اسے کس طرح سے بات کر رہا ہے اسے ذرا احساس نہیں ہے کہ اس نے
میرے بیٹے کے ساتھ کیا کیا ہے

وہ صاحب اب تک دوائیاں دے رہے تھے جب عالم اٹھ کر کھڑا ہوا اور ایک چیک سائن کرتے
ہوئے ان کے منہ پر دے مارا

یہ پیسے لے لو اور اس کیس کو یہیں پر ختم کر دو میں اپنے بھائی کی لائف میں کسی قسم کی کوئی ٹینشن نہیں چاہتا

اور ہاں یہ عالم سلطان شاہ کا بھائی ہے اگر اپنی مرضی سے اپنی پسند سے زندگی نہیں گزرے گا تو پھر کیسے گزارے گا

اور بیٹا زندہ ہے آپ کا لگام ڈالیں۔ ورنہ ہر بار زندہ بچ جائے یہ ضروری نہیں

اور تم اب سے تم کو شش کرنا کہ تم میرے بھائی کے راستے میں نہ آؤ۔ ورنہ اگلی بار تم سے عالم سلطان شاہ خود ملاقات کرے گا اس کے منہ پر چیک مارتے ہوئے وہ اس زخمی لڑکے کو دیکھ کر بولا

جس کی آنکھیں چیک دیکھتے ہی روشن ہو گئی تھی اور کچھ ایسا ہی حال اس کے باپ کا بھی تھا ابھی کل ہی تو اس نے اپنے باپ کو بتایا تھا کہ روحان بہت امیر خاندان سے تعلق رکھتا ہے

جس کا اسے کل ہی اندازہ ہوا تھا جب اس نے اس کے پاس دو کروڑ کی بایک دیکھی تھی بس اس کے بعد اس نے ساری باتیں اپنے باپ کو بتائیں اور پھر وہ ان کو غصہ دلا کر خود پر حملہ کر وادیا جس کے نتیجے میں دس لاکھ کا چیک وہ حاصل کر چکے تھے

روحان خود بھی یہ سب کچھ دیکھ کر بہت پریشان تھا اس کا بھائی اسے اس چھوٹی سی پر اہلم سے بچانے کے لیے دس لاکھ کی اماؤنٹ دے دے گا اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا

سچ تھا اس کا باپ تو اس پر ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ لگاتا ان لوگوں کو فارغ کر کے وہ دونوں باہر آ گئے تھے اسے لگا تھا عالم سے ڈانٹے گا

وہ جب بھی خود کو کسی قسم کا کوئی نقصان پہنچا تھا تو عالم اسے بہت ڈانٹا تھا لیکن اس بار ایسا بالکل بھی نہیں ہوا

باہر نکلتے ہی عالم نے اسے لانچ کی آفر کر ڈالی۔

ہاں ادا کہیں پر بھی چلتے ہیں بھوک تو مجھے بھی بہت سخت لگی ہے وہ اس کے ساتھ باہر نکلتے ہوئے بولا

تو ٹھیک ہے تم اپنی گرل فرینڈ کو انوائٹ کرو ہم ساتھ میں لانچ کرتے ہیں اس کا ارادہ اصل میں دانی سے ملنے کا تھا وہ دانی سے ملکر جاننا چاہتا تھا کہ آخر کس طرح کی لڑکی ہے اور اس کے ساتھ کس حد تک اس ریلیشن شپ میں سیریز ہے

اداوہ تو گھر جا چکی ہے آج دراصل اس کی کوئی فیملی ممبر لندن سے آنے والی ہیں جن سے ملنے کے لیے وہ کافی زیادہ ایکسٹنڈ تھی جب آپ آئیں تو وہ گئی تھی

اب اسے یوں واپس بلانا عجیب لگے گا کیونکہ وہ ہو سٹل میں رہتی ہے اور آج پورے ایک مہینے کے بعد گھر واپس گئی ہے روحان نے اسے تفصیل سے بتایا تو ایک بار پھر سے عالم کی نظروں کے سامنے وہ پیار سا چہرہ گھوم گیا

اچھا چلو کوئی بات نہیں ہم پھر کبھی اس سے ملنے آئیں گے او پہلے لانچ کرتے ہیں

عالم روحان کی پسند کو اچھے سے سمجھتا تھا اسے کون سی چیز اڑیکٹ کرتی تھی کونسی چیز اچھی لگتی تھی وہ ہر چیز سے واقف ہو گیا تھا

ایسے میں اس لڑکی کو روحان کی پسند گمان کرنا صرف ایک بے وقوفی تھی روحان بہت الگ نیچر کا بندہ تھا اسے سادگی یا سادہ چیزوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی

اور اسے یقین تھا کہ وہ لڑکی جو اس سے باہر ملی تھی روحان کی پسند ہر گز نہیں ہو سکتی۔

جبکہ روحان کے دماغ میں اس وقت دانی کی باتیں چل رہی تھیں راحیل نے اس کیلئے ڈائمنڈ رنگ خریدی تھی اور اس کا باپ اسے اس کی گرل فرینڈ کے لیے کبھی ایسی کوئی چیز نہیں خرید کر دے سکتا تھا اسے لگا تھا کہ عالم کا موڈ آف ہو گا لیکن عالم کا موڈ بہت اچھا تھا وہ فرمائش کر سکتا تھا

○○○○○

بریر ابیگم گھر واپس آگئی ہیں ملازمہ سامان اندر رکھتے ہوئے دوسری ملازمہ کو بتانے لگی۔ ہادی نے یہ بات سنتے ہی باہر کی جانب دوڑ لگا دی تھی

جہاں اپنی ماں سے پہلے اسے زایار کا چہرہ نظر آگیا بابا ماگھر واپس آگئی وہ بہت خوشی سے اپنے باپ کو بتا رہا تھا

زایار جاننے کے باوجود بھی بیٹے کے سامنے انجان بن کر مسکرا دیا

جب کہ وہ بریرا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے انہی کی جانب آرہی تھی ہادی بہت خوشی سے اپنی ماں سے مل رہا تھا

وہ خود بھی سے اپنے سینے سے لگائیں اپنی ممتا کی پیاس بجھا رہی تھی اس کی سہیلی کی شادی تھی جس کی وجہ سے اسے لندن جانا پڑ گیا تھا وہ ہادی کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتی تھی لیکن ہادی زایار کے بغیر رہ نہیں سکتا تھا

اور زایار کو یہ فضولیات ہر گز پسند نہیں تھی۔

تم ایک ہفتے کے لیے گئی تھی اور دس دن کے بعد واپس آئی ہو۔ تمہیں اندازہ بھی ہے تمہارے پیچھے ہادی نے تمہیں کتنا مس کیا ایک بات اچھی طرح سے جان لو بریرہ بیگم میں اپنے بیٹے کے لئے تمہاری غیر ذمہ داری ہر گز برداشت نہیں کروں گا

وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے بے حد سرد سے انداز بولا تھا

میں آنے والی تھی لیکن فلائٹ کا کچھ مسئلہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے میں فوراً واپس نہیں آ سکی میں نے خود بھی ہادی کو بہت مس کیا۔

اور یہ بات آپ جانتے ہیں کہ میں ہر گز غیر ذمہ دار نہیں ہوں بس مجبوری تھی جس کی وجہ سے واپس جلدی نہ آ سکی۔

لیکن میں پھر بھی آپ سے معذرت خواہ ہوں آئندہ ایسی غلطی نہیں ہوگی پلینز اپنا موڈ درست کریں اتنے دنوں کے بعد آئی ہوں میں وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ کے بے حد قریب آ کر بولی۔

جبکہ ہادی کے سامنے اس کا یہ انداز اسے بہت ناگوار گزرا تھا

اس نے ایک ہی جھٹکے میں اس کا ہاتھ اپنے سینے سے جھٹک دیا۔ بے حد توہین آمیز لمحہ تھا۔ وہ بھیگی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی

وہ ایک بے حد بے درد انسان تھا اس کے احساسات اس کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے تھے اور اس کے جذبات کو تو وہ سرے سے نظر انداز کر دیتا تھا

بریر ابھی تک اسے یوں ہی دیکھ رہی تھی جب باہر آتے چاچو نے انہیں دیکھا وہ غصے میں لگ رہے تھے یقیناً زارا کا یہ انداز ان سے چھپا نہیں رہا تھا

زایا ریٹا کیا حرکت تھی تمہاری بیوی دس دن کے بعد تم سے مل رہی ہے اور تم اس کے ساتھ یہ سلوک کر رہے ہو۔ وہ خاندان کا سب سے بڑا اور سمجھدار بیٹا تھا وہ اس سے اس طرح کی امید ہرگز نہیں رکھتے تھے

پتہ نہیں صفدر چاچو ابھی کیا کیا کہنا چاہتے تھے جب بریر اپنا دوپٹہ اپنے لبوں پر رکھتی اپنے آنسوؤں پر ضبط نہ کرتی وہاں سے بھاگتی چلی گئی۔

آپنی ماں کو اس دیکھ ہادی بھی اس کے پیچھے بھاگ گیا

ایم سوری صفدر چاچو لیکن اس طرح ملازموں کے بیچ اس کی یہ حرکت مجھے ہرگز پسند نہیں ہے۔

سات سال سے یہ میرے ساتھ ابھی تک اس لڑکی کو میری نیچر سمجھ میں نہیں آئی کبھی کبھی حد سے بڑھ جاتی ہے یہ

وہ اپنا غصہ کنٹرول کرتا ہے بہت نرم لہجے میں بولا

میں جانتا ہوں زایار

لیکن یہاں کوئی ملازم نہیں تھا وہ بے وقوف نہیں ہے بہت سمجھدار بچی ہے جس طرح سے اس نے گھر بار سب سنبھالا ہے میں تو اس سے متاثر ہو گیا ہوں

جتنی البیلی اور غیر زمدار تھی ہادی کے آنے کے بعد اتنی ہی سمجھدار اور اپنی ذمہ داریوں کو بھرپور طریقے سے نبھا رہی ہے

اس کے ساتھ زیادہ سختی مت کیا کرو

وہ اسے سمجھا رہے تھے جب زایار نے سر جھکا کر ہاں میں سر ہلادیا

اور یہ سچ تھا کہ وہ بہت سمجھدار تھی شادی کی پہلی رات کی زایار نے صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ کمرے کے اندر ہمارا رشتہ جیسا بھی ہو کمرے کے باہر وہ کامیاب شادی شدہ زندگی گزاریں گے اور اس کی بات کو وہ اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی

ان سات سالوں میں بریرہ نے اسے کبھی شکایت کا موقع نہیں دیا تھا۔ لیکن پھر بھی کچھ تلخ باتیں اور تلخ حقیقت آج بھی اس کی زندگی میں کالا سایہ بنی ہوئی تھی

جنہیں وہ کبھی نہیں بھلا سکتا تھا بریرا کو قبول کرنا اس کے بس میں نہیں تھا۔ اسے اس کے وجود سے نفرت تھی اس کا ہونا اسے تکلیف دیتا تھا

وہ اور چوبیس گھنٹے اس کے ساتھ رہتی تھی اس کے کمرے میں اس کے بستر پر ہر چیز پر اس کا حق تھا

وہ جانتا تھا وہ اس سے محبت کرتی ہے بے پناہ محبت کرتی ہے لیکن زایا رشاہ کے دل میں اس کے لئے کوئی جذبات نہیں تھے

بس وہ تو اس رشتے کو ایک سزا کے طور پر نبھا رہا تھا۔

جو اس کی مجبوری تھی بریرا تو اپنے آپ کو اس کی پسند میں ڈال چکی تھی سات سال میں اس نے خود کو مکمل طور پر اس کے رنگ میں رنگ لیا تھا

وہ آزاد ماحول میں پلی بری ایک آزاد خیال لڑکی تھی۔ وہ تو شادی جیسے بندھن پر یقین تک نہیں کرتی تھی لیکن جب اس کے ساتھ اس کا نکاح ہوا وہ سرے سے بدل چکی تھی

وہ سر سے پاؤں تک صرف اس کی بن چکی تھی لیکن زایار کو اس کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ صرف اور صرف ہادی کی ماں تھی

زایار اسے چھوڑ نہیں سکتا تھا اسی لیے اپنی اور اس کی زندگی عذاب بنا ڈالی تھی اس کے پیچھے دو وجہ تھی ایک ہادی اور ایک وہ وعدہ جو اس نے اپنے مرتے ہوئے چچا سے کیا تھا

لیکن یہ بھی اس نے خود ہی کہا تھا کہ جب بریرہ اس سے خود طلاق مانگے گی تو اسی دن وہ اسے آزاد کر دے گا اسے بریرا کو طلاق دینے میں کوئی حرج نہیں اگر بریرہ خود اس سے جڑا ہوا رشتہ ختم کرے گی تو اسے کوئی اعتراض نہیں ہوگا

لیکن بریرا جو اس کے عشق میں سر سے پاؤں تک ڈوبی ہوئی تھی جسے اس کے پیر کی خاک تک بھول تھی وہ بھلا کیسے اسے چھوڑنے کا سوچ سکتی تھی

اس کا غصہ اس کی نفرت وہ ہر چیز کو قبول کر چکی تھی اس کے لئے بس اتنا ہی کافی تھا کہ زایا شاہ اس کا ہے اس کا شوہر ہے سات سال پہلے اسی امید سے تو اس سے شادی کی تھی کہ آج نہ سہی لیکن زندگی میں کبھی تو وہ اسے اپنائے گا کبھی تو اسے قبول کرے گا

اس کی محبت کا جواب محبت سے دے گا اور سات سال سے یہ انتظار انتظار ہی تھا اور وہ آج بھی اسی انتظار میں تھی

○○○○○

یا اللہ میں اتنی سندر کیوں ہوں۔۔؟

کیوں ہوں۔۔۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑی فون میں سیلفی بناتے ہوئے بولی۔ جس پر سنیہا کی ہنسی نکل گئی

کیوں کہ تم میری بہن ہو میری دوست ہو میری جان ہو وہ اس کے پیچھے آتے ہوئے اس کے گرد باہوں کے حصار بناتے ہوئے بولی تو لالی نے اسے گھور کر دیکھا

وہ تو میں ہوں اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن تمہیں مجھ پر اتنا پیار کیوں آرہا ہے۔ اس سے
سنیہا کی محبت بالکل ہضم نہیں ہو رہی تھی

کیونکہ مجھے سر میں درد محسوس ہو رہا ہے اس نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا تو اگلے ہی لمحے
ڈریسنگ ٹیبل سے اسی کار جسٹراٹھا کر اس کے سر پر مار چکی تھی

اب راحت ملی یا ایک اور ماروں وہ جسٹر سامنے کرتے ہوئے بولی کیونکہ وہ جان گئی تھی سنیہا کی
ساری محبت چائے کے ایک کپ کے لیے تھی۔

بس یہ بات اس خاندان میں مشہور ہو چکی تھی کہ لالی بہت اچھی چائے بناتی ہے جو اس نے
سنیہا کی سالگرہ والے دن اچھے موڈ میں بنا ڈالی تھی اور اب اس غلطی پر پچھتا رہی تھی

لالی جب میں چلی جاؤں گی میں تمہارے ہاتھ کی چائے کو بہت مس کروں گی وہ ایمو شئل ہوتے
ہوئے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا چکی تھی

تم بہت مطلبی ہو سنی۔ میں جانتی ہوں تم وہاں پر مجھے نہیں میری چائے کو مس کرو گی اس کے
ایمو شنل ہونے پر لالی بھی ایمو شنل ہو گئی

سنیہا کو اپنا کام بنتا نظر آیا

تمہیں پتا ہے لالی مجھے اس دنیا میں سب سے زیادہ کس چیز سے محبت ہے

جائے سے سنیہا کے سوال پر لالی نے فوراً منہ بنا کر جواب دیا

بالکل صحیح کہا تم نے وہ کیا کہتے ہیں عرض کیا ہے

"تم پھول لادو کلیاں دو محل بنوادو

لیکن محبت ہم پھر بھی "چائے" سے ہی کریں گے

وہ شاعرانہ انداز میں کہتی آخر میں لالی کو دیکھنے لگی۔

لیکن تم جانتی ہو مجھے چائے سے اتنی محبت کیوں ہے۔۔۔۔؟ نہیں تم نہیں جانتی اس سے پہلے کہ لالی جواب دیتی ہو اس کا چہرہ تھام کر ڈرامائی انداز میں بولی

میں تمہیں بتاتی ہوں لالی مجھے چائے اتنی پسند کیوں ہے کیونکہ یہ چائے مجھے تم بنا کے دیتی ہو

اپنے پیارے پیارے مہندی انگوٹھی اور بریسلٹ والے ہاتھوں کے ساتھ ان کنواری نازک اور خوبصورت ہاتھ کی چائے والہ

جب تم میرے جیجو کو پہلی بار ان ہاتھوں سے چائے بنا کر پلاؤ گی تو وہ تمہارے عشق میں فلیٹ ہو کر تمہیں چاہے کے پرستان میں لے جائیں گے۔

چائے کا پرستان۔۔۔۔ وہ حیران ہوئی لیکن سنیہا نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اپنی بات جاری رکھی

ایک بڑے سے کپ میں دو کرسیاں لگی ہوں گی بیچ میں چھوٹی سی میز ہوگی جس پر چھوٹے چھوٹے دو کپ چائے۔۔۔۔ میرا مطلب ہے ایک کپ چائے اور ایک ڈیری ملک چاکلیٹ ہوگی (لالی چائے

نہیں پتی بقول لالی وہ کالی ہو سکتی ہے) دنیا کی سب سے الگ ڈیٹ لالی کی ڈیٹ ہے تو الگ تو ہو گی ہی۔ کیونکہ تم جیسا نمونہ میرا مطلب ہے تم جیسا نگینہ دنیا میں واحد ہے

اپنی بات مکمل کرتے ہوئے لالی کو دیکھنے لگی جو اپنی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے خود بھی شاید اپنی اس چائے والی ڈیٹ کے بارے میں سوچ رہی تھی

ارے تم خاموش کیوں ہو گئی بتاؤ نا پھر کیا ہو گا ایسی ڈیٹ تو میں نے کبھی ناولوں میں بھی نہیں پڑھی اور نہ ہی کسی رومینٹک فلم میں دیکھی ہے میری ڈیٹ بھی دنیا کی سب سے الگ ڈیٹ ہو گی اسے سچ میں سنیہا کی خیال کردہ ڈیٹ بہت پسند آئی تھی

ارے ڈیٹ ایسے ہی تو نہیں ہو جاتی تو بہت کچھ سوچنا پڑتا ہے اس میں اور بھی بہت ساری رومانٹک رومانٹک چیزیں ایڈ کرنی ہوں گی لیکن فی الحال میں سر میں بہت درد ہے میں سوچ نہیں پارہی

تم ایسا کرو میرے لئے ایک کپ چائے بناؤ تب تک میں سوچتی ہوں وہ فوراً اپنے مطلب پر آئی جس پر لالی نے اسے سخت نگاہوں سے گھورا پھر مسکرائی

اچھا اچھا میں ابھی لاتی ہوں اپنی پیاری سہیلی کے لیے چائے کا کپ تک تم ڈیٹ فائنل کرو

یہ کہانی تو سارے ناولوں سے زیادہ مزے کی ہا سے کام پر لگاتی وہ اس کے لئے چائے بنانے جا چکی تھی۔ ابھی وہ پہلی سیڑھی پر تھی جب اسے دور سے مونچھڑا آتا نظر آیا

وہیں پر رک جائیں شیر بھائی پہلے مجھے نیچے آنے دیں آج پھر سے کمر توڑوانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے میرا وہ اسے پہلی سیڑھی پر ہی روکتے ہوئے بلند آواز میں بولی

اس کی بات اسے بھی شاید پسند آئی تھی وہ ہاں میں سر ہلاتا ہے اس کے نیچے آنے کا انتظار کرنے لگا وہ آہستہ آہستہ چلتی نیچے آگئی تھی اس نے ایک نظر سر سے پیر تک اس کی جانب دیکھا۔

کاٹن کی خوبصورت سرخ فرائ میں روز کی طرح بے حد پیاری لگ رہی تھی بال کھلے پشت پر پڑے تھے لبوں پر ہلکی سی لالی لگی تھی آنکھوں میں گہرا اکا جل اور دونوں نازک ہاتھ مہندی اور چوڑیوں سے سجے ہوئے تھے

وہ اپنا آپ سنوار کر رکھتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ بے حد خوبصورت ہے اور وہ اللہ کی دی
اس خوبصورتی کی نہ قدری ہر گز نہیں کرتی تھی وہ اپنی فیورٹ تھی اس سے اپنا آپ بے حد پسند
تھا اسی لئے تو ہر وقت سبھی رہتی

دوپٹہ سر پر لیا کر داور بال نہ کھولا کرو یوں گھر ملازموں سے بھرا ہوا ہے اس کے قریب سے
گزرتے ہوئے وہ ذرا سخت لہجے میں بولا

گھر نہیں گھر کی باہر کی سائڈ ملازموں سے بھری ہوئی ہے اور اندر صرف فوزیہ اور بشری آپا ہی
ہو تیں ہیں اور وہ جب بھی مجھے دیکھتی ہیں ماشاء اللہ کہتی ہے نظر لگنے کے تو کوئی چانس ہی نہیں
ہیں

وہ اس کی بات کو اپنے انداز میں لیتے ہوئے بولی

بے وقوف لڑکی نظر خوبصورت لوگوں کو لگتی ہے باندری جیسی شکل والوں کو نہیں ایک تو اللہ
نے شکل ہی ایسہ دی ہے اور اوپر سے ہر وقت کی لاپاتوپی اور پھر محترمہ کو یہ ڈر بھی ہے کہ انہیں
نظر لگ جائے گی وہ بڑا بڑتے ہوئے سیڑھیاں چڑھنے لگا لیکن لالی کی شان میں تو ہین ہو چکی تھی

یہاں موجود ہر انسان اس کی خوبصورتی کی نظریں اتارتا تھا اور یہ شخص اسے باندری کہہ کر چلا گیا اس کی بددعاؤں کا سلسلہ ایک بار پھر شروع ہو چکا تھا اسے جتنی بددعائیں آتی تھیں اس نے دینا شروع کر دی وہ اس کے سامنے ایسی حرکت نہیں کرتی تھی کیونکہ شیر کا غصہ بہت سخت تھا جس سے وہ سہم جاتی تھی

اس کے غصے کا نظارہ وہ بہت بار کر چکی تھی اسے تو اکثر ڈانٹ پڑ جاتی تھی اسی لیے وہ اپنے دل کی تمام تمنائیں دل میں بددعاؤں کی صورت پوری کر لیا کرتی تھی

لیکن آج اسے سچ میں صدمہ لگا تھا

وہ شیشے نما میز میں اپنا چہرہ دیکھنے لگی جو روز کی بانسبت بے حد خوبصورت لگ رہی تھی

اس نے مکمل طور پر اپنا جائزہ لیا جہاں نظر کرتی کوئی نہ کوئی شیشہ نظر آ ہی جاتا جو اس کی خوبصورتی کے قصیدے پڑھتا

بندر کیا جانے ادرک کا سواد۔ وہ خوبصورت تھی اور یہ بات وہ خود جانتی تھی کسی مونچھڑ کے کہنے سے وہ بانداری نہیں بن سکتی وہ خود کو تسلی دیتی اپنے بال پیچھے کرتی دوپٹہ سر پہ لینے لگیں کیونکہ باہر سے ملازموں کی آواز آرہی تھی

گھر کے اندر ہر طرح کی آزادی کے باوجود بھی وہ اپنی حدود کو اچھے سے پہچانتی تھی سنیسا بریرا آپنی اور وہ ملازموں کے سامنے کبھی نہیں آتی تھی اور نہ ہی ان کے گھر کے مردوں کو یہ بات پسند تھی اسی لیے ملازموں کو گھر کی باہر تک ہی محدود رکھا گیا تھا ان کا اندر آنا بہت کم ہوا کرتا

○○○○○

میں ایک بار اس سے ملنا چاہتا ہوں روحان پھر تم بے شک اسے رپوز کر لینا میں تمہیں خود اس کے لیے رنگ خرید دوں گا

لیکن اس سے پہلے میں اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں عالم نے اسے سمجھانا چاہا

بھائی میری سالگرہ پر آپ ملیں گے اس سے میں اسی دن اسے رپوز کر لوں گا پلیز میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں یہ بہت ضروری ہے

روحان اس انداز میں بولا کہ عالم نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلادیا

وہ صرف اپنے بھائی کی ہر خواہش پوری کرنا چاہتا تھا لیکن اس کے پرپوز کرنے سے پہلے وہ جاننا چاہتا تھا کہ یہ دانی کس طرح کی لڑکی ہے لیکن اس کی ضد کے سامنے وہ اس کی بات ماننے کو تیار ہو چکا تھا

جس پر روحان بے حد خوش تھا

اب راحیل اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا اور وہ اپنی محبت کو ہمیشہ کے لئے اپنا بنانے جا رہا تھا۔

وہ لوگ تھوڑی ہی دیر میں اٹھ کر وہاں سے جا چکے تھے جبکہ ہوٹل کے مینیجر نے روحان صفرر شاہ کو عالم سلطان شاہ کے ساتھ دیکھ کر زایار شاہ کو باخبر کر دیا تھا جس کے بعد بڑی حویلی میں یہ خبر تیزی سے پھیل چکی تھی

زایار بہت بار عالم کو روحان سے ملنے سے منع کر چکا تھا لیکن عالم باز نہ آیا اب یقیناً اسے اپنے طریقے سے اسے یہ بات سمجھانی تھی کہ روحان کا شاہ حویلی سے کوئی تعلق نہیں ہے جنون عشقم

قسط نمبر۔ چار

تحریر۔ ارتج شاہ

○○○○○○

آج پورے ایک ہفتے کے بعد وہ گاؤں واپس آ گیا تھا
تراب کے گھر نہ ہونے کی وجہ سے آفس کی ساری زمرداریاں آج کل اسی کے اوپر تھی
تراب ایک ہفتے سے اپنا کوئی ضروری کام نمٹانے اسلام آباد گیا ہوا تھا ایسے میں عالم نے اس کے
سارے کام بھی خود ہی سنبھال رکھے تھے

جس کی وجہ سے شاہ حویلی آنا اس کے لئے مشکل ہو گیا تھا
آج ایک ہفتے کے بعد اس نے حویلی کا رخ کیا تھا گاڑی کچی پکی سڑکوں سے ہوتی ہوئی گاؤں کی
حدود میں شامل ہو چکی تھی

جب اچانک اس کی جیپ کے ٹائر چڑچڑائے تھے اس نے بے حد غصے سے سامنے سے آتی گاڑی کو
دیکھا۔ جس میں بیٹھا زایار شاہ اس کے غصے کو دگنا کر چکا تھا

اس نے ہون پہ ہاتھ رکھتے ہوئے مسلسل دبا نا شروع کر دیا تاکہ اسے بتا سکے کہ وہ اس کی شکل
دیکھنے کا بالکل کوئی ارادہ نہیں رکھتا

لیکن سامنے بھی زایار شاہ موجود تھا جیسے اس کے ارادوں سے کوئی لینا دینا نہیں تھا
نہ وہ گاڑی پیچھے ہٹانے کو تیار تھا اور نہ ہی اس کا راستہ چھوڑنے کو

لیکن اس معاملے میں عالم بھی اپنی ضد کا پکا تھا وہ بھی اس کا راستہ چھوڑنے کو تیار نہیں تھا۔
یہ ضد تو برسوں سے ان کی طبیعت کا حصہ تھی

وہ چھوٹی چھوٹی بات کو لے کر مقابلے پر اتر آتے تھے جیسے اب وہ دونوں مقابلے پر اترے ہوئے
ایک دوسرے کا راستہ چھوڑنے کو تیار نہیں تھے۔
وہ دوستی نبھانے والے اور دشمنیوں میں حد پار کر جانے والوں میں سے تھے

گاؤں کی اس مٹی کی سڑک پر یقیناً ایک اور جنگ چھڑنے جا رہی تھی
وہ دونوں سرخ آنکھوں میں سرد مہری و نفرت سے ایک دوسرے کو گھور رہے تھے دونوں ہی
ایک دوسرے کا راستہ چھوڑنے کو تیار نہیں تھے۔

کیونکہ یہاں کسی ایک کا پیچھے ہٹنا دوسرے کی ہار تھی۔ اور ہار ان کے خاندان کی روایتوں میں
شامل نہیں تھی دیکھتے دیکھتے گاؤں کے کہیں لوگ وہاں جمع ہونے لگے تھے

گاؤں کے کسی بھی انسان میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ عالم سے یہ کہتا کہ وہ راستہ چھوڑ دے اور نہ ہی زایار شاہ کہ بگاڑے تیور سے مقابلہ کرنے کی کسی میں ہمت تھی۔

اس سے پہلے کے گاؤں میں ایک اور جنگ چھڑتی۔ ایک اور دشمنی جنم لیتی ایک آدمی بھاگتا ہوا شاہ جی شاہ جی کرتا ان کی جانب آیا

کیا بات ہے بخشو چاچا کیوں چلائے جارہے ہو عالم نے غصے سے پوچھا

اور یہی سوال زایار بھی کرنا چاہتا تھا

شاہ جی گاؤں کے بڑے درخت پر فیصل کے بیٹی نے پھندا لگا کر خودکشی کر لی ہے

لاش گاؤں کے بچوں بیچ لٹک رہی ہے

مہربانی کر کے جلدی چلیں وہاں فیصل نے رو رو کر برا حال کر رکھا ہے اس سے پہلے بے چارہ اپنی

ہی جان لے بیٹھے اس کی بیٹی کو انصاف دلائیں

میں بڑی حویلی اور شاہ حویلی گیا تھا لیکن بڑے شاہ جی وہاں موجود نہیں تھے اس لئے آپ دونوں

کو ادھر دیکھ کر یہی بھاگ آیا

وہ تفصیل سے بتا رہا تھا

جب کہ زایار اور عالم دونوں پریشان ہو چکے تھے

وہ ایک وفادار ساتھی تھا جو مشکل آنے پر جان بھی لٹانے کو تیار رہتا اس کی بیٹی نے بلا خود کشی کیوں کی یہ سوال ان دونوں کے ذہن میں تھا وہ اپنی گاڑیاں وہی چھوڑتے ہوئے گاؤں کے کھیتوں کے رستے بڑے درخت کی طرف جارہے تھے

ooo

پولیس کے آنے سے پہلے انہوں نے کسی کو بھی لاش کو چھونے سے منع کر دیا تھا اور پولیس کے آنے کے بعد لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے لے جایا گیا فیصل نے تو رورو کر اپنا برا حال کر رکھا تھا صبر کرو چاچا تمہاری بیٹی جس کی وجہ سے ان حالات میں پہنچی ہے اسے بھی سکون نہیں ملے گا اتنی آسانی سے تو ہم بھی نہیں چھوڑیں گے اسے۔ زایار نے فیصل کو سمجھاتے ہوئے کہا

لیکن تمہاری بیٹی کو ایسا قدم اٹھانے سے پہلے ایک بار اعتبار میں لے کر اپنی ماں کو بتادینا چاہیے تھا محبت کرنا گناہ نہیں چاہتا لیکن محبت میں ہر حد پار کر جانا گناہ ہے

ہمارے مذہب میں زندگی کے ہر پہلو کو بہت روشن طریقے سے بیان کیا گیا ہے مرد کو اپنی اور عورت کو اس کی حدود بتائی گئی ہیں۔

یوں چھپ چھپ کر گھر سے جھوٹ بول کر کسی غیر محرم سے ملنا اس کے ساتھ ہر حد پار کر جانا محض ڈیڑھ مہینے میں وہ اس کے اتنے قریب ہو گیا کہ اس نے اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا۔ وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی تھی۔ تم خود بتاؤ کہ اس میں غلطی صرف اس لڑکے کی تھی۔۔۔؟

جو کچھ بھی ہوا اس میں غلطی تمہاری بیٹی کی بھی اتنی ہی تھی جتنی اس لڑکے کی۔ عالم کے پاس جھوٹے الفاظ نہیں تھے

جن کا سہارا لے کر وہ اس کے آنسو صاف کرتا

آج یہ شخص رورہا تھا اپنی بیٹی کی لاش پر لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ جب اس کی بیٹی ایک غیر محرم سے چھپ کر ملنے لگی تو وہ باپ کا فرض ادا کرنے کی بجائے اپنی زندگی میں مگن رہا اگر وہ اپنے باپ ہونے کا فرض ادا کرتا تو آج ایسا نہیں ہوتا

کون سا باپ اپنی جوان بیٹی سے اس حد تک بے خبر رہتا ہے کہ اسے یہ تک نہیں پتا کہ اس کی بیٹی ایک غیر شخص سے ملتی ہے۔

حالات اتنے بگڑ گئے کہ وہ ماں بننے والی تھی

اور اس لڑکے نے شادی سے انکار کر دیا تھا۔ اس کے پاس سوائے خود کشی کے اور کوئی رستہ نہیں تھا۔ آج فیصل اپنی بیٹی کے لیے تڑپ تڑپ کر رو رہا تھا۔ لیکن اگر وہ اپنی بیٹی کی غیر حاضری اور غیر دماغی کونوٹ کرتا تو شاید آج اس کی بیٹی زندہ ہوتی

دور جہالت اب بھی باقی تھا بیٹیوں سے ان کی مرضی پوچھنا ان کی پریشانیوں پر غور کرنا آج بھی ان لوگوں کے لئے غیر ضروری تھا ان کے لئے اہم بس اتنا ہی تھا کہ وہ فیصلہ سنائیں اور بیٹی سر جھکا کر ہاں کر دے آج بھی کہیں خاندانوں میں شادی سے پہلے ان سے مرضی تک نہیں پوچھی جاتی تھی

اور فیصل بھی ایسی ہی سوچ رکھتا تھا کہ جب اس کی بیٹی شادی کے قابل ہوگی وہ اپنی مرضی سے کسی کے ساتھ بھی اس کی شادی کر دے گا اسی لئے وہ اسے جھوٹے سہارے دینے کے بجائے حقیقت بتا رہا تھا وہ اسے بتا رہا تھا کہ اس کی بھی اتنی ہی غلطی ہے جتنی اس کی بیٹی اور اس لڑکے کی

لیکن زیار کے خیالات عالم سے الگ تھے اس کی سوچ تھی کہ اس وقت چاچا کو سہارے کی ضرورت ہے نہ کہ تلخ حقیقت کی لیکن عالم اس میں اس کا ساتھ نہیں دے سکتا تھا

بچی کو سدھارنے یا بگاڑنے میں سب سے پہلا ہاتھ اس کے اپنے والدین کا ہوتا ہے
کیوں کہ ایک لڑکی کو اس کے ماں باپ سے بہتر اور کوئی نہیں سمجھ سکتا اگر وقت رہتے ماں باپ
اس کو صحیح غلط کی پہچان بتاتے رہے تو حالات بگڑ نہیں سکتے

چاچا آپ بے فکر رہیں جس نے ہمارے گاؤں کی بیٹی کے ساتھ یہ ظلم کیا ہے خوش تو بھی نہیں رہ
پائے گا جیل کی چار دیواری اس کے انتظار میں ہے
اللہ آپ کو صبر دے زایا ران کے کاندھے پہ ہاتھ رکھتا نہیں ہمت دیتے ہوئے بولا جبکہ عالم
سے اس طرح کے ڈرامے نہیں ہوتے تھے

وہ بنا کچھ بولے وہاں سے پلٹ گیا جب اسے پیچھے سے زایا ران کی آواز سنائی دی
مجھے تم سے کچھ بہت ضروری بات کرنی تھی وہ اس کے روبرو رک کر کہنے لگا
عالم نے ایک نظر اپنے ریسٹ وایچ کی طرف دیکھا اور پھر اس کی طرف جیسے کہہ رہا ہو وقت نہیں
ہے جلدی کرو

میں نے تمہیں روحان سے ملنے سے منع کیا تھا لیکن تم باز نہیں آئے میں تمہیں آخری بار کہہ رہا
ہوں عالم سلطان شاہ روحان کا تم سے یا تمہارے خاندان سے کوئی تعلق۔۔۔۔۔
خون کا تعلق ہے زایا ران سکندر شاہ۔

اس کی اور میری رگوں میں ایک ہی خون بہتا ہے۔ میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا کہ میں اس سے ملوں گا اور صرف اس سے ہی نہیں بلکہ سنیہا سے بھی تم مجھے نہیں روک سکتے۔

اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ تم میری بہن کو مجھ سے چھپالو گے یہ صرف تمہاری غلط فہمی ہے میرے بہن بھائی بہت جلد میرے ساتھ ہوں گے۔ اور روحان تو اب میرے ساتھ ہی ہے۔ تم لوگوں کی جھوٹی محبتوں کے دکھاوے بھی اسے روک نہیں پائے وہ برک کر بولا

تم لوگوں کی سچی محبتیں بھی سترہ سال پہلے ظاہر ہو چکی ہیں عالم سلطان شاہ۔ روحان اور سنیہا سے تم لوگوں کا کوئی واسطہ نہیں ہے اگر تمہیں لگتا ہے کہ دنیا کی سب سے مہنگی بائیک خرید کر یا پھر اس کے سامنے کسی پردس لاکھ کا چیک پھینک کر تم اسے اپنی طرف کر لو گے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے اور کچھ نہیں

روحان کو لالچ دے کر تم اس کی ساری خواہشات کو تو پورا کر لو گے لیکن اس کے دل میں اپنے لیے محبت نہیں جگا پاؤ گے کیونکہ جو محبت تم جگانے کی کوشش کر رہے ہو وہ تمہاری نہیں بلکہ تمہاری دولت کی ہے

وہ تمہارے ساتھ اس لیے اٹیچ ہو رہا ہے کیوں کہ تم اس کی خواہشات کو پورا کر رہے ہو۔ اس لیے نہیں کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے۔
- آج تم اس کی خواہشات پورا کرنے سے انکار کر دو کوئی محبت نظر بھی نہیں آئے گی۔ زاید نے اس کے سامنے حقیقت کا آئینہ رکھا تھا

اس کے انداز پر عالم سلطان شاہ مسکرایا تھا کیونکہ وہ اس کے ارادے جان چکا تھا۔ اور روحان کے سامنے اس کی پسند کی ہر چیز رکھ کر اسے بڑی حویلی والوں سے دور کر رہا تھا۔

اس کی خواہشات کو پورا کر کے وہ اسے صفدر شاہ کے اتنا خلاف کر چکا تھا کہ اب وہ اپنے باپ کا نام تک لینے کو تیار نہیں تھا عالم یہی چاہتا تھا کہ بڑی حویلی والوں کی حقیقت روحان اور سنیہا کے سامنے آجائے اور اس کے لئے وہ کچھ بھی کرنے کو تیار تھا

روحان کو لگتا تھا کہ عالم کو اس کی روٹین کے بارے میں کچھ بھی نہیں پتا لیکن اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ عالم اس کے لمحے لمحے سے واقف ہے

طریقہ کوئی بھی ہو زیار سکندر شاہ لیکن اپنے بھائی کو میں تم لوگ سے بہت دور کردوں گا اور جہاں تک بات ہے سنیہا کی تو تم شاید تراب حیدر شاہ کو بھول چکے ہو۔
تم روحان کو ہم سے دور کر سکتے ہو۔

لیکن تراب حیدر شاہ اپنی ملکیت کبھی نہیں چھوڑتا یاد رکھنا۔ اس کے چہرے کا رنگ اڑتا دیکھ عالم سلطان شاہ کے چہرے پر تبسم بکھرا تھا۔
وہ مسکرا کر اس کا رستہ چھوڑتا آگے بڑھنے لگا

صفدر شاہ اس ملک کے سب سے بڑے اور مشہور ایڈوکیٹ میں سے ایک ہے عالم سلطان شاہ تم بے فکر ہو جاؤ وہ اپنی بیٹی سینہا صفدر شاہ کو انصاف وہ خود دلا لے گا۔ زیار کے الفاظ نے اس کے قدم جکڑ لیے

اس نے پلٹ کر دیکھا اس کے چہرے کی دلکش مسکراہٹ ابھی بھی برقرار تھی میں بالکل بے فکر ہوں زیار کیوں کہ تم تراب حیدر شاہ کو نہیں جانتے۔ تم اسے دنیا کے آخری کونے میں چھپالو۔ سات آسمانوں یا سات زمینوں میں کہیں غائب کردو۔ یا بے شک اسے کسی دوسرے پلانٹ پر بھیج دو۔ وہ ڈھونڈ نکالے گا۔ تمہارا وکیل ایڈوکیٹ صفدر شاہ تراب حیدر شاہ کی ملکیت چھین نہیں سکتا۔

اس کے الفاظ نے نہیں لیکن مسکراہٹ نے زایار کو آگ ضرور لگائی تھی وہ مٹھیاں بیچ کر اپنا غصہ کنٹرول کرتا رہا۔

زایار سکندر شاہ غصے کا تیز ضد کا پکا انسان تھا
لیکن عالم سلطان شاہ لوگوں کی ضد اور غصے کو آگ لگانے میں ماہر تھا

○○○○

○○○○○

شاہ جی آپ کو نئی خبر پتہ چلی راشد اس کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا بول رہا تھا عالم کا موڈ آج کافی اچھا
تھا زایار کو آگ لگا کر اسے ہمیشہ سے بہت سکون ملتا تھا
کون سی خبر کی بات کر رہے ہو راشد۔۔۔؟

وہ کھیتوں کے بیچ سے گزرتا اپنی گاڑی کی طرف جارہا تھا۔۔۔ جب راشد نے پر تجسس انداز میں
اس سے بات شروع کی

شاہ صاحب آپ کو نہیں پتہ کیا اس بار زایار شاہ الیکشن میں کھڑے ہو رہے ہیں وہ بھی بالکل آپ
کے سامنے آپ کے مقابلے میں۔ اس بار ان کا ارادہ گاؤں کی کرسی سنبھالنے کا ہے

ان کے کانوں میں یہ خبر لگ چکی ہے کہ اس بار آپ بھی الیکشن میں کھڑے ہو رہے ہیں۔ بس پھر کیا تھا وہ بھی کو دپڑے میدان میں آپ کا مقابلہ کرنے کے لیے

ارشاد کا انداز بالکل فساد ی عورتوں جیسا تھا لیکن عالم کو اس سے بات کرنے میں ہمیشہ ہی بہت مزہ آتا تھا اور آج اس کی خبر پر تو اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی تھی

مطلب اب مقابلے میں اور بھی زیادہ مزہ آئے گا۔ کھیل مزید اربھوتا ہے جب سامنے والا کھلاڑی آپ کی ٹکر کا ہو وہ گہری مسکراہٹ کے ساتھ بولا تو ارشد نے حیرانگی سے دیکھا اور پھر بے ڈھنگے انداز میں ہنسنے لگا

انکی کہاں اوقات آپ کا مقابلہ کرنے کی بس الیکشن میں کود کر اپنی بے عزتی کروائیں گے کیونکہ پورا گاؤں تو آپ کے ساتھ ہے وہ گاڑی کے پاس پہنچتے ہوئے بولا تو عالم نے مڑ کر اسے دیکھا

حقیقت کا ساتھ دیا کرو ارشد مجھے چالوسی کرنے والے لوگوں سے نفرت ہے۔ خبر دیتے رہنا وہ اس انداز میں بولا کہ ارشد نظر جھکا گیا اور عالم اپنی گاڑی اڑاتا ہوا وہاں سے لے گیا

جبکہ اب وہاں پر زایار کی گاڑی نہیں تھی کیونکہ زایار کا ارادہ ابھی گاؤں میں تھوڑی دیر رہنے کا تھا
اس لیے اس کی گاڑی وہاں سے بڑی حویلی پہنچادی گئی تھی

oooo

دریا کی ٹھیک سے صاف کروائی تھی نا۔۔۔۔۔!
وہ منشی جی کے ساتھ چلتے ہوئے دریا دیکھنے آیا تھا جس کی صفائی کا اس نے کچھ دن پہلے بھی ٹھیکادیا
تھا

جی چھوٹے شاہ جی دریا تو میں نے ٹھیک سے صاف کروادیا تھا لیکن مجھے تو یہ پیسوں کی بربادی ہی
لگی کیوں کہ ایک مہینہ نہیں گزرے گا یہ پھر سے گندہ ہو جائے گا
آپ ہر بار اتنے پیسے خرچ کر کے اسے صاف کرواتے ہیں اور لوگو کو بس گندگی پھیلانا ہی آتی ہے
منشی جی بھرے ہوئے تھے ان کے انداز پر نرمی سے مسکرا دیا ان کا غصہ بھی جائز تھا

آپ کی بات میں سمجھ سکتا ہوں منشی جی لیکن اگر گاؤں کا سب سے بڑا اور خوبصورت دریا اس
طرح سے گندہ ہوگا تو گاؤں والوں کے لئے مشکل ہوگی اور بیماریاں بھی پھیلے گی

اس دریا کا بہت پانی رکنا نہیں چاہیے ورنہ گاؤں والوں کے لئے پریشانیوں میں اضافہ ہو جائے گا
۔ وہ دریا کا ٹھنڈا پانی ہاتھوں میں محسوس کرتے ہوئے اپنی قمیض اتارنے لگا

منشی جی مسکرا دیئے وہ بچپن سے ہی اسی دریا میں نہانے کے لئے آتا تھا اسے یہ دریا بے حد پسند تھا
گاؤں میں یہ جگہ اسے سب سے زیادہ خوبصورت لگتی تھی وہ جب بھی یہاں آتا تھا اس دریا کے
ٹھنڈے پانی سے ضرور نہاتا تھا

اور یہی وجہ تھی کہ اس کی صفائی کا خیال بھی وہ خود رکھتا تھا
وہ اپنی قمیض اور ضروری سامان پاس رکھے پتھر پر رکھتا منشی جی کو جانے کا اشارہ کر چکا تھا وہ کچھ
وقت اکیلے گزارنا چاہتا تھا منشی جی ہاں میں سر ہلاتے اسے خدا حافظ کہتے اپنے کام کے لئے نکل
چکے تھے

وہ اس ٹھنڈے پانی کو محسوس کرتا ہے اس کی گہرائی میں جانا چاہتا تھا
وہ پانی کے اندر تک جاتا تھا بچپن میں اس کا شوق ہوا کرتا تھا کہ وہ سکے پھینک کر ڈھونڈنے جاتا اور
جب تک اسے مل سکے نہیں جاتا وہ واپس اوپر نہیں آتا تھا اس کی ماں تو گھبرا جاتی تھی کہیں اس
کے بیٹے کو اندر کچھ ہو ہی نہ جائے لیکن وہ اس کھیل میں ماہر تھا

وہ کافی دیر سے اس پانی کو محسوس کر رہا تھا دو بار باہر آکر اس نے گہرا سانس لیا لیکن ابھی تک اس کا
دل نہیں بھرا تھا اسی لئے ایک بار پھر سے اس کی گہرائی میں اتر کر محسوس کرنے لگا

لیکن اس بار جب وہ پانی کے اوپر پہنچ کر گہرا سانس لینے لگا اسے خود پر کوئی پردہ محسوس ہوا
آنکھیں کھول کر دیکھا تو کسی کا دوپٹہ اس کے چہرے کے ساتھ کندھوں پر بھی پھیلا ہوا تھا

بہتے دریا میں سفید رنگ کا یہ دوپٹہ اسے پریشان کر گیا تھا اس نے دریا کے چاروں طرف مڑ کر
دیکھا تو تھوڑے ہی فاصلے پر اسے سفید فراک میں ایک لڑکی نظر آئی
جو اسے دیکھتے ہی چہرہ مڑ گئی

ہاتھ سینے پر باندھے شاید وہ شرم کے مارے ادھر نہیں دیکھ پارہی تھی

پاس رکھی بالٹیوں سے وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ دریا سے پانی بھرنے آئی ہے
وہ اپنا رخ اس کی جانب کرتا تیرتا ہوا پانی سے باہر نکلا اپنے کندھوں پر پھیلا ہوا دوپٹہ کچھ فاصلے پر
کھڑی اس دو شیزہ اس کی جانب کیا۔ وہ اس کی جانب سے دیکھ نہیں رہی تھی لیکن اپنی پشت پر وہ
اسے محسوس کر چکی تھی

یہ لو تمہارا دوپٹہ۔۔۔ اور آئندہ ایک بات یاد رکھنا ایک عورت کے لئے اس کے سر کی چادر سے
زیادہ اہم اور کچھ نہیں ہونا چاہیے۔ یہ تو وہ بھی سمجھ گیا تھا کہ یقیناً پانی بھرتے ہوئے اس کا دوپٹہ
دریا میں بہہ گیا جسے وہ سنبھال نہیں پائی ہوگی

اس کی بات سن کر وہ بولی کچھ نہیں لیکن اس نے ذرا سا چہرہ مڑ کر دیکھا زایار دوسری طرف منہ کیے دوپٹہ اس کی طرف کرچکا تھا اس سے پہلے کہ وہ دوپٹہ پکڑتی دور سے کسی کے چلانے کی آواز آئی

پازیب جلدی کر مہمان آگئے ہیں اتنا وقت لگا دیا پانی بھرنے میں تیری تائی غصے سے پاگل ہو رہی ہے۔

اس آواز پر بوکھلا کر وہ کچھ فاصلے پر اسے دیکھنے کے بجائے سامنے رکھی بالٹیاں اٹھاتی وہاں سے بھاگ گئی

اس کے بھاگنے پر زایار اس کی طرف دیکھنے لگا۔ کچھ فاصلے پر جا کر اس نے مڑ کر دیکھا زایار کی جانب دیکھ رہا تھا۔ وہ نظریں جھکا گئی شاید اسے شرٹ لیس دیکھ کر وہ گھبرا رہی تھی

وہیں رک دو میں اٹھالوں گی وہ جاتے ہوئے کانپتی آواز میں بوئی شاید وہ اس سے خوفزدہ ہو گئی تھی اور پھر وہ بھاگ گئی۔

جتنی وہ خوبصورت تھی اس سے کہیں زیادہ خوبصورت اس کی آواز تھی زایار کو لگا جیسے وہ اس آواز اور اس لمحے میں قید ہو گیا ہو اس کی نگاہوں نے اس منظر کو بس آنکھوں سے دل میں محفوظ کر لیا تھا۔

اس نے دوپٹہ پاس بڑے پتھر پر پھیلا ناچا لیکن پھر اس کا دل نہیں مانا
نہ جانے کیا تھا اس لمحے میں جس میں قید ہو کر زیار نے اس کا دوپٹہ اپنے ہاتھ پر باندھا اور پھر دریا
میں تیرا دوسری جانب اپنے سامان کی پاس چلا گیا

oo

ہیپی برتھ ڈے

ہیپی برتھ ڈے ٹویو

ہیپی برتھ ڈے ڈیزرو حان

وہ بھری محفل میں اس کا گال چومتی بے باکی سے گارہی تھی

عمر کا غصے سے برا حال تھا کیونکہ اس کی لالچی فطرت سے وہ اچھے سے واقف تھا
لیکن روحان کی آنکھوں پر تو محبت کی پٹی بندھی تھی

کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ روحان کے دماغ میں کیا چل رہا ہے جھٹکا تو سب کو تب لگا
جب وہ دانی کے قدموں میں بیٹھ کر اس کے ہاتھ میں ہیرے کی انگوٹھی پہنانے لگا

دانی کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔؟

میں تمہیں اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہتا ہوں وہ زمین پر بیٹھا اس سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے شادی کی آفر کر رہا تھا۔

عالم کو بہت ضروری کام کی وجہ سے گاؤں جانا پڑ گیا جس کی وجہ سے آج وہ اس پارٹی میں شامل نہیں ہو سکا تھا

۔ لیکن اس کی برتھ ڈے کو پوری شان و شوکت سے منانے کا فیصلہ کرتے ہوئے وہ اپنے سیکٹری کو پیسے پانی کی طرح بہانے کا آرڈر دے گیا تھا

ان کی یونیورسٹی میں آج تک اتنی بڑی پارٹی کبھی نہیں ہوئی تھی
روحان کی توہر طرف واہ واہ ہو رہی تھی

زایار نے فون کر کے اس سے واپس آنے کے لیے کہا تھا وہ اس کی سالگرہ حویلی میں منانا چاہتے تھے لیکن اس نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ وہ سالگرہ اپنے دوستوں کے ساتھ منانا چاہتا ہے

اور اس کے دوست چاہتے ہیں کہ وہ یونیورسٹی کے آخری سال میں اپنا برتھ ڈے ان کے ساتھ منائے پھر شاید ہی کبھی ملاقات ہو اس نے بہت اموشنل الفاظ میں زایار کو یہ سب کہا تھا

زایار سمجھ چکا تھا کہ روحان یہ بہانہ بازی کیوں کر رہا ہے یقیناً عالم نے اسے لالچ دیا ہوگا وہ اس پر نظر رکھنے والے گارڈ سے پتہ لگا چکا تھا کہ یونیورسٹی میں پارٹی ہو رہی ہے جس کا سارا خرچہ عالم نے اٹھایا ہوا ہے

بہت آسانی سے عالم اپنے مقصد پورا کر رہا تھا وہ بہت آسان طریقے سے اسے حویلی والوں سے دور کر رہا تھا۔ وہ سب کچھ پلان کے تحت کرتا تھا اور اس کا یہ تیر بالکل نشانے پر لگ رہا تھا۔

وہ اس کے دماغ میں یہ بات ڈال رہا تھا کہ حویلی کے لوگ اس سے پیار نہیں کرتے اس کی کوئی خواہش پوری نہیں کر سکتے لیکن وہ شاید یہ بھول گیا تھا کہ یہ سب کچھ کر کے وہ اسے حویلی والوں سے دور کر دے گا

لیکن اس کی ناجائز خواہشات پورا کر کے وہ صرف اس کی آنے والی زندگی کو مشکل بنا رہا ہے۔ بھری محفل میں دانی نے اس کے ہاتھ سے ہیرے کی انگوٹھی اپنے ہاتھ میں پہنی ہر طرف تالیوں کی گونج تھی

سب خوش تھے سوائے عمر کے وہ بہت کوشش کے باوجود بھی اپنے دوست کو اس دلدل میں
جانے سے روک نہیں پایا تھا

oooo

ایک ہفتہ ہو چکا تھا وہ دوپٹہ اسی کے پاس تھا نہ جانے کیوں وہ اسے ہمیشہ اپنے ساتھ لیے گھوم رہا تھا

اسے خود بھی اپنی حرکت پسند نہیں آرہی تھی

وہ ہر روز دریا پر جاتا لیکن وہ پانی بھرنے والی اسے دوبارہ نہیں ملی تھی

ہاں مگر اس کا دوپٹہ ہر وقت اسی کے پاس ہوتا تھا

وہ اس ڈوپٹے کو ہر گز واپس نہیں کرنا چاہتا تھا اور نہ ہی اس کا ایسا کوئی ارادہ تھا وہ تو بس اسے اسے

دیکھنا چاہتا تھا نہ جانے کیوں اس کے دیدار کے لیے اس کی آنکھیں ترس رہی تھی

پہلی نظر کی محبت پر وہ یقین نہیں رکھتا تھا اس کے لیے یہ سب فضول باتیں تھیں۔ بلا ایک انسان

کو ایک نظر دیکھتے ہی محبت کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔؟

محبت تو اس سے ہوتی ہے جسے وہ جانتا ہو جس کی رگ رگ سے واقف ہو۔ جس کے ہر انداز کو

محسوس کر سکتا ہو

بلا یہ کیسے ممکن تھا کہ کسی کو ایک نظر دیکھ کر محبت ہو گئی لیکن زایار شاہ کے دل کی دنیا ہی بدل چکی تھی۔

اس کے دوپٹے کو ہر وقت اپنے ہاتھ پر باندھے وہ بے مقصد اسے دیکھتا رہتا۔ وہ بھول چکا تھا کہ وہ ایک شادی شدہ انسان ایک بچے کا باپ ہے لیکن یہ بات اس کے لیے اہمیت نہیں رکھتی تھی

وہ ایک بہت مضبوط اعصاب کا مالک انسان تھا۔ وہ کیوں چھاگئی تھی کہ احساسات پر وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا

آپنے اس جذبے کو محبت کا نام دینا اس کے لیے بے وقوفی تھی لیکن اب وہ اس بے وقوفی کے سامنے ہار ماننے لگا تھا ایک ہفتے کی بے چینی کے بعد وہ قبول کر چکا تھا کہ وہ لڑکی کہیں تو بس چکی ہے

اس کی زندگی میں کہیں نہ کہیں وہ حصہ ڈال چکی ہے
اب یہ محبت تھی یا کچھ اور وہ نہیں جانتا تھا لیکن اس کے دل نے اس کے نام پر دھڑکنے شروع کر دیا تھا۔

اپنی بے قرار یوں سے پریشان ہوتے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر آج بھی وہ اسے دریا پر نظر نہ آئی تو وہ اسے گاؤں میں ڈھونڈنے پہنچ جائے گا آخر اسے اپنے سوال کا جواب تو چاہیے تھا

تھی تو وہ اسی گاؤں کی
سیاست میں یہ اس کا پہلا سال تھا
بس وہ اپنے گاؤں والوں کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا
وہ ہمیشہ سے گاؤں میں بہت کم وقت گزارتا تھا اس کا زیادہ وقت شہر میں اپنے بزنس میں گزر جاتا
۔ وہ روز گاؤں نہیں آسکتا تھا

زیادہ وقت باہر گزارنے کی بڑی وجہ بریرہ تھی۔ بریرہ کی وجہ سے وہ حویلی میں کم ہی آتا تھا۔ بس
جب جب وہ اسے دیکھتا اس کے اندر نفرت کی ایک نئی لہر اٹھتی۔

اور پھر اس لہر میں بریرہ کے ساتھ ساتھ اسے بھی تکلیف سے گزرنا پڑتا
اس نے بریرہ پر کبھی ترس نہیں کھایا تھا جب اس کی نفرت نے انگڑائی لی وہ پوری طرح اس پر قہر
بن کر اتر آتا تھا۔

اس نے شادی کی رات ہی کہہ دیا تھا۔ کہ وہ ساری زندگی صرف اس کی نفرت برداشت کرے
گی

اور سات سال سے وہ یہی تو کر رہی تھی

اس نے یہ سوچ کر پتھر سے دل لگایا تھا کہ آج نہیں تو کل وہ بھی نکل جائے گا اپنے خول سے لیکن وہ اس کے دل میں جگہ بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکی

ہاں لیکن اس دل میں کسی اور نے جگہ بنالی اپنے تمام تر جذبات سے لڑ کر اس نے ایک فیصلہ کر لیا تھا اب مزید یہ سب کچھ برداشت کرنا اس سے بس سے باہر تھا۔
وہ اسے اپنی زندگی میں شامل کر لینا چاہتا تھا

اب وقت آگیا تھا کہ وہ اپنے دل میں کسی کو بسالیا۔ وہ آگے برے اپنی زندگی جئے۔ ہاں اس لڑکی کے ساتھ جس نے ایک ہی نظر میں اسے بری طرح سے اپنا اسیر کر لیا تھا

○○○○○

بیگم صاحبہ مجھے سارے کام آتے ہیں کپڑے دھونا برتن دھونا گھر کی صفائی کرنا آپ نہ آرام سے بے فکر ہو کر مجھے اس نوکری پر رکھ لیں

ورنہ میری تائی امی میرے سر پر ایک بار نہیں چھوڑے گی اور قسم سے جی اتنی مشکل سے بال لمبے کیے ہیں میں نے۔ تائی امی نے تل لگا لگا کے
وہ سامنے بیٹھی معصوم سی لڑکی کی باتیں سن کر ہنسنے لگی

مجھے ان سب کاموں کے لیے ملازم نہیں چاہیے پازیب مجھے بس میرے بیٹے کے لئے ایک اچھی سی دوست چاہیے وہ کسی کے ساتھ گلتا ملتا نہیں ہے اور آج کل اس کی دونوں پھوپھیاں اپنے آنے والے پیپروں کی تیاریوں میں مصروف ہو چکی ہیں

جس کی وجہ سے وہ تنہائی محسوس کرتا ہے
گھر میں اور کوئی بچہ ہے ہی نہیں جس کے ساتھ میں ہادی کو کھیل کود میں لگا دوں
اور مجھ پر گھر کی اتنی ذمہ داریاں ہیں کہ مجھے سمجھ ہی نہیں آتا کہ میں کس کس چیز پر دھیان دوں
میں نہیں چاہتی کہ میں ہادی سے غافل ہو جاؤں اسی لیے عذرِ خالہ کو ملازمہ کا انتظام کرنے کے لئے کہا
تم بہت پیاری ہو میں تمہیں یہ نوکری دینے کے لئے تیار ہوں لیکن تمہیں میرے بیٹے کا بہت خیال رکھنا ہوگا
بنگم صاحبہ آپ بالکل پریشان نہ ہوں ہادی بابا کا خیال میں بہت اچھے سے رکھوں گی مجھے خود بھی چھوٹے بچے بہت پسند ہیں

بس آپ مجھے اس نوکری پر رکھ لیں کیونکہ اگر آج مجھے یہ نوکری نہیں ملی تو تائم مجھے جان سے مار ڈالیں گی

بریرہ سامنے بیٹھی اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھ رہی تھی جو اپنے دکھ سناتے ہوئے کافی پریشان لگ رہی تھی وہ دیکھنے میں جتنی خوبصورت تھی اس کی آواز اتنی ہی مدہم اور سریلی تھی

بریرہ تو اس سے زیادہ اس کی آواز کی دیوانی ہو چکی تھی۔ اور دیکھنے میں اتنی معصوم تھی یقیناً ہادی کو اپنی یہ دوست بہت پسند آئیں گی

تمہاری عمر کیا ہے دکھنے میں تو تم بہت چھوٹی سی لگتی ہو اپنی پڑھائی مکمل کی ہے کہ نہیں وہ تھوڑی دیر مزید بیٹھ کر اس سے باتیں کرنے لگی

کیونکہ اسے باتیں کرنا بڑا اچھا لگ رہا تھا اور سچ میں اس کی آواز اتنی خوبصورت تھی کہ جو بھی اس سے باتیں کرتا اسی کا ہو کر رہ جاتا

کیا بتاؤں بی بی جی ساتویں مہینے میں پورے 19 سال کی ہو جاؤں گی 3 سال پہلے میٹرک کارزلٹ آیا تو تاتیا ابو سے خوب لڑ جھگڑ کر کالج بھی جانا شروع کر دیا

لیکن تایا ابو کی زندگی زیادہ لمبی نہیں تھی ایک رات اچانک ہی ان کے سینے میں درد اٹھا ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے اور اسی دن کالج بھی چھوٹ گیا اور تایا ابا کی محبتیں بھی یہ نہیں کہتی کہ تائی امی مجھ سے محبت نہیں کرتی کرتی ہیں وہ بہت اچھی ہیں

بس ڈرتی ہیں کہ میرے ساتھ کچھ الٹا سیدھا نہ ہو جائے اب بھی اگر بیمار نہ ہوتیں تو مجھے گھر سے بھی نہ نکلنے دیتیں۔

تین سال سے لوگوں کے برتن مانجھ کر جتنا تھوڑا بہت کماتی ہے مجھے پر لگاتیں ہیں۔ یہ تو میں عذرہ خالہ کے پیچھے پڑھ گئی کہ مجھے کوئی نوکری دلو او

پہلے تو وہ مان ہی نہیں رہیں تھیں پھر میں نے منا کر دم لیا اور انھیں نوکری چھڑوا کر بٹھا دیا اب پریشان ہیں بچاری کہ اگر مجھے بھی نوکری نہ ملی تو ہم کھائیں گے کہاں سے۔ اسی لئے تھوڑا غصہ ہو جاتیں ہیں۔ پچھلے گیارہ دن سے گاؤں کا کوئی گھر نہیں چھوڑا جہاں جا کر کام کا نہ پوچھا ہو

لیکن گاؤں کے لوگ تو اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتے ہیں بس آج عذرہ خالہ مجھے آپ کے پاس لے آئیں کہتی ہیں کہ بی بی کا دل بہت بڑا ہے اور آپ نے یہ بات سچ ثابت کر دی وہ بے حد خوش لگ رہی تھی

بریرہ اس کے انداز پر مسکراتی ہوئی اس کا گال تھپتھپا کر ہادی کو بلانے لگی تاکہ وہ اس سے مل سکے

جب کہ اپنی نوکری پکی ہو جانے پر بے حد خوش تھی

○○○○

پازیب نام کی لڑکی ہمارے گاؤں میں ہو سکتی ہے۔ لیکن مجھے کوئی خاص انفارمیشن نہیں اب میں کیا گاؤں والوں کی لڑکیوں کے نام یاد کرتا رہتا ہوں

شیر ہنستے ہوئے بولا

شیر میں مذاق نہیں کر رہا بالکل سیریز ہوں مجھے اس لڑکی کے بارے میں سب کچھ جانا ہے۔ اس کے ہسنے پر وہ آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا

او کے ٹھیک ہے کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے تمہارے مسئلے کا لیکن پہلے تو مجھے اپنا مسئلہ تو بتاؤ۔

میرا مطلب ہے کیا کام پڑ گیا ہے پازیب نام کی لڑکی سے جو تم اسے ڈھونڈنے نکل پڑے ہو
---؟ شیر اب سیریس ہو کر پوچھنے لگا۔ اور ساتھ ہی اس کی سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا

میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔ شیر۔۔۔ اس نے سامنے بیٹھے وجود کو جھٹک دیا تھا

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا پاگل ہو گئے ہو کیا تم تمہارا اچھا سال کا بچہ ہے تم ایسا سوچ کیسے سکتے ہو بریر ابھابھی تم سے کتنی محبت کرتی ہیں

خبردار جو تم نے دماغ میں ایسی بات دوبارہ لائی کیا کمی ہے بریرہ ابھابھی میں جو تم انہیں چھوڑ کر دوسری شادی کے بارے میں سوچ رہے ہو۔ وہ غصے سے برک اٹھا

میں نے کب کہا کہ اس میں کوئی کمی ہے یا میں اسے چھوڑ رہا ہوں۔۔۔۔۔؟ وہ میری بیوی ہے میرے ساتھ رہے گی میں اسے چھوڑنے کا خیال کبھی اپنے دماغ میں نہیں لایا شیر۔
کونسی کتاب میں لکھا ہے کہ دوسری شادی کرنے کے لیے پہلی بیوی کو چھوڑ دو وہ بہت پر سکون انداز میں بولا

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔؟ تم بریرہ ابھابھی پر سوتن لانے کا سوچ رہے ہو۔

کیسے زایا کیسے تمہارے دماغ میں یہ بات آئی کیسے کون ہے یہ پازیب بتاؤ مجھے اسے تمہیں ٹھیک کرتا ہوں۔

اس کو شرم نہیں ایک شادی شدہ آدمی پر۔۔۔۔۔

بس بہت ہو گیا شیر میں نے بتایا میں نے اسے بس ایک بار دیکھا ہے صرف ایک بار اس کی آواز سنی ہے اس نے پلٹ کر مجھے دیکھا تھا اور میرا دل دھڑکنا بھول گیا مجھے وہ چاہیے شیر میں اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔ میں اسے اپنی بیوی بنا کر حویلی میں لانا چاہتا ہوں۔

تنگ آچکا ہوں میں اس زندگی سے میں آگے بڑھنا چاہتا ہوں وہ بہت پر سکون لہجے میں بول رہا تھا جبکہ شیر کو حیرت کے ساتھ ساتھ افسوس بھی ہو رہا تھا

تم سات سال پہلے کی بات کو اب تک دل پر لگائے بیٹھے ہو بریرہ سے غلطی ہوئی تھی اب بس کر دو معاف کر دو اسے۔

اس کی مرتے باپ نے تمہارے سامنے ہاتھ جوڑ کر اس کے لیے معافی مانگی تھی بس یار بریرہ کے لیے نہ سہی لیکن اس کے باپ کے لیے ہی اب اس کی سزا ختم کر دو

اور کتنی سزا دو گے اسے تم سے محبت کرنے کی ہی غلطی کی ہے نہ اس نے تمہارا ایک بچہ بھی ہے۔۔

جو تم سے اور بریرہ سے بے حد محبت کرتا ہے ذرا سوچو اس معصوم پر کیا گزرے گی کیا اثر ہوگا اس کی ذہانت پر وہ معصوم ہے چھوٹا بچہ ہے
نہیں سمجھ پائے گا یہ مقدر کا کھیل
وہ اپنی ماں کی جگہ کسی اور کو قبول نہیں کر پائے گا بریرہ کے لیے نہ سہی اپنی معصوم اولاد کے لیے
ہی اب بس کر دو معاف کر دو بریرہ کو پلینز وہ اس کے سامنے بیٹھا جتنا ہو سکے سمجھانے کی کوشش
کر رہا تھا۔

جب کہ زایا خاموشی سے سن رہا تھا جیسے کہنے کے لیے الفاظ ہی نہ ہوں۔

بریرامیری محبت نہیں ہے۔۔۔ اور نہ ہی یہ دل نے کبھی اسے قبول کیا ہے۔ میں کبھی اسے
معاف نہیں کر سکتا۔ اس کا گناہ معافی کے لائق نہیں ہے۔

اور جہاں تک بات ہادی کی ہے تو معصوم بچہ ہے رشتوں کو سمجھنا اس کے بس سے باہر ہے۔
اور پازیب بھی اس کی ماں ہوگی۔ وہ بھی اس کا اتنا ہی خیال رکھے گی جتنا بریرہ رکھتی ہے۔ وہ بے
حد نارمل انداز میں بولا

واہ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ایک پرانی عورت ایک سوتیلی ماں حویلی میں اگر ہادی کا خیال رکھے گی

ایسا کبھی نہیں ہوگا سوتیلی سوتیلی ہوتی ہے۔۔۔۔

سگی اور سوتیلی کے رشتے ہم نے بنائے ہیں شیر۔ حقیقت میں ان کا کوئی وجود نہیں ہے اور جو لڑکی مجھ سے جوڑے گی اسے میری اولاد کا خیال رکھنا ہوگا

۔ وہ دونوں جس تیسرے وجود کی بات کر رہے تھے شاید بھول چکے تھی کہ وہ بھی عقل و شعور رکھتی ہوگی وہ بس اپنی زندگی کے فیصلے کر رہے تھے کسی کی مرضی شاید ان کے لیے اہم نہیں تھی

مطلب کے تم نے فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔ شیر اس کی بات کاٹ کر گھورتے ہوئے بولا
حیرت ہے تم اب بھی پوچھ رہے ہو۔۔۔۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پر سکون انداز میں بولا
وہ اس کا بھائی اس کا دوست اس کا سب کچھ تھا وہ کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے اس کے پاس آتا تھا
لیکن اس کی زندگی کے بہت سارے تلخ حصوں سے وہ آج بھی بے خبر تھا

زایا کا یہ پہلا فیصلہ تھا جو شیر کو بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

وہ بنا جواب دیے کمرے سے نکل گیا تو زایا مسکرا کر اپنے ہاتھ میں بندھے دوپٹے کی جانب دیکھنے

لگا

تو پازیب بی بی بہت جلدی مجبور کر دیا تم نے کوئی فیصلہ لینے پر تم تو واقعی ہی بہت تیز نکلی اتنی تیزی سے دماغ کے ساتھ ساتھ دل پر بھی قبضہ کر لیا ہے

- ایک ہی بار میں تم نے پورے زایار سکندر شاہ کو گھائل کر دیا یہ سودا بہت مہنگا پڑے گا تمہیں وہ اس کے دوپٹے پر لب رکھتے ہوئے بے حد مسرور سے انداز میں بولا
اس کی آواز میں ایک خمار سے اتر آیا تھا۔
تمہارا انتظار کرنا مشکل ہو گیا ہے۔۔ پازیب بی بی۔

○○○○○○

صبح کی اذانوں کے ساتھ ساتھ ہی اس کے کاموں کا طویل سلسلہ شروع ہو چکا تھا
سات سال میں وہ اس حویلی کی جان بن چکی تھی اس کے بنا تو اس حویلی کا کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا
تھا

اس نے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے سکندر شاہ (تایا ابو) کو نماز کے لیے جگایا۔ ساتھ ہی خدیجہ بیگم (تائی امی) نے دروازہ کھولتے ہوئے سامنے آکر ہاں میں سر ہلایا مطلب کے وہ جاگ چکے ہیں
زایار کے بعد اس گھر میں یہ دوسرا فرد تھیں جو اسے پسند نہیں کرتیں تھیں

آپ لوگ نماز ادا کریں تب تک میں آپ کے لئے چائے بناتی ہوں وہ مسکرا کر نیچے کی جانب چلی گئی۔

صفدر شاہ اور پاکیزہ بیگم (چاچا چاچی) کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے انھیں جگایا۔ پاکیزہ بیگم اسے بہت ساری دعائیں دیتے ہوئے نماز ادا کرنے لگیں جب کے صفدر چاچو کو اپنے انداز میں جگایا کرتی تھی روم فریز سے ٹھنڈے پانی کا گلاس بھر کے وہ ان کا ہاتھ اس گلاس میں ڈبو دیا کرتی تھی جیسے اس نے ابھی کیا

صفدر چاچو نے اس سے مصنوعی غصے سے گھورا تو وہ کان پکڑ کر سوری سوری کرتی کمرے سے باہر بھاگ گئی۔ جبکہ اس کی اسپیڈ دیکھ کر چاچو مسکراتے ہوئے خود بھی وضو کی نیت سے نیند کو خدا حافظ کہہ چکے تھے

سنیما کو جگانا دنیا کا سب سے آسان کام تھا اس کے قریب اسی کی کسی کتاب کو اٹھا کر زمین پر پھینک دیں تو اس کی آنکھوں کپ کھل جاتی تھی وہ ڈرپوک سی لڑکی اکثر ہوا کی آواز سے بھی اٹھ کر بیٹھ جایا کرتی تھی

مشکل تو تھا صرف لالی کو جگانا جس کی نیند ہادی سے بھی زیادہ پکی تھی

لیکن اس کو جگانے کا بھی اس کے پاس بہت آسان طریقہ تھا۔ ایک ہی لمحے میں اس کے گرد
باہوں کا حصار کھینچتے ہوئے اس کے اوپر لیٹ چکی تھی

وہ نازک کمزور سی لڑکی اس کا وزن نہ برداشت کرتے ہوئے اپنی سانسوں کے لئے تڑپنے لگتی نیند
کیا بلا ہے اس کو یاد بھی نہیں رہتا تھا

اور ان دونوں کو جگانے کے بعد اس کا اگلا شکار تھے شیر ادا جن کو جگانا ہر گز مشکل نہیں تھا

وہ جب بھی صبح ان کے کمرے میں ان کو جگانے کے لیے جاتی ہے وہ اکثر اپنی جم ٹریننگ کرنے
میں مصروف ہوتے

ان کو جو س کا گلاس دیتے ہوئے گڈ مارنگ و ش کر کے ہادی کی باری آتی تھی
جس کو ابھی اس کی دادی کی فرمائش پر صبح نماز کی عادت ڈالنے کے لیے جگایا جاتا تھا

زایا نے تو بہت کہا کہ وقت ہے سیکھ جائے کافی الحال رہنے دیں اس کی نیند نہ خراب کیا کریں
لیکن اس معاملے میں حدیجہ بیگم زیادہ سختی سے کام لیتی تھیں
اور ان کا حکم مانتے ہوئے ان کی بہو ہادی کو جگانا بھی اپنی ذمہ داریوں میں شامل کر چکی تھی

اس نے اپنے کمرے میں قدم رکھا تو ہادی زیار کے سینے پر سر رکھے گہری نیند میں تھا
اس نے بے حد محبت سے اسے جگانہ شروع کیا پہلے تو وہ خوب کسمکسایا لیکن بریرہ نے بھی ٹھان
رکھی تھی کہ وہ اپنے شہزادے کو نیند کی وادیوں سے نکال کر ہی دم لے گی اور پھر وہ اپنے مقصد
میں کامیاب ہو ہی گئی

ہادی کو دادی کے روم میں بھیج کر اس نے ایک نظر کمرے کو دیکھا جو ہادی کی شرارتوں اور کھیلوں
کی وجہ سے کچھ حد تک بکھرا ہوا تھا
وہ ہادی کی چیزوں کو سنبھالتی ساتھ ساتھ اپنے روزمرہ کے کام میں مصروف تھی بار بار نظر شاید
کے چہرے پر اٹھتی تو اپنے آپ پر رشک آتا

وہ اتنے بھرپور مرد کی ادھوری سی بیوی تھی جسے کچھ بھی حاصل نہ تھا نہ شوہر کی محبت نا اس کی
توجہ

اس کی خوبصورتی اس کا حسن اس کے کسی کام نہ آیا

پچھلے سات سالوں میں اس کے شوہر نے ایک نظر بھی محبت سے اس کی جانب نہ اٹھائی تھی
- سب نے کہا تھا مرد ہے ایک نا ایک دن اس کی خطاؤں کو بھول کر آگے بھر جائے گا
لیکن وہ کوئی عام مرد نہ تھا

وہ زایار سکندر شاہ تھا جو نہ اپنی غلطیاں بھولتا ہے نہ دوسروں کی غلطیاں بھلانے دیتا ہے۔ کتنے ہی مرد تھے جو کسی کمزور لمحے کی گرفت میں بہک کر آگے بڑھ جاتے ہیں لیکن وہ لمحہ ان سات سالوں میں بریرہ کی زندگی میں نہ آیا وہ کبھی اس کی توجہ کا مرکز نہ بن سکی

وہ آہستہ آہستہ چلتی بالکل اس کے پاس آ بیٹھی۔ اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے اس نے بے حد نرمی سے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے

اس کی آنکھوں میں لرزش سی پیدا ہوئے

بریرہ نے کچھ ہٹنے کی بجائے نرمی سے اس کے ہوٹوں پر اپنے لب رکھیں لیکن اگلے ہی لمحے وہ نفرت سے اسے خود سے دور کرتے ہوئے اٹھا تھا

احساس توہین سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے لیکن اسے کہاں پروا تھی وہ ایک نظر غلط اس پر ڈالے بغیر کمرے سے ہی نکل گیا

○○○

اد مجھے نہیں پتا وہ اچانک کیسے آگئے میں نے ان کو نہیں بلایا تھا نہ جانے وہ کیسے وہاں آگئے اور اس آدمی کو دس لاکھ کاچیک دے ڈالا

میں تو خود پریشان ہو گیا تھا اس سچویشن سے بات اتنی بڑی تھی ہی نہیں کہ آپ کو بلانے کی نوعبت آتی لیکن وہ لڑکا اور اس فادر شکایت پر نسل تک لے گئے

اور پھر وہاں اچانک عالم ادا آگئے اور اس آدمی کو دس لاکھ کاچیک دے ڈالا

تم یہ کہنا چاہتے ہو نہ کہ تم نہیں جانتے عالم وہاں کیسے آیا یا انتہائی غصے سے اس کی بات کاٹ گیا

میں نہیں جانتا وہ اچانک کہاں سے آگئے اور انہوں نے پیسے کیوں دیئے میرا اس سارے معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے

آپ کو تو پتہ ہی ہے نا عالم ادا خود بھی مجھ سے ملنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں میں تو اس سارے قصے سے بالکل انجان ہوں وہ معصوم بنتے ہوئے بولا جیسے سب چیزوں سے اس کا کوئی لینا دینا ہی نہ ہو

چلو ٹھیک ہے میں تمہاری بات مان لیتا ہوں کہ تمہیں نہیں پتہ کہ عالم وہاں کیسے آیا لیکن اس بائیک کا کیا کہو گے تم جو عالم نے تمہیں خرید کر دیا ہے زایار کا غصہ اب بھی کم نہیں ہوا تھا

اس کے بارے میں کچھ نہیں کہوں گا وہ برتھ ڈے گفٹ تھا جو عالم ادا نے زبردستی مجھے دیا میں نے تو لینے سے صاف انکار کر دیا تھا

وہ اپنی سائیڈ کلیئر کرتے ہوئے بولا جب کہ اس جھوٹ نے زایار کا غصہ مزید بڑھا دیا تھا

بس بہت ہو چکا ہے روحان اپنے فائنلز کلیئر کرو اور گاؤں واپس آ جاؤ اسی وجہ سے میں نہیں چاہتا تھا کہ تم پاکستان کی کسی یونیورسٹی میں پڑھو

اب یہی کوشش کرنا کہ عالم سے تمہاری بالکل کوئی ملاقات نہ ہو اور نہ ہی وہ تم سے مل پائے یاد رکھنا

وہ غصے سے کہہ رہا تھا جبکہ روحان سارا الزام عالم کے سر لگا کے خود ریلیکس ہو چکا تھا

لیکن اس کے دماغ میں یہ بات کہی نہیں آئی تھی کہ زایار کو یہ ساری باتیں کہاں سے پتہ چلی وہ اس بات سے بالکل انجان تھا کہ زایار جانتا ہے کہ عالم سے ملاقاتوں پر اس کی کتنی انولومنٹ ہے۔

وہ اس پر بالکل غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ جانتا تھا وہ ایسا کرنے سے اس کا ہی کام بگڑے گا

عالم اسے ان سب سے بدزن کرنا چاہتا تھا کہ بڑی حویلی کے لوگ اس سے محبت نہیں کرتے بلکہ صرف اور صرف اسے شاہ حویلی والی سے دور کرنا چاہتے ہیں

اور کہیں نہ کہیں اس کے دماغ میں یہ بات بیٹھنے لگی تھی تبھی تو وہ صفدر شاہ سے بات کرنا چھوڑ چکا تھا۔ لیکن اب زایار اسے خود سے دور ہر گز نہیں کرنا چاہتا تھا

وہ اسے بہت محبت سے ہینڈل کرنا چاہتا تھا جو کہ عالم کی چالوں کے بیچ ایک بہت مشکل کام تھا اس نے سوچا تھا کہ اس کی تعلیم مکمل ہوتے ہی یا تو وہ اسے واپس حویلی بلا لے گا یا پاکستان سے ہی کہیں دور بھیج دے گا کیونکہ وہ سنیما اور روحان پر عالم اور اس کے خاندان کا سایہ بھی نہیں پڑنے دینا چاہتا تھا

کچھ دیر مزید اسے باتیں اور نصیحتیں کرنے کے بعد زایار نے فون رکھ دیا

اور ملازمہ کو بریرہ کو کمرے میں بیچنے کا حکم دیا
وہ اس سے کھل کر بات کرنا چاہتا تھا تا کہ بعد میں وہ گھر والوں کے سامنے کسی قسم کی کیا کوئی ولولہ
نہیں مچائے

سات سال بہت ہوتے ہیں زندگی کا فیصلہ کرنے کے لئے جس دن اس کی شادی ہوئی تھی اس
نے سب حویلی والوں کے سامنے اعلان کیا تھا جس دن اسے کوئی لڑکی پسند آئے گی تو اسے اپنی
زندگی میں شامل کرنے کے لئے کسی کی اجازت کا محتاج نہیں ہوگا

اور سکندر شاہ نے خود کہا تھا کہ وہ دوسری شادی کر سکتا ہے یہاں تک کہ نکاح نامہ کی شرائط پر
بھی یہ شرط عائد کی گئی تھی زاید جب چاہے جسے چاہے سے اپنی زندگی میں شامل کر سکتا ہے

اور بریرہ کو اپنی مرضی سے طلاق لینے کا پورا حق ہے۔۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ جانتا تھا کہ گھر
میں کافی ولولہ مچے گا یہ سب اتنا آسان ہر گز نہیں تھا

اس لیے اس نے سب سے پہلے بریرہ سے بات کرنے کے بارے میں سوچا تھا جبکہ پازیب کو ڈھونڈنے کے لئے اس نے اپنے ایک آدمی کو لگا دیا تھا جو گاؤں والوں کے لئے کافی قابل احترام تھا

اپنے دل کے جذبات وہ سمجھ چکا تھا پازیب نے ایک ہی جھلک میں اس کے دل میں ایسی ہلچل مچائی تھی کہ اب اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کے علاوہ اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں بچا تھا

اس پتا تھا پازیب کی طرف سے اسے انکار نہیں ہو گا اور اگر انکار کی کوئی وجہ نکل آئی تو وہ اس وجہ کو جڑ سے ختم کر دے گا اس لیے پازیب کو اپنی زندگی میں شامل کرنے سے پہلے وہ تمام گھر والوں سے بات کر لینا چاہتا تھا

لیکن اس سے بھی زیادہ ضروری تھا بریرہ سے بات کرنا گھر کے تمام افراد بریرہ کو بے حد چاہتے تھے اور یقیناً اس کی جگہ کسی اور لڑکی کو دینا ان کے لیے بہت مشکل تھا اور اس کے لئے بریرہ کو اپنی زندگی میں شامل کرنا دنیا کا سب سے مشکل ترین کام

اور اب پازیب کو دیکھنے کے بعد تو اب یہ ناممکن ہو چکا تھا اب اس کی زندگی میں بریرہ کی کوئی جگہ نہیں تھی

وہ کوئی چھوٹا بچہ ہر گز نہ تھا جو ایک چیز کو دیکھ کر اس کی ضد کرتا ہے سات سال سے بریرہ کے ساتھ اس کا یہ رشتہ اسی لئے چل رہا تھا کہ ابھی تک زیار شاہ کے دل تک جانے والی کوئی لڑکی اس کی زندگی میں آئی ہی نہیں تھی

لیکن پازیب کو ایک نظر دیکھتے ہی اس کا دل جیسے دھڑکنا ہی بھول گیا

یہ نہیں تھا کہ اس نے کبھی کوئی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی تھی اس نے خوبصورت سے خوبصورت لڑکی کو نظر انداز کر دیا تھا لیکن پازیب میں کچھ تو ایسا تھا کہ اس کا دل اس سے بغاوت کرنے پر اتر آیا

اور اب اس باغی دل کے ساتھ ساتھ وہ خود بھی پازیب کی محبت میں گرفتار ہو چکا تھا

○○○○○○

مما کاشف بھی مجھے اپنی سسٹر کے ساتھ نہیں کھیلنے دے رہے ان کو بولے نہ کے تھوڑی دیر کے لئے بے بی مجھے دے میں اسے گود میں اٹھاؤں گا

ہادی بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا باہر گاؤں کے کچھ لوگ اپنا کوئی مسئلہ بیان کرنے سے سکندر صاحب کے پاس آئے تھے جن کے ساتھ ان کا چھوٹا بیٹا اور بیٹی بھی تھی

ہادی کو بچی پیاری لگی کاشف کے ساتھ کھیلتے ہوئے اس نے اس سے بے بی لینی چائی تو اس نے دینے سے صاف انکار کر دیا جس پر ہادی کا موڈ خراب ہو گیا

تو تم کیوں ضد کر رہے ہو اگر وہ نہیں دے رہے تو تم بھی مت لو تم یہاں بیٹھ جاؤ میرے پاس اور ٹی وی پر کارٹون دیکھو بریرہ اسے پاس بھی بٹھاتے کر پیار کرتے ہوئے بولی نہیں مجھے اس بے بی کے ساتھ کھیلنا ہے وہ ضدی ہو رہا تھا

لیکن ملازمہ نے آکر بتایا کہ وہ لوگ جا چکے ہیں ہادی آف موڈ کے ساتھ روم میں چلا گیا اسی لیے میں تمہیں کہتی ہوں کہ دوسرے بچے کی پلاننگ کرو لیکن میری بات تو تمہارے دماغ کے اوپر سے گزر جاتی ہے نہ پاکیزہ بیگم وہی بیٹھیں ان دونوں کو سنتے اور ہادی کو اسی سے جاتے دیکھ کر بولیں تو بریرہ بے اختیار ہی نظریں جھکا گئی

آپ بیٹھے میں آپ کے لئے چائے بنا کر لاتی ہوں وہ کسی بہانے سے اٹھنے ہی والی تھی جب پاکیزہ بیگم نے اس کا بازو تھام لیا

بیٹھو بریرہ مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے
جی جی باتیں کریں گے نہ میں ذرا چائے بنا کر لاتی ہوں چائے کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے اور
مزہ آئے گا اور ویسے بھی ابھی سینہ بھی کہہ کر گئی ہے چائے کے لیے

کوئی ضرورت نہیں ہے اسے اتنی چائے دینے کی پہلے ہی بہت پیتی ہے اور تم اس کی ہر فرمائش پر
لبیک کہہ کر پکن میں نہ گھس جایا کرو یہاں بیٹھو مجھے تم سے کوئی ضروری بات کرنی ہے
ان کی بات پر مجبور اسے بیٹھنا ہی پڑا

دیکھو بیٹا میں صرف تمہاری چاچی ساس ہی نہیں بلکہ ماں جیسی ہوں تم اپنا ہر مسئلہ مجھ سے شیئر کر
سکتی ہو تمہارے ساتھ بھی میرا وہی رشتہ ہے جو زیار کے ساتھ ہے
چاچی مجھے بلا کیا مسئلہ ہو گا۔۔۔؟ ان کی باتوں سے وہ پریشان ہونے لگی۔

میں تمہارے بچے کے متعلق بات کر رہی ہوں۔ اگر دوبارہ ماں نہ بننے کی وجہ سے تم پریشان ہو تو
میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے چلتی ہوں میں بہت اچھی گائنا لوجسٹ کو جانتی ہوں جو تمہارا یہ
مسئلہ حل کر دے گی

اور کسی کو اس بارے میں کچھ پتہ بھی نہیں چلے گا۔ چاچی نے اس انداز میں کہا بریرہ پریشانی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی

ایسا کچھ نہیں ہے چاچی آپ غلط مطلب نکال رہی ہیں وہ نظر چڑاتے ہوئے بولی۔
اس کا مطلب ہے کہ تم دونوں خود ہی ابھی اور کوئی بچہ نہیں چاہتے۔ لیکن یہ تو غلط بات ہے نا ہادی
اب چھ سال کا ہو چکا ہے اب تمہیں اس بارے میں سوچنا چاہیے

اب ہادی کی بہن کو اس دنیا میں آ جانا چاہئے چاچی نے بہت محبت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا جبکہ
بریرہ صرف ہاں میں سر ہلا گئی ان کی باتوں پر وہ ٹھیک سے مسکرا بھی نہ سکتی تھی کہ ملازمہ آئی

بریرہ بی بی آپ کو شاہ جی اوپر کمرے میں بلارہے ہیں ملازمہ نے زایار کا حکم اس تک پہنچایا
جسے سن کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی تھی اس کا دل بے چینی سے دھڑکنے لگا۔ خواہش تو یہ تھی
کہ وہ اڑ کر اس کے پہلو میں جا پہنچے

لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ اسے ضرور کسی نہ کسی اہم ترین کام کے لیے بلارہا ہو گا وہ تو اسے منہ لگانا
بھی پسند نہیں کرتا تھا کہاں وہ کسی خوش فہمی کا شکار ہو کر اس کی پکار پر بھاگی چلی جاتی

وہ ملازمہ کو بیچ کر خود زیار کے بلاوے پر کمرے میں جانے لگی
کل صبح کی حرکت کے بعد ان دونوں کا آمناسا مناسا نہیں ہوا تھا وہ ساری رات ڈیرے پر نا جانے کیا
کیا کرتا رہا

اس سال سیاست میں قدم رکھنے کی وجہ سے اس کے کام کافی بڑھ گئے تھے اس لیے وہ زیادہ تر
وقت گاؤں کے لوگوں کی مشکلات حل کرنے میں ہی گزار دیتا
ابھی وہ سیڑھیاں چڑھ رہی تھی جب پیچھے سے پازیب کی آواز آئی وہ تیز تیز باتیں کرتی ملازمہ کو
نہ جانے کیا کیا کہانیاں سنارہی تھی اس کے انداز پر بریرہ نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا

اسے یہاں کام کرتے تقریباً چار دن ہو چکے تھے اور ہادی کے ساتھ ساتھ سنیہا اور لالی کے ساتھ
بھی اسکی کافی اچھی دوستی ہو چکی تھی
لیکن اس کے ساتھ ایک مسئلہ تھا جب تک اس کی زبان نہیں چلتی تھی تب تک اس سے کوئی کام
نہیں ہوتا تھا

وہ اتنی باتونی تھی کہ حد نہیں اور اس کی ساری باتیں بھی بے مقصد ہاں لیکن اس کی آواز میں یہ
ساری باتیں بہت میٹھی لگتی تھی
وہ پیاری سی لڑکی بھرپور طریقے سے اپنی زندگی جیتی بریرہ کو بہت اچھی لگتی تھی

السلام علیکم بریرہ بیگم بارش تھی نہ کیچر بہت تھا اس لئے آنے میں دیر ہو گئی۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی خوبصورت سے وائٹ فرائڈ پر اس نے نیلے رنگ کا دوپٹہ لیا ہوا تھا کوئی بات نہیں دیر سویر تو ہو جاتی ہے لیکن تم نے اس ڈریس پر یہ دوپٹہ کیوں لیا ہے سفید رکھو زیادہ پیارا لگے گا وہ اس کا خوبصورت چہرہ دیکھتے ہوئے بولی

اس کے پیچھے بھی ایک کہانی ہے بریرہ بیگم وہ بے حد معصومیت سے بولی تو بریرہ مسکرائی جبکہ سیڑھیوں سے اترتی لالی بھی تیزی سے سیڑھیاں طے کرتی کی کہانی سننے کے لیے بے چین تھی

ایک یہ لڑکی تو اس سے اپنی ٹکڑی ملی تھی بالکل اسی طرح کھل کر باتیں کرتی تھی جلدی سناؤ مجھے اپنی کہانی پائل تمہاری کہانی سن کر مجھے اپنا کام بھی کرنا ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی

لالی بی بی میرا نام پازیب ہے پائل نہیں وہ منہ بنا کر بولی تو لالی کو اور بھی پیاری لگی

ٹھیک ہے پازیب بی بی آئندہ غلطی نہیں ہوگی لیکن کہانی سناؤ مجھے جو ابھی بھا بھی کو سنانے والی تھی وہ اپنے الفاظ کی درستگی کرتے ہوئے بولی

کیا بتاؤں یہ کہانی آج سے دس دن پرانی ہے جب میں گھر کے پاس کی ندی پر پانی بھرنے گئی تھی بالٹی بہت وزنی تھی اسے نکالتے نکالتے دوپٹہ پانی میں گر کر بہہ گیا وہ منہ بناتے ہوئے اپنے دکھی داستان سنار ہی تھی۔

اور پانی میں بہہ کر شہید ہو گیا لالی کو افسوس ہوا

ارے نہیں شہید نہیں ہوا کسی چور نے چر لیا وہ اس کی بات پر فوراً غصہ ہوتے ہوئے بولی کیا ہمارے گاؤں میں چور وہ بھی آدا کے ہوتے ہوئے ناممکن تمہیں اس چور کی شکل یاد ہے تو بتاؤ مجھے تمہارا دوپٹہ میں تمہیں واپس دلوا کے رہوں گی لالی نے اسے انصاف دلانے کی ٹھانی

بس لالی بس تمہارے ادا نے سیاست میں قدم ان چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے نہیں رکھا اور میرے پاس ہو گا ایسا دوپٹا تم مجھ سے لے لینا میرے پاس ہے سفید دوپٹہ تمہاری ڈریس سے میچ کرے گا

بریرہ نے بات ہی ختم کرتے ہوئے کہا

شکریہ بی بی جی میں ذرا ہادی بابا کو دیکھ کر آتی ہوں پازیب ہادی کے کمرے کی جانب چلی گئی جبکہ لالی کا موڈ آف ہو گیا تھا کیونکہ وہ پازیب کو انصاف دلانا چاہتی تھی اس کا دوپٹہ اسے واپس دلانا چاہتی تھی

لیکن بریرہ نے اس مسئلہ کو یہیں پر ختم کرتے ہوئے اس کیس کو ہائی کورٹ میں پہنچنے ہی نہیں دیا کیا فائدہ ہے ادا کے سیاست میں جانے کا جب ہم کوئی اپنا کام ان سے کروا ہی نہیں سکتے وہ منہ بناتی اس کے ساتھ سیڑھیاں چڑھنے لگی

آپ اپنے سارے کام کروا سکتی ہیں لیکن وہ کام جو قابل غور ہوں سیاست میں بڑے بڑے کاموں پر غور کرنے پڑتی ہے دوپٹوں پر نہیں وہ ہنستے ہوئے اس کا گال کھینچتی اپنے کمرے کی جانب چلی گئی

جبکہ لالی کی نظر میں تو سب سے بڑا مسئلہ ہی دوپٹا تھا کیوں کہ اس کی ماں کہتی تھی کہ سر کی چادر سے ضروری اور کچھ بھی نہیں تو پھر بھلا اس سے بڑا اور کیا مسئلہ ہو سکتا تھا کوئی چور پازیب کی سر کی چادر اڑا کے لے گیا اور بھا بھی کو یہ مسئلہ مسئلہ ہی نہیں رہا تھا۔

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو زایا اسی کے انتظار میں تھا
آپ نے بلایا مجھے اسے اپنے انتظار میں دیکھ کر نہ جانے کیوں بریرا کو انجانا سی خوشی ہوئی تھی
ہاں بیٹھو مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے وہ اسے سامنے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے
بولا

بریرہ نے وقت ضائع کئے بغیر وہی اپنی جگہ بنائی اور بیٹھ گئی
دیکھو جو بات میں کرنے جا رہا ہوں وہ بہت ضروری ہے غور سے سننا اور سمجھنا بھی
جی یقیناً ہوگی ورنہ آپ مجھے کبھی نہیں یاد کرتے خیر چھوڑیں ان باتوں کو آپ کہیں کیا کہنا چاہتے
ہیں میں سن رہی ہوں

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ اس کے الفاظ اس کے لیے ہیں وہ اس سے
بات کر رہا ہے

میں دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔ اس نے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے جیسے دھماکہ کیا تھا بریرہ نے ایک نظر اسے دیکھا اندر کچھ چھن سے ٹوٹا تھا

بے شک کریں مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے نظر جھکا گئی دل میں درد سا اٹھا تھا

میں پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں۔۔۔" تمہیں یاد ہو تو ہمارا نکاح اسی شرط پر ہوا تھا کہ میں جب چاہوں جس سے چاہوں دوسری شادی کر سکتا ہوں اور تم مجھے روکنے کا کوئی حق نہیں رکھتی

پہلے نہیں ملی مجھے کوئی ایسی لڑکی جس سے میں شادی کر سکوں لیکن اب میں اپنی زندگی کو مزید امتحان نہیں بنانا چاہتا میں آگے بڑھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔"

میں کیا کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔" وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولی۔ جیسے سامنے بیٹھا پتھر دل محسوس کر کے بھی نظر انداز کر گیا

میری اس خبر سے گھر میں اچھا خاصہ ولولہ مچے گا اسی لئے سب سے پہلے تمہیں بتا رہا ہوں اگر بات بڑھے تو کہہ دینا کہ یہ سب کچھ پہلے سے ہی تمہارے علم میں ہے

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو بریرہ نے ہاں میں سر ہلادیا جیسے کہنے کے لیے الفاظ ہی نہ ہوں ٹھیک ہے گھر میں کوئی تماشا نہیں ہونے دوں گی اس کے گلے میں آنسوؤں کا گولا پھنس گیا الفاظ ادا کرنا مشکل لگا

ٹھیک ہے اب تم جاؤ یہی بات کرنی تھی تم سے وہ بات ختم کرتے ہوئے اپنی فائل کی طرف متوجہ ہو گیا

ہاں کون سا وہ اس کے لیے اہم تھی جو وہ اسے اپنے اس فیصلے کی صفائیاں دیتا کب تک کریں گے آپ یہ بات گھر میں وہ جاتے جاتے پلٹ کر پوچھنے لگی آنکھیں آنسوؤں سے بھگنے لگی تھی زاید نے ایک نظر اس کا چہرہ دیکھا تو اس کی آنکھیں چھلک پڑیں

اسی ہفتے بات ہو جائے گی میں نے جو کہا ہے اس کا خیال رکھنا گھر میں کسی قسم کا کوئی ولولہ نہیں مچنا چاہیے

میں نہیں چاہتا کہ میری زندگی میں آنے والی لڑکی کے لئے کسی قسم کی کوئی بھی پر اہلم ہو۔ اور یہ آنسو صاف کرو تمہارے یہ آنسو مجھے نہیں پھگلا سکتے اور نہ ہی میری نظر میں ان کی کوئی اہمیت ہے۔ وہ پتھری لگا ہوں سے گھورتے ہوئے بولا تو بریرہ نے اگلے ہی لمحے اس کے حکم کی تکمیل کرتے ہوئے اپنے آنسو صاف کیے

یہ آنسو آپ کو دکھانے کے لئے نہیں ہیں شاہ جی۔۔۔۔۔" میں جانتی ہوں آپ اپنا فیصلہ کبھی نہیں بدلیں گے بس یہ سوچ رہی ہوں کہ ہادی۔۔۔۔۔"

ہادی کے بارے میں سوچنے والی تم کون ہوتی ہو۔۔۔؟ وہ میرا بچہ ہے اس کے متعلق میں سوچوں گایا در کھو تم نے صرف اسے جنم دیا ہے اس سے زیادہ تمہارا اس کے ساتھ اور کوئی نہ تعلق نہیں۔۔۔۔۔"

میں تمہیں اس سے بات کرنے کی اجازت صرف اور صرف اس لئے دیتا ہوں کہ میں اپنے بیٹے کی ذہانت پر کسی قسم کا کوئی برا اثر نہیں چاہتا۔

اور ہادی کے بارے میں تم سے بہتر اور اچھا سوچ سکتا ہوں میں صاف کرو یہ آنسو اور باہر خبردار جو کسی کو یہ آنسو دکھا کر ہمدردیاں سمیٹنے کی کوشش کی

چلو نکلوا ب شکل غائب کرو یہاں سے وہ حکم دیتا ہے اسے کمرے سے باہر کاراستہ دکھا چکا تھا جبکہ
بریرہ آنسو پیتی وہاں سے نکل گئی

ابھی اس نے دروازہ بند کیا ہی تھا کہ پازیب کی سیڑھیوں سے اوپر چڑھتی نظر آئی
بریرہ بیگم آپ کا بیٹا کہیں چھپ گیا ہے اور میں اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کے تھک گئی نہیں مل رہا وہ کافی
پریشان لگ رہی تھی پھر اس کی شکل دیکھ کر بریرہ مسکرا دی

لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسے ہادی کو ڈھونڈنے کی کوئی جگہ بتاتی ہادی اسی کے پیچھے سے نکلتا چپکے
سے اس کے کمرے کے اندر چلا گیا
کمرے میں گیا ہے وہ فوراً ہی اسے بتا چکی تھی

پازیب نے جانا چاہا تو بریرہ نے اسے روک دیا
نہیں کمرے میں مت جاؤ اس وقت میرے شوہر تھوڑا غصہ ہیں یہ نہ ہو کہ تم ان کے غصے کا شکار
بن جاؤ تھوڑی دیر میں واپس آئے گا تو پھر اپنا کھیل یہیں سے شروع کر لینا

تم نیچے چلو میں تمہارا دوپٹہ بھی نکال لاتی ہوں اس نے پازیب کو بھیجتے ہوئے کہا تو پازیب ہاں میں سر ہلاتی نیچے کی جانب چلی گئی جہاں سنیہا نے تھوڑی ہی دیر پہلے اسے پکارا تھا کیونکہ اتفاق سے وہ اس کی چائے پارٹنر بن گئی تھی

تھوڑے سے ہی دنوں میں سنیہا اور لالی دونوں اسے بے حد چاہنے لگی تھی اور اس کی بہت اچھی سہیلیاں بن چکی تھی

○○○○○

وہ واپس کمرے میں آئی تو ہادی بیڈ پر لیٹا زایار کے فون پر کوئی گیم کھیل رہا تھا شاید بھول گیا تھا کہ باہر پازیب بے چاری اسے ڈھونڈ رہی ہے

جب کہ واٹر روم سے پانی ٹپکنے کی آواز آرہی تھی مطلب زایار باہر جانے والا تھا بریرہ نے فوراً زایار کے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھے

وہ اس کے واپس آنے سے پہلے پہلے ہی کمرے سے چلی جانا چاہتی تھی کیونکہ زایار اس سے غصہ تھا اور اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا تھا

زایار کے کپڑے اور ضروری سامان بیڈ پر رکھ کر اس نے پازیب کے لیے دوپٹہ نکالنا چاہا تو
صوفے پر ایک سفید دوپٹہ نظر آیا

یہ اس کا تھا یا نہیں اسے یاد نہیں تھا شاید اب وہ کافی وقت سے اس کے استعمال میں نہیں تھا اس
لیے لیکن یہ صوفے پر کیا کر رہا تھا شاید ہادی نے کھیل ہی کھیل میں نکال کر باہر رکھ دیا ہو گا اور
اتفاق سے یہ پازیب کی فراک سے بے حد میچ کرتا تھا

اس نے کچھ سوچتے ہوئے یہی دوپٹہ اٹھایا اور نیچے چلی گئی اسے یاد نہیں پڑتا تھا کہ اس طرح کا کوئی
ڈریس اس کے پاس موجود ہے اس لیے یہ دوپٹہ وہ پازیب کو دینے لگی تھی

یہ جانے بغیر کے زایار صوفے سے اپنی اتنی اہم چیز غائب دیکھ کر اتنا قہر برپا کرے گا

○○○○○○

بھابھی یہ پازیب کتنی پیاری ہے نہ دل کرتا ہے کہ یہ ہمارے ہی گھر میں رہ جائے
لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہا آپ لوگ اس مونچھڑ مطلب شیر ادا کی شادی کے بارے میں کیوں
نہیں سوچ رہے

اگلے مہینے میں وہ پورے 28 سال کے ہو جائیں گے پھر تو ان کو کوئی لڑکی بھی منہ نہیں لگائے گی
وہ کب سے اس کا سر کھا رہی تھی

لالی بنا سوچے سمجھے مت بولا کرو کسی کی بہن بیٹی کو کسی کے ساتھ اس طرح سے نہیں جوڑا جاتا
اور شیر ادا کے لئے سب نے بہت کچھ سوچا ہوا ہے تم پر اپنی پڑھائی پر دھیان دو ورنہ پازیب کا تو پتا
نہیں لیکن تمہیں دلہن ضرور بنا دیا جائے گا وہ اسے ڈراتے ہوئے بولی لیکن لالی کو کہاں ڈرنا آتا تھا

وہ بھی کیا دن ہو گا جب میں دلہن بنوں گی ہائے کتنی حسین لگوں گی میں سب کو پہلے ہی بتا دیجئے گا
میں پنک کلر کا لہنگا پہنوں گی
اور مجھ پر دو لمبے کارو عب بلکل نہیں چلے گا میں سب کچھ اپنی مرضی سے کرنے والی ہوں

اپنی شادی کی باتوں پر خوش ہوتے ہوئے وہ جوش میں آئی اور پھر بولتی ہی چلی گئی بریرہ کا تو منہ
کھلا کا کھلا رہ گیا

شرم سے ڈوب مرو لالی تمہیں پڑھائی کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ڈرایا جا رہا ہے کہ تمہاری
شادی کر دی جائے گی

اور تم تو یہاں شادی کے لیے مری جا رہی ہو بیوقوف لڑکی ساری آزادیاں ختم ہو جائیں گی تم شیر ادا کو نہیں جانتی وہ بہت سخت ہے

ان کے کچھ اصول ہیں جن کو سمجھنے کے لیے تمہیں بہت ساری چیزوں پر غور کرنا ہو گا وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی جب کہ اس کی ساری باتیں لالی کے سر کے اوپر سے گزر گئی تھی

آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے شیر ادا میرا دولہا بھی اپنے جیسا کھڑوس اور مونچھڑڈھونڈ کے لیں گے

مجھے نہیں پتہ ایک بات کان کھول کر سن لیجئے مجھے کسی مونچھڑ سے شادی نہیں کرنی مجھے تو کلین شیو والا چاہیے زہر لگتی ہیں مجھے تھانے داروں جیسی مونچھے

وہ منہ بناتے ہوئے بولی تو بریرہ کو ہنسی آگئی

وہ بیس کے آگے بین بجانے کا کام کر رہی تھی اس کو صاف الفاظ میں بھی بتا دیا جائے تو اسے سمجھ کچھ نہیں آتا تھا یہاں تو بریرا نے ذومعنی لفظوں میں اسے اس کا فیوچر دکھایا تھا لیکن ہمیشہ کی طرح لالی تو اپنی ہی دھن میں مگن تھی

اللہ تمہیں عقل دے لالی مجھے تو شیر ادا سا پر ترس آرہا ہے وہ ہنستی ہوئی بولی جبکہ لالی کچن سے باہر نکلنے ہی لگی تھی اس کا ڈرامہ شروع ہو گیا تھا کہ شیر نے کچن کے دروازے پر قدم رکھا

بریرہ بھا بھی چار کپ چائے بلکہ آپ رہنے دیجئے تم بناؤ چائے میرے کچھ دوست آئے ہیں مردان خانے میں جلدی سے چائے بنا کر ملازمہ کے ہاتھ بجاؤ وہ بریرہ کو چھوڑا سے آرڈر دیتے ہوئے باہر جانے ہی لگا تھا

بھا بھی ان لو بتا دیجیے مجھ سے دو یا تین کپ خراب ہو جاتے ہیں میں ایک کپ چائے ہی اچھی بناتی ہوں وہ جان چھراتے ہوئے بولی۔ اس کا ڈرامہ اہم تھا

وہ جو باہر جاتے ہوئے اس کی بات سن کر چکا تھا پلٹ آیا کوئی مسئلہ نہیں ہے میرے لیے تم بناؤ باقیوں کے لیے بھا بھی بنائے گی جلدی کرو وہ حکم جھاڑتا باہر نکل گیا جب کہ لالی پیرٹھ کر رہ گئی

بریرہ اس کے انداز پر مسکراتی اسے چائے کی طرف متوجہ کرنے لگی لیکن لالی نے کام چوری سے کام لیتے ہوئے کہا کہ آپ بنا دیجئے میں بعد میں کہہ دوں گی کہ میں نے بنایا تھا

جس پر بریرہ نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا کہ وہ تمہارے ہاتھ کا سواد پہچانتے ہیں
جس کی وجہ سے نہ چاہتے ہوئے بھی لالی کو چائے بنانی پڑی
ایک دن انشاء اللہ ایسی چائے بنا کر پلاؤں گی کہ چائے پینا ہی چھوڑ دیں گے وہ منہ ہی منہ میں
بڑبڑاتی ہوئی گھڑی کی جانب دیکھنے لگی

جہاں گھڑی علان کر رہی تھی کہ اس کا ڈرامہ شروع ہو چکا ہے جو اس چائے کی وجہ سے وہ نہیں
دیکھ پارہی۔

ooooo

وہ نہا کر نکلا تو صوفے پر وہ دوپٹہ غائب تھا

ہادی یہاں بابا ایک کپڑا رکھ کے گئے تھے وہ کہاں ہے وہ ہادی سے پوچھنے لگا جو اس کے موبائل پر
بہت مصروف تھا

بابا جانی وہ وائٹ کلر کا دوپٹہ تھا نہ ہادی نے کنفرم کرنا چاہا

ہاں میری جان وہی

ماما اٹھا کر باہر لے گئی ہادی بتا کر دوبارہ لیٹ گیا جب کہ اس کی بات سننے کے بعد اس کے ماتھے پر
بہت ساری شکنیں آگئی تھی

وہ غصے سے شرٹ پہنتا باہر نکل گیا۔

وہ ملازمہ کو چائے کو کپ دے کر واپس کچن میں جا رہی تھی جب اچانک ہی زایا غصے سے اس کا بازو تھام کر اسے گھسیٹ کر کونے کی طرف لے گیا

اوپر سفید رنگ کا دوپٹہ تھا کہاں گیا اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ دھاڑتے ہوئے پوچھنے لگا اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ بریرہ کی آنکھوں سے بے اختیار نمی چھلک پڑی زایا مجھے تکلیف ہو رہی ہے وہ اپنا ہاتھ چھڑوانے کی ناکام کوشش کرنے لگی

وہ دوپٹہ کہاں ہے بریرہ وہ اس کے ہاتھ کو جھٹکا دیتا مزید اسے اپنے قریب کھینچ کر بولا مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ آپ کے لئے اتنا اہم ہے مجھے لگا میرا ہے میں نے اٹھا کر ملازمہ کو دے دیا اور اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے بولی

تمہاری اتنی ہمت کرے تو میری چیزیں اٹھا کر کسی کو بھی دے دو وہ اس کا چہرہ ایک ہاتھ میں دو بچتا اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا زایا آپ کیوں غصہ ہو رہے ہیں ایک دوپٹہ ہی تو تھا۔

ملازمہ کے کپڑوں کے ساتھ میچ کر رہا تھا میں نے اٹھا کر دے دیا مجھے لگا میرا ہے وہ صفائی دیتے ہوئے بولی

دس منٹ ہے تمہارے پاس بریرہ دس منٹ کے اندر اندر مجھے وہ دوپٹہ واپس چاہیے وہ ایک جھٹکے سے اس کا منہ چھوڑتا سیرھیاں چڑھ گیا جبکہ بریرہ پریشان ہو چکی تھی اب وہ اپنی دی سے بھی چیز بلا کیسے مانگتی

لیکن زایار کا غصہ کہہ رہا تھا کہ وہ چیز اس کے لیے بہت اہم ہے اور اسے ہر حال میں واپس چاہیے۔ کتنی خوش ہو رہی تھی کہ پازیب کہ وہ دوپٹہ اس کے کپڑوں سے اس حد تک میچ کرتا ہے بلکہ اس کا اپنا دوپٹہ اسی دوپٹے کے جیسا تھا اب وہ اس سے واپس مانگتے ہوئے کتنی شرمندگی محسوس کرے گی

○○○○○

اس کے ہاتھ پینٹنگ بورڈ پر چل رہے تھے وہ کسی بھی چیز کو ایک بار دیکھتا تو اس کی پینٹنگ بنانا اس کے لئے مشکل نہیں تھا

بس اسے کوئی چیز پسند آجانی چاہیے

اور اس بار بھی ایسا ہی ہوا تھا وہ لڑکی اس کے دماغ اور دل پر بری طرح سے سوار ہو چکی تھی

اپنے دماغ میں آئے اس کے کہیں سارے عکس کو تصویر کی شکل دے چکا تھا وہ ہر چیز کی پینٹنگ صرف ایک بار ہی بناتا تھا لیکن نہ جانے کیا تھا اس حسین چہرے میں کہ اس کو دیکھنے کے بعد اس کے ہاتھ بھی اس کے بس میں نہیں رہے تھے

اس کا ایک اور بے حد خوبصورت شاہکار تیار تھا یہ دانی کی پانچویں تصویر تھی جسے وہ ایک الگ انداز میں ایک الگ مقام پر پینٹ کر چکا تھا

وہ ہر چیز کو دیکھ کر اس کی پینٹنگ بناتا تھا لیکن دانی کا چہرہ بنانے کے لیے اسے دانی کو بار بار دیکھنے کی ضرورت نہ تھی

پینٹنگ مکمل ہونے کے بعد نہ جانے کتنی دیر اس تصویر کو دیکھتا رہا ہے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی

زندگی میں دانی کے آنے کے بعد اس کے لبوں سے مسکان کم ہی غائب ہوتی تو مس دانی مسز عالم سلطان شاہ بننے کے لئے تیار ہو جاؤ

وہ دودن کے بعد شہر واپس جانے والا تھا اور اس بار شہر جا کر وہ اپنی اس بے چینی کو بھی راحت دینا چاہتا تھا

اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ دانی سے ملنے یونیورسٹی جائے گا اور صاف الفاظ میں اسے اپنے دل کا حال سنا کر اسے اپنی زندگی میں شامل کرے گا بلا عالم سلطان شاہ کو انکار کرنے کی ہمت کس میں تھی

وہ جانتا تھا اس کی دولت اس کا رہ اس کی پرسنلٹی سامنے والے کو اسیر کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگاتی

جی لو اپنی زندگی ہونے والی مسز کیونکہ آگے تمہاری زندگی بہت مشکل ہونے والی ہے کیونکہ اب سے تمہاری زندگی عالم شاہ کی پناہوں میں گزرے گی وہ مسکراتا ہوا تصور میں اس سے مخاطب تھا ابھی وہ اپنی سوچوں میں ہی مصروف تھا جب اس کا فون بجا وہ فون اٹھا کر بالکنی میں چلا گیا

واپس آیا تو اس کی چھوٹی بہن اس کی پینٹنگ کے سامنے کھڑی غور سے پینٹنگ کو دیکھ رہی تھی عازہ تم یہاں کیا کر رہی ہو اور بنا پر میشن کے کمرے کے اندر کیوں آئی وہ اپنی 15 سالہ بہن کو دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا جو اپنی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے تصویر دیکھنے میں مصروف تھی

میں نے نوک کیا تھا آپ نے سنا نہیں خیر چھوڑیں یہ بتائیں کہ یہ لڑکی کون ہے اور آپ اتنے دنوں سے صرف اسی کی پینٹنگز کیوں بنا رہے ہیں۔۔۔۔

اتنی بھی کوئی خاص نہیں دکھتی میں تو اس سے بھی پیاری ہوں آپ نے کبھی میری پینٹنگ تو نہیں بنائی وہ اسے شکی نظروں سے گھورتے ہوئے بولی تو عالم مسکرایا

غور سے دیکھو کتنی پیاری ہے اور ہاں عزت سے بھا بھی ہے تمہاری وہ اس کے سر پر دھماکہ کرتے ہوئے اسے تصویر کی طرف متوجہ کرنے لگا جبکہ عائرہ کا تو منہ ہی کھل چکا تھا

بھا بھی میری بھا بھی یہ میری بھا بھی ہے اماں چاچی تائی امی وہ چلاتے باہر کی جانب جانے لگی جب عالم نے اس کے لبوں پہ ہاتھ رکھ کے اس خاموش رہنے کا اشارہ کیا

چپ کرو پاگل لڑکی یہ میرا اور تمہارا سیکرٹ ہے کمرے سے باہر نہیں جانا چاہیے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا تو عائرہ نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

تو یہ سیکرٹ ہے لیکن اس سیکرٹ کو رکھنے کے لئے بھی تو کچھ کرنا پڑے گا وہ شرارتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تو عالم نے اسے گھور کر دیکھا

تمہاری وہ آن لائن پرنسز ڈریس میں نے آرڈر کر دی تھی۔ اگر تم اس سیکرٹ کو سیکرٹ نہیں رکھ سکتی تو کسٹنل کرنے میں مجھے ایک سیکنڈ لگے گا وہ دھمکاتے ہوئے بولا تھا عازہ کی آنکھیں روشن ہو گئی

آدا آپ کا سیکرٹ میرا سیکرٹ آپ بے فکر ہو جائیں یہ بات اسی کمرے میں رہے گی پر نیچے چلے اماں آپ کا کھانے پرویٹ کر رہی ہیں وہ اسے ایک ماں کا پیغام دیتے ہوئے بولی تو عالم پینٹ شیٹ اپنی پینٹنگ پر ڈالتا اس کے ساتھ باہر نکل آیا

○○○○○

وہ غصے سے سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے کی جانب جانے ہی والا تھا کہ اچانک سامنے سے بھاگتی ہوئی لڑکی اس سے ٹکرائی اس سے پہلے کہ وہ نیچے گرتی وہ اسے کمرے سے تھام چکا تھا

بے یقینی سی بے یقینی تھی اب تو اس کا چہرہ وہ کروڑوں میں پہچان سکتا تھا وہ ہادی کے پیچھے بھاگ رہی تھی اچانک گرتے گرتے بچی لیکن اپنے مسیحا کو دیکھتے ہی اس کی آنکھیں پوری کھل گئیں

چو۔۔۔۔۔ اس نے چیخ کر ہنگامہ کرنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی زایا اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ دبا چکا تھا

خاموش اتنا شور کیوں مچایا رہی ہو۔۔۔؟ اور اس طرح سے بھاگ کیوں رہی ہو پہلے اسے یقین کرنے میں کافی وقت لگ گیا یہ وہی تھی جو اس کی نیندیں چراچکی تھی لیکن وہ یہاں کیا کر رہی تھی یہ سوچے بغیر وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا ہے اسے اپنے بے حد قریب کر چکا تھا

لیکن اس کے گلے میں لٹکتا دوپٹہ دیکھ اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی جبکہ ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں نیلے رنگ کا ایک اور دوپٹہ موجود تھا جسے اس نے گولے کی شکل میں تھام رکھا تھا

اس نے ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت لگایا تھا اس سفید دوپٹے کو اس کی گردن سے نکالنے میں یہ میرا ہے۔۔۔ اور میری چیزوں کو میری اجازت کے بنا ہاتھ لگانے والوں کو میں سخت سزا دیتا ہوں۔

پھر بھی تمہیں معاف کر رہا ہوں لیکن آگے سے احتیاط کرنا میں ہر بار معاف نہیں کرتا وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا
اسے ایک ہی لمحے میں خود سے دور کر چکا تھا

اپنے قریب اس نے پہلی بار کسی مرد کو محسوس کیا تھا اس کی گرم سانسیں اس کا لمس اس کے پورے جسم میں سرد لہر دوڑا گیا تھا
دل تیزی سے دھڑک رہا تھا وہ کچھ بولنے کے قابل ہی نہ رہی تھی

زایا اس کا دوپٹہ اپنے ہاتھ میں باندھتا اس کے یہاں آنے کی وجہ پوچھنے ہی والا تھا کہ سیڑھیوں پر ہادی نے آواز دی جو ادھر ہی آ رہا تھا

جلدی آؤ پازیب نیچے میرے فرینڈ آئے ہیں میں تمہیں ملاؤں گا ان سے وہ اس کے پاس آتا اس کا ہاتھ تھامے نیچے چلنے کے لئے کہنے لگا
جبکہ ہادی کو آتا دیکھ زایا آگے بڑھ گیا تھا

کیا ہوا تمہیں اتنا پسینہ کیوں آ رہا ہے تمہیں گرمی لگ رہی ہے آؤ میں تمہیں لیمن جو س پلاتا ہوں اس سے تم بیٹریل کرو گی

وہ اسے اپنے ساتھ لے جاتے ہوئے کہنے لگا جب کہ پازیب اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترنے لگی اس کی ساری شوخی ساری شرارتیں ہوا ہو چکی تھی

○○○○○

گاؤں سے خبر آئی تھی کہ کھیت میں آگ لگ گئی ہے۔ زایار اور شیر پریشانی سے حویلی سے نکل چکے تھے

۔ اس نے بات پھیلانے سے منع کیا تھا اور سکندر شاہ کو گھر میں کسی کو بھی یہ بات بتانے سے بھی منع کر دیا تھا سب پر سکون نیند سوار ہے تھے وہ کسی کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتے تھے

نہ جانے کتنا نقصان ہو گا۔ اور یہ خبر بھی ان کھیتوں کی جانب سے آئی تھی جس کا مال غریبوں میں تقسیم کرتے تھے

اسی لئے پریشانی بھی زیادہ تھی

○○○○

گھر میں اس وقت بہت کم لوگ تھے ملازم بھی کم تھے گاڑ بھی موجود نہیں تھے وہ دیوار سے سیڑھی لگا کر حویلی کے اندر چپ کر گیا

اس کام کے لیے وہ ملازمہ کو پہلے ہی پیسے دے چکا تھا اس لیے وہ اندھیرا ہوتے ہی اپنا کام کر کے جا چکی تھی

وہ تیزی سے حویلی میں داخل ہوا اور سیڑھیاں چڑھتا ہوا اس کمرے کی طرف گیا جہاں جانے کے لیے وہ یہاں آیا تھا

وہ کھڑکی سے کمرے میں داخل ہوا کمرے میں اندھیرا تھا لیکن اس کے لیے یہ جگہ انجان نہیں تھی اور پھر چاند کی چاندنی اسے رستہ دکھانے میں مدد کر رہی تھی اس کی شہزادی بیڈ پر گہری نیند میں سو رہی تھی

وہ آہستہ آہستہ چلتا اس کے بے حد قریب آیا اور اس کے دونوں طرف ہاتھ رکھ سکتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ گیا

بہت مس کیا تمہیں شہزادی میری بے چینیاں بڑھاتی جا رہی ہو تم۔

وہ بے حد نرمی سے اس کا ماتھا چومتا غیر محسوس انداز میں پیچھے ہٹا وہ جانتا تھا اس کی نیند بے حد کچی ہے اس کی چھوٹی سی غلطی سنیا کی نیند توڑ سکتی تھی

وہ زیادہ دیر کے لیے یہاں آیا بھی نہیں تھا بس وہ چاند کی چاندنی میں اس کا حسین چہرہ دیکھتے ہوئے اپنے دل کی بے قراری کو مٹا رہا تھا

وہ جانتا تھا شیر اور زایار چیل کی نگاہ رکھتے ہیں وہ ان کے سامنے کسی قسم کی کوئی غلطی نہیں کر سکتا تھا

اسی لیے یہاں تک آنے تک اچھی خاصی پلیننگ کرنی پڑی یہاں تک کہ کھیت میں آگ لگنے کی جھوٹی خبر بھی اسی نے پھیلانی تھی

کیا کرتا مجبور تھا جب سے اس کے کالج میں چھپیاں شروع ہوئی تھی اسے دیکھنے کے لئے اس کی آنکھیں ترس گئی تھی

اور آج یہ اپنی تڑپ مٹانے کے لیے وہ یہاں آگیا تھا۔ اسے دیکھ کر اسے سکون ملا تھا اس کے بے چین دل کو راحت ملی تھی اس کی آنکھوں اس کی بند پلکوں کو دیکھتے ہوئے وہ اس کے ہونٹوں پر آر کا

اس کے حسین لب جو اسے بے چین کر رہے تھے وہ ان پر جھکا اور بے حد نرمی سے ان ہونٹوں کو اپنے لبوں سے چومتا پیچھے ہٹا

یہ اس کا حق تھا۔ اور اپنا حق لینے کے لیے اسے سنیہا کی اجازت کی ضرورت نہیں تھی۔ اس کی تشنگی بھرنے لگی تھی

سنیہا کے نازک وجود پر وہ کسی قسم کا کوئی ظلم نہیں کرنا چاہتا تھا اور فی الحال تو وہ اس کی دسترس میں بھی نہیں تھی اسے ابھی انتظار کرنا تھا جو یقیناً اس کے قریب رہ کر بہت مشکل ہو جاتا

اسی لئے اس کا جانا ضروری تھا اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کے قریب سے اٹھنے لگا جب نظر ایک بار پھر سے اس کے لبوں پر آر کی

وہ جانتا تھا کہ اگر اس بار جھکا تو اپنے جذبات پر لگام نہیں ڈال پائے گا لیکن یہاں آکر وہ ہمیشہ بے
بس ہو جاتا تھا

اس کے نازک پنکھڑیوں جیسے لبوں کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے نہ جانے کب اس کی شدت
میں اضافہ ہوا

وہ ایک جھکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔

کچھ تو تھا اس کمرے میں اس بے چینی کی کوئی نہ کوئی وجہ تو ضرور تھی

وہ پورے کمرے میں نظر دوڑنے لگی لیکن اس کمرے میں سوائے اس کی بے چین سانسوں کی
آواز کے علاوہ کچھ نہ تھا

خوف سے کاچہرہ سرد پڑنے لگا وہ فوراً سے اپنا تکیہ اٹھاتی لالی کے کمرے میں بھاگ گئی تھی

پردے کے پیچھے وہ اس کی ساری حرکتیں دیکھ کر دلکشی سے مسکرایا

شکر ہے وقت رہتے اس نے اپنے جذبات پر لگام ڈالی تھی

اب اس کمرے میں رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ وہ جس راستے آیا اسی راستے واپس جانے لگا

تھوڑی دیر میں زایا اور شیر واپس آچکے تھے کھیت میں آگ لگنے کی خبر جھوٹی نکلی۔ یہ ان کے لیے بہت اچھی خبر تھی لیکن انہیں جھوٹی خبر بھلا کوئی کیوں دے گا یہ دونوں ہی سوچ کر پریشان تھے

○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو بریرہ جاگ رہی تھی
آگئے آپ زیادہ نقصان تو نہیں ہوا۔۔۔۔۔! اس کے آتے ہی وہ پوچھنے لگی
جب کہ وہ اس کے سوال کو سرے سے نظر انداز کرتا و اش روم میں بند ہو گیا

تھوڑی ہی دیر میں ٹاول کے ساتھ اپنے بال سکھاتا باہر نکلا اور بنا اس کی طرف دیکھیں اپنی سائیڈ پر
آکر لیٹ گیا جیسے اس کے علاوہ کمرے میں اور کوئی موجود ہی نہ ہو

اس حد تک نظر انداز ہو جانے کے باوجود بی بریرہ پیچھے نہ ہٹی تھی

آپ کھانا نہیں کھائے گے میں کب سے انتظار کر رہی تھی کہ آپ آئیں گے اور۔۔۔۔۔
بھوک نہیں ہے مجھے دماغ مت خراب کرو سو جاؤ وہ سرد لہجے میں بولا

جب کہ ہاتھوں کی پوروں سے اپنے سر کی کنپٹیاں دبا رہا تھا آنکھیں بند تھیں
بریرہ نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھ کر اس کا سرد ہانا چاہا
اگلے ہی لمحے زایار نے دونوں آنکھیں کھول کر سرخ نگاہوں سے اسے دیکھا اس وقت اس کی
نگاہوں میں اتنی نفرت تھی برا کا ہاتھ کانپ سا گیا

مجھے سمجھ میں نہیں آتا تمہیں ذلیل ہونے کا شوق ہے یا تم انجانے میں یہ سب کچھ کرتی ہو وہ اس
کے منہ نہیں لگنا چاہتا تھا لیکن پچھلے دو دن سے وہ نوٹ کر رہا تھا بریرہ کچھ زیادہ ہی اس کے آگے
پیچھے گھوم رہی تھی

اس کے ہاتھوں ذلیل ہونے کے باوجود بھی وہ سائے کی طرح اس کے آگے پیچھے گھومتی رہتی

آپ کے سر میں درد ہے چائے بنا لاؤں۔ وہ اسے یہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ یہ سب کچھ تو وہ اس کی محبت میں کرتی ہے وہ چاہے اسے کتنا بھی ذلیل کیوں نہ کر دے بریرہ اس سے محبت کرنا چھوڑ نہیں سکتی

تمہیں پتا ہے تم اس دنیا میں وہ واحد انسان ہو جس کی شکل دیکھتے ہوئے مجھے اپنی آنکھوں سے نفرت ہونے لگتی ہے

جس کا وجود دن رات مجھے کانٹوں کی طرح چبتا ہے
تم وہ واحد انسان ہو جس کی شکل میں زندگی کے آخری وقت میں بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔ لیکن اس کے باوجود بھی میں تمہیں برداشت کر رہا ہوں کیوں کہ تم میرے بچے کی ماں ہو

اور ایک وعدہ جو میں نے اپنے مرتے ہوئے چاچا سے کیا تھا۔
ورنہ میں ایسی غلطی، غلطی سے بھی نہیں کرتا۔

اور اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ یہ سارے پیار محبت کے ڈرامے کر کے تم مجھے دوسری شادی سے روک سکتی ہو تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے

اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں یہ بات اچھے سے بٹھالو کہ اگلے 15 دن کے اندر اندر اس گھر میں اس کمرے میں اس بستر پر تمہاری جگہ کوئی اور ہوگی

تم اپنی یہ چالبازیاں اور یہ دوگلا چہرہ میرے گھر والوں کے لیے رکھو میں تمہارا اصل چہرہ دیکھ چکا ہوں میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں بریرہ بیگم میرے سامنے یہ کچھ نہیں چلے گا

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے غصے سے کہتا اٹھ بیٹھا تھا میں آپ سے محبت کرتی ہوں زایا وہ تڑپ کر بولی

تم مجھ سے نہیں خود سے محبت کرتی ہو بریرا اس بات کو قبول کرو تمہیں اپنے آپ سے زیادہ اور کسی سے محبت نہیں ہے

- تمہارا اندر کچھ اور باہر کچھ اور ہے بس ختم کرو یہ ڈرامے طلاق لو اور جان چھوڑو میری نہیں ہو تم برداشت مجھے میری زندگی میں

ہاتھ جوڑتا ہوں میں تمہارے آگے میری جان چھوڑ دو وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے
انتہائی نفرت سے بولا

اس کے سامنے آنسو بہاتی وہ معصوم سی لڑکی تڑپ تڑپ کر رہی تھی لیکن اس کے آنسوؤں سے
نہ تو زیار کو پہلے کبھی کوئی فرق پڑا تھا نہ ہی آگے پڑنا تھا

اپنا کمبل ایک طرف پھینکتا وہ اٹھ کر باہر نکل گیا جب کہ اپنے پیچھے اس کا روتا سسکتا وجود اس کے
دل دماغ کہیں پر بھی اپنی جگہ نہیں بناسکا تھا

oooooooo

آگئے تھے تم میں تمہارے کمرے میں آیا تو تم وہاں نہیں تھے عالم اپنی ہی سوچوں میں گم چھت پر
آیا تو تراب کو خیالوں میں گم دیکھ کر اس کے سامنے والی کرسی پر آ بیٹھا

مجھے چھوڑو یہ بتاؤ کہ جس کی پینٹنگ بنا رہے ہو وہ کون ہے۔۔؟ وہ اس کا سوال نظر انداز کرتا
پوچھنے لگا

تو تم یہاں بیٹھ کر سگریٹ پی رہے تھے عالم نے اس کا سوال نظر انداز کر کے سگریٹ کی ڈبی کی جانب دیکھا اس نے اسے بہت بار منع کیا تھا کہ گھر کے اندر یہ سب کچھ نہ کیا کرے

لیکن رات کے اندھیرے میں وہ کبھی کبھی چھت پے آکر اپنا شوق پورا کر لیتا تھا جبکہ حویلی کے باہر اس کا یہ شوق شوق نہیں بلکہ عادت تھی

رہا نہیں گیا اسی لیے پینے لگا۔ لیکن یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے جلدی سے بتاؤ وہ لڑکی کون ہے ورنہ تم جانتے ہو میں کیا کر سکتا ہوں وہ اس سے دھمکا رہا تھا عالم مسکرا دیا

عائزہ پر یقین کر کے غلطی کی نہ میں نے وہ سوال کرنے لگا

اب غلطی کر ہی دی ہے تو پردہ کھول دو کیونکہ میں ٹلنے والا نہیں جو پرنسز ڈریس تم اسے لے کر دینے والے تھے ویسا ہی ایک ڈریس لے کر دے چکا ہوں جس کے نتیجے میں اس نے اپنا منہ کھول دیا اب فرمائیں ورنہ مجھے راز نکلوانے کے اور بہت سارے طریقے آتے ہیں

وہ دو سگریٹ سلگاتا اس کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا تو عالم نے پر کشمش مسکراہٹ کے ساتھ سگریٹ تھام کر لبوں سے لگایا

ہاں ہے ایک لڑکی یار کچھ دن پہلے ہی ملاقات ہوئی ہے روحان کی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے بس
پسند آگئی مجھے وہ جان چھڑانے والے انداز میں بولا تو تراب مسکرایا

تمہیں یہ بات سارے گھر والوں کو بتانی چاہیے بلکہ پورے گاؤں میں اعلان کروادینا چاہیے اور تم
کسی کو اپنے دل میں بٹھا کر بیٹھے ہو تمہیں پتا ہے یہ گاؤں کتنے سالوں سے تمہاری شادی کا انتظار کر
رہا ہے

فائنلی عالم سلطان شاہ کو کوئی لڑکی پسند آ ہی گئی چلو اب جلدی سے بارات لے کر جاؤ تا کہ میری
بھی باری آئے تمہارے چکر میں میں اپنی بیوی سے دور ہوں وہ اسے گھورتے ہوئے سارا الزام
اس کے سر پر لگانے لگا عالم بے اختیار قہقہہ اٹھا

تم اس سے دور کہاں ہو کتنے دن ہوئے اسے کالج کی چھٹیاں ہوئے صرف تین دن اور آج رات
تم حویلی میں پہنچ گئے عالم نے اس کے راز سے پردہ اٹھایا تو وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

اگر جانتے ہو تو پوچھ کیوں رہے تھے۔ وہ گھورتے ہوئے پوچھنے لگا

تمہارے لبوں سے تمہارا کارنامہ سننا چاہتا تھا
چلو بھائی میں کونسا کسی سے ڈرتا ہوں جو کچھ چھپاؤں گا ہاں گیا تھا میں اپنی بیوی کو دیکھنے کے لیے مل
کے بھی آیا ہوں کافی قریب سے ملاقات کی ہے۔

پتہ نہیں کون سی لڑکیاں ہوتی ہیں جن کی نیند کھلتی ہی نہیں یہاں تو ذرا سی سانسوں کی آواز پر وہ
ڈر کر اٹھ بیٹھتی ہے
جیسے کوئی جن ہوں اور کھا جاؤں گا اسے

اس نے تمہیں دیکھ تو نہیں لیا اس کی خمار سے بھر پور آواز پر عالم نے پریشانی سے پوچھا
تم تو ایسے بات کر رہے ہو جیسے میں پہلی بار گیا تھا دیکھنے کے چانس بھی نہیں ہے بھئی میں اس کام
میں ایکسپرٹ ہو چکا ہوں
وہ بے فکری سے بولا

آگے کیا سوچتے ہو میں نے سنا ہے کہ سنیما یونیورسٹی میں ایڈمیشن لینے والی ہے عالم نے بات بدلی
کیوں بے کار کاموں میں ڈال رہے ہیں وہ لوگ اسے کیا جانتے نہیں اس یونیورسٹی کا ماحول کیسا
ہے میری بیوی ہر گز نہیں جائے گی یہ یونی معصوم لڑکیوں کی معصومیت تباہ کر دیتی ہے اس
یونیورسٹی میں تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی سنیما کو وہاں نہ چھوڑوں۔

کتنا سرکھپائے گی اس پڑھائی میں میرے خیال میں اب تمہیں بتایا ابو سے بات کر لینی چاہیے اس کی بات پر وہ پریشانی سے بولا جبکہ عالم اس کی پوزیسو نیچر پر مسکرا دیا تھا

تھوڑا صبر کر جا میرے بھائی وہ تیری ہی ہے اور تیرے پاس بھی آئے گی بس سہی وقت آنے دے ایک بار روحان حویلی والوں کو چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے تو ہم سنیہا کو بھی وہاں نہیں رہنے دیں گے

وہ ہمارے خاندان کے بچے ہیں انہیں یہی پرانا ہے لیکن فی الحال ہمیں صبر سے کام لینا ہوگا روحان کو ان لوگوں سے الگ کرنا اتنا آسان نہیں ہے عالم اسے سمجھا رہا تھا

تمہاری ملاقات ہوئی تھی اس لڑکی سے جس سے روحان محبت کرتا ہے روحان کو اپنی طرف لانے کا وہ لڑکی بھی سہارا بن سکتی ہے

اگر وہ ایک اچھی لڑکی ہے اور سچ میں روحان سے محبت کرتی ہے تو ہمیں وہ ان کا ساتھ دینا ہوگا کیونکہ بری حویلی والوں نے وہ ان کی منگنی بچپن سے ہی کہیں پہلے کر رکھی ہے اور وہ اتنی آسانی سے رشتہ ٹوٹنے نہیں دیں گے

روحان جب ان لوگوں سے اس لڑکی کے لئے ضد کرے گا تب ہمارا کام اور بھی آسان ہو سکتا ہے اس طرح روحان ہمارے قریب ہو جائے گا تراب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا عالم نے ہاں میں سر ہلایا

اب بس وہ لڑکی اچھی ہو یہ نہ ہو کے روحان غلط جگہ دل لگائے بیٹھا ہوا گرا یا ہوا تو ہمارے لئے بھی مشکل ہوگی کیونکہ روحان کی ساری زندگی کا فیصلہ ہوگا ہم روحان کی زندگی کسی قسم کی مشکل میں نہیں ڈال سکتے

اور اگر وہ ان لوگوں سے الگ ہو کر یہاں آ بھی گیا تو بھی سنیہا کو یہاں لانا مشکل ہو جائے گا عالم نے کچھ پریشانی سے کہا

سنیہا کو روکنے والا اس دنیا میں کوئی پیدا نہیں ہوا وہ ترات حیدر شاہ کی امانت ہے اسے میرے پاس آنا ہی ہوگا کیونکہ اسے دنیا میں بھیجا ہی میرے لئے کیا ہے تم اس کی ٹینشن لینا چھوڑ دو تم صرف روحان پر غور کرو سنیہا کو میں سنبھال لوں گا وہ اسے بے فکر کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

یہ کیا نیند آگئی کیا۔۔۔! اسے اٹھتے دیکھ کر عالم نے مسکرا کر پوچھا

تمھاری بھابھی خوابوں میں بلارہی ہے میں ذرا ملاقات کر لوں صبح ملوں گا تم سے وہ شرارت سے
آنکھ دو باتا عالم کو قہقہہ کا لگانے پر مجبور کر گیا

○○○○○

سنیہا باز وپڑیں کرو میرا دم گھٹ رہا ہے وہ اس کا ہاتھ خود سے ہٹاتے ہوئے بولی لیکن سنیہا نیند
میں دوبارہ اس کے گرد حصار بنالیتی

اف لڑکی مجھے جان سے مارنے کا ارادہ ہے کیا وہ اس کے گھیرے میں مچلتی ہوئی بولی ایک تو اچھی
بھلی اس کی نیند خراب ہو گئی تھی بس اسی وجہ سے وہ سنیہا کے ساتھ نہیں سوتی تھی

سنیہا پلیریا سونے دے مجھے وہ اسے پیچھے کرتی سونے کی کوشش کرنے لگی اچھی خاصی نیند کا
بیڑا غرق ہو چکا تھا اور سنیہا کا بازو ایک بار پھر سے اس کے اوپر آچکا تھا اور اس بار تو اس کی ٹانگ
بھی اس کے اوپر تھی

یا اللہ میں نہیں سو سکتی اس کے ساتھ وہ اس کی ٹانگ اور بازو پیچھے کرتے ہوئے بیٹھے اٹھی

چاچہ گھر پر نہیں ہیں چاچی کے پاس جا کر سو جاتی ہوں وہ اس پر دو حرف لعنت بھیجتا پنا تکیہ
اپنے سینے سے لگائے نیچے کی جانب جانے لگی جہاں چاچی کا کمرہ تھا

وہ اپنی ہی دھن میں آڈھی آنکھیں بند کیے چل رہی تھی جب اچانک کسی کے چٹان نما وجود سے
ٹکرائی

اس سے پہلے کے وہ نیچے گرتی کسی نے اس کے گرد حصار تنگ کر لیا تھا

رات کے ساڑھے بارہ بجے بدروحوں کی طرح گھومنے کی کوئی خاص وجہ وہ اس کے بنادو پٹے کے
ہو شر باوجود سے نظریں چراتے ہوئے پیچھے ہٹا

ابھی نہیں مونچھڑ میرا مطلب شیر ادا مجھے نیند آرہی ہے وہ نیند میں بڑبڑائی تھی۔ اس کے ساتھ
ایسا ہی ہوتا تھا اگر نیند کے حصار میں وہ کسی سے زیادہ دیر بات کرے تو اس کی نیند خراب ہو جاتی
تھی اور پھر ساری رات نیند نہیں آتی تھی وہ اس کا اپنا لو جک تھا

اسے جلدی جلدی یہاں سے نکلنا تھا

تم نیچے کہاں جا رہی ہو اپنے کمرے میں جا کر سو جاؤ۔ شیر کا مسئلہ حل کرتے ہوئے بولا نہیں سو سکتی نہ میرے روم میں سنیسا ہے وہ کبھی بازو پر رکھ لیتی ہے کبھی ٹانگیں رکھ دیتی ہے مجھ سے سویا نہیں جاتا گھٹن ہوتی ہے وہ اپنا مسئلہ بیان کرتی کافی معصوم لگ رہی تھی

پھر تو شادی کے بعد اچھی خاصی مشکل ہو جائے گی وہ بڑ بڑایا
کس کی شادی کے بعد وہ اسے گھور کر دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی نیند کی وجہ سے پوری آنکھیں کھل ہی نہیں رہی تھی

میں اپنی شادی کی بات کر رہا ہوں وہ بات ختم کرتے ہوئے بولا
صرف باتیں ہی کرتے رہے شادی تو آپ نے کرنی نہیں ہے پتہ نہیں کب اس گھر میں شادی ہو گئی اور میں ڈھیر سارے نئے کپڑے لوں گی۔

بندہ اپنا نہیں دوسرے کا ہی فائدہ کروا دیتا ہے شادی کا سوچ رہے ہیں سوچتے ہی رہے وہ اسے گھور کر آگے بڑھنے لگی جب شیر نے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا
شادی بھی کروں گا لیکن گر نیٹ نہیں دیتا کہ میری شادی سے تمہیں فائدہ ہو گا یا نقصان خیر وہ بعد کی باتیں ہیں بعد میں دیکھی جائے گی

آج کے بعد رات کے اس وقت یادن میں تم بنا دوپٹے کے اس طرح بدروحوں کی طرح گھومتی ہوئی نظر نہ آؤ اور یہ بال کس خوشی میں کھولے ہوئے ہیں اس کا نیند سے برا حال تھا فلحال تو اس کی ساری باتیں اس کے سر کے اوپر سے گزر رہی تھی

ایک رات کا وقت پھر اس کی نیند اوپر سے وہ اسے فضول میں اس جگہ پر کھڑے کیے باتیں سنارہا تھا

آئندہ نظر نہیں آؤں گی اب میں جاؤ مجھے بہت نیند آرہی ہے وہ بے حد معصومیت سے بولی تو شیر کے لبوں پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ پھیل گئی

جاؤ سو جاؤ ویسے بھی جلد ہی میں تمہاری نیندیں حرام کرنے والا ہو وہ مسرور انداز میں کہتا بنا اسے دیکھیں اس کے قریب سے گزر گیا

لالی بھی اس کی عجیب و غریب باتوں پر غور کرنے کی بجائے اپنی نیند کا سوچنے لگی جو اسے بے حد پیاری تھی

○○○○○

بریرہ کی آنکھ کھلی تو زیاراد کے قریب سو رہا تھا نہ جانے کب وہ رات واپس آیا اس کی توروتے
روتے آنکھ لگ گئی تھی

رات زیار کی باتوں نے اسے بہت ہرٹ کیا تھا لیکن نہ تو زیار کو پہلے اس کی پرواہ تھی اور نہ ہی
آگے کبھی ہونی تھی زیار کے خوبصورت چہرے کو دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ اندر سے اتنا
سخت ہے

اب تو سارے خاندان میں بات ہونے لگی تھی کہ ہادی چھ سال کا ہو چکا تھا ان کے گھر میں
دوسرے بچے کی آمد کیوں نہیں ہوئی

لوگ تو اندر ہی اندر بریرہ میں ہی کمیاں نکالنے لگے تھے اب وہ کس کس کو یہ بتاتی کہ اس کا شوہر تو
اسے دیکھنا تک پسند نہیں کرتا یہ تو وہ اس کے نکاح میں تھی ورنہ شاید وہ خود کو دیکھنے پر بھی پابندی
لگانے سے پیچھے نہ رہتا

وہ اٹھ کر اس کے کپڑے نکالنے لگی کہ دھیان اس دوپٹے پر گیا

کل پازیب شام کو ہی گھر واپس چلی گئی تھی جبکہ بریرہ سے جاتے ہوئے اس کی ملاقات نہیں ہوئی تھی

دوپٹہ زایار کے پاس واپس آچکا تھا مطلب نجانے اس نے پازیب کو کیا کہا ہو گا اس معصوم سی لڑکی پر اسے ترس آنے لگا اس کی وجہ سے یقیناً وہ بھی زایار کے غصے کا شکار ہوئی ہوگی

اس نے جلدی سے اپنے کپڑوں میں سے ایک دوپٹا نکالا یہ سوٹ اس کا بہت فیورٹ تھا جو کہ قیمتی ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد خوبصورت بھی تھا اس کا دوپٹہ پازیب کی اس ڈریس کے ساتھ کچھ حد تک میچ کرتا تھا

اس نے یہ نکال کے رکھ دیا تاکہ وہ پازیب کو دے سکے نہ جانے اس دوپٹے میں کیا تھا کہ زایار اس کے لیے اتنا پاگل ہو رہا تھا بالکل سادہ سا کر نکل کا دوپٹہ جس کی کوالٹی بھی اتنی اچھی نہیں تھی زایار کے لیے بھلا اہم کیسے ہو گیا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا

لیکن اس دوپٹے کو دوبارہ چھونے کی غلطی وہ ہر گز نہیں کرنا چاہتی تھی اس کے کپڑے اور دوپٹہ نکال کے وہ کمرے سے باہر چلی گئی

اس کا معمول شروع ہو چکا تھا سب کو جگانے کے بعد وہ صبح کا ناشتہ لگا کہ واپس کمرے میں آئی

تو زایا بھی ڈیرے پر جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا

اس کے ہاتھ میں وہی دوپٹہ بندھا ہوا تھا جسے دیکھ کر نہ جانے کیوں بریرا کے اندر کچھ جلنے لگا

جینی توجہ کا مرکز اس وقت یہ دوپٹہ بنا ہوا تھا اس سے ایک پرسنٹ بھی توجہ کبھی بریرہ کو اس شخص سے نہیں ملی تھی

یہ دوپٹہ تم نے جیسے دیا تھا وہ ہمارے گھر میں کیوں ہے وہ بیڈ شیٹ درست کرنے لگی جب اس کی آواز آئی

وہ میں نے ہادی کے لئے ملازمہ رکھی ہے ہادی آج کل۔۔۔۔۔

نے ہادی کے لیے ملازمہ رکھی کیوں وجہ جان سکتا ہوں میں اور کس کی اجازت سے تم نے ہادی کو کسی ملازمہ کے حوالے کیا

اور تمہیں کیا تکلیف ہے کہ تم ہادی کا خیال نہیں رکھ سکتی وہ براہ راست کے سامنے آتا اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا سرخ آنکھوں میں غصہ صاف جھلک رہا تھا

گھر کی بہت ساری ذمہ داریاں ہیں زایا آج کل لالی اور سنیہا کے بھی پیپر شروع ہونے والے ہیں میں نہیں چاہتی کہ ہادی تنہا محسوس کرے یا پھر۔۔۔۔

تم اس گھر میں کسی قسم کی کوئی ذمہ داریاں نبھانے کے لیے نہیں لائی گئی ہو بریرہ بیگم تم یہاں اس گھر میں ہادی کی وجہ سے رہتی ہو

تم میرے نکاح میں بھی ہادی کی وجہ سے ہی ہو تمہیں ہادی کے لیے کوئی ملازم رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ میں نے تمہیں ہادی کی ملازمہ ہی رکھا ہے

کیونکہ بیوی بننے کے تم لائق نہیں ہو۔۔۔ اور باقی جن زمداریوں کا ڈھنڈورا پیٹ رہی ہو وہ تمہاری نہیں بلکہ میری ہونے والی بیوی کی ہیں اس گھر میں تمہاری ذمہ داری بس اتنی ہے کہ ہادی کا خیال رکھو۔۔۔ وہ اس سے سخت سناتے ہوئے بولا

ٹھیک ہے میں اسے نکال دوں گی۔ وہ بنا بحث کی بات ختم کرنا چاہتی تھی

جب کہ اس کا آدمی اسے پازیب کے بارے میں ساری معلومات حاصل کر چکا تھا وہ جلد ہی اس کا رشتہ لینے جانے والا تھا

وہ نہیں چاہتا تھا کہ پازیب کو وی سب گھر والوں سے گھر کی ملازمہ کے طور پر متعارف کروائے یہ تو وہ کل ملازم ہی پتہ کر چکا تھا کہ پازیب یہاں کیوں آتی ہے لیکن بریرہ کو بھی اس کی اوقات یاد دلانا ضروری سمجھا

مہ دوپٹہ اٹھا کر باہر جانے لگی جب زایا نے اسے روک لیا

اگر تم یہ دوپٹہ اس کو دینے والی ہو تو ایسی غلطی کرنے کے بارے میں سوچنا بھی نہیں اس کی آواز پر وہ پلٹ کر دیکھنے لگی

کیا مطلب میں سمجھی نہیں

تمہیں سمجھنے کی ضرورت بھی نہیں ہے ہاں لیکن اتنا بتا دیتا ہوں کہ میری ہونے والی بیوی کو اپنی اترن دینے کی غلطی مت کرنا ورنہ پچھتانے کے علاوہ اور کچھ نہیں بچے گا وہ اس کے پاس آتا اس کا دوپٹہ اس کے ہاتھ سے لے کر صوفے پر پھینک چکا تھا

مطلب پا۔۔۔ پازیب وہ لڑکی۔۔۔ لڑکی ہے جس سے آپ شادی۔۔۔۔ شادی کرنے والے ہیں وہ بے یقینی کی کیفیت میں تھی

ہاں۔ وہ ایک لفظی جواب دیتا پر فیوم سپرے کرنے لگا

اسے لگا جیسے کمرے کی چھت اس کے سر پہ آگئی ہو

مطلب جس کو وہ اپنی بہنوں کی طرح پیار دے رہی تھی وہی اس کی سوتن بننے جا رہی تھی اگر ایسا تھا تو وہ اس کے گھر میں بلا ملازمہ کی حیثیت سے کام کیوں کر رہی تھی کیا وہ جانتی تھی اس بارے میں

کیا وہ بھی آپ سے ----

اس کو بھی پتہ چل جائے گا وہ بے فکر انداز میں بولا

مطلب کہ وہ آپ سے پیار نہیں کرتی اور نہ ہی آپ کے بارے میں کچھ جانتی ہے

جان بھی جائے گی اور پیار بھی کرے گی تمہیں ان سب میں پڑنے کی ضرورت نہیں تم بس وہ کام کرو جس کے لیے تمہیں یہاں رکھا گیا ہے ہادی کا خیال رکھو

اور اچھا ہی ہے پازیب اور ہادی پہلے سے ہی ایک دوسرے کو جان گئے ہیں

آگے کافی آسانی رہے گی میرے خیال میں اب تمہیں بھی اپنی زندگی کا فیصلہ کر لینا چاہیے

یقیناً اب تمہاری امیدوں کی ڈور ٹوٹ چکی ہوگی

اپنے کندھے پر چادر رکھتا باہر نکلتے والا تھا

امید پر دنیا قائم ہے شاہ صاحب آپ خوشی سے شادی کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہاں ایک ڈر تھا کہ میرے ہادی کو سوتیلی ماں نہ جانے کیسی ملے لیکن اب یہ ڈر بھی ختم ہو گیا

اللہ آپ کے لئے آسانیاں پیدا کرے لیکن میرے سننے میں آیا ہے کہ پازیب کی منگنی ہو چکی ہے

منگنی ہوئی ہے نکاح تو نہیں ہوا اور اگر نکاح ہوتا تو وہ بھی میں توڑوانا جانتا ہوں تم بے فکر رہو مجھ سے طلاق لو اپنی نئی زندگی شروع کرو

آگر نہیں کر سکتی تم بھی میری بیوی کی دھوم دھام سے اس گھر میں آمد کا انتظار کرو وہ دل جلانے والی مسکراہٹ لبوں پر سجائے کمرے سے نکل گیا

اب بریرہ تھی اور اس کے آنسو

○○○○○○

کیا مطلب تم مجھے شاپنگ نہیں کروا سکتے دانی بد مزہ ہوئی تھی
یار میری اتنی پاکٹ میں نہیں ہے کہ تمہاری پسند کا ایک ڈریس بھی تمہیں دلوا سکوں

تم نہیں جانتی پچھلی بار بھی تمہاری شاپنگ کو کس طرح سے ہینڈل کیا تھا میں نے

مطلب تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میری وہ دو ڈریس بھی تمہارے لیے ناقابل قبول تھی

مجھے یقین نہیں آرہا تم مجھے شاپنگ تک نہیں کروا سکتے اور بات میرے لئے جان دینے کی کرتے
ہو۔ لائنک سیریسلی وہ تمسخرانہ انداز میں بولی

دانی میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں یا تم چھوٹی چھوٹی باتوں پر سیدھی محبت پر کیوں اتر آتی ہو
فی الحال نہیں ہیں میرے پاس اتنے پیسے

تو اتنے بڑے خاندان کے چشم و چراغ ہونے کے باوجود بھی تمہارے پاس کچھ نہیں ہے کنگال
کہیں کے جیب میں کچھ ہے نہیں اور تم میری ہر خواہش پوری کرنے کا دعویٰ کرتے ہو وہ بد مزہ
چکی تھی

اٹھ کر جانے لگی تو روحان نے اس کا ہاتھ تھام لیا

مت جاؤ یا ناراض کیوں ہو رہی ہو اچھا نہ کرتا ہوں تمہاری شاپنگ کا کوئی حل وہ مسکرا کر کہنے لگا
دانی خوشی سے چہکتی واپس بیٹھی

میں جانتی تھی تو مجھے ناراض نہیں کرو گے۔ اس کے کہنے پر روحان مسکرا دیا تھا وہ اسے ناراض
نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ اسے بے حد چاہتا تھا

اور اس وقت اس کی ناراضگی کا مطلب تھا کہ اگلے دس پندرہ دن وہ اسے بالکل نہیں منہ لگائے گی
اور اب اس کے دل کا حال ایسا تھا کہ اس سے پانچ منٹ بھی بات کئے بغیر رہا نہیں رہ سکتا تھا

اس نے دانی سے شاپنگ کا وعدہ تو کر دیا تھا لیکن اب کیا کرے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا بہت دیر
سوچنے کے بعد اس نے عالم کو ہی فون کرنے کا فیصلہ کیا

oooo

تو کیا وہ چاہتی ہے کہ تم اسے شاپنگ کرواؤ اپنے آفس روم میں بیٹھاسیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے
وہ ریلیکس انداز میں بات کر رہا تھا وہ دانی سے ملنا چاہتا تھا اس کے بارے میں سب کچھ جاننا چاہتا تھا

وہ روحان کو کسی ایسی لڑکی سے محبت کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا تھا جو صرف اور صرف اس کی دولت اور رتبہ دیکھ کر اس کی طرف قدم اٹھائے وہ اس کے لئے ایک ایسی لڑکی چاہتا تھا جو سچ میں اس سے محبت کرتی ہو

نہیں ادا اس نے نہیں کہا میں خود اسے شاپنگ کروانا چاہتا ہوں کیونکہ اس کی برتھ ڈے ہے روحان نے جھوٹ بولا

مطلب کے تم اسے برتھ ڈے گفٹ دینا چاہتے ہو ٹھیک ہے مجھے اپنا اکاؤنٹ نمبر سینڈ کرو تمہارا کام ابھی ہو جائے گا اس نے مسکرا کر کہا تو روحان نے خوشی سے ایک لمبی سانس لی

تھینک یو سوچ ادا صرف آپ ہی ہیں جو مجھے سمجھتے ہیں بڑی حویلی میں تو کسی کو میری فیلنگ سے کوئی لینا دینا ہی نہیں ہے

آپ کو پتہ ہے اگر میں اس بارے میں بابا یا زایا ردا سے بات بھی کرتا تو الٹا مجھے سننے کو ملتا

اس کے لہجے میں ناراضگی بول رہی تھی لیکن عالم اس ناراضگی کو نفرت کا روپ دینا چاہتا تھا

میری جان تم اس خاندان کے وارث ہو میں تمہیں کچھ بھی دے کر تم پر کوئی احسان نہیں کرتا یہ
سب کچھ تمہارا ہے تمہارا حق ہے میرا جو کچھ بھی ہے سب تمہارا ہے

اور ایک اور بات جو تمہیں اپنے ذہن میں بٹھالینی چاہیے کہ اس خاندان پر اس حویلی پر تمہارا کوئی
حق دعویٰ نہیں ہے ان کی دولت ان کی جائیداد میں تم کہیں بھی حصے دار نہیں ہو

وہ تم پر بھلا اپنا پیسہ کیوں خرچ کریں گے تمہارا اصل گھریہ ہے تم سے محبت کرنے والے
تمہارے اپنے شاہ حویلی کے لوگ ہیں بڑی حویلی کے نہیں

اور جب تم ہمیشہ کے لئے ہمارے پاس آ جاؤ گے تو یہ سب کچھ تمہیں مل جائے گا پاور آف اٹارنی
تمہارے نام کر دی جائے گی

تمہارا حصہ تمہیں دے دیا جائے گا تمہیں پتہ ہے اس خاندان کے تین وارث ہیں
میں عالم سلطان شاہ سلطان شاہ کا بیٹا
تراب حیدر شاہ۔ حیدر شاہ کا بیٹا

اور روحان واصف شاہ۔ واصف شاہ کا بیٹا نہ کہ صفدر شاہ کا بیٹا وہ اس انداز میں بولا کہ روحان کے اندر کچھ ٹوٹا تھا

اد میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں اپنے دل کی بے چینی کو سنبھالتا فون بند کر چکا تھا دوسری طرف عالم نے اس کی جلد بازی پر کوئی ری ایکشن نہ دیا

یقیناً وہ ہرٹ ہوا تھا لیکن حقیقت اس سے چھپی ہوئی تو نہیں تھی وہ واصف کا بیٹا تھا صفدر شاہ کا نہیں اور اسے یہ بات قبول کرنی تھی۔

○○○○

وہ کتنی ہی دیر موبائل کو ہاتھوں میں لیے گھورتا رہا تھا عالم کی آواز اس کی کانوں میں گونج رہی تھی

-

وہ جانتا تھا کہ وہ صفدر شاہ کا بیٹا نہیں ہے لیکن جو محبت اسے صفدر شاہ نے دی تھی وہ اس سے انکاری بھی نہیں تھا

وہ جانتا تھا کہ وہ اسے بے پناہ چاہتے ہیں بس وہ اصول پسند ہیں اور اپنے بچوں کو بگاڑنا ان کے اصولوں میں شامل نہیں ہے

اس آدمی کی قربانیاں اس سے چھپی ہوئی تو نہ تھیں
ان دونوں کو پالنے کے لیے اس نے اپنی اولاد کو دنیا میں نہ آنے دیا وہ ان کے لیے اپنی اولاد سے
منہ موڑ گیا تھا وہ گیارہ سال کا تھا جب دادی جان نے کہا کہ انہیں صفدر کی اپنی اولاد چاہے جس پر
صفدر نے کہا کہ سنیہا اور روحان ہی ان کے بچے ہیں

وہ جانتا تھا 17 سال پہلے واصف شاہ نے اس کی ماں کو طلاق دی تب سہارا دینے والا صفدر شاہ ہی
تھا

اس وقت وہ نادان تھا اس رات کی حقیقت نہیں جانتا تھا لیکن اب بہت کچھ اس کے سامنے آ رہا
تھا۔

عدت پوری ہوتے ہی صفدر شاہ نے اس کی ماں سے نکاح کیا۔ اور دو ماہ کے اندر ہی بچوں کی
کسٹڈی حاصل کر چکا تھا۔ دو مہینے کے اندر اندر وہ ان دونوں کو ان کی ماں کے پاس گیا تھا
اور واصف شاہ خالی ہاتھ رہ گیا۔

لیکن اب وقت کے ساتھ ساتھ سوچیں بدلنے لگی تھی آخر ایسا کیا ہوا تھا کہ اس کے باپ نے اس کی ماں کو طلاق دے دی

اور پھر عدت ختم ہوتے ہی اس کی ماں نے دوسرا نکاح کر لیا
آخر کیا وجہ تھی کہ صفدر شاہ نے ان کے لیے اپنی اولاد تک کی ڈیمانڈ نہ کی۔ بلکہ سینہا اور روحان کو ہی اپنی اولاد مان کر سکے باپ سے برکران کا خیال رکھا۔

ان کا اصل باپ ان کے لیے ترستار ہا ان کے لمس کے لیے تڑپتا رہا۔ لیکن صفدر شاہ نے اسے کبھی روحان اور سنیہا سے ملنے نہ دیا

وہ تو بچپن سے ہی ساری حقیقت جانتا تھا لیکن سنیہا ان سب باتوں سے انجان تھی وہ جانتی بھی نہیں تھی کہ وہ صفدر شاہ کی اصلی بیٹی ہے ہی نہیں بلکہ وہ تو واصف کی بیٹی ہے

ابھی تک تو وہ خود بھی ان سے نہیں ملا تھا اسے بس اتنا ہی پتہ تھا کہ واصف شاہ یہاں نہیں بلکہ لندن میں رہتے ہیں۔

لیکن عالم نے اسے بتایا تھا کہ ان کی دوسری بیوی صفیہ بیگم اور بیٹی عائرہ حویلی میں ہی رہتے ہیں

اور وہ شاہ حویلی کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا لیکن ابھی تک حویلی گیا نہیں تھا صرف ایک بار اس کی ملاقات حیدر تایا (تراب حیدر شاہ کا باپ) سے ہوئی تھی اور وہ اس سے بہت محبت سے ملے تھے

ایک بار اس کی فون پر بات شمینہ تائی (عالم کی ماں) سے ہوئی تھی اور وہ اسے بہت نیک اور اچھی عورت لگیں تھیں۔ ٹیلی فونک ملاقات محبت سے بھرپور تھی ان سے بات کر کے اسے بالکل اپنی ماں جیسی فیلینگ آئی تھی

باقی وہ بہت جلد عالم سے حویلی چل کر سب سے ملنے کا وعدہ بھی کر چکا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کا باپ صفدر شاہ اور زایا اسے ایسا ہر گز نہیں کرنے دیں گے۔

اس لئے وہ خود بھی فاصلہ رکھنے کی کوشش کرتا تھا لیکن عالم سے ملاقات اس کے لیے ہمیشہ سے فائدہ مند ثابت ہوتی تھی وہ جب سے یونیورسٹی آیا تھا تب سے عالم سے مل رہا تھا

عالم سے پہلی ملاقات بھی اسے بری نہیں لگی تھی عالم اسے کہتا تھا کہ جو کچھ بھی اسے دیتا ہے اسی کا ہے لیکن پھر بھی عالم سے پیسے مانگتے ہوئے اسے شرمندگی ہوتی تھی

عالم نے کہا تھا کہ وہ اپنے لیے اس سے کوئی بھی فرمائش کر سکتا ہے پر دانی کے لیے کچھ مانگ کر وہ شرمندہ ہو جاتا تھا لیکن وہ کیا کرتا دانی اس کی محبت تھی اس کی خواہشات پوری کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا

ہاں وہ دانی کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا یہاں تک کہ اس کے لیے اپنی جان دینے میں بھی اسے کوئی اعتراض نہ تھا

دانی بس ایک بار آواز تو کرے وہ اس کے لئے کچھ بھی کر گزرے گا دانی کے لئے اس کی محبت میں دن بدن شدت آتی جا رہی تھی اس میں بڑی وجہ راحیل تھا جو دانی میں انٹر سٹ لے رہا تھا

اور وہ دانی کے سامنے کبھی بھی خود کو نیچے نہیں ہونے دے سکتا تھا اسے ہر حال میں راحیل سے اوپر رہنا تھا

وہ اپنی ہی سوچوں میں نہ جانے کہاں نکل چکا تھا جب اس کے فون کی بیل بجی بینک کی طرف سے میسج تھا

اس کے اکاؤنٹ میں عالم نے رقم ٹرانسفر کر دی تھی۔ اس نے فوراً عالم کو تھینک یو کا میسج بھیجا۔ اور دانی کو کال کی کہ وہ اس سے لینے آرہا ہے

دانی کا خوشی سے چپکنے پر وہ مسکرایا تھا یہ لڑکی اس کی زندگی بنتی جا رہی تھی وہ اس کی محبت میں بہت آگے نکل چکا تھا

لیکن یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی محبت اسے آگے کہاں کہاں تک لے کے جائے گی

○○○○○

دانی نے مارکیٹ میں مہنگی سے مہنگی چیز پر ہاتھ رکھا اور وہ مسکرا کر اسے خرید کر دیتا رہا

بہت کوشش کے باوجود بھی عمر دانی کا اصل چہرہ اس کے سامنے نہیں لاسکا تھا دانی کے خلاف کچھ بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

اسے سمجھا سمجھا کر اب عمر مت ہار چکا تھا اس نے اپنے قدم پیچھے ہٹا لیے تھے اب وہ اسے دانی کے بارے میں کوئی بات نہیں کرتا تھا۔ روحان پوری یونیورسٹی کے سامنے وہ دانی سے اظہار محبت کر چکا تھا

اب تو ان کے الگ ہونے کے کوئی چانس نہیں تھے عمر جانتا تھا کہ اس کا دل بہت برے طریقے سے ٹوٹنے والا ہے

لیکن روحان کی آنکھوں پر بھی محبت کی پٹی جو اسے کچھ بھی نہیں دیکھنے دے رہی تھی دانی کی لالچی فطرت اس کی بے جا فرمائشیوں کو وہ اس کا حق قرار دے رہا تھا اسے دانی کی ہر بات میں اپنے لیے محبت ہی دیکھ رہی تھی

لیکن اب بہت ہو چکا تھا اب عمر نے ایک فیصلہ کیا تھا وہ سمجھ چکا تھا کہ اسے یہ سب کچھ دینے والا علم سلطان شاہ ہے عمر اپنے دوست کو اس طرح سے لوٹے نہیں دیکھ سکتا تھا اس لئے اس نے یہ سب کچھ عالم کو بتانے کا فیصلہ کیا تھا

وہ چاہتا تھا یہ عالم کو سب کچھ پتہ چل جائے تاکہ وہ اس کے قدم روک لے کیوں کہ اپنے دوست کو ٹوٹتے بکھرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا

یونیورسٹی کے ان چار سالوں میں وہ اس کے لئے بہت عزیز ہو گیا تھا اور دانی کے آنے سے پہلے وہ اس کا بیسٹ فرینڈ بھی تھا

لیکن جب عمر نے اسے دانی کی حقیقت بتانے کی کوشش کی تو دانی نے سب سے پہلے اسے عمر سے
ہی الگ کیا تھا

اس نے عمر پر یہ الزام لگایا تھا کہ وہ اس پر غلط نگاہ رکھتا ہے اپنے دوست کے منہ سے یہ الفاظ سن کر
عمر کو بہت تکلیف ہوئی تھی۔ وہ روحان سے الگ ہو گیا تھا

لیکن کچھ دن کے بعد روحان یہ کہہ کر معافی مانگی کہ ہو سکتا ہے اسے کوئی غلط فہمی ہو گئی ہو اس کی
باتوں کو دل پر مت لو تو عمر کو منانا پڑا کیونکہ روحان بھی اپنے دوست کو بہت چاہتا تھا

دانی کے سامنے وہ عمر سے کم ہی ملتا تھا کیوں کہ دانی کو عمر کے ساتھ اس کی ملاقات نہ گوارا گزرتی
اس لیے وہ دانی کے سامنے عمر سے ملنے سے بھی گریز کرتا تھا

اور قب عمر دانی کو سمجھ چکا تھا اور وہ آج ہی عالم سے ملنے جانے والا تھا

○○○○○

مجھے عالم سلطان شاہ سے ملنا ہے وہ باہر کافی دیر سے انتظار کر رہا تھا لیکن باہر کھڑی لڑکی سے بار بار بیٹھنے کے لئے کہہ دیتی کیونکہ عالم سلطان شاہ اسے جانتا ہی نہیں تھا وہ ہر تھوڑی دیر کے بعد اس لڑکی سے پوچھتا تو وہ اسے بیٹھنے کا کہہ دیتی

جب کہ اندر عالم کو فون کر کے بتانے کی غلطی وہ کر بھی نہیں رہی تھی دیکھیے میم آپ عالم بھائی کو فون کر کے بتائیں تو سہی کہ میں ان کے بھائی روحان کا دوست ہوں اور ان سے ملنے آیا ہوں وہ تنگ آ کر کہنے لگا

دیکھیں مسٹر فحال سر اندر میٹنگ میں بیزی ہیں آپ کو یہاں آنے سے پہلے ان کے ٹائم ٹیبل کو مد نظر رکھنا چاہیے تھا اور اگر آپ ان کے بھائی کے دوست ہیں تو ان کے گھر پر مل لیجئے گا

سر آفس ٹائم میں وہ کسی سے نہیں ملتے اس کے بار بار پوچھنے پر وہ غصے سے بولی

تبھی تراب حیدر شاہ افس روم سے نکلتا ان کو بحث کرتے دیکھ چکا تھا کیا بات ہے وانیہ آپ اتنی غصہ کیوں ہو رہی ہیں خیریت تو ہے وہ اس کے پاس آ کر ایک نظر عمر کو دیکھتا ہوا وانیہ سے پوچھنے لگا

سران جناب کا کہنا ہے کہ یہ کسی روحان کے دوست ہیں اور عالم سر سے بہت ضروری بات کرنا چاہتے ہیں

وہ اپنے بالوں کو جھٹکا دیتی عمر کی طرف اشارہ کر کے بتانے لگی اس کا انداز ایسا تھا کہ روحان کا نام اس نے کبھی سنا ہی نہ ہو اور نہ ہی اس کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا ہو

سر میرا نام عمر ہے میں روحان کا دوست ہوں اور میں عالم بھائی کو روحان کے بارے میں بہت اہم بات بتانا چاہتا ہوں اگر انہیں یہ بات وقت رہتے نہ پتا چلی تو شاید آگے مسائل پیش آئیں اس کے انداز پر تراب ہاں میں سر ہلاتا اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر چکا تھا

○○○○○

آفس روم میں تنہا بیٹھا وہ کسی سوچ میں گم تھا تراب کو واپس جاتے دیکھ کر وہ مسکرایا و ہنسنے کو بھی وہ پہچان چکا تھا وہ روحان کے بارے میں وہ سب کچھ جانتا تھا اس کا کن لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے کون لوگ اس کے قریب ہے پہلے پہلے تو روحان جب بھی عالم سے ملتا تھا عمر کے بارے میں بہت باتیں کرتا تھا لیکن اب صرف دانی کی باتیں تھیں

او عمر بیٹھو کیسے آنا ہوا وہاں سے پہچان کر اٹھ کر ہاتھ ملاتے ہوئے بولا عمر نے سکون کا سانس لیا تھا کوئی تو اسے جانتا تھا جبکہ اکثر میگزین اور نیوز پیپرز کے فرنٹ پیج پر عالم سلطان شاہ کی تصویریں دیکھ کر اس کا فین ہوا عمر اس سے ملتے ہوئے کافی دیر ہچکچا رہا تھا

اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ عالم سلطان شاہ روحان کا بھائی ہوگا وہ بہت خوبصورت نوجوان تھا تصویروں سے کہیں درجہ زیادہ ہینڈسم شخص اس کے سامنے بیٹھا اس سے باتیں کر رہا تھا

لیکن اسے دیکھ کر وہ اپنی بات بھولا نہیں تھا وہ جلدی ہی اسے روحان کے بارے میں بتا دینا چاہتا تھا عالم بھائی روحان جس سے لڑکی سے محبت کرتا ہے میں اس کے بارے میں بتانے آیا ہوں یہ سب کچھ دھوکا ہے دانی اسے دھوکا دے رہی ہے

عمر کی بات پر عالم سیدھا ہو بیٹھا تھا

کا مطلب ہے عمر تمہاری بات کا مجھے تفصیل سے بتاؤ کچھ بھی چھپانا تراب بھی پریشانی سے اسے دیکھنے لگا تھا

وہ ایسا نہیں چاہتے تھے وہ اس سے کتنی محبت کرتا تھا وہ ان کی باتوں سے اندازہ لگا چکا تھا

دانی نے جب یونیورسٹی میں ایڈمیشن لیا تو وہ راحیل کی گرل فرینڈ تھی انہوں نے کسی کے سامنے شو تو نہیں کیا تھا لیکن میں اکثر کلب میں ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھتا تھا پھر اچانک کچھ ایسا ہوا کہ دانی میں نے راحیل کو صرف ایک اچھا فرینڈ کہنا شروع کر دیا

روحان کب اس کی محبت میں گرفتار ہوا میں خود بھی نہیں جانتا میں یہ سب کچھ صرف ٹائم پاس سمجھ رہا تھا لیکن وہ ان سب چیزوں کو لے کر بہت سیریس ہو چکا ہے

دانی صرف اور صرف دولت کی وجہ سے اس کے ساتھ ہے وہ اکثر اس سے الٹی سیدھی فرمائشیں کرتی ہے یہاں تک کہ دانی کے نام کا ٹیو بھی صرف اور صرف دانی کی فرمائش پر بنایا تھا

وہ روحان کو بے وقوف بنا رہی ہے کیونکہ دو ماہ پہلے میں نے دانی اور راحیل کو ایک دوسرے کے بے حد قریب دیکھا تھا

وہ اتنے قریب تھے جتنے دوست نہیں ہو سکتے۔

میں نے ان دونوں کا پیچھا کیا تھا راحیل نے ہی دانی سے کہا تھا تم اپنے بوائے فرینڈ سے کچھ بھی مانگ سکتی ہو تو مجھے 50000 لے دو مجھے پیسوں کی ضرورت ہے اور اس سے اگلے دن ہی دانی نے جھوٹ بولا تھا کہ اس کا بیگ چوری ہو گیا اور اس کے پاس کچھ نہیں ہے روحان نے آپ سے پچاس ہزار مانگ کر دانی کو دیے تھے

اس کے علاوہ بھی بہت بار ایسا ہوا راحیل اور دانی مل کر روحان کو بے وقوف بنا رہے ہیں اور وہ بنتا جا رہا ہے

دانی اس سے کوئی محبت نہیں کرتی سب جھوٹ ہے سب فریب ہے اگر آپ کو مجھ پر یقین نہ آئے تو دانی کے کندھے کی بیک سائیڈ پر آپ ایک آر کا (R) ٹیڈ ویکھ سکتے ہیں جو روحان کے نہیں بلکہ راحیل کے نام کا ہے

وہ ٹیڈ و سال پرانا ہے تب وہ روحان سے نہیں ملی تھی

اور اب وہ دونوں کچھ بڑا پلان کر رہے ہیں روحان سے زیادہ پیسے لینے کے لئے پلیز روحان کو بچا لیجئے عالم بھائی وہ بہت بڑی مصیبت میں پھنسنے والا ہے وہ اسے پوری بات بتاتا اینڈ پر عالم کو دیکھ کر کہنے لگا جو فکر مندی سے اس کی باتیں سن رہا تھا

تراب بھی کافی پریشان لگ رہا تھا
تم فکر مت کرو عمر تم نے اپنی دوستی کا فرض نبھا دیا آگے ہم سنبھال لیں گے ہم تمہارے دوست
کو پھسنے نہیں دیں گے تراب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو عمر مسکرایا

تم اس کے سچے دوست ہو عمر زندگی میں کوئی بھی مصیبت آئی اپنا بڑا بھائی سمجھ کر بنا کسی جھجک کے
میرے پاس آ جانا وہ اس سے ملتے ہوئے بولا
انہیں سب کچھ بتا دیا وہ ریلیکس ہو چکا تھا جبکہ عمر کی باتیں ان دونوں کو بے حد پریشان کر گئی تھی

اب تو دانی سے ملنا ہی پڑے گا عمر کے جانے کے بعد اس نے تراب سے کہا
بالکل ملنا پڑے گا یہ تو بڑی تیز نکلی میں تو کوئی معصوم سی لڑکی سمجھ رہا تھا تراب نے پریشانی سے کہا
تو عالم کر سی سے اٹھ گیا

ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے وہ بس اتنا کہتا آفس سے نکل گیا جبکہ تراب عالم کی میٹنگ اٹینڈ کرنے
کیلئے سیکٹری کو ہدایات دینے لگا

○○○○

اس نے اس یونیورسٹی کے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ سامنے ہی دیوار پر کسی لڑکی کے ساتھ وہ پری پیکر اسے نظر آگئی اس کا دل بے اختیار کر دھڑکا تھا

وہ بے اختیار اسے دیکھنے لگا وہ اس کا سکون تھی اس کی سوچ اس کا خیال اسے ہر پریشانی سے آزار کر دیتا تھا

وہ یہاں اس کے لئے نہیں آیا تھا عالم نے اپنے دل کو سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے دل نے اس کے معاملے میں تو اس کی سننا ہی چھوڑ دیا تھا

وہ اپنی ہی باتوں میں مگن ہنستی ہوئی باتیں کر رہی تھی جب اچانک کچھ کھاتے ہوئے اس کے گلے میں اٹکا مرچی جیسے پوری طرح اس کی رگوں میں دوڑی تھی

وہ بے چینی سے کھانسنے لگی اس کی دوست اچانک اس کی حالت پر پریشان ہوتی بھاگ کر پانی لانے جا چکی تھی اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ چکی تھی وہ ہوا کی طرح اس کے پاس آیا اور اس کی پیٹھ پر تھکنے لگا

اس کی سانس الجھنے لگی تھی جیسے یہ تکلیف اس کی نہیں بلکہ عالم سلطان شاہ کی ہو

دماغ خراب ہو گیا ہے کیا کھاتے ہوئے اس طرح سے کون ہنستا ہے اور کھانے والی چیز نہیں کھائی جاتی تم سے ہوش کہاں تھا لڑکی وہ کی کمر سہلاتا آہستہ آہستہ بات کر رہا تھا جب اس کی سہیلی تیزی سے پانی لائی

یہ لودانی پانی پیو وہ بے چینی سے پانی اسے دینے لگی جبکہ اس کی کھانسی ابھی تک رک نہیں تھی

دماغ خراب ہے کیا تمہارا اس کی سانس اٹکی ہوئی ہے اور تم اسے پانی دے کر جان سے مارنا چاہتی ہو اسے وہ دھاڑتے ہوئے بولا جبکہ دانی کا ہاتھ جو پانی کی جانب جارہا تھا اچانک ہی رک گیا

اس کی سہیلی نے گھبرا کر پانی پیچھے کر لیا
کچھ نہیں ہوا تھا گھانسی رکے گی ابھی تو آرام سے پانی پی لینا اسے نارمل ہوتے دیکھ کر عالم نے سمجھاتے ہوئے کہا

تھینک یو سر کیا سچ میں ایسی کنڈیشن میں پانی نہیں دینا چاہیے اس کی سہیلی حیرانگی سے دیکھ کر پوچھنے لگی

جب سانس اٹکتی ہے پانی دینے سے سانس روک بھی سکتی ہے تھوڑا سا صبر اور سمجھداری سے کام لینا چاہیے وہ آنکھوں سے آنسو صاف کرتی اس کی باتیں سن رہی تھی

آپ وہی ہونا جس نے اس دن مجھے گاڑی سے ٹکرماری تھی وہ اسے پہچانتے ہوئے بولی اس کا انداز بہت مٹھا تھا۔ معصومیت سے سچی آواز عالم کے دل کے تار چھیڑ لگی

اس کی بات پر عالم مسکرایا وہ اسے بھولی نہیں تھی عالم کے لیے یہ خوشگوار احساس تھا

ہاں وہی ہوں اس نے مسکرا کر کہا

تو لیجئے حساب برابر ہو گیا اس دن آپ کی وجہ سے میں مرتے مرتے بچی اور آج آپ نے مجھے مرتے مرتے بچا یا وہ معصومیت سے بولی تو عالم مسکرایا

آپ ہمارے کیمسٹری کے نیوٹیچر تو نہیں ہیں۔ میں نے آپ کو کہیں دیکھا ہے شاید نیوز پیپر یا ٹی وی میں اس کی سہیلی نے پوچھا کیوں کہ آج ایک نیا ٹیچر آنے والا تھا جو پہلے دو بار یونیورسٹی چیک کر کے جا چکا تھا لیکن زیادہ لوگ اسے جانتے نہیں تھی

میرا نام عالم ہے عالم سلطان شاہ میں ایک بزنس مین ہوں اور شاہ اندر سٹیز کا مالک ہوں۔ اس یونی
میں میرا بھائی پڑھتا ہے اور آپ وہ دوسری لڑکی کو نظر انداز کرتا دانی۔۔۔ کو دیکھ کر کہنے لگا
دانی

میرا نام دانی ہے۔

نیں۔۔۔ "وہ زیر لب بڑبڑایا

نیں نہیں دانی آپ مجھے دانی بھی کہہ سکتے ہیں وہ اپنا نام دوبارہ بتانے لگی
دانی تو تم سب کے لیے ہو عالم کے لیے تو اس کی "۔۔۔ نہیں۔۔۔" ہو وہ اس کے کان کے قریب
سرگوشی کرتا دلکشی سے مسکرایا اس کے انداز پر دانی کے جسم میں سنسناہٹ سی ہوئی

کیا مطلب ہے آپ کی اس بے خودہ بات کا اس کے انداز پر اسے غصہ آیا تھا جب کہ اس کی چھوٹی
سی ناک پر غصہ دیکھ کر عالم کے لبوں پر تبسم بکھر گیا

سمجھ جاؤ گی بہت جلدی ساری باتوں کا مطلب سمجھ جاؤ گی اس کے چہرے کی مسکراہٹ اب بھی
قائم تھی

جبکہ وہ اسے غصے سے گھورتی اپنی سہیلی کا ہاتھ تھامتی وہاں سے نکل چکی تھی وہ اسے لوگوں کے
منہ نہیں لگتی تھی

نفرت ہے مجھے ایسے گھٹیا لوگوں سے ذرا سی مدد کیا کر دی اپنی اوقات دکھانے پر آگیا وہ تیزی سے چلتی اچانک سامنے سے آتے لڑکے سے ٹکرائی تھی

یا اللہ رحم۔۔ وہ اپنا بازو سہلاتی اسے گھورتے ہوئے بولی
چلیں کی تمیز نہیں ہے کیا آپ کو اپنی دوست کو تکلیف میں دیکھ اقصیٰ بولی

روحان جو تیزی سے سیڑھیاں اترتا عالم کے آنے کی خبر سن کر نیچے جا رہا تھا اس لڑکی کو دیکھ کر
رک گیا

تمہیں بہت تمیز ہے تو ہر راستہ بدل لو ہم تو ایسے ہی آتے جاتے ہیں اے اقصیٰ کا انداز نہ گوار گزرا
جبکہ دوسری چھوٹی سی لڑکی تو بالکل خاموش تھی لیکن اگر اقصیٰ کو جواب دینا اس نے اپنا فرض
سمجھا اور اسے گھورتے ہوئے بولا

تو پھر آپ یہ لعنت قبول کریں وہ اپنے ہاتھ سے مکا بناتی اچانک کھول کر بولی اس کے انداز نے
روحان کو غصہ دلا دیا تھا

دیکھو لیٹل گرل چوٹ تمہیں گئی ہے اور بکواس یہ کر رہی ہے سمجھاؤ اپنی دوست کو میرے منہ
مت لگے ورنہ چٹکیوں میں اوقات یاد کروادوں گا

رونی بے بی تم کیا جاہلو کے وہ لگتے ہو جاو تمہارا بھائی تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ میں بھی چلتی ہوں
رانیہ کی برتھ ڈے پارٹی ہے میرا جانا ضروری ہے اس کے پیچھے کھڑی دانیہ معارج دانیہ اور
اقصیٰ کو گھورتے ہوئے بولی

دانیہ کسی سے بحث نہیں کرتی تھی نہ ہی سے لڑنا جھگڑنا پسند تھا وہ اقصیٰ کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی
اسے اپنے ساتھ چلنے کو کہہ رہی تھی وہ لڑا کو مزاج ہر گز نہیں تھی

نہ ہی وہ کبھی کسی کو جواب دیتی تھی عالم کی بات میں پہلے ہی اس کا دماغ گھوما کر رکھا تھا
چلو کلاس شروع ہونے والی ہے وہ اقصیٰ کا غصہ کم کرتی اس کا ہاتھ تھا میں اپنے ساتھ لے آئی

اقصیٰ بھی اس پر لعنت بھیجتی دانیہ کے ساتھ آگئی ایسے لوگوں کے منہ لگنے کا ویسے بھی کوئی فائدہ
نہیں تھا

اور دانیہ اتنی حساس طبیعت کی مالک تھی کہ ذرا اسی باتوں کو دل پر لے لیتی وہ اپنی دوست کو
اچھے سے جانتی تھی اسے پتہ تھا کہ عالم کی اس بات نے اس کی رات کی نیند حرام کر دینی تھی

دیکھنے میں کتنا ڈیسنٹ اور رعب دار پر سنیلٹی کا تھا بات سنیں اس کی لعنت ہے ایسے لوگوں پر وہ مسلسل عالم کے بارے میں بات کرتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی جب کہ اقصیٰ پریشان ہو چکی تھی کیونکہ اب یہ بات دانی کے ذہن سے جلدی نہیں جانی تھی

○○○○○○

وہ آتے ہی عالم سے ملا تھا عالم نے بھی خوشی سے اپنے گلے لگایا
آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ آپ آنے والے ہیں اگر بتا دیتے تو یہاں یونیورسٹی کی جگہ کہیں
باہر ملتے

کیونکہ یہاں کوئی ایسا ہے جو زایا بھائی کو میری خبر دیتا ہے پتہ نہیں ان کو کیسے پتہ چل جاتا ہے میں
کب کہاں کیا کرنے والا ہوں

اس نے عالم کو دیکھتے ہوئے کہا تو عالم اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولا
اسے چھوڑو جاودانی کو بلا کے لاو ساتھ لے جاتے ہیں
وہ حکم دے رہا تھا

وہ تو ٹھیک ہے لیکن دانی تو جا چکی ہے اس کی کسی دوست کی برتھ ڈے ہے اس کی پارٹی ہے
روحان نے جلدی سے بتایا وہ جلدی سے جلدی یہاں سے عالم کے ساتھ نکلنا چاہتا تھا کیونکہ وہ
نہیں چاہتا تھا کہ یہ بات زایا تک جائے

لیکن میں تو اسپیشل وقت نکال کر دانی سے ملنے آیا ہوں مجھے اس سے ملنا ہے روحان یہ ضروری
ہے تمہارے لئے بھی اور اس کے لئے بھی عالم نے سیریس انداز میں کہا

ادا ٹھیک ہے نامیں پرسوں آپ کو اس سے ملو اوں گا پرسوں میں اور وہ ڈیٹ پر جانے والے ہیں ہم
ساتھ میں ڈنر کریں گے اسی بہانے آپ اس سے مل لیجئے گا روحان نے سوچتے ہوئے کہا وہ جھوٹ
نہیں بول رہا تھا یہ سچ تھا کہ دانی آج اپنی دوست کی برتھ ڈے پر جانے کے لیے یونیورسٹی سے
جلدی نکل چکی تھی

ٹھیک ہے میں پرسوں اس سے ملوں گا اور اس بار کوئی بہانہ نہیں اپنی گرل فرینڈ کو بھی بتا دینا کہ
مجھے اس سے ملنا ہے ہر حال میں عالم روحان کو شک نہیں ہونے دینا چاہتا تھا اسی لئے اس کی بات
مانتے ہوئے کہا

روحان نے صرف ہاں میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ ہی یونیورسٹی سے نکل آیا تھا

ویسے تو وہ روز ہو سٹل واپس عمر کے ساتھ جاتا تھا لیکن آج کسی وجہ سے آج عمر یونیورسٹی نہیں آیا تھا اور ایک لحاظ سے اس کے لیے اچھا ہی تھا کیوں کہ دانی عمر کو پسند نہیں کرتی تھی اور نہ ہی وہ اس سے ملنے دیتی تھی

○○○○○○

وہ دونوں ابھی لہجے کے لئے ہوٹل میں بیٹھے ہی تھے کہ روحان کا فون بجنے لگا زایار کا فون آتے دیکھ اس کے ماتھے پر پسینہ آیا تھا اس نے ہر طرف دیکھا کہیں کوئی نہیں تھا تو زایار کو خبر کس نے دی

اسلام علیکم ادا کیسے ہیں آپ اس نے سنبھل کر عالم کے اشارے پر فون اٹھایا و علیکم سلام روحان میں ٹھیک ہوں تم اسی وقت یہی یونی کے دوسری طرف جلدی سے قریبی ہسپتال آ جاؤ چاچو کو کسی نے گولی ماری ہے وہ اس سے بس اتنی سی بات بتا کر فون بند کر چکا تھا

ادا بابا جان کو گولی لگی ہے مجھے بھی جانا ہو گا وہ بے چینی سے اٹھ کھڑا ہوا لیکن عالم کو اس کا یہ انداز نہ گوار گزرا تھا وہ اسے ان لوگوں سے دور کرنا چاہتا تھا خاص کر صفدر شاہ سے

اس کا صفر شاہ کے لیے تڑپنا اسے ہر گز پسند نہیں آیا تھا اس اولاد کے لیے اس کا اپنا چچا و اصف
سترہ سال سے پل پل تڑپ رہا تھا

پریشان مت ہو روحان سب ٹھیک ہو گا عالم سمجھاتے ہوئے بولا لیکن وہ کچھ بھی سمجھنے کو تیار نہیں
تھا آنکھوں سے نمی بہنے کو تیار تھی

عالم کو مجبور ہو کر اٹھنا ہی پڑا
تھوڑی ہی دیر میں وہ اسے ہسپتال کے باہر اتارنا خود اپنے آفس کی جانب جا چکا تھا
اگر وہ چاہتا تو اپنے کسی بھی بندے سے دانی کے متعلق ساری انفارمیشن لے سکتا تھا

لیکن انفارمیشن دینے والا کبھی بھی اس انسان کے اندر کا حال نہیں جان سکتا تھا جبکہ عالم کسی کی
بھی آنکھوں میں دیکھ کر جان سکتا تھا کہ وہ کس طرح کی فطرت کا مالک ہے

اسی لیے وہ اس کی انفارمیشن لینے کے بجائے خود اس سے ملنا چاہتا تھا
لیکن ہر بار کچھ نہ کچھ ایسا ہو جاتا کہ وہ اس سے ملاقات نہیں کر پاتا شاید پرسوں ملاقات ہو جائے
ایک امید کے ساتھ عالم نے روحان کی زندگی باندھ رکھی تھی

oooo

میرے بچوں میں بالکل ٹھیک ہوں بس گولی چھو کر گزر گئی ہے ان لوگوں کا ارادہ صرف مجھے
ڈرانے کا تھا

سنیہا کو روتے دیکھ وہ اسے اپنے سینے سے لگائے سمجھا رہے تھے جبکہ روحان بالکل پاس بیٹھا
آنکھوں میں آنسو لیے دیکھ رہا تھا

کون کہہ سکتا تھا کہ وہ ان کا سوتیلا باپ ہے۔
باباجان اب آپ کام نہیں کریں گے آپ گھر پر رہیں کوئی ضرورت نہیں ہے کسی سے دشمنی
کرنے کی سنیہا سرخ آنکھیں اٹھائے انہیں دیکھتے ہوئے سختی سے حکم دے رہی تھی

اس کے لب و لہجے پر وہ مسکرائے

ویسے وہ چپ چاپ شرمائی شرمائی رہتی تھی مگر غصے میں پوری پاکیزہ پارٹ ٹو تھی

جو میری جان کا حکم لیکن میں کوئی دشمنی نہیں مول لے رہا تھا بیٹا یہ دشمنیاں تو اٹھائیس سال سے میرے ساتھ چل رہی ہیں

جو شخص ایمان داری سے اپنا کام کرتا ہے دنیا اس کی دشمن بن جاتی ہے لیکن آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں آپ کے بابا بہت بہادر ہیں

ایسے چھوٹے موٹے واقعات آپ کے بابا کو ان کے مقصد سے ہٹا نہیں سکتے اور روحان بیٹا مرد بنو بچوں کی طرح رونے والی عمر گزر چکی ہے روحان کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولے

اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو ہمارا کیا ہوتا بابا اس کی آنکھوں میں کب سے بیتاب آنسو نکل کر گال پر آ گئے تھے

جبکہ زقیار اور شیر چاچو کو ان دونوں کے ساتھ مصروف دیکھ کر باہر نکل آئے تھے

وہ تھوڑی دیر میں چاچو کو ڈسچارج کرنے والے تھے انہیں جب یہ خبر ملی کسی نے چاچو کو گولی لگی ہے تو شیر بھی گھر پر ہی تھا

سکندر شاہ کے بار بار پوچھنے پر شعر کوئی نہیں بتانا کے صدر چاچو کو گولی لگی ہے اور یہ بات سیڑھیوں سے اترتی سے نہانے سے ملی تھی جس کے بعد وہ ضد کر کے ان کے ساتھ چلی آئیں سارے راستے میں وہ روتی ہیں آئی تھی

وہ تو اللہ کا کرم تھا کہ چاچو بالکل ٹھیک تھے گولی بس بازوں کو ذرا سی چھو کر گزر گئی تھی یہ ایک نیا کیس تھا جس میں سیاست کی کسی جانی مانی شخصیت کے بیٹے نے سڑک پر کسی کا ایکسیڈنٹ کر کے اسے جان سے مار ڈالا تھا

صدر شاہ بہت چالاکی سے اس کیس کو جیت رہے تھے اور روز بروز تارینوں سے بھی تنگ تھے آج وہ اس کیس کا فیصلہ سننے کے لیے جا رہے تھے کہ راستے میں ہی ان پر حملہ کر دیا گیا نتیجے اس وقت وہ ہسپتال میں تھے

لیکن ان کے حوصلے بلند تھے ان کا کہنا تھا کہ وہ شخص کو سزا دلوا کر رہیں گے سڑک پر چلنے والے انسان کوئی کیڑے مکوڑے نہیں کہ کوئی بھی آکر کچل ڈالے

زایار کو اپنے چاچو کی سوچ پر فخر تھا اور وہ ہر قدم پر ان کے ساتھ تھا شیر نے گھر پہ فون کر کے سب کو ان کی خیریت بتائی تھی اور کہا تھا کہ رات تک وہ لوگ واپس آجائیں گے۔

زایار ہسپتال کی مینجمنٹ سے ڈسچارج کے پیپر لینے جا چکا تھا

○○○○○

دن تیزی سے گزر رہے تھے سینہ اور لالی کے پیپر شروع ہو چکے تھے پتہ نہیں اچانک کیا ہوا تھا جو بریرہ نے پازیب کو آنے سے منع کر دیا اس کے دس دن کے کام پر بریرہ نے اسے پورے مہینے کی تنخواہ دی تھی لیکن پریشانی اس بات کی تھی کہ صرف دس دنوں میں ہی ہادی اس کے بے حد قریب ہو چکا تھا

اور اب اس کی ضدی تھی کہ پازیب کو لاوالالی اور سنیہا کے پاس تو اس کے لئے بالکل وقت نہیں ہوتا تھا پیپر دینے کے بعد وہ ساری کلاس کی لڑکیاں مل کر اگلے پیپر کی تیاری کرتے شام پانچ بجے تک گھر واپس آتی تھی

اور آتے ہی تھکاوٹ سے اتنا برا حال ہوتا کہ انہیں کھانے پینے کا بھی ہوش نہیں رہتا ایسے میں ہادی کو ٹائم دینا ان کے لئے بے حد مشکل تھا

اور اوپر سے ہادی کی ایک ہی ضد تھی کہ اسے پازیب چاہیے بریرہ تو بہت پریشان کر گئی تھی یہ نہیں تھا کہ پازیب اسے بری لگتی تھی یا وہ اس سے نفرت کرتی تھی زایار نے اسے نوکری سے نکالنے کے لیے کہہ دیا تو اس نے نکال دیا

اور اب زایار نے اسے نیا حکم دینے والا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے ہی ملازمہ نے آکر بتایا تھا کہ زایار اسے کمرے میں بلایا رہا ہے وہ فوراً کمرے میں آئی

زایار اس کے انتظار میں بیٹھا تھا اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہی وہ اپنی بات شروع کر چکا تھا

کل تم میرے ساتھ تمام گھر والوں کے سامنے یہ بات کہو گی کہ میں دوسری شادی کر رہا ہوں اور تمہیں اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے تمہاری اس میں مکمل رضامندی شامل ہے

مطلب کہ وہ بندوق اس کے کندھے پر رکھ کر چلا رہا تھا
میں ایسا کیسے کر سکتی ہوں سارے گھر والے کیا سوچیں گے وہ تو الٹا مجھے ہی سمجھانے لگے گے کہ
میں غلط کر رہی ہوں اور سب ہی جانتے ہیں کہ میں ایسا کوئی کام کبھی نہیں کر سکتی اس لیے بہتر
ہو گا کہ آپ خود ہی یہ سب ---

بند کرو اپنی بکواس زیادہ ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم ان لوگوں کی سوچ کو آسانی سے بدل سکتی ہو

کوئی کیا سوچتا ہے تمہیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے تم جو سوچتی ہو وہ دوسرے کے ذہن میں ڈالنے کی قابلیت رکھتی ہو

جاؤ اور سب کو کہہ دو کہ تم اپنی مرضی سے میری دوسری شادی کروانا چاہتی ہو خبردار جو سب کے سامنے مظلوم بننے کی کوشش کی اگر تم نے مجھے میرے گھر والوں کے سامنے ظالم دیکھا کر انہیں میرے خلاف کرنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا بیرا نیگم مجھ سے برا اور کوئی نہیں ہوگا

اگر چاہتی کہ جو باتیں چھپی ہوئی ہیں کسی کے سامنے نہ آئے تو جو میں کہتا ہوں وہ کرتی جاؤ۔ ورنہ تم جانتی ہو کہ حقیقت کھلنے کے بعد کیا ہوگا

مجھے کوئی سخت فیصلہ کرنے پر مجبور مت کرو۔ میں تمہاری حقیقت کھل کر بھی پازیب سے شادی کر سکتا ہوں

وہ اسے دھمکا رہا تھا بیرا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

آپ میری ایک غلطی کی کتنی سزا دیں گے مجھے وہ اپنے گال رگڑتے ہوئے بولی

غلطی۔۔۔۔۔ تم نے غلطی کی تھی۔۔۔۔۔ غلطی نادانی میں ہوتی ہے بریرہ بیگم جو تم نے کیا وہ غلطی نہیں تھی۔۔ اور نہ ہی تم نادان ہو

لیکن تمہیں لگتا ہے ناکہ تم نے غلطی کی تو خود سے پوچھو وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے ایک ہی جھٹکے میں کھڑا کرتا شیشے کے سامنے دھکا دے چکا تھا

پوچھو خود سے جو تم نے کیا کیا وہ ایک غلطی تھی یہ تمہیں بتائیے گا جو تم نے کیا وہ غلطی نہیں بلکہ گناہ سے بھی بڑا گناہ تھا

تمہارے گناہوں کے سامنے تو سارے گناہ توبہ بھی کر لیں اور تم کہتی ہو کہ تم نے غلطی کر دی مجھے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر تم شر مندہ ہو تم کچھ بتا رہی ہو تو تم زندہ کیسے ہو کیونکہ اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد تو تمہیں مر جانا چاہیے تھا

کوئی بھی انسان اپنے سینے پر اتنا بڑا بوجھ لے کر زندہ نہیں رہ سکتا۔
وہ اسے گھورتے انتہائی نفرت سے بولا

جس دن تمہیں تمہاری غلطی گناہ لگنے لگے گی اور تمہیں احساس ہوگا کہ تم نے کیا کیا ہے اس دن تم زندہ نہیں رہ پاؤ گی بریرہ

خیر تمہیں آج شام ہی سب کے سامنے اس بات کا اعلان کرنا ہوگا وہ خود کوریلیکس کرتا باہر نکل چکا تھا جبکہ بریرہ اپنا عکس آئینے میں دیکھ کر نظر جھکا گئی

○

میں تمہیں آخری بار سمجھا رہا ہوں لالی اس بار اگر تم نے غلط کیا نہ تو یہ اسٹک میں تم پر توڑوں گا وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی اسٹک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تو لالی جو پہلے ہی اس کے ڈانٹنے پر آنسو ضبط کرتی لال ہو چکی تھی فوراً ڈر کر اپنی کتاب پر جھک گئی

کل ان کا آخری پیپر تھا
لالی تو بہت خوش تھی کہ اس کی جان چھوٹنے والی ہے لیکن اس مونچھڑنے کہاں اسے سکون کا
سانس لینے دینا تھا

یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ اس مونچھڑ کے ہاتھوں وہ بچ جائے زایار کو بھی آج ہی ضروری کام نکلنا تھا

سنیما تو شیر کے غصے سے شروع سے ہی خوف کھاتی تھی اور اسے اچھے بچوں کی طرح پڑھتی اسے سب کام ٹھیک کر کے دے رہی تھی

اپنی معصوم سہیلی پر ترس بھی بہت آ رہا تھا جو اس ہٹلر کے ہاتھ چڑھ گئی تھی
یہ کیا ہے۔۔۔ لالی میں تم سے پوچھ رہا ہوں یہ کیا ہے یہ سوال ابھی میں نے تمہیں 8 بار سمجھایا
ہے

اور تم اسے پھر غلط کر رہی ہو کوئی اتنا کند ذہن کیسے ہو سکتا ہے
اگر یہی حال رہا تو تم پاس کیسے ہو گی اور کیا باقی پیپر ز بھی تم نے اسی طرح دیئے ہیں وہ حیرانگی سے
دیکھ رہا تھا

وہ جانتا تھا کہ وہ نالائق ہے لیکن حالات اتنے خراب ہیں اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

ببب۔۔۔بس۔۔۔ببب۔۔۔بہت ہو گیا۔۔۔مم۔۔۔مجھے۔۔۔نہیں پڑھنا۔۔۔آآآ۔۔۔آپ کے پاس۔۔۔جا جا جا رہی ہوں میں یہاں۔۔۔۔۔سے وہ اپنا سرخ چہرہ اتھیلیوں سے رگڑتی اٹھ کھڑی ہوئی آنسو لڑک کر گال پہ آگئے تھے جنہیں وہ بے دردی سے صاف کر رہی تھی

بیٹھ جاؤ آرام سے ملازم نہیں لگا ہوں تمہارے بھائی کا وہ مجھے یہاں بیٹھا کر گیا ہے اپنی جگہ یہ سارے ڈرامے تم اپنے بھائی کے سامنے کرنا بیٹھ جاؤ اور یہ رونادھونا بند کرو ایک تو آتا جاتا کچھ ہے نہیں اور بیٹھ کر رونادھونا شروع کر دیتی ہے

اور یہ روٹھ کر جانے والے ڈرامے اپنے بھائی کے سامنے کرنا میرے سامنے نہیں اگر تم اس پیپر فیل ہوئی نا تو کسی کا لحاظ نہیں کروں گا میں اپنی نیند برباد کر کے یہاں بیٹھا ہوں تمہیں پڑھانے کا شوق نہیں ہے مجھے

سنیہا بیٹا تمہارا ہو گیا جا کر سو جاؤ صبح پیپر دینے جانا ہے وہ سنیہا کو اٹھنے کا کہنے لگا جبکہ لالی کو ابھی تک چھٹی نہیں ملی تھی وہ سراسے بیٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا

اس کی سرخ نیند سے بھری آنکھوں سے ڈر کر وہ فوراً دوبارہ بیٹھ گئی جبکہ سنیہا کو اپنے کمرے میں جانا تھا کیوں کہ شیر اسے جانے کا کہہ چکا تھا اور اب وہ اپنی سہیلی کی کوئی مدد نہیں کر سکتی تھی

ادھر دیکھو آخری بار سمجھا رہا ہوں اگر اس بار غلط ہوا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا نظر اوپر کرو بعد
میں رونادھونا وہ سر جھکائے آنسو بہا رہی تھی جب شیر نے شیر کی دھاڑ سے کہا

وہ اس کے قریب کھڑے ہو کر سوال سمجھنے کی کوشش کرنے لگی ایک تو نیند سے برا حال تھا
دوسرا اسے ڈر بھی لگ رہا تھا اور رونا بھی آ رہا تھا ایسے میں خاک ہی اس کے پلے کچھ پڑنا تھا

لیکن یہ بات تو اس نے طے کر لی تھی کہ اب آگے پڑھائی ہی چھوڑ دے گی پتا نہیں کب یہ شیر
ٹیچر بن کر متھے لگ جائے

کرواب تم حل کر کے دکھاؤ وہ اسے بیٹھنے کا کہتا دوبارہ سوال اس کے سامنے رکھ چکا تھا جس کو وہ
ایک بار پھر سے اپنے ہی طریقے سے حل کرنے لگی

یہ زایا نہیں تھا جسے وہ باتوں میں بہلا پھسلا کر وقت گزار لیتی یہ تو فضول بات بھی نہیں کرنے
دیتا تھا

قلم رکنا نہیں چاہیے وہ کب سے اسے کاپی پر جھکے سوال کو گھورتے دیکھ کر بولا تولالی بوکھلا کر فوراً
پن چلانے لگی

لکھنا کیا تھا کیا نہیں اس کے بالکل ذہن میں کچھ نہیں تھا

اس کے اٹے سیدھے الفاظ پر شیر نے اگلے ہی لمحے کاپی اس کے ہاتھ سے چھین لی تھی
کیا زندگی میں کوئی ایسا لمحہ آسکتا ہے جب میں یہ سوچوں

کہ میں عقل آگئی ہے فضول لڑکی یہ کیا حرکت ہے اب تک تمہارے دماغ میں کچھ نہیں گھسا

دل کرتا ہے رکھ کر لگاؤں دوسرے میں درد ہو گیا ہے لیکن اس کے سر میں گھسا کچھ نہیں وہ اٹھا کر
کاپی صوفے پر پھینک چکا تھا

جاؤ جا کر چائے بنا کر لاؤ وہ آرڈر دیتا اپنا سر دبانے لگا لالی سوس سوس کرتے اپنی بڑی بڑی آنکھوں
سے اسے گھورنے لگی اس کا چہرہ اور چھوٹی سی ناک رونے کی وجہ سے بے تحاشا سرخ ہو چکی تھی

بہری ہو آواز نہیں آرہی جاؤ جا کر چائے بنا کر لاؤ اس بار وہ غصے سے دہراتو لالی 120 کی سپیڈ سے
نیچے بھاگ گئی تھی

بیوقوف لڑکی کل یہ پیپر دے کر آئے گی اور نہ جانے جو دیے ہیں ان میں کون سے کارنامے سر
انجام دے کر آئی ہے

یا اللہ اس لڑکی کے ساتھ میرے فیوچر پر رحم فرما نا وہ دونوں ہاتھ دعا کے لیے اٹھاتا آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اور اس کی کاپی اٹھا کر کوئی آسان طریقہ نکالنے لگا اس کی دماغ میں بات گھسانے کا

جس میں اب وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہو گیا تھا ہو سکتا ہے اس طریقے سے یہ سوال اسے سمجھ آ جائے اسے پڑھاتے ہوئے اسے زیادہ خود محنت کرنی پڑ رہی تھی

اتنا پریشان تو وہ اپنے پیپرز کے دوران نہیں ہوا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ ایف ایس سی تک پہنچی کیسے

تھوڑی ہی دیر میں وہ سو سو کرتی چائے کا کپ ٹیبل پر پٹک چکی تھی

اس کی سرخ آنکھیں اور ناک سے سو سو کرتے دیکھ شیر کے دل میں ہلچل سی پیدا ہوئی ہری ہلچل تو تب سے ہو رہی تھی جب سے وہ اسے پڑھ رہا تھا اس کے آنسو نے اچھا خاصا بے قرار کر دیا تھا

اگر وہ اس وقت اس کی دسترس میں ہوتی تو اپنے لبوں سے آنسو چن کر اسے اپنے سینے سے لگا کر
پر سکون کرتا

لیکن فی الحال وہ اس کے آنسو صاف کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا تھا
اس کے چہرے کو دیکھتا وہ سوچوں کی گہری کھائی میں اتر رہا تھا جب اچانک ہی اس کا فون بجایا
جھٹکے کے ساتھ وہ سیدھا ہوا

لاحول ولا قوۃ۔۔۔ یل کیا سوچ رہا تھا وہ اپنے آپ پر لاحول پڑھتا فون دیکھنے لگا

شیر نے ٹیبل پر ایک چاکلیٹ پھینکی جو اس کی چائے کے کپ کے بالکل ساتھ گری تھی
جلدی سے کھاؤ اسے تب تک میں فون سن کے آتا ہوں پھر پڑھائی شروع کرتے ہیں وہ اٹھ کر باہر
نکلنے لگا جب اسے ناراضگی سے بھرپور آواز سنائی دی

مجھے نہیں چاہیے وہ سو سوں کرتی اپنی کتاب پر جھک گئی شیر بنا کچھ بولے ٹیبل کے پاس آیا
چو کلیٹ جیب میں ڈالی ساتھ ہی اپنی چائے کا کپ اٹھایا اور باہر نکل گیا
اس کی اس حرکت پر لالی کو مزید رونا آنے لگا

یہ کون سا طریقہ تھا منانے کا وہ روتی ہوئے دوبارہ کتاب پر جھک گئی اب اسے ایک اور غم بھی تھا اس کے نخرے نہیں چلے تھے اور چو کلیٹ جاچکی تھی

کاش نخرے دکھانے کی بجائے چو کلیٹ اٹھالیتی ڈانٹ کا غم ہی کم ہو جاتا لیکن اب کیا ہو جب چڑیاں چگ گئیں کھیت وہ ادا سی سے دوبارہ اپنی کتاب پر جھک کر سوال حل کرنے کی کوشش کرنے لگی تھوڑی دیر میں واپس آیا تو وہ صوفے کے ساتھ رکھے گہری نیند میں اتر چکی تھی

اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اتنا سخت جھٹکا دیا کہ وہ ہر بڑا آکر اٹھ بیٹھی پڑھائی کے لیے ایک جھٹکا کافی ہے یا ایک اور دوں اور کس کی اجازت سے سو رہی تھی جب تک یہ سوال حل نہیں ہوتا تم سو نہیں سکتی وہ اسے ایک بار پھر سے سوال کی طرف متوجہ کر گیا

وہ چائے پی چکا تھا اور لالی بنا کچھ بولے کر سوال حل کرنے لگی ابد ر افسوس ہی افسوس تھا کاش وہ چو کلیٹ لے لیتی

اس بار اس نے بہت دل لگا کر سوال حل کر کے اسے دیا وہ آہستہ آہستہ سوال چیک کرتا کافی خوش ہو رہا تھا لیکن آدھا سوال صحیح اور باقی غلط تھا لیکن یہ بھی غنیمت سے کم نہ تھا اسے کچھ تو سمجھ آیا تھا

بہت اچھی کوشش ہے اس نے تھوڑی امید سے کہا تھا لالی خوش ہو گئی جیسے اس نے سارا سوال ٹھیک کر دیا ہو

بس ہو گیا جان چھوٹ گئی اب میں جا رہی ہوں سونے

خبردار جو مجھے روکا۔۔۔

اور خبردار جو مجھے ڈانٹا۔۔۔

اور خبردار جو کبھی مجھے پڑھانے آئے۔۔۔۔

مجھے نہیں پڑھنا آپ کے پاس میرے اپنے ادا میسٹ ہیں

اللہ پوچھے گا معصوموں کے ساتھ ظلم کرنے پر اللہ کبھی معاف نہیں کرتا

اس کا روز آخرت الگ سے حساب ہوگا

وہ بناتی اٹھنے لگی جب شیر نے اس کی امیدوں پر پانی پھیر کر اسے دوبارہ بیٹھنے کے لیے کہا

کاش اللہ اس بات کا بھی حساب لے کے عاشق پر سرخ نگاہوں سے وار کیوں کیے گئے وہ زیر لب
بڑبڑاتا وہ بک اس کے سامنے پھر سے کھول چکا تھا

میں نے کہا کوشش اچھی ہے یہ نہیں کہا کہ ٹھیک کیا ہے دوبارہ کرو وہ اسے گھورتے ہوئے بولا
لالی کی شکل رونے جیسی ہوگی

کیا گناہوں کی سزا اسی کو کہتے ہیں اس نے سوچا
لیکن وہ تو معصوم تھی اس نے بھلا کون سے گناہ کیے تھے جس کی سزا اسے اس شخص کی صورت
مل رہی تھی

ز قیاداد میں آپ سے پکی والی ناراض ہوں وہ دل ہی دل میں زایار سے مخاطب ایک بار پھر سے
سوال حل کرنے لگی

رات کے تین بج چکے تھے فائنی لالی کا سوال حل ہو گیا شیر کو تھوڑا سا سکون ملا تھا
اسے بنا شاباشی دیے وہ اٹھ کھڑا ہوا اس کے سات گھنٹے برباد کرنے کے بعد اگر وہ کچھ سمجھ گئی تھی
تو وہ شاباشی کی حقدار ہر گز نہیں تھی

لیکن لالی کو اس کا یہ انداز بالکل اچھا نہیں لگا تھا
وہ خاموشی سے کتابیں بند کرنے کا کہتا اٹھ کر باہر نکل گیا جبکہ لالی منہ بناتی بیڈ پر ڈھیر ہوتی نیند کی
وادیوں میں گم ہونے یہ والی بھی کے اس کے ہاتھ سے کوئی چیز ٹکرائی

اس نے فوراً اٹھا کر دیکھا یہ وہی چو کلیٹ تھی جو وہ لینے سے وہ انکار کر چکی تھیں اس کی آنکھیں
چمک اٹھی تھی اس نے جلدی سے چا کلیٹ کھولی

تین ہی بائٹ کے اندر اسے ہضم کرتی بیڈ پر لیٹ گئی اب اسے پر سکون نیند آنی تھی ورنہ شاید خو
اب میں بھی یہ چو کلیٹ آکر اس سے سوال کرتی کہ تم نے مجھے لینے سے انکار کیوں کیا

اور پھر لالی کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا لیکن اب شاید وہ اپنے خوابوں میں اس چو کلیٹ کے
ساتھ کیل ڈانس کر رہی ہوگی

تقریباً دس منٹ کے بعد شیر دوبارہ کمرے میں آیا وہ اپنا فون یہی بھول گیا تھا اس نے ایک نظر بیڈ پر بے ترتیب پڑی لالی کو دیکھا جس کے لبوں پر چاکلیٹ لگی ہوئی تھی وہ بے اختیار مسکرا کر اپنا فون اٹھانے لگا خود کو بہت روکنے کے باوجود بھی وہ اس کے قریب جانے سے خود کو روک نہیں سکا

اس نے آہستہ سے اپنی جیب سے رومال نکالا اور اس کے ہونٹ صاف کیے میری لالی میری جھلی۔ محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتا لائٹ آف کرتا کمرے سے باہر نکل آیا

میں بہت جلدی یہ فاصلے مٹاؤنگ لالی تمہارے بغیر گزارا کرنا واقع ہی مشکل ہوتا جا رہا ہے وہ خود سے کہتا اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھانے لگا

○○○○○

آخری پیپر دے کر وہ پرسکون سی ڈرائیور کے ساتھ گھر واپس آرہی تھی ساری ٹینشن ختم ہو گئی تھی لالی نے پہلی بار اپنے بل بوتے پر سارا پیپر دیا تھا

جس پر سینہ انے اسے دل کھول کر داد دی

آج شام کو وہ اس کے ساتھ باغ چلنے کے لیے بھی تیار ہو گئی تھی پچھلے کچھ دنوں سے وہ بہت ضد کر رہی تھی کہ اسے باغ میں جانا ہے

لیکن سنیما پیپر کی ٹینشن کی وجہ سے کہیں نہیں جا رہی تھی لیکن آج پیپر ختم ہوتے ہی اس نے خود لالی کو کہا کہ شام کو باغ میں چلیں گے جس پر لالی کھل چکی تھی وہ اپنی باتوں میں مگن جب اچانک ڈرائیور نے بریک لگا کر گاڑی روکی اور تیزی سے گاڑی سے نکل کر سامنے والی گاڑی والے کو کچھ کہنے لگا

راستے سے ہٹائیں گاڑی چھوٹے سرکار

یہ کون سا طریقہ ہے ڈرائیور دبے سے لہجے میں کہنے لگا

یہ ترات حیدر شاہ کا طریقہ ہے جس راستے سے ہم آتے ہیں وہ ہمارا ہو جاتا ہے گاڑی ہٹاؤ ورنہ اس ریوالور کی چھ گولیاں تمہارے دماغ میں اتار دوں گا وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے ریوالور سے اسے ڈراتے ہوئے بولا نجانے کیوں شاہ حویلی کے ملازمین کو ڈرتا دیکھ سے بہت خوشی ہوتی تھی

اور اس بار بھی ایسا ہی ہوا تھا

ٹھیک ہے ہم گاڑی ہٹا رہے ہیں لیکن یہ نہ کریں چھوٹے سرکار گاڑی میں بیٹیاں بیٹھی ہیں خوف
زدہ ہو جائیں گیں
ہم نہیں چاہتے بچیاں ڈر جائیں وہ بہت عاجزی سے بولا تو تراب نے ایک نظر گاڑی میں موجود دو
کالی چادر ڈالی تھی

ایک چہرے کو تو کروڑوں میں پہچان سکتا تھا
اس نے ایک نظر گھور کر اپنے خبری کو دیکھا وہ تو بس تھوڑی دیر انٹر ٹین ہونے کے لئے شاہ حویلی
کے ملازم کو ڈر رہا تھا

اگر اس سے اندازہ ہوتا کہ گاڑی میں اس کی جان سے عزیز ہستی موجود ہے تو وہ ایسی حرکت کبھی
نہ کرتا

نکلویہاں سے وہ ریولوار والے ہاتھ سے اشارہ کرتا اسے جانے کا کہہ رہا تھا جبکہ سنیہا

خوفزدہ سی اپنے چڑیا جیسے دل پہ ہاتھ رکھے ریولوار والے ہاتھ دیکھ رہی تھی

جب کہ لالی بھی اچھی خاصی خوفزدہ ہو چکی تھی اس کا سارا ٹینشن پشن حویلی کی حدود تک تھا باہر کیا ہوتا ہے کیوں ہوتا ہے اسی کوئی لینا دینا نہ تھا

کیا ہوا چاچا سب خیریت تو ہے ڈرائیور کو واپس گاڑی میں آکر بیٹھے دیکھ لالی نے فکر مندی سے پوچھا تو چاچا مسکرا دیئے

ہاں بی بی چھوٹے سرکار ہم سے کوئی بات کر رہے تھے اسی لیے راستے میں ہمارا انتظار کر رہے تھے کوئی ڈرنے والی بات نہیں ہے وہ بہانہ کرتے ہوئے کہنے لگے وہ ہر گز یہ بات زایا یا شیر کے کانوں تک نہیں جانے دے سکتے تھے اگر ایسا ہوتا تو پھر نہ جانے کیا ہوتا

○○○○○

پیسپر ختم ہونے کے بعد اب وہ پرسکون ہو چکی تھی آج باغ جانے کا ارادہ تھا لیکن اماں نے منع کر دیا اور کہا کہ کل ہادی کو بھی لے جانا ہادی بھی ان کے ساتھ آنا چاہتا تھا لیکن اسے بخار تھا

اور اگر وہ ہادی کے سامنے چلی جاتی تو اس کا دل ٹوٹ جاتا اپنے پیسپر سے فارغ ہو کر تو وہ اپنا سارا وقت اس گڈے کے ساتھ ہی گزرنے والی تھی

سب نے یہی کہا تھا کہ پازیب کو اچانک نوکری سے نکال دینے کی وجہ سے ہادی کا یہ حال ہوا ہے
دس دن ہی سہی لیکن وہ ہادی کے بے حد قریب ہو چکی تھی
وہ ہادی کے لئے اتنی عزیز ہو چکی تھی کہ جب تک وہ اس سے روز ملتا اسے سکون نہیں آتا

پہلے ہادی نے ضد کر کے رکھیں کہ اسے پازیب چاہیے اور ہر طرف سے جب اسے نہ امید ی نظر
آئیں تو اپنے آپ کو ہی بیمار کر لیا

زایا اپنے بیٹے کی بیماری کا سن کر کمرے میں آیا تو اسے بیڈ پر لیٹا دیکھ کر اس کے پاس ہی لیٹ گیا
کیا بات ہے میرا بچہ اتنا بیمار کیوں ہو گیا وہ اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولا تو ہادی ایک نظر
اسے دیکھ کر کہنے لگا

کوئی بھی ہادی سے پیار نہیں کرتا کوئی اس کے ساتھ نہیں کھیلتا
ہادی کے بہن بھائی بھی نہیں ہیں جن کے ساتھ وہ کھیلے اپنی ٹوٹس شئیر کرے
جس کے ساتھ ہادی باتیں کرے

سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں لگے رہتے ہیں ہادی کو کوئی پیار نہیں کرتا وہ اس کے سینے پر سر رکھ کے آہستہ آہستہ بول رہا تھا جب کہ وہ اس کی معصومانہ باتیں سنتا اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہا تھا

آپ کو پتہ ہے پازیب ہادی پیار کرتی تھی اس کے ساتھ کھیلتی تھی باتیں کرتی تھی پھر گندی ماما نے اس کو بھی بھیج دیا

ہادی کی کوئی دوست نہیں ہے ہادی کو پازیب چاہیے وہ ہادی کی دوست ہے وہ ہادی سے پیار کرتی ہے ہادی کے ساتھ کھیلتی ہے اس سے باتیں کرتی ہے وہ ایک ہی سانس میں بولتا چلا گیا

صرف ہادی کو نہیں بلکہ ہادی کے بابا کو بھی پازیب چاہیے اس نے مسکراتے ہوئے ہادی کا ہاتھ کیوں اور پھر اٹھ کر کھڑا ہوا

بابا جانی آپ کہاں جا رہے ہو وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا تو زیار نے جھک کر اس کے دونوں ہاتھ چومیں

ہادی کے بابا ہادی کی دوست کو ہمیشہ کے لئے لینے جا رہے ہیں کچھ ہی دن میں ہادی کی دوست ہمیشہ کے لئے ہادی کے پاس آجائے گی

سچی بابا اس کی بات پر وہ اچانک بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا

موچی بابا کی جان وہ اسے اپنے سینے سے لگاتا میڈیسن دے کر باہر آ گیا تھا ہال میں سب باتوں میں مصروف تھے

بریرہ نے اچانک ہی بے ساختہ نظر اس کی جانب دیکھا جو کافی دیر سے اسے دیکھ رہا تھا اور اس کا اگلا اشارہ سمجھتے ہی بریرہ گھبرا کر سب گھر والوں کو دیکھنے لگی اور پھر بہت ہی ہمت کر کے سب کو مخاطب کیا

oooooooo

سکندر شاہ صفدر شاہ اور شاہزاد شاہ تینوں بھائی اس کی طرف متوجہ ہوئے
جی بیٹا جی کہیں کیا کہنا چاہتی ہیں سکندر شاہ نے اپنی لاڈلی بہو کو دیکھتے ہوئے کہا جو کافی گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی

اس کی گھبراہٹ پر سب لوگ ہی اسے دیکھنے لگے
جبکہ زایا زآہستہ آہستہ چلتا پر سکون سا سامنے لگے صوفے پر بیٹھ کر ٹیبل سے چائے کا کپ لیے یہ
سارا منظر انجوائے کرنے لگا

دیکھیں آپ لوگ میرے فیصلے کو غلط مت سمجھئے گا میں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے وہ تمہید باندھتے ہوئے بولی بات وہ سب سے کر رہی تھی لیکن دیکھ صرف اور صرف سکندر شاہ کو رہی تھی جنہوں نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی کی

آج سے سات سال پہلے میری اور زایار کی شادی جن حالات میں ہوئی ہوں کسی سے بھی چھپی ہوئی ہے نہیں

زایارے ہر طریقے سے میرے ساتھ نباہ کرنے کی کوشش کی لیکن میں دیکھ سکتی ہوں کہ زایار میرے ساتھ خوش نہیں ہیں

میں چاہے کتنی بھی کوشش کر لوں ان کے معیار پر پوری نہیں اترتی زایار کسی سے کچھ نہیں کہتے بس خاموشی سے یہ زندگی جی رہے ہیں ایک ناپسندیدہ زندگی لیکن کب تک میں ان سے محبت کرتی ہوں انہیں اس طرح سے گھوٹ کر جیتے نہیں دیکھ سکتی۔ وہ کہتی ہوئی اپنے ہی الفاظ پر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

تمہاری ان سب باتوں کا کیا مطلب ہے بریرہ بیٹا صاف بات کرو اس کے رونے پر سکندر شاہ بے چینی سے پوچھنے لگے

تایا ابو پلیز میری بات مانیں۔ مجھے انکار مت کیجئے گا میں بہت آس لے کر آئی ہو
آپ زایار کی دوسری شادی کرادیں مجھے کوئی اعتراض نہیں میں خود ایسا چاہتی ہوں زایار بھی
دوسری اولاد کے خواہشمند ہے اور میں اپنی بیو قویوں کی وجہ سے ان کی کوئی خواہش پوری نہیں
کر سکتی

میں نے بہت غلطیاں کی ہیں تایا ابو لیکن زایار نے مجھے ہر حامی کے ساتھ قبول کیا یہاں تک کہ وہ
میری وجہ سے اپنی محبت سے منہ موڑے بیٹھے ہیں نکاح کے شرائط میں یہ شرط تھی کہ وہ جب
چاہے دوسرا نکاح کر سکتے ہیں لیکن آپ سب کی خوشی کے لیے انہوں نے ایسا نہیں کیا

لیکن میں ان کو ان کی محبت سے محروم نہیں کر سکتی میں ان کو دوسری شادی کی اجازت دیرتی
ہوں اور آپ لوگ اعتراض نہیں کریں گے پلیز وہ روتے ہوئے سکندر شاہ کے قدموں میں بیٹھی
ان کی منتیں کر رہی تھی

زایار نے آئی برواچکا کر اسے داد دی

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا بریرہ خود پر سوتن لانے کی باتیں کر رہی ہو ایسا ممکن نہیں ہے اور اگر ایسا کچھ ہوتا تو زیار خود کہتا ہم سے کہ وہ کسی سے محبت کرتا ہے وہ اسی سے شادی سے خوش ہے اور ایسے ہی رہنے دو سب کچھ ٹھیک چل رہا ہے

سکندر شاہ اسے اپنے قدموں سے اٹھاتے ہوئے بولے تو اس نے نفی میں سر ہلایا وہ خوش نہیں ہیں یہ میں جانتی ہوں اور ان کی خوشی کے لئے آپ سے جھولی پھیلا کر بھیک مانگتی ہوں وہ اپنا دوپٹہ بھی پھیلانے لگی سکندر شاہ نے ہی لمحے اسے اپنے سینے سے لگالیا نہ میری بچی نہ تیرا تایا اتنا کم ظرف نہیں۔ تو جو چاہتی ہے وہی ہو گا لیکن یوں جولی کچھیلار شرمندہ نہ کر

کیا تمہارے شوہر کی بیچ میں رضامندی شامل ہے وہ زیار کو دیکھتے ہوئے کہنے لگے جو ان سب چیزوں سے کٹ کر پوری طرح اپنی چائے کے کپ کی طرف متوجہ تھا

سات سال پہلے ایک تھپڑ کی صورت انہوں نے زیار سے اپنے ہر رشتے کو ختم کیا تھا اور پھر زیار نے بھی جیسے ان سے ہر تعلق ختم کر دیا سات سال سے وہ باپ بیٹا ایک دوسرے سے متوجہ نہیں ہوئے تھے

اپنی محبت سے بھلا کون انکار کرتا ہے وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تو سکندر جان ہاں میں سر ہلایا
زایا کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ ابھیری

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ ٹھیک ہے بریرہ کل تیار رہنا اب سب کچھ تمہیں ہی سنبھالنا ہے آخر تم اپنی
مرضی سے میری شادی کر رہی ہو میری شادی تک بعد میں سب کچھ میری دوسری بیوی سنبھال
لے گی

وہ ایک مسکراہٹ ہال میں موجود سب افراد پر اچھالتا سرشار سا باہر نکل گیا جب کے بریرہ اسکندر
شاہ کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر روتی رہی جنون عشقم

قسط نمبر 12

تحریر۔ ارتج شاہ

○○○○○

گھر میں کچھ تو ہوا تھا سب لوگ پریشان تھے

کوئی گڑبڑ تو تھی لالی صبح اٹھ کر باہر آئی تھی اس نے گھر میں ایک خاموشی سی محسوس کی تھی

بریرہ بھابھی کی آنکھیں سوجی ہوئی تھی
کچھ تو ہوا تھا گھر میں جو سنیسا اور لالی کو نہیں بتایا گیا تھا کل تک تو سب کچھ ٹھیک تھا
بھابھی آپ اتنی اداس کیوں ہیں وہ ناشتے کی میز پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی پیپر ختم ہونے کے بعد وہ
لیٹ ہی جاگئی تھی

میری جان میں کہاں سے اداس ہو گئی بس رات کو نیند نہیں آئی اس لیے شاید تمہیں ایسا لگ رہا ہو
گا بریرا نرمی سے اس کے بال سہلاتی ہوئی بولی لیکن اس کی مسکراہٹ میں بھی لالی کو دکھ نظر آ رہا
تھا

نہیں آپ اداس ہیں مجھے پتا ہے آپ بہت روئی ہیں بتائیں مجھے کیا ہوا ہے وہ پریشانی سے بریرہ کے
بازو تھام کے اسے ساتھ ہی بٹھا چکی تھی

میری جان بلا مجھے کیا ہو گا کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے وہ اس سے نظریں چراتے ہوئے بولی۔

نہیں سب ٹھیک نہیں ہے کچھ ہوا ہے آپ اداس ہے اور آپ بہت زیادہ روئی بھی ہیں آپ کی
آنکھیں سوجی ہوئی ہے بتائیں مجھے کیوں رو رہی ہیں آپ کو ادا نے آپ کو ڈانٹا ہے

وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی اس کی اتنی اچھی بھابھی اداس تھی تو مطلب یہی تھا کہ غلطی کہیں نہ کہیں اس کے بھائی کی ہے

مجھے تمہارے ادا کیوں ڈانٹیں گے کچھ بھی نہیں ہوا تم بس ایسے ہی پریشان ہو رہی ہو بتایا تو سہی رات کو ٹھیک سے نیند نہیں آئی تھی سر میں درد تھا اس لیے شاید تمہیں ایسا محسوس ہو رہا ہے

سر میں درد تھا تو مجھے کیوں نہیں بتایا میں جاگ کر آپ کے لئے چائے بناتی اور میرے ہاتھ کی شفا والی چائے پی کر آپ فوراً ٹھیک ہو جاتیں اب دیکھیں ناں کتنی تھکی تھکی لگ رہی ہیں ایسا لگ رہا ہے جیسے ساری رات روتے ہوئے گزاری ہے

اور مجھے آپ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں لگ رہی آپ یہاں بیٹھیں یہ کام میں کر دیتی ہوں وہ اسے زبردستی بٹھا کر کہنے لگی

اس کی بھابھی اس کا کتنا خیال رکھتی تھی اسے ذرا سے تکلیف نہیں ہونے دیتی تھی زایا کے ساتھ جڑے ہر رشتے کو اس نے پوری ایمانداری سے نبھایا تھا

سنیما اور لالی اگر کبھی بیمار ہو جاتیں تو وہ ساری رات جاگ کر ان کا خیال رکھتی وہ بچپن سے ان کے ساتھ نہیں تھی بلکہ اپنی ماں کے ساتھ پیرس میں رہتی تھی۔ حویلی تو وہ تب آئی جب اس کی ماں نہیں رہیں

اور حویلی والوں کی محبت اور توجہ نے اسے بہت جلد پیرس کے آزادانہ ماحول سے حویلی کے رنگ روپ میں ڈھال لیا تھا

اسے حویلی سے بہت محبت ملی تھی اور اسی حویلی سے اسے اس کی محبت تھی زاید شاہ کا ساتھ بھی تو نصیب ہوا تھا

حویلی والے اسے بہت چاہتے تھے اسی لیے تو اس کی غیر دماغی اور اداسی کو نوٹ کر چکے تھے ہر کوئی اس کے پاس آکر اسے دلا سہ دے چکا تھا

پاکیزہ بیگم کو یہ سب بہت مشکل لگ رہا تھا وہ اس وقت سے گزر آئیں تھیں جب شوہر بے وفائی کرتا ہے

بناکسی وجہ کے ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔ انہیں اپنا وقت بھولا نہیں تھا انہیں بنا کسی گناہ کی سزا سنائی گئی تھی اور آج بریرا کے ساتھ بھی تو وہی ہو رہا تھا۔ وی بھی بنا کسی گناہ کی سزا کاٹنے جا رہی تھی

رات زایار کالب و لچہ ہی ظاہر کر گیا تھا کہ بریرا کے اس فیصلے میں اس کی مرضی شامل ہے بلکہ صرف اسی کی مرضی ہے

لیکن اس نے بریرہ پر دباؤ ڈال کر یہ بات کروائی ہے اور اس کے بعد بریرہ کا پھوٹ پھوٹ کر رونا سب گھر والوں کو پریشان کر گیا

سکندر شاہ نے تو کہہ دیا کہ وہ ایسا کچھ نہیں ہونے دیں گے زایار دوسری شادی نہیں کر سکتا اگر وہ اپنی پہلی بیوی کے حقوق ادا نہیں کر سکتا تو اسے دوسری بیوی لانے کا بھی کوئی حق نہیں

وہ اس کی دوسری شادی کسی بھی قیمت نہیں ہونے دیں گے

کوئی بھی ان کی بیٹی کا حق نہیں چھین سکتا ٹھیک ہے وہ مانتے تھے کہ نکاح اسی شرت پر ہوا تھا کہ زایار جب چاہے دوسری شادی کر سکتا ہے اور یہ شرط بھی تب انہوں نے خود رکھی تھی

لیکن اس طرح سے یوں اچانک دوسری شادی کا فیصلہ سب کو پریشان کر گیا تھا سات سال تک تو زایار نے ذکر بھی نہ کیا وہ ان سب کے سامنے بالکل نارمل کپیل کی طرح رہتے تھے

سکندر شاہ کو یقین تھا کہ بریر نے اپنی محبت سے زایار کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے انہیں یقین ہو گیا تھا کہ وہ دونوں خوشحال ازدواجی زندگی گزار تو پھر اچانک ایسا کیا ہو گیا کہ زایار دوسری شادی کرنے جا رہا تھا

سکندر شاہ کا غصے سے برا حال تھا لیکن بریر نے سکندر شاہ کو اس بارے میں زایار سے بات کرنے سے منع کر دیا اور اپنی قسم دی کہ زایار دوسری شادی کرے گا اور کوئی بھی اس معاملے میں کچھ نہیں کہے گا

سات سال سے زایار کے ساتھ گزارنے کے بعد بھی حقیقت یہی تھی کہ وہ زایار کو حاصل نہیں کر پائی تھی اور نہ ہی اس کے دل میں اپنے یہ جگہ بنا پائی تھی۔

وہ اپنے شوہر کو اپنی طریقے سے روک نہیں سکتی تو قصور اس کا تھا اس زایار کا نہیں۔ شادی کی پہلی رات سے ہی زایار ایک خول میں قید تھا اور وہ اس کا خول توڑ نہیں پائی تھی

اگر اس کی محبت سچی تھی زایار کو اب تک اس کی طرف لوٹ آنا چاہیے تھا سکندر شاہ کو اس کی قسم
نے باندھ دیا تھا

اس نے سب گھروالوں کے سامنے کہہ دیا تھا کہ وہ زایار کو دوسری شادی کی اجازت دے چکی
ہے اور نکاح نامے پر شرط کے مطابق وہ اسے روکنے کا کوئی حق نہیں رکھتی اور بہت جلد زایار کا
رشتہ مانگنے پازیب کے گھر پہ جائے گی

یہ بات سب گھروالوں کو شاکڈ کر گئی تھی زایار نہ صرف خود اپنے راستے الگ کر رہا تھا بلکہ اسے
بھی تکلیف سے دوچار کر رہا تھا یہاں صرف صفیہ بیگم ہی تھیں جنہیں بریرہ پر ترس نہیں آیا تھا
بلکہ وہ اپنے بیٹے کے آگے بڑھنے پر خوش تھیں

یہ ساری باتیں سنیہا اور لالی کے کانوں میں ناپڑیں تھیں اور ان کو بتانے سے بھی منع کر دیا گیا تھا
اس لیے وہ ان سب چیزوں سے بالکل انجان ہیں لیکن پھر بھی گھر میں چھائی خاموشی ان کے لئے
بھی سوالیہ نشان بنی ہوئی تھی

○○○○

یار مجھے سمجھ نہیں آ رہا کچھ تو گڑبڑ ہے بھابھی اداس ہیں۔ گھر میں سب پریشان ہیں ہمیں کوئی کچھ بتا ہی نہیں رہا کچھ تو ہوا ہے یار لالی سنہا کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی جب کہ سنیا بھی یہی سب کچھ سوچ رہی تھی

گھر میں چھائی خاموشی انہیں پریشان کر رہی تھی

جب کہ پاس لیٹا ہادی بالکل بے فکری سے انہیں سن رہا تھا
ہادی کیا تمہارے سامنے کوئی ایسی بات ہوئی ہے وہ اپنے خبری سے پوچھنے لگی
نہیں میرے سامنے تو کوئی بات نہیں ہوئی لیکن باباجانی نے مجھے ایک سیکرٹ بتایا
وہ اس کے کان میں پھسپھساتے ہوئے بولا

جلدی سے بتاؤ ہمیں بھی سیکرٹ ہمیں بھی تو پتہ چلے آپ کے باباجانی نے آپ کو کیا بتایا ہے لالی
نے فوراً اسے اپنی گود میں لیتے ہوئے کہا

اوہو پھوپھو سیکرٹ ہے اس طرح سے نہیں بتایا جاتا اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بولا

ایک تو تم بھی نا تمہیں پتا تو ہے اسے سیکرٹ نہیں بتائے جاتے سنیہا اپنے بیگ سے چاکلیٹ نکالتی
ہادی کے سامنے کرتے ہوئے بولی
ہادی کی آنکھیں چمکی تھیں

لیکن پھوپھو سے کچھ بھی نہیں چھپاتا گلے ہی لمحے وہ سنیہا کی گود میں بیٹھ کر اس کے ہاتھ سے
چاکلیٹ لے چکا تھا

تو پھر اب ہادی جلدی سے بتائے گا کہ کون سا سیکرٹ اسے پتہ تھا اسے یقین تھا کہ کوئی فضول سی
بات ہی ہوگی لیکن ہادی سے دوبارہ دوستی کرنے کے لئے وہ کافی محنت کر رہی تھی کیونکہ وہ ان
سے سخت خفا ہو چکا تھا

ہر تھوڑی کے بعد اسے یاد آ جاتا کہ اپنے ایگزائم کی وجہ سے وہ اس سے بالکل ٹائم نہیں دے رہی
تھی جو اس کی ناراضگی کی وجہ بن جاتا

گھر میں کیا چل رہا تھا وہ پتہ کرنا تو مشکل تھا لیکن ہادی کے ساتھ وقت گزار کے وہ دونوں اسے
خوش کرنے میں مصروف تھیں

بابا نے ہادی سے پرومس کیا ہے کہ وہ پازیبک و ہمیشہ کے لئے یہاں لے آئیں گے وہ بھی پکا پکا وہ رات کو بھی اپنے گھر نہیں جائے گی وہ خوشی سے چاکلیٹ کھاتے ہوئے بولا تو ان دونوں کو جھٹکا لگا

مبارک ہو مو نچھڑ کی شادی ہونے جا رہی ہے بھابھی نے میری بات پر عمل کیا میں نے آئیڈیا دیا تھا مو نچھڑ کی شادی کالالی فخر سے اپنے فرضی کالر کھڑے کرتے ہوئے بولی

دماغ خراب ہے کیا ایسا ممکن نہیں ہے مو نچھڑ میرا مطلب ہے شیر ادا کسی سے شادی نہیں کریں گے وہ جلدی سے بولی تو لالی آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی

کیوں نہیں کریں گے شادی کسی سے بھی وہ حیرانگی سے دیکھتے ہوئے پوچھتا لگی ارے میرا مطلب ہے پازیب سے شادی نہیں کریں گے وہ بھلا پازیب سے شادی کیوں کریں گے پازیب تو ان سے بہت چھوٹی ہے نا

زایا رادانے ایسے ہی اسے خوش کرنے کے لئے بول دیا ہو گا تم تو جانتی ہو نہ پازیب سے کتنا زیادہ اٹیچ ہو گیا تھا اسی لیے کہہ دیا ہو گا وہ اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولی دونوں کا پوائنٹ اب بھی وہی تھا حویلی میں ایسا کیا ہوا ہے کہ سب لوگ اتنے پریشان ہے

لالی نے سوچا کہ کیوں نہ اپنی اماں سے پوچھ لے لیکن جوتے کھانے کا ارادہ کینسل کر کے تو پاکیزہ چاچی کی طرف جانے کا ارادہ کر چکی تھی جو کچھ بھی آج صبح سے کمرے سے نہیں نکلی تھی

○○○○○

وہ پاکیزہ چاچی کے روم میں چلے جا رہی تھی جب اچانک سامنے سے آتے چٹان نما وجود سے ٹکراتے ٹکراتے بچی

اسے دیکھ کر اچانک ہی اسے آخری پیپر والی رات یاد آگئی اس کے بعد سے وہ دونوں ایک دوسرے سے مخاطب نہیں ہوئے تھے

لالی اسے دیکھتے ہی چہرہ پھیر جاتی اور کھل کر ناراضگی کا اظہار کرتی تھی جبکہ شیر بھی اس کی ناراضگی کو کوئی خاص اہمیت نہیں دے رہا تھا

آنکھیں کھول کر چلا کروٹ کی اگر تمہارے ان ہاتھوں سے میری شرٹ خراب ہوتی ناتوا بھی کے ابھی دھواتا تم سے وہ اسے گھورتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی اس کے چو کلیٹ سے بھرے ہاتھ دیکھے

گندی نہیں ہوئی نہ آپ کی شرٹ اور نہ ہی میرا ہاتھ لگا پھر مجھ سے اس طرح سے بات کیوں کر رہے ہیں جب دیکھو ڈانٹتے رہتے ہیں ہٹیں راستے سے مجھے پاکیزہ چاچی کے کمرے میں جانا ہے وہ ناراضگی سے بولیں

تم ناراض ہو مجھ سے وجہ جان سکتا ہوں
وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا آخر کار آج اس نے اس کی ناراضگی کو اہمیت دے رہی تھی

نہیں جان سکتے وجہ اب راستے سے ہٹا ہیں۔ وہ ناک چڑاتی غصے سے بولی
جیسے تمہاری مرضی بعد میں مجھ سے شکایت مت کرنا کہ میں نے پوچھا نہیں تھا وہ راستہ چھوڑ
ے ے ہوئے بولا تو لالی نے غصے سے اسے گھورا
مطلب حد نہیں ہوگی یہ کون سا طریقہ منانے کا

آپ نے مجھے اس رات اتنا زیادہ ڈانٹا تھا

اور مجھ پر ڈنڈا توڑنے کی بات بھی کی تھی

اور یہ بھی کہا تھا کہ دو لگاؤں گادوکان کے نیچے

اور کہا تھا کہ میں نالائق ہوں کند ذہن ہو مجھے کچھ آتا جاتا نہیں وہ فوراً اسے وجہ بتانے لگی
لالی کے لیے اپنی ناراضگی اہمیت رکھتی تھی۔ اس کاشیر کو پتہ ہونا چاہئے کہ وہ ناراض ہے اور کیوں
ناراض ہے وجہ جان کر اسے منانا بھی چاہیے۔ کیونکہ اسے منانا تو سب حویلی والوں کا فرض تھا

ہاں تو اس میں غلط کیا ہے وہ اپنے بازو سینے پر باندھتے ہوئے پوچھنے لگا تو لالی نے جھٹکے سے نظریں
اٹھائیں

آپ نے مجھے اتنا ڈانٹا اس میں کچھ غلط نہیں ہے اس کی بات پر آنکھیں پھیلانے ہوئے بولی تو شیر
نے آئی برواچکائے

تم نے ڈانٹ کھائی اپنی ذہانت کی وجہ سے اور میں سچ میں دو لگانے والا تھا شکر کرو کہ بچ گئی
میرے ہاتھوں سے لیکن اگر تم نے میری تیاری کروائے ہوئے پیر میں سے کچھ غلط کیا تو وہ حال
کروں گا جو ساری زندگی یاد رکھو گی

وہ رعایت دیے بغیر بولا

اپنی پڑھائی پر غور کرو نکمی لیتی تم نالائق کند ذہن اور بد دماغ لڑکی ہو کوئی چیز تمہارے دماغ میں
نہیں گھستی محنت کرو وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

نہیں مجھے نہیں کرنی اور نہ ہی آگے پڑھائی کرنی ہے میں بابا کو بتا چکی ہوں اب میں آگے نہیں
پڑھوں گی میں پڑھائی چھوڑنے والی ہوں وہ اپنا فیصلہ سناتے گردن اکڑا کر بہت فخر سے بتا رہی
تھی جیسے بہت عظیم کارنامہ سرانجام دینے والی ہو

گڈ لیکن اپنے دماغ سے یہ غلط فہمی نکال دو کہ میں تمہیں پڑھائی چھوڑنے دوں گا گریجویٹ تو
تمہیں ہونا ہی پڑے گا وہ اسے دیکھتے ہوئے فیصلہ کرنے والے انداز میں بولا تو لالی ناک سے مکھی
اڑائی

میں اپنی زندگی کا فیصلہ کر چکی ہوں اور فیصلہ یہی ہے کہ مجھے آگے نہیں پڑھنا اور اس معاملے میں
کوئی بھی مجھ پر زبردستی نہیں کر سکتا مجھے آپ جیسے ہٹلر ٹیچر نہیں چاہیے آپ کے پاس پڑھنے سے
بہتر ہے بندہ پڑھائی ہی چھوڑ دے

وہ کہہ کر جاتے جاتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگی ارادہ سیدھا چاچی کے کمرے میں جانے کا تھا
پڑھائی تو تمہیں کرنی پڑے گی لالی

میں خود پر کسی کو باتیں بنانے کا موقع نہیں دے سکتا کیا کہیں گے سب لوگ خود میڈیکل کی ڈگری لے کر بیٹھا ہے۔ اور بیوی نے ایف ایس سی بھی مرمر کے کیا ہے نو میری جانو تمہیں تو گریجویشن کرنا ہو گا اگر سیدھی انگلی سے نہیں تو اٹے ہاتھ سے سہی جو کان کے نیچے لگیں گے تو اپنے آپ دماغ میں پڑھائی کا کیڑا جاگ جائے گا وہ اس کی کمر پر لہراتی لمبی چوٹی کو چاچی کے کمرے میں غائب ہونے تک دیکھتا رہا۔

○○○○

تم تیار ہو وہ اپنے کمرے میں داخل ہوتے بیڈ پر بیٹھے بریرہ کو دیکھ کر پوچھنے لگا کس چیز کی تیاری اسے اچانک خود کو مخاطب کرتے دیکھ وہ پوچھنے لگی کس چیز کی تیاری کا کیا مطلب ہے میں نے تم سے کیا کہا تھا ہم پازیب کے گھر چل رہے ہیں اس کے انجان بننے پر وہ غصے سے دھاڑا

زایار آپ بہت جلدی کر رہے ہیں میں نے آپ کو بتایا وہ منگنی شدہ ہے وہ کھڑی ہو کر سمجھانے لگی

جب تک ہم ان کے گھر میں پہنچیں گے وہ منگنی شدہ نہیں رہے گی اٹھو جلدی سے تیاری کرو وہ ایک بار پھر سے حکم دیتا اپنے موبائل پر مصروف ہو گیا

اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اس کی منگنی توڑنے کا کوئی طریقہ ڈھونڈ لیا ہے لیکن زایا یہ بھی تو ممکن ہے کہ وہ کسی اور کو چاہتی ہو۔ میرا مطلب ہے جس سے اس کی منگنی ہوئی ہے۔ وہ پریشانی سے بولی

وہ صرف مجھے چاہے گی۔ میں اسے کسی اور کو چاہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور اب ایک اور فضول بات نہیں۔ تیاری کرو

اس کو سمجھنا مشکل تھا لیکن وہ پازیب کو کسی مشکل میں نہیں ڈال سکتی تھی

فضول بات ہی سہی زایا لیکن میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کوئی بھی انسان اپنی بیٹی کی شادی کا ایک ایسے شخص سے کیوں کرے گا جس کی پہلی بیوی موجود ہو اور چھ سال کا ایک بچہ بھی ہو اب بریرہ براہ راست اس سے پوچھنے لگی۔ آخر کب تک برداشت کرتی

وہ جانتی تھی کہ وہ لوگ ایسے شخص سے رشتہ کرنے سے پہلے ہزار بار سوچیں گے وہ خود پازیب کی تائی امی سے مل چکی تھی جو ایک بہت اچھی خاتون تھیں اور پازیب کو بے حد چاہتی تھیں وہ بلا پازیب کی شادی کیوں کرتیں ایک ایسے انسان سے جس کا چھ سال کا بچہ بھی تھا اور پہلی بیوی بھی ساتھ موجود بھی

فکر مت کرو اگر انہوں نے پہلی بیوی کو طلاق دینے کی شرط رکھی تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ وہ لمحے میں اسے اس کی اوقات بتاتے ہوئے بولا بریرہ نے شکوہ بھری نظروں سے دیکھا۔ کتنی فالتو تھی وہ اس کی زندگی میں

زایا آپ میری بات کو سمجھ نہیں رہے ہیں آپ کو سمجھانا چاہتی ہوں ایک بار میری بات پر غور تو کریں یہ اتنا آسان نہیں ہے جتنا آپ سمجھ رہے ہیں آپ بہت جلدی کر رہے ہیں

بس بہت ہوا بریرہ میں نے کہا کہ تیاری کرو اس کا تمہیں سمجھ نہیں آ رہا بیکار میں دماغ خراب کیے جا رہی ہو جاو جا کر سب گھر والوں کو بتاؤ وہ اسے گھورتے ہوئے بولا

کوئی بھی آپ کے ساتھ آنے کے لئے تیار نہیں ہے زایا گھر میں کوئی بھی اس بات سے خوش نہیں ہے آپ کی دوسری شادی کسی کو کوئی خوشی نہیں دے رہی

تایا ابونے آپ کے ساتھ چلنے سے منع کر دیا ہے اور نہ ہی وہ آپ کی شادی میں شریک ہوں گے اور گھر کے کسی اور فرد سے آپ ایسی امید مت رکھیے گا وہ اسے حقیقت بتاتی اٹھ کر جانے لگی جب اگلے ہی لمحے زایا نے اسے بازو سے دبوچ کر اپنے قریب کیا

فضول عورت دکھادی اپنی اوقات کر دیاسب کو میرے خلاف یہی چاہتی تھی نہ تم اسی لئے رات کو اتنے ڈرامے کر رہی تھی وہ سارا منظر دیکھ کر میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے

بڑی محبت کے دعوے کرتی پھر رہی تھی تم تو یہ ہے تمہاری محبت میرے جانے کے بعد کتنی دیر تک ان سب کے سامنے آنسو بہاتی اپنی مظلومیت کا رونا روتی ہوتی رہی کتنی دیر جاری رکھا وہ سارا ڈرامہ کر دیاسب کو میرے خلاف مل گیا سکون لیکن ایک بات کان کھول کر سن لو میرے پازیب آپ سے شادی کر کے رہوں گا گھر میں نکسی کی مرضی شامل ہو نہ ہو وہ میری زندگی میں آئے گی ہر قیمت پر آئے گی چاہے تم کتنی بھی گیم کھیلو تم اسے میری زندگی سے نکال نہیں سکتی۔ اب میں تمہارے ساتھ اپنی زندگی برباد نہیں کروں گا۔ وہ میری محبت ہے جیسے حاصل کرنا میرا جنون ہے یاد رکھنا

وہ آئے گی میری زندگی میں اور تم خود اسے میری زندگی میں لاؤ گی کوئی میری شادی میں شریک ہوتا ہے یا نہیں ہوتا مجھے فرق نہیں پڑتا تم ہو گی یہ شادی میں سادگی سے نہیں کروں گا بلکہ دھوم دھام سے ہو گی اور اس کی ہر رسم میں سب سے آگے تم ہو گی

میری دلہن کو میرے لیے تم سجا کر لاؤ گی

میری سچ بھی تم سجاؤ گی اور وہاں میری پازیب کو میرے لئے رخصت کروا کے تم لاؤ گی اور تم ایسا کرو گی تمہیں کرنا ہو گا وہ اس کا منہ دبوچتا اس لے چہرے پر پھینکا راتھا

بس کریں زیار میں ایسا کچھ نہیں کروں گی آپ مجھے مارنا چاہتے ہیں نا تو ایسے ہی مار سے یوں قسطوں میں تڑپاڑپا کر کیوں مار رہے ہیں آپ جانتے ہیں میں آپ سے کتنی محبت کرتی ہوں آپ کو کسی اور کے ساتھ دیکھنا میرے لیے قیامت سے کم نہیں

کیا میرے لیے یہ سزا کافی نہیں ہے کہ میں اسے آپ کی دلہن کے روپ میں دیکھوں گی

اسے سوتن کے روپ میں قبول کروں گی

کیا میرے لیے یہ سزا کافی نہیں ہے کہ وہ یہاں میری جگہ ہو گی کیا میرے لیے یہ سزا کافی نہیں جیسے میں جان سے زیادہ چاہتی ہوں وہ کسی اور کا ہونے جا رہا ہے

زایار میں تو ویسے بھی آپ کو کسی اور کا ہوتے دیکھ کر مر ہی جاؤں گی لیکن مجھے تڑپاڑپا کرنا ماریں

مجھ سے نہیں ہو گا یہ سب کچھ آپ شادی کر لیں مجھے اعتراض نہیں لیکن اس سب میں مجھے مت گھسٹیں

آپ کو کسی اور کا ہوتا سوچ کر یہ میری جان جا رہی ہے اور آپ مزید میری جان لینا چاہتے ہیں وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی اس کے سینے سے لگ چکی تھی

جبکہ زایار ساکت کھڑا اسے سن رہا تھا اس کے ایک ایک لفظ کو بہت غور سے اپنی سماعتوں میں اتار رہا تھا۔

آج اس کا دکھ اس کی تکلیف سچی تھی وہ سچ میں تڑپ رہی تھی اس کی جدائی کے ڈرنے اس کے دل پر بہت سخت وار کیا تھا

وہ تو کبھی بھی اس کا تھا ہی نہیں لیکن ایک مان تو تھا کہ وہ اس کا ہے اور آج وہ اس سے وہ مان بھی چھین رہا تھا

وہ اس کے سینے سے لگی تڑپ تڑپ کر رہی تھی

زایار نے آہستہ سے خود سے پیچھے کیا اور نرمی اسے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اس کا چہرہ دیکھا

جانتی ہو بریرہ میں نے آج تک تم سے زیادہ بری ڈرامے باز عورت نہیں دیکھی۔ لیکن مجھ پر تمہارے ان ڈراموں کا کوئی اثر نہیں ہوگا تمہارے پاس دس منٹ ہے جلدی سے تیاری کرو

پھر تم میرے لیے میری پازیب ایک کومانگنے میرے ساتھ چلو گی میری شادی میں کوئی اور شرکت کرے یا نہ کرے لیکن تمہیں ہر رسم میں میرے ساتھ کھڑا ہونا ہے۔ اب میری محبت میں تم اتنا تو کرو گی نہ محبت میں تو انسان دوسرے انسان کی خوشی کے لیے کچھ بھی کر جاتا ہے

وہ اس کے آنسو صاف کرتا گال تھپتھپاتا وہاں سے نکل گیا
بریرہ خاموشی سے آنسو پتی اپنے لیے کپڑے نکالنے لگی زایار فیصلہ کر چکا تھا اور اب اسے زایار کے اس حکم کو ماننا تھا چاہے کچھ بھی ہو جائے

وہ ضد کا پکا تھا جانتی تھی کہ اگر وہ ایسے نہیں مانی تو اسے جان سے مار کر اس کی لاش کو اپنے ساتھ لے کر جائے گا۔ لیکن اسے ہر قیمت پر ساتھ جانا ہو گا۔ وہ اپنے دل پر پتھر رکھتی طہرے پر جھوٹی مسکان سجانے لگی۔

○

○○○○○

ہر طرف پریشانی تھی کوئی نہ کوئی بُری خبر اس کے انتظار میں تھی کچھ کچھ دن سے وہ کانٹوں پر جی رہی تھی۔ وہ کہاں جانتی تھی کہ بریرہ بیگم سے پچاس ہزار لے کر وہ یوں لوگوں کی نظروں کا شکار ہوگی

تائی امی تو پیسے لوٹنے بھی گئیں تھیں لیکن بریرہ نے سمجھایا یہ ان کے علاج کے لیے ہیں جو اس نے نیک نیتی سے دیئے ہیں۔ اور اب وہ واپس نہیں لے سکتی۔

تائی امی وہ پیسے گھر تو لے آئیں لیکن وہ کہاں جان تھیں کہ پیسے ان کی اور پازیب کی زندگی میں عذاب بن جائے گے

کچھ دن پہلے ان کی بہن نے آکر انہیں بہت باتیں سنائی اور پازیب سے انگوٹھی واپس لے گئی۔ کیونکہ حویلی میں ان کے محلے کی کوئی عورت بھی کام کرتی تھی۔ جس نے بتایا تھا کہ اس کو بنا کسی وجہ کے نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔ اور جاتے ہوئے پچاس ہزار روپے بھی دیئے ہیں

نجانے حویلی والوں نے اپنے کون سے کالے کارنامے چھپانے تھے کہ اسے پچاس ہزار جیسی بڑی رقم دی۔ کچھ تو گڑبڑ تھی۔ خوب آورت تو وہ بہت تھی۔ محلے میں عجیب عجیب باتیں ہو رہی تھی اس نے تو گھر سے نکلنا ہی چھوڑ دیا تھا

ہر کسی نے اس بات کا اپنا ہی مطلب نکلا تھا اور کچھ دن پہلے وہ بھی آئیں تائی امی کی بہن نے بھی اپنی ذہانت کے مطابق مطلب نکالا اور گھر آکر رشتہ ختم کر دیا۔ اس کے بعد سے گاؤں کے پرگھر سے عورتیں آکر اس کے بداعدامن پر داغ لگا چکیں تھیں

اور آج ناصر بھی آیا تھا۔ اس کی تائی امی کی بہن کا بیٹا جس کے ساتھ انہوں نے اسے باندھ دیا تھا تاکہ ان کے جانے کے بعد کوئی اس کا سہارا ہو۔ لیکن اس نے بھی آج وہی سب کہا جو وہ اتنے دنوں سے سن رہی تھی

○○○○

ایسے نہیں ٹوٹی بچپن کی منگنیاں ناصر تم تو میری بچی کو سمجھو تم تو خود یہ رشتہ لے کے آئے تھی تم تو اس کو پسند کرتے ہو۔۔ وہ تمہاری منگیتر ہے ایک سال میں نکاح ہو جائے گا اور تم یوں اچانک منگنی توڑ کر کہیں جا رہے ہو

تائی امی کا غصے سے برا حال تھا جب کہ سامنے کھڑے ناصر کو ان سب چیزوں سے کوئی مطلب نہ تھا

کون سی شادی کون سا نکاح خالہ جیسے میں تو جانتا ہی نہیں کام کرنے کے لئے اسے بڑی حویلی بھیج دیا اور وہاں کے سیٹوں کا دل بہلا کر اسے میرے سر باندھ رہی ہو ناصر حقارت سے دیکھتے ہوئے بولا تو تائی امی کا تو دماغ ہی گھوم گیا

انہوں نے غربت میں پازیب کو پالا تھا لیکن پالا پوری ایمانداری کے ساتھ تھا وہ تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتیں تھیں جس طرح کا گھٹیا الزام ان کا بھانجا ان کی ذات پہ لگا رہا تھا اس کی گھٹیا بات سن کر ان کا ہاتھ اٹھا اور ناصر کا چہرہ سرخ کر گیا

وہ تو نجانے کتنے دنوں سے سب سے لڑ رہیں تھیں اس کے لیے اور آج ان کا بھانجا بھی وہی سب کہہ رہا تھا

لعنت ہے تیرے جیسے گھٹیا انسان پر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے پہلے ہی اپنا مکرو چہرہ دیکھا دیا ورنہ پازیب کو تیرے ساتھ بہا کر ساری زندگی بچانا پڑتا کہ میں نے اپنی معصوم بچی تجھ جیسے بغیرت کے حوالے کر دی

جانکل جامیرے گھر سے وہ خبردار آج کے بعد اس دہلیز پر قدم رکھا
وہ انتہائی غصے سے دھکادیتے ہوئے کہنے لگیں۔

میں تو کیا خالہ اب تیری اس دہلیز پر کوئی نہیں آئے گا کوئی نہیں آئے گا تیری پازیب کو بہانے اب
یہ حویلی والوں کے منہ لگ چکی ہے

اب دنیا کا کوئی شخص نہیں آئے گا تیری دہلیز پر اس سے بیاہر چانے مجھے تو اس کے وجود کو دیکھتے
ہوئے بھی اسے نفرت ہو رہی ہے کہ ایسا معصوم چہرہ ہے اور کیسے ذلیل کام کرواتی ہے تو اس سے
کھل کر کیش کی ہے تو نے اپنے دیور کی اولاد اور اب تو اسے میرے متھے مل رہی ہے

لیکن حقیقت نہیں چھپتی خالہ پورا گاؤں پوچھ رہا ہے یہ نوکری کرنے گئی تھی تو دس دن میں
واپس کیوں آگئی کہیں پیر بھاری تو نہیں ہو گیا

ایسا بھی کیا ہو گیا ایسے حویلی کی بیگمات نے دس دن برداشت کیا اسے۔ میں پوچھتا ہوں دس دن کا
کام کر کے آئی ہے تو ہاتھ میں پچاس ہزار روپے کہاں سے لائی تھیں۔
حویلی والوں کا کوئی بوجھ تو گرانے کے پیسے نہیں تھے

ایک چھ سال کے بچے کو سنبھالنے کے اتنے پیسے کوئی نہیں دیتا نہ تو وہ اس سے کوئی ملازمت کرواتے تھے اور نہ ہی کوئی اور کام صرف اور صرف یہ اس بچے کو سنبھالتی تھی

خیر چھوڑو یہ تو منہ کی باتیں ہیں وہاں پتہ نہیں کس کس کو سنبھالتی رہی۔ پتہ نہیں حویلی کے کس کس سیٹھ کے جذبات بھی سنبھال کر آئی ہے اسی بوجھ کو ختم کرنے کے ہوں گے وہ پچاس ہزار تبھی تو صرف دس دن میں بڑی بی بی نے اسے پچاس ہزار روپے دے کر نوکری سے نکال دیا۔ اب ان پچاس ہزار کو خصم نہ کر جانادیکھنا یہ نہ ہو کہ اس پچاس ہزار کا رزلٹ بھی دو تین دن میں نکل آئے

چٹاخ۔ چٹاخ۔ گھٹیا ذلیل انسان دفع ہو جاؤ یہاں سے نکل جا میرے گھر سے میری معصوم بچی پر الزام لگانے والے کیڑے پڑیں تجھے کتے کی موت مرے تو وہ آپے سے باہر ہو تیں ڈنڈا آٹھ آنے ہی والیں تھیں کہ ناصر ان پر تمسخرانہ انداز میں ہنستا وہاں سے نکل گیا

باہر گلی کے ہر مکان میں کوئی نہ کوئی جھانکتا ان کا یہ تماشہ دیکھ رہا تھا تائی امی شرمندگی سے دروازہ بند کر گئیں

اور جلدی سے چلتی ہوئی پازیب کے کمرے کی جانب آئی۔ لیکن وہ کمرے میں نہیں تھی وہ پریشانی سے اسے ڈھونڈنے لگیں

پانزیب میری بچی کیا کرنے جارہی ہے تو دروازہ کھول اسے کمرے میں نہ دیکھ کر وہ بچن کی جانب بھاگ گئیں تھیں جہاں وہ بچن کا دروازہ بند کیے خود پر تیل چھڑک رہی تھی

پانزیب دروازہ کھول یہ کیا بیوقوفی کرنے جارہی ہے تو لوگوں کی باتوں کا اتنا اثر کیوں لے رہی ہے میری بچی کوئی تجھے کچھ بھی کہے تائی تیرے خلاف نہیں ہو سکتی میں جانتی ہوں میری بچی معصوم ہے تائی امی سینا پیٹتے ہوئے اسے روکنے کی کوشش کر رہیں تھیں اونچی اونچی آواز میں چلانے کے باوجود کوئی مدد کے لیے نہیں آ رہا تھا

نہیں تائی امی مجھ منسوس کے لیے آنسو نہ بہائیں میرے پیدا ہوتے ہیں میرے ماں باپ دنیا سے چل بسے اپنے تایا کو کھا گئی میں میری منحوسیت کی وجہ سے آپ اپنی اولاد سے محروم ہو گئیں میرے لئے آنسو نہ بہائیں

میری وجہ سے آپ سراٹھانے کے قابل نہیں رہیں مجھے یہ ضد کرنی ہی نہیں چاہیے تھی ہر کوئی آتا ہے باتیں سنا کر چلا جاتا ہے میں کہاں جانتی تھی کہ بریرہ بیگم کے دیئے پچاس ہزار مجھے اتنی بڑی مصیبت میں ڈال دیں گے میں خود سے نظر ملانے کے قابل نہیں رہی

وہ نیک عورت صرف میری مدد کرنا چاہتی تھی۔ لیکن وہ بھلا کہاں جانتی تھی کہ اس کے لیے
پچاس ہزار روپے میری عزت پر کیچڑا چھال دیں گے

یا اللہ مجھے معاف کر دینا میں تیرا سب سے ناپسندیدہ کام کر رہی ہوں لیکن ان جاہلوں کے سامنے
جینا میرے بس سے باہر ہے اس دن رضیہ خالہ کی باتوں سے مجھے پہلے سے اندازہ ہو گیا تھا کہ کیا
ہونے والا ہے

اور آج ان کے بیٹے نے آکر رشتہ ختم کرتے میری ہر امید ہر آس توڑ دی میں آپ پر بھی بوجھ
بن گئی تائی امی میں آپ کی بیٹی نہیں آپ کے لیے ذلالت کا سامان ہوں اس دنیا نے مجھ سے جینے
کا حق چھین لیا ہے

مجھے پالنے کے لیے آپ نے کتنی محنت کی ہر کسی سے میرے لیے لڑی اور آج میں آپ کے لئے
گالی بن گئی مجھے معاف کر دیجیے گا تائی امی میں آپ پر بوجھ بن کر زندگی نہیں گزار سکتی اگر ہو سکے
تو مجھے معاف کر دیجیے گا لیکن خود پر لگے ان الزامات کی بنا پر میں زندہ نہیں رہ سکتی

میں قسم کھاتی ہوں بڑی حویلی کے کسی مرد نے مجھ پر غلط نظر نہیں ڈالی وہ سب بے قصور ہیں
میری موت میں ان کا کوئی عمل دخل نہیں

نہیں پازیب یہ غلطی مت کرنا میری جان میرا بچہ تو ہی تو میرا سہارا ہے تیرے بنا میں کیسے جیوں
گی ہم چلے جائیں گے یہاں سے ہم گاؤں چھوڑ دیں گے ہم کہیں اور جا کر اپنی دنیا بنائیں گے میری
بچی تو ایسا قدم اٹھاتے ہوئے سوچ تو سہی تیری تائی مر جائے گی

○○○○○

اس نے گھر کے اندر قدم رکھا تو اسے یہ ساری آوازیں سنائی دیں اور بریرہ پریشانی سے اس کے
پیچھے چل رہی تھی

ارے ظالمو کوئی تو بچاؤ میری بچی کو میری بچی مر جائے گی

کیوں نہیں جینے دیتے ہو غریبوں کو ایک عزت کے علاوہ ہمارے پاس ہوتا ہی کیا ہے وہ بھی
--- نہیں پازیب میری بات سن ایسا مت کرنا اسے ماچس کی تیلی سے آگ لگاتے دیکھ تائی چنچ
اٹھی

زایا بریرہ کو ایک طرف ہٹاتا تیزی سے ان کے پاس آیا تھا
کچن کے اندر آگ بھڑک اٹھی تھی اسے پہچاننے میں دیر نہ لگی ایک ہی لمحے میں وہ کچن کا دروازہ
توڑتا اپنی شال اس کے ارد گرد پھیلا کر آگ بجھانے کی کوشش کرنے لگا

یہ تو خدا کا شکر تھا کہ آگ ابھی تک صرف اس کے بازو کی حدود تک ہی محدود ہو گئی تھی ورنہ جو اس نے کیا تھا اس کی جان جانے میں دیر نہیں لگتی

وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی زایا اس کے بے جان وجود کو اٹھا کر باہر لایا اسے ہسپتال لے کر جانا ہو گا سرکار بازو پورا جھلس گیا ہے اور پیر بھی

اسے دیوانوں کی طرح پازیب کا وجود خود سے لگائے دیکھ اس کا خاص نوکر کہتا ہوا گاڑی نکالنے بھاگا جبکہ دوسرے دو باڈی گارڈ آگ بجھانے لگے وہ بریرہ کو اشارہ کرتا ہے پازیب کو اسی حالت میں اٹھائے باہر بھاگ گیا ہائے میری بچی بڑی بیگم میری بچی

تائی امی سینہ پیٹتے ہوئے دروازے تک اس کے پیچھے بھاگ گئیں تھیں صبر خالہ کچھ نہیں ہوتا یہاں آئے بیٹھیں آپ پانی کہاں ہے بریرہ کہتے ہوئے ان کے پاس پانی ڈھونڈنے لگی پیڑ کی چھاؤں میں اسے مٹکا نظر آیا وہ بھاگ کر وہاں سے پانی لاتی ان کے لبوں سے لگانے لگی

بریرہ بیگم میری بچی بے قصور ہے اسے گناہ کی سز س مل تھی ہے ہمیں نہیں پتا تھا آپ کے دیئے
پچاس ہزار اس کی عزت پر سوال اٹھائیں گے

ہم نے تو اس کے کام کا تحفہ سمجھ کر رکھ لیا لیکن ہمیں کہاں معلوم تھا کہ لوگ یہ مطلب نکالیں
گے نوکری چھوڑنے کے بعد گاؤں والوں نے بہت الٹی سیدھی باتیں کی
سب سے پہلے تو میری بہن نے آکر اس کے نام کی انگوٹھی میرے منہ پر ماری اور کہا کہ شاہ حویلی
والوں نے دس دن میں ہی اس کی خوبصورتی روند کر۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ ہائے اللہ میری بچی کے لئے ایسے الفاظ سننے سے پہلے میں مریوں نہیں گئی
میں کہتی تھی تیرے لیے شہزادہ آئے گا لیکن اب کون آئے گا اس کا ہاتھ تھامے وہ اپنا ماتھلیٹے
لگی بریرہ نے پریشانی سے ان کے دونوں ہاتھ تھام لئے

صبر کریں خالہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے میں نے وہ پیسے صرف اس لیے دیے تھے تاکہ
آپ کا مشکل وقت گزر جائے میں بھلا کہاں جانتی تھی کہ میری غلطی سے یہ سب ہو گا میں بہت
معذرت کرتی ہوں ساری غلطی میری ہے لیکن اس غلطی کو میں سدھاروں گی

آپ کی بیٹی میری وجہ سے بدنام ہوئی ہے نہ تو آپ کی بیٹی کو نام بھی میں دوں گی میں پازیب کو اپنی جگہ دیتی ہوں۔

میں پازیب کو آپ سے شاہ حویلی کے وارث زیار کے لئے مانگتی ہوں کہتے ہوئے ان کی آنکھوں سے آنسو لڑک کر زمین پر گرے

ہائے اللہ کی۔۔۔ یہ کیا۔۔۔ آپ کیا کہہ رہی ہیں بریرہ بیگم آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہیں۔ میں اپنی بیٹی کو ساری زندگی اپنے گھر پر بیٹھالوں گی لیکن آپ کا گھر توڑنے کا میں سوچ بھی نہیں سکتی

توبہ توبہ آپ کی جگہ میری پازیب اس کے دماغ میں ایسی سوچ آئے تو میں خود اسے گولی مار دوں۔ اور آپ ایسا کہہ رہی ہیں ایسا ممکن نہیں ہے

ایسا ممکن ہے خالہ اور ایسا ہی ہو گا آج ہم یہاں اسی مقصد کے لیے آئے تھے پازیب کے حال کے بارے میں مجھے خبر مل چکی تھی ملازمہ صوفیہ نے مجھے یہ ساری باتیں بتائی ہیں

میری وجہ سے آج آپ کی بیٹی اس مصیبت کا شکار ہوئی ہے تو میں ہی اسے اس مصیبت سے نکالوں گی

میں اس سے اپنی جگہ دوں گی شاہ حویلی کے سب سے بڑے بیٹے کی دلہن بنا کر میں اسے یہاں سے لے جاؤں گی۔ کون کہتا ہے کہ اس کے لیے شہزادہ نہیں آئے گا اس کے لئے شہزادہ آچکا ہے آپ صرف انکار کرنے کے بارے میں مت سوچیے گا خالہ

کیوں کہ اگر آپ نے ایسا سوچا تو آپ کی بیٹی کی زندگی مزید مشکل ہو جائے گی بڑی حویلی کی وجہ سے بدنام ہوئی ہے نا وہ اب بڑی حویلی والے ہی دھوم دھام سے بارات لے کر آئیں گے

بڑی حویلی کا اگلا وارث اس کی کوکھ سے جنم لے گا میں اس جمعہ کو اپنے شوہر زیار شاہ کے ساتھ آپ کی بیٹی پازیب کو رخصت کروانے آؤں گی وہ اپنے ہاتھ میں پہنے سونے کے کنگن اتار کر ان کو پکڑ آتی خاموشی سے باہر نکل چکی تھی حویلی سے دوسری گاڑی اس کے انتظار میں تھی

جو یقیناً اس کے ملازم کے حکم پر آئی تھی۔

ٹائی امی اپنے ہاتھ میں موجود سونے کے کنگنوں کو دیکھ رہی تھی جو بے حد خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد قیمتی تھے

ان زیورات کو پہچاننا مشکل نہ تھا یہ صرف حویلی کی عورتوں کے لیے بنائے جانے والے سے زیورات تھے جن کی قیمت لاکھوں اور کروڑوں میں تھی

○○○○○

○○○○○

وہ ٹھیک ہے صرف دایاں بازو اور کندھا جلا ہے وہ بھی اتنا زیادہ نہیں ایک حد تک شکر ادا کرو جس طرح سے اس نے خود کو آگ لگائی تھی اس کا بچنا مشکل نہیں ناممکن تھا تم ایسے وقت رہتے یہاں لے آئے

پتا نہیں گاؤں کی لڑکیاں ذرا سی بات کو سر پر سوار کیوں کر لیتی ہیں ڈاک ر زاہد اس کا دوست تھا۔ جو جانتا تھا کہ زایار الیکشن میں حصہ لینے والا ہے اور گاؤں کی چھوٹی چھوٹی پریشانیوں کو حل کرنے کے لئے اس کے پاس آتا رہتا ہے

کچھ دن پہلے بھی گاؤں میں کسی لڑکی نے خودکشی کرنے کی کوشش کی تھی جیسے وقت رہتے وہ ہسپتال لے آیا لیکن اس وقت وہ اتنا بے چین نہیں تھا بلکہ بے حد نارمل تھا اور اس وقت زایار کی حالت ایسی تھی کہ اس لڑکی کو کچھ ہوا تو وہ ابھی مر جائے گا

تم اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہو کہیں تمہیں ایک ووٹ کم ہو جانے کا خطرہ تو نہیں وہ شرارتی انداز
میں کہتا اس کے سامنے چائے کا کپ رکھ رہا تھا

زایار نے سرخ نظروں سے اس کے مسکراتے چہتے کو دیکھا

میں اس سے شادی کرنے والا ہوں اس کے اچانک کہنے پر ڈاکٹر زاہد کو اچھوت لگا تھا

کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ کہہ رہے ہو تم پاگل تو نہیں ہو گے تم سیریس ہو کیا شاید میں نے کچھ غلط سن لیا
ہے وہ اپنی سماعتوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

چہرے سے خوشی واضح جھلک رہی تھی۔ اس کے انداز پر زایار مسکرا دیا
فائنلی میرے دوست کو وہ لڑکی مل ہی گئی

بہت بہت مبارک ہو میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں شکر ہے تم نے اپنی زندگی کے بارے
میں کچھ تو سوچا لیکن اس نے خود کشی کرنے کی کوشش کیوں کی میرا مطلب ہے میری ہونے والی
بھابھی نے یہ قدم کیوں اٹھایا سب خیریت تو ہے نا وہ پریشانی سے ہو کر پوچھنے لگا

میں خود کچھ نہیں جانتا میں تو آج ہی اس کے منگیترا ناصر سے مل کر اسے شادی سے انکار کرنے کے لیے کہنے والا تھا لیکن ناصر نے کہا کہ وہ خود ہی انکار کرنے والا ہے جس کے بعد میں ریلیکس ہو گیا

لیکن مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ کس طرح اور کیوں انکار کرنے والا ہے ڈرائیور نے مجھے بتایا کہ کچھ دنوں سے گاؤں میں اس کے بارے میں کی باتیں کی جارہی ہیں اور گاؤں کی عورتوں نے ان کے گھر جا کر اس پر بہت بے بنیاد الزام لگائے

اور آج اس کی برداشت کی حد ہو گئی ان سب چیزوں کے بارے میں مجھے بالکل پتہ نہیں تھا زاہد میں نے تو ناصر کو پیسے دیے تھے اس سے کہا تھا کہ وہ گاؤں چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے شہر یا کسی اور ملک چلا جائے اپنا کریئر بنائے

لیکن مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ ایسا کچھ کرنے جا رہا ہے ان کے سامنے اگر مجھے پتا ہوتا کہ حالات اتنے جائیں گے تو ناصر سے ملنے سے پہلے میں اس کی تائی امی سے مل کر یہ بات کرتا میری وجہ سے پانزیب آج اس حالت میں ہے

ذہنی دباؤ اور ٹینشن کی وجہ سے اس نے اتنا بڑا قدم اٹھایا وہ ہمیشہ کے لئے مجھے چھوڑ کر جانے والی تھی۔ ابھی تو اس نے ٹھیک سے میری زندگی میں قدم بھی نہیں رکھا وہ پریشانی سے سر اپنے ہاتھوں پر رکھے بول رہا تھا

اُس اوکے یار زندگی آسان نہیں ہے یہاں آئے دن ایسے واقعات پیش آتے ہیں جو ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوتے

اور اب تو تمہیں خوش ہونا چاہیے کہ بھابھی اب بالکل ٹھیک ہیں کچھ زخم ہیں جلد ہی بھر جائیں گے

لیکن تمہیں ان کا بہت خیال رکھنا ہو گا نکاح کب ہے زاہد اسے باتوں میں لگانے لگا
فی الحال کچھ نہیں پتا بریرہ کو اس کی تائی امی کے گھر چھوڑ کر کہا تو تھا کہ وہ بات کر لے

کیا دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا تم نے بریرہ کو بات کرنے کے لیے کہا۔ تمہیں اسے اس سب میں شامل ہی نہیں کرنا چاہیے بلکہ میری مانو تو تم پازیب کو بھی دور ہی رکھو اس سے الگ گھر میں رکھنا یہ نہ ہو کہ۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا زاہد میں اپنی پازیب کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ اور وہ وہیں پر رہے گی بریرہ کی آنکھوں کے سامنے میں بریرہ کو مجبور کر دوں گا طلاق لینے پر اسے اس زبردستی کے رشتے کو اب توڑنا ہی ہو گا

میں نے چاچو کی قسم کھائی تھی کہ جب تک بریرہ خود مجھ سے طلاق نہیں مانگتی میں اسے طلاق نہیں دوں گا سات سال سے وہ اپنی ضد پر قائم ہے

لیکن اب میں اپنے طریقے سے اس کی ضد توڑوں گا اس بار بریرہ ہار جائے گی وہ یقین سے کہہ رہا تھا یہ نہ ہو کہ بریرہ کو ہارتے ہارتے تم اپنا سب کچھ ہار دو زایا۔

سرپشینٹ کو ہوش آچکا ہے وہ بہت شور کر رہی ہیں چیخیں مار رہی ہیں اور شاید تلکیف سے رو رہی ہیں آپ جلدی سے آجائیں نرس نے کہا تو زاہد کے ساتھ ساتھ وہ بھی اس کے پیچھے بھاگا تھا

oo

ooooo

کیوں بچایا مجھے مر جانے دیا ہوتا ایسی زندگی سے موت بہتر ہے میری زندگی کا کوئی فائدہ نہیں مر جانے دو مجھے

میں کسی کو کوئی خوشی نہیں دے سکتی میرا مر جانا ہی بہتر ہے زمین سے بوجھ کم ہو جائے گا

نہیں رہنا مجھے زندہ چھوڑ دو مجھے میں مر جانا چاہتی ہوں نرس اسے کنٹرول کر رہی تھی جب اچانک اس کے ہاتھ میں موجود ٹے سے کینچی اٹھا کر خود پر وار کرنے ہی والی تھی کہ جب زایا نے اس کا ہاتھ تھاما اور ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا

تھپڑ اتنا شدید تھا کہ لمحے کی دیر نہ کرتے ہوئے وہ ہوش و ہواس دوبارہ بیگانہ ہو چکی تھی

لوجی کر دیا بیہوش یہ کون سا طریقہ ہے پیار جتانے کا باہر تو تم کہہ رہے تھے کہ تم بہت پیار کرتے ہو عشق جنون پتہ نہیں کیا کیا اندر آ کے رکھ کر لگا دیا زاہد بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا

اور ساتھ اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیے دیکھ رہا تھا جس کے بس ایک ہی وار سے وہ بیڈ پر بے ہوش پڑی تھی

تم باتیں سن نہیں رہے تھے اس کی کیا بکواس کر رہی تھی بہت شوق ہے نہ جان دینے کا نکاح ہو جائے جان تو اس کی میں نکالوں گا وہ غصے سے نرس کو اس کے اسے ہوش میں لانے کے لئے کہہ رہا تھا

نرس پریشانی سے اس کی باتیں سنتی اس کے اشارے پر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگی

جبکہ زاہد اس کی سوچ پر ہنستا اس سے باہر آنے کے لئے کہنے لگا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ زیار جیسا مجبور اور اتنا سیریس انسان ایک ٹین ایج لڑکی کے پیچھے اتنا پاگل ہو رہا ہے

ویسے تم سے چودا پندرہ سال چھوٹی ہو گی وہ سوچتے ہوئے بولا
تم سے کسی نے پوچھا اس کی بات پر بہت بد مزہ ہو کر دیکھنے لگا
کافی زیادہ چھوٹی نہیں ہے۔۔۔؟

میری امی میرے بابا 17 سال چھوٹی ہیں ابھی تک کامیاب زندگی بسر کر رہے ہیں
اور خیر اتنی بھی چھوٹی نہیں ہے مجھ سے صرف گیارہ بارہ سال چھوٹی ہو گی وہ "صرف" پر زور
دیتے ہوئے بولا تھا زاہد کا بے اختیار قہقہہ بلند ہوا

گیارہ بارہ سال "صرف" نہیں "بہت" ہوتے ہیں زایار سکندر شاہ وہ ہنستے ہوئے بولا
تمہاری اس بکو اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا وہ میری ہے وہ کسی ضدی بچے کی طرح بولا
جیسے زاہد بہت ساری وجوہات بیان کر کے اس سے چھین لے گا

کبھی نہیں میری جان میں تمہیں کبھی ایسا نہیں کہوں گا اللہ تمہیں خوش رکھے تم اندازہ تک نہیں
لگا سکتے کہ تمہاری دوسری شادی کی بات پر میں کتنا خوش ہوں

آخر میرا دوست بھی زندگی میں آگے بھر رہا ہے اس کی زندگی میں کوئی آگیا ہے جو اسے خوش
رکھے گا اس کی خوشیوں کی فکر کرے گا

زاہد خوشی سے دعائیں دیتے ہوئے اپنی خوشی کا اظہار کرنے لگا
وہ باتوں میں مگن تھی جب نرس نے آکر بتایا کہ پیشنٹ کو دوبارہ ہو چکا ہے
نکاح میں آنارس کے جاتے ہی وہ اس سے کہنے لگا اس نے صرف ہاں میں سر ہلایا

○○○○○

سب لوگ بریرہ کے منتظر تھے اس کی سونی کلیاں دیکھ کر پاکیزہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو آگئے
ارے آپ سب لوگ یہاں اتنے آرام سے بیٹھے ہیں گھر والے ایک ساتھ بیٹھے ہوں تو مزہ تب آتا
ہے جب کا چائے کا دور چلے آپ سب بیٹھے میں ابھی چائے لے کر آتی ہوں

وہ مسکراتے ہوئے کچن کی جانب جا رہی تھی جب اچانک پاکیزہ بیگم نے اس کا بازو تھام لیا

کیا فیصلہ کر کے آئی ہوں بریرا وہ اس کا ہاتھ تھام کر بولی گھر میں سبھی لوگ اسے دیکھ رہے تھے
میں کیا فیصلہ کروں گی چاچی فیصلہ تو آپ کے بھتیجے نے کیا ہے اور ان کے حکم کے مطابق جمعہ کو
نکاح کی رسم ادا کرنی ہے

ان کا کہنا ہے شادی بہت دھوم دھام سے ہوگی کوئی بھی رسم چھوٹنی نہیں چاہیے بہت ساری
تیا ریاں کرنی ہوں گی

آپ سب لوگ بھی اپنی تیاری کر لیں وہ اپنا در دچھپاتی مسکرا کر ان کے قریب سے اٹھ گئی تھی
کیا تم بھی اس شادی میں شرکت کرو گی وہ بے یقینی سے پوچھ رہی تھیں جبکہ زار چاچو اور صفدر
چاچو خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے

زایار کا حکم ہے کہ ان کی دلہن کو میں اپنے ہاتھوں سجاؤں اور تمام رسموں میں سب سے آگے
رہوں اب تو شوہر کا حکم ماننا پڑے گا

اتنا گر گیا ہے وہ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ پہلے وہ تمہیں آگے کر کے شادی کی فرمائش کرتا ہے اور اب تمہیں سزا دینے کے لیے اس نے یہ نیا طریقہ نکالا ہے اس گھر میں کوئی اس کی شادی میں شرکت نہیں کرے گا تم بھی نہیں سنا تم نے دروازے سے آتے سکندر صاحب نے غصے سے اسے کہا تھا

مجھے کرنا ہو گا تیا ابو۔ میں پیچھے نہیں ہٹ سکتی اور نہ ہی اپنے شوہر کے خلاف جاسکتی ہوں ان کی مخالفت کے روپ میں طلاق مجھے تحفہ میں ملے گی اور مجھے یہ تحفہ قبول نہیں وہ آنسو بہاتی وہاں سے جا چکی تھی جبکہ سکندر شاہ کو اپنی بہو کی باتوں پر یقین نہ آیا

مطلب ان کا بیٹا اتنا گر گیا تھا کہ اب وہ اسے طلاق کی دھمکیاں دے رہا تھا مانتے تھے سات سال پہلے جو کچھ بھی ہو اس میں ان کی غلطی تھی لیکن اب جو یہ سب ہو رہا تھا اس میں صرف اور صرف زیار کی غلطی تھی

وقت گزر چکا تھا جو ہونا تھا ہو چکا تھا آخر کب تک بریرہ کو سزا دینا چاہتا تھا اب بس کر دے ایک بیٹا بھی تھا ان کا جو ان دونوں سے بے حد محبت کرتا تھا کیا زیار کو اس کی بھی پروا نہیں تھی

ooooo

بیٹا اللہ نے تجھے نئی زندگی دی ہے اس کی قدر کر آنسو بہا کر یوں ناشکری نہ کرنا چاہا اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے سمجھا رہے تھے

تو میں کیا کروں چاہیہ دنیا مجھے جینے نہیں دے رہی کیا غلطی ہے میری کیا غلط کیا ہے میں نے میری ذات کو تنکوں میں بکھیر دیا ان ظالموں نے وہ عورت جو میری تعریفوں کے پل باندھ کی تھی میری ذات کو ریزہ ریزہ کر گئی

میں تو تائی امی کی تکلیف کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی ان کا بوجھ بانٹنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن لگتا ہے کہ موت کو بھی میری ضرورت نہیں وہ آنسو پیتے آہستہ آہستہ بول رہی تھی

شکریہ میری جان بچانے کے لئے مجھے تو اللہ نے میرے گناہ کی سزا ضرور دے گا لیکن اللہ آپ کو آپ کے نیک عمل کا اجر دے سے دعا ہی کر سکتی ہوں

بیٹا تیری جان میں نے نہیں چھوٹے سرکار میرا مطلب ہے زایا صاحب نے بچائی ہے بری حویلی میں بڑے سرکار سکندر شاہ کے بیٹے نے آج ان کی وجہ سے زندہ ہے

زایار صاحب تو بریرہ بیگم کے شوہر ہے ناہادی کے بابا کیا انہوں نے ہی مجھے تھپڑ مارا تھا جب میں تھوڑی دیر پہلے پاگل ہو رہی تھی اپنے سچویشن کو سوچتے ہوئے وہ شرمندگی سے بولی ڈرائیور چچا نے ہاں میں سر ہلایا

اچھا یہ بریرہ بیگم کے شوہر ہیں انہوں نے میرا دوپٹہ بھی چرایا تھا کچھ یاد آنے پر وہ پھر بولی

بکو اس کر رہی ہے لڑکی دماغ خراب تو نہیں ہو گیا وہ کروڑوں عربوں کے مالک ہے تیرا دوپٹہ کیوں چرائیں گے ڈرائیور چچا نے اسے خاموش کرتے ہوئے کہا اگر یہ بات زایار صاحب سن لیتے کہ وہ ان کو چور سمجھتی ہے تو کیا سوچیں گے

ایک تو وہ اس کی جان بچا کر یہاں آئے ہیں اور اور یہ پاگل لڑکی انہیں چور بلا رہی ہے

لیکن میں سچ کہہ رہی ہو چاچا انہوں نے میرا دوپٹہ چرایا تھا اور ایک بار نہیں دو بار وہ بہت آہستہ آواز میں بول رہی تھی جیسے کوئی راز کی بات بتا رہی ہو

زایار جو کب سے ان کی باتیں سن رہا تھا گلا کھنکار کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا

ہاں اسے پسند نہیں آیا تھا ڈرائیور چاچا کے ساتھ اس کا سر گوشانہ انداز اس کا یہ انداز وہ خود تک
محدود رکھنا چاہتا تھا

وہ چاہتا تھا اس کی زبان سے نکلا ہر لفظ زایا شاہ کی امانت ہو
بس بیٹاب صاحب کے بارے میں ایسی بات مت کرنا اور نہ ہی ایسا قدم دوبارہ اٹھانا اپنا نہ سہی تو
اپنی تائی امی کا تو احساس کرو اس کا ہے ہی کون تمہارے علاوہ اس عورت نے تمہیں بڑی مشکل
سے پالا ہے

اور اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کے بہت محبت سے سمجھا رہے تھے وہ نظریں جھکائے ہاں میں سر ہلائی

گاڑی نکالو تم وہ ڈرائیور کو اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔ ڈرائیور فوراً گاڑی نکالنے جا چکا تھا
چلو اٹھو گاؤں واپس جانا ہے رات بہت گہری ہو چکی ہے وہ نرمی سے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا
اس سے اٹھنے میں مدد کر رہا تھا

پانزیب کو آج بھی شرمندگی ہو رہی تھی کوئی مرد اس کے اتنے قریب کھڑا ہو کے اسے اٹھنے میں
مدد کر رہا تھا کاش یہاں اس کی تائی امی یا کوئی اور عورت ہوتی اس کے وجود پر کوئی دوپٹہ نہیں تھا
خود سے چار دھڑاتے وہ شرم سے سرخ ہو چکی تھی

بس ایک پاؤں تک آتا کرتا سا پہنایا ہوا تھا اسے اپنے کپڑوں کو دیکھ کر اسے مزید شرمندگی ہونے لگی

ابھی وہ کرسیدھی ہی ہوئی تھی کہ نرس ایک ہاتھ میں بیگ لیے اندر داخل ہوئی سر یہ آپ نے منگوا یا تھا نیوریڈی میٹ برینڈیڈ سوٹ اس کی طرف بڑھایا جو دیکھنے میں بھی بہت قیمتی محسوس ہو رہا تھا

مجھے کیا دے رہی ہو جاؤ اس کو پہنانے میں ہیلپ کرو اور تکلیف نہیں ہونی چاہیے خیال رکھنا وہ نرس کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ جی سر کرتی اسے تھام کر اندر لے گئی

اسے کپڑے پہنانے میں مدد کر کے وہ واپس باہر لے کے آئی شاید آج اس کی زندگی میں شرمندہ ہونے کا ہی دن تھا

زایا نے اس کی جان بچائی تھی تو یقیناً اسے اسی حالت میں ہسپتال لے کے آیا تھا نرس نے کہا تھا کہ اس کے کپڑے پوری طرح سے جل چکے تھے یہ تو اس کی قسمت اچھی تھی کہ وہ بچ گئی

اس لئے یہاں پہنچتے ہی اس کے کپڑے بدل دیے گئے بار بار یہ سوچ کہ اتنی بری حالت میں یہاں لایا گیا اسے نظریں اٹھانے دے رہی تھی

خیال رکھنا اس کا ٹائم پر دو اور غیرہ دیتے رہنا موسم کے حساب سے آج کل زخم کبھی بھی خراب ہو سکتے ہیں لا پرواہی بہت بری ثابت ہوگی
اور اس موسم میں تکلیف بھی بہت زیادہ ہوتی ہے ایک بھی ٹائم دوامس نہیں ہونی چاہیے وہ بالکل بے تکلف ہو کر پازیب سے بول رہا تھا جیسے برسوں سے جانتا ہو پازیب کو اس ڈاکٹر کا انداز بالکل اچھا نہ لگا تھا

اور پرسوں تک میں بھی گاؤں آجاؤں گا وہ زاہار سے بولا
فی الحال اسے ہسپتال سے لے کر جانا ٹھیک ہے کیونکہ پرسوں نکاح تھا بریرہ اسے فون کر کے بتا چکی تھی اور ایسے میں اسے ہسپتال رکھنا بہت مشکل تھا۔ اسی لیے وہ اپنے ساتھ گھر لے آیا

تائی امی دروازے پر بے چینی سے انتظار کر رہیں تھیں اسے اپنے سینے سے لگائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں زایار کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بھی کی آنکھیں نم تھیں جبکہ زایار انہیں پرسوں آنے کا کہتا جا چکا تھا وہ پرسوں کیوں آئے گا یہ سوال پازیب کے لئے حیران کن تھا

○○○○○

بریرہ گھروالوں کے سامنے کہہ چکی تھی کہ جمعہ کو زیار کا نکاح ہے اور کوئی بھی اس بارے میں کوئی بات نہیں کرے گا گھر کا کوئی فرد نکاح میں شامل ہونے کو تیار نہ تھا سوائے اس کی ماں کے

سنیما اور لالی پر تو یہ خبر قیامت کی طرح ٹوٹی تھی انہیں یقین نہیں آ رہا کہ ایسا کچھ ہونے جا رہا ہے بلا ان کا بھائی یوں اچانک دوسری شادی کیسے کر سکتا ہے ان کے لیے تو زیار اور بریرہ کا دنیا سب سے خوب صورت کپل تھا

انہیں تو اب تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ جمعہ کو پازیب کا نکاح ان کے زیار ادا کے ساتھ ہے اب لالی کو اپنی بھابھی کی اداسی کی وجہ سمجھ میں آئی تھی اسے نہ چاہتے ہوئے بھی پازیب کے وجود سے نفرت سی ہونے لگی

وہ دونوں زیار کو بالکل مخاطب نہیں کر رہیں تھیں اس وقت بھی زیار کتنی ہی ان کے سامنے بیٹھا رہا لیکن وہ اپنے کام میں مصروف رہیں اور پھر اٹھ کر اندر چلی گئیں ان کے خفا خندانہ پر زیار بھی خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آ گیا تھا سب گھر والے اس سے خفا تھے

لیکن اس وقت وہ اپنے فیصلے سے پیچھے ہٹنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا یہ اس کی زندگی تھی اور وہ اپنی زندگی پر پورا اختیار رکھتا تھا

○○○○○○

بریرہ بیگم آپ نے جیسا کہا تھا بالکل ایسا ہی کیا پہلے ہم نے پورے گاؤں میں پازیب کو بدنام کر دیا گاؤں کے ایک ایک گھر میں جا کر بتایا کہ پازیب کا بری حویلی کے مردوں کے ساتھ غلط تعلق تھا

جس کی خبر حویلی کی بیگمات کو ملتے ہیں انہوں نے اسے نوکری سے نکال دیا اور منہ بند رکھنے کے لیے بھاری رقم بھی دی ڈالی

ملازمہ اس کے سامنے بیٹھی تیز تیز بول رہی تھی جبکہ دروازے پر کھڑے زیار کا غصے سے برا حال تھا وہ دھاڑتا ہوتا سے کمرے میں داخل ہوا

اور چٹاخ چٹاخ کی آواز کے ساتھ بریرہ کے چہرے پر کہیں تھپڑ لگا ڈالے وہ بے حال سی ہو کر بیڈ پر پڑی ہوئی تھی جبکہ ملازمہ اس کا غصہ دیکھتی فوراً باہر بھاگ گئی

دکھا دیں اپنی اوقات پازیب کو اس حال تک تم نے پہنچایا تھا پازیب کو خود کشی کرنے پر مجبور تم نے کیا وہ ایک اور زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر مارتے ہوئے بولا شور کی آوازیں سنتے سب تیزی سے کمرے کی جانب آئیں

جبکہ اسے برے حال میں بیڈ پر پکٹنا زایار نے اپنا ریوالتور نکالا
یقیناً آج وہ اسے گولی مار دیتا اگر شیرینچ میں آکر اسے کنٹرول کر کے گھسیٹتا باہر نہ لے جاتا

چھوڑ دے مجھے شیر آج میں اسے جان سے مار ڈالوں گا آج یہ حد پار کر گئی ہے میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا بہت برداشت کر لیا میں نے یہ گھٹیاعورت کبھی نہیں بدل سکتی
اس سے چلاتے ہوئے بولا۔ جب کہ شیر اسے سمجھاتا بند کمرے میں لے آیا تھا

ooooo

میں کیا کرتی چاچی میرے پاس کوئی راستہ نہیں تھا
کوئی بھی عورت اپنی بیٹی کی شادی ایسے مرد سے کیوں کرے گی جس کی پہلی بیوی اور بچہ اسی کے گھر میں موجود ہوں

ان کے ساتھ ایک خوشحال زندگی گزار رہا ہوزایار انکار نہیں سننا چاہتے تھے

اور ان کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لیے مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا میں نے ہی ملازمہ کو کہا تھا کہ گاؤں کے گھروں میں جا کر وہ پازیب کا نام زایار کے ساتھ لے تاکہ اس کا رشتہ ٹوٹ جائے لیکن مجھے نہیں پتا تھا کہ پازیب اس حد تک چلی جائے گی

وہ لڑکی خود کو نقصان پہنچانے جا رہی تھی خود کشی کرنے جا رہی تھی وہ تو خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم وقت پر پہنچ گئے

اور وہ بچ گئی۔ اگر ہم ایک لمحے کی بھی تاخیر کرتے تو شاید پازیب آج ہمارے بیچ نہ رہتی۔ لیکن مجھے نہیں پتا تھا کہ زایار ہر چیز کا مجرم مجھے ہی ٹھہرائیں گے وہ تو ویسے بھی آج کل مجھے اپنی خوشیوں کا دشمن سمجھتے ہیں وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے بولی تو چاچی نے اسے اپنے سینے سے لگالیا

لیکن بریرہ انجانے میں سہی تم نے بیوقوفی کی ہے ایسا قدم اٹھانے سے پہلے کسی سے مشورہ تو کر لیتی مجھ سے پوچھ لیتی۔

میں صرف زایار کی خوشی چاہتی ہوں چاچی اور کچھ نہیں۔ میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ وہ خوش رہے چاہے کسی کے ساتھ بھی

میں نہ کل ان کی پسند تھی نہ ہی آج ان کی پسند ہوں زبردستی کا رشتہ کب تک نبھاتے رہیں گے وہ کیا انہیں اپنی خوشیاں جینے کا حق نہیں کیا وہ اپنی مرضی سے اپنی زندگی نہیں گزار سکتے تایا ابو آپ نے اس وقت فیصلہ کیا ہم نے سر جھکا لیا

زایا میری محبت ہیں۔ لیکن میں ان کے لئے کیا تھی کیا ہے ہمارا رشتہ صرف ایک سمجھوتا۔ اور سمجھوتے ساری عمر نہیں نبھائے جاتے میں اپنی محبت کو اس حال میں نہیں دیکھ سکتی تھی میں نے پازیب کو ان کے لیے مانگ لیا ہے مجھے یقین ہے وہ انہیں ہر خوشی دے گی جس کی وہ حقدار ہیں۔

اور آپ سب کو نکاح میں شامل ہونا پڑے گا کوئی انکار نہیں کرے گا جس نے زایا کی شادی میں شرکت نہیں کی وہ میرا منہ دیکھے گا میں کہہ رہی ہوں آپ سب کو میری قسم آپ سب کو زایا کی خوشیوں میں اس طرح سے شامل ہونا ہو گا جس طرح آپ کا فرض بنتا ہے وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ اس کے ساتھ لالی اور سنہیلا بھی بری طرح سے رو رہی تھی

آخر کیا تھا اس پازیب میں جو بریرہ میں نہیں تھا آخر کیوں زایا کو اس کی محبت نظر نہیں آتی کہیں سوال اپنے دل میں لیے وہ اس کے نکاح کی تیاریاں کرنے لگی۔ گھر میں اس خوشی کو بھی ماتم زدہ ماحول میں منایا جا رہا تھا سب لوگ تیاریاں کر رہے تھے حویلی کو دلہن کی طرح سجایا جا رہا تھا۔

لیکن یہ سب کچھ اتنی خاموشی سے ہو رہا تھا جیسے کسی کی بارات نہیں جنازہ جارہا ہوں

○○○○

پازیب کو صدمہ لگا تھا بریرہ بیگم ایسے کیسے اپنے شوہر کے لئے اس کا رشتہ مانگ کر چلی گئی ایسا کیسے ممکن تھا بلا ایک بیوی اپنی ہی سوتن کا رشتہ کیسے مانگ سکتی ہے

تائی امی خاموشی سے اس کے نکاح کی تیاریاں کر رہی تھیں گاؤں میں یہ خبر آگ کی طرح پھیل رہی تھی لیکن کسی کو بھی ان کے گھر میں آنے کی اجازت نہ تھی

یہ تو وہ جانتی تھی کہ اب اس کے لئے کوئی اچھا رشتہ نہیں آئے گا یا تو پانچ بچوں کا باپ یا کوئی معذور اپنی زندگی سے تنگ ہو اس کے وجود کا مالک بنے گا لیکن بریرہ بیگم کے شوہر کا رشتہ سوچ بھی اسے اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی

بریرہ بیگم اسے بے حد پسند تھی وہ ایک بہت اچھی اور نیک عورت کی بلا سوتن کیسے بن سکتی تھی

○○○

السلام علیکم میرا نام نعمہ ہے اور میں دلہن کو مہندی لگانے آئی ہوں۔

مجھے زایار شاہ نے یہاں بھیجا ہے کیا آپ مجھے دلہن سے ملوائیں گئیں ایک خوبصورت سی لڑکی
دروازے پر کھڑی اجازت مانگ رہی تھی

سب کچھ بہت اچانک ہو رہا تھا
وہ شادی کر رہا ہے ٹھیک ہے اسے عزت دے رہا تھا اچھی بات تھی لیکن اس طرح دھوم دھام
سے شادی بھلا کوئی اپنی دوسری شادی کی اتنی خوشی مناتا ہے
بریرہ بیگم کے ان احسانوں کو وہ کیسے چکائیں گے

جوان کی بیٹی کی خوشی کے لیے اس کی خواہشوں کے لیے اپنا گھر تباہ کر رہی تھی اپنا بسا بسایہ سنسار
اجھاڑ رہی تھی

کیا بھلا کسی میں اتنی ہمت ہو سکتی ہے کہ وہ اپنا سب کچھ برباد کر کے اپنی خوشیاں کسی اور کی جھولی
میں ڈال دے

ایک عورت بلا کیسے دوسری عورت کو اپنے شوہر کی زندگی میں قبول کر سکتی ہے بریرہ بیگم کا دل بہت بڑا تھا وہ کسی اور کا نہیں بلکہ اپنے ہی شوہر کا رشتہ لائی تھی یہ بہت بڑی بات تھی تائی امی تو اس لڑکی کے حوصلے پر پریشان ہو رہی تھی

اور خاموشی سے اس لڑکی کو اندر آنے کا راستہ دیا اور اسے پازیب کا کمرہ بتایا

حویلی میں تو دھوم دھام سے مہندی مایوں کی رسم کی جارہی تھی لیکن پازیب کی تکلیف کا خیال کے اس طرف کچھ نہ کیا گیا

اس کی حالت کل سے بہتر تھی زخم اب بھی تھے تکلیف اب بھی بہت تھی لیکن جو زخم جو داغ اس کی ذات پر لگائے تھے

جو اس کی عزت کو بکھیر کر رکھ گئے ان سب کے سامنے یہ سب کچھ بھی نہیں تھا

دلہن تو بے حد خوبصورت ہے لڑکی نے کمرے میں قدم رکھتے ہوئے اسے دیکھا تو وہ لڑکی کو انجان نظروں سے دیکھنے لگی۔ جس کا مطلب وہ لڑکی بھی سمجھ چکی تھی

میرا نام نعمہ ہے اور میں ایک بیو ٹیشن ہوں مجھے زایا شاہ نے یہاں آپ کو مہندی لگانے اور کل صبح تیار کرنے کے لئے بھیجا ہے

آپ کو مہندی لگا کر میں حویلی جاؤں گی آج رات میں حویلی میں مہمان ہوں وہ ابھی بہت لوگوں کو تیار کرنا ہے اس لیے پہلے یہاں آگئی اپنے ہاتھ دکھائیں

کہاں سے جلا ہے آپ کا ہاتھ مجھے بہے اغیاط سے کرنا ہوگا وہ اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے اس کے ہاتھ سامنے کرنے کا کہتے اپنے بیگ سے مہندی نکالنے لگی

اس کا بالکل کوئی ارادہ نہیں تھا مہندی لگانے کا بلکہ وہ تو یہ شادی دھوم دھام سے بھی نہیں چاہتی تھی بد سادگی سے نکاح ہو جائے اس کے لیے کافی تھا

بریرہ کی سوتن بننا بھی اس کے لیے قیامت سے کم نہیں تھا لیکن یہ اس کی مجبوری تھی عزت سے سراٹھا کر چلنے کے لئے اسے یہ قدم اٹھانا تھا

لیکن اس نے خود سے وعدہ کیا تھا وہ کبھی بریرہ بیگم اور ان کے شوہر کی زندگی میں نہیں آئے گی۔

اور نہ ہی بریرہ بیگم کے اعتبار کو ٹھیس پہنچائے گی۔ بریرہ بیگم نے حوصلے کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے اپنا ہمسفر دینے کا فیصلہ تو کر لیا تھا لیکن یہ کتنا مشکل تھا یہ سمجھنا کسی بھی عورت کے لیے مشکل نہ تھا

وہ سادگی سے نکاح چاہتی تھی لیکن بریرہ بیگم کے حکم پر شادی دھوم دھام سے کی جا رہی تھی تاکہ اس کی کوئی خواہش دھوری نہ رہے

انہوں نے کہا تھا کہ وہ چاہتی ہیں کہ پازیب بھی ہر لڑکی کی طرح دلہن بنے اور دھوم دھام سے اس کی بارات آئے

ان کا کہنا تھا کہ وہ جانتی ہیں کہ ہر لڑکی کی طرح پازیب کی بھی کچھ خواہشات ہوں گی اور اس سب کی وجہ سے وہ پازیب کی خواہشوں کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ اس لیے پازیب کو یہاں سے دھوم دھام سے دلہن بنا کر رخصت کیا جائے گا اور اس کی شادی کی تمام رسمیں بھی ہوگی

شادی کا سارا خرچہ بڑی حویلی کے لوگ اٹھا رہے تھے وہ تائی امی کو ایک کوئی بھی پیسا خرچ کرنے سے منع کر چکے تھے اور نہ ہی وہ کوئی دہیج چاہتے تھے لیکن تائی امی نے پھر بھی کچھ چیزیں اس کے لیے بنوا کر رکھی تھیں

لیکن بریرہ نے کہہ دیا کہ ایسی چیزیں حویلی میں بہت ہیں اب وہ حویلی کی بہو بننے جا رہی ہے تو ان سب چیزوں کی ضرورت نہیں

تائی امی اداس تو ہو گئیں لیکن انہوں نے اپنی بچی کی خوشیوں کے لیے ہر چیز کو نظر انداز کر دی ان کو صرف اور صرف اس کی شادی کی فکر میں لگ گئیں

کل جمعہ تھا کل اس کا نکاح تھا اور آج اس کے ہاتھ میں زیار شاہ کے نام کی مہندی لگائی جا رہی تھی وہ خاموشی سے اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جہاں وہ لڑکی اپنی مہارت سے اس کے ہاتھوں کو سجا رہی تھی

زیار نے اسے بتا کر بھیجا تھا کہ وہ تکلیف میں ہے اس لیے اسے زیادہ دیر بیٹھنے کیلئے نہ کہے۔ بس دلہن کا سنگھار پورا کرنے کے لئے مہندی لگا دیں

اور اس نے ایسا ہی کیا تھا۔ اس نے بہت مہارت سے ایک چھوٹا سا ڈیزائن اس کے ہاتھ میں لگایا جس کی وجہ سے اسے زیادہ دیر بیٹھنا نہیں پڑا لیکن سامنے ہاتھ کی جانب اس نے بہت خوبصورتی سے زایار شاہ کا نام لکھ ڈالا تھا

وہ کچھ بھی نہ بولی نہ انکار کر پائی نہ اقرار کل وہ شخص اس کی زندگی کا مالک بننے والا تھا اگر اس کا نام اگر اس کے ہاتھ میں آگیا تو کیا ہو گیا وہ تو پوری کی پوری اس کی ملکیت میں جا رہی تھی

لیکن جب پازیب اس کے ہاتھ کو دیکھتی اس کے دل میں عجیب سی بے چینی پیدا ہوتی وہ بار بار اپنے دل کو سمجھاتی کہ اس شخص پر کیا اس کے نام بلکہ اس کے سائے پر بھی اس کا کوئی حق نہیں ہے

وہ بریرہ بیگم کا شوہر ہے اور یہی حقیقت ہے اسے کوئی بدل نہیں سکتا اس کے ساتھ اس کا رشتہ صرف اور صرف ایک سمجھوتا ہے

جو اس کی عزت بچانے کے لئے کیا جا رہا ہے
اس لیے اس نے اپنے دل میں کسی خوش فہمی کو جنم نہیں لینے دیا تھا

یہ نکاح صرف اور صرف ایک سمجھوتا تھا اور اب اسے اس سمجھوتے کے ساتھ ساری زندگی گزارنی تھی

مہندی والی خاموشی سے مہندی لگا کر جا چکی تھی جب کہ پازیب خاموشی سے اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جس میں بڑی مہارت اور خوبصورتی سے اس شخص کا نام لکھا تھا جس پر اس کا کوئی حق نہیں تھا

oooo

حویلی مہمانوں سے بھری ہوئی تھی ہر طرف مہمان ہی مہمان تھے سب کے لبوں پر ایک ہی سوال تھا آخر کیا وجہ تھی کہ زایار دوسرا نکاح کرنے جا رہا تھا

ہر کوئی اپنی طرف سے کہانیاں بناتا مہمانوں کو مطمئن کر رہا تھا۔ سب کے سب لوگوں کی پریشانی کی وجہ یہی تھی کہ بریرہ خود اس شادی میں شامل تھی اور سب مہمانوں کا خیال بھی وہ خود ہی رکھ رہی تھی

دور دور کے سارے مہمان اسے بلا بلا کر وجہ پوچھ رہے تھے
مہمانوں کو کیا وجہ بتائی جائے گی یہ تو پہلے ہی وہ سوچ چکی تھی اس نے سب گھروالوں کے سامنے
کہا تھا کہ وہ دوبارہ ماں نہیں بن سکتی اور یہی وجہ اس نے مہمانوں کے سامنے بھی رکھ دی

سب یہی کہہ رہے تھے کہ بریرہ کا دل بہت بڑا ہے

جو خود اپنے ہاتھوں سے سوتن اپنے سر پہ خار ہی ہے۔ جبکہ بریرہ بے حد مطمئن انداز میں سب کے سوالوں کے جواب دیتی خود کو بے حد پرسکون ظاہر کر رہی تھی

یہاں آنے سے پہلے ہی اس نے اپنے آپ کو تیار کر لیا تھا ہر طرح کے سچویشن کے لیے یہ صرف ایک نامی رسم تھی کہ مہندی اور ہلدی کی رسم ادا کی جائے گی تاکہ سب کو پتا چل جائے اس لیے سب رسمیں ادا کی جائے گی

مہمان تو بہت آئے تھے لیکن ایسا ہوا کچھ بھی نہیں تھا
حونچی میں مہمانوں کا ہجوم دیکھ کر زایا رات ہونے سے پہلے ہی ڈیرے پر جا چکا تھا۔ اس نے کہا
تھا اگر پازیب اس رسم کو ادا نہیں کر سکتی تو یہ سب بے کار ہے

بریرہ میں اتنی ہمت ہر گز نہیں تھی کہ وہ اسے روک پاتی ہے اس کے جانے کی وجہ پوچھتی کل کے بعد تو بریرا کمرے میں بھی نہیں گئی تھی بلکہ ہادی کے ساتھ اس کے کمرے میں سوئی تھی

پتا نہیں وہ غصے میں اس کا کیا حال کرتا
بریرہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی اس نادانی کی وجہ سے حالات اتنے خراب ہو جائیں گے وہ تو بس
اس کی خوشی کے لئے یہ سب کچھ کرنا چاہتی تھی لیکن پاکیزہ بیگم نے اسے سمجھایا کہ اسنے بہت
غلط قدم اٹھایا ہے کسی کی ذات پر بہتان لگانا اسے دنیا کے سامنے بدنام کر دینا کسی گناہ سے کم نہیں

وہ بے حد شرمندہ تھی اپنی نادانی میں وہ یہ غلطی تو کر بیٹھی لیکن یہ سوچ آتے ہی کہ جس کی وجہ
سے پازیب کی جان جاسکتی تھی وہ اندر تک کانپ کر رہ جاتی

اس نے جو بھی کیا تھا زیار کی خوشی کے لئے کیا تھا اور آگے بھی اس کی خوشی کے لیے کچھ بھی
کرنے کو تیار تھی اس وقت وہ سب مہمانوں کو سنبھالتی ان کا خیال رکھ کر ان کی ہر ضرورت کو
پورا کرنے کی کوشش کر رہی تھی

جبکہ لالی اور سنیہا سب کو دکھانے کے لئے رسم میں شامل تھیں۔ ان دونوں نے تو مہندی بھی
نہیں لگائی تھی۔ بریرہ کے بار بار کہنے کے باوجود بھی ان پر کوئی اثر نہ ہوا تو بریرہ ہمت ہار گئی

یہاں تک آگئی تھی یہی کافی تھا اگر کچھ کہتی تو خاندان میں بات پھیل جاتی اور وہ کسی بھی قسم کا
رسک نہیں لینا چاہتی تھی

پہلے ہی پازیب کی بدنامی نے بہت کچھ پر خراب کر رکھا تھا اب وہ پازیب کو کسی بھی قسم کی مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی

○○○○○○

لالی تم یہاں کیا کر رہی ہو سب لوگ تمہیں وہاں ڈھونڈ رہے ہیں
شیر جو اس دشمن جان کو سب کے بیچ نہ پا کر ڈھونڈتے ہوئے ادھر آیا تھا ایسے پودوں کے ساتھ
بیٹھے روتے دیکھ کر اس کے پاس آگیا

لالی نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے نفی میں سر ہلایا
نہیں کچھ نہیں میں تو بس ایسے ہی یہاں آ کر بیٹھی تھی وہ اپنے آنسو چھپاتے ہوئے بولی

اس طرح سے اکیلے بیٹھ کر رونے سے کیا حاصل ہو گا وہ تمہارا بھائی ہے اس کی خوشیوں میں شامل
ہونا تمہارا فرض ہے

حوالی مہمانوں سے بھری ہوئی ہے تمہارے یہاں بیٹھ کر رونے سے کوئی بھی کچھ بھی مطلب
نکال سکتا ہے وہ اسے سمجھا رہا تھا

مجھے کسی سے کوئی مطلب نہیں کوئی کیا سوچتا ہے کیا نہیں میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے میں بس اس شادی سے خوش نہیں ہوں تو نہیں ہوں میں چہرے پر برا بھابھی کی طرح جھوٹا فیس نہیں لگا سکتی

یہ دکھاوے مجھ سے نہیں ہوتے۔ میں خوش نہیں ہوں۔ اور نہ ہی اب میں مہمانوں کے سامنے جاؤں گی۔ اور نہ ہی کبھی ادا سے بات کروں گی وہ روتے ہوئے بولی شیر نے ایک نظر اس کی سرخ ہوتی آنکھوں پر ڈالی

ضروری نہیں لالی جیسا ہم سوچیں ہر بار ویسا ہی ہو ہو سکتا ہے حقیقت اس سے الگ ہوسات سال پہلے جو کچھ بھی ہوا تمہاری سمجھ سے بہت باہر ہے تم نہیں سمجھ سکتی کہ۔۔۔۔

کیا چاچو بہت زیادہ بیمار تھے مرنے سے پہلے انہوں نے آخری خواہش کے طور پر اپنی بیٹی کی سکیورٹی مانگی تھی زایا رادانے سب کے سامنے یہ کہا تھا کہ وہ اس سے شادی کر لیں اور ادا نے ان کی آخری خواہش کا احترام کرتے ہوئے بریرہ بھابھی کا ہاتھ ہمیشہ کے لئے تھام لیا تھا

مجھے سب پتہ ہے زایا رادا کے ساتھ نا انصافی ہوئی تھی انہیں ایک ان چاہی لڑکی کے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کرنا پڑا

لیکن بھابھی نے کبھی انہیں شکایت کا موقع نہیں دیا وہ ہر طرح کے حالات فیس کرتی رہی ہیں ہر مشکل میں ان کا ساتھ دیتی رہی ہیں

آپ جب انہیں ادا کی ضرورت پڑی تو وہ ان کا ہاتھ چھوڑ کر کسی اور کا ہاتھ تھام گئے انہیں میری بھابھی کے ساتھ ایسا کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ ان کی خوشیوں کے لیے وہ اپنے چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ سجائے نہ جانے کس کرب سے گزر رہی ہیں

آپ اندازہ بھی لگا سکتے ہیں ان کی کیا حالت ہے۔ ہر تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنا میک اپ ٹھیک کرنے جاتی ہیں

تاکہ بار بار بہنے والے آنسوؤں سے وہ خراب نہ ہو جائے کہیں ان کی حقیقت سب کے سامنے نہ جائے ان کا درد ان کی تکلیف کوئی دیکھ نہ لے

عورت عورت ہی ہوتی ہے شیر ادا وہ اپنے شوہر کی زندگی میں کسی اور عورت کو برداشت نہیں کر سکتی چاہے وہ کتنی ہی حوصلہ مند کیوں نہ ہو سوتن سہنے کی ہمت کوئی عورت نہیں رکھتی

خیر میں تو جا رہی ہوں اپنے کمرے میں اگر کسی نے پوچھا تو کہہ دیجئے گا کہ میں اپنے کمرے میں ہوں اور یہ جھوٹا دکھاوا مجھ سے نہیں ہوتا

وہ چھوٹی سی لڑکی سے اپنے باتوں سے اسے حیران اور پریشان جو لگی تھی وہ تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس کی سوچ اتنی آگے جاسکتی ہیں

وہ تو ابھی تک اسے کل کی بچی سمجھ رہا تھا لیکن اس بات تو کو وہ اتنی گہرائی سے سمجھتی تھی یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

○○○○○○

وہ ندی کے قریب بیٹھا ہوا ہر تھوڑی دیر میں ندی میں پانی پھینک رہا تھا چاند کی روشنی ندی کے پانی میں چمکتی ایک الگ ہی منظر پیش کر رہی تھی

وہ خاموشی سے ندی کو دیکھتا اس کے بہتے پانی کی آوازیں سن کر مسرور ہو رہا تھا
وہ خوش تھا بے حد خوش اسے اس کی منزل ملنے جا رہی تھی وہ اپنی محبت کے قریب جا رہا تھا کل اس کا نکاح تھا

لیکن اندر کچھ تھا جو اسے بے حد بے چین کر رہا تھا۔ اسے تکلیف ہو رہی تھی۔ وہ ساری زندگی ایسی ہی گزارنے کو تیار تھا وہ کبھی کسی عورت کی تمنانہ کرتا

لیکن پازیب کو دیکھتے ہی اس کے تمام سوئے جزبات جاگ گئے وہ ایک ہی نظر میں اس کے دل پر پوری طرح سے قابض ہو گئی تھی

لوگ کہتے ہیں محبت ہونے میں دیر نہیں لگتی اس نے اس بات کو آزمایا تھا

اس نے ایک نظر آسمان پر چمکتے کہیں ستاروں کو دیکھا
مجھے معاف کر دیجیے گا چاچو میں جانتا ہوں آج آپ کی روح پر سکون نہیں ہوگی جانتا ہوں آج
آپ تکلیف میں ہیں

لیکن میں مجبور ہوں میں نہیں نبھا سکتا اس ان چاہے رشتے کو میں نے کوشش کی سات سال ہر
وقت اس لمحے کا انتظار کیا جب مجھے بریرہ کے کیے گئے گناہ کم لگنے لگے

لیکن ایسا نہیں ہو سکتا چاچو آپ اس کے باپ ہیں وہ آپ میں طاقت ہے اسے معاف کرنے کا
حوصلہ رکھتے ہیں میں نہیں رکھتا

مجھ میں نہیں ہے ہمت اسے معاف کرنے کی وہ آج بھی ویسی ہی ہے چاچو نہیں بدلی اور نہ ہی وہ کبھی بدل سکتی ہے۔

میں نے اس کی آنکھوں میں بہت آنسو دیکھے ہیں سات سال سے لیکن میں قسم کھاتا ہوں ان سات سال میں بہائے گئے آنسوؤں میں ایک بھی آنسو ندامت کا نہیں تھا۔ وہ خاموشی سے آسمان کی طرف دیکھتا ہر روز کی طرح اپنے چاچو سے اپنے دل کا حال بیان کر رہا تھا

کتنی دیر اپنی ہی سوچوں میں لگے اسے وقت کا احساس ہوا تو صبح کے تین بج رہے تھے اس نے اٹھ کر حویلی کا رخ کیا صبح نکاح تھا۔ وہ اپنی زندگی میں اپنی چاہت اپنی محبت اپنی پازیب۔ کو ویکم کرنے جا رہا تھا

○○○○○○

اس کی سماعتوں میں مولوی صاحب کی آواز گونج رہی تھی وہ خاموشی سے انہیں سن رہی تھی نکاح کی رسم ادا کی جا رہی تھی

قبول ہے خوبصورت لہجے اعتراف کیا گیا

سرخ لہنگے میں بیوٹیشن کے باہر ہاتھوں سے تیار ہوئی وہ کوئی آسمان سے اتری ہوئی اپسرہ ہی لگ رہی تھی۔

اس کے سارے جسم پر قیمتی زیورات تھے۔ وہ گردن اٹھا کر کسی کو دیکھ نہیں پارہی تھی۔ اس نے تو زندگی میں کبھی نفلی زیورات بھی اتنے نہیں پہنے تھے۔ جتنے اصلی کا بوجھ اٹھا کر کو یہاں بیٹھی تھی

زایار نے اسے یہ سب کچھ کرنے سے منع کیا تھا بلکہ وہ تو شادی کا لہنگا پہنانے سے بھی منع کر چکا تھا

لیکن زار چاچو نے اسے سمجھایا کہ مہمان نہیں جانتے کے پازیب نے خود کشی کرنے کی کوشش کی ہے اور نہ ہی یہ بات بتا کر وہ اپنا تماشا لگا سکتے ہیں اسی لئے اس کو تھوڑا بہت تو برداشت کرنا پڑے گا

جس کے بعد بس زایار نے جلدی نکاح کا شور مچا دیا مقصد یہ تھا کہ جلدی سے جلدی یہ سب کچھ ختم ہو اور وہ اسے ان سب تھکن زدا چیزوں سے آزاد کرے

اس نے خاموشی سے نکاح نامے پر سائن کیے اس کا چھوٹا سا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا سب کچھ اتنا چانک ہو رہا تھا کہ کسی کو کچھ بھی سوچنے سمجھنے کا موقع نہ ملا تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنا سب کچھ زایار کے نام لکھ چکی تھی

نکاح مکمل ہوتے ہی ہر طرف مبارک ہو کا شور گونجنے لگا اور تھوڑی ہی دیر میں رخصتی کا شور اٹھا
تائی امی پریشان ہوئی وہ اتنی جلدی رخصتی نہیں چاہتی تھیں ابھی تو پازیب کے زخم بھی نہیں
بھرے تھے

کہ وہ لوگ ابھی رخصتی چاہتے تھے ان لوگوں نے پہلے اس چیز کا ذکر نہیں کیا تھا
لیکن ان کے حکم پر تائی امی نے اس وقت ہی اسے رخصت کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا
اپنی تائی کے سینے سے لگتی پازیب پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

جبکہ وہ اسے بہت ساری دعائیں دے کر اس کی منزل کی طرف رواں دواں کر چکیں تھیں
○○○○

زایار کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا وجود ہچکیوں سے روئے جا رہا تھا۔
وہ اسے خاموش کروانا چاہتا تھا لیکن ڈرائیور کی موجودگی میں ایسا ممکن نہیں تھا وہ خاموشی سے
اپنے جذبات کو قابو کرتا اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ چکا تھا

یہ زیور اتار دو تمہارے زخم پر نی لگ جائے وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے بولا تو

اس کے ایسا کرنے پر پازیب نے تڑپ کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ کی گرفت سے نکالا جیسے کسی کرنٹ نے چھو لیا تھا۔ اس کے انداز پر زایار کے چہرے پر تبسم بکھر گیا اس کی گھبراہٹ کو وہ نوٹ کر چکا تھا

اتنا گھبرا کیوں رہی ہو۔۔۔ میں کوئی غیر تھوڑی ہوں۔ سمجھ سکتا ہوں کہ تم اپنی رخصتی کی وجہ سے اداس ہو

پریشان مت ہو میں کل ہی تمہیں تمہاری تائی امی سے ملوانے واپس لے آؤں گا وہ بہت آہستہ آواز میں بول رہا تھا کہ ڈرائیور سن نہ پائے جبکہ پازیب کا تو جیسے سارا جسم سماعت بنا ہوا تھا۔ اسے اپنے قریب محسوس کر کے زایار تو لسی اور ہی جہان میں تھا

آ۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ مجھ سے دور۔۔۔ دور۔۔۔ ہو کر بیٹھے وہ گھبرائے ہوئے دروازے میں گھسنے کی کوشش کر رہی تھی کیوں۔۔۔؟ میں تو تمہارے پاس آنے کے بہانے ڈھونڈ رہا ہوں اور تم مجھے خود سے دور کر رہی ہو اس کے اچانک کہنے پر پازیب اسے گھور کر رہ گئی

گھبراؤ مت یار بہت شریف آدمی ہوں فی الحال ایسا کچھ نہیں کروں گا جس سے تمہاری مشکلوں میں اضافہ ہو وہ آہستہ سے کہتا اپنا ہاتھ اس کی گردن کے پیچھے لے گیا اس کے ہاتھوں کا لمس اپنی گردن پیت محسوس کرتی وہ جی جان سے کانپ لر گئی دل بے ترتیب ہونے لگا وہ سکھسے پتے کی طرح لرزنے لگی

اس کی حالت سے باخبر زایا نے اس کے گلے میں پہنے وزنی ہار کی ہک کھول دی جس سے اگلے ہی لمحے وہ اس کی گود میں آگرا تھا

میں نہیں چاہتا کہ میری بیوی کو کوئی بھی چیز تکلیف دے وہ بے حد نرمی سے کہتا اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں لے چکا تھا پازیب کا معصوم سادل پسلیوں سے باہر آنے کو مچل رہا تھا

○○○○○

حویلی میں بہت دھوم دھام سے اس کو ویکم کیا گیا۔
زایا بے حد محبت سے اس کا ہاتھ تھامے ہوئے اسے حویلی تک لایا تھا
وہ دلہن کی طرح سچی عمارت بہت خوبصورت لگ رہی تھی
لیکن اپنے اندر چھائی ویرانی کی وجہ سے وہ اس کی خوبصورتی کو سمجھنے سے قاصر تھی

وہیں رک جائیں بھابھی آپ اس طرح سے اندر نہیں آسکتی پہلے آپ کو سب گھر والوں کے سامنے اونچی آواز نے اپنا تعارف کروانا ہو گا لالی اس کے سامنے آتے ہوئے راستہ روک کر بولی وہ بہت دنوں سے زایار سے ناراض تھی۔

لیکن روز کی بانسبت آج سنیما اور لالی دونوں بہت الگ لگی تھیں وہ اپنے آپ کو بے حد خوش ظاہر کر رہی تھیں صبح بارات نکلنے سے پہلے بھی انھوں نے زایار کے ساتھ بہت ساری رسم کی تھی مجھے اتنے دنوں سے ان کی ناراضگی کی وجہ سے پریشان تھا آج اس کا دل پہ خوش تھا کیوں کہ اس کی بہنوں کے ساتھ ساتھ چھوٹے چاچا بڑے چاچا پاکیزہ چاچی سب ہی اس کی شادی کی رسموں میں حصہ لے رہے تھے اس کی ماں تو پہلے ہی اس کے ساتھ تھیں اگر شادی سے کوئی خوش نہیں تھا تو وہ پھر سکندر شاہ

جنہیں اپنی بھتیجی کی جگہ یہ لڑکی ہر گز پسند نہیں آئی تھی لیکن انہوں نے بھی اپنی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا

بلکہ رسموں کے دوران وہ بھی بچوں کی شرارتیں دیکھ کے مسکرا رہے تھے اور اس وقت بھی انہوں نے ہی کوئی بھی رسم کرنے سے منع کیا تھا سنیما اور لالی تم لوگوں کی بھابھی کی طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے تم لوگ جانتی ہو ابھی تو حادثہ ہوا ہے فی الحال اسے تنگ مت کرو اسے آرام کی ضرورت ہے بابا نے بہت کم آواز میں کہا تھا کہ مہمان نہ سن سکیں

مہمانوں کو پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ دلہن کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے
اب سکندر شاہ کے کہنے پر لالی اور سنیما دونوں کا ہی منہ بن گیا
باباجانی ہم اور کوئی رسم نہیں کریں گے صرف یہ والی اور کوئی نہیں وعدہ اس کے بعد ہم بھا بھی کو
کمرے میں چھوڑ آئیں گے

سنیما نے منت بھرے انداز میں کہا تو سکندر اسکرادے
ٹھیک ہے بھئی جلدی کرو یہ رسم۔۔۔

اور پھر تم لوگ بہو کو سیدھا کمرے میں لے کر جاؤ گیں تاکہ وہ آرام کر سکے سکندر شاہ کے منہ سے
بہو لفظ سن کر زایا نے ایک نظر اٹھا کر میں نے دیکھا تھا اسے اپنے دل میں ٹھنڈک سی اترتی
محسوس ہوئی

ٹھیک ہے تو پازیب آپس میرا مطلب ہے بھابی وہ اپنی بات کو درست کرتی زبان دانتوں تلے دبا
گئی۔

بھا بھی آپ کو کرنا یہ ہے کہ جیسا کہ آپ ادا کو شادی سے پہلے سے نہیں جانتی
کہ ان کا مکمل نام کیا ہے یا ان کے بارے میں کچھ بھی اسی طرح ادا بھی آپ کے بارے میں کچھ
نہیں جانتے

تو اب آپ کو اونچی آواز میں تاکہ اس حلقے میں کھڑے سب لوگوں کو آپ کی آواز سنائی تھی آپ
کو اپنا نام دوہرا نہ ہو گا مطلب کے آپ کو اپنا نام ہم سب کو بتانا ہو گا تاکہ ہم سب آپ سے
متعارف ہو جائیں اور ادا بھی۔۔۔ لالی شرارتی انداز میں بولی۔

او بھئی یہ کونسی رسم ہے اس رسم کے بارے میں ہم نے کبھی کچھ نہیں سنا اور نہ ہی ہم ایسی بے فضول ہی رسم کرنے والے ہیں شیر میدان میں کودتے ہوئے بولا

آپ تو بس ہی کریں آپ سے کس نے پوچھا اور کون سا ہم آپ کو رسم کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں رسم تو ادا اور بھائی نے ادا کرنی ہے آپ کی باری پر ہم کوئی نئی رسم نکال لیں گے گھر کی کھیتی ہے آپ کی شادی پر بھی اگائے گی

وہ ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے پھر سے پازیب کی جانب متوجہ ہوئی جو کنفیوز سے ان سب کو دیکھ رہی تھی

اچھا بھائی بولیں۔۔ اپنا نام ان کے منہ پر ماریں آپ خاموش کیوں ہیں بس نام ہی تو لینا ہے کہہ دیجئے آپ کا نام پازیب ہے اور آپ زیار شاہ کی بیوی ہیں اسی طرح سے زیار بھی آپ کے سامنے اپنا نام لے کاوت رسم ختم۔۔ پھر آپ کو کمرے میں آرام کے لئے بھیج دیا جائے گا شیر نے آسان الفاظ میں اسے رسم سمجھائی تھی جو کوئی رسم نہیں بلکہ بس ایک چھوٹی سی شرارت تھی

میرا نام۔۔۔۔۔ پازیب ہے۔۔ "وہ مدھم آواز میں بولی اس کی آواز میں جیسے پوری دنیا کی معصومیات سمیٹ آئی تھی

ساتھ کھڑے زیار شاہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

تھوڑی اونچی آواز میں بولیں اور پورا نام لے کر سنیہانے ٹوکا

میرا نام پازیب روف ہے۔۔۔

نہیں آپ کا نام پازیب روف نہیں بلکہ پازیب زیار شاہ ہے اس بار لالی نے ٹوک دیا

جس پر پازیب کے دل کو کچھ ہوا تھا اس کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہونے لگی تھی اس شخص کا نام اپنے نام کے ساتھ جڑا دیکھ کر

بول بھی دیں۔۔۔۔۔ لالی نے منت کی جس پر سب لوگ ہنسنے لگے

میرا۔۔ نام پازیب۔ زرزایا۔۔۔۔۔ ارر شششاہ۔۔۔۔۔ ہے۔۔ اس کی زبان سے ٹوٹے پھوٹے

الفاظ ادا ہوئے

جس پر زایا شاہ کے لبوں پر تبسم بکھرا تھا

اور اس کے ساتھ ہی پورے ہال میں چھت پھاڑتے گونجے

بس بہت ہوا لڑکیوں بہت ستالیا تم نے اسے اب جلدی سے کمرے میں چھوڑ کے آؤ پاکیزہ چاچی

نے ان سب کو ٹوکتے ہوئے پازیب کی نظر اتاری جو بے شک حسن کا مجسمہ تھی

یہ پاکیزہ اور صاف دل لڑکی ان کے گھر میں ہر کسی کو پسند تھی۔ بس حالات کچھ ایسے ہو گئے تھے

کہ ان کے دل میں پازیب کے لیے تھوڑی سی غلط فہمی نے جگہ بنالی

لیکن پھر جس انداز میں بریرہ نے ان سب کو بلا کر یہ سمجھایا تھا کہ اس سب میں پازیب کا کوئی

قصور نہیں ہے اور نہ ہی وہ شادی سے پہلے زایا کو جانتی تھی

اس شادی میں صرف اور صرف زایا کی پسند شامل ہے پازیب کا اس سب سے کوئی لینا دینا نہیں

تو اس کے ساتھ اس طرح کا سلوک نہ کیا جائے

وہ اس گھر میں ایک بے قصور لڑکی کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں ہونے دے گی

وہ ایک عام سی لڑکی ہے جو اپنی زندگی جینے کے لئے اس حویلی میں آرہی ہے اور اسے اس حویلی میں وہی مقام وہی رتبہ دیا جائے گا جو ایک بہو کو دیا جاتا ہے

جبکہ لالی اور سنہا کو اس نے بس اتنا ہی پوچھا تھا کہ اگر میں تم لوگوں کی زندگی میں نہ ہوتی تو کیا تم آج اپنے ادا کی اس خوشی کو نامحسوس کرتی۔۔۔؟ تم لوگوں کے بھائی کو تمہاری ضرورت ہے مجھ سے کہیں زیادہ وہ تم لوگوں سے محبت کرتا ہے اس کے ساتھ ایسا مت کرو

اسے بھی جینے کا حق ہے وہ بھی خوشیوں پر اختیار رکھتا ہے لالی اوف سنہا کافی دیر اس سے ناراض رہیں لیکن اس کی بات غلط نہیں تھی زایا ردا کی دوسری شادی ان کی مرضی تھی ان کی پسند تھی وہ کوئی حق نہیں رکھتی تھی انہیں روکنے کا

ہر انسان کو اپنی زندگی کا فیصلہ کرنے کا پورا حق ہے اور زایا نے اپنی مرضی سے اپنی زندگی کا فیصلہ کیا تھا بے شک وہ لوگ خوش نہیں تھے لیکن زایا کی خوشی کے لئے انہیں یہ سب کچھ کرنا تھا کیونکہ بریرہ نے ان سب کو اپنی قسم دی تھی

بریرہ کا کہنا تھا کہ اگر وہ بیوی ہو کر خود دوسری عورت گھر میں لاسکتی ہے اپنی جگہ اپنا مقام دے سکتی ہے تو وہ لوگ اسے بہو کے روپ میں قبول کیوں نہیں کر سکتے وہ بھی تب جب وہ بالکل بے قصور ہے

پاکیزہ چاچی کو اس کی بات بہت اچھی لگی تھی۔ باقی سب بھی سمجھتے تھے

زایا کو دوسری شادی کا حق اللہ نے دیا ہے تو وہ تو عام سے لوگ تھے بلا وہ زایا سے یہ حق چھین کیسے سکتے تھے

ارے رک جائے ماما اتنی جلدی کیا ہے آپ کو ابھی تو ادا نے اپنا تعارف ہی نہیں کروایا سنیہا نے فوراً پاکیزہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

میرا نام زایا شاہ بیگم اور ہم رشتے میں آپ کے شوہر ہوتے ہیں باقی تم لوگوں کو میرے بارے میں سب کچھ پتہ ہے یا میں بتاؤں اس نے جتنی محبت سے پازیب کی جانب دیکھا تھا اتنی ہی سختی سے سامنے دیکھ کر بولا

تولالی اور سنیہا نے فوراً کانوں کو ہاتھ لگایا

نہیں نہیں ہمیں پتا ہے کہ آپ کون ہیں ہم تو کہہ رہے تھے کہ ہم بھابھی کو اندر لے کر جا رہے ہیں لالی کانوں کو ہاتھ لگاتی شرارتی انداز میں بولی تو سب لوگ ہنسنے لگے زایا شیر اور زاہد کے ساتھ مردان خانے میں جا چکا تھا جبکہ لالی اور سنیہا اسے کمرے کی جانب لے جانے لگی

oooo

لالی اور سنیہا پازیب کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتی رہی تھی پازیب بہت انکسفرم ٹیبل محسوس کر رہی تھی اتنے بھاری لہنگے اور زیورات میں اس کی جان جا رہی تھی کندھے پر جلن بھی ہو رہی تھی لیکن وہ یہ ساری باتیں انہیں بتا نہیں سکتی تھی پتہ نہیں وہ کیا مطلب نکالیں اسی لئے وہ خاموشی سے بیٹھی ان کی باتیں سنتی رہی وہ زیادہ آپس میں باتیں کر رہی تھیں

پر زیادہ تر باتیں زایار کے بارے میں ہوتی کہ اسے کیا اچھا لگتا ہے کیا نہیں کون سی چیز پسند ہے
کس بات پر اسے غصہ آتا ہے کس بات کا اسے خیال رکھنا ہوگا
جب کہ وہ خاموشی سے انہیں سنتی ہاں میں سر ہلار ہی تھی
کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ زندگی میں آگے کیا ہونے والا ہے بریرہ بیگم کے احسانوں کے تلے دبی وہ
کس طرح سے اپنی زندگی گزارے گی

اچھا ٹھیک ہے بھابھی آپ بیٹھیں اب ہم بھی چلتے ہیں وہ اس کا لہنگا پورے بیڈ پر پھیلاتے ہوئے
مسکرا کر اٹھنے لگی پازیب نے جواب نہ کچھ نہیں کہا
گاڑی میں زایار کی بے باک باتوں پر اس کے کان سرخ ہو رہے تھے گھبراہٹ سے زیادہ سوار تھی
زایار نے اس سے شادی کیوں کی تھی وہ اس سے کیا چاہتا تھا بھلا اس سے کیا مطلب ہو سکتا تھا
۔ بریرہ بیگم نے اس پر اتنا بڑا احسان کیوں کیا کیا انہیں بدنامی کا ڈر تھا اس کے ذہن میں بہت
سارے سوال تھے

جن کا جواب بس یہ تھا کہ وہ عزت سے رخصت ہو کر اس چھوٹے سے گھر سے اس حویلی میں آ
گئی تھی

وہ اس وقت حویلی کے بہت بڑے شاندار کمرے میں موجود تھی جس میں ضرورت کی ہر شے
تھی وہ کمرے میں نظر دہراتی آہستہ سے نظریں جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی
کیا تھا اس کی ہاتھوں کی لکیروں میں۔۔ اس کی سہیلی کے شوہر نے دوسری شادی کی تو اسی دن
کے ساتھ اسے دعا مانگنا شروع کر دی یا اللہ میری نصیب میں کوئی سوتن نہ لکھنا

لیکن نصیب لکھنے والے نے تو اس کے لئے کچھ اور ہی سوچ رکھا تھا

oooo

وہ سرشار سا اپنے کمرے کی جانب جا رہا تھا جب پاکیزہ چاچی نے اسے بتایا کہ پازیب کو نیچے والے کمرے میں رکھا گیا ہے
وہ بنا کچھ بولے نیچے آیا تو بریرہ کو کمرے کے باہر کھڑے دیکھا غصے سے اس کے ماتھے کی لگیں باہر آرہی تھیں

میری بیوی کو اس کمرے میں کیوں رکھا ہے اسے میرے کمرے میں کیوں نہیں بھیجا گیا وہ اس کے سر پر سوار سوال کر رہا تھا اس وقت اسے کمرے جانے سے زیادہ اپنے جواب کی بے چینی تھی
میں تو کرنا چاہتی تھی زایا لیکن وہاں بہت سامان ہے شفٹ کرتے ہوئے ٹائم لگے گا اور پھر پازیب ویسے بھی یہاں زیادہ کنفرم ٹیبل رہے گی۔۔۔۔ کیونکہ وہاں میں اور آپ۔۔۔۔ بریرا نے کچھ کہنا چاہا

مجھے اور کسی کمرے میں نیند نہیں آتی تم جانتی ہو نہ یہ بات۔۔۔۔۔
زایا وہ آپ کا ہی کمرہ ہے میں۔۔۔۔۔

وہ میرا ہی کمرہ ہے بریرہ اور وہاں میں اور میری بیوی رہیں گے جلدی سے جلدی اس کمرے کو چھوڑ دو وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

پچھلے کچھ دنوں سے رورو کر اس کا کیا حال تھا وہ تو اس کی آنکھیں ہی بیان کر رہی تھی لیکن زایار شاہ تو بے حس بنا ہوا تھا اپنے علاوہ اسے کسی سے مطلب نہیں تھا میں کر دوں گی آپ بے فکر ہو جائیں وہ نظریں چراتی ہوئی بولی تبھی لالی اور سنہیا کمرے سے باہر آئیں

ادا آپ آگئے لائیے دیجئے ہمارا ننگ ورنہ ہم کمرے کے اندر نہیں جانے دیں گے۔ وہ دونوں کمرے کے باہر کسی چوکیدار کی طرح کھڑے ہوتے ہوئے بولیں تو اتنے غصے میں نہ چاہتے ہوئے بھی زایار کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی جب کہ مہمان کے کمرے سے نکلتے شر کو یہ حرکت بالکل پسند نہیں آئی تھی یہ کیا بیہودگی ہے ایسی کوئی رسم نہیں ہوتی راستہ چھوڑو تم لوگ وہ سختی سے بولا ادا ان کو بتائیں کہ یہ رسم ہے لالی ممنائی اس کے غصہ کرنے کی وجہ سے لالی کی آنکھیں نم ہونے لگی تھی

آج تو ویسے بھی اس سے رونے کا بہانہ چاہیے تھا لیکن بریرہ کی دی قسم کی وجہ سے وہ رو نہیں پا رہی تھی

اچھا بابا ٹھیک ہے یہ رسم ہے زایار دے دیجئے انہیں ان کا ننگ۔ بریرہ نے اس کی مشکل آسان کر دی

جس پر لالی نے ایک چور سی نظر شیر کے چہرے پر ڈالی جس نے اتنے پیسے کمانے والی رسم کو بے ہودگی قرار دے دیا تھا

شیر یار میرے تو سارے پیسے ختم ہو گئے اب تم ہی کچھ نکال دو مجھے تو یہ اچھا حاضا لوٹ چکی ہیں وہ شیر کو دیکھتے ہوئے بولا

مونچھر بہت کنجوس ہیں یہ تو اپنی جیب سے ایک پیسہ بھی نہ نکالے لالی نے غصے سے منہ بنایا ایسی بے ہودہ رسم پر تو میں واقعی ایک پیسہ بھی نہ نکالوں لیکن فی الحال زایار کو آرام کی ضرورت ہے

پکڑو یہ پیسے اور اس کا راستہ چھوڑو جیب سے چند نوٹ نکالتے ہوئے بولا پیسے کم تھے لیکن وہ احتجاج نہیں کر سکتی تھی کیونکہ انھیں پتہ تھا جو ملنے والے تھے وہ بھی ہاتھ سے نکل جاتے اسی لیے بنا کچھ بولے سنیہا نے فوراً ہی پیسے تھام لیے تھے

چل لالی گزارہ ہو جائے گا ہمارا تنے میں صبح سے ویسے بھی بہت مل چکے ہیں وہ لالی کو آنکھ دباتے ہوئے بولی جب کہ شیر وہاں مزید کھڑا ہونے کے بجائے جا چکا تھا جبکہ زایار بھی کمرے میں چلا گیا

زایار کے کمرے میں جاتے ہی لالی اور سنیہا نے بریرہ کی جانب دیکھا اس سے زیادہ ہم سے امید مت رکھیے گا اب اور ہم سے نہیں ہو گا وہ شکایتی نظروں سے بریرہ کو دیکھتے ہوئے بولی تو بریرہ نے اپنی باہیں پھیلائیں۔ جس میں وہ دونوں سمائیں تھیں میری پیاری بہنیں تھینک یو سوچ میرے لئے اتنا سب کچھ کرنے کے لئے وہ محبت سے انہیں اپنے گلے سے لگاتی ہوئی بولی

اچھا اب تم لوگ جاؤ آرام کرو بہت وقت ہو چکا ہے وہ ان دونوں کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہنے لگی

میرا چائے پینے کا موڈ ہو رہا ہے بالکل نیند نہیں آرہی سنیہا نے انکار کیا اور مجھے بھوک بھی لگی ہے تم چلو چھت کی لاسٹ جلاؤ نیچھے تو اتنے سارے مہمان ہیں کہاں بیٹھ کر کھائیں گے اور کمرے میں تو جانے کا دل ہی نہیں کر رہا تھوڑی دیر ٹھنڈی ہوا میں انجوائے کریں گے

لالی نے پوری پلاننگ کرتے ہوئے بتایا تو اس نے فوراً ہاں میں سر ہلانے لگی ٹھیک ہے تم لوگ کرو اپنی مستی میں اس بار بالکل منع نہیں کروں گی میں روم میں جا رہی ہوں یہ نہ ہو کہ ہادی جاگ گیا ہو بریرہ ان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑتی کمرے کی جانب بڑھ گئی جبکہ لالی کیچن اور سنیہا چھت کی جانب

oooo

تم ابھی تک اسی طرح سے یہاں بیٹھی ہو کم از کم چنچ تو کر لیتی کہ تم نے دوا لگائی ہے بیوقوف لڑکی تم یہاں بیٹھ کر اتنی دیر سے یہ تکلیف برداشت کر رہی ہو اور کچھ نہیں تو یہ کپڑے اتار کر اپنی میڈیسن لے لیتی وہ دلہن کے روپ میں بیٹھی اس آپسرا کو دیکھ کر رہ گیا تھا

پازیب کے ہاتھ پاؤں کاپنے لگے۔ پازیب نے اپنی آنکھیں سختی سے بند کر لیں
 اب جاو۔ تمہیں کپڑے چنچ کر تے تکلیف نہیں ہوگی۔ کوئی مشکل پیش آئے تو باہر آجانا۔ خود نہ
 حل کرنے بٹھنا۔ ورنہ دیر ہونے پر میں اندر آ کر کچھ چنچ کرنے میں مدد کروں گا۔
 وہ دھمکار ہاتھ یا سمجھا رہا تھا اس کو سمجھ نہیں آیا لیکن ایک ہی لمحے میں واش روم میں بند ہو چکی تھی
 تھوڑی دیر میں واپس آئی تو زیار بھی چنچ کیے اس کا منتظر تھا
 اس کے ہاتھ میں ایک ٹیوب موجود تھی جو شاید اس کے زخموں پر لگانے کے لئے تھی اس نے
 نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تو اس سے نظریں چرائی
 جس کا مطلب سمجھ کر وہ مسکرا دیا تھا اس نے آہستہ سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے بیڈ پر بٹھایا اور خود
 اس کے پیچھے بیٹھ گیا
 اور اس کے بالوں کو ایک طرف کرتا نرمی سے اس کے زخموں پر مرہم لگانے لگا
 پازیب شرمندہ تھی کیونکہ وہ اپنی قمیض کی ڈوریوں کو پیچھے سے بند نہیں کر پائی تھی ہاتھ پیچھے لے
 جاتے ہوئے اسے تکلیف ہو رہی تھی اور زیار کی دھمکی کی وجہ سے وہ جلدی واش روم سے باہر
 نکل آئی تھی
 لیکن زیار نے اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے مرہم لگایا
 اور اٹھ کر ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی وہ آنکھیں بند کیے نہ جانے کن سوچوں میں گم تھی جب
 اسے اپنے ماتھے پر ایک لمس محسوس ہوا اسے فوراً آنکھیں کھول کر دیکھا زیار اس کا ماتھا چومتا
 اسے دیکھ رہا تھا

تم آرام کرو جب تک تم بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتی میں اپنے جذبات کو مکمل لگام لگا کے رکھوں گا
کیونکہ مجھے میری بیوی بالکل ٹھیک چاہیے ہم محبت سے اس کا گال تھپتھاتا اس کے قریب سے
اٹھ کر اسی لیٹنے کا اشارہ کرنے لگا

پانزیب تو جیسے کسی بہانے کی تلاش میں تھی فوراً بیڈ پر لیٹ کر آنکھیں موند گئی اس کی جلد بازی پر
وہ مسکرا کر آئی سی کی کولنگ تیز کرتا اس پر بلینکیٹ پھیلا کر باہر نکل گیا
ارادہ سیدھا بریرہ کے پاس جانے کا تھا

○○○○○

○○○○○

تجھے عشق ہو خدا کرے
کوئی تجھ کو اس سے جدا کرے

تیرے ہونٹ ہنسنا بھول جائیں
تیری آنکھیں پُر نم رہا کریں

اسے دیکھ کر توڑ کا کرے
وہ نظر جھکا کر چلا کرے

تیرے خواب بکھرے ٹوٹ کر
تو کرچی کرچی جمع کرے

تجھے ہجر کی ایسی جھڑی لگے
تو ملن کی ہر پل دعا کرے

تجھے عشق ہوا پھر یقین ہو
ایسے تسبیوں میں پڑھا کرے

پھر میں کہوں عشق ڈھونک ہے
تو نہیں نہیں کہا کرے

زندگی بدل چکی تھی کل تک وہ صرف اس کا تھا۔ آج کوئی اور بھی اس کا حق دار تھا
اس کا فون مسلسل بج رہا تھا جبکہ

وہ اپنی سوچوں میں گم ہادی کے بالوں میں ہاتھ پھیرنا ہی تھی جب کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا

اس وقت بھلا کون ہو سکتا ہے وہ فون کو نظر انداز کرتی سوچتے ہوئے اٹھ کر دروازہ کھولنے لگی
جب سامنے زایار کو دیکھا

زایار آپ یہاں کسی چیز کی ضرورت ہے کیا۔۔۔ وہ پریشانی سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگی
جب زایار بنا کچھ بولے اسے پیچھے کرتا کمرے میں داخل ہوا

اور آہستہ سے ہادی کے پاس آکر اسے اٹھانے لگا
زایار یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟
وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

کیا تم نہیں جانتی کہ میں کیا کر رہا ہوں وہ سخت لہجے میں گویا اور ہادی کو وہ باہوں میں اٹھا چکا تھا

ہاں جانتی ہوں ٹھیک ہے مگر آج آپ پلیز اسے رہنے دیں یہی پر آپ جائیں آپ کی بیوی کو آپ
کی ضرورت ہے یہ سب میں دیکھ۔۔۔۔

کس انداز میں دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔ اور مجھے کس طرح سب کے سامنے پیش کر رہی ہو سب دیکھ
چکا ہوں میں لیکن تم کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو گی یاد رکھنا

اس کی باتوں پر بریرہ کی آنکھیں نم ہوئیں۔ آخر وہ اس پر اعتبار کیوں نہیں کرتا تھا
بند کر یہ جھوٹے آنسو مجھے فرق نہیں پڑھتا کیونکہ تم کبھی بدل نہیں سکتی
کیا ایسا ہو سکتا ہے بریرہ کے تم اپنی مطلب کی فطرت صرف ایک بار چھوڑ دو صرف ایک بار اپنی
خود پسندی چھوڑ کر کسی اور کی جانب دیکھ لو

اگر تم اپنا مطلب چھوڑ دیتی تو آج پازیب کی جگہ تم ہوتی لیکن نہیں۔۔۔ تمہاری خود پسندی۔۔۔

پتہ ہے تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔۔؟
تمہیں اپنے علاوہ کسی سے کوئی مطلب نہیں ہے

میں جب بھی تمہاری طرف بڑھتا ہوں یہ سوچتا ہوں کہ تم بدل گئی ہو۔۔۔۔۔ تم بدل رہی ہو
۔۔۔۔۔ تم بدل جاؤ گی۔۔۔۔۔

تم کچھ نہ کچھ ایسا کر دیتی ہو کہ میری ساری امیدوں پر پانی پھر جاتا ہے

میرے سارے گھروالے سمجھتے ہیں کہ تم اس رشتے کو نبھانے کی کوشش کر رہی تھی

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اس رشتے کو نبھانے کی کوشش صرف میں اور میں کر رہا ہوں تم نے تو اس رشتے کو نبھانے کی کوشش کی ہی نہیں صرف سازشیں کرتی آئی ہو تم۔۔۔

وہ اسے کچھ بھی نہیں کہنا چاہتا تھا لیکن اس کے راستے میں آجانے کی وجہ سے وہ خود پر کنٹرول نہیں کر سکا

تو اس سب کے انعام میں اب آپ میرے بیٹے کو اپنی دوسری بیوی کے گود میں ڈالنے جا رہے ہیں اس کا لہجہ یکسر بدل چکا تھا

اس کے اس طرح سے کہنے پر وہ طنز نہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا تمہارا بیٹا۔۔۔؟

ہادی تمہارا بیٹا کب سے ہو گیا۔۔؟

تم اس کی ماں نہیں بن سکتی صرف پیدا کرنے سے کوئی کسی کی ماں نہیں بن جاتی تم صرف میرے ایک سوال کا جواب دو کون سی ماں ہے جو اپنے ہی بچے کو پیٹ میں چھ بار مارنے کی کوشش کرتی ہے۔

کون سی ماں ہے جو اپنے بیٹے کی پیدائش کے بعد اسے دودھ میں زہر دے کر مارنے کی کوشش کرے

بریرہ میرے منہ مت لگو اس وقت میرا دماغ بہت خراب ہے مزید خراب مت کرو

میں تم پر اتنا اعتبار نہیں کر سکتا کہ اپنے بیٹے کو تمہارے ساتھ یہاں اکیلا چھوڑ دوں۔ مجھے تم پر بھروسہ نہیں ہے بریرہ بیگم

یہ دنیا ماں کی محبت پر قائم ہے ایک ماں ہی ہوتی ہے جو اپنی اولاد کو ہر مصیبت سے ہر درد سے بچا کر اپنی کوکھ میں پالتی ہے

اس دنیا میں ماں اور بچے کا رشتہ دنیا میں آنے سے پہلے ہی بن جاتا ہے۔ لیکن تم نے صرف اور صرف رشتوں کا استعمال کیا پہلے بھی اور آج بھی تم پر اعتبار نہیں کر سکتا میں اپنے بیٹے سے بہت محبت کرتا ہوں

زایا ر پلیز ایسا نہ کریں میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔۔ ہادی میرا بھی بچہ ہے۔ پلیز مجھے خود سے الگ نہ کریں۔ میں بیوی پوں آپ کی۔۔ میرا بھی حق ہے آپ پر میں نے آپ کے لیے کیا نہیں کیا۔۔۔ وہ رور ہی تھی اور وہ کیوں رور ہی تھی صرف زایا جانتا تھا

تم مجھے سے پیار کرتی ہوں۔۔۔!۔۔۔
تم میری توجہ مانگتی تھی نا۔۔۔۔؟
تم نے میری محبت کے لیے سارے گھر والوں کو قبول کیا میرے ساتھ جوڑے ہر رشتے کو قبول کیا۔

لیکن تم نے ان رشتوں کے ساتھ بھی ملاوٹ کی ان تمام رشتوں کو اپنے مطلب کے لئے استعمال کرتی رہی

تم نے مجھ سے جوڑے رشتوں کو اپنے مطلب کے لئے استعمال کیا تم نے ان رشتوں کو سنوارا ان کی خوبصورتی کو نکھارا لیکن اس سب میں صرف اور صرف تمہارا اپنا مطلب شامل تھا

یہ سب کچھ تم نے صرف اپنے لئے کیا۔۔۔۔

اپنے لئے نہیں زاید شاہ آپ کے لئے آپ کو پانے کے لیے آپ کو حاصل کرنے کے لیے اپنا سب کچھ چھوڑ کر میں آپ کے لئے آئی اپنا آپ برباد کر کے آپ کو بچا پیدا کر کے دیا آپ کی بہنوں کو پیار دیا آپ کے ماں باپ کو عزت بھی اور جن رشتوں کا ہونا یا نہ ہونا معنی نہیں رکھتا ان کی بھی خدمت کر رہی ہوں میں

اور آپ نے کیا کیا سوتن لا کر میرے سر پر سوار کر دی۔ کیا یہ نانصافی نہیں۔ وہ رو رہی تھی

اس کے علاوہ بھی تم نے بہت کچھ کیا ہے برہرہ پازیب کو بدنام کر کے خود کشی پر مجبور کیا۔۔۔ کہو یہ سب پلان تھا نہ تمہارا سوچی سمجھی سازش۔۔۔ وہ یقین سے بولا۔

ہاں تھا یہ سب کچھ میرا پلان تھا میں نے ہی کیا تھا یہ سب کچھ تاکہ وہ پازیب خود کشی کر کے مر جائے اور میرا کام آسان ہو۔ کیونکہ نہیں برداشت کر سکتی کسی اور کو آپ کی زندگی میں میرا حق ہے آپ پر

آپ کے لئے دن رات پاگلوں کی طرح آپ کے رشتہ داروں کی نوکر بنی ہوئی ہوں پاگلوں کی طرح آپ کے گھر خاندان کی نوکریاں کر رہی ہوں اور آپ کسی اور کے اسیر ہو گئے اور آپ کہتے ہیں میں اسے ایسے ہی چھوڑ دوں

یہ تو کچھ بھی نہیں زایار شاہ اب آپ دیکھتے جاؤ میں کیا کرتی ہوں وہ سارے پردے ایک طرف رکھ کر کھل کر اس کے سامنے کھڑی تھی

اس کے انداز پر وہ قہقہہ لگاؤ اٹھا

یہ ہے تمہاری حقیقت۔۔۔ اور کچھ نہیں کر سکتی تم کچھ بھی نہیں کیونکہ تم کچھ ہو ہی نہیں

میری بیوی کی طرف آنکھ اٹھا کر مت دیکھنا۔ پر اگر تم نے اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو وہ دن تمہارا اس زمین پر آخری دن ہو گا۔ وہ غصے سے کہتا ہادی کو اٹھا کر لے گیا جبکہ بریرہ اپنے بال نوچتی اب آگے کا سوچ رہی تھی

○○○○○

وہ لالی کا انتظار کر رہی تھی جو چائے کے ساتھ ساتھ پتہ نہیں اپنے کھانے کے لئے کیا بنا رہی تھی جو اسے اتنی دیر لگ گئی

اس وقت چھت پر اس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا اور چھت کا راستہ بھی صرف ان کے گھر کے اندر سے ہی تھا اسی لیے وہ چھت پر اکیلی آنے سے ڈرتے نہیں تھیں۔

ان کا جب تک دل ہوتا تب تک وہ رات چھت پر انجوائے کرتی تھیں
یہ ان دونوں کا فیورٹ مقام تھا حویلی میں

سنیما چھت کی دیوار کے ساتھ کھڑی تھی بالکل اندھیرا چھایا ہوا تھا آگے پیچھے کوئی نہیں تھا سبھی تھک کر اپنے اپنے بستر پر آرام کر رہے تھے۔ ہر طرف خاموشی کا راج تھا

وہ خاموشی سے اندھیرے میں خاموش گاؤں کو دیکھ رہی تھی جب اسے اپنی گردن پر گرم سانسوں کا لمس محسوس ہوا۔ اس کا دل جیسے حلق میں آگیا

وہ لالی نہیں تھی لالی کبھی ایسی حرکت نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی سینہ کتنی ڈرپوک ہے اس نے پلٹنا چاہا جب کسی نے اس کے ہاتھ تھام لئے ہاتھوں پر مردانہ گرفت محسوس کر کے اس کی روح تک کانپ اٹھی اس کے پیچھے کوئی آدمی تھا جو اپنی گرم سانس اس کی گردن پر چھوڑ رہا تھا

جب پہنی تم نے ناک میں یہ ننھی سی نتھلی
میرا تو خدا حافظ بتاؤ آئینے پر کیا گزری۔۔۔"

بے حد دلکش پرکشش آواز میں اپنی ناک سے اسکی گردن کی شہ رگ سہلاتے وہ اسے کاپنے کرنے پر مجبور کر گیا

ان کی حویلی میں کوئی مرد چھت پر اس طرح سے کیسے آسکتا ہے نوکر ہر وقت الٹ رہتے تھے کہ کوئی باہر کا انسان اندر نہ آئے سکیورٹی کا سخت پہرہ تھا اندر تو نوکروں کو آنے کی بھی اجازت نہ تھی

تو پھر کون تھا جو اتنی سخت سکیورٹی کے باوجود یہاں تک آگیا اور اس کی جرت یہ کی سنیہا کے پیچھے
کھڑے اس نے اس کے دونوں ہاتھ تھام رکھے تھے اس کا پورا وجود لرز رہا تھا

اس کا دل سوکھے پتے کی طرح کانپ رہا تھا
وہ اپنا آپ اس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ اس کی مزاحمت پر وہ دلکشی سے مسکرایا
۔ اس چھوٹی سی لڑکی کا پر انداز اس کے لیے پرکشش تھا

میرے ذرا سے چھونے پر اتنی مزاحمت دلبر
ذرا سوچ ایک دن تو میری دسترس میں ہو گا۔۔۔"

اس کے کان میں ایک بار پھر سے گھمبیر آواز اتری تھی
اس کی سانسیں تیز ہونے لگی دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے چین ہو چکا تھا
ک۔۔۔۔۔ ک۔۔۔ کو کون۔۔۔۔۔ ہو تم

چھوڑ۔۔۔۔۔ چھوڑ۔۔۔۔۔

میرے۔۔۔۔۔ ادا۔۔۔ تمہیں۔۔۔ چھیڑ کر رکھ دیں گے۔۔۔ وہ غصے اور خوف کی ملی جلی کیفیت
میں بولی

تو پیچھے کھڑے شخص کا جاندار قہقہہ بلند ہوا
ڈارلنگ تمہارا ایک بھائی حویلی میں موجود نہیں ہے اور دوسرا بھائی اس وقت اپنی نئی نویلی بیوی
کے ساتھ مصروف ہے

آؤ ہم دونوں ایک دوسرے میں مصروف ہو جاتے ہیں وہ اس کی گردن کو لبوں سے چومتا ہے
باک لہجے میں کہتا ہے اس کی جان ہوا کرنے لگا

اس کا اتنا قریب ہونا اس کا بے باکی سے چھونا سنسیا اپنی بے بسی پر روہاسی ہو گئی

اس کا لمس وہ اپنے پیچھے گردن پر جا بجا محسوس کر رہی تھی

وہ اپنی پوری طاقت لگانے کے باوجود بھی اس سے اپنا آپ چھڑوا نہیں پارہی تھی اور نہ ہی پلٹ کر
اس شخص کو دیکھ پارہی تھی

اتنا ڈر کیوں رہی ہو۔۔۔! یو آرمائن شہزادی تم میری ہو میں آ رہا ہوں تمہیں لینے کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لو میرے لیے۔ آج تمہاری خوبصورتی دیکھ کر اندازہ ہوا کہ اب انتظار کرنا خود پر جبر کرنا ہے۔ اور میں خود کو اس افیت میں نہیں ڈال سکتا

اب تمہارے حسن کو خود میں سمٹنے کا وقت آ گیا ہے۔ اب اپنا آپ اس میری شدتوں کے لیے تیار کر لو۔

کیونکہ اب سے جو میرا ہے میں اسے لے جاؤں گا۔ تیار رہو شہزادی تمہاری آزادی ختم ہونے والی ہے۔

اس کا پورا وجود سماعت بنا اسے سن رہا تھا۔ اور وہ بے باکی سی اپنے لبوں کا لمس اس پر چھوڑ رہا تھا

وہ مدہوش تھا اور سنیسا کانپ رہی تھی

جب اسے سیڑھیوں سے کوئی آواز آئی۔ اچانک کسی نے اسے چھوڑا۔ اس نے لمحے کی تاخیر نہ کرتے مڑ کر دیکھا۔

وہاں کوئی نہیں تھا لالی اوپر آچکی تھی۔ سنیہا کا سارا بدن پسینے میں شاربور تھا۔ وہ بری طرح کانپ رہی تھی اسے دیکھ لالی پریشان ہوئی

سوری جانو دیر ہو گئی۔ وہ پستا بناتے ٹائم لگ گیا وہ اس کے پاس آتی ہوئی بولی سنیہا نے کوئی جواب نہ دیا۔

کیا ہونا راض ہو گئی کیا دیکھو چائے بھی لائی ہوں۔ پیو اور ناراضگی دور کرو جلدی سے

لالی یہاں کوئی تھا بھی وہ میرے پیچھے کھڑا سر گوشیاں کر رہا تھا اس نے میری گردن کو چھوا سنیہا بے حد ڈری ہوئی بولی

کیا کر رہی ہو یا مجھے ڈر لگ رہا اس طرح سے بات مت کرو لالی خوفزدہ ہوئی لالی میں جھوٹ نہیں بول رہی بالکل سچ کہہ رہی ہوں سچ میں یہاں کوئی تھا بھی وہ میرے کان میں سر گوشیاں کر رہا تھا اس نے میرے ہاتھ۔۔۔۔۔

یا پلیز مجھے نہیں ڈراؤ ہم نیچے چلتے ہیں وہ اس کا ہاتھ پکڑے سپیڈ سے نیچے اتری اسے کچھ بھی کہنے کا موقع دیئے بغیر سیڑھیاں اتر گئی۔ سنیہا بھی آگے پیچھے دیکھے بنا اس کے داتھ نیچے بھاگئی

لگتا ہے میری شہزادی ڈر گئی۔ اندھیرے میں کھڑا تراب مسکرا کر دیوار پھلانگنے کی تیاری کرنے لگا سے دیوار کے پاس جانا تھا۔ جہاں حویلی لی ملازمہ نے پہلے ہی سیڑھی کا انتظام کر رکھا تھا

تمہارے دیدار کے لیے بہت پاؤں بیلنے پڑتے ہیں جانم اس بات کا بھی حساب لوں گا

وہ کود کر نیچے پہنچتا ہوا بولا۔

اور سب کی نظروں سے بچ کر دیوار کے قریب آیا۔ اور آسانی سے دیوار پھلانگ کر حویلی سے نکلتا کھیتوں کی جانب گیا جہاں اس کی گاڑی کھڑی تھی

اگر آج بھی وہ سنیہا سے نہ ملتا تو شاید اسے آج بھی نیند نہ آتی۔ وہ پرسکون سا مسکراتا ہوا گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا

○○○○○

وہ چور راستے سے آہستہ آہستہ گھر کے اندر آ رہا تھا جب عالم اچانک ہی کار راستہ روک گیا

کہاں تھے آپ جناب۔۔۔؟ اور یہ کونسا وقت ہے گھر آنے کا کیا شریف گھر کے بھائی بیٹے اس طرح سے رات رات گھر سے غائب رہتے ہیں۔۔۔۔۔۔ وہ رات کے 2 بجے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا تراب مسکرایا

گئے تھے دیدار یار کرنے
اپنا دل وہیں پہ چھوڑ آئے ہیں

وہ انتہائی دلفریب انداز میں مسکرا کر بولا
خیر مجھے یقین تھا تیرے دل کو قرار نہیں آنا

تو کیا یہ بات سچ ہے کہ زایا شاہ نے دوسری شادی کر لی ہے وہ اس کے ساتھ اندر آتے ہوئے
پوچھنے لگا

ہنڈریڈ پر سنٹ سچ ہے وہ ہاں میں سر ہلا گیا عالم کو کچھ عجیب لگا تھا سات سال کے بچے کا باپ
دوسری شادی کر سکتا ہے اور وہ بھی پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے

اور یہ بھی سچ ہے کہ اس کی پہلی بیوی نے خود اس کی دوسری شادی کروائی ہے وہ پھر سے پوچھنے لگا
کیونکہ یہ بات یقین کرنے والی نہیں تھی

تراب نے پھر ہاں میں سر ہلایا چہرے پر شرارتی مسکراہٹ تھی

اللہ ایسی بیوی سب کو دے۔

عالم نے شرارتی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تھا کہ تراب قہقہہ لگاؤ اٹھا

مجھے نہیں چاہیے میں تو چاہتا ہوں میں کسی دوسری عورت کا نام لوں تو وہ میری ناک توڑ دے۔ اور
کہے تراب آپ صرف میرے ہیں۔۔۔ وہ مسکرا کر بولا تو عالم ہنس دیا
لیکن یار کچھ تو گڑبڑ ہے

میری انفارمیشن کے مطابق اس لڑکی کو پہلے گاؤں میں بدنام کیا گیا ہے پھر زیار کی بیوی نے اپنا
ظرف بڑا کر کے اس کی شادی زیار شاہ کے ساتھ کروائی ہے۔ ہے نا عجیب بات وہ اسے پوری
بات بتاتے ہوئے بولا

مطلب کہ کوئی عورت اتنی بھی اچھی ہو سکتی ہے عالم شاکد ہوا

نہیں ہو سکتی عالم۔۔ اپنے شوہر کو کسی اور دینے کا ڈرامہ تو کیا جاسکتا مگر ایسا کیا نہیں جاسکتا

کہتے ہیں لڑکی شاہ حویلی والوں کی وجہ سے بدنام ہو گئی تھی کہ حویلی کے لوگوں اس اس کے ساتھ ناجائز تعلق ہے۔ تراب کو آج ہی یہ سب ایک ملازم سے پتہ چلا تھا سو عالم کو بتادیا

اگر ایسی بات تھی تو شیر کے ساتھ بھی تو شادی ہو سکتی تھی وہ تو غیر شادی شدہ بھی ہے زیادہ کیوں ---؟ عالم کا انداز کھوجنے والا تھا

یار مجھے تو زیار کی بیوی بہت تیز چلتی ہے ایک تو کوئی انسان اتنا اچھا نہیں ہو سکتا مطلب اس نے کیا گرنیز بک آف ریکارڈ میں اپنا نام لکھوانا ہے اچھے پن کے لیے۔ دنیا کی سب سے اچھی عورت مسز زیار شاہ وہ ہنستے ہوئے اندر چلا گیا

عالم کو بھی اس کی بات سچی لگی تھی عورت کتنی بھی اچھی کیوں نہ ہو لیکن خود پر سوتن برداشت کرنا ناقابل برداشت تھا

عالم کہیں یہ بھی تو الیکشن جتنے کا کوئی قدم تو نہیں۔ شاید زایا یہ سب کر کے گاؤں میں سب کے سامنے اچھا بن رہا ہو تراب نے سوچتے ہوئے کہا تو عالم کو اس کی بات میں دم نہیں لگا۔

وہ پکا کھلاڑی ہے اصولوں کے خلاف نہیں کھلتا

خیر چھوڑو مسز زایا کو تم بتاؤ سنیہا کیسی ہے اس کے لہجے میں اپنی بہن کے لئے بہت محبت تھی

یار نہ پوچھو قسم سے بہت اچھی ہے نازک سی شہزادی ہے میری ننھی سی جان۔ دل کرتا ہے

میں اس کی طبیعت کا پوچھ رہا ہوں وہ اس کے جذباتی پن پر جلدی سے بولا

تو تراب جو تکیہ کو سینے میں بھینچے ہی والا تھا اس کے بات پر رک کر اسے گھورنے لگا
اس کی طبیعت کو کیا ہو گا ایک دم ٹھیک ٹھاک فٹ فٹ ہے

شکر اللہ کا بس یہی پوچھ رہا تھا تو اپنے بے لگام جذبات کو لگام ڈالا کر
تیری عاشقی معشوقی سننے کے موڈ میں نہیں ہوں عالم اٹھ کر اپنے کمرے میں جانا لگا

میں بھی تجھے سنانے کے موڈ میں نہیں ہوں کیونکہ میں تو اسے سناؤں گا جسے سنا چاہیے بس اب ایک بار اس سے ملاقات کرنے وقت پر آجائے اس کے قدم اب بھی دروازے پر ہی تھے کہ ترات میں لائٹ آف کر دی

عالم ہنستے ہوئے باہر نکلنے لگا جب اس کی آواز سنائی دی ویسے بری ڈرپوک واقع ہوئی ہے تیری بہن میرے خیال سے اس نے مجھے کوئی جن بھوت سمجھ لیا ہے وہ اونچی آواز میں بولا

تو کسی جن بھوت سے کم بھی نہیں ہے میرے بھائی۔ اللہ محفوظ رکھیے اس بے چاری کو عالم کہتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ تراب نے گھور کر دروازے کو دیکھا تھا

پھر ہنس کر آنکھ بند کر لی

○○○○

کیا مسئلہ ہے روحان کیوں بار بار مجھے فون کر رہے ہو وہ غصے سے کہنے لگی بھابی میں بہت بڑی مصیبت میں پھنس گیا ہوں پلیز میری ہیلپ کریں روحان عاجزی سے بولا

اب کون سی مصیبت آگئی ہے تم تو کسی نہ کسی مصیبت میں پھنسے ہی رہتے ہو جلدی بولو پہلے زندگی میں کم مسئلے تھے جو ایک تم بھی گلے پڑ گئے ہو

بھابھی پلیز ایسا مت کہیں میں سچ بہت بڑے مسئلے میں پھنس چکا ہوں دانی پریگنٹ ہے اور اب وہ مجھے شادی کے لیے فورس کر رہی ہے
کیا۔ برہرہ جھٹکے سے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی

بھابھی وہ کہہ رہی ہے کہ اگر میں نے اس سے شادی نہیں کی تو مجھے چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے چلی جائے گی پھر کبھی واپس نہیں آئے گی بھابھی میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا آپ جانتی ہیں نا

پلیز میری مدد کریں آپ کے علاوہ کوئی مدد نہیں کر سکتا آپ سب گھر والوں کو بتا کر سمجھائیں اور شادی کے لیے منائیں ورنہ دانی مجھے چھوڑ کر چلی جائے گی آپ نے وعدہ کیا تھا آپ میرے ساتھ ہیں

بے حد پریشان لگ رہا تھا

لیکن میں نے تم سے یہ بھی کہا تھا کہ اب سے تمہاری لائف میں کوئی بھی مسئلہ ہو گا تو تم عالم سلطان شاہ سے شئیر کرو

کتنی بار تمہیں سمجھاؤں کہ اب وہی تمہاری ہیلپ کر سکتا ہے وہی تمہاری مدد کرے گا کیونکہ وہ تمہارا بھائی ہے ہم سے یا اس خاندان سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے وہ بے زار مگر بہت کم آواز میں بولی

بھابی میں عالم ادا کو کیسے بتاؤں کہ دانی پریگنٹ ہے جبکہ زایا ادا نے مجھے عالم ادا سے ملاقات بھی منع کر رکھا ہے۔ میرے پیچھے جاسوس لگا کر رکھیں ہیں

اور آپ نے بھی تو کہا تھا کہ دانی کو عالم ادا سے نہ ملنے دوں وہ مجھے بہت بار کہہ چکے ہیں کہ انہیں دانی سے ملنا ہے لیکن ہر بار کسی نہ کسی طریقے سے ٹال دیتا ہوں

اور اگر میں نے عالم ادا کو یہ بات بتائی تو وہ تفصیل میں جائیں گے اور دانی سے ملنے کی بھی کوشش کریں گے پھر انہیں یہ بھی پتہ چلا جائے گا کہ دانی کس کی بیٹی ہے تو ساری بنی بنائی بات بگڑ جائے گی

پھر تو وہ بھی میری شادی دانی سے نہیں ہونے دیں گے

ہاں تو تمہیں کس نے کہا تھا جا کر دشمن کی بیٹی سے دل لگاؤ
اگر کسی کو پتہ چل گیا نہ کہ ہم نے اس شخص کے خاندان کے کسی بھی انسان سے کوئی تعلق رکھا
ہے تو ہم دونوں کی لاشیں گاؤں کے کسی چرائے پر لٹک رہی ہوں گی

اور تمہیں تو بھی کوئی اور نہیں ملی تھی نہ دل لگانے کے لیے اب یہ بات کھلے گی تو میرا نام بھی
آئے گا دیکھو روحان اگر تمہاری وجہ سے میں پھنسی نہ تو میں تمہیں زندگی معاف نہیں کروں گی
یہ مت سوچنا کہ تمہیں آسانی سے زندگی گزارنے دوں گی

ایک بات کان کھول کر سن لو دانی اس خاندان کی بہو کبھی نہیں بن سکتی میں نے تم سے اس سے
تعلق ختم کرنے کے لیے کہا تھا لیکن تم نے میری بات نہیں مانی تمہارے اوپر تو عاشقی کا بھوت
سوار تھا

اب کر لی نا اپنی کیا حاصل ہو گا سوائے رسوائی کے اس لڑکی کی زندگی برباد ہو سکتی ہے
بھا بھی پلیز ایسا مت کہیں میں دانی کے بغیر میں مر جاؤں گا اگر وہ مجھے چھوڑ کر گئی نا تو میں سچ کہتا
ہوں میں مر جاؤں گا وہ بہت زیادہ جذباتی ہو رہا تھا

کوئی کسی کے لیے نہیں مرتا روحان اگر کوئی کسی کے لیے مرتا نہ تو آج اس گھر سے ایک جنازہ اٹھ چکا ہوتا

آج تمہارا بھائی بھی تو مجھے چھوڑ کر چلا گیا نہ میں خود اس کی سیج سجا کر آئی ہوں کیا نہیں کیا میں نے اس کے لئے اور اس نے کیا کیا

یہی حقیقت ہے روحان ہم خود کشی کرنے کا فیصلہ تو کرتے ہیں لیکن ہمیں مرنے سے بھی ڈر لگتا ہے

میں نہیں ڈرتا بھی اگر مجھے دانی نہ ملی تو میں سیج میں مر جاؤں گا وہ بے حد سیریس انداز میں بولا
بریرا کو کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوا تو اس نے اپنی ٹون بدل لی

اچھا ٹھیک ہے زیادہ جزباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے دانی کے بارے میں سوچو جب لڑکی پریگنٹ ہوتی ہے ناتب اس پر بہت ساری ٹینشن ہوتی ہیں وہ کبھی بھی کچھ بھی سوچ سکتی ہے اسی ٹینشن میں ہے بچاری اس لیے کہا دیا کہ وہ تمہیں چھوڑ کر چلی جائے گی لیکن تم فکر مت کرو میں اسے سمجھاؤں گی سب ٹھیک رہے گا

ٹھیک ہے اب آپ بات کریں اس سے میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں میں اسے اپناؤں گا اپنے
بچے کو نام بھی دوں گا کوئی مجھے اس سے الگ نہیں کر سکتا اگر دانی کے لیے مجھے سارے خاندان کو
چھوڑنا پڑا تو میں پیچھے نہیں ہٹوں گا

وہ مضبوط لہجے میں بولا تو بریرہ کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری
تم بے فکر ہو جاؤ میں ہوں نہ سنبھال لوں گی تمہاری دانی کو سمجھاتی ہوں پہلے بس فی الحال تم
جذبات سے کام مت لینا

میں تمہاری ہمدرد ہوں ہر وقت تمہارے ساتھ ہوں تمہیں کوئی بھی مسئلہ ہو تو تم باسانی مجھ سے
شیئر کر سکتے ہو

لیکن عالم سے بھی یہ بات چھپاؤ مت اسے بتا دوں دانی تمہارے بچے کی ماں بننے والی اور تم اس سے
شادی کرنا چاہتے ہو اس بچے کو اپنا نام دینا چاہتے ہو
عالم تمہاری مدد ضرور کرے گا وہ یقین سے کہہ رہی تھی

وہ تو ٹھیک ہے بھابھی لیکن عالم ادا اور زایا راد ایک دوسرے کے خلاف ہیں
تو پھر تم یہ فیصلہ کر لو کہ تمہیں دانی چاہیے یا زایا راد اخیر فی الحال تم آرام کرو اور زیادہ ٹینشن مت
لو وہ اسے گہری سوچوں میں چھوڑتی فون بند کر چکی تھی

بہت مان ہے نہ تمہیں اپنی محبتوں اور اپنے رشتوں پر ایک دن تمہارے پاس صرف ایک رشتہ
ہو گا زیار شاہ اور وہ ہو گی تمہاری بیوی بریرہ زیار شاہ وہ سامنے دیوار پر لگی تصویر کو محبت بھری
نظروں سے دیکھ کر مسکرائی

تم پر صرف میرا حق ہے زیار شاہ صرف میرا میں تمہیں سب سے دور کر دوں گی تمہارا کوئی رشتہ
تمہارے پاس نہیں بچے گا ان رشتوں کا مان ہے نہ تمہیں یہ سب چھوڑ جائیں گے تمہارے پاس
صرف اور صرف میں رہوں گی

تمہیں میرا بن کر رہنا ہو گا

بریرہ اپنی چیزوں میں شرکت برداشت نہیں کر سکتی جی لو اپنی زندگی وہ دن دور نہیں جب تم
سب کو چھوڑ کر صرف میرے پاس آؤ گے صرف میرے بن کر رہو گے

○○○○

اس کی آنکھ ایک ننھے سے لمس پر کھلی اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو ہادی بالکل اس کے ساتھ
لگے سو رہا تھا اس کے لب بے ساختہ ہی مسکرائے تھے
لیکن ہادی کی دوسری جانب زیار کو سوتے دیکھ کہ اس کے لب واپس سکھڑ گئے

دل نہ جانے کس خوف سے دھڑکنے لگا تھا اس نے بے حد آہستہ سے اٹھنے کی کوشش کی
جب زیار کی نظروں نے اس کی کوشش ناکام کر دی

کیا ہوا کسی چیز کی ضرورت ہے کیا درد تو نہیں ہو رہا ہے وہ فکر مندی سے پوچھ رہا تھا
پازیب نے فوراً نامیں سر ہلا کر باتھ روم کی جانب اشارہ کیا اس کے پاس اور کوئی بہانہ نہیں تھا کہ
زیار نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا اور سردوبارہ تکیہ پر رکھ دیا

جلدی آنا سے تیزی سے بھاگتے پیچھے سے آواز سنائی دی وہ بنا پر پلٹے ہی واش روم میں بند ہو چکی
تھی

زیار کے ساتھ جوڑا رشتہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ سکتی تھی وہ اس کا شوہر تھا یقیناً اس کے لئے
کوئی جذبات رکھتا تھا

وہ اس پر پورا حق بھی رکھتا تھا اگر وہ اسے وقت دے رہا تھا تو اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ یہ وقت
ہمیشہ کے لئے ہے آج نہیں تو کل اسے اس کے پاس جانا تھا لیکن اس کے پاس جانے کے بعد وہ
بریرہ بیگم سے نظر کیسے ملائے گی

بریرہ کی سوچ ہی اسے توڑ رہی تھی اس عورت نے اس کی عزت کی خاطر اتنا بڑا قدم اٹھالیا تھا لیکن وہ اس کے ساتھ اتنا برا کیسے کر سکتی تھی جب کہ وہ جانتی تھی کہ وہ اپنے شوہر سے بے پناہ محبت کرتی ہے

تو وہ بلا اس سے اس کا شوہر کیسے چھین سکتی تھی اس کا سر بری طرح سے دکھنے لگا تھا۔ وہ چلی جانا چاہتی تھی یہاں سے اس کی زندگی مشکل ہوتی جا رہی تھی

○○○○○○

بہت مشکل سے اس نے اپنے آپ کو سمجھا کر کمرے میں قدم رکھا کیا ہوا میرے یہاں ہونے کی وجہ سے انکنفر ٹیبل فیل کر رہی ہو وہ آئی تو زایا ریڈ کران سے ٹیک لگائے لبوں میں سگریٹ دبائے اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کے پوچھنے پر وہ نظریں چراگئی

ٹھیک ہے میں سمجھ سکتا ہوں شاید اچانک اس رشتے کو تم قبول نہیں کر پار ہی میں تمہارے جذبات سمجھ سکتا ہوں اور میں تمہارے جذبات کی قدر بھی کرتا ہوں اگر تم میرے اس کمرے میں رہنے کی وجہ سے ٹینشن لے رہی ہو تو مت لو تمہیں تھوڑا بہت وقت تو میں دے ہی سکتا ہوں

لیکن زیادہ نہیں فی الحال کے لیے تم آزاد ہو لیکن جس دن تم مکمل صحت یاب ہو گئی میں تمہیں یہاں سے اپنے روم میں لے جاؤں گا کیونکہ تمہاری جگہ وہی ہے جہاں تمہارا شوہر رہتا ہے

آج کی رات ہم دونوں کے لیے مشکل ہے میرے ساتھ تم ان کنفرٹبل فیل کر رہی ہو اور اپنے کمرے کے علاوہ مجھے کہیں اور نیند نہیں آتی اگر مجھے ساری رات نیند نہ آئی تو تمہارے لیے ہی مسئلہ بن جائے گا۔ اپنی بات پر پازیب کے گالوں کی لالی دیکھ وہ بے ساختہ مسکرا دیا

اسی لیے میرا فی الحال یہاں سے چلے جانا ہی بہتر ہے

تو تم اب آرام کرو جلد از جلد آنا ہے تمہیں میرے بیڈ روم میں جہاں کوئی پابندی نہیں ہو کوئی روک ٹوک نہیں تم میری باہوں میں ہو گی اور میں تمہیں ہر طرح سے خود میں محفوظ کروں گا

اور ایک بات میں تمہیں وقت دے رہا ہوں صرف چند دن کے لیے وہ بیڈ سے اٹھتا ہوا اس کے بالکل نزدیک آکر روکا اور بے حد نرمی سے اس کی پیشانی پر رکھے

میں تمہارے اشارے کا منتظر ہوں پازیب زایا شاہ اپنی چاہت کو زبردستی نہیں اپنانا چاہتا

میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی پوری رضامندی کے ساتھ میری زندگی میں بہار لے کر آؤ ہادی کا خیال رکھنا اور میرا بیٹا تمہارا خیال رکھے گا مسکرا کر کہتا کمرے سے نکل چکا تھا جب کہ اس کے جانے کے بعد پازیب نے ایک گہری سانس لی اور اللہ کا شکر ادا کیا

وہ اس کے جذبات سمجھ رہا تھا اسے وقت بھی دے رہا تھا مطلب کے وہ بریرہ کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ بھی اس تعلق کو نبھانا چاہتا تھا وہ اپنی دونوں بیویوں کے ساتھ انصاف چاہتا تھا

یہ تو اللہ کا کرم تھا ورنہ جتنی بدنامی اس کی ہو چکی تھی کسی سے بھی شادی کے بعد بھی پل پل کے طعنے سننے پڑتے لیکن زایا اور بریرہ نے اس کی زندگی خراب ہونے سے بچالی

اگر آج بریرہ بیگم نہ ہوتی تو اس کی زندگی ختم ہو چکی ہوتی وہ تو اپنی زندگی سے مایوس ہو چکی تھی

لیکن اللہ نے بریرہ کو کسی مسیحا کی طرح اس کے پاس بھیج دیا بریرہ اس کی زندگی میں کسی فرشتے سے کم ثابت نہ ہوئی تھی اور یہ سچ تھا کہ وہ ساری زندگی اس کا یہ احسان چکا نہیں سکتی تھی

وہ آہستہ آہستہ چلتی ہادی کے پاس آئی اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اس کے ساتھ ہی لیٹ گئی
آج تک وہ اس کا ایک اچھا دوست تھا لیکن آج وہ اس کا بیٹا تھا نہ جانے کیوں یہ معصوم سایہ اس کا
بچہ اسے ہمیشہ سے بہت اچھا لگتا تھا

○○○○○○

یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو روحان تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے مجھے کبھی بھی اندازہ نہیں تھا کہ تم
اور وہ لڑکی ایک دوسرے کے اتنے قریب ہو

تمہیں شرم آنی چاہیے روحان ایک لڑکی کے ساتھ ناجائز رشتہ بناتے ہوئے۔ بنا شادی کے تم
لوگوں نے ہر حد پار کر دی۔ اتنا گھٹیا تعلق تم اسے محبت کہتے ہو روحان۔۔

تم جانتے ہو محبت پاکیزہ جذبات کا نام نہ کہ نفس کی تسکین کا

میں نے سوچا تھا کہ تم لوگ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو شادی کرنا چاہتے ہو اس میں میں تم
لوگوں کی مدد کرنا چاہتا تھا میں تم دونوں کی محبت کو نکاح میں بدل کر ایک جائز اور خوبصورت نام
دینا چاہتا تھا لیکن تم لوگوں کو تو شاید اس کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی

کیا تم جائز اور ناجائز تعلق کو نہیں سمجھتے۔

کیا یہ سیکھاتا ہے ہمیں ہمارا دین روحان یہ سیکھا ہے تم نے ہمارے پاکیزہ مذہب سے تم سے زیادہ
تم مجھے اس لڑکی پر غصہ آ رہا ہے جسے اپنے خاندان کی عزت کا خیال نہیں

فرض کرو کہ اگر اس کے گھر والوں کو یہ بات پتا چل گئی کہ لڑکی پریگنٹ ہے اس کا باپ تو پھر
غیرت سے مر جائے گا

تم خاندان دیکھو اپنا حرکتیں دیکھو اتنی گری ہوئی حرکت کی ہے تم نے اور اب یہاں میرے
سامنے بیٹھ کر محبت کا رونا رو رہے ہو شرم آتی ہے مجھے تمہیں اپنا بھائی کہتے ہوئے

عالم انتہائی غصے سے کہتا ہوا وہاں سے اٹھ کر جانے لگا

اداپلیز مت جائیں پلیز میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں میں دانی سے بے پناہ محبت کرتا ہوں
میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا وہی میرے جینے کی وجہ ہے

اگر میں نے اس کو اور اس کے بچے کو اپنا نام نہ دیا تو وہ ہمیشہ کے لئے مجھے چھوڑ کر چلی جائے گی اور
میں اس کے بغیر جی نہیں سکتا مجھے بچالیں وہی میری زندگی ہے اگر وہ میری زندگی میں نہ رہی تو
میں خودکشی کر کے مر جاؤں گا

روحان یہ کس طرح کی باتیں کر رہے ہو تم تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا

کیا زندگی کو اتنا بے مول سمجھ رکھا ہے تم نے کہ ایک لڑکی کے لئے تم اپنی زندگی ختم کر دو گے

ادامیں اس سے بے پناہ محبت کرتا ہوں وہ کہتا ہوا سر جھکا گیا

ٹھیک ہے پریشان مت ہو رپورٹس دو مجھے وہ اس کے سامنے ہارتے ہوئے بولا

کون سی رپورٹ روحان کچھ الجھتا ہوا تھا

کون سی رپورٹ کا کیا مطلب ہے روحان دانی کی رپورٹ دو مجھے عالم نے سمجھاتے ہوئے کہا

روحان نے بے حد پریشانی سے اس کا چہرہ دیکھا تھا لیکن وہ پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا

بریرہ نے کہا تھا عالم پوری بات جاننے بغیر یقین نہیں کرے گا

تمہیں اس کے پاس ثبوت لے کر جانا پڑے گا کہ وہ بچہ تمہارا ہے

اور پتہ نہیں آج صبح کیا ہوا تھا کہ دانی خود ہی پریگننسی رپورٹس اور ڈی این اے

اسکے پاس لے آئی

اس نے اپنے بیگ میں ہاتھ ڈال کر رپورٹس کے حوالے کر دی جن کو عالم بہت غور سے پڑھنے لگا تھا

بریرہ نے کہا تھا کہ وہ کسی بھی باہر کی لڑکی کا یقین نہیں کرے گا عالم ایک الگ ماحول کا انسان ہے وہ ہر چیز پر ثبوت مانگتا ہے پیار محبت اس کے لئے بچپنا ہے یونیورسٹی میں ایک لڑکی کا آفر اس کے لئے قابل قبول نہیں ہے

وہ کبھی اس بات کو قبول نہیں کر سکتا کہ آزاد ماحول میں رہتی لڑکی کا آفر کسی ایک لڑکے کے ساتھ ہوگا۔ وہ پرانی سوچ کا مالک ہے اور بریرہ کی بات سچ تھی

فی الحال اسے عالم کی ضرورت تھی ورنہ دانی کی رپورٹس اس طرح سے اس کے حوالے ہر گز نہیں کرتا کیونکہ اسے اپنی دانی پر پورا یقین تھا کہ وہ اس سے کبھی جھوٹ نہیں بولتی

ٹھیک ہے تم پریشان مت ہو میں کوئی نہ کوئی حل نکالتا ہوں وہ ریورٹس اپنے بریف کیس میں ڈالتا اٹھ کر جانے لگا

دانی نکاح چاہتی ہے اگر شادی نہ ہوئی تو۔۔۔
میں نے کہا نہ میں سنبھال لوں کافی الحال تو ان سب کی ٹینشن چھوڑو اور اپنے ایگر امز پر غور کرو جو
اگلے ہفتے شروع ہونے والے ہیں

یہ سب کچھ میں دیکھ لوں گا تمہارے پیپر خراب نہیں ہونے چاہیے شاہ حویلی والوں کی ٹینشن
مت لو تم ہمارے گھر کے بیٹے ہوا گروہ لڑکی تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہے تو وہ بچہ بھی ہمارے
خاندان کا بچہ ہے

اسے اس طرح سے رونے میں نہیں گے تم بے فکر رہو وہ اس کا کندھا تھپتھپاتے اسے ریلیکس
کرنے لگا

روحان کی یہ حرکت اسے بہت بری لگی تھی لیکن اس وقت وہ جس ٹینشن سے گزر رہا تھا وہ اس پر
غصہ ہو کر یا باتیں سنا کر اسے مزید پریشان نہیں کر سکتا تھا

غلطی انسان سے ہوتی ہے اور اس غلطی کو قبول کرنا ہی بہادری ہے روحان اپنی ذمہ داری سے
بھاگ نہیں رہا تھا یہ اچھی بات تھی لیکن عالم کو دیکھنا تھا کہ وہ لڑکی اسے پھساتو نہیں رہی

کیونکہ عمر نے جو نقشہ کھنچا تھا وہ روحان کے لیے نہ قابل قبول تھا

وہ شاہ حویلی والوں سے پہلے ہی بے حد بدگمان تھا اور ایسے میں اسے خود سے بدگمان کرنا بہت غلط تھا اسی لئے وہ اسے سمجھا کر سیدھا اپنے ایک بے حد قریبی دوست کے پاس آیا تھا کہ ان رپورٹس کو چیک کروا سکے

○○○○

○○

کیا مطلب ہے تمہارا کیا وہ سچ میں روحان کا بچہ ہے تراب کو یقین نہیں آ رہا تھا

ڈاکٹر نے یہی کہا ہے کہ ڈی این اے رپورٹس بالکل سیم ٹو سیم ہیں اور یہ رپورٹ اسی ہو سپیٹل کی ہیں جہاں پر میں چیک کروانے گیا تھا

وہ بچہ روحان کا ہی ہے یہ اس رپورٹ سے ثابت ہو گیا ہے

عالم نے یقین سے کہا تھا

ناجائز۔۔۔ تراب کے مٹھیاں بھینجیں تو عالم نے ہاں میں سر ہلایا

مطلب کے اب ہمارے خاندان کی بہو ایک ایسی لڑکی بنے گی جو کسی غیر محرم سے رشتے میں اس قدر آگے بڑھ گئی

مجھے یقین نہیں آ رہا عالم شرم کہاں گم ہو گئی ہے شرم حیا کچھ بھی نہیں بچا کہا وہ بے حد غصے سے بول رہا تھا عالم نے کچھ نہیں کہا کیونکہ وہ اس کے جذبات سمجھتا تھا اس کے ہی نہیں وہ غیرت مند انسان کے جذبات سمجھ سکتا تھا

کیا کوئی بھی غیرت مند انسان یہ چاہے گا کہ اس کی بہن بیٹی اس طرح کا قدم اٹھائے تراب کے پریشانی سے اٹھنے پر غور سے دیکھنے لگا

کیا ہوا تم کہیں جا رہے ہو ابھی تو آئے ہیں

نہیں مجھے کچھ کام ہے ہم گھر پہ بات کریں گے تراب بس اتنا کہہ کر وہاں سے چلا گیا یقیناً اس کے دماغ میں فی الحال سنیسا چل رہی تھی

ان کے کالج کارزلٹ آؤٹ ہو چکا تھا اور سنیہا نے ضلع سے پوزیشن لی تھی مطلب صاف تھا کہ وہ جلد ہی یونیورسٹی جوائن کرنے والی ہے اور یونیورسٹی کے ماحول کو لے کر عالم خود بھی بہت پریشان تھا

لیکن تربیت اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہوتا ایک اچھی تربیت کبھی بچے کو غلط قدم نہیں اٹھائے دیتی

اور اسے یقین تھا سنیہا کی تربیت میں شاہ حویلی والوں نے کوئی جھول نہیں رکھا ہوگا

○○○○○○

وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھی
صبح بہت ہنگامہ ہوا تھا آج ولیمہ ہوا تھا اسی شان و شوکت کے ساتھ جس شان و شوکت سے وہ کل یہاں آئی تھی

اس کی تائی امی کو بہت عزت اور احترام سے بلایا گیا زاریر نے سب کے سامنے کہا تھا کہ وہ اس کی ساس ہیں

اور حویلی والوں سب نے ہی انہیں بہت اہمیت دی تھی
اپنی بیٹی کو لاکھوں کے زیورات پہنے دیکھ اس تائی امی تو سرشار ہو گئیں اور پھر زایا کا اس کے
ساتھ بیٹھنا بار بار اس کی طبیعت کا پوچھنا

سب کے بیچ اس کا اتنا خیال رکھنا
اور بریرہ بیگم نے تو اسے ہاتھ کا چھالا بنایا ہوا تھا
صبح انھوں نے خود آکر اسے میڈیسن دیں اور بیوٹیشن کے ساتھ خود مل کر اسے تیار بھی کروایا
یہ سب کچھ دیکھ کر وہ بے حد خوش تھی یہاں ایسا کوئی ماحول نہیں تھا جسے سوچ کر وہ ڈسٹرب
ہوتی بریرہ بیگم اس کے ساتھ بالکل سگی بہنوں جیسا سلوک کر رہی تھی

ان کے کسی انداز سے نہیں لگتا تھا کہ وہ اس کی سوتن ہیں اور ہادی تو بار بار اس کا گال چوم رہا تھا
کیونکہ اس کی دوستی اسے ہمیشہ کے لئے مل چکی تھی جسے پا کر وہ بے حد خوش تھا

زندگی آسان تو پھر بھی نہیں تھی ہاں لیکن پریشانیوں میں تھوڑی کمی آچکی تھی جس طرح کا ماحول
اس نے سوچ رکھا تھا یہاں ایسا کچھ نہیں تھا
جسے سوچ کر وہ بے حد مطمئن ہو چکی تھی۔

لالی اور سنیہا ہر وقت اس کے ساتھ ساتھ رہیں اور جس کا انداز سب سے الگ اور سب سے منفرد تھا وہ تھیں زایار کی ماں وہ تو ہر انسان کو بلا بلا کر بتا رہیں تھیں کہ یہ ان کی بہو ہے اتنی عزت اتنا احترام اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ حویلی والے اس قدر کھلے دل سے اسے قبول کریں گے

ضروری نہیں کہ محلوں میں رہنے والوں کے دل چھوٹے ہوں یہاں تو سب کے دل بڑے تھے اور سب سے بڑا دل تھا بریرہ بیگم کا

جو اسے اپنی چیزوں کا حقدار بنا کر بھی خوشی سے مسکرا رہی تھی
بریرہ بیگم نے اسے آرام کرنے کے لئے کمرے میں بھیج دیا کیونکہ کافی دیر بیٹھے رہنے کی وجہ سے وہ کافی تھک گئی تھی

اس وقت بھی وہ بیڈ پر لیٹی انہیں سب چیزوں کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ یاد آیا کہ دن میں زایار نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے کچھ قریبی دوست اور ان کی بیویوں سے ملوایا تھا

جن میں وہ ڈاکٹر زاہد بھی شامل تھا جس کے پاس وہ گئی تھی علاج کے لیے اس دن کی طرح وہ آج بھی بہت بے تکلف ہو کر اس سے بات کرتا رہا

بریرہ بیگم نے اس سے رات کے بارے میں پوچھا تھا اس نے بھی کچھ بھی نہیں چھپایا بتا دیا کہ زایا اسے وقت دے رہا ہے اور اس بات کے بعد اس نے بریرہ بیگم کے چہرے پر خوشی کھوجنے کی بہت کوشش کی جو اسے کہیں نظر نہیں آئی الٹا وہ تو پریشان ہو رہی تھی

اور پھر بریرہ بیگم کا یہ کہنا کہ فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا زایا قبول کر لیں گے اتنا چانک میں نے زبردستی ان کی شادی پر زور دیا شاید اس لیے وہ اس رشتے کو قبول نہیں کر پارہے ہیں لیکن آہستہ آہستہ قبول کر لیں گے وہ تمہیں بھی وہی رتبہ دیں گے وہی مقام دیں گے جو مجھے دیتے ہیں

آج تو ان کی بیوی کے آئی ہو کل تو ان کی بیوی بن جاؤ گی بس تم انہیں وقت دو۔ بریرہ کی باتوں سے اس کے چہرے پر ادا سی چھا گئی

اسے تو یہ لگا تھا کہ زایا اس کی مرضی اس کی ہاں کا انتظار کر رہا ہے لیکن وہ یہ بات سمجھ نہیں پائی کہ اس کی پہلی محبت بریرہ ہے

اور بریرا کو بلا کر یوں اچانک آگے بڑھنا اس کے بس میں نہیں ہے اس لیے فی الحال وہ اسے قبول نہیں کر پارہا

کل تو نہیں لیکن آج وہ بھی یہی چاہتی تھی کہ زیارا سے قبول نہ کرے وہ بریرہ کا حق کسی اور کو نہ دے اس کا کیا تھا اسے عزت مل گئی تھی وہ ساری زندگی ان کے گھر نو کر بن کر رہنے کو تیار تھی

ہاں نکاح کے بعد اس کے دل میں خواہشات نے گھر بنایا تھا لیکن وہ اپنی خواہشات کے لئے کسی دوسرے کے دل میں زبردستی جگہ نہیں بنا سکتی اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ زیارا کو کبھی خود سے رشتہ جوڑنے پر مجبور نہیں کرے گی بلکہ اسے پورا حق دے گی کہ وہ بریرہ کے ساتھ اپنا رشتہ قائم رکھے

اگر وہ اپنی بیوی ہونے کے حق نہیں دینا چاہتا تو وہ بھی اس سے کوئی حق نہیں مانگے گی وہ عزت سے جی رہی تھی اس کے لئے اتنا ہی کافی تھا وہ بڑے بڑے خواب نہیں رکھتی تھی اور نہ ہی کسی شہزادے کی شہزادی بننا چاہتی تھی

اسے بس عزت کی ایک زندگی چاہے تھی جو زایا نے اسے مہیا کر دی تھی اب اس کے دل میں کوئی خواہش نہیں تھی

اور یہ بات وہ صاف الفاظ میں زایا کو کہہ دینا چاہتی تھی لیکن یہاں سے جانے کے بعد زایا اس کے کمرے میں واپس نہیں آیا

بس کمرے کے باہر اس نے بریرہ کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ اسے میڈیسن ضرور دے دینا بریرہ نے صرف ہاں میں سر ہلایا اور اسے لے کر اندر چلی گئی

اور پھر میڈیسن دے کر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی وہ زایا کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتی تھی لیکن ذہن کے کسی کونے میں زایا اور بریرہ کا دھندلا سا عکس تھا شاید کہیں اندر یہ تکلیف بھی تھی کہ وہ اپنی نئی نویلی بیوی کو چھوڑ کر اپنی پہلی بیوی کے پاس چلا گیا

لیکن وہ بڑی بڑی خواہشیں بڑے بڑے خواب میں نہیں سجانا چاہتی تھی اسے جتنا ملا تھا وہ اتنے میں خوش تھی وہ اپنی اوقات میں رہنا جانتی تھی

○○○○○

میں اس یونیورسٹی میں سنیہا کو نہیں آنے دوں گا وہ پریشانی سے بولا
تراب تربیت بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے اور سب سے بڑی چیز ہوتی ہے نسل خون اور سنیہا کی
رگوں میں ہمارا خون بہتا ہے وہ ہمارے خاندان کا حصہ ہے

روحان بھی تو ہمارے خاندان کا حصہ ہے اس نے کیا کیا تمہارے سامنے ہے اس نے غصے سے کہا

ہم یہ بھی تو کہہ سکتے ہیں کہ وہ بہک گیا عالم جیسے صفائی دے رہا تھا وہ خود بھی شرمندہ سا تھا

روحان بہک گیا تو کیا سنیہا آسمان سے اتری ہے میں اپنی منکوحہ پر کسی غیر مرد کی نظر بھی نہیں
پڑھنے دوں گا اس کے دل اور دماغ پر صرف میرا حق ہے وہ یہاں نہیں آسکتی میں نہیں آنے دوں
گا اس یونیورسٹی میں اسے یہاں کا ماحول تو ننھا سے معصوم بچے کو بگاڑ دے

ابھی اس رخصتی کر دیں یا پھر وہ اسی حویلی میں رہے گی
تراب بات کو اپنی طرف مت کھینچنے کی کوشش کرو عالم نے پریشانی سے سمجھانا چاہا اس نے سوچا تھا
کہ وہ ان کے مسئلے میں اس کی مدد کرے گا لیکن اسے سنیہا کی فکر لگ چکی تھی

یقیناً وہ اپنی سنیہا کے دماغ میں کسی قسم کی گندگی نہیں ڈال سکتا تھا۔

میں بات کو کھینچ نہیں رہا صرف اپنے دل کی بات کہہ رہا ہوں عالم مجھے یہ سب کچھ منظور نہیں ہے
میں نہیں برداشت کر سکتا

سنیہا کو خود سے دور جانا سوچ تراب پریشان ہو چکا تھا

وہ اس کی رگ رگ میں اترنا چاہتا تھا مگر اس طرح تو تراب حیدر اس کی زندگی میں آنے سے
پہلے ختم ہو جائے گا

میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے سنیہا کو لے کر کوئی شک ہے بالکل بھی نہیں میں جانتا ہوں اس کا دل
دماغ بالکل صاف ہے

وہ صرف اور صرف پڑھنے کے لئے یہاں آنا چاہتی ہے لیکن وہ لڑکی ہے عالم یہ لوگ اسے اپنے
رنگ میں رنگنے میں ٹائم نہیں لگائیں گے

میں اپنی سنیہا کو اس ماحول کی نظر نہیں ہونے دوں گا میں اس سے بچاؤ گا میں اس کا خیال رکھوں
گا۔۔۔

ہاں بلکل رکھو خیال بچاؤ اسے اس ساری یونیورسٹی کے خراب ماحول سے یہاں صرف چند لوگ
گندہ پھیلا رہے ہیں سب نہیں

تم بچاؤ اسے۔ تم سنیہا کو اس ماحول میں جانے سے تو رو کو اس طرح کی زندگی کیوں تنگ کر رہے
ہو

تم بچا سکتے ہو سے اسے محفوظ رکھ سکتے ہو تم شوہر ہو اس کے محافظ ہو سکے حفاظت کرو اسکی اسے
قید کیوں کر رہے ہو تراب

اسے اس کی زندگی جینے دو وہ جو چاہتی ہے جیسا چاہتی ہے ہونے دو لیکن تم اس کے ساتھ ہو جاؤ
اس کے محافظ بن جاؤ اسے ہر بری نظر سے بچاؤ اسے اپنی نگاہوں میں رکھ کر محفوظ رکھو عالم اس
کی بات کاٹتے ہوئے بولنے لگا

اسے یونیورسٹی آنے دو کرنے دو اسے اس کے خواب پورے تم اس کے ہمسفر بنو تراب اس کی راہ
کی رکاوٹ نہیں

کیونکہ راہ کی رکاوٹ کو کوئی پسند نہیں کرتا ساتھ چلنے والے ساتھ نبھانے والے ساتھی ہوتے ہیں

وہ اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے اسے سمجھا رہا تھا اور وہ جانتا تھا کہ یہ جذباتی سا انسان اس کی بات کی گہرائی کو اچھے سے سمجھ چکا ہے

○○○○○

وہ تیزی سے سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ اچانک سامنے سے اس کے وجود کے ساتھ ٹکرائی ابھی وہ لمبی سانس لے کر اسے اندھا بولنے ہی والی تھی کہ سب سے پہلے نظر اس کے لبوں پر سچی کالی سیاہ مونچھوں پر پڑی

لب اپنے آپ ہی سکھڑ گئے
لیکن سیدھا ہوتے ہی نظر اس کے ہاتھ پر پڑی لالی کی تو آنکھیں پھٹ کر باہر آنے کو تھی
یہ تو پچھلے ہفتے کالج سے آتے ہوئے وہ نالے میں پھینک آئی تھی اس کے ہاتھ کیسے لگ گیا

وہ بے حد غصے اور سخت نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا لیکن لالی کو لگا کہ اسے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ فزکس میں پاس تھی

آپ مجھے اس طرح سے گھور کیوں رہے ہیں۔۔۔؟
اپنا ڈزلٹ کارڈ اس کے ہاتھ میں دیکھ کر وہ پوچھنے لگی

تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ تمہارا ڈزلٹ آچکا ہے وہ اپنے ہاتھ میں رکھے رزلٹ کو دیکھ کر بولا

ہاں تو ایگزام کو ڈھائی مہینے ہو چکے ہیں اب تو آنا ہی چاہیے تھا اچھا ہوانہ لگے وہ بھاگنا چاہتی تھی

لیکن سامنے کھڑا یہ شخص اسے بھاگنے دیتا کہا تھا کبھی سیڑھیوں پر ٹکراتا تو کبھی کمرے کے دروازے پر اسے ساری زندگی اسی بندے سے ٹکرانہ تھا

فضول مت بولو لالی جو پوچھا ہے اس کا جواب دو اپنے رزلٹ کے بارے میں کیوں نہیں بتایا

گھر میں سب کو بتایا ہے صرف آپ کو پتا نہیں ہے وہ بنا شرمائے ہوئی
آپ کو پتہ ہے ہماری سنیہا نے پورے ضلع سے تیسری پوزیشن لی ہے اس کی خوشی منانے کی
بجائے آپ مجھے گھور رہے ہیں اس نے اسے سنیہا کی پوزیشن کی جانب متوجہ کرنا چاہا لیکن یہ بھی
بہت مشکل ثابت ہوا

ٹھیک ہے غلطی کرتی میں نے آپ کو نہ بتا کر اب خوش وہ منہ بنا کر بولی

مجھے بس یہ بتاؤ لالی کے اردو میں کون فیل ہوتا ہے اس کے پھولے گالوں کو دیکھتے ہوئے غصے سے
بولا

"لالا رخ سکندر شاہ" ہوتی ہے وہ اکڑ سکر بولی اور اب وہ ڈانٹ کے لئے بالکل تیار تھی
لالی تمہیں ذرا بھی احساس ہے کہ تم نے اردو میں فیل ہو کر مثال قائم کر دی ہے

اسلامیات میں بس ایک نمبر سے پاس ہوئی ہو تم کیا کرتی رہی ہو پیپرز میں کوئی اتنا نالائق کیسے ہو
سکتا ہے وہ یقین نہیں کر پار ہاتھا

جیسے میں ہوں اور آپ اس بارے میں کوئی بات نہیں کر سکتے کیونکہ فنر کس میں پاس ہو گئی ہوں

بلکہ نہ صرف میں پاس ہوں یوں بلکہ اصل نمبروں سے صرف سات نمبر کم ہیں پوری کلاس میں
کسی نے اتنے نمبر نہیں لیے گز کس میں جتنے میں لے کر آئی ہوں وہ فخر سے بول رہی تھی

فنر کس میں پاس ہو کر تم نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا وہ غصے سے بولا تو لالی سہم کر رہ گئی

آپ نے صرف فنر کس ہی پڑھائی تھی اس نے یاد کروایا

ہاں تو۔۔۔۔۔ تم نے باقیوں میں پاس نہیں ہونا تھا وہ شکڈ تھا

آپ نے کہا تھا اگر میں فنر کس میں فیل ہو گئی تو آپ مجھے ڈانٹیں گے میں فنر کس میں پاس ہوں
آپ مجھے کچھ نہیں کہہ سکتے لالی منہ پھولا آئے ہوئے بولی

لالی تمہیں سب میں پاس ہونا تھا یہ بھی اہم تھیں اپنی بات خود پر آنے پر وہ ذرا نرم ہوا
آپ نے کہا تھا فنر کس میں فیل ہونے پر آپ مجھے نہیں چھوڑیں گے اور میں فنر کس میں پاس
ہوں تو آپ مجھے کچھ نہیں کہہ سکتے اور ویسے بھی بابا نے کہا ہے کوئی بات نہیں صرف ایک ہی تو
سبیلی ہے وہ بھی اردو میں پاس کر لے گی

وہ اسے نظر انداز کرتی نخرے دکھاتی آگے جانے ہی لگی تھی کہ اچانک اس کے مونچھڑنے اس کا
ہاتھ تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا

وہ اچانک حملے پر سیدھی آکر اس کے سینے کا حصہ بنی تھی دل اچھل کر منہ میں آگیا دھڑکنوں نے
عجیب سا شور مچا ڈالا تھا
اور اس کے مونچھڑ کا حال بھی اس سے الگ نہیں تھا

اس کی دھڑکنوں کو اپنی دھڑکنوں کے ساتھ محسوس کرتے عنابی لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی

جس سے وہ بڑی صفائی سے دبا گیا

جب کہ لالی کے چہرے پر تولالی نے الگ ہی رقص کر ڈالا

وہ اس کے خوبصورت چہرے کی کی سڑخیاں دیکھتا اپنے دل کی دھڑکنوں کو محسوس کر رہا تھا

بہت غلط کر رہی ہو تم خود کے ساتھ بلکہ بہت غلط کر چکی ہو اب کوئی حل نکالنا ہو گا تیاری پکڑ لو وہ

اس کا گال تھپتھپاتا آہستہ سے اسے خود سے دور کرتا تو وہیں سے سیڑھیاں اتر گیا

○○○○○

جلدی بولو وقت نہیں ہے میرے پاس اتنی دیر سے بچتے ہوئے فون کو اس نے سولویں کال پر

اٹھایا

بکو اس بند کرو اور یہ بتاؤ کہ یہ بچہ کس کا ہے جسے تم روحان کے سر پر تھوپ رہی ہو

میں نے ڈاکٹر زہرہ سے بات کی ہے وہ بچہ روحان کا نہیں ہے وہ تو میں نے رپورٹ چیلنج کر وادی
ورنہ عالم کو پتہ چل چکا ہوتا اور پھر اس کے بعد تمہارا اور میرا وہ حال کرتا جب تمہارا تو پورا خاندان
یاد رکھتا ہے لیکن میرے خاندان کے لئے بھی ایک کہانی بن جاتی

بابا بابا بڑی بھابھی جی ڈر گئی۔ صرف اتنے سے جھٹکے پر تمہارا یہ حال ہو گیا بریرا اور یہاں جو تم نے
مجھے اپنے اس کم عقل دیور کے ساتھ پھنسا رکھا ہے اس کا کیا

مجھے پچھلے ہفتے پتہ چلا تھا کہ میں پریگنیٹ ہوں ہے میں یہ بچہ نہیں چاہتی اس کا تمہیں کام خود ہی
تمام کر لوں گی لیکن فی الحال میں تمہارے دیور سے جان چھڑانا چاہتی ہوں

میں تنگ آچکی ہوں اس سے۔ دماغ خراب کر رکھا ہے اس نے میرا پیار پیار تنگ آچکی ہوں
میں اس پیار سے اب مجھ سے یہ ڈرامے نہیں ہوتے اسی لیے میں نے سوچا میں اسے شادی کے
لیے فورس کروں گی

تنگ آکر وہ مجھے چھوڑ دے گا کیونکہ جس خاندان سے اس کا تعلق ہے وہ مجھے اپنائیں گی تو ناممکن
سے بات ہے اسی لئے روحان خاموشی سے اپنے قدم پیچھے ہٹا لے گا

اور میری اس پاگل مجنوں سے جان چھوٹ جائے گی وہ بے زاریت سے بولی
اتنی جلدی کیا ہے تمہیں میں نے کہا تھا نہ میں جلدی سے روحان کا کوئی نہ کوئی قصہ گھر میں پھیلا
کر تمہارا قصہ ختم کر دوں گی

بس مجھے کسی طرح سنیہا کو وہ اسی یونیورسٹی میں پہنچانے دو جب سنیہا وہاں

جائے گی میں کوئی نہ کوئی کہانی نکالوں گی اور پھر زایا خود اپنے ہاتھوں سے انہیں گھر سے نکال
دیں گے

یہ دونوں اپنے جائز باپ کے پاس جائیں گے اور اس گھر میں رشتہ داروں کا بوجھ کم ہو جائے گا
لیکن تم نے تو سارا کام بگاڑ دینا ہے

یہ روحان تمہارے عشق میں پاگل ہو کر تم سے شادی کیلئے مجھے تنگ کر رہا ہے اور میرے پاس
کوئی راستہ نہیں ہے اس بے وقوف کو روکنے کا

اگر زایا کی شادی کا مسئلہ نہ ہوتا تو اب تک سنیہا کو یونیورسٹی میں پہنچ چکی ہوتی

پر اب تک میں سب گھر والوں کو زیار کے خلاف بھی کر چکی ہوتی اور وہ لڑکی تو بس میرے ایک وار کی مار ہے

اس کے بعد زار چاچو لندن جانے والے ہیں اور لالی کو میں کسی بھی طرح شیر زار سے شادی کروا کر چاچو کے پاس بھیج دوں گی

پاکیزہ چاچی تو اپنے بچوں کے پیار میں پاگل ہو ہی جائے گی اور صفدر چاچو کا حال بھی ان سے کچھ زیادہ الگ نہیں ہوگا

اس بڑھیا کو تو میں راستے سے ہٹا کر رہوں گی تو اس کے بعد تایا ابو کا ہونا نہ ہونا برابر ہے

اور زیار کی نئی نویلی بیوی کو میں اس طرح سے شیشے میں اتار پیوں گی کہ وہ کبھی زیار کی جانب دیکھے گی بھی نہیں

پھر میں اور میرے زیار اور ہم دونوں کی حسین زندگی اور ہادی کے لیے اس کی دادی ہے نہ ویسے بھی وہ بڑھیا میرے کسی کام کی نہیں لیکن زیار اسے بہت چاہتا ہے اسی لیے جب تک میرا کام ہوتا ہے تب تک تم یہ ڈراما کرتی رہو اور اس کی پوری قیمت میں تمہیں دیتی رہوں گی

نونیور میں مزید یہ سب کچھ نہیں کر سکتی وہ روحان پاگل ہے میں اسے چھوڑنے والی تم مجھے سمجھو
میں مزید----

میں نے تمہارے اکاؤنٹ میں دس لاکھ ٹرانسفر کر دیے ہیں جو کم از کم مزید ایک مہینے کے لئے تو
بہت ہوں گے

لیکن اگر تم اور چاہو تو میں اور بھی بھجوادوں گی بریر اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی تو دانی کو چھپ
لگ گئی

تم بہت شاطر کھلاڑی بریرہ بیگم اچھے سے سمجھتی ہو کہ سامنے والے کو کس طرح سے زیر کرنا ہے

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو بریرہ نے سکون کا سانس لیا

ہاں یہ کھیل کھیلتے ہوئے سات سال ہو چکے ہیں آج تک مجھے میرے شوہر کے علاوہ کوئی نہیں
سمجھ پایا وہ تہقہ لگاتے ہوئے بولی اور فون رکھ دیا

جبکہ دوسری طرف دانی فون بند ہوتے ہی اپنے فون پر آنے والا ایس ایم ایس چیک کرنے لگی جو
دس لاکھ کا تھا

ایک مہینہ اور سبھی روحان ڈارلنگ تم میرے لیے کافی فائدہ مند ثابت ہوئے ہو وہ ہنستے ہوئے بیڈ
پر ڈھیر ہو گئی
○○○○○○

راحیل تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا جبکہ تم جانتے ہو کہ وہ روحان ہر
وقت میرے آس پاس رہتا ہے

اگر اسے بھنک بھی پڑ گئی کہ میں تم سے ملی ہوں یا تم نے مجھ سے ملنے کی کوشش کی ہے تو وہ پاگل
انسان، ہمیں آسانی سے معاف نہیں کرے گا

تمہیں اندازہ بھی ہے وہ تم سے کتنی نفرت کرتا ہے دانی آتے ہی شروع ہو چکی تھی رات کے
تقریباً 11 بجے کا وقت تھا

یہ ایک بے حد سنسان علاقہ تھا جہاں پر وہ اکثر ملنے آتے تھے راحیل اس کی بات کو نظر انداز کرتا
اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے سے اپنی بے حد قریب کرتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا تھا

تمہاری پریگنسی والی خبر جھوٹی ہے نہ ڈرائنگ مجھ سے جھوٹ کیوں بولا تم نے مجھے ڈرایا تھا وہ اس کے گردن میں منہ چھپاتا ناراض ہے لہجے میں بولا

میں دیکھنا چاہتی تھی کہ تم اس خبر پر کس طرح سے ری ایکٹ کرتے ہو دانی اسے خود سے دور کرتے ہوئے بولی

او میری جان میں تمہیں کیا بتاؤں میں اس وقت بہت گھبرا گیا کیونکہ ابھی ہمارا کریئر تک سیٹ نہیں ہوا آگے پیچھے کا کچھ بھی پتا نہیں ہے پتہ نہیں زندگی میں آگے کیا ہونا ہے اور ایسے میں اس خبر نے مجھے اچھا خاصا پاگل کر دیا تھا میں ٹینشن میں آ گیا تھا

پلیز مجھے معاف کر دو بے بی تم جانتی ہونا آئی لو یو وہ پاگلوں کی طرح اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے بے باک انداز میں اس سے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا اور دانی جلد ہی اس کی باتوں میں بہل گئی

راحیل میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں پلیز مجھے چھوڑنے کی بات مت کرنا تم جانتے ہو نا یہ سب کچھ میں تمہارے اور اپنے لئے کر رہی ہوں

میرے بابا میری شادی تم سے نہیں ہونے دیں گے جب انہیں پتہ چلے گا کہ تم لوگوں کو بے وقوف بنا کر تھوڑے بہت پیسے کماتے ہو بابا میری اور تمہاری شادی کا نام تک نہیں لینے دیں گے

وہ بے حد پریشان تھی جبکہ راحیل اسے اپنے سینے سے لگاتا ہوس پرست نظروں سے اس لے وجود کو دیکھ رہا تھا

بے بی یہ کیسی باتیں کر رہی ہو اس وقت یہ سب سننے کا موڈ نہیں ہے اس وقت مجھے تم پر بہت پیار آ رہا ہے وہ اپنا مطلب پورا کرنا چاہتا تھا اسے دانی کے جذبات سے کوئی لینا دینا نہیں تھا

دانی مجھے تھوڑے پیسے چاہیے تھے تم سے نہیں مانگتا لیکن تمہیں پتا ہے نہ میں نے اپنے ایک دوست سے کچھ قرض لیا تھا وہ اسے اپنے سامنے کرتا عاجزی سے بولا

ہاں مجھے یاد ہے تم فکر مت کرو میرے پاس پیسے ہیں آج صبح ہی بریرہ نے مجھے پیسے سینڈ کر دیے تھے

وہ بے فکری سے بولی

یار مجھے سمجھ نہیں آتا یہ عورت تمہیں اتنے پیسے کیوں دے رہی ہے مطلب صرف روحان کو قابو میں رکھنے کے لیے وہ اتنے پیسے دے رہی ہے کچھلے ہفتے ہی اسے دس لاکھ روپے بریرا نے سینٹ کیے تھے جو راحیل کسی نہ کسی طریقے سے اس سے نکلوا چکا تھا

اور اب بریرہ اسے مزید پیسے دے چکی تھی

بہت بڑا سارا راز ہے میرے پاس جو اگر کھلا تو وہ بری طرح سے پھس جائے گی اپنی قیمت چکاتی ہے وہ اگر اسے پتہ چل گیا کہ مجھ سے یعنی کہ اصغر معارج احمد کی بیٹی سے بریرہ شاہ کا کوئی تعلق ہے تو وہ زایا اسے طلاق دینے میں ایک سیکنڈ نہیں لگائے گا

اور وہ بے وقوف لڑکی اس آدمی کے پیچھے پوری طرح سے پاگل ہے اس شخص کیلئے وہ کچھ بھی کر سکتی ہے لیکن میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی وہ بے فکری سے بولی

کچھ بھی۔۔۔ اس نے الفاظ کو لمبا کھینچا تو اس نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تو ڈارلنگ یہ چھوٹی چھوٹی رقم مانگنے سے بہتر ہے کہ ایک ہی بار بڑا ہاتھ مارو وہ امیر زادی مجبور ہے تم جتنے کہو گی وہ اتنے پیسے دے دے گی

میرے خیال میں تمہیں اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے نہ کہ بے وقوفوں کی طرح ہاتھ پہ ہاتھ رکھے بیٹھے چاہیے وہ تمہیں بہت کچھ دے سکتی ہے وہ جیک پوٹ سے کم نہیں

راحیل اس کے ذہن میں اپنی چالبازی ڈال رہا تھا
کیا مطلب تم کیا چاہتے ہو میں کتنے پیسے مانگوں وہ جلد ہی اس کی باتوں میں آگئی
فی الحال کے لیے دو کروڑ اور مچھلی جال میں پھنسی ہے زندگی بچانے کے لئے کچھ بھی کرے گی
اگر دس لاکھ بیس لاکھ پچیس لاکھ اس کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے دو کروڑ دینے میں بھی اسے
کوئی مسئلہ نہیں ہوگا

ایسی چیزوں سے کس طرح سے فائدہ اٹھانا چاہئے تم تو جانتی ہی نہیں میری جان ذرا فون کرو اس
محترمہ کو آج رات اور دو کروڑ کی ڈیمانڈ کرو آخر ہمیں بھی ہمارا فیوچر سیٹ کرنا ہے ہم نے شادی
کرنی ہے اپنا گھر بنانا ہے وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا دانی نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا

دانی بے حد بولڈ ماڈرن اور اپنی مرضی سے جینے والی لڑکی تھی لیکن راحیل اسے اپنے اشاروں پر
نچانا رہا تھا محبت کا ایسا جال اس نے دانی کے سامنے پھیلا دیا تھا کہ راحیل کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں
آتا تھا

یہاں تک کہ راحیل کے کہنے پر ہی ہر وہ روحان کے اس حد تک قریب جا چکی تھی کہ جس کے بعد وہ خود بھی بہت پچھتائی

اس کے لئے راحیل سے نظریں ملانا تک مشکل ہو گیا تھا لیکن راحیل نے کہا اٹس او کے بے بی یہ نارمل ہے مجھے اس چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا تم کل بھی میری محبت تھی اور آج بھی میری محبت ہو

اور اس کے انہی سب باتوں پر دانی ایک بار پھر سے اس کے ہاتھوں بے وقوف بن گئی
○○○○○

زایار اور پازیب کی شادی کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور اس تمام عرصے میں زایار نے یہی محسوس کیا تھا کہ پازیب اس سے بھاگنے کی کوشش کرتی ہے

وہ جتنا اس کے قریب جانے کی کوشش کرتا جتنا اس کو سمجھنا چاہتا ہے وہ اتنا ہی اس سے بھاگتی تھی اس سے دور ہوتی تھی

اس کی اس حرکت پر اسے بے حد غصہ آتا تھا لیکن فی الحال وہ خاموش تھا

لیکن وہ کب تک یہ سب کچھ برداشت کرتا بہت ہو چکا تھا اب تو ایک ہفتہ ہو چکا تھا اب وہ سیدھا اس سے بات کرنا چاہتا تھا

اس نے نوٹ کیا تھا کہ وہ جہاں بھی جاتا پازیب وہاں سے غائب ہو جاتی یا منظر سے ہٹ جاتی اسی لئے آج وہ اس کے کمرے میں جا رہا تھا تاکہ وہ صاف الفاظ میں اسے بتا دے کہ یہ حرکتیں اسے بالکل پسند نہیں ہیں

وہ اس کی بیوی ہے اور وہ اس پر حق رکھتا ہے وہ اسے اس کی محبت کو نظر انداز نہیں کر سکتی اگر فی الحال وہ اس سے اپنا کوئی حق نہیں مانگتا تو اس کی طبیعت کی وجہ سے لیکن اس کا یہ ہر گز مطلب نہیں ہے کہ وہ اپنی من مانیوں پر اتر آئے

○○○○○

وہ ابھی فریش ہو کر باہر نکلی کہ سامنے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے وہ شان بے نیازی سے بیٹھا تھا اسے دیکھ کر اٹھ کر اس کے پاس آیا

طبیعت کیسی ہے تمہاری۔۔۔۔؟ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا
جی۔۔۔ جی جی میں بالکل۔۔۔ ٹھیک ہوں اسے اپنے کمرے میں دیکھ وہ بوکھلا کر بولی تھی
اور زخم کیسا ہے۔۔۔۔؟

اب درد تو نہیں ہو رہا۔۔۔۔؟

اس کی بوکھلاہٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ پھر سے پوچھنے لگا اور ساتھ ہی چلتے ہوئے چند قدم اس کے اور قریب آرکا

درد نہیں۔۔۔ بالکل نہیں اب میں بالکل ٹھیک ہوں وہ جلدی سے بولی تھی یہ تو بہت اچھی بات ہے اس کے لہجے اور کپکپاتے وجود کو دیکھ کر اس نے اپنی ہنسی دبائی تھی وہ اس پر اپنا غصہ ظاہر کرنے آیا تھا لیکن اس معصومیات سے بھرپور صورت پر غصہ بھی نرمی میں بدل جاتا

پازیب نے نظر اٹھا کر بس ایک جھلک اس کی طرف دیکھا اس کی گھنی مونچھوں کے نیچے عنابی لب شاید مسکرائے تھے کناروں پہ اب بھی تھوڑا سا تبسم باقی تھا

چلو یہ تو بہت اچھا ہو گیا تم جتنی جلدی ٹھیک ہو گی ہمارے لئے اتنا ہی اچھا ہے وہ ذومعنی انداز میں بولا

جی..... پازیب نے نہ سمجھنے والے انداز میں کہا
اپنا زخم دکھاؤ مجھے وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا

اس کا لرتا وجود مزید لرز نے لگا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تیار تھا یہ شخص ہر بار اس کی جان
مشکل میں ڈال دیتا تھا

ج۔۔۔ جی۔۔۔؟ اس نے دوبارہ سننا چاہا شاید اسے وہم ہوا تھا کہ اس نے کچھ غلط سن لیا کاش یہ
غلط ہی ہو

زخم دکھاؤ اپنا مجھے وہ اس کا کندھا آپنے بے حد قریب کرتے ہوئے بولا
اس کی۔۔۔ ضرورت نہیں۔۔۔ ہے میں ٹھیک۔۔۔ ہوں اس نے ذرا پیچھے ہٹنا چاہا
وہی تو میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم کتنا ٹھیک ہو میری نیندیں خراب کر کے وہ زو معنی سے انداز میں
مسکراتا اس کا کندھا اپنے سامنے کر گیا

اور اس کا دوپٹہ بیڈ پر رکھ کر اس کے بال کندھے اور بازو سے پیچھے کرنے لگا
پازیب کا لرزتا کانپتا وجود اس کی نظروں سے چھپا ہوا نہیں تھا
اس نے آہستہ سے پازیب کی فراق کی ڈوریاں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی پازیب کے دل کی
دھڑکن کسی ڈھول کی طرح بجنے لگی

اسے اپنی ٹانگوں پر کھڑا رہنا مشکل ہو لگنے لگا

جب کہ وہ شخص اس کی حالت سے باخبر ہونے کے باوجود بھی انجان بنا اس کے زخم کا معائنہ کر رہا تھا جواب پہلے سے کافی بہتر ہو چکا تھا

زایار نے بہت نرمی سے اپنی انگلیوں کے پوروں سے کی جلد کو چھوا تھا۔
پازیب کا دل چاہا کہ وہ یہاں سے کہیں بھاگ جائے یا ابھی کوئی آجائے۔ لیکن وہ مشکل کی گھڑی تھی شاید یہ امتحان کا وقت تھا اور یہ بہت مشکل وقت تھا

لیکن اس کی جان لبوں میں تب آئی جب اس نے اپنے کندھے پر زایار کے لبوں کا دکھتا لمس محسوس کیا وہ بہت نرمی سے اس کے کندھے کو چومتا اسے بے حال کر رہا تھا
اس کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی

اس نے فاصلہ قائم کرنے کی چھوٹی سی کوشش کی لیکن زایار نے اس کے گرد حصار باندھتے ہوئے بڑی آسانی سے اس کی کوشش کو ناکام کر کے اس کی دھڑکنوں کو مزید مشکل میں ڈال دیا

وہ با آسانی اس کے دل کی آواز سن سکتا تھا وہ سانسوں کے کھڑی تھی

جب کہ دونوں ہاتھ کی مٹھیاں بھینجیں وہ آنکھیں بھی بند کر چکی تھی۔ اس کی گھبراہٹ پر زایار نے اپنے بے قابو ہوتے جذبات کو قابو کیا اور بے حد نرمی سے اس کے گال کو اپنے لبوں سے چھوتے اس کی شہ رگ سہلائی۔

تم تو اتنے میں ہی ڈر کر تھر تھر کانپنے لگی ہو۔ اس طرح سے تم مجھے جلدی ہی پاگل کر کے کوئی لمٹ کر اس کرنے پر مجبور کر دو گی

اسے یوں شرماتے گھبراتے دیکھ زایار کو بہت اچھا لگ رہا تھا اسی لئے تو وہ اس طرح کی باتوں پر اسے مزید سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا

وہ جانتا تھا کہ ایسا کرنے سے مسئلہ اسی کو ہو گا اسی کو ہی اس کے بغیر رہنے میں مشکل پیش آئے گی لیکن اگر وہ اتنا انتظار کر رہا تھا تو پھر اس کا تھوڑا سا حق تو بنتا تھا اپنی بیوی کو تنگ کرنے کا

اس کا شرمایا ہوا روپ اس کا حیا سے جھکا سر شرم سے بے قابو ہوتی دھڑکن اور اس کے گالوں پر پھیلی سرخی اسے ہر حد پار کر جانے پر اکسار ہی تھی لیکن وہ اپنے نفس پر قابو رکھنا جانتا تھا

وہ اس موم کی مورت کو بہت محبت اور نرمی سے چھونا چاہتا تھا وہ اسے توڑنا نہیں چاہتا تھا وہ اس کی محنت نہیں عشق تھا۔ اس کے اس عشق میں جنون رقصم کرتا تھا

وہ شہزادیوں سا حسن رکھنے والی لڑکی صرف اس کی تھی اسے اسی کی دسترس میں آنا تھا

اس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے وہ اس کے حسین چہرے کے نقش میں کھونے سا لگا بے اختیار ہی اس نے اپنے دہکتے ہوئے لبوں کو اس کی پیشانی پر رکھا اس سے پہلے کے پازیب کے لئے مشکل مزید بڑھتی یا زایا مزید اپنے جذبات اس کے نازک وجود پر ظاہر کرتا تھا

ہادی دروازہ کھولتا اپنا ٹیڈی اپنے ہاتھ میں پکڑے اپنی ننھی سی آنکھیں مسلتا ہوا اندر داخل ہوا

دوست میری ماما کہہ رہی ہیں کہ اب سے میں آپ کے روم میں آپ کے پاس ہی سوؤں گا وہ فوراً سے بھاگتا ہوا اس کی ٹانگوں سے پلٹتا بے حد معصومیت سے بولا

پازیب کو اس ننھے سے وجود پر بے حد پیار آیا تھا جس نے اس دیو کی قید میں جانے سے بچا لیا تھا

آج تو سچ میں وہ اس کے لئے کسی فرشتے سے کم ثابت نہ ہوا تھا اسے یقین تھا اگر تھوڑی دیر کوئی اور نہیں آتا تو زیار تو بہکتا ہے مہکتا ہے لیکن پازیب کی دھڑکن بھی رک جاتی کیونکہ اس کی قربت سے پہلے ہی اس کا برا حال ہو چکا تھا

بابا کیا آپ بھی ہمارے پاس سوو گے وہ جو پازیب کی ٹانگوں سے لپٹا ہوا اس سے پیار لے رہا تھا
زیار سے بولا

مجھے تو کوئی اعتراض نہیں لیکن تم اپنی دوست ماما سے پوچھ لو کیا وہ مجھے اپنے پاس رکھنا چاہے گی وہ بے حد شرارت سے بولا لیکن چہرے پر کسی قسم کے کوئی تاثرات نہیں تھے

جیسے وہ کوئی بہت سیریس بات کر رہا ہو پازیب نے بس ایک نظر اس کا چہرہ دیکھا گھنی مونچھوں تلے لبوں پر ہلکا سا تبسم تھا جیسے وہ اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔

دوست کیا آپ بھی میری ماما ہو اپنے باپ کے منہ سے اس کے لئے دوست ماما الفاظ سن کر اسے حیرانگی کے ساتھ ساتھ خوشی بھی ہوئی تھی

ہاں بالکل ہادی کیا آپ کو یہ جان کر خوشی نہیں ہوئی کیا آپ کی دوست آپ کی ماما بھی ہے ہیں وہ ہادی کو اپنے بازوؤں میں اٹھائے اس سے پوچھنے لگا جبکہ یہ یہ ساری سچویشن پازیب کے لئے کافی مشکل تھی

ہاں لیکن وہ بے چینی سے ہادی کے جواب کا انتظار کر رہی تھی
واؤ بابا یہ تو بہت اچھی بات ہے اس کا مطلب ہے کہ آپ سے میری دود و ماما ہیں ایک میرے لئے
نوڈلز بنائی گئی اور دوسرے مجھے کہانی سنائی گئی اس کے جواب پر جہاں
زایار کا قہقہہ بلند ہوا تھا وہی پازیب مسکرا کر نظر جھکا گئی

اس خاندان میں شاید ہی کوئی ایسا تھا جس نے اسے قبول نہیں کیا تھا وہ ان عنایتوں اور محبتوں کے
قابل نہیں تھی جتنا اللہ نے اسے نوازا تھا

چلو ٹھیک ہے ہادی میری جان اب آپ اپنی چھوٹی ماں سے کہانی سنو جب تک آپ کے بابا اسٹڈی
روم میں تھوڑا سا کام کرنے جاتے ہیں

آپ اپنی چھوٹی ماما کا خیال رکھنا اور آپ کی جھوٹی ماما آپ کا خیال رکھے گی اس نے محبت سے ہادی
کو بیڈ پر لٹایا اور اپنی بت بنی بیوی کے پاس آیا

میرا ہادی کہتا ہے کہ تمہیں بہت اچھی کہانیاں آتی ہیں اچھی بات ہے تم اسے کوئی نئی کہانی سناؤ

اور یہاں کے تھوڑی دیر پہلے جو ہوا وہ میری اور تمہاری کہانی ہے جو ہم کچھ دنوں کے بعد یہیں سے شروع کریں گے تو اپنے آپ کو بالکل ٹھیک کر لو کیونکہ تمہاری یہ بیماری میں مزید انورڈ نہیں کر پارہا

اور مجھ سے بھاگنا چھوڑ دو مجھے سچ میں یہ حرکت پسند نہیں آئی
صبح میں کچن میں آیا تو تم کیسے غائب ہو گئی
میں باہر لان میں گیا تو تم وہاں سے اپنے کمرے میں چلی گئی

میں گارڈن میں گیا تو تم وہاں سے بھی غائب ہو گئی یہ بہت غلط بات ہے مجھے چھپن چھپائی ہر گز پسند نہیں ہے پازیب میں برداشت نہیں کروں گا کہ میری بیوی مجھ سے دور رہے تو آئندہ خیال رکھنا

اپنا خیال رکھنا گڈ نائٹ وہ بے حد نرمی سے کہتا اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھو کر چلا گیا

پازیب کے چہرے پر ایک پیاری سی مسکان میں جگہ بنائی تھی نظروں نے آئینہ دیکھنے سے انکار کر دیا اس کے گالوں پر سرخی پھیلی ہوئی تھی

وہ اسے سوچنا نہیں چاہتی تھی اور نہ ہی وہ زایار کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی تھی اور نہ ہی خود اس کی طرف متوجہ ہونا چاہتی تھی

لیکن پھر بھی نکاح کے خوبصورت بندھن میں بندھنے کے بعد وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے بارے میں سوچنے لگی تھی

وہ بریرہ کے ساتھ کسی قسم کی ناانصافی نہیں چاہتی تھی۔ اور وہ جانتی تھی کہ زایار برری سے بے حد محبت کرتا ہے اور وہ اسے کبھی دھوکا نہیں دے گا تو ہو سکتا ہے کہ شاید بریرہ نے ہی اسے یہاں بھیجا ہو

شاید بریرہ بیگم نہیں چاہتی تھی کہ اس کے ساتھ کسی بھی قسم کی ناانصافی ہو اور جب یہ شخص اس کے قریب آتا تھا اس کے اپنے دل میں بھی ہلچل سی مچ جاتی لیکن پھر بھی اسے اپنی اوقات یاد رکھنی تھی

وہ جانتی تھی کہ اس شہزادے کے نکاح میں آکر وہ کوئی شہزادی نہیں بنی اس شہزادے کی شہزادی
بریرا ہے وہ اس پر کوئی حق نہیں رکھتی اور اب اس نے سوچ لیا تھا

کہ وہ خود ہی زایا سے دور رہے گی ایک ہفتے سے وہ ہر ممکن کوشش سے خود کو اس سے دور رکھے
رہی تھی وہ چاہتی تھی کہ وہ اس کے سامنے ہی نہ آئے ایسا کرنے سے شاید وہ اسے یاد بھی نہیں
کرے گا لیکن ایسا نہ ہوا

وہ خود ہی اس کے کمرے میں آگیا
اب اسے بریرا بیگم نے بھیجا تھا یا وہ خود اپنی مرضی سے آیا تھا لیکن اس کا آنا پازیب کے چہرے پر
کہیں حسین رنگ بکھیر گیا

اس کے چہرے پر پھیلے خوبصورت رنگوں نے شاید ساری رات ہی بسیرا کرنا تھا وہ آہستہ سے ہادی
کے پاس آکر لیٹی جوا گلے ہی لمحے اس سے لپٹ کر پتا نہیں کون سی کہانی سننے کی فرمائش کرنے لگا

اس نے مسکرا کر اس پیارے سے گڈھے کو اب خود سے لپیٹا اور پھر کوئی شہزادہ شہزادی کی کہانی
بنانے لگی

oooo

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا میں کہاں سے لاکردوں اتنے زیادہ پیسے میں تمہیں میں پہلے ہی بہت زیادہ پیسے دے چکی ہوں اور اب تمہاری مانگ بڑھتی جا رہی ہیں

اتنی بھی آگے مت جاؤ کہ تمہارے لئے مشکل پیدا ہو جائے اسے دانی کی نئی فرمائش پر بہت غصہ آیا تھا کبھی 5 کبھی 10 کبھی 15 تو کبھی 25 لاکھ تک وہ جا چکی تھی کہ اچانک دانی نے اس سے دو کروڑ کی فرمائش کر ڈالی

ڈونیشن کے نام پر وہ سب سے ہی کچھ نہ کچھ نکلوا لیتی تھی لیکن اب تو دانی کی فرمائش حد سے زیادہ بڑھ چکی تھی

ایک تو دانی کی وجہ سے وہ پہلے ہی زایار اور پازیب کے رشتے پر دھیان نہیں دے پارہی تھی اسے بس پتا تھا کہ زایار آج شام اس کے کمرے میں گیا وہاں کیا ہوا کیا نہیں اسے کچھ پتہ نہیں بس وہ اپنا دل جلاتی رہی تھی کہ اب دانی کی نئی ڈیمانڈ پر اس کا سرگھوم گیا

تم مجھے پیسے دے رہی ہو بس اور تم پیسے کہاں سے لاؤ گی یہ تمہاری ذمہ داری ہے میری نہیں لیکن اگر تم نے ایک ہفتے کے اندر مجھے دو کروڑ روپے نہیں دیے تو میں سب کو بتا دوں گی کہ تمہارے ارادے کیا ہیں

اور یہ بھی کہ تمہارا بیٹا ہادی۔۔۔

چپ ایک دم چپ ایک لفظ مت بولنا۔ میں کرتی ہوں تمہارے پیسوں کا کچھ انتظام لیکن تم مجھے دھمکی دے کر ٹھیک نہیں کر رہی اس کا انجام بہت برا ہوگا

تم کچھ نہیں کر سکتی ڈیر بریرہ لیکن میں بہت کچھ کر سکتی ہوں اگر اپنی عزت اپنا گھر بچانا چاہتی ہو تو خاموشی سے مجھے میرے پیسے دے دو ورنہ میں تمہاری حقیقت جلد ہی تمہارے دیور کے سامنے بھی لے آؤں گی

اس کے بعد تم جانتی ہو کیا ہونے والا ہے وہ ہنستے ہوئے فون بند کر چکی تھی جبکہ بریرہ خاموشی سے فون بند پر پھینک کر آئینے کے سامنے آئی اور اپنے ہاتھوں پیروں پر بیٹھ کر لوشن لگانے لگی

میری بلی مجھی سے میاؤں تم نے شاید مجھے بہت ہلکے میں لے رکھا ہے ڈیر دانی میں کیا ہوں کیا نہیں یہ تو اس خاندان والے مجھے سات سال میں نہیں سمجھ پائے تو تم مجھے کیا سمجھو گی اس غلط فہمی کو بھی میں آج ہی دور کر دیتی ہوں

دو کروڑ۔۔۔ ہا ہا ہا ایک پھٹی کوڑی تک نہیں ملے گی تمہیں اب وہ بے فکر انداز میں نزاکت سے اپنا کام کر رہی تھی جیسے کوئی ٹینشن کوئی پریشانی نہ ہو

وہ شطرنج کی وہ کھلاڑی تھی جسے ہر مہرہ اپنے انداز اور اپنے مطابق چلانا آتا تھا دانی تو اس کے سامنے ایک بچی تھی جو اسے آج رات ہی پتہ چل جانا تھا

○○○○○○

یہ تم کیا کہہ رہے ہو شیر کیا تم سیریس ہو میرا مطلب ہے لالی اور تم بابا کافی پریشان لگ رہے تھے شیر جیسا مسیحیو انسان اور لالی جیسے البیلی سی لڑکی۔۔۔۔

اسے تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ پریشانی کس چیز کا نام ہے اپنی ہی موج میں مست لڑکی شیر جیسے لڑکے کے لیے کیا ٹھیک ہے گی ان کے دماغ میں یہی سوال اٹھ رہا تھا

یہ الگ بات ٹھیک ہے کہ ان کی اپنی خواہش تھی کہ لالی ان کی بہو بنے جس کا اظہار وہ چار سال پہلے سب کے سامنے کر چکے تھے جس کے جواب میں شیر نے بس اتنا ہی کہا تھا بابا کیا وہ میرے ساتھ سوٹ کرے گی اور آج وہ خود ان سے لالی کو مانگ رہا تھا

خیر یہ ساری بات چار سال پہلے چلی تھی لیکن اس کا لالی سے سات سال بڑے ہونا بھی ایک سوال تھا

اور اس کے بعد لالی کی البیلی طبیعت بھی بڑی پریشانی تھی لیکن سب نے یہی کہا تھا کہ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گی

اس کی کھیلنے کودنے والی عمر ہے اسے اس کے مطابق زندگی گزارنے دیں لیکن کون جانتا تھا کہ ان سب چیزوں کے بعد شیر کے دل میں کہیں نہ کہیں وہ پری چہرہ اپنا ایک الگ مقام بنالے گی

اس گھر میں میں سوائے زایار کے اور کوئی اس کے دل کے حالات سے واقف نہیں تھا اور نہ ہی وہ اپنا آپ کسی پر ظاہر ہونے دیتا تھا

جب کہ زایار صاف الفاظ میں کہتا تھا کہ لالی کی شادی میں تم سے کروں گا

کیونکہ اپنی لاڈلی بہن کے معاملے میں وہ کسی بھی اور پر یقین نہیں کر سکتا تھا

وہ پھر آہستہ آہستہ یہ بات گھر میں سب کے ذہن میں آئی تھی کوئی بھی نہیں چاہتا تھا کہ لالی گھر چھوڑ کر کہیں بھی جائے

ایک وقت تھا جب سنیہا کیلئے بھی شیر کا ہی انتخاب کیا گیا لیکن ایسا ممکن نہیں تھا کیونکہ سنیہا کسی اور کی امانت تھی کسی اور کی ملکیت تھی اور شاہ حویلی والے لوگ کبھی بھی اپنی ملکیت کو چھوڑتے نہیں تھے

وہ لوگ تو اپنی منگن نہیں چھوڑتے یہاں تو فیصلہ ملکیت کا تھا نکاح کا تھا وہ لوگ جب بھی سنیہا کے بارے میں کچھ سوچتے تو ان کی نظروں کے سامنے 10 سال کا وہ ضدی سا بچہ آ جاتا جس کی ضد اس خاندان میں سب کے لیے بہت اہمیت رکھتے تھی

اور پھر لالی کے لیے سب ہی نے شیر کو ہی سوچا تھا ایک دن باتوں ہی باتوں میں بریرہ نے اس بات کا ذکر چھڑ دیا

تو شیر کے چہرے پر کسی بھی قسم کی ناراضگی اور غصہ نہ دیکھتے ہوئے سب نے ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ بعد میں اسے اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہوگا

اور اب وہ خود چار سال کے بعد ان کے سامنے لالی کی فرمائش کر رہا تھا

میرے خیال میں لالی ابھی بچی ہے اس کے بارے میں ایسا نہیں سوچنا چاہیے بابا نے پریشانی سے
کہا
آپ اگر نہیں سوچنا چاہتے تو مت سوچیں لیکن اس بچی کی شادی کی تائی امی کو بہت فکر ستانے لگی
ہے

وہ تو آج صبح ہی کہہ رہیں تھیں کہ لالی کو گھر کے کاموں پر دھیان دینا چاہیے کیونکہ اب جلد ہی
اس کی شادی کر دیں گے

لالی کے لیے ہمارے ہی گاؤں سے دو بہترین رشتے آئے ہیں جن پر تایا ابو کو کوئی اعتراض نہیں
جبکہ ایک رشتہ تولندن سے آیا ہے ان کے عزیزوں جان دوست کی طرف سے

بابا یہ نہ ہو کہ آپ اس بچی کے بڑے ہونے کا انتظار کرتے رہے اور وہ دلہن بن کر کسی اور کے
آنگن میں بہار لے آئے

اگر ایسا ہوا نہ تو یاد رکھئے گا زندگی بھر شادی نہیں کروں گا اب اس دل کی سلطنت پر ملکہ بن کر
صرف لالی ہی راج کرے گی

اگر مجھے لالی نہیں ملی تو مجھے کوئی اور بھی نہیں چاہیے وہ مضبوط لہجے میں کہتا ہے ان کے قریب سے اٹھای تھا کہ بابا نے اس کا ہاتھ تھام لیا

شیر تمہیں اتنی محبت کب ہوئی اس سے بابا حیرانگی سے پوچھ رہے تھے
اگر مجھے پتا ہوتا تو آپ کو ضرور بتاتا لیکن مجھے خود ہی نہیں پتہ کہ یہ دل کب اس اسٹوپڈ بے وقوف نالائق لڑکی کے نام پر دھڑکنے لگا وہ انہیں دیکھتے ہوئے گہرے لہجے میں بولا

بابا کتنی ہی دیر اسے دیکھتے اور اس کے الفاظ پر غور کرتے رہے پھر بے اختیار مسکرا کر نفی میں سر ہلایا

شرم تو نہیں آتی ہوگی باپ کے سامنے عاشقی جھاڑتے ہوئے اس کے بے باک لہجے پر بابا نے شرم دلانے کی کوشش کی

ارے شرم تو پھر آپ کو آنی چاہیے بیٹے سے بار بار عاشقی کے سوال پوچھتے ہوئے
جوان بیٹے کے سامنے ایسی باتیں آپ ہی کر رہے ہیں وہ بے باک لہجے میں بولا اس کے انداز پر بابا نے قہقہہ لگایا

نہیں مت جا کرتا یا ابو سے رشتے کی بات کریں یہ نہ ہو کہ وہ اپنے عزیز و جان دوست کے لئے
اپنی بیٹی کا رشتہ پکا کر دیں وہ بے حد پریشان لہجے میں بولا تھا تو بابا ہنس دیے

فکر مت کرو میرے شیر پتر دوست کتنا ہی عزیز کیوں نہ ہو بھائی سے زیادہ نہیں ہے وہ اٹھ کر اس
کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے بولے تو شیر مسکرا دیا

جبکہ اس کے مسکرانے پر بابا نے اسے اپنے سینے سے لگالیا

یہی تو تھا ان کا کل سرمایہ ان کی اکلوتی اولاد جسے وہ بے پناہ چاہتے تھے ان کی عزیز و جان بیوی اس
کی پیدائش پر ہی انہیں چھوڑ کر چلی گئیں

لیکن شاہ زار صاحب میں نے کبھی اسے ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی وہ اپنے بیٹے کے لئے
ماں اور باپ دونوں بن گئے

یہی وجہ تھی کہ شیر کو جب بھی کوئی مسئلہ ہوتا ہے وہ سب سے پہلے انہیں کے پاس آتا۔

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کے ہر مسئلے کا حل ان کے پاس ضرور ملے گا اور اگر حل نہیں ملا تو وہ اس کا حل تلاش کرنے کی کوشش ضرور کریں گے اپنے بیٹے کو ہر مصیبت سے بچانے کے لیے

○○○○○○

اد صاحب میں بہت ضروری کام سے آپ کے پاس آیا ہوں وہ تمہید باندھتے ہوئے بولے تو
سکندر شاہ انہیں دیکھنے لگے
صفدر شاہ وہیں پر موجود تھے اور صفیہ بیگم بھی

ہاں کہو اس طرح سے اجازت کیوں مانگ رہے ہو بتاؤ میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں سکندر
شاہ نے خوشی سے کہا اس نے کبھی ان سے کچھ نہیں مانگا تھا

اد صاحب میں اپنے بیٹے شیر زار شاہ کے لئے آپ کی بیٹی لالہ رخ کا ہاتھ مانگنا چاہتا ہوں میں مانتا
ہوں یہ کوئی طریقہ نہیں ہے بات کرنے کا

لیکن میں زیادہ دیر تک کوئی بھی بات اپنے دل میں نہیں رکھ سکتا شیر نے مجھے یہ بات کرنے کے
لئے آپ لوگوں کے پاس بھیجا ہے
یہ سراسر اس کا ذاتی فیصلہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ میرے بیٹے کو مایوس نہیں ہونے دیں گے

یہ تم کیا کہہ رہے ہو زار کیا تم سیریز ہو۔۔۔۔۔
یہ تو بہت خوشی کی بات ہے یقین کرو آج تم نے میرا سینہ فخر سے چوڑا کر دیا

تم میری پگلی سی بیٹی کیلئے اپنے اتنے قابل کے بیٹے کا رشتہ مانگ رہے ہو یہ تو میرے
لئے خوش قسمتی ہے کہ وہ میرا داماد بنے گا کیوں صفیہ بیگم کیا خیال ہے۔۔۔؟

کیا آپ اپنی بیٹی کا رشتہ میرے بھائی کے بیٹے کو دیں گیں سکندر شاہ نے مسکراتے ہوئے یقین سے
پوچھا تو صفیہ بیگم اٹھ کھڑی ہوئیں

میں ابھی مٹھائی لے کے آتی ہوں اور سب کا منہ میٹھا کرتی ہوں
وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگیں جب کہ سب ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے تھے

یہ تو بے حد خوشی کی بات ہے سارے رشتے گھر میں ہی طے ہو گئے بس مجھے سنیہا کی پریشانی ہے

اللہ کریم میری بیٹی کے ہر مسئلے کو اس سے پہلے میں حل کر لوں وہ کہتی ہے کہ میرے بابا میرے
ہیر وہیں وہ کبھی کوئی مصیبت مجھ تک نہیں آنے دیں گے

لیکن اس مصیبت کا کیا کروں جو وہ یہاں لے کر آئی ہے تراب حیدر کو دو تین بار دیکھا ہے میں
نے بہت مغرور قسم کا انسان ہے

اور اس کا بات کرنے کا انداز مجھے سوتیلے سر صاحب کہہ کر بلاتا ہے
بد تمیز انسان میسرز نام کی کوئی چیز نہیں ہے اس میں
میں اپنی بیٹی کی زندگی اس شخص کے ساتھ برباد تو کبھی نہیں ہونے دوں گا صفر شاہ بہت سوچ کر
بول رہے تھے

تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو صفر یہ بات فی الحال کسی کو نہیں پتا تم کسی طرح اس سے طلاق کے
کاغذات سائن کروالو

اور سنیسا کو اس نکاح کے بارے میں پتہ چلنے سے پہلے ہی اس رشتے کو ختم کر دو
ہماری بچی کبھی اس گھر میں سکون کا سانس نہیں لے پائے گی اور مجھے یقین ہے کہ پاکیزہ بھی کبھی
اس چیز کی اجازت نہیں دے گی

اور آج تو بریرہ سنیہا کا ایڈمیشن کروانے یونیورسٹی گئی ہوئی ہے اور وہ کیا نام ہے زیار کی بیوی کا ہاں
پانزیب اس کا بھی چیک کروانا تھا ویسے اب پہلے سے بہتر ہے لیکن بریرہ کہہ رہی تھی کہ ایک بار
اس کا پرچیک اپ ہو جائے

ماشاء اللہ سے کافی پیاری بچی ہے بس نصیب میں ہی رسوائی لکھی تھی بریرہ نے بہت اچھا فیصلہ کیا
ہے

کہ اس نے وقت رہتے اپنی غلطی کو سدھار لیا۔
اور زیار بھی اس شادی سے کافی مطمئن ہے بس وہ دونوں بیویوں میں انصاف کر سکے
ان شاء اللہ بھائی صاحب آپ پریشان نہ ہوں زیار سمجھ دار انسان ہے اسے پتہ ہونا چاہیے کہ اگر
اس نے دوسری شادی کا فیصلہ کیا ہے تو دونوں بیویوں کو برابر کے حقوق دینا بھی اس کا فرض ہے
بریرہ کے ساتھ ماشاء اللہ سے اس کی زندگی اچھی گزر رہی تھی پھر اس نے اس طرح کا کوئی فیصلہ
کیا ہے تو بہت سوچ سمجھ کر کیا ہوگا

صفدر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تو سکندر صاحب نے ہاں میں سر ہلادیا

ان میں سے کسی کو بھی زایار کی دوسری بیوی ہونے پر کوئی اعتراض نہیں تھا زایار ایک قابل اور خود مختار انسان تھا وہ دو بیویوں کا بوجھ اٹھا سکتا تھا

اور یہ سراسر اس کا ذاتی فیصلہ تھا جس پر کسی کو بھی اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں تھا

سکندر شاہ کے ذہن میں بس یہ سوچ تھی کہ ہو ہو سکتا ہے کہ اس فیصلے سے بریرہ کی زندگی پر کوئی برا اثر ہو

لیکن ایسا نہیں ہوا تھا بریرہ نے کھلے دل سے زایار کی دوسری بیوی کو قبول کر لیا تھا صفیہ بیگم مٹھائی لے کر آئیں خوشی ان کے چہرے سے جھلک رہی تھی سب نے منہ میٹھا کیا جبکہ پاکیزہ بیگم یہاں پر نہیں تھیں وہ تینوں بچیوں کے ساتھ شہر گئیں ہوئیں تھیں پہلے سنیہا کے ساتھ یونیورسٹی میں ایڈمیشن کروانا تھا اور پھر پازیب کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس جانا تھا

جبکہ لالی سب کو جھج کر خود فنگر چسپ اور کوک کے مزے لوٹ کر آرام سے سوچتی تھی اس کا آگے پڑھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اور ویسے بھی سپیلی والوں کو یونیورسٹی میں ایڈمیشن نہیں مل سکتا

اردو میں ہی سہی لیکن سبلی تو آئی تھی اسی لئے وہ بالکل بے فکر ہو چکی تھی ورنہ اسے یقین تھا کہ امی اسے زبردستی سنیما کے ساتھ بھیج دیتیں

اور اس کے بعد روحان ادا سے جو باتیں اس نے ہو سٹل کی بورنگ روٹین کے بارے میں سنی تھی اس کا تو دل ہی خراب ہو گیا کسی ہو سٹل یا یونیورسٹی میں جانے کا

وہ گھر میں ہی بے حد خوش تھی جب دل ہوتا تھا کالج جاتی تھی جب نہیں ہوتا نہیں جاتی تھی کوئی زور زبردستی تو تھی ہی نہیں تو اس کا دماغ خراب تھا جو اتنی آزادی کا اپنے ہاتھوں سے گلا دباتی

وہ اپنی بے فکر زندگی گزار رہی تھی جبکہ اس کی یہی بے فکری صفیہ بیگم کو دن بادن پریشان کرتی جا رہی تھی

○○○○○

سنیما اور پاکیزہ کو یونیورسٹی بھیجنے کے بعد وہ ہسپتال آگئیں تھیں ڈاکٹر نے اس کا چیک کیا یہ وہ ہسپتال نہیں تھا جہاں وہ پہلے آئی تھی ویسے تو وہ اب بالکل ٹھیک تھی لیکن زایار کے حکم پر اسے آج ہسپتال آنا ہی تھا

کل رات ہی وہ اس کے کمرے کے باہر رک کر کہہ چکا تھا کہ صبح چاچی تمہیں اپنے ساتھ ہسپتال لے کر جائیں گیں تاکہ تمہارا پر و پرچیک اپ ہو سکے اس نے جواب میں کچھ نہیں کہا تو صبح بریرہ تیار کھڑی تھی اسے اپنے ساتھ لے جانے کے لیے

صبح وہ سب ڈرائیور کے ساتھ شہر آ گئیں تھیں۔ پاکیزہ بیگم اور سنیہا یونیورسٹی جا چکی تھیں جب کہ ڈرائیور انہیں ہسپتال لے آیا تھا

ڈاکٹر صائمہ نے اس کا چیک اپ کیا اور کہا کہ وہ بالکل ٹھیک ہے۔
بریرہ نے اس سے وقت زایار کو فون کر کے اس کی کنڈیشن کے بارے میں بتا دیا تھا جو زایار کا حکم تھا

زایار کو اپنی پرواہ کرتے دیکھ وہ بے حد خوش تھی لیکن اپنی اس خوشی کو اس نے بریرہ بیگم کے سامنے محسوس نہیں ہونے دیا تھا

وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے بریرہ بیگم کو کسی بھی قسم کی کوئی تکلیف ہو۔ لیکن یہاں آتے ہوئے بریرہ بیگم نے اس سے کہا تھا

کہ جب زایا اس سے بات کرتا ہے تو وہ منظر سے ہٹانے کی کوشش کرتی ہے تاکہ وہ منظر اس کے سامنے ہی نہ آئے جس سے اس کا دل دکھتا ہے تب اس کو پتہ چلا تھا کہ وہ عورت اس وقت کیا سوچتی ہوگی

جب اس کا شوہر محبت بھری نظروں سے کسی اور کو دیکھتا ہے

اور یہی ساری باتیں اسے مایوس کر رہی تھی وہ زایا کی زندگی پر کوئی حق نہیں جتنا چاہتی تھی لیکن زایا کا حق جتنا لہجہ اسے بہت شدت سے محسوس ہوتا

○○○○○

اپنا چیک اپ کروا کر وہ ابھی ہسپتال کے روم سے باہر نکلی تھیں کہ سامنے ایک پیاری سی لڑکی بے حد پریشانی سے ادھر ادھر گھوم کر سارے ڈسکس کے نیچے کچھ ڈھونڈ رہی تھی

اس پیاری سی لڑکی کو اس طرح پریشان دیکھ کر پازیب نے ایک نظر بریرہ جانب دیکھا جو اسی لڑکی کو دیکھ رہی تھی

وہ کافی بے چین لگ رہی تھی جب بریرہ اس کے پاس جا کر رکی

کیا ہوا پیاری تم کیا ڈھونڈ رہی ہو اس قدر پریشان کیوں ہو۔۔۔ وہ اس سے پوچھنے لگی

اس پریشان لڑکی نے ایک نظر اس کی جانب دیکھ

میں نے یہاں اپنا بیگ رکھا تھا پتا نہیں کہاں گم ہو گیا میرے چاچو کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے
میڈیسن کی ضرورت ہے

میں اپنا موبائل فون بھی گھر چھوڑ آئی ہوں پریشانی کی وجہ سے کسی کو گھر پہ فون کر کے بتا بھی
نہیں سکتی

اور کاؤنٹر پر ابھی پیسے جمع کروانا بہت ضروری ہے ورنہ ڈاکٹر میرے چاچو کو چیک نہیں کریں گے
اندر جاتے ہوئے ہم یہاں پر بیٹھے تھے اور میں نے اپنا بیگ یہی پر رکھا تھا لیکن اب وہ کھو گیا

وہ لڑکی بے حد پریشانی سے اسے بتا رہی تھی پازیب کو تو اس کی حالت پر بہت ترس آیا اگر اس کے
پاس پیسے ہوتے تو وہ اس معصوم لڑکی کی مدد ضرور کرتی

تم گھبراؤ مت بتاؤ مجھے تمہیں کتنے پیسوں کی ضرورت ہے میں تمہاری مدد کرتی ہوں بریرہ نے
اس کی پریشانی دور کرتے ہوئے کہا
شاید یہ بھی ایک ذریعہ تھا پازیب کی نظروں میں اچھا بننے کا

مجھے تین ہزار کی ضرورت ہے باقی پیسے چاچو کے پاس ہے اگر آپ مجھے دے سکتیں ہیں تو پلیز
دے دیں میں آپ کو پیسے واپس کر دوں گی

بلکہ یہ پیسے میں آج شام کو کیا آپ کو لوٹا دوں گی گھر جاتے ہی آپ مجھے بس اپنا اکاؤنٹ نمبر بتا
دیجئے گا

امید کی ایک کرن نظر آتے ہی وہ اس سے کہنے لگی

کیوں نہیں میری جان میں تمہاری مدد ضرور کروں گی اور تمہیں یہ پیسے لوٹانے کی ضرورت ہر
گز نہیں ہے وہ پیسے اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی

یہ تو زیادہ ہی مجھے صرف تین ہزار چاہئیں اس نے پیسے تھامنے سے پہلے کہا
نہیں تمہیں ضرورت پڑ سکتی ہے تم رکھ لو بریرہ نے پانچ ہزار کا نوٹ اس کی مٹھی میں دبایا

آپ کا بہت بہت شکریہ پلیز مجھے اپنا نمبر دیں میں رات کو ہی آپ کے پیسے واپس سینڈ کر دوں گی
شاید کوہ لڑکی احسان لینا نہیں چاہتی تھی
میں نے کہا نہ اس کی ضرورت نہیں ہے بریرہ نے مسکرا کر اس کا گال تھپتھپایا

ایسے کیسے ضرورت نہیں ہے میں آپ کے پیسے آپ کو ضرور واپس کروں گی تاکہ آپ وقت آنے پر کسی اور کی مدد کر سکیں آپ پلیز مجھے اپنا نمبر دے دیں

وہ جلدی سے اس نے پن اور کاغذ رس سے لیتے ہوئے اس کے حوالے کرنے لگی تو بریرہ کو مجبور ہو کر اپنا نمبر اس پیج پر لکھنا پڑا
تم بھی مجھے اپنا نام بتا دو تاکہ پتا تو چلے کہ میں نے کس پیاری سی لڑکی کی مدد کی ہے

وہ اپنا موبائل اس کے سامنے کرتے ہوئے بولی وہ لڑکی فوراً سمجھ گئی تھی کہ وہ اس کا نمبر مانگ رہی ہے

اس نے فوراً فون تھام لیا اپنے مسیحا کو بعد میں فون کر کے بتانے کے لئے کہ اس نے اس کی رقم اسے واپس کر دی ہے

میرا نام دانیل ہے لیکن چھوٹے بڑے سب مجھے دانی کہہ کر بلاتے ہیں اس نے مسکراتے ہوئے اپنا نام بتایا اور اس کا فون اس کے حوالے کر دیا

ہم بھی تمہیں دانی ہی کہیں گے بریرہ نے مسکراتے ہوئے اس کے نمبر پر اس کا نام دانی لکھا۔

اور پازیب کو چلنے کا اشارہ کیا پازیب نے بھی مسکراتے ہوئے اس لڑکی کو خدا حافظ کہا آج اس کے دل میں بریرہ کے لئے عزت مزید بڑھ گئی تھی وہ ضرورت مندوں کی مدد بھی کرتی تھی بریرہ بیگم کا دل بہت بڑا تھا وہ ان کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھی

○○○○○

یونیورسٹی میں اس کا ایڈمیشن ہو چکا تھا جسے لے کر کو بے حد خوش تھی لیکن گھر آتے ہی جو خبر نہیں ملی تھی اس نے تو سب کے ہوش اڑا دیے تھے اس مہینے کی ۱۸ تاریخ کو لالی کا نکاح تھا وہ بھی شیر کے ساتھ

یہ خبر نے تھوڑی دیر پہلے تائی امی کے منہ سے سنی تھی وہ پاکیزہ بیگم کو مٹھائیاں کھلاتے ہوئے خوشخبری سنار ہی تھیں

اور اب ان کے جاتے ہی وہ پاکیزہ بیگم کے سر پر سوار ہوئی تھی

امی کیا سچ میں لالی کی شادی ہو رہی ہے کیا لالی کو اس بارے میں پتہ ہے کہ شیر ادا سے کی شادی کی جارہی ہے

وہ شاکڈ اور خوشی کی ملی جلی کیفیت میں کچھ بھی سیدھا نہیں بول پارہی تھی

نہیں ان میڈم کی ابھی تک آنکھ نہیں کھلی اچھی خاصی کچن کی تباہ نکال کر میڈم سوئی تھی اور ابھی تک جاگی نہیں یہ دھماکہ تو تب ہو گا جب ان کی آنکھ کھلے گی پاکیزہ بیگم نے تائی امی کی بتائیں ساری باتیں اسے بتائیں

ہائے اللہ لالی کی شادی شیر ادا کے ساتھ کتنی خوشی کی بات ہے کچھ ہی دنوں میں نکاح ہے مجھے کتنی تیاریاں کرنی ہیں

یا اللہ مجھے ابھی شوپنگ کے لئے نکلنا ہو گا زیارا سا کہاں ہیں وہ بھاگتی ہوئی کبھی ایک کمرے میں تو کبھی دوسرے کمرے میں جا رہی تھی

جبکہ پاکیزہ اور صفیہ بیگم تو اس کی دوڑیں دیکھ کر پریشان ہو گئیں تھیں اس گھر میں اس شادی سے سب سے زیادہ خوشی اسی کو مل رہی تھی

کیونکہ ہر وقت اس کے اتنے پیارے ورہنڈ سم سے ادا کو مونچھڑ کہنے والی انہی کے ہاتھ چڑنے جا رہی تھی

○○○○○

آٹھ جالالی کب تک سوئے گی۔۔۔۔!

یہاں تیری زندگی کا فیصلہ ہو رہا ہے اور تو آنکھیں ہی نہیں کھول رہی۔۔۔

سنیہا اس پر سوار مسلسل اسے جگانے کی کوشش کر رہی تھی۔
کیا ہے کمینی میری نیند کی دشمن کیوں میرے خوابوں کو آخری منزل تک نہیں پہنچنے دیتی وہ بے
حد غصے سے بولی

اسے کچی نیند سے جگایا جائیں یہ اسے بالکل پسند نہیں تھا
نیند کے دشمن تو میرے شیر ادا بنیں گے میں کہاں معصوم کسی کی نیند کی دشمن بن سکتی ہوں وہ
بے حد معصومیت سے کہہ رہی تھی جبکہ لالی کو تو اس کی بات بالکل سمجھ نہیں آئی ہے

کیوں کہیں اس مونچھڑنے مجھے تیری والی یونیورسٹی میں ایڈمیشن تو نہیں دلوا دیا میں پہلے کہہ رہی
ہوں کہ مجھے نہیں پڑھنا بس تعلیم ختم جان چھوڑ گئی ہے میری اب خبر دار جو کسی نے مجھے پھنسانے
کی کوشش کی

میں ان پڑھ گوار بن کے ساری زندگی گزار لوں گی لیکن اس مونچھڑ کے پاس پڑھنے کے لیے
کبھی نہیں جاؤں گی مجھے تو ان کے بارے میں بات ہی نہیں کرنی ایسے ہوتے ہیں بھائی سیکھے کچھ جا
کے میرے زایا دادا سے کہ۔۔۔ وہ منہ بنا کر بولی تو سنیہا نے اچانک اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ جمادیا

خبردار جواب سے تم نے انہیں ادا کہا رشتہ بدلنے والا ہے تم لوگوں کا وہ بھی کل صبح سویرے اور اب سے ادا تمہیں یہ سبق نہیں پڑھائیں گے اب تو وہ تمہیں اپنے پیار کا سبق پڑھائیں گے

وہ بھی بے حد پیار سے تاکہ تم اس سبق کو اچھے سے سیکھ جاؤ وہ اپنا دوپٹہ ہاتھ میں مروڑتے نہ جانے اسے کیا سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی

کیا مطلب ہے تمہارا اور تم یہ دوپٹہ کیوں خراب کر رہی ہو۔۔۔ بھولومت کتنی مشکل سے صبح میں نے استری کر کے دیا تھا وہ اپنا صبح والا احسان دوبارہ یاد کرواتے ہوئے بولی

اف اللہ جی چھوٹے لوگ چھوٹی سوچ یہاں میں زندگی بھر کے بارے میں بات کر رہی ہوں اسے اپنے استری کردہ دوپٹے کی پڑی ہے سنیہا نے منہ بنا کر کہا

ہاں تو تم اتنا الجھا کیوں رہی ہو صاف صاف بتاؤ نہ کیا بات ہے اس طرح سے تو مجھے کبھی تمہاری بات سمجھ میں نہیں آئے گی وہ بھی اٹھ کر بیٹھ گئی نیند تو ویسے بھی سنیہا نے تباہ کر دی تھی

میں تمہیں بتاؤں گی نہیں لیکن آئیڈیادونگی تم خود گیس کر لو تا کہ مجھے بتانے اور تمہیں سننے میں
مزا آئے سنیہانے گیم کھیلنا چاہی تو لالی نے فوراً ہاں میں سر ہلا دیا اسے اس طرح کے کھیل بے حد
پسند تھے

چلو شروع کرو وہ الٹی پلٹی بنا کر بیٹھی
گیم کا سب سے پہلا اصول ہے کہ میرے سارے گیسز شیر ادا کی جانب ہوں گے اور تمہیں
جواب بھی انہیں کو ذہن میں رکھ کر دینا ہو گا اس نے شرط رکھتے ہوئے کہا تو اس نے فوراً ہاں میں
سر ہلایا اور کھیل کی شروعات ہوئی

اب سے تمہیں روز وہ کام کرنا ہے جو تمہیں بالکل پسند نہیں سنیہانے کہا
ارے یار نہیں مجھ سے نہیں بنائی جاتی روز مونچھڑ کے لیے چائے اور ایک اور بات وہ روز تو مجھ
سے چائے نہیں بنواتے بلکہ صبح صبح تو وہ میرے اٹھنے سے پہلے ہی چلے جاتے ہیں اپنے کام پر وہ منہ
بنا کر بولی تو سنیہا کا اچھا خاصہ موڈ خراب ہو گیا

یار حد ہے تمہاری سوچ کیا گھر کے کاموں سے باہر نکل سکتی ہے ایک چائے بنانے آتی ہے اس پر
بھی ہزار نخرے چلو اب آگے بھرو اس نے اپنی دونوں انگلیاں سامنے کی مطلب ہے دوسرا گیس
دی رہی ہے

وہ کام جو تم زندگی میں کبھی نہیں کر سکتی سنیہا بہت سوچتے سمجھتے شرارت سے اپنے لب دباتے ہوئے پوچھا اور اسے یقین تھا ایک یہی کام وہ زندگی میں نہیں کر سکتی شیر سے شادی کرنا اس کے بس سے باہر تھا

مجھے پڑھائی نہیں کرنی لیکن بابا کہتے ہیں کہ وہ آگے بھی میرا ایڈمیشن کروائیں گے اب میں پڑھائی نہیں کر سکتی بس میری پڑھائی سے جان چھوٹ جائے یا اللہ سب کو سمجھا دیں میں نہیں کر سکتی پڑھائی بس لالی ہاتھ اوپر کرتے دعا مانگنے لگی جبکہ سنیہا کا دل چاہا کہ کوئی بھاری چیز اٹھا کر اس کے سر پر دے مارے ہیں ایک تو چائے سے اس کی جان نہیں چھوٹتی تھی اور دوسرا پڑھائی سے

بس بہت ہوا آخری گیس وہ کون سا کام ہے تم زندگی میں کرنا چاہتی ہو تمہاری خواہش کیا ہے بس یہ بتا دو سنیہا نے ہمت ہارتے ہوئے کہا کہ کیونکہ اس کا کوئی گیس نشانے پر نہیں لگ رہا تھا لیکن اسے پتہ تھا کہ لالی کی خواہش ہے کہ وہ دلہن بنے ہو سکتا ہے یہی سے اسے پتہ چل جائے گا اور اس کی سوچ شادی تک پہنچ جائے

میری تو بس ایک ہی تازی تازی خواہش ہے کہ شیر ادا کی شادی ہو اور میں ان سے بہت سارے پیسے نکلواؤں اور پھر ان پیسوں کے ساتھ ترکی گھومنے نکل جاؤں وہاں سے کوئی اچھا سا ہینڈ سم سا بندہ پکڑوں اور۔۔۔۔۔

بس بہت ہو اپنی سوچوں کو زیادہ دور لے جانے کی ضرورت نہیں ہے تمہاری شادی شیر ادا کے ساتھ ہے وہ بھی اس مہینہ کی اٹھارہ تاریخ کو

اور یہی حقیقت میں تمہارے ساتھ یہ کھیل کھیل کر میں تمہارا جھٹکا کم کرنا چاہتی تھی لیکن تم ڈیزرو یہی کرتی ہو کہ تمہیں زندگی کی ہر خبر جھٹکے کے ساتھ دی جائے تو مبارک ہو بہت جلدی تم شیر ادا کی دلہن بننے والی ہو

تمہاری سوچ اور تمہارے خواب پتہ نہیں کون کون سی دنیا کے مسافر ہیں زمین سے آجاؤ میڈم 18 تاریخ کو تمہاری شادی ہے اور کل صبح تمہاری منگنی ہے اسے خوابوں کی لمبی لسٹ بناتے دیکھ سنیا اٹھ کھڑی ہوئی اور لگے ہاتھ اسے ساری حقیقت بھی بتادی جب کہ وہ تو بے یقینی سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی

---ش۔ شیر۔۔۔۔۔ادا۔۔۔۔۔اس نے کھینچ کھینچ کر الفاظ ادا کیے

جی۔۔۔ شیر ادا۔۔۔ سنیما نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا لیکن اگلے ہی لمحے اس کے ہاتھ پاؤں پھول چکے تھے کیونکہ لالی اس جھٹکے سے بے ہوش ہو گئی تھی

oooooooo

سنیما بیٹا گھبراؤ نہیں بتاؤ تو سہی آخر ہوا کیا ہے سکندر صاحب نے پریشانی سے پوچھا مجھے نہیں پتا بتایا ابو میں تو بس اس کی منگنی کی خوشخبری دے رہی تھی لیکن شیر ادا کا نام سنتے ہی یہ بے ہوش ہو گئی

سنیما نے تفصیل سے بتایا ہے تو زیار کے ساتھ ساتھ سکندر صاحب کے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی لیکن شیر خاموش کھڑا اس کے بے ہوش وجود کو دیکھ رہا تھا اس کے بات پر بس ان سب کے چہرے کو دیکھ کر رہ گیا

کیا بات ہے بچی بڑی ڈرا کے رکھی ہے زاہد نے اس کے کان میں سرگوشی کی بکو اس نہ کر اپنا کام کر اور نکل یہاں سے اس کی سرگوشی پر وہ اسے گھور کر ڈانٹنے لگا جبکہ زیار اور سکندر شاہ کی مسکراہٹ اب بھی برقرار تھی

ہاں لیکن اس کی بے ہوش کی خبر سن کر گھر کے سب لوگ جہاں بھی تھے واپس آچکے تھے لالی میں تو اس پورے خاندان کی جانب بسی تھی کوئی بھی اس کی چھوٹی سی تکلیف بھی کوئی برداشت نہیں کر سکتا تھا

اد اصحاب کیا ہوا میری بچی کو شاہ زار صاحب جو ابھی ابھی کمرے میں داخل ہوئے تھے پریشانی سے لالی کو دیکھ رہے تھے

کچھ نہیں ہوا زار بس شیراکثر اسے ڈاٹا رہتا ہے نہ بس شادی کی بات سن کر گھبرا گئی ہے سکندر صاحب نے مسکراتے ہوئے بات کو ٹالنا چاہا تو شاہ زار صاحب نے بھی مسکرا کر اپنے بیٹے کی جانب دیکھا

جو اس سب ماحول میں کافی زیادہ انکنفرٹیل محسوس کر رہا تھا اس نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ بات کہاں سے کہاں تک پہنچ جائے گی

تو اد اصحاب میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ منگنی چھوڑیں فی الحال شادی بھی رہنے دیں بعد میں سکون سے جب تک لالی کا ذہن اس کو قبول نہیں کر لیتا تب تک ہم کوئی بات ہی نہیں کرتے شاہ زار صاحب نے شرارتی نظروں سے اپنے بیٹے کی جانب دیکھ کر سکندر صاحب کو مخاطب کیا

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے جھٹکا تو ویسے بھی اس کو لگ گیا ہے اور پتہ بھی چل چکا ہے تو ذہن آہستہ آہستہ قبول کر لے گا اور ایسی نازک لڑکیوں کے ذہن کو بار بار زیادہ جھٹکے نہیں لگنے چاہیے شیر نے فوراً سے کہا تو سب کا قہقہہ بلند ہوا

اب میں کیا کہوں شاہزاد میرے خیال میں بچے ہم سے زیادہ بہتر جانتے ہیں سکندر صاحب کا لہجہ بھی شرارت سے بھرپور تھا

بس ٹھیک ہے نا چاچو مجھے بھی یہی لگتا ہے کہ لالی کے ذہن کے لیے ایک ہی جھٹکا کافی ہے زایار نے بھرپور طریقے سے اپنے دوست کا ساتھ دیا

جب کہ شیر مسکرا کر زاہد کو دروازے تک چھوڑنے جا چکا تھا مجھے تو لگا کہ بچی کو کوئی بہت بڑا جھٹکا لگا ہے لیکن اس جھٹکے کا نام سید شیر زار شاہ بھی ہو سکتا ہے سوچا نہیں تھا۔

تو مجھے سیدھی طرح بھی تو کہہ سکتا ہے کہ مجھے دھکے مار کے نکال شیر عزت مجھے اس نہیں آتی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا تجھے دھکے دے کر نکالنے میں لیکن یوں اس طرح سے فضول بکواس کرنے کی کیا ضرورت ہے

رحیم اکبر صاحب کو دھکے دے کر گھر سے باہر نکالو یہ جناب عزت سے جانا نہیں چاہتے شیر نے
باہر کھڑے ملازموں کو آواز دی جو خود بھی ان کے انداز پر مسکرا دیئے زاہد کوئی پہلی بار ان کی
حویلی میں نہیں آیا تھا

ان کا بچپن کا دوست ہونے کی وجہ سے وہ اکثر ہی یہاں پایا جاتا تھا جس کی وجہ سے سب ملازم بھی
اسے اچھے سے جانتے تھے

ارے یار شیر شرمایوں رہا ہے میں کوئی غیر تھوڑی ہوں مجھے تو بتا ہی سکتا ہے ویسے تیری شرم و
حیا بتا رہی تھی کہ دال میں کچھ کالا نہیں بلکہ پوری دال ہی کالی ہے لڑکی بے گناہ ہے بس اس کے
معاملے میں یہ انتہائی شریف انسان موالی ہے
وہ اپنے ہی دھن میں بول رہا تھا جب دو ملازمین ان کے قریب آگئے

اسے اٹھا کر باہر پھینکو اس کے حکم پر دونوں ملازمین نے اس کے حکم کی تکمیل کرتے ہوئے زاہد کو
اپنی باہوں میں اٹھایا

اور بے حد احترام سے اسے گاڑی میں بٹھا آئے جبکہ زاہد اب بھی باز نہیں آیا تھا جاتے جاتے بھی جتنا ہو سکے وہ اسے زچ کر گیا تھا

اس کی باتوں پر ہنستے ہوئے وہ واپس لالی کے کمرے میں آیا جہاں وہ ابھی تک بے ہوش پڑی تھی اسے خود بھی سمجھ نہیں آیا تھا جبکہ اندازہ ہی نہیں تھا کہ یہ جھٹکا اتنا شدید بھی ہو سکتا ہے

نہ جانے لالی نے اپنے ذہن میں اپنے مونچھڑ کے لیے کونسا نقشہ کھینچ رکھا تھا خیر وہ تو اب اسے نکاح کے بعد ہی پتہ چل رہا تھا جس کا اسے شدت سے انتظار تھا

○○○○

بابا میں شیر ادا سے شادی نہیں کروں گی۔۔۔ وہ دوپٹہ ہاتھوں میں مڑورتی ہوئی بولی تو کس سے کرو گی۔ دوسری طرف سے سوال آیا۔

کسی سے بھی کر لوں گی آپ جہاں کہیں گے وہی کر لوں گی لیکن شیر ادا نہیں آپ بے شک میری شادی کسی غریب ترین انسان سے کر دیں کسی رکشہ ڈرائیور سے کروادیں اس نے فوراً جواب دیا

سامنے والے نے چشمہ اپنی آنکھوں پر سیٹ کرتے ہوئے اسے دیکھا وہ گاؤں کا عابد کیسا ہے۔ سوال پوچھا گیا

کون عابد میں تو کسی عابد کو نہیں جانتی اس نے تھوڑی کے نیچے ہاتھ جمایا

وہ فضیلہ کا بھائی ہماری ملازمہ ہے نا اس کا بھائی آتا ہے نہ صبح صبح کچن میں دودھ رکھنے کے لیے تم کل صبح اسے غور سے دیکھ لینا پھر اسی کے ساتھ ہم تمہارے رشتے کی بات چلائیں گے دوسری طرف سے بے حد سفاکی دکھائی گئی

میں نے تو کبھی زندگی میں عابد کو نہیں دیکھا پتہ نہیں وہ کیسے دیکھتے ہیں بس فضیلہ آپا ہی بتاتیں ہیں کہ ان کا بھائی لاکھوں میں ایک ہیرا ہے ہیرا

جبکہ وہ بیچاری تو جانتیں ہی نہیں کہ ہر انسان ایک ہی ہوتا ہے لاکھوں میں نہیں کڑوروں عربوں میں بلکہ پوری دنیا میں ایک ہی ہوتا ہے اور انسان کبھی ہیرا نہیں ہو سکتا ہیرا ہیرا ہوتا ہے اور انسان انسان ہوتا ہے لیکن آپا کا وہ ہیرا ہے ہا ہا ہا لالی اپنی سوچوں میں گم عابد کا نقشہ یاد کرنے کی کوشش کرتے اپنی ہی دھن میں بولی

ہاں وہی ہیرا ہم تمہیں دینا چاہتے ہیں اگر شیر نہیں تو عابد سے ہی سہی وہ بنا سوچے سمجھے بول رہے تھے لالی تو اپنے بابا کی اس بے رحمی پر انہیں دیکھ کر رہ گئی مطلب اپنی سب سے لاڈلی سب سے پیاری بیٹی کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے تھے اب وہ اس کی شادی ایک دودھ والے سے کریں گے

وہ بھی وہ دودھ والا جو صرف صبح دودھ کچن میں رکھنے کے لئے آتا تھا ورنہ تو اس کے پاس اپنی کوئی گائے بھینس بھی نہیں تھے لالی کے ترکی جانے کے خواب ہی ادھورے رہ جاتے جو اس نے ناول پڑھ کر تازہ تازہ سجائے تھے

کوئی اور آپشن ہے اس نے ہمت کرتے ہوئے پوچھا
دوسرا آپشن شیرزار ہے جس سے تمہیں انکار ہے سامنے والے نے اپنی آنکھوں پر چشمہ چڑھایا
جو کہ روہدار پر سنیلٹی بناتے ہوئے دوبارہ گر کر اس کی گردن کراچکا تھا

بس بہت ہوا بابا مجھے نہیں کرنی شیرزار سے شادی آپ بار بار مجھے فورس کیوں کر رہے ہیں وہ غصے سے اٹھ کھڑی ہوئی جب کہ سامنے والے نے اس کی ہمت کو داد دیتے ہوئے تالی بجائی تھی

بس ایسے ہی جا کر تایا ابو کو بول دو لالی بے کار میں اتنی پریکٹس کرنے کی ضرورت نہیں ہے

سینہ نے چشمہ سامنے میز پر پھینکتے ہوئے کہا جبکہ اگلے ہی لمحے ملازمہ اسے سکندر شاہ کے بلاوے کا حکم دے چکی تھی

وہ اپنی تمام تر ہمت جمع کر کے ان کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ میں رکھے وہ بے حد کنفیوز تھی باباجان چشمے کے پیچھے سے کتاب کی طرف کم اس کی طرف زیادہ متوجہ تھے

آپ یہاں کسی اہم کام کے لیے آئی تھی۔ وہ گلا کھنکار کر اسے اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے بولے

بابا۔۔۔ وہ۔۔۔ جی وہ دراصل میں۔۔۔ می۔۔۔ میں وہ دراصل میں۔۔۔۔۔ وہ میں آپ سے
میں

آپ کی یہ اہم ترین بات اس کی تاریخ میں ختم ہوگی وہ ایک نظر کتاب سے ہٹا کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولے تو وہ مزید گھبرا گئی۔

جی۔۔۔ بابا۔۔۔ جی میں بولنے والی ہوں۔ وہ جلدی سے بولتے ہوئے پھر خاموش ہو گئی

سکندر صاحب نے ایک نظر اس کے چہرے پر دیکھا اور پھر اپنی کتاب کی طرف متوجہ ہوں گے
جیسے اس سے کسی اچھی بات کی امید ہی نہ ہو

بابا۔ وہ۔۔۔۔۔ میں شیرزار۔۔۔۔۔ ادا۔۔۔۔۔ سے شادی نہیں کر سکتی۔ وہ آنکھیں بند کیے دل کو
دھڑکنے سے روکے ایک ہی سانس میں بول گئی

ہمممم۔۔۔۔۔ بند آنکھوں کے پیچھے بابا کے چہرے کے ایکسپریشن تو نظر نہیں آئے لیکن ان کی یہ
آواز آئی تھی

بس یہی بات تھی۔ بابا کی آواز سنائی دی لالی نے آنکھیں کھول کر دیکھا وہ اب بھی اپنی کتاب کی
طرف متوجہ تھے مطلب اتنی اہم بات کی ان کی نظروں میں کوئی اہمیت ہی نہیں تھی

(لالی بیٹا تیرے نصیب اس (جنگل کے بادشاہ) شیرزار کے ساتھ ہی پھٹنے ہیں۔) وہ دل ہی دل
میں سوچتی ہمت کر کے بولی

میں بہت سیریس ہوں باب وقت وہ اپنے چہرے پر جتنی مسکینی سجا سکتی تھی اس نے سجالا تھی

بابا نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے ہوئے ٹیبل پر رکھا۔
کوئی خاص وجہ۔۔۔؟ اب وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھے
ایک وجہ ہزار وجہ ہیں بابا۔ وہ جوش سے بولی

آپ بس کوئی ایک ہی وجہ بتادیں اگر آپ کی وجہ اس قابل ہوئی کہ میں آپ کی شادی شیر زار
سے توڑ دوں۔ تو میں اس رشتے سے انکار کرنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا
ہاں تو وجہ میں بتاتی ہوں نہ۔ وہ فوراً سے اپنے دماغ کے گھوڑے دوڑانے لگی
بابا پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوئے

بابا سب سے پہلے تو ان کا نام دیکھیں شیر زار شاہ شیر نام انسانوں کا تھوڑی نہ ہوتا ہے اس نے سب
سے بڑی وجہ بتائی

تو بیٹا یہ تو اس کے والدین کی غلطی ہے جنہوں نے یہ نام رکھا ہے وہ چشمہ صاف کرتے ہوئے
ایک بار پھر سے پہننے لگے

چلیں یہ تو آپ نے ٹھیک کہا بابا بالکل یہ تو چاچو کی غلطی ہے وہ فوراً مان گئی تھی
ظاہر ہے بابا کو غصہ دلانے کا رسک تو نہیں لے سکتی تھی پھر کچھ سوچتے ہوئے بولی

چلیں نام کو چھوڑیں بابا ان کا قد ان کے سامنے میں چھوٹی بچی لگتی ہوں۔

(اب اس کا قد چھوٹا تھا اس میں اس کا کیا قصور تھا یہ تو قدرت کا نظام تھا لیکن شیر زار کو اپنا قد اتنا بڑھانے کی ضرورت کیا تھی)

بیٹا جی میرے خیال میں یہ قدرت کا نظام ہے وہ بے زار سے انداز میں بولے اس کی وجہ بابا کو قابل غور ہر گز نہیں لگ رہی تھی

بابا ان کی مونچھیں۔۔۔ وہ وہ مین وجہ پر آئی تھی
اب اس کی مونچھوں سے بھی مسئلہ ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے

جی ہے کیسے حو داروں کی طرح مونچھیں رکھی ہوئی ہیں۔ لالی نے ایک اور کوشش کی جب بابا نے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیا مطلب سمجھ کر لالی نظریں جھکا گئی

بیٹا جی ہمارا تعلق شاہ خاندان سے ہے۔ اور یہاں مونچھیں مرد کی شان ہیں۔ اور کوئی وجہ ہے تو وہ بھی بتادیں

وہ اسے گھورتے ہوئے بولے

بابا وہ ہر بات میں مجھے ڈانٹتے ہیں ہمیشہ مجھ پے غصہ کرتے رہتے ہیں ہر وقت سخت نظروں سے گھورتے رہتے ہیں اب وہ جذباتی ہوئی

پھر بیٹا آپ کو شادی سے انکار کرنے کی بجائے اپنی حرکتوں پر غور فرمانا چاہیے۔ بابا بے حد نرمی سے بہت صاف انداز میں بولے۔

لالی کا منہ بن چکا تھا
جائیں اب جا کر اپنی منگنی کا ڈریس دیکھیں کل صبح آپ کی منگنی ہے وہ اسے جانے کا کہتے ہوئے
اپنی کتاب کی طرف متوجہ ہو گئے جب کہ لالی کتنی دیر میں دیکھتی رہی اور پھر اٹھ کر پیر پٹکتی اپنے
کمرے میں آگئی

جہاں سنیسا پہلے ہی بڑے مزے سے بیٹھی کل کی ڈریس دیکھ رہی تھی جس میں اس نے اپنی پسند
سے لالی کے لیے ڈریس لی تھی اور اب اپنے لئے سلیکٹ کر رہی
سکندر صاحب اپنے کمرے سے باہر نکلے تو دیکھا ان کی حویلی دلہن کی طرح سجائی جا رہی ہے

وہ بے حد خوشی سے یہ سب کچھ دیکھنے لگے تھے ان کی اکلوتی لاڈلی بیٹی لالارخ کی صبح منگنی ہونے
جارہی تھی

زایار کے بعد ان کے ہاں گیارہ سال تک کوئی اولاد نہ ہوئے تو وہ بیٹی کی رحمت سے مایوس ہو گئے
تھے

لیکن جب گیارہ سال بعد اللہ نے تحفے کی صورت میں انہیں لالہ رخ سے نوازاتوان کی خوشی کی
کوئی انتہا نہ تھی

لالہ رخ اس کے خاندان کی وہ پہلی بچی تھی جس کی پیدائش پر پورے گاؤں کو صدقہ و خیرات
دیئے گئے

کہنے کو تو بریرہ بھی بے حد عزیز تھی لیکن بریرہ کی پیدائش غیر ملک میں ہوئی اور اس کے ساتھ
جوڑی ساری خوشیاں بھی غیر ملک میں ہی منائیں گئی

بریرہ کی پیدائش پر ہی سکندر شاہ نے لندن جا کر اس کی چھوٹی سی انگلی پر اپنے بیٹے زایار شاہ کے نام
کی انگوٹھی پہنائی تھی اور اپنے بھائی سے وعدہ کیا تھا کہ اس کی بیٹی ان کے خاندان کی بہو بنے گی

لیکن ان کو اس کا انداز اس کی آزاد خیالی کبھی بھی پسند نہیں تھی
وہ جب بیس سال کی عمر میں پاکستان آئی تو اپنے بابا کے فیصلے پر سر جھکا گئی وہ لاکھ غیر ملکی سہی لیکن
تہذیب اور تربیت سے بالکل پاکستانی تھی

پر سکندر شاہ کو اپنی یہ بھتیجی اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھی
کیونکہ وہ خاندان بھر میں پیدا ہوئے پہلی بچی تھی جو سب کی نظروں کا مرکز بنی
زایار کے اس سے شادی کے انکار پر سکندر شاہ نے بہت دلوالہ مچایا اور اسے اپنی پگڑی کی قسم دے
کر اسے بریرہ سے شادی کرنے پر مجبور کر دیا

اور پھر جب ان کے چھوٹے بھائی کو ایک رات اچانک ہارٹ اٹیک ہوا سکندر صاحب نے اس کے
سامنے اپنی ولدیت کی شرط رکھ دی ان کا کہنا تھا کہ وہ اسے کبھی معاف نہیں کریں گے اگر آج
ان کا بھائی اپنی بیٹی کی خوشی دیکھے بنا مر گیا یہ زبردستی کا رشتہ زایار نے باندھ تو لیا لیکن اس کو نبھانا
ایک بے حد مشکل کام تھا

شادی کے بعد اکثر دونوں میں لڑائی جھگڑے رہتے سب کچھ ان کے سامنے تھا بریرہ ہر ممکن
طریقے سے اس رشتہ کو نبھانے کی کوشش کر رہی تھی جب کہ زایار کا موڈ آف ہی رہتا

اس نے کبھی بھی بریرہ میں دلچسپی لی ہی نہیں تھی
شادی کے ایک ماہ بعد جب انہیں بریرہ کی طرف سے خوشخبری ملی تو انہیں لگا کے سب کچھ ٹھیک
ہو چکا ہے بریرہ اور زایار کامیاب زندگی کی طرف جارہے ہیں
لیکن زایار کا رویہ پھر بھی نہ بدلا بند کمرے میں ان کی گھنٹوں لڑائیاں ہوتی ایسے میں صفیہ بیگم کا
بس اتنا ہی کہنا تھا کہ سکندر صاحب نے ان کے بیٹے کی زندگی خراب کر دی انہیں اکثر پریشان کر
دیتا تھا

پہلے لگا کے ہادی کی پیدائش پر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا لیکن ایسا بھی نہ ہوا ہادی بھی ان دونوں
کے بیچ موجود دوریوں کو کم نہ کر سکا۔ کیونکہ ہادی کی پیدائش کے بعد کی زایار کے روٹین میں کسی
قسم کا کوئی بدلو نہیں آیا تھا

وہ بریرہ کو اتنا ناپسند کرتا تھا کہ اکثر اس پر اٹے سیڈھے الزامات لگا دیتا جس پر سکندر شاہ کو یقین نہ
تھا

بریرہ کو کمرے کے اندر تو خاک کی عزت ملتی وہ کمرے کے باہر بھی اسے کھڑی کھڑی سنا دیتا
۔ سکندر صاحب سے تو اس نے اس دن ہی بات کرنا چھوڑ دیا تھا جب انہوں نے اسے اپنی پگڑی
کی قسم دے کر بریرہ اس کا نکاح کروایا۔

ایسے میں انہوں نے صفدر شاہ کے ذریعے یہ بات اس تک پہنچائی کی گھر میں موجود بچیاں اب بڑی ہو رہی ہیں ان کی لڑائیاں جھگڑے دیکھ کر ان کے ذہن پر برا اثر پڑ رہا ہے اور صفدر شاہ کے انداز پر وہ یہ بات سمجھ گیا تھا پھر ان کی لڑائی جھگڑے ایک کمرے تک محدود ہو گئیں

آواز کمرے سے باہر آنا بند ہو گئی سکندر شاہ کو لگا کے فاصلے سمٹ چکے ہیں اب وہ کامیاب زندگی گزار رہے ہیں بریرہ بے حد مطمئن اور پرسکون زندگی گزار رہی تھی اس کے ہر انداز میں زایار کے لیے بے پناہ محبت تھی جسے دیکھ کر سکندر شاہ دل ہی دل میں خوش ہو جاتے

لیکن دوسری طرف انہیں کبھی بھی زایار کے چہرے پر خوشی کا کوئی رنگ نظر نہیں آیا ان سات سالوں میں انہوں نے کبھی بھی زایار کو کھل کر مسکراتے نہیں دیکھا تھا

وہ یہی سوچتے تھے کہ سب کچھ ٹھیک ہے لیکن پھر بھی زایار کے چہرے پر وہ خوشی کہیں سے نہیں آتی تھی جو وہ بریرہ کے چہرے پر دیکھتے تھے

ان سب کے باوجود اگر انہیں کوئی چیز سمجھ میں آتی تو وہ یہ تھی کہ زایا اپنی زندگی میں خوش نہیں ہے لیکن سات سال کے بعد آج وہ اسے کھل کر ہنستے دیکھ رہے تھے نہ جانے کس بات پر شیر کے ساتھ کھڑا کھل کر ہنس رہا تھا

جب سے اس کی شادی پازیب کے ساتھ ہوئی تھی تب سے اس کے چہرے پر ایک الگ ہی رونق تھی سب کچھ پالینے کا اس رنگ الگ انداز میں اس کے چہرے پر جھلک رہا تھا۔

وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ بریرہ کے ساتھ وہ خوش ہے یا نہیں لیکن پازیب شاید اس کی خوشی بن کر آئی تھی

وہ مسکراتے ہوئے لان میں شیر کے سامنے آ بیٹھے ان کی باتیں بدل چکی تھی شیر جو نہ جانے کس بات پر زایا کو گھور رہا تھا اب خاموشی سے سکندر صاحب سے بزنس کے کسی ٹوپک پر ڈسکس کرنے لگا

جبکہ انہیں لان میں بیٹھا دیکھ کر بریرہ ان کے لیے چائے لے کر آئی تھی ان کی بیٹی سمجھتی تھی کہ انہیں کس چیز کی ضرورت ہے بریرہ کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھ کر انہوں نے چائے کا کپ اٹھالیا

جبکہ بریرہ ان کے پاس ہی بیٹھی ان سے باتیں کرنے میں مصروف ہو گئی جب اچانک ہی سکندر صاحب نے شیر کو مخاطب کیا

شیر 18 تاریخ کو شادی ہے اور 21 تاریخ تک تم لوگ کہیں گھومنے پھرنے نکل جانا شادی کے بعد ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارنا اور تم بھی زایا را نہوں نے ایک نظر شیر کو دیکھ کر زایا را کو مخاطب کیا تو وہ انہیں دیکھنے لگا جب کہ بریرہ کے چہرے پر ایک مسکراہٹ کھل گئی تھی

ہاں میں سوچ رہا تھا کہ وہ بچی پازیب کیسے بولائی بولائی پوری حویلی میں پھرتی ہے لے کر جاؤ اسے اپنے ساتھ اور اب وقت گزارو اس کے ساتھ تاکہ اسے بھی پتہ چلے کہ وہ تمہاری زندگی میں کیا ہے

اب وہ بیوی ہے تمہاری اس کا خیال رکھنا فرض ہے تمہارا نکاح کر کے اسے الگ کمرے میں رکھ دینا یہ انصاف نہیں اسے لے کر جاؤ اس ماحول سے باہر نکالو تاکہ اس کا ذہن کھلے اس حادثے کو بھول کر اپنی نئی زندگی کی شروعات کرے

سکندر صاحب بے حد سیریس انداز میں بول رہے تھے جبکہ بریر کے چہرے پر ہوائیاں اڑ چکیں تھیں وہ بے حد غصے سے سکندر صاحب کو گھور رہی تھی جس کا وہ نوٹس نہیں لے پائے جبکہ زایار کے چہرے بے حد نرم مسکراہٹ تھی

اس نے کچھ کہا تو نہیں لیکن صرف ہاں میں سر ہلادیا جبکہ سکندر صاحب انتظامات دیکھنے کے لیے وہاں سے اٹھ کر باہر چلے گئے
بریرہ کے چہرے پر غصہ اور نفرت دیکھ کر زایار کو الگ ہی سکون ملا تھا۔ جب کہ شیر اپنے موبائل میں مصروف نہ جانے کیا کر رہا تھا

○○○○○○

برخودار لالی نے تورشتے سے انکار کر دیا شاہ زار صاحب نے کمرے میں قدم رکھتے ہوئے اسے جھٹکا دیا تھا

کیا مطلب ہے آپ کا وہ ایسے کیسے انکار کر سکتی ہے کوئی انکار نہیں ہے میں نہیں مانتا کسی انکار کو
ضدی لہجے میں بولا

تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے کیا ہو گا لڑکی کی بھی کوئی مرضی ہوتی ہے وہ تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی اس کے پاس تم سے شادی نہ کرنے کی بہت ساری وجوہات ہیں جو ادا صاحب نے مجھے بتائیں ہیں

کون سی وجوہات بتائیں زرا مجھے میں خود اس کی وجوہات کو جڑ سے مٹا دوں گا وہ اپنے کالر فولڈ کرتے ہوئے بولا چہرے پر غصہ صاف جھلک رہا تھا مطلب اسے لالی کی یہ بات ہر گز پسند نہیں آئی تھی

وجہ مٹانے کے لیے تمہیں کلین شیو ہونا پڑے گا اور مونچھوں کے بغیر تم بہت کو بے لگے شاہ زار صاحب نے سوچتے ہوئے کہا

ایسا ممکن نہیں ہے بتادیں اسے اگر وہ میری پہلی محبت ہے تو یہ مونچھ میری دوسری محبت ہے اور میں پہلی محبت کے لئے دوسری محبت کو قربان نہیں کروں گا وہ مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے بولا

مطلب کے تم لالی کو شادی کے تحفے میں یہ مونچھیں سوتن کے روپ میں دو گے بابا کا انداز بے حد دوستانہ اور شرارتی تھا

وہ جیسے بھی قبول کرے قبول تو اسے کرنا ہی ہو گا خیر آپ پریشان نہ ہوں دوسری وجہ بتائیں وہ ان کے سامنے بیٹھا پھر سے پوچھنے لگا

میرے سننے میں آیا ہے کہ تو اسے بہت ڈانٹتے ہو۔ اگر ایسا ہے تو کان کھول کر سن لو کہ تمہاری ڈانٹ سے ڈر کر وہ کل بے ہوش ہوئی تھی اور آج وہ تم سے شادی سے بھی انکاری ہے

میری ڈانٹ نظر آتی ہے اپنی حرکتیں نظر نہیں آتی محترمہ کو خیر وہ بھی شادی کے بعد کم کردوں گا کچھ نہ کچھ تو برداشت کرنا ہی پڑے گا اس کی پنگے بازی ہی برداشت کر لوں گا لیکن مجھ سے زیادہ کی امید مت رکھیے گا

کیونکہ وہ لڑکی سدھر نہیں سکتی اور اسے سدھارنے کے لیے ڈانٹنا ضروری ہے وہ ایک نظر اس کے پچھلے تمام ریکارڈ پر غور کرتے ہوئے بولا ایسا کوئی مقام اس کی زندگی سے نہیں گزرا تھا جس میں اسے لالی کو ڈانٹنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی ہو

لالی کی تمام حرکتوں پر غور کرتے ہوئے وہ اس طرح کا کوئی وعدہ نہیں کر سکتا تھا خیر اگلی وجہ بتائیں وہ پھر سے پوچھنے لگا

اسے تمہارے نام شیر سے بھی خاصا مسئلہ ہے اسے لگتا ہے کہ انسانوں کا نام شیر نہیں ہونا چاہیے
بابا نے ایک اور وجہ بیان کی

جبکہ اس وجہ پر وہ انہیں گھورنے لگا جنہوں نے بیٹے کی پیدائش کی خوشی میں اس کا نام ہی شیر رکھ
ڈالا تھا

اب 28 سال کا ہو چکا ہوں نام چیلنج نہیں ہو سکتا اس نے جیسے بات ختم کرنا چاہی
بابا خاموشی سے اٹھ کھڑے ہوئے

مطلب کے بس یہی وجوہات تھیں ہیں یہ وجوہات تو قبول کرنے لائق ہی نہیں تو کیا میں منگنی کی
تیار کروں وہ بیڈ پر پڑی اپنی شروانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا
تو شاہ زار صاحب نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے مسکرا کر اسے دیکھا

بابا اگر ان وجوہات پر لالی نے شادی سے انکار کر دیا ہے نا تو قسم سے گن پوائنٹ پر نکاح کر لوں گا
وہ ضدی انداز میں بولا تو بابا نے قہقہہ لگایا

پریشان مت ہو بر خود ادا صاحب نے بھی ان وجوہات کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے کل
منگنی ہے تم تیاری کرو وہ مسکرا کر کہتے کمرے سے باہر نکل گئے تھے جب کہ شیر ایک ٹھنڈی
سانس بھرتا اپنی شیر وانی دیکھنے لگا

○○○○○○

امی نہیں کریں یا ایک دلہا اس مونچھر کو بنا دیا کم از کم ڈریس تو میری پسند کی لینے دیں
میں کل یہ پہنوں گی گلابی رنگ کا بے حد خوبصورت ستاروں سے سجا ڈریس اپنے ساتھ لگاتے
ہوئے بولی۔ ٹھیک ہے دلہا اس کی پسند کا نہیں تھا لیکن اپنی شادی کا اہم ترین دن وہ برباد بھی نہیں
کر سکتی تھی

لالی چھوڑ دو یہ فضول حرکتیں میں کہہ رہی ہوں نہ منگنی پہ اتنا شوکنگ کلر کوئی نہیں پہنتا امی نے
ڈریس سے دور کرتے ہوئے کہا

ہاں تو کیا سفید پہن کر بیٹھ جاؤں مجھے نہیں پہننا سفید مجھے بالکل پسند نہیں ہے اور اوپر سے یہ آسمانی
رنگ کا دوپٹہ پتا نہیں کس پاگل نے یہ منگوایا ہے بے حد نا پسند ہے مجھے زیر و نمبر میں اتنے لائٹ
کلر کبھی نہیں پہنوں گی اور اپنی منگنی پر تو ہر گز نہیں یہ میرا سپیشل ڈے ہے

وہ امی کا پسند کیا ہوا ڈریس ایک طرف رکھ چکی تھی اسے یہ ڈریس بالکل پسند نہیں آیا تھا جبکہ صفیہ بیگم تو چاہتیں تھیں کہ وہ یہی ڈریس پہنے کیونکہ منگنی کے دن کی مناسبت سے ایک تو یہ ڈریس بہت خوبصورت ہے دوسرے یہ شیر خود اپنی پسند سے آیا تھا

ابھی ان دونوں کی یہی بحث جاری تھی جب اچانک شیر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا ٹائی امی نے ایک مسکین سی نظر اس پر ڈالی جس پر وہ مسکراتے ہوئے ان کے قریب آیا جب کہ وہ لالی کی طرف اشارہ کر رہی تھی جو اسے دروازے پر دیکھتے ہی چہرہ پھیر کر ڈریس دیکھنے لگی

لالی یہ بہت فضول ڈریس ہے کیا منگنی والے دن یہ سفید لباس پہنوں گی کتنا برا لگے گا منگنی اسپیشل ڈے ہے اس پر شوکنگ کلر پہننا چاہیے اور اس پر یہ سکائی بلود و پٹہ کتنا خراب لگ رہا ہے مجھے بالکل پسند نہیں ہے یہ ڈریس خبردار جو تم نے پہنا وہ حکم جھاڑتے ہوئے بولا تو لالی اسے گھورنے لگی

آپ ڈیساٹیڈ نہیں کر سکتے کہ میں کیا پہنوں گی اور کیا نہیں اور میں یہ ڈریس پسند کر چکی ہوں میں کل یہی پہننے والی ہوں اب کسی کو اچھا لگے یا برا مجھے بالکل فرق نہیں پڑتا اہم بات یہ ہے کہ مجھے پسند ہے

اور میں کل اسی ڈریس میں منگنی کروں گی اگر کسی کو پسند نہیں ہے تو وہ مجھ سے منگنی نہ کرے

وہ ناک کے نتھنیں پھلا کر کہتی بے حد معصوم لگ رہی تھی
اس کی چالاکی پر جہاں صفیہ بیگم مسکرا کر اٹھ کھڑی ہوئیں وہیں شیر نے اسے غصے سے گھورا

بہت غلط بات ہے لالی تمہیں میری بات ماننی چاہیے وہ جتاتے ہوئے بولا
امی اس کے ساتھ جوتے کون سے ہیں دکھائے مجھے وہ اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے اپنے
جوتے دیکھنے لگی

اسے یہ سوچ سوچ کر مزا آ رہا تھا کہ یہ ڈریس شیر کو بالکل پسند نہیں ہے اور وہ اسے تنگ کرنے
میں کامیاب ہو چکی ہے۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ شادی سے پہلے پہلے وہ اسے اس حد تک تنگ
کرے گی کہ وہ شادی سے انکار کر دے گا لیکن وہ معصوم اس کے دماغ کی چالاکیاں نہیں سمجھ سکتی
تھی

وہ جس طرح سے آیا تھا اسی طرح ایک نظر صفیہ بیگم کی طرف دیکھ کر مسکراتا باہر نکل گیا جبکہ
صفیہ بیگم تو اپنی بے وقوف بیٹی کو دیکھ رہی تھی کہ یہ سوچ کر خوش ہو گئی تھی کہ اس نے پہلی بار
ہی سہی لیکن شیر کی بات نہیں مانی

○○○○○○

زایار کی نظریں اسے بے حد پریشان کر رہی تھی وہ جہاں جاتی اسے اپنے ساتھ ہی پاتی لیکن بریرہ بیگم کی کھلے الفاظ میں اظہار محبت پر اب وہ اس سے دور بھاگنے لگی تھی

وہ اس سے چھپنے اور بھاگنے کی کوشش میں ہلکان ہو چکی تھی لیکن پھر بھی وہ خویلی میں کہیں نہ کہیں نظر آ ہی جاتا

وہ اس کے لیے کس قسم کے جذبات رکھتا تھا وہ نہیں جانتی تھی اور نہ ہی جاننے کی خواہش تھی

پانزیب تو اس کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی لیکن نکاح میں ہونے کے بعد یہ ممکن نہیں تھا اور اب وہ اپنے جذبات سے بھی انجان نہیں تھی۔ کیونکہ نکاح کے بعد تو محبت ہو ہی جاتی ہے

وہ اسی سوچ میں گم باہر لان کی سائیڈ آگئی کہ پیچھے سے گلا کھنکھارنے کی آواز پر وہ گھبرا کر پیچھے مڑی۔ سامنے ہی وہ پر شوق نگاہیں پانزیب پر جمائے ہاتھ میں سگریٹ پکڑے دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ اکثر اس طرف سگریٹ کی طلب پوری کرنے آتا تھا

وہ شخص ایک عرصے سے مسکرا نا بھول گیا تھا لیکن یہ چھوٹی سی لڑکی اسے یہ کام کرنے پر مجبور کر دیتی اس کا انداز اس کا یہ بے جا ڈر زایا سکندر شاہ کے لیے کافی دلچسب تھا

اور اب بھی اسے سامنے دیکھتے ہی وہ اس سے چھپنے کا راستہ تلاش کرنے لگی کیا کر رہی ہو تم رات کے اس وقت یہاں۔۔۔ زایا نے نرمی سے پوچھا۔

کچھ۔۔۔ نہیں جا رہی ہوں اندر اس نے بھاگنا چاہا۔ اور اس کا ارادہ بھانپ کر زایا نے اس کی نازک کلائی تھامی۔ پازیب کی جان پہلے ہی اٹکی ہوئی تھی بلکل نکالنے والی ہو گئی

اتنی جلدی جانے کی ہے یا مجھ سے چھپنے کی۔ وہ اپنے ازلی کھڑوس انداز میں بولا تو پازیب کو لگا کہ وہ کھڑی کھڑی بے ہوش ہو جائے گی

شاہ صاحب چھوڑیں مجھے وہ بری طرح مچلی۔

زایا نام ہے میرا لڑکی اگر شوہر کو نام سے بلاتے شرم آتی ہے تو جانم یا ہونے والے بچوں کے بابا جان کہہ کر بلا لیا کرو۔

اس کی بات پر پہلے تو پازیب کی پوری آنکھیں کھل گئی لیکن اس کی پر شوق نگاہوں کے سامنے
پلکوں کے پردے نے آنکھوں کو چھپا لیا اس کی یہ شرم و حیا تو زیار سکندر شاہ کا چین و قرار پہلی نظر
میں ہی لوٹ گئی

وہ بے خود سا ہو کر ایک جھٹکے سے کھینچ کر اسے سینے سے لگا چکا تھا۔ کمر کے گرد بازوؤں مضبوطی
سے حائل ہوئے وہ اسے حد درجہ نزدیک کر گیا
۔ وہ تڑپنے لگی مگر اس آہنی گرفت سے نکلنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ رات کے دس بجے کو
نی اس طرف نکل آتا تو وہ صرف سوچ کر ہی مچلنے لگی

اور اگر بریرہ بیگم۔۔۔ وہ بری طرح مذاحت کرنے لگی لیکن اس کی مذاحت کا زیار پر الٹا اثر ہوا

زیار کے منہ زور جذبات بے لگام ہونے لگے اس ملگجے اندھیرے میں بانہوں میں ایک نرم و
نازک وجود، اور پھر جائز رشتہ محسوس ہوتے ہی زیار کے تمام سوئے جذبات انکڑائیاں لے کر
بیدار ہوئے تھے۔۔

زایار کی نگاہ اس کے نازک سراپے سے ہٹ نہیں رہی تھی۔ اسے اپنی پناہوں میں لیے وہ بے خود سا ہونے لگا۔ جھک کر اس کے ماتھے پر محبت کی مہر ثبت کی تو پازیب اس سے دور ہونے کی کوشش میں ناکام ہوتی مزید خوفزدہ ہونے لگی نگاہیں بار بار بڑے دروازے کی سمیت اٹھنے لگی۔

چھو۔۔۔ چھوڑیں مجھے،، وہ پھر سے بے بسی سے بولی۔ اس کے ڈر کو شرم سمجھ کر وہ دلکشی سے مسکرایا۔

اس کی حالت کی پروا کیے بغیر وہ پھر سے اس کے چہرے پر جھکا اور اس کی نم ہوتی آنکھوں کو اپنے لبوں سے چھونے لگا اس کی نگاہیں اٹھ نہیں پارہی تھی۔

اور زایار کو اس مشرقی حسیں نے اپنا دیوانہ بنا تھا ایک ہاتھ اس کے بالوں میں پھنسا کر اس کے چہرے کو اوپر کیا اور اس کے گداز لب اپنے ہونٹوں کی شدت بھری گرفت میں لیے تھے۔

پازیب نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے درد پھیلنے کی کوشش اور ساتھ ہی اپنا آپ چھڑانا چاہا رہی تھی مگر وہ ایسا نہ کر سکی۔ بلکہ اب اس کے عمل میں شدت ہی آئی تھی۔ اتنی شدت کے پازیب کو لگا وہ اس کی جان لینے کے درپہ ہے۔ آج شاید ہی وہ اس کی شدت میں دوسری سانس لے سکے گی۔ اس شدت پر پازیب کی مذاحمت بے بس ہو گئی پھر وہ اسے آزاد چھوڑ کے اس کا حسیں چہرہ دیکھنے لگا

کل سے تم میرے ساتھ میرے کمرے میں رہو گی ویسے ہی جیسے ایک بیوی اپنے شوہر کے ساتھ رہتی ہے

اور بریرہ آج سے تمہارے کمرے میں۔ میں اس سے بات کر چکا ہوں۔
وہ سخت لہجے میں کہتا ایک بار پھر اسے اپنے قریب کر گیا اور اس کا نازک سا وجود اپنے سینے سے لگایا۔

اتنی چاہت اتنے مان سے وہ لایا اسے اس حویلی میں وہ اس کے سامنے بے بس ہونے لگی۔ لیکن
بریرہ بیگم اس کی بند آنکھوں میں ایک حسیں چہرہ آیا اور پھر معصوم سا ہادی اس نے ایک جھٹکے
سے اپنا آپ چھڑایا تھا۔ اور اسے نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں کی تھی۔ نم آنکھیں صاف
کرتی بھاگتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

ہاں اسے زایار سکندر شاہ سے محبت ہو گئی تھی ہار گئی تھی وہ اس شخص کے سامنے لیکن وہ کیسے
بھول جاتی کہ وہ اس سے پہلے کسی اور کا شوہر ہے کسی کا باپ ہے

ہاں وہ خود غرض نہیں تھی اپنی خوشیوں کے لیے کسی اور کا گھر برباد نہیں کر سکتی تھی۔ وہ بُری طرح سے مچل رہی تھی تڑپ رہی تھی یہ جانے بغیر کہ جس گھر کو وہ اجڑنے سے بچانے کے لیے اپنا سب کچھ اجاڑ رہی ہے وہ تو کبھی بسا ہی نہیں

○○○○○○

صبح ہوتے ہی حویلی میں ہلچل مچ گئی تھی ہر کوئی اپنی اپنی تیاری کے پیچھے لگا تھا ویسے تو ساری تیاری مکمل تھی بس سب کا اپنا اپنا تیار ہونا باقی تھا جب پازیب کو اپنے کمرے میں ایک بے حد خوبصورت ڈریس بیڈ پر پڑا ہوا ملا

اس کے اوپر چھوٹی سی چیٹ میں لکھا تھا کہ آج رات میں اس ڈریس میں تمہارا اپنے کمرے میں انتظار کروں گا۔ اس کا دل جو زور سے دھڑکنے لگا

کیا لکھا تھا اس کے نصیب میں زایار کو خود کے پاس آنے سے وہ روک نہیں سکتی تھی اور نہ ہی اسے اس کے حق سے محروم کر سکتی تھیں لیکن بریرہ بیگم۔۔۔۔؟

کل کی ساری رات اس کی اسی بے چینی میں گزری تھی زایار کا اس کی طرف متوجہ ہونا کوئی چھوٹی سی بات ہر گز نہیں تھی پتا نہیں آگے کیا ہونے والا تھا

○○○○○○

سب لوگ اس وقت حال میں جمع تھے لالی بہت خوبصورت لگ رہی تھی ایک تو ویسے ہی وہ بے حد خوبصورت تھی اور اوپر سے یہ سنگار اسے آسمان سے اتری کوئی پری بنا چکا تھا

شیر کا بس چلتا تو اس سے کبھی اپنی نظریں ہٹاتا
شیر کے ایک طرف زایا جبکہ لالی کے ساتھ سنیہا کھڑی تھی
لالی بار بار منہ بنا کر سکندر صاحب کو دیکھتی اور یہ بتانے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ اس منگنی سے بالکل خوش نہیں ہے

لیکن سکندر صاحب تو اسے اس طرح سے نظر انداز کر رہے تھے جیسے وہ ان کی سوتیلی بیٹی ہوئی یا اسے کچرے کے ڈھیر سے اٹھا کر لایا گیا ہو

تالیوں کی بھرپور گونج کے بیچ شیر نے اسے انگوٹھی پہنائی پہلے تو لالی بالکل نارمل تھی لیکن جب شیر نے اس کا ہاتھ نرمی سے تھام کر اس کے ہاتھ میں اپنے نام کی انگوٹھی پہنائی تو اس کا دل زور زور سے دھڑکا تھا

ایک نظر شیر کو دیکھ تو نظر جھکا گئی جبکہ اس کا یہ شرماتا گھبراہٹا انداز شیر کے دل پر بجلیاں گرا رہا تھا

لالی وہ دیکھ باہر عابد بھائی فضیلہ آپا کے بھائی اس کے ہاتھ میں انگوٹھی پکڑاتے سنیہانے باہر کی طرف اشارہ کیا جہاں دروازے پر کھڑا عابد کوئی کام کر رہا تھا

اس کے دودانت منہ سے باہر آرہے تھے سر کے بچوں بیچ ٹنڈ بنی ہوئی تھی لالی کو تو اسے دیکھ کر رونا آگیا مطلب اگر شیر نہیں تو اسے یہ ملنا تھا

نومونچھ نوٹینشن بلکہ یہاں تو سر پر بھی بال نہیں ہیں پھر کیا خیال ہے فضیلہ آپا کا ہیرا چلے گیا ہیرے کی انگوٹھی اس نے اس کے ہاتھ میں موجود انگوٹھی کی طرف اشارہ کیا جبکہ لالی کا تو سارا دھیان باہر کی جانب تھا جہاں اب پتا نہیں عابد کیا کام کر رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں موجود انگوٹھی شیر کے منہ میں جارہی تھی

لالی بیوقوف لڑکی انگوٹھی میرے ہاتھ میں پہنانی ہے میری گردن میں نہیں وہ الفاظ چھپا چھپا کر غصے سے بولا

جبکہ اس کے ڈانٹنے پر لالی بوکھلا کر منہ بنایا گئی اور انگوٹھی اس کے ہاتھ میں پہنائی اس دوران اس کا ہاتھ بالکل بھی شیر کے ہاتھ سے ٹچ نہیں ہوا تھا

انگوٹھی پہناتے ہی ہر طرف مبارکباد کا شور شرابہ شروع ہو گیا پہلے تو سب سے آخر میں نکاح کی رسم ہونی تھی کیونکہ نکاح 18 تاریخ کو ہی رکھا گیا تھا

لیکن شیر کی فرمائش پر نکاح پہلے کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا تھا
سنیہا لالی کو تھام کر کمرے میں لے آئی۔ جہاں آتے ہی اسے اپنے کل کے ڈریس کی فکر لاحق ہو گئی تھی اب جو بھی تھانڈا کلونی دال سلونی سے تو مونچھڑ ہی بہتر تھا

○○○○○

اس وقت اس کے سامنے ایک بے حد خوبصورت وائٹ کلر کا ڈریس تھا جو ایک بہت مشہور ڈریس ڈائزنگز کی بہت خوبصورت تخلیق تھی۔ یہ ڈریس اتنا خوبصورت تھا کہ اسے دیکھتے ہی سنیہا نے اس کی بھرپور تعریف کی

جبکہ یہ سوچ کر کہ یہ ڈریس وہ خود پہلے کی لالی تو آسمان میں اڑنے لگی۔ اس کے بھائی نے اس کے لئے اتنی خوبصورت ڈریس پسند کی تھی کہ اس کا دل چاہا کہ زایار کے دونوں گالوں کو چوم کر اس کا شکریہ ادا کرے

ایک دماغ پر وہ مونچھر سوار تھا تو دوسری طرف اپنی شادی کی تیاریاں دیکھ کر وہ بہت خوش تھی۔ آج کل امی اسے ڈانٹنے کے بجائے ہر تھوڑی دیر کے بعد پیار کر رہیں تھیں اسے تو پتا ہی نہیں تھی کہ دلہن بننے والی لڑکی کو وی آئی پی ٹریمنٹ بھی ملتا ہے

ویسے تو وہ عمر میں سنیہا سے چار ماہ چھوٹی تھی لیکن آج کل وہ اس سے بڑی بنی ہوئی تھی وہ اسے کو چھوٹی سے چھوٹی سے لے کر بڑی سے بڑی بات سمجھا رہی تھی کہ کس طرح سے اپنے شیر ادا کو لوٹنا ہے

وہ اسے بہت سارے چھوٹی بڑی باتیں سمجھا رہی تھی تاکہ سینہا کوئی بھی غلطی نہ کرے اور ان دونوں میں یہ ڈیل بھی ہو چکی تھی کی شادی کے بعد جتنے بھی پیسے ملیں گے وہ دونوں آدھا آدھا کریں گی

شروع میں تو سنیہا کو یہ شرط بالکل پسند نہیں آئی کیونکہ اسے لگتا تھا کہ شیر ادا سے نکلوائے جانے والے سارے پیسوں پر صرف اس کا حق ہو گا اور اب یہ لالی بھی حق دار بن گئی تھی

لیکن لالی کی ٹپس اس کے لئے فائدہ مند ثابت ہو رہی تھی وہ اسے بہت ساری رسم بتا رہی تھی جس میں بہت سارے پیسے ملنے کے بھی چانس تھے۔ اس لئے آج کل وہ وہی کر رہی تھی جو لالی اسے کرنے کا کہہ رہی تھی

ویسے تو اس کی خواہش تھی کہ شیر کی شادی میں وہ بہت سارے پیسے جمع کرے گی اور ترکی جا کر وہ اپنے لیے دو لہاڈ ہونڈے گی جب کہ اب شیر خود اس کا دلہا بن گیا تھا تو اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ ترکی نہیں جائے گی

یہ تو اس کا خواب تھا ترکی تو اسے ہر حال میں جانا تھا اور شیر سے اگلے پچھلے سارے بدلے لینے تھے اس نے سوچ لیا تھا جتنا شیر نے اسے ڈانٹا ہے وہ ایک ایک بات کا چن چن کر حساب لے گی

اور سب سے پہلے تو اس نے اپنی کتابیں جلا لینی تھی وہ بھی شیر کے سامنے بیٹھ کر تاکہ اسے پتہ چل جائے کہ لالی آگے پڑھائی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

اور اب تو اس کے پاس بہانے بھی بہت تھے جیسے ایک شادی شدہ لڑکی کو بہت سارے کام ہوتے ہیں اس پر بہت ساری ذمہ داری ہوتی ہیں گھر بار سنبھالنا ہوتا ہے ایسے میں وہ اپنی پڑھائی پر دھیان نہیں دے سکتی

اسے یقین تھا کہ شیر اسے پڑھنے کے لئے ضرور فورس کرے گا لیکن وہ بھی ایک اچھی خاصی لمبی تقریر تیار کر چکی تھی جسے وہ شیر کے سامنے کرنے والی تھی زیادہ نہ بھی ہو تو بھی اس پے تھوڑا بہت ان اثر ہو ہی جاتا

اور اب تو اس نے سوچ لیا تھا کہ شیر نے آکر اسے ذرا سا بھی ڈانٹ یا غصہ کیا تو وہ اپنے بابا کو بتائے گی نہیں تو وہ چاچو سے شکایت کرے گی اب وہ اپنی معصوم جان پر شیر کا ظلم بالکل بھی برداشت نہیں کرنے والی تھی

وہ شیر کی بیوی بن ضرور رہی تھی لیکن اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ زندگی اپنی مرضی سے گزارے گی اور شیر کی کوئی بھی ناجائز (پڑھائی والی) بات بالکل نہیں مانے گی

○○○○

کہنے کو تو سب سیٹ ہو چکا تھا کل اس کا نکاح بھی تھا سب بہت خوش تھے لیکن جانے کیوں بار بار امی اور بابا کی آنکھیں بھیگ رہی تھی وہ کہہ رہی تھی کہ کون سا وہ کہیں باہر جا رہی ہے جو سب رورہے ہیں

ابھی ابھی وہ ان کے کمرے میں آئی تھی جہاں بابا اداس اور ماما کو آنسو بہاتے دیکھ کر وہ بھی اداس ہو گئی

پلیز بابا ماما سے کس نا اس طرح سے روئیں نہیں میرا تو دلہا پسند کا بھی نہیں ہے لیکن دیکھیں میں پھر بھی کیسے مسکرا رہی ہوں

وہ بے حد معصومیت سے ان کو سمجھا رہی تھی صفیہ بیگم کا دل چاہا کہ اپنی رکھ کے کان کے نیچے لگا کر اس کی عقل ٹھکانے لگائے لیکن یہ سوچ کر خاموش ہو گئیں کہ کل وہ دلہن بننے والی ہے

بیٹا آپ یہ باتیں نہیں سمجھ سکتی کل آپ ہم سے دور تو نہیں ہوگی کہ لیکن ہمارا نام آپ سے جدا ہو جائے گا کل سے آپ شیر کی ہو جاوگی اور پھر ایک اچھی بیوی بننے کے لیے آپ کو اس کی ساری باتیں ماننی ہوگی

ہمیں یقین ہے کہ ہماری بیٹی بہت سمجھدار ہے اور ہمیں شکایت کا موقع کم ہی دے گی تمہیں پتا ہے لائیں جب ایک میں اپنی بیٹی کی شادی کرتا ہے نہ تو صرف ایک شادی نہیں ہوتی

بلکہ وہ اپنی عزت کو بیٹی کے حوالے کر دیتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ جاؤ بیٹا میری عزت کی حفاظت تم کرو گے تاریخ حسن اخلاق سے اپنی تربیت سے جب ایک بیٹی اپنے باپ کا گھر چھوڑ کر دوسرے گھر جاتی ہے صبح اپنے ساتھ اپنے پہلو میں اپنے باپ کی عزت باندھ کر جاتے ہیں

جس کی حفاظت کرنا اس پر فرض ہوتا ہے تم کہیں دور تو نہیں جا رہی لیکن میں پھر بھی اپنی عزت تمہارے پہلو میں ڈال رہا ہے تم ہی اس کی حفاظت کرنی ہو گی اپنے ماں کی اعلیٰ تربیت سے اپنے باپ کا سر ہمیشہ بلند رکھنا ہو گا

وہ اسے اپنے سینے سے لگائے سمجھا رہے تھے جبکہ لالی خاموشی سے ان کی باتیں سن رہی تھی آپ فکر نہ کریں بابا میں آپ کو شرمندہ نہیں ہونے دوں گی کافی دیر خاموش رہنے کے بعد وہ بولی تو سکندر شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی

مجھے یقین ہے میری لاڈلی بیٹی بہت سمجھدار ہے بیگم آپ تو ایسے ہی کہتیں ہیں کہ پتا نہیں اس بے وقوف اور کام چور کا کیا ہو گا بابا شرارتی نظروں سے اپنی بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا تو لالی شاکڈ کی کیفیت میں اپنی ماں کو دیکھنے لگی

بابا ماما نے مجھے کام چھوڑا اور بے وقوف کہا اسے کا کافی بڑا جھٹکا لگا تھا

نہیں نہیں میری لاڈوان سب باتوں کے لئے تھوڑی نہ کہا تھا آپ بھی کمال کرتے ہیں شاہ صاحب بیٹی کو حیران اور پریشان خود دیکھتے پا کر صفیہ بیگم ہر بڑا گئیں

بس بہت ہوا ہر کوئی مجھے کام چور اور بے وقوف سمجھتا ہے بس آپ میری رخصتی کریں مجھے واپس مانیکے آنا ہی نہیں ہے وہ جھوٹے آنسو بہاتے ہوئے بولی

ارے نہیں نہیں میری چند اتم تو بہت سمجھدار ہو ہماری ہر بات سمجھتی ہو تم کہاں بے وقوف ہو امی اسے پچکار تے ہوئے کہنے لگیں تو اس لالی نے بھی مسکرا کر ناراضگی ختم کر لی۔ جو بھی تھا وہ ان دونوں کی ادا سی ختم کرنے میں کامیاب ہو چکی تھی

○○○○○

اس نے کچن میں قدم رکھا تو بریرہ کشن میں کچھ کر رہ تھی لیکن پازیب نے نوٹ کیا کہ وہ رو رہی ہے کیا ہوا بریرہ بیگم آپ اس طرح سے رو کیوں رہی ہیں وہ بے حد پریشانی سے اس کے پاس آئی تھی

کچھ نہیں کچھ بھی تو نہیں بس ایسے ہی آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا خیر میں تمہیں بتا دوں کل سے اوپر والے کمرے میں سونے والی ہو۔

میں نے زایار کو سمجھا دیا ہے کہ جو بھی ہے جیسا بھی ہے اب تم ان کی بیوی اور ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ تمہارے سارے حقوق پورے کریں

اسی لیے کل صبح ملازمہ تمہارا سارا سامان اوپر والے کمرے میں شفٹ کر دے گی اور میں تمہارے کمرے میں آرہی ہوں

وہ اسے دیکھ کر کہتی ہوئی اپنے آنسو چھپاتی کام میں مصروف ہو گئی
اس سب کی ضرورت نہیں ہے بریرہ بیگم آپ نے جیتے احسان کیے ہیں اتنا کافی ہیں مجھے اتنا بھی احسانوں کے بوجھ تلے نہ دبائیں کہ میں اٹھ بھی نہ سکوں

ہر چیز اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہے لیکن میں آپ کے کمرے میں نہیں جانا چاہتی پلیز سمجھنے کی کوشش کریں

زایار صاحب نے مجھے عزت دی اپنا نام دیا میرے لئے اتنا ہی کافی ہے مجھے اور کچھ بھی نہیں چاہیے

بس آپ زایار صاحب کو سمجھا دیں کہ میں ان سے کچھ نہیں مانگتی وہ اس رشتے کو بے شک نہ نبھائیں میرے لئے انہوں نے جو کیا ہے وہی بہت ہے

ایسے کسے بہت ہے تم ان کے نکاح میں ہو اور جوان کے فرائض ہیں وہ تو وہ ضرور پورے کریں گے۔ لیکن اگر فلحال تم ان کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتیں

تو خود ان سے کہہ دو

تم بس انہیں یہ کہہ دو کہ جن حالات میں تمہاری ان کے ساتھ شادی ہوئی ہے وہ تم قبول نہیں کر پارہی اور بھی تمہیں وقت کی ضرورت ہے پرانے رشتوں کو بلا کر آگے بڑھنا اتنا آسان نہیں ہوتا لیکن جس شخص کے ساتھ تمہاری منگنی ہوئی تھی وہ بھی تمہارے لئے اہمیت رکھتا ہو گا اس کو ایسے دیکھ کر کہنے لگی جب کہ وہ اس کی چالاکی سمجھے بغیر بولی

نہیں بریر ابیگم وہ شخص میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا جس کی نظروں میں میری کوئی عزت ہی نہیں بلا تو میرے لئے اہم کیسے ہو سکتا ہے لیکن آپ میرے لیے اہمیت رکھتی ہیں آپ نے میری عزت بچائی مجھے دنیا کے سامنے سراٹھا کر جینے کا حق دیا آپ میں آپ کا حق نہیں چھین سکتی میں خود زایا صاحب سے بات کروں گی

زایا صاحب پر صرف آپ کا حق ہے صرف آپ ہی ان کی بیوی بن کر رہیں گی اور اس کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تو اپنے پلان کی کامیابی پر وہ اسے اپنے گلے سے لگا کر آنسو بہانے لگی

یہ تو وہ جانتی تھی کہ زایار کو اپنی عزت اپنی غیرت بے حد پیاری ہے اور زبردستی کا قائل نہیں اگر اس کی بیوی اس کے ساتھ رشتہ نہیں نبھانا چاہے گی تو اس کے ساتھ زبردستی ہر گز نہیں کرے گا

میرے لیے یہ سب کچھ بہت مشکل ہے پازیب میں یہ سب کچھ ہینڈل نہیں کر پار ہی میں تمہیں یہاں تو لے آئی اپنی جگہ اپنے مقام پر لیکن اب زایار کو تمہارے ساتھ بانٹنا میرے لئے بہت مشکل ہے

پلیز میری سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کرو مجھے غلط مت سمجھنا ہر عورت کی طرح میں بھی اپنے شوہر کو بے پناہ چاہتی ہوں اور انہیں کسی کے ساتھ باندھنا میرے بس کی بات نہیں ہے وہ آنسو بہاتے ہوئے بولی

آپ ناروئیں بریرہ بیگم میں آپ کی کنڈیشن سمجھ سکتی ہوں آپ کو میری طرف سے شکایت کا کوئی موقع نہیں ملے گا آپ نے جتنا بڑا دل دکھایا ہے اس کے بعد اگر میں آپ کے لئے کچھ کر سکوں تو یہ میرے لئے بہت خوشی کی بات ہوگی

وہ بے حد نرمی سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی جب کہ دروازے کے باہر سینما اور
لالی نے ان کی ساری باتیں سن لی تھی لیکن اندر نہیں گئی شاید یہاں ان کے اندر جانے کا کوئی
مطلب نہیں بنتا تھا

وہ جانتی تھی ان کی بھابھی بہت اچھی ہے لیکن ان کے بھائی کو بانٹنا تو ان کی بھابھی کے بس کی بات
بھی نہیں تھی
وہ خاموشی سے پلٹ گئی۔

○○○○○

لالہ رخ بنت سکندر شاہ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے وائٹ ڈریس میں سرخ رنگ کا گھونگھٹ میں
گوہان کی موجودگی میں وہ اس نکاح کو قبول کر رہی تھی

وہ جو خود کو بہت مضبوط ظاہر کر رہی تھی سوچ رہی تھی کہ یہ سچویشن اتنی مشکل نہیں ہوگی یہاں
آکر اس کا دل چاہا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا ہر طرف شور شرابہ ہونے کے باوجود بھی اسے سناٹا ہی لگ رہا تھا آج
اس کے باپ کا نام اس کے نام سے الگ کیا جا رہا تھا نہ جانے کیوں بے اختیار اس کی آنکھوں سے
آنسو بہنے لگے اس کے ہاتھوں بری طرح سے کانپ رہے تھے

بابا نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تو اس کا دل چاہا کہ ان کے سینے سے لگ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے

آنسو بے اختیار ہی پلکوں سے چھوٹ کر گالوں پہ آ گئے تھے

بابا نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ دیا جبکہ دوسری طرف زایا نے اسی مولوی صاحب کی طرف دھیان دینے کا کہا۔

اس کا دل چاہا کہ وہ یہاں سے بھاگ جائے گا کون لڑکی اپنے باپ کا نام خود سے الگ کرنا چاہے گی

بابا کے محبت برے لمس اور بھائی کی ٹھنڈی چھاؤں میں اس نے نکاح نامہ پر دستخط کر دیے ہر طرف مبارک باد کی گونج شروع ہو چکی تھی۔

لالی سے نکاح قبول کروانے کے بعد سب لوگ باہر چلے گئے جبکہ لالی اپنی ماں کے سینے سے لگا کر رونے لگی اس کے اس طرح سے رونی پر سینہ کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے

ماما میں شادی نہیں کروں گی اور نکاح تو بالکل نہیں کروں گی سنیہا پاکیزہ بیگم کے سینے سے لگتے ہوئے بولی تو پاکیزہ بیگم پریشان ہو گئیں لیکن اس کی نصیب کے لیے دعائیں ضرور مانگیں

نہ جانے ان کی بیٹی کے نصیب میں کیا لکھا تھا
تھوڑی ہی دیر میں باہر سے بھی شور شرابے کی آواز آنے لگی نکاح کی رسم مکمل ادا ہو چکی تھی آج
لالارخ سکندر شاہ سے لالہ رخ شیر زار شاہ بن چکی تھی

○○○○○

تھوڑی دیر بعد ان دونوں کو باہر حال میں ایک ہی اسٹیج پر بٹھا دیا گیا
وہ شہزادوں کی ان بان رکھنے والا شخص آج بھی کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا

وہ آہستہ سے آکر اس کے پہلو میں بیٹھا تو لالی نے بے اختیار ہی ذرا سا فاصلہ بنانے کی کوشش کی جو
اس کا ہاتھ تھام کر ناکام کر گیا

بڑا شوق ہو رہا ہے مجھ سے دور بھاگنے کا مجھے یہ حرکت بالکل پسند نہیں اور اندر اتنا رونا دھونا کیوں
مچار کھا تھا انسان سے شادی ہوئی ہے کسی جن سے نہیں۔

اس کا لہجہ کافی سخت تھا شاید وہ ناراضگی کا اظہار کر رہا تھا
لیکن لالی کو تو لگ رہا تھا کہ یہاں پر بھی وہی اس پر غصہ ہو رہا ہے اسے ڈانٹ رہا ہے

بس بہت ہوا اگر آپ نے مجھے ڈانٹا نہ تو میں سچ کہہ رہی ہوں میں سب کو بتا دوں گی چلا چلا کر کون
اپنی اتنی پیاری دلہن کو نکاح والے دن ڈانتا ہے
وہ منہ بناتے ہوئے بولی تو شیر ایک نظر اس کے ناک پے رکھی بڑی نتھ کو دیکھا تھا

جب کہ اس کے نتھ کا موتی بار بار اس کے لبوں کو چھو کر اسے بے چین کر رہا تھا
بیوقوف لڑکی میں نے کب ڈانٹا میں تو صرف ایک بات بتا رہا ہوں اس کا لہجہ بھی سخت تھا وہ اس پر
الزام لگا رہی تھی

ہائے اللہ آپ کیا کر رہے ہیں اسے ڈانٹ نہیں تو کیا پیار کرنا کہتے ہیں وہ اسے گھورتے ہوئے بولی
پیار کرنا تو نہیں کہتے خیر پیار کرنا تو میں تمہیں کمرے میں جا کر بتاؤں گا نہ کہ کسے کہتے ہیں سب
کے سامنے تھوڑی نہ کر سکتا ہوں۔

آج رات آؤنگا اور تمہارے کمرے میں تمہیں ایک جھلک دکھانے کے لئے اسی لئے تو نکاح پہلے
کیا ہے تاکہ شادی کی رسموں میں تمہارے ہر روپ کو پورے حق سے محسوس کر سکوں

وہ اس کی جانب جھکتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں بولا تو لالی کی توکان کی لو کے
ساتھ سارا چہرہ بھی سرخ ہو گیا

دیکھیں اب دور رہ کر بات کریں وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ اسے خود سے دور کرتے ہوئے بولی۔
اس کے دل کے ساتھ ساتھ ہاتھ پیر بھی بری طرح سے کانپنے لگے تھے
ڈارلنگ اب تو ہم بہت قریب سے باتیں کریں گے اتنے قریب سے کہ تمہاری سانسیں بھی
اٹکنے لگیں گی

وہ اس کی جان مزید مشکل میں ڈالتا ہوا ایک اور بے باک سرگوشی کر گیا لالی کی تو جان لبوں میں آ
چکی تھی

جبکہ ان کی ان سرگوشیوں پر حویلی میں آئے مہمان دبی دبی سی ہنسی ہنستے ہوئے انہیں سدا خوش
رہنے کی دعائیں دے رہے تھے
ہر کوئی ان کی جوڑی پر ماشاء اللہ کے بنانہ رہ سکا

○○○○

سب مہمان آہستہ آہستہ اپنے گھر جا رہے تھے کچھ تھے جو انہیں کی حویلی میں رک گئے تھے

ہر کوئی کسی نہ کسی کام پر لگا ہوا تھا ایک طرف مردوں نے محفل سجا کے رکھی تھی تو دوسری
طرف عورتوں کے ساتھ صفیہ بیگم اور پاکیزہ اپنی ہی باتیں کئے جا رہی تھی۔

آج بہت رونق لگی تھی صفیہ بیگم نے ہر عورت سے پازیب کو ان کی بہو کے طور پر متعارف کروایا تھا

پازیب کا سارا سامان اس کے کمرے سے اٹھا کر اوپر والے کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا وہ کمرے میں آئی تو بریرہ اپنا سامان لگا رہی تھی

ارے تم یہاں آگئی تمہیں اوپر والے کمرے میں جانا ہے جاؤ زیار تمہارا انتظار کر رہے ہیں دیکھو تمہارے دل میں جو ہے ان کے سامنے صاف صاف کہہ دینا میں سمجھ سکتی ہوں

کہ اس رشتے کو قبول کرنا اتنا آسان نہیں ہے اور زیار بھی تمہاری بات کو سمجھیں گے بالکل مت گھبرانا

وہ اس کے پاس آتی اسے اوپر جانے کا مقصد سمجھ آرہی تھی اور پازیب بے صرف ہاں میں سر ہلایا جبکہ کمرے کے باہر قدم رکھتے سیڑھیاں چڑھتے اس کے پسینے چھوٹ چکے تھے اس کے قدم من من بھاری ہو رہے تھے

پتا نہیں کیا ہونا تھا یہ دن اس کی زندگی کا سب سے مشکل ترین دن تھا کیا وہ زایار کو اس طرح سے اپنے قریب آنے سے روکے پائے گی کیا وہ اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کرے گا

وہ اپنے ہی سوچیں میں اس کے کمرے کے باہر آر کی جب دروازہ اچانک ہی کھل گیا

بہت زیادہ انتظار نہیں کروایا مجھے انتظار کرنا بالکل پسند نہیں

وہ ایک ہی جھٹکے میں اس کا بازو تھا اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا اور اگلے ہی پل دروازہ بند ہو گیا

○○○○

زایار ایک ہی لمحے میں اسے اپنے بے حد قریب کر گیا۔ وہ کسی کٹی ڈال کی طرح اس کی باہوں میں آسمائی تھی جبکہ زایار اس کی سانسوں کی خوش بو کو اپنے اندر جذب کر رہا تھا۔

اس کی مذاحت پر غور کیے بغیر وہ اس پر اپنی محبت کی مہر لگا رہا تھا۔ وہ اس کی سانسوں کا مالک بن گیا تھا۔ وہ کسی سوکھے پتے ہی طرح لرز رہی تھی

زایار بہت محبت سے اس کے وجود میں اپنی پناہ ڈھونڈ رہا تھا اس کے ہر انداز میں پازیب کے کیے چاہت تھی محبت تھی۔ عزت تھی مان تھا

اس کے کسی بھی انداز سے یہ محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ یہ رشتہ زبردستی یا مجبوری کا ہے

وہ بے حد محبت سے اسے چھو رہا تھا اسے اپنے ہونے کا احساس دل رہا تھا۔

اس کا اندازہ کسی سمجھوتے کا محتاج نہیں تھا اس کے ایک ایک انداز میں پازیب کے لئے بے پناہ چاہت تھی اس کے چھونے سے وہ گل نار ہوئے جارہی تھی

اس کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے وہ کسمسا کر اس کی باہوں سے نکلی اور اس کی طرف سے چہرہ پھیر لیا

اس کی شدت برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا

وہ معصوم نازک سی لڑکی اس کی دیوانگی کے سامنے ہارتی چلی جارہی تھی

زایار نے مسکراتے ہوئے اس کی گردن سے بال ہٹائے اور اسے اپنی بے حد قریب کرتے ہوئے اسکی گردن پر اپنے بھیگے لب رکھے

پازیب سمٹ کر اس سے دور ہونے ہی لگی تھی کہ زایار نے اسے اپنی باہوں میں بھر لیا اس کی تیز ہوتی سانس کو وہ اپنی مدھم پڑتی سانسوں کے ساتھ محسوس کر رہا تھا وہ نازک سی لڑکی اس کی پناہوں میں سمٹ چکی تھی

دل نے الگ زور پکڑ رکھا تھا جیسے آج سینے کی مضبوط دیوار توڑ کر باہر آ جائے گا اور ہاتھ پیر خود با خود ہی کانپنے لگے تھے

زایار صاحب میں ایسا نہیں چاہتی آپ بریرہ بیگم کے ساتھ بے وفائی نہ کریں وہ جی نہیں پائیں گی اس نے کانپتی ہوئی آواز میں اسے روکنا چاہا

لیکن میں تو ایسا چاہتا ہوں بلکہ میں اس سے بھی آگے بھرنا چاہتا ہوں۔ اور بریرہ یا کسی کا بھی نام لے کر تم مجھے روک نہیں سکتی زایار اس کا چہرہ اپنی طرف موڑتے ہوئے وہ اس کے لبوں پر جھکا

اس کے نازک پنکھڑیوں سے ہونٹوں اپنے لبوں میں لئے وہ مکمل مدہوش ہو چکا تھا پازیب کی سانسیں رکنے لگی تھی

لیکن شاید اس شخص کو رحم کرنا آتا نہیں تھا کیا شاید وہ اس پر رحم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ وہ اس کے لبوں پر جھکا اپنی تمام تر شدت اس کی سانسوں میں اترتا چلا جس رہا تھا

اسے خود سے دور کرنے کی کوشش میں وہ ناڈھال ہوتی اس کے کالر کو پکڑ کر اسے خود سے الگ کرنے کی کوشش کرنے لگی

لیکن اگلے ہی لمحے زایا اس سے الگ ہوتے ہوئے اس کے نازک وجود کو اپنی باہوں میں اٹھا چکا تھا

دیکھو لڑکی مجھے بہانے بازیاں نہیں پسند سب سے لڑ جھگڑ کر تمہیں پایا ہے میں تمہیں جتنا وقت دے سکتا تھا دے چکا ہوں

اس سے زیادہ نا تو تم مجھ سے وقت مانگ سکتی ہو اور نہ ہی مزید وقت کی امید رکھ سکتی ہو اب تمہارے پاس مجھے قبول کرنے کے علاوہ کوئی آپشن نہیں

اس لیے بہتر ہے کہ اب تم اپنے فرائض سرانجام دو اور تمہارا فرض یہ ہے کہ تم اس وقت اپنے شوہر کی خدمت کرو گی

تمہیں پتا ہے ایک شوہر کو اس کے حق سے روکنا کتنا بڑا گناہ ہے ایک شوہر کے حقوق پورے نہ کرنے والوں کو تو اللہ بھی معاف نہیں کرتا

کیوں اللہ کی نظروں میں گنہگار ہو رہی ہو۔

اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ یہ شادی میں نے اپنی پہلی بیوی بریرہ کے کہنے پر کی ہے تو وہ تم سے جھوٹ بول رہی ہے

یہ شادی میں نے اپنی مرضی سے اپنے مکمل ہوش و حواس میں کی ہے تم پہلی ملاقات میں ہی پسند آگئی تھی اور آج میری وہی پسند بن کر بلکہ میری چاہت بن کر اس حویلی میں آئی ہو

تم سے شادی کرنے کے لئے مجھے بریرہ نے فورس نہیں کیا اور نہ ہی وہ کبھی ایسا کر سکتی ہے تم سے شادی کرنا سراسر میرا ذاتی فیصلہ ہے

وجہ میری تم سے محبت ہے جو میں پہلی ہی نظر میں تم سے کر بیٹھا تھا۔ اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ میں جذبات میں آکر یا کیسی مجبوری میں تمہارے حقوق ادا کر رہا ہوں

تو ایسا کچھ بھی نہیں ہے حقیقت صرف اتنی ہے کہ تم میری بیوی ہو میری من چاہی بیوی۔ جسے میں خود پسند کر کے اس حویلی میں اس کمرے میں اس بیڈ پر لایا ہوں

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں تم سے کبھی بھی کچھ چھپاؤں گا نہیں ہم دونوں کا رشتہ سچائی پر مبنی ہو گا۔

میں پوری ایمانداری سے تمہاری طرف قدم بڑھا رہا ہوں میں صرف اور صرف تمہارا ہوں کسی بریرہ کا مجھ پر کوئی حق نہیں

سات سال پہلے میرا اور بریرہ کا جو رشتہ جوڑا تھا وہ مبصر ف ایک سمجھوتا ہے جو میں نے اپنے بابا کے لیے کیا تھا۔

میرے بابا ڈپریشن کے مریض ہیں۔ وہ کسی بھی چیز کو بہت جلدی اپنے سر پر سوار کر لیتے ہیں۔ انہیں مائیگراین ہے۔ اگر ٹینشن حد سے زیادہ سوال ہو جائے تو ان کی جان بھی جاسکتی ہے ان کے دماغ کی نس پھٹ سکتی ہے

ایسی بہت ساری چیزیں جو سات سال پہلے میں بابا کے سامنے بیان نہیں کر سکا۔ اور نہ ہی آج کا سکتا ہوں

بابا کی نظروں میں بریرہ ان کے بھائی کی بیٹی ان کے گھر کی بہوان کے لئے بہت عزیز ہے

جس کا رشتہ وہ بچپن میں ہی مانگ چکے تھے۔ ان کی عزت بچانے کے لئے میں یہ شادی کرنے پر
مجبور ہو گیا

لیکن میں نے بابا کو بتا دیا تھا کہ میں اس سے شادی کروں گا جس سے محبت کرتا ہوں۔ اور آج تم
میری باہوں میں میری محبت بن کر آئی ہو

اپنے دماغ سے تمام فضول سوچ سے نکال دو زایا شاہ صرف تمہارا ہے اوت تمہارا بن کر آیا ہے
اور زندگی بھر صرف تمہارا بن کر رہے گا

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں نے کسی تیسرے کو نہیں آنے دوں گا۔
اور یہی وعدہ تمہیں مجھ سے کرنا ہو گا وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھا میں نے اس کے چہرے پر
جھکا ہوا تھا

وعدہ کرو مجھ سے پازیب کے ہم دونوں میں کبھی کوئی تیسرا نہیں آئے گا۔ وہ اپنا ہاتھ اس کے
سامنے پھیلاتے ہوئے بولا پازیب نہیں جانتی تھی ان باتوں میں کتنی سچائی ہے

لیکن اس سے وعدہ کرنے کے لیے اس کا دل اسے اکسار ہاتھا۔
اس نے آہستہ سے اپنا نازک ملائم ہاتھ اس کی سخت چوڑی ہتھیلی پر رکھا۔ یہ عمل بالکل بے
اختیارانہ تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ اس نے ایسی حرکت کیوں کی

جب کہ وہ بریرہ سے وعدہ کر کے آئی تھی کہ وہ اس کے شوہر کو اس سے نہیں چھینے گی زایا نے
مسکرا کر اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے لبوں سے لگایا

اور پھر اسی انداز میں اس کا ہاتھ بیڈ پر آرکھ کر اس کے چہرے پر جھکا وہ جا بجا اس کے چہرے پر اپنے
ہونٹوں کا لمس چھوڑ رہا تھا

اس کی محبت کا یہ احساس یہ بالکل ننھے ننھے بارش کے قطروں کے جیسا تھا۔ جسے محسوس کرتے
ہوئے پازیب کے دل میں ہلچل سی ہونے لگی

اس کی بے باکی پر وہ سر سے لے کر پاؤں تک سرخ ہو چکی تھی۔
اس کی رضامندی کے بعد اس کی زایا ربکی اور بے باکیاں اور جسارتیں بڑھتی چلی گئی

وہ اپنے لبوں سے اس کے ہونٹوں پر محبت کی داستان لکھتا اسے کسی اور دنیا میں لے گیا تھا

اس کی پانہوں میں وہ مدہوش ہو چکی تھی وہ اس شخص کی محبت سے انکاری تھی وہ یہاں اس کے ساتھ کسی بھی رشتے کو نبھانے سے انکار کرنے آئی تھی

وہ یہاں اس سے وقت مانگنے آئی تھی اسے کہنے آئی تھی اسے زایار شاہ کی ضرورت نہیں ہے اس کے لیے زایار کا نام ہی کافی ہے

وہ ساری زندگی اس کے نام پر گزار لے گی لیکن برہ سے اس کی محبت کو نہیں چھینے گی نہیں لیکن اس شخص کی باہوں میں اس کی محبتوں کے درمیان وہ اپنا ہر وعدہ بھول کر صرف اور صرف اس کی محبت کو محسوس کر رہی تھی

جبکہ زایار شاہ۔ گزرتی رات کے ساتھ اس محبت کی میٹھی بوند باندی بن کر برس رہا تھا اور وہ اس کی محبت میں بھیگتی چلی جا رہی تھی

○○○○

رات ایک بجے کا وقت تھا

اور پازیب ابھی تک نیچے نہیں آئی تھی بے چینی سے برے حال میں پاگلوں کی طرح چکر کاٹ رہی تھی

اب تک تو اسے آجانا چاہیے تھا نہ جانے کہاں رہ گئی اس کا دل بہت بے چین تھا اس کی پلاننگ کے تحت اب تک پازیب کو کمرے سے نکل جانا چاہیے تھا

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ زایار اور پازیب ایک ہی کمرے میں الگ الگ سو رہے ہوں۔
ہو سکتا ہے پازیب زمین پر یا صوفے پر ہو اور زایار بیڈ پر کیوں کہ یہ تو بریرہ بھی جانتی تھی کہ زایار کبھی کسی کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا

وہ رشتوں کو خوبصورتی سے نبھاتا ہے وہ کبھی بھی پازیب کے ساتھ زور زبردستی سے کام نہیں چلے گا

وہ جانتا تھا پازیب بہت نرم جذبات رکھنے والی لڑکی ہے۔

اور زایار کبھی اپنی محبت کے جذباتوں کے ساتھ کھیل نہیں سکتا تھا۔
دو چار بار اس کا دل چاہا کہ وہ خود ہی اوپر کمرے میں چلی جائے لیکن اس وقت وہ پازیب کی نظروں میں کبھی غلط ثابت نہیں ہو سکتی تھی

پانزیب کو زیادہ زیار سے دور رکھنے کے لیے اسے زیار کے خلاف کرنا بے حد ضروری تھا

اور اس نے اس چیز کے لیے ساری پلاننگ کر رکھی تھی۔

جس پر وہ مکمل عمل کرنے کا ارادہ رکھتی تھی ابھی وہ انہیں ساری سوچو میں ٹینشن لے رہی تھی کہ جب اس کا فون بجا

دانی کا نمبر جگمگاتا دیکھ کر اس کے ماتھے پر غصہ چمک اٹھا

ایک تو اس کی اپنی زندگی عذاب بنی ہوئی تھی اور دوسری طرف دانی اور روحان نے اسے تنگ کر رہا تھا

دو کروڑ تو نہ سہی لیکن تیس لاکھ روپے وہ اسے بھجوا چکی تھی

اور اس نے یہی کہا تھا کہ وہ اسے تھوڑے تھوڑے کر کے ہی پیسے دے سکتی ہے۔

لیکن دانی کے ڈرامے بھرتے ہی جارہے تھے اس لڑکی نے اس کی ناک میں دم کر رکھا تھا

اگر وہ چاہتی تو اسے چٹکیوں میں مسل دیتی ایک ہی لمحے میں اس کے ہوش ٹھکانے لگا دیتی۔ لیکن فی الحال وہ کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتی تھی۔ زایار ہر وقت اس پر نظر رکھے ہوئے تھا

اور فی الحال وہ پازیب اور زایار کی زندگی کا کاٹنا بنی ہوئی تھی وہ منظر سے ہٹ نہیں سکتی تھی۔ وہ جانتی تھی اس کی چھوٹی سے چھوٹی غلطی بھی بہت بڑی ثابت ہو سکتی ہے

دانی کے بارے میں سب کو بس اتنا پتہ چل جانا کہ وہ ان کے دشمن کی بیٹی ہے اس کا قصہ تمام کر سکتی تھی۔

لیکن ایسا کرنا بھی اس وقت خطرے سے خالی نہیں تھا۔ کیونکہ ان سب چیزوں میں کہیں نہ کہیں اس کا نام شامل ہو رہا تھا روحان دانی کے لیے اتنا پاگل ہو چکا تھا کہ وہ اس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا یقیناً اس کا نام لینے سے بھی وہ پیچھے نہیں ہٹے گا

اس لئے سب سے ضروری یہ تھا کہ وہ روحان کو اس کے خلاف کر دے جو کہ بے حد مشکل تھا لیکن اس کے لیے بھی بریرہ ایک پلان تیار کر چکی تھی

زایار بالکل ٹھیک کہتا تھا اسے صرف اور صرف اپنی خوشی سے مطلب تھا خود پسندی اس کے سر پر سوار تھی

بریرہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ کوئی دوسرا جیتا ہے یا مرتا ہے اسے صرف اور صرف خود سے مطلب تھا وہ زایار کو بے پناہ چاہتی تھی مگر اس کی خواہش یہ بھی تھی کہ زایار ساری دنیا کو چھوڑ کر صرف اور صرف اس سے محبت کرے

کہتے ہیں کہ عورت ماں بننے کے بعد اپنی اولاد سے زیادہ کسی کو نہیں چاہتی لیکن یہاں ایسا بھی نہیں تھا

اسے ہادی سے کوئی لگاؤ نہیں بلکہ ہادی کو دنیا میں لانے کی وجہ بھی زایار تھا

وہ تو ہادی کو پیدا ہی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ جس کے لیے اس نے بہت ساری پلاننگ بھی کی تھی لیکن یہ اس کی قسمت تھی۔ کہ خود موت کے منہ تک پہنچ گئی لیکن ہادی کو دنیا میں آنا تھا اور وہ آیا

اور ہادی کے آنے کے بعد جب زایار نے اسے اس سے زیادہ اہمیت اور توجہ دی تو اس نے ہادی کو بھی بچ سے ہٹانا چاہا اس نے دوبار خادی کو دودھ میں زہر دے کر مارنے کی کوشش بھی کی

لیکن زایار نے اسے بچا لیا گیا وہ اسے سائیکو عورت کہتا تھا وہ اس کی محبت کو محبت مانتا ہی نہیں تھا۔ اس نے یہ ساری باتیں گھر والوں کو بتانے کی بہت کوشش کی لیکن سب کو یہ سب کچھ صرف اور صرف زایار کی ناپسندیدگی لگتی تھی

وہ دو چار آنسو بہا کر بہت آسانی سے سب کو اپنی طرف کر لیتی تھی سوائے اس کی ماں کے کوئی نہیں سمجھتا تھا زایار کو

سب کو یہی لگتا تھا کہ ساری غلطی زایار کی ہے وہ چاہے کتنا بھی سب کو سمجھانے کی کوشش کر لے لیکن اس کی بات کسی کو سمجھ نہیں آئی تھی

ہر طرف سے خود کو ناکام پا کر وہ خاموش ہو گیا۔ جبکہ وہ رونا دھونا مچا کر ہر لڑائی کے بعد اتنی معصوم بن جاتی کہ کوئی بھی اس پر رشک نہ کرتا

زایار اس پاگل عورت سے اس حد تک تنگ آچکا تھا کہ وہ اپنا زیادہ تر وقت شہر میں گزارتا۔ پہلے پہلے تو وہ ہادی کو بھی اپنے ساتھ ہی لے جاتا تھا لیکن پھر اس کی ماں۔ خود ہی ہادی کا خیال رکھنے لگیں۔

اس نے سب کو سختی سے منع کر رکھا تھا کہ ہادی کے پاس بریرہ کو نہ جانے دیا جائے اور امی اسے سنبھالتیں اس بات کا خاص خیال رکھتی تھی

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ جو عورت اپنی اولاد کو مارنے کی کوشش کر سکتی ہے وہ نارمل نہیں ہو سکتی۔

○○○○○

لالی گہری نیند سو رہی تھی جب اسے اپنے چہرے پر کسی کا لمس محسوس ہوا وہ ہر بڑا کراٹھی اس سے پہلے کے وہ چیخ مارتی کسی نے سختی سے اس کے منہ پر اپنا چوڑا ہاتھ دبا دیا

بے وقوف حسنا شور کیوں مچا رہی ہو کوئی جن۔ دیکھ لیا کیا وہ اس کے چہرے پر جھکا اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھے آنکھوں میں شرارت لیے اس سے سوال کر رہا تھا

لالی کے بولتی تو ویسے بھی شیر نے اپنے ہاتھ سے بند کر رکھی تھی۔ اور اگر اس کا منہ بند نہیں ہوتا تو کون سا وہ اس کنڈیشن میں ایک بھی لفظ بول سکتی تھی اس کا نازک سادل پسلیاں توڑ کر باہر آنا چاہتا تھا۔ جب کہ اپنے اوپر اس شخص کو دیکھ کر اس کا دل چار سو بیس کی رفتار میں بھاگنے لگا تھا

کیا کہہ رہی تھی کہ تم دن میں کہ میں تم پر ہر وقت غصہ کرتا رہتا ہوں کبھی تم سے پیار نہیں کرتا تو
جان من میں نے سوچا کیوں نہ تمہیں اپنا پیار دیکھا ہی دوں

تو کیا خیال ہے زوجہ محترمہ کیا آپ میری محبت کی چھوٹی سی جھلک برداشت کر پائیں اس کی
مونچھوں کے نیچے عنابی لبوں پر دلکش مسکراہٹ تھی جب کہ لالی کولگا کے اس کی ساری دھڑکنے
آج نہیں پر تمام ہو جائیں گی

جب کہ اس کی سانسوں کی ڈوری سے صاف ظاہر تھا کہ اس کی سانسیں آج ختم ہونے والی ہیں
جتنی بھی سانسیں اس کے نصیب میں لکھی ہیں وہ تو آج اس شخص کی قربت پر ہی ختم ہو جانے والی
تھی۔

اسے یقین تھا اس کے بعد وہ دوسری سانس نہیں لے پائے گی۔ وہ اس کے لبوں سے ہاتھ ہٹائے
بغیر اس کی پیشانی کو اپنے لبوں سے چھو رہا تھا

شیر اپنی ناک کو اس کے گال سے رگڑتا اس کی گردن پر اپنے لب رکھ گیا اس کی مونچھوں کے
چھبہن پر لالی کی تیز تیز چلتی سانسیں تھمنے لگی۔

یہ شخص آج سچ میں اس کی جان لے لینا چاہتا تھا

شیر نے بے حد نرمی سے اسکی پلکوں کو اپنے لبوں سے چھوا اس کی مونچھوں کی چھن میں لالی کا برا
حال کر دیا تھا۔

وہ بے حال سی اس کے سامنے پڑی تھی اس کی دونوں آنکھیوں بند تھی
شیر نے بے حد نرمی سے اس کے لبوں سے اپنا ہاتھ ہٹاتے ہوئے اس کی نازک لبوں کو اپنی
گرفت میں لیا۔ اور بے حد نرمی سے اس کے نازک لبوں کو محسوس کرنے لگا۔

وہ فرصت سے آیا تھا اس کے پاس وقت ہی وقت تھا اسی لئے تو پوری طرح سے اس کے نقوش کو
محسوس کرتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر اپنی محبت کی مہر ثبت کر رہا تھا

اس کا انداز بے حد نرم تھا۔ جیسے اس کی پناہوں میں کوئی نازک سی گڑیا ہو
اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے اس نے ایک بار پھر سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اپنے لبوں
سے اس کی پلکوں کو چھوا

لالی کے وجود کی لرزش پر حق سے ایک نظر ڈال کر اسے اپنے سینے میں سختی سے بھینچ لیا اس کے اچانک کھینچنے پر لالی اس کے سینے میں چھپ گئی تھی

تیار ہو جاؤ لالی۔ میری چاہتوں کو برداشت کرنے کے لیے میری شدتوں کو سہنے کے لیے بہت تڑپا یا ہے تم نے۔ اب اس۔ تڑپ میں تم بھی تڑپو گی۔

اب سے تمہاری زندگی کا ایک ایک پل میری چاہتوں کے سائے میں گزرے گا میری محبتیں تمہیں دنیا کے اصلی رنگوں سے ملائیں گیں۔

میں کوشش کروں گا کہ زندگی کی کوئی بھی تکلیف تمہارے قریب سے نہ گزرے میرے زایا کا مان کبھی ٹوٹے نہیں دوں گا۔

میں تمہیں اپنی ساری محبتوں کا اکلوتا وارث بناتا ہوں بدلے میں تم نے مجھے بہت سارا اعتبار دینا ہے

میں تم سے محبت نہیں مانگوں گا کیونکہ میری محبت ہم دونوں کے لیے کافی ہوگی لیکن اگر تم پھر بھی مجھ سے محبت کرنا چاہو تو میں دل و جان سے حاضر ہوں

جتنی چاہے محبت کر لینا لیکن محبت سے زیادہ مجھے تمہارے اعتبار کی ضرورت ہے وہ اس کے ماتھے کو چومتا اسے اپنے سینے میں بھیجے آنکھیں بند کر چکا تھا وہ کتنی ہی اپنا آپ اس کی پناہ سے چھڑانے کی کوشش کرتی رہی

لیکن وہ نازک سے جان کتنی کوشش کرتی اس چٹان جیسے وجود کے سامنے وہ کچھ بھی نہیں تھی۔ اسی لئے ہمت ہار کر اس کے سینے میں پناہ ڈھو ڈتی آنکھیں موند گئی

oooo

اس کی آنکھ کھلی تو پازیب اس کے سینے پر سر رکھے گہری نیند سو رہی تھی

اس کا معصوم سا چہرہ دیکھ کر وہ بے اختیار اس کے چہرے پر جھکا اور بس ایک ہی لمحے میں اسے اپنے مزید قریب کر گیا۔ اس کا انداز شدت سے بھرپور تھا

اس کی آنکھ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی لگی تھی کہ اس کی شدت سے بھرپور انداز پر اچانک کھل گئی

اسے دوبارہ کل رات والی ٹون میں واپس جاتے دیکھ کر وہ اسے خود سے دور کرنے لگی

کوشش بیکار ہے جانے من مت کیا کرو۔ مجھے میری بیوی میری باہوں میں پسند ہے وہ بے حد
محبت سے اس کی پیشانی پر لب رکھتے ہوئے بولا

پازیب شرما کر نظریں جھکا گئی
اس انداز پر کون نہ مرے۔ مجھے لگتا ہے کہ تم نے مجھے پاگل بنانے کا کوئی کورس کر رکھا ہے۔

اس کے شرمانے پر وہ اس کی آنکھوں کو چومتا اس کے لبوں کے پاس آیا
مجھے نماز ادا کرنی ہے اس سے پہلے کہ وہ اس کے لبوں پر جھکتا وہ اس کے ہونٹوں سے اپنا نازک
مرمریں ہاتھ رکھتے ہوئے شرما کر بولی

ابھی نماز میں وقت ہے وہ اسے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے بولا

نہیں نہیں بس تھوڑا ہی وقت رہ گیا ہے اذانیں ہونے والی ہیں اٹھیں آپ بھی فریش ہو کر نماز ادا
کریں۔

وہ اس سے نظر چراتے ہوئے بولی

میں نے تو نماز پڑھنا سات سال پہلے ہی چھوڑ دیا تھا وہ کچھ مایوسی سے بولا تو پازیب حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

کیا مطلب آپ نے نماز پڑھنا چھوڑ دی اسے یقین نہیں آ رہا تھا یہ شخص نماز سے غافل تھا اللہ سے غافل تھا

ہاں سات سال پہلے میں اللہ سے ناراض ہو گیا تھا تو میں نے بھی اس کی عبادت کرنا چھوڑ دی وہ کسی بچے کی طرح بولا

لیکن تم جانتی ہو پازیب میرا اللہ مجھ سے ناراض نہیں ہوا۔ اگر وہ مجھ سے ناراض ہو جاتا تو آج تم میرے پاس نہیں ہوتی۔ وہ مسکرا کر بولا جیسے خود سے شرمندہ ہو

تو پھر تو آپ کو اللہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے نہ کہ اس سے ناراض ہو کر منہ پھیر لینا چاہیے۔

اللہ نے آپ کو اتنا نوازا اتنا سب کچھ دیا تو آپ کو بھی بدلے میں اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

کیونکہ آپ کی ناراضگی کے باوجود بھی اس کی رحمتوں اور نوازشوں میں کوئی کمی نہ آئی اس کا مطلب جانتے ہیں آپ۔۔۔؟ وہ تھوڑی دیر پہلے والی شرم و حیا بھول کر اسے بتانے لگی تو زیار باغور اس کا چہرہ دیکھنے لگا

اس کی خواہش تھی کہ اس کے تمام الفاظ صرف زیار شاہ کے لئے ادا ہوں اور ایسا ہی تو ہو رہا تھا کیا مطلب ہے تم بتاؤ مجھے۔۔۔ وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا

اس کا مطلب ہے وہ پاک ذات آپ سے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتی ہے۔ وہ یکتا اور تنہا ذات آپ کو نوازنے کے لیے آپ کے ہاتھوں کا انتظار کر رہی ہے

اسے ہم بندوں سے کوئی لالچ نہیں کیونکہ ہماری کوئی اوقات ہی نہیں کہ ہم اسے کچھ دے سکے لیکن وہ نوازنے کے لئے ہمیشہ تیار ہے۔

اب آپ کو اٹھ کر اللہ سے معافی مانگنی چاہیے۔ کہ سات سال سے آپ ان سے ناراض تھے

اور شکریہ بھی ادا کرنا چاہیے کہ وہ آپ سے ناراض نہیں ہوا

آپ اس سے کس بات پر ناراض تھے میں وجہ نہیں پوچھوں گی کیونکہ یہ اللہ اور آپ کا معاملہ ہے میرا کوئی حق نہیں بنتا کہ میں بندے اور اللہ کے معاملے میں دخل اندازی کروں۔

لیکن میں اتنا ضرور کہوں گی کہ اب آپ کو اپنی ضد چھوڑ کر اپنے مالک کی طرف لوٹ جانا چاہیے۔

وہ اس سے بے حد مدہم لہجے میں اسے سمجھا رہی تھی کہ اذانوں کی آواز آنا شروع ہوئی

میری امامت میں نماز پڑھو گی۔ وہ اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے محبت سے کہنے لگا

میری خوش قسمتی ہو گی پازیب نے نظریں جھکا کر خوشی سے جواب دیا

جب اگلے ہی لمحے زایار نے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا

تم میرے لیے اللہ کا تحفہ ہو پازیب اُس نے مجھے میرے رب سے غافل کر دیا تھا مجھے میرے اللہ

سے دور کر دیا تھا لیکن تمہیں میری زندگی میں لا کر اس نے مجھے خوشیوں سے نوازا دیا۔ اس

نے مجھے اپنی رحمتوں سے محروم نہیں کیا

اسے اپنے سینے میں بھیجے وہ مدہم آواز میں بول رہا تھا

اس کا مطلب ہے کہ اب سے آپ پانچوں نمازیں ادا کریں گے وہ اس کے سینے سے لگی دبی دبی
آواز میں بولی

ہاں اگر اس نے پکارا اور توفیق دی تو کیوں نہیں وہ وعدہ نہیں کر رہا تھا بس اللہ کا معاملہ اللہ پر چھوڑ
رہا تھا

دونوں نے فریش ہو کر نماز ادا کی۔

پازیب اس کے پیچھے جا نماز بچھا کر نماز ادا کر رہی۔ تھی۔

نماز ادا کر کے وہ اٹھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی تو دیکھا زایا کی دعائیں بہت طویل ہو رہی تھی۔
شاید وہ اپنی غلطی کی معافی مانگ رہا تھا۔ اسی جان کر حیرت ہوئی تھی وہ سات سال سے اللہ اور
اس کی رحمت سے کٹ چکا تھا

لیکن یہ جان کر اسے بے حد خوشی ہوئی تھی کہ اللہ نے اس کی بے زری ذات کو اس کی رہنمائی
کے لئے چنا ہے وہ نماز پڑھ کے فارغ ہوا۔ اور اس کے پاس آکر بیٹھا

پازیب آج سارا دن میں تمہارے چہرے پر صرف اور صرف اپنے نام کی سرخی دیکھنا چاہتا ہوں
وہ اس کے معصوم سے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لے کر محبت کے بولا

بریر اینگم۔۔ وہ بس اتنا بول کر اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا کر پھوٹ پھوٹ رونے لگی

زایار نے اس کے لریز تے ہوئے وجود کو اپنے سینے سے لگایا

میں نے تم سے کہا نا پازیب تم میری بیوی ہو تم کسی کے سامنے جواب دہ نہیں ہو کوئی تمہیں اس
معاملے میں کچھ نہیں کہہ سکتا

اب صاف کرو یہ آنسو پہلی ہی صبح دے میری بیوی اس طرح سے رو کر میری زندگی کو
خوبصورت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو بہت غلط بات ہے

میں اپنی نئی زندگی کی شروعات تمہارے ہنستے مسکراتے چہرے سے کرنا چاہتا ہوں

اور ایک اور بات جتنا ہو سکے بریرہ سے دور رہو تم مجھے اس کے پاس نظر نہیں آؤ۔

اب صاف کرو یہ آنسو ہمیں نیچے چلنا ہے اور آج مایوں ہے وہ بھی ایک ہی گھر میں دودو لوگوں کی بہت سارے تیاریاں کرنی ہیں اور پھر رات کو مہندی اس لیے کام بھی بہت ہے

اور میں یہاں اس کمرے میں رہا تمہارے ساتھ تو میں کچھ نہیں کر سکوں گا کیونکہ تمہارا چہرہ دیکھ کر میری نیت خراب ہونے لگتی ہے

وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے آہستہ آہستہ پھر سے پٹری سے اتر رہا تھا

میرا خیال ہے آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں ہمیں نیچے چلنا چاہیے وہ فوراً اس کا ہاتھ اپنے گالوں سے ہٹاتے ہوئے بولی روز ایار مسکرا دیا

oooo

اس کی آنکھ کھلی تو وہ کمرے میں بالکل تنہا تھی

آہستہ آہستہ اسے رات کے سارے منظر یاد آنے لگے۔ شیر اس کا مونچھڑا اس کے اس حد تک قریب یاد آتے ہی اس کے ہاتھ پیر کانپنے لگے وہ رات کتنی بے باکی سے اسے چھو رہا تھا لیکن بیڈ تو بالکل بے شکن تھا

جیسے وہ خود سوتی تھی بنا ہاتھ پیر مارے یہاں پر تو نہیں لگ رہا تھا کہ رات اس کے کمرے میں کوئی آیا ہو لیکن اسے یاد تھا

رات وہ سوئی تھی جب شیر اس کے کمرے میں آیا اور وہ ساری بے شرمانہ حرکتیں کی کیا وہ رات کو سچ میں اس کے کمرے میں آیا تھا کیا سچ میں اس نے وہ ساری بے باکی دکھائی تھی

نہیں شیر ایسا نہیں ہو سکتا
وہ بلا ایسے کیسے کر سکتا ہے اس کے ساتھ نہیں وہ یہ سب خواب دیکھ رہی تھی ہاں یہ خواب ہی ہو سکتا ہے یہ حقیقت نہیں ہو سکتی ایسا ممکن ہی نہیں ہے

یہ سب اسے غلط فہمی ہوئی تھی
پتا نہیں کون سارو مینٹک ناول پڑھ کے سوئی تھی میں۔ جس کے بعد میرے خواب میں یہ سب کچھ آنے لگا ہے

شیر ادا۔۔۔ اپس سوری اللہ جی
شیر جی۔۔۔ بلکہ میرے ہونے والے وہ۔ اس نے شرما کر بلیں کیٹ منہ میں ڈالی۔ نکاح کے بعد یا پھر عابد کو دیکھنے کے بعد لالی کے دل میں شیر کے لیے گد گدی سی ہونے لگی تھی اور پھر کل ہی تو

امی نے ایک گھنٹہ لگا کر اسے سمجھایا تھا کہ شیر اس کا ادا نہیں بلکہ شوہر ہے اور اسے کسی غلط رشتے سے پکارنے پر اللہ ناراض ہو جاتا ہے

اور اس نے رومینٹک ناول اور رومانٹک فلمیں بھی تو بہت دیکھ رکھی تھیں وہ بہت سیانی تھی اسے سب پتا تھا

اور اسے یہ بھی پتا تھا کہ شیر ظالم ہو سکتا ہے کھڑوس ہو سکتا ہے لیکن رات جتنا رومانٹک بھی نہیں ہو سکتا

ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا کہ شیر اتنی بے باکی دکھا کر اس کے کمرے میں آ کر یوں اس طرح کی جسارت کرے

کہاں وہ معصوم سب کا سمجھ دار بچہ اور کہاں یہ رات والا شیطان بے شرم شیر۔ ایسا تو اسے خواب میں سوچتے ہوئے بھی تو بہ تو بہ کرنی چاہیے اور کیسے وہ رات اس کی باہوں میں اس کے سامنے

اف اس سے آگے وہ سوچ بھی پائی۔ چہرہ سرخ انار بن گیا۔

اور رات کا وہ سارا منظر اس کی نظر میں ایک کبھی نہ پورا ہونے والا خواب بن گیا

oooo

وہ ساری رات ایک سیکنڈ کے لیے بھی نہیں سوئی تھی
پتہ نہیں کیا ہوا ہو گا کیا پازیب نے اس کی پلاننگ کے مطابق ہی سب کچھ کیا ہو گا
اسے یقین تھا وہ بے وقوف لڑکی خود سے کچھ نہیں کر سکتی۔ لیکن زایا بے وقوف نہیں تھا اگر وہ
اس کی پلاننگ سمجھ گیا تو۔۔۔؟

تو بھی وہ پازیب کے ساتھ زبردستی نہیں کرے گا۔
اور جس طرح سے وہ پازیب کے سامنے خود کو مظلوم اور بے بس ثابت کر چکی تھی اس کے بعد
پازیب کا زایا کے قریب جانا تقریباً ناممکن تھا

وہ ایک بے حد بے وقوف لڑکی تھی بریرہ کافی آسانی سے اسے ہینڈل کر رہی تھی
وہ خود کو بریرہ کے احسانوں کے بوجھ تلے دبائے اپنی زندگی کے حسین ترین دن برباد کر رہی تھی

وہ جانتی تھی کہ وہ صبح سویرے نماز کے لئے اٹھتی ہے تو یقیناً اب وی کسی بھی وقت وہ باہر آ سکتی
تھی

ایک بے حد حسین لڑکی جو زیار کی بیوی ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی محبت بھی تھی اس سوچ کی وجہ سے وہ ساری بات نہیں ہو سکی
وہ جانتی تھی کہ زیار کبھی بھی بہک سکتا ہے۔ مرد اپنی ضرورت نظر انداز کر سکتا ہے لیکن اس کی محبت نہیں ہے۔ اور اگر محبت نے انگڑائی لے کر اس کی پلاننگ پر پانی پھیر دیا تو

وہ ایسا سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی وہ اپنی محبت کو کسی اور کے پہلو میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔
وہ ایک چھوٹی سی مجبور بے بس لڑکی کے سامنے ہار نہیں سکتی تھی۔
زیار کو اپنی طرف لانے کے لیے اسے اب پازیب سے دور کرنا بہت مشکل تھا اس کی زندگی کے کسی باب میں پازیب کا کوئی نام نہیں تھا
وہ اپنی مکاری اور چالاکی سے گھر کے سب لوگوں کو اپنی طرف کئے ہوئے تھی لیکن زیار کی دوسری شادی کے شوشے نے سب کچھ بگاڑ دیا

زیار کی دوسری شادی سے سب لوگ اس کے خلاف تو ہو گئے تھے لیکن پازیب سب کی نظروں میں مظلوم بن گئی تھی

وہ پازیب کو سوتن تو بنالائی تھی لیکن اسے سوتن بنانے میں کامیاب نہ ہو پائی۔ پازیب کی حقیقت سب کے سامنے تھی۔ وہ ایک بے حد معصوم اور سیدھی سادی لڑکی تھی۔

اسے سب کی نظروں میں غلط ثابت کرنا آسان نہیں تھا۔ جتنا سب نے پازیب کو جانا تھا وہ کسی کو بھی بری نہیں لگی تھی۔ گھر کے سب لوگ اسے اہمیت اور عزت دے رہے تھے جو بریرا کے لیے کافی زیادہ نقصان دہ تھا

اگر پازیب نے سب کے دل میں اپنی جگہ بنالی تو اسے زایار کی زندگی سے نکالنا بے حد مشکل ہو جائے گا وہ اپنی ہی سوچ میں گم تھی جب اچانک زایار کے کمرے کا دروازہ کھلا اس کی نظریں بے اختیار سیڑھیوں کی جانب اٹھی تھی

جہاں زایار کے ہاتھوں میں پازیب کا ہاتھ تھا اور پازیب اس کے چہرے پر زایار کی بخشی ہوئی محبت کا مان

پازیب کی جھکی نظر اور چہرے پر پھیلی سرخی سے ہی وہ سمجھ گئی تھی۔ کہ اس کی ساری پلاننگ نہ کامیاب ہو چکی ہے۔

زایار اسے اپنی محبت کا مان بخش چکا ہے۔ اور اس سے جوڑے تمام حقوق پر اپنی مہر لگا چکا ہے۔

وہ بے یقینی سے اس منظر کو دیکھ رہی تھی اسے دیکھتے ہی زایار نے اور مضبوطی سے پازیب کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا

جبکہ سامنے دیکھے بغیر وہ اس کے سینے سے لگتی مسکرا کر نظر جھکا کے شرمادی۔ جس پر زایار نے جھک کر اس کے گال پر لب رکھے۔ اس سے زیادہ برداشت کرنا پڑے گا بریرہ کے بس سے باہر تھا

وہ اچانک صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ جس پر پازیب کی نظر نیچے کی جانب بے یقینی سے انہیں دیکھتی بریرہ پر پڑی۔

اس کی نظروں سے گھبرا کر پازیب نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنا چاہا جب زایار نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر اسے مزید اپنی طرف کھینچا

یقیناً اسے پازیب کی حرکت نہ گوار گزری تھی۔ اس نے ایک نظر زایار کو اور پھر بریرہ کو دیکھا۔ جو نفرت سے ان دونوں کو دیکھتی اپنے کمرے میں بند ہو گئی

شاہ جی انہیں بہت برا لگا ہو گا۔۔۔۔۔ پل بھر میں ہی اس میں آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے
مجھے تمہاری یہ حرکت بہت بری لگ رہی ہے وہ اپنے ہاتھ سے اس کا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش نا
کام کرتے ہوئے بولا

اس کے ہاتھ کی مضبوط گرفت میں اپنی ناکام کوشش کو ترک کر کے شرمندگی سے سر جھکا گئی۔
جب کہ وہ اس کی ادا پر مسکراتے ہوئے اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ گیا
○○○○○

مایوں کی رسم شروع ہو چکی تھی۔
ہر کوئی لالی کو ہاتھ بھر بھر کر ہلدی لگا رہا تھا اور وہ خود بہت مزے سے ہلدی لگوا رہی تھی۔ اگر
کوئی کم لگا کر جاتا تو اسے خود کہتی کے زیادہ لگائیں اس سے میری سکن زیادہ گلو ننگ ہو گی۔

اور میں شادی پر اور زیادہ پیاری لگوں گی۔ سب اس کی باتوں پر مسکراتے اسے بہت ساری دعائیں
دیتے ہلدی کی رسم ادا کر رہے تھے۔

نہ جانے بریر کہاں غائب تھی سنیما تو دو چار بار اس کے کمرے میں گئی لیکن اندر سے کوئی آواز نہ
آئی تو پاکیزہ بیگم کو خود اس کے پاس جانا پڑا

انہوں نے بھی دو تین بار دروازہ کھٹکٹایا جس پر بریرہ نے کہا کہ اس کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے وہ باہر نہیں آسکتی۔

پاکیزہ بیگم اسے اپنا خیال رکھنے کا کہتے ہوئے واپس چلیں گئیں۔
انہوں نے جب زایار کو بریرا کی طبیعت کے بارے میں بتایا تو زایار میں بس اتنا کہہ دیا کہ بریرا کی ساری رسم پازیب کرے گی۔

بریرہ کی غیر موجودگی میں پازیب کے رسم کرنے پر کسی کو کوئی اعتراض نہ تھا کیونکہ وہ سب لوگ ہی اسے زایار کی بیوی کے روپ میں قبول کر چکے تھے

پازیب بھی یہ ساری رسمیں بہت خوشی سے کر رہی تھی اور ان تمام رسموں زایار بھی اس کے ساتھ تھا پازیب کو تنگ کرتے اس کے ساتھ شرارت کرتے سب ہی زایار کو پازیب کے ساتھ خوش و پُر سکون دیکھ سکتے تھے۔

یہ حویلی ایک عرصے سے اپنا اصل زایار کھو چکی تھی لیکن آج سب کو ہی وہ پرانا ہنستا کھلتا زایار مل گیا تھا

امی تو بار بار ایار کو خوش دیکھ پازیب کا چہرہ چومتی اپنے بیٹے کی نظر اتار رہی تھیں

سکندر صاحب کو آج احساس ہو رہا تھا کہ۔ ان کے بیٹے کی خوشی بریرہ میں نہیں تھی۔

جبکہ سب کی محبتوں کے درمیان پازیب کی سوچ بار بار بھٹک کر بریرہ کی طرف جاتی جو ایار اور اس کو ایک ساتھ دیکھنے غائب ہو گئی تھی۔

اور پازیب نے بریرہ کی آنکھوں میں تکلیف دیکھی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ بریرہ اس کی وجہ سے اندر کمرے میں بند ہو گئی ہے

کوئی غلطی نہ ہونے کے باوجود بھی اس میں بریرہ کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی

○○○○○

کہاں کی تیاری ہے شہزادے۔۔۔۔؟ عالم کمرے میں آیا تو تراب پیلہ اُگرتا پہنے کہیں جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ وہ پوچھے بنانہ رہ سکا

عالم مجھے یقین نہیں آتا کہ تم بند کمرے میں ایک لڑکی کی بہت ساری تصویریں بنا سکتے ہو لیکن تمہارے دل میں اس سے ملنے اسے دیکھنے کی خواہش نہیں جاگتی۔

اور یہاں چار دن سنیہا کو نہ دیکھوں تو حالت کسی نشائی جیسی ہو جاتی ہے۔ اسی سے ملنے جا رہا ہوں وہ بٹن بند کرتے ہوئے بولا

۔ تو اس کے انداز پر عالم نے قہقہہ لگایا
میرا نکاح نہیں ہونا وہ شرارت سے بولا۔

اب تو ہو ہی جانا چاہیے۔ ایک دل بھی یونی گرل سے لگایا ہے۔ جلدی کر اب تو بھی اپنی تہنائیاں مٹا اور میری بھا بھی لے آ۔۔۔ اس نے مشورہ دیا۔

میرے خیال میں تجھے دیر ہو رہی ہے۔ سنیہا انتظار کر رہی ہو گی عالم نے شرارت سے کہا۔

انتظار۔۔۔۔۔ خواب میں نہیں حقیقت میں جا رہا ہوں یا تراب نے معصوم سی شکل بنائی جس پر عالم نے قہقہہ لگا کر اس کا کندھا تھپتھپایا۔

زایار کی نظروں کے حصار میں وہ بڑی مشکل سے اپنا کام کر رہی تھی زایار کی نظروں کے سامنے کوئی بھی کام کرنا اس کے لیے بے حد مشکل تھا۔ وہ بہت بے باک تھا

کبھی اس کا محبت پاش نظروں سے دیکھنا تو کبھی شرارتی انداز میں مسکرا کر اسے رات کا کوئی نہ کوئی
منظر یاد کروا کے شرماتے پر مجبور کر دیتا

اور پھر اس کے شرماتے روپ کو دیکھ محفوظ ہوتا وہ بار بار کسی نہ کسی بہانے اس کے پاس چلا آتا اور
پھر خوب تنگ کرتا

زایار کی محبت کا یہ روپ تو پایزب نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا
وہ اس پر اس حد تک سوار ہو چکا تھا کہ بریرا کا نام و نشان اس کے دماغ میں کہیں موجود ہی نہیں تھا
اور زایار کی بے پناہ چاہتوں کے حصار میں وہ بریرہ بیگم کو سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی بس یہ احساس
ہی کافی تھا کہ اس کا شوہر اس سے محبت کرتا ہے

○○○○○

لعنت ہے تم جیسے دوستوں پر تم جیسے دوستوں سے دشمنوں کا ہونا بہتر ہے جو کم از کم دشمنی تو
پورے اصولوں کے ساتھ نبھاتے ہیں

تم لوگوں سے دوستی تک نہیں نبھائی جارہی کیسا دن ہے اپنی ہی شادی پر خود ملازموں کی طرح
کام کر رہا ہوں

مجال ہے جو تم لوگ میری ذرا سی مدد کر دو یہ کون سا طریقہ ہے یا مجھے تم لوگوں کو بار بار یہ بتانا
کیوں پھر رہا ہے کہ دولہا میں ہوں تم لوگ نہیں کیسے بادشاہ بن کر بیٹھے ہوئے ہو اور مجھے غلام بنا
کر رکھا ہے

وہ بے حد غصے اور بے بسی سے ان دونوں کو سمجھا رہا تھا جو صوفے پر بیٹھے پکوڑوں سے لطف اندوز
ہو رہے تھے

ابے ہٹ ہم ملازموں کے منہ نہیں لگتے زاہد نے ایک پکوڑہ اپنے منہ میں لیتے ہوئے اسے مزید
چھڑ ڈالا

اور ہاں باہر کی لائننگ چیک کروٹھیک تو ہے نہ آخر میرے دوست پلس کزن کی شادی ہے کم از کم
لائننگ تو ٹھیک ہونی چاہیے زاید نے بھی زاہد کا خوف ساتھ دیتے ہوئے اسے ایک اور حکم دے
ڈالا۔ جس پر اس کا دل چاہا کہ ان دونوں کے منہ پر رکھ کر لگا دے

کیسا بیچارہ دولہا تھا وہ جو اپنی ہی شادی پر پاگلوں کی طرح کام کئے جا رہا تھا چھوٹی سے چھوٹی چیز سے لے کر بڑی سے بڑی چیز اس نے خود دیکھی تھی یہاں تک کہ مہمانوں کو انوائٹ بھی خود کیا تھا اور ایئر پورٹ سے لینے گیا بھی خود ہی تھا اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ کون سا دولہا ہوتا ہے جو اپنی شادی پر اس طرح سے کام کرتا ہے

اور نہ جانے وہ کون سے خوش قسمت ترین دلہے ہوتے ہیں جن کے کزن اور دوست ان کی شادی پر پاگلوں کی طرح آگے آگے ہو کر کام کرتے ہیں۔ کہ کہیں کچھ رہ نہ جائے

اس کے تو دونوں دوست یہاں آرام سے بیٹھ کر ٹھوس رہے تھے جیسے کبھی کھانا دیکھا ہی نہ ہو یا زندگی کا آخری کھانا کھا رہے ہوں

مجال ہے جو اٹھ کر ذرا سا کام کر دے زاہد تو چلو پھر صرف اس کا دوست تھا لیکن زایا کی تو سگی بہن کی شادی تھی اور وہ کیسے مزے سے بیٹھا تھا اور اگر غلطی سے وہ آکر ان کے پیچ چندیل آرام کے لیے بیٹھ جاتا تو وہ کسی نہ کسی کام کا بول کر اسے اٹھا دیتے

اس کی حالت کو وہ دونوں خوب انجوائے کر رہے تھے جب کہ وہ بیچارہ غصہ پیتا خود ہی اپنی شادی کے سارے کام کر رہا تھا

ایسا بے چارہ دلہا تھا کہ اس نے ابھی تک اپنی دلہن بھی نہیں دیکھی تھی وہ تو اس کے سونے کے بعد ہی اس کے کمرے سے نکل آیا تھا

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ اس کے اتنے قریب رہی تو یقیناً اپنی کوئی نہ کوئی حد توڑ دے گا اور وہ اپنے قیمتی جذبات کسی کمزور لمحے کی نظر نہیں ہونے دے سکتا تھا اسی لئے خود پر کنٹرول کرتا ہے وہاں سے اپنے کمرے میں چلا آیا

اس کے بعد سے لے کر اب تک اس نے ایک بار بھی لالی کونہ دیکھا تھا نہ جانے وہ رات کے بارے میں کیا سوچ رہی ہوگی

وہ اس کے چہرے پر اپنی محبت کے کہیں رنگ دیکھنا چاہتا تھا لیکن یہ اس کا لعنتی سالہ اور دوست اس کے دشمن بنے بیٹھے تھے ابھی تھوڑی ہی دیر میں اسے بھی وہیں پر جانا تھا پاکیزہ بیگم ابھی بتا کر گئیں تھیں کہ جاؤ کپڑے بدل کر آؤ تمہیں لالی کے ساتھ بیٹھنا ہوگا

لیکن مجال ہے کہ اس کے دونوں کمینے دوستوں نے اٹھ کر ذرا سا بھی ہاتھ پیر ہلائے ہوں اب جب تک یہاں کام ختم نہیں ہو جاتا وہ نہیں جاسکتا تھا اسے ان دونوں کمینوں پر بالکل یقین نہیں تھا اسے پتہ تھا کہ وہ کسی کام کو ہاتھ نہیں لگائیں گے

سب کچھ اسے خود ہی کرنا ہے پتا نہیں وہ کون سے حساب پورے رہے تھے اسے یاد تھا زایا کی شادی میں اس نے کتنے کام کیے تھے پرانی بات تو نہیں تھی ابھی تک تین ہفتے پہلے ہی تو اس کی شادی ہوئی تھی

تب بھی سارے انتظامات اس نے خود سنبھالے تھے کمینہ انہی کا حساب برابر کر لیتا لیکن نہیں اس نے تو ہل کر پانی بھی نہیں پینا تھا کیسے مزے سے اس کی شادی پر شہزادہ بن کر بیٹھا تھا

اور زاہد اس سے تو وہ بدلہ لینے والا تھا زیادہ دن تو اس کے بھی دور نہیں تھے اس کی امی بھی اس کی شادی کے پیچھے پڑیں ہوئیں تھیں آج نہیں تو کل اس کا بھی کٹا کھلنے والا تھا پھر اس نے بھی سارے حساب بے باک کرنے تھے

شیر تم ابھی تک انہی کپڑوں میں کھڑے ہو جاؤ جلدی سے دوسرے کپڑے پہن کر آؤ وہاں سب لوگ رسم کے لئے انتظار کر رہے ہیں

تمہیں ہلدی لگانی ہے بیٹا پاکیزہ بیگم باہر نکلتے ہوئے اسے اسی حالت میں دیکھ کر کہنے لگیں تو اس نے مسکین سی شکل بنائی

بس چاچی جان یہ کام ختم کر کے آتا ہوں۔ اس نے باہر کی پھولوں کی لڑیوں کی جانب اشارہ کیا

سارے چھوٹے بڑے کام تم نے سنبھال رکھے ہیں یہ تمہاری شادی ہے شیر اور یہاں تمہیں پاگلوں کی طرح لگے ہوئے ہو تم دولہا ہو اور دلہے سے کام نہیں کروایا جاتا شادی پر چاچی اسے سمجھاتے ہوئے بولیں تو اس نے ایک نظر اپنے بے غیرت دوستوں پر ڈالی

جہاں ایک دروازے پر کھڑا پھولوں کی لڑیاں لگا رہا تھا تو دوسرا سیڑھیوں پر لائننگ

چاچی ہم بھی تو اسے کب سے یہی سمجھا رہے ہیں لیکن مجال ہے جو یہ ہماری بات مان جائے جامیرے دوست جا یہاں کا سارا کام ہم سنبھال لیں گے ویسے بھی تو اتنا سب کچھ ہم کر چکے ہیں

باقی بھی ہم ہی کر لیں گے کونسا تو ہمارا ہاتھ بٹا رہا ہے بس آرڈر ہی تو جھاڑ رہا ہے یہ کام بھی ہم اچھے سے کر لیتے ہیں زاہد نے ہنستے ہوئے کہا

ہاں شیر تم جاؤ ویسے بھی تو ہم سارا کام نیٹا ہی چکے ہیں رہتا ہی کتنا ہے دروازے کی جانب سے زایار
کی آواز آئی اس کی تو پیر سے لگی سر پر بجی تھی وہ سے انہیں گھورنے لگا

لیکن یہاں پر واکیسے تھی وہ دونوں بے حد مصروف تھے۔ چاچی کے دوبارہ کہنے پر وہ سیڑھیاں
طے کرنے لگا جب کہ اس کے جاتے ہی ہال میں ان دونوں کے ساتھ ساتھ سارے ملازموں
کے قہقہے گونجنے لگے

○○○○○

سب باری باری اسے ہلدی لگا رہے تھے جب وہ اچانک ہی اس کے ساتھ آکر بیٹھا اس کے بیٹھتے
ہی لالی کے ہاتھ پیر چہرہ بلکہ سارا وجود ایک بار پھر سے سرخ ہونے لگا

رات کا منظر یاد آتے ہی اس نے ذرا سا پیچھے ہٹنے کی کوشش کی تو شیر نے اگلے ہی لمحے اس کی
نازک مرمریں کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے بے حد قریب کر لیا

کتنی بار بتاؤں کہ مجھے تمہارا دور جانا پسند نہیں وہ اسے غصے سے گھورتے ہوئے کم آواز میں بولا

میں ک۔۔۔ کہاں دور۔۔۔ جارہی۔۔۔ تھی میں تو۔۔۔۔۔ ب۔۔۔۔۔ بس آپ کے لئے
۔۔۔۔۔ جگہ بنا رہی۔۔۔ تھی ہر براہٹ میں جو اس کے منہ میں جو آیا وہ بول گئی

اگر جگہ ہی بنانی ہے تو اپنے دل میں بناؤ یہاں پر جگہ تو میں خود ہی بنا لوں گا یہاں اجیسٹ کرنا
مشکل نہیں وہ سرگوشی نما آواز میں بولا جب کہ مونچھوں تلے عنابی لب مسکرا اٹھے تھے

لالی خاموش ہو کر نظر جھکا گئی جب کہ وہ اس کی جھکتی پلکوں کو دیکھ وہ اس کے حسین چہرے کے
رنگ دیکھ رہا تھا جہاں اس کی محبت نے بے حد خوبصورت رنگ اتارے تھے

رات کو نیند اچھے سے آئی تھی وہ اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں بولا تو ایک جھٹکے میں لالی
نے سراٹھایا

ہاں بہت اچھی نیند آئی تھی۔ وہ ہر براتے ہوئے بولی اور اپنا کان پتا ہاتھ چہرے پر پھیرنے لگی کہ
کہیں اس کی چوری پکڑی تو نہیں گئی

یہ تو بہت اچھی بات ہے مطلب کی میں روز آسکتا ہوں تم سے ملنے کے لیے وہ مسکرا کر سرگوشی
کر گیا۔ جبکہ لالی کی نازک جان مشکل میں آگئی

وہ بے حد بے باکی سے کہتا اس کے ہوش مکمل طور پر اڑا چکا تھا
لالی کے پاس بولنے کے لیے الفاظ ختم ہو چکے تھے اس کے پہلے سے ہی کانپتے ہاتھ پیر مزید کانپنے
لگے

جب شیر نے آہستہ سے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام لیا
ڈارلنگ کل رات جو کچھ بھی ہوا وہ ہم دونوں کے بیچ کی بات ہے اس طرح سے ڈر کر کام کر
پورے گھر میں اعلان کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم دونوں کی پرسنل باتیں اس کمرے سے باہر
نہیں نکلتی چاہیے۔

یونومیاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ لوگ تمہارے بارے میں الٹا
سیدھا کچھ بھی کہیں ویسے کیا کہیں گے لوگ کیا آدھی رات کو شوہر کو اپنے کمرے میں بلایا اور پھر

چج۔۔۔ چپ کر جائیں۔۔۔ اب کیا پورے۔۔۔ جہان میں خبر نشر کرنی ہے وہ اسے
گھورتے ہوئے بولی جبکہ اس کے بے حد بے باکی سے دیکھنے پر نظر جھکا گئی

میں بھی کہوں کہ تم رات بنا چلائے بنا کچھ بولے کیسے میرے اتنے پاس آرام سے لیٹی رہی
۔ تمہاری نظر میں تو وہ سب کچھ خواب تھا۔

ویسے مجھے نہیں پتہ تھا تم اپنے خوابوں میں مجھے اس حد تک اپنے قریب دیکھتی ہو۔ ویسے یہ تو میں
اتفاقاً تم سے ملنے چلا آیا لیکن آپس کی بات ہے کہ اس سے پہلے تم مجھے اپنے کتنے کتنے قریب دیکھ
چکی ہو۔۔۔۔؟

وہ بے حد شرارتی انداز میں اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا

لالی کی تو زبان تالو سے جا چپکی تھی اس سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔

ایک تو ناجانے زبان کو کیا کھجلی تھی جو اس کے سامنے بول پڑی اب وہ ناجانے کیا کیا سمجھ رہا ہوگا

کیا ضرورت تھی بیوقوفی کرنے کی اس نے خود ہی اسے بولنے کا موقع دے ڈالا تھا وہ سر سے پیر
تک سرخ ہو چکی تھی اور نہ جانے ابھی وہ سے کتنا تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

نہ جانے وہ کب یہاں سے اٹھ کر جانے والا تھا سب لوگ رسم کر رہے تھے جبکہ ہر تھوڑی دیر کے بعد وہ اس کے کان میں کوئی نہ کوئی ایسی بے باک بات بولتا کہ لالی سے سر اٹھانا بھی مشکل ہو جاتا

تھوڑی دیر پہلے والی اس کی کینچی کی طرح چلتی زبان بالکل خاموش ہو چکی تھی سب نے اسے شرم و حیا کا نام دے ڈالا کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس کے کان میں ہونے والی سرگوشیاں اس کی حالت خراب کر چکی ہیں

رسم ہو رہی تھی اور لالی بے چاری بے تابی سے اس رسم کے ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی

نا جانے وہ ابھی کیا کیا بولنے والا تھا جب اس نے سنیہا کو کھینچ کر اپنے پاس بٹھالیا اب وہ سنیہا کے سامنے ایسی کوئی بات نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے وہ پرسکون ہو چکی تھی لیکن زیادہ دیر کے لئے نہیں کیونکہ پاکیزہ بیگم نے سنیہا کو بھی اسٹوروم میں گجرے لانے کے لئے بھیج دیا

اب وہ تھی اور شیر کی بے باک جملے

○○○○○

اس نے لائٹ آن کی ایک تو اسے یہاں آنے میں ڈر لگتا تھا لیکن پھر بھی ابھی اسے امی یہاں بھیج دیتیں

سنیما جلدی جلدی سٹور روم سے گجرے اٹھا کر جانے ہی والی تھی کہ اچانک کسی نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنی جانب کھینچا
اور اس کے ساتھ ہی اسٹور روم کی لائٹ بھی بند ہو گئی

کو۔۔۔ کو۔۔۔ کون ہے یہاں وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اندھیرے میں اسے دیکھنے کی کوشش کرنے لگی

جب کہ گجرے اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر جا گرے تھے

شہزادی ڈرو مت میں ہوں تمہارا شہزادہ وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا یہ وہی
آواز تھی جو اس دن اس نے اس چھت پر سنی تھی مطلب کہ وہ جن اس کا پیچھا کرتے کرتے
یہاں تک آپہنچا تھا

اپنے سامنے اس انجان شخص کو پا کر جیسے وہ جن تصور کر رہی تھی اس کے ہاتھ پیر کانپنے لگے

کون ک کون ہو تم۔۔۔ وہ اندھیرے میں اس کا چہرہ دیکھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی جب کہ وہ اس کی ڈر اور خوف کو بلائے اس کے چہرے پر جھک کر جا بجا اپنے لبوں سے اس کے چہرے پر محبت کی مہر ثبت کرنے لگا

اس کے پیاسے لب نہ جانے کتنے دنوں سے اس لمس کو محسوس کرنے کے لئے ترس رہے تھے سنیسا سوکھے پتے کی طرح کانپ رہی تھی بری طرح سے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرتے وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی

اسے پتہ تھا کہ کوئی اس کی بات پر یقین نہیں کرے گا اگر اس نے یہ کہا کہ اس نے حویلی میں کسی جن کو دیکھا ہے تو سب اس کا مذاق بنائیں گے اگر جن کو عاشق ہو نہ تھا تو لالی پر ہوتا ہے وہ تو اس سے بھی زیادہ خوبصورت تھی تو یہ جن اسی کے پیچھے کیوں پڑ گیا تھا سنیسا کا جسم خوف سے کانپ رہا تھا

ابھی تو بتایا شہزادی میں تمہارا شہزادہ ہوں بہت جلد میں تمہیں لینے آؤں گا تمہیں چھونے کا تمہیں پانے کا تمہاری روح میں اتر جانے کا پل پل انتظار کر رہا ہے تمہارا یہ عاشق

میں آنے والا ہوں تمہیں لینے کے لیے خود کو میرے لیے تیار کر لو میں تمہیں ان سب سے دور لے جاؤ گا اپنی دنیا میں جہاں میں ہوں گا تم ہوگی اور کوئی تیسرا نہیں بس ہم دونوں کی محبت جو ہم دونوں کے لیے کافی ہوگی

چلو گی میرے ساتھ میری دنیا میں وہ اس کے چہرے پر جا بجا اپنے لب رکھتا سوال کر رہا تھا یہ جانے بغیر کہ سنیہا کا لریز تاؤ جو کسی بھی لمحے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو سکتا ہے

سنیہا بیٹا گجرے ملے یا نہیں صفیہ بیگم سٹور روم کے قریب آتے ہوئے بولیں تو وہ جیسے ہوش کی دنیا میں آیا سنیہا نے چلانا چاہا لیکن اگلے ہی لمحے وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا وہ حیرت سے اندھیرے میں اس جن کو ڈھونڈنے لگی جب اگلے ہی لمحے صفیہ بیگم نے سٹور روم کی لائٹ آن کر دیں

سنیہا تم اندھیرے میں کہاں گجرے ڈھونڈ رہی ہو بیٹا لائٹ تو جلا لیتی صفیہ بیگم مسکراتے ہوئے بولیں جبکہ اس کے چہرے کی زرد رنگت دیکھ کر وہ پریشانی سے اس کے قریب آئیں تھیں

میری جان کیا ہوا تو میں اس طرح سے کانپ کیوں رہی ہو سب ٹھیک تو ہے وہ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بولیں تو سنیہا روتی ہوئی ان کے سینے سے جا لگی

تائی امی اس حویلی میں کوئی جن ہے میں نے اسے دیکھا ہے وہ بتانے کی کوشش کرنے لگی جبکہ اس کی باتوں پر مسکرا کر صفیہ بیگم نے اسے تھاما اور اپنے ساتھ باہر لے آئیں

وہ جانتیں تھیں کہ سنیہا بہت بزدل ہے وہ ان سب چیزوں سے بہت ڈرتی ہے اور لالی تو اسے ڈارتی بھی بہت تھی کہ اسٹوروم میں چڑیل اور جن ہیں وہاں اکیلی نہیں جایا کرو یہ سب اسی کا اثر تھا

بیٹا تم بھی نا وہاں سب باہر گجروں کا انتظار کر رہے ہیں اور تم یہاں کہانیاں بنا رہی ہو چلو بہت تمہاری سہیلی تمہیں بلا بلا کر ہم سب کا دماغ کھا رہی ہے

نہیں تائی امی میں سچی کہہ رہی ہوں اس نے بتانا چاہا۔ جبکہ تائی امی

اسے ان باتوں سے نکالتے ہوئے اسے لالی کی طرف متوجہ کرنے لگیں

جو بے چینی سے اس کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی کیونکہ شیر کے بے باک جملے اور سرگوشیاں اپنے عروج پر تھی۔ جس سے وہ صرف سنیہا کے آنے پر ہی بچ سکتی تھی

اسے اب تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ بے وقوف سی لڑکی جو اس کے سامنے سیدھے طریقے سے بات نہیں کر سکتی وہ اس کی اتنی بڑی پلیننگ کو اتنی بری طرح سے فیل کر چکی تھی

زایا اس کا ہو چکا تھا وہ اسے اپنا بنا چکا تھا لیکن کیسے کیا زایا نے اس کے ساتھ زبردستی کی تھی۔۔۔۔؟ لیکن اس نے اس کے شوہر کے قریب جا کر اس نے اسے بہت چوٹ پہنچائی تھی

زایا اس کے حقوق کسی اور کے حوالے کر چکا تھا تو معافی کے لائق تو وہ بھی نہیں تھا آخر ایسا کیا تھا اس لڑکی میں جو وہ اس حد تک پاگل ہو گیا پازیب کی کھکھلاتی ہنسی اور شرماتے صاف بتا رہی تھی

کہ اس کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں کی گئی بلکہ جو بھی ہوا ہے وہ سب اس کی مرضی سے ہوا ہے تو کیا وہ اسے بے وقوف بنا رہی تھی

کیا وہ سچ میں اتنی معصوم تھی جتنی معصوم وہ سمجھتی تھی۔۔۔۔؟

یا وہ زایار کی باتوں میں آگئی۔۔۔

کیوں زایار نے اس کے ساتھ ایسا کیا وہ اسے دھوکا کیسے دے سکتا ہے اس سے اتنی محبت کی اس نے اس کے لیے کیا کچھ نہیں کیا اور وہ یوں کسی لڑکی کے سامنے اپنے تمام اصول بھول بیٹھا

اس کی محبت بھول بیٹھا کتنی آسانی سے وہ اسے سارے حقوق دے گیا

اور وہ کچھ بھی نہ کر سکی وہ بے وقوف سی لڑکی کتنی آسانی سے اس سے جیت چکی تھی اور وہ کچھ بھی نہ کر سکی وہ بری طرح سے اپنے بال نوچتی غصے سے پاگل ہوئے جارہی تھی

یہ تم نے اچھا نہیں کیا پازیب تمہیں اس کی سزا بھگتنی ہوگی تم نے مجھے دھوکا دیا بہت غلط کیا تم نے اب تم دیکھو گی بریرہ شاہ کیا ہے

اور زایار شاہ اتنی آسانی سے تو میں تمہیں کسی اور کا ہونے نہیں دوں گی تم میرے ہو اور ہمیشہ میرے رہو گے

میں نے تمہارے لئے کیا کچھ نہیں کیا اور تم مجھے اس طرح سے چھوڑ رہے ہو نہیں ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گی میں تمہیں پانے کے لیے میں نے بہت کچھ کیا ہے اور تمہیں میں پا کر رہوں گی

ooooo

ابھی میں نے کہا نہ میرے پیپر زہور ہے ہیں میں نہیں آسکتا شادی پر آپ بار بار مجھے فون کرنا بند کریں

اس شادی سے کہیں زیادہ ضروری میرے پیپر زہیں وہ بے زار لہجے میں بولا

لیکن میری جان یہاں شادی ہے گھر میں۔ گھر کے دود و بچوں کی شادی ہے سنیسا تو سارے فنکشن میں حصہ لے رہی ہے بلکہ سب کچھ وہی سمجھا رہی ہے

سب لوگ تمہاری کمی محسوس کر رہے ہیں مہمان بھی تمہارے بارے میں پوچھتے ہیں پاکیزہ بیگم نے سمجھاتے ہوئے کہا لیکن روحان کچھ بھی سمجھنے کو تیار نہیں تھا

امی وہاں کوئی بھی میری کمی محسوس نہیں کر رہا اور نہ ہی مجھے گاؤں کا ماحول پسند ہے اور نہ ہی وہ گاؤں والی شادیاں میں یہاں خوش ہوں اور کچھ ہی دنوں میں میرے پیپر شروع ہونے والے ہیں

-

میرانی الحال وہاں آنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی میں یہ بورنگ سے شادی اٹینڈ کرنے والا ہوں آپ خود سنبھالیں یہ سب کچھ مجھے نہیں آنا وہاں وہ کہہ کر فون بند کر گیا جبکہ پاکیزہ بیگم کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے

صفدر صاحب ابھی ابھی کپڑے بدلنے کے لیے کمرے میں آئے تو پاکیزہ بیگم کو پریشان کھڑے دیکھا

کیا بات ہے پاکیزہ آپ اتنی پریشان کیوں ہیں سب خیریت تو ہے آپ نے روحان سے بات کی کیا آپ نے بتایا اسے کہ شادی کی رسمیں شروع ہو چکی ہیں اور وہ اب تک گھر نہیں آیا صفدر صاحب ان کے سامنے آر کے

جی میں نے اسے بتایا لیکن وہ کہہ رہا ہے کہ کچھ ہی دنوں میں اس کے پیپر شروع ہونے والے ہیں جن کی تیاری میں وہ بہت بزی ہے پاکیزہ بیگم نظریں چراتے ہوئے بولیں

صاحبزادے پیپر میں کیا کرنے والے ہیں یہ تو ہم سب ہی چار سال سے دیکھ رہے ہیں گھر کی شادی تو اٹینڈ کر لیتا

صفدر صاحب کو برا لگا تھا جبکہ ان کا آف موڈ دیکھ کر پاکیزہ بیگم بھی پریشان ہو گئیں

اس شخص نے ان دونوں بچوں کے لیے کیا کچھ نہیں کیا تھا اور روحان کی خوشی کے لئے ان کی بھتیجی اور بھتیجے کی شادی میں بھی شرکت نہ کر سکا

○○○○○

آج رات مہندی تھی تو سب لوگ اسی کی تیاریوں میں مصروف ہو چکے تھے

لالی کو تیار کرنے کے لئے پالروالی گھر آچکی تھی

اور لالی کو ایک ہی پوزیشن میں بیٹھے تقریباً دو گھنٹے ہو چکے تھے وہ بری طرح سے اکتا چکی تھی ایک تو ہلدی میں جو شیر نے اس کا حال کیا تھا اس کے بعد تو وہ اسے نظر تک نہیں ملانا چاہتی تھی

لیکن افسوس مہندی کی رسم بھی دونوں کی ساتھ ہی ہونی تھی اور وہ جانتی تھی کہ اب وہ اسے پھر سے تنگ کرنے والا تھا

اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ شیر ایسا ہو سکتا ہے وہ تو شیر کو بہت سیدھا سادہ معصوم سمجھتی تھی لیکن وہ کتنا معصوم تھا اسے کل رات پتہ چلا تھا اور کل رات کو لالی خواب سمجھ کر بھول جاتی لیکن یہ شخص تو اسے کچھ بھی بھولنے ہی نہیں دے رہا تھا

اور اب ہر تھوڑی دیر کے بعد اس کے فون پر میسج آتا

تو بتاؤ رات خواب میں تم نے مجھے اپنے کتنے قریب دیکھا اور اب حقیقت میں مجھے اپنے کتنے قریب آنے کی اجازت دے دو گی

اس کے میسج پڑھتے ہی اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا آج تو پار والی کولالی کولالی لگانے کی ضرورت بھی پیش نہیں آرہی تھی

کیوں کہ اس کا چہرے پر کہیں رنگ کھلے ہوئے تھے چہرے کی سرخیاں صاف بیان کر رہی تھی کہ وہ اس شادی سے بے حد خوش ہے

ہاں یہ تو سچ تھا کہ وہ خوش تھی اسے دلہن بننا تھا اور وہ دلہن بننے جارہی تھی لیکن اسے شیر کی دلہن نہیں بننا تھا اور وہ پھر بھی شیر کی دلہن بننے جارہی تھی

اس نے تو سوچ لیا تھا کہ وہ شادی کی پہلی رات ہی شیر کو صاف صاف کہہ دے گی کہ اسے ترکی جانا ہے جانا ہے مطلب جانا ہے اور ہنی مون کے تو وہ ہر گز بھی کہیں آس پاس جانے کا ارادہ نہیں

رکھتی تھی یہ اس کی خواہش تھی کہ وہ ترکی جائے ایک تو ناولوں میں ترکی کو بے حد خوبصورت بیان کیا گیا تھا

اوت ڈرامے والوں نے ترکی کے جوہر و دکھائے تھے وہ تو انہیں میں سے ہی کسی کو اپنا ہمسفر بنانے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن اس کے نصیب میں شیر ہی لکھا تھا اور اب وہ شیر کو اپنی قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول کر چکی تھی

اور ویسے بھی تو شیر کسی ترلی کے ہیر و سے کم نہیں تھا یہ بات اس کا دل کہتا تھا لیکن وہ ماننے کو تیار نہیں تھی

اپنی ہی سوچوں میں گم اس کا فون بجا اس نے مسکین سی شکل بنا کر پالروالی کو دیکھا لگتا ہے آپ کے شوہر آپ سے بے حد محبت کرتے ہیں انہیں کا ہی فون ہو گا دیکھ لیجئے گا اس نے اندازہ لگایا اور لالی نے فون اٹھایا لگتا ہے پالروالی ایسے تو کے لگانے میں ماہر تھی

ہائے اللہ جی یہ کیوں فون کر رہے ہیں مجھے نہیں کرنی بات میں نے نہیں فون اٹھانا اس میں دل میں سوچتے ہوئے فون سائلینٹ پر لگا کر ٹیبل پر رکھ دیا

ارے فون اٹھا لیجئے مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ کا میک اپ تقریباً کمپلیٹ ہے میں باہر جا رہی ہوں آپ ریلیکس ہو کر بات کر لیں پالروالی کو لگا کے وہ شاید وہ اس کی موجودگی میں انکفر ٹیبل محسوس کر رہی ہے

اسی لئے خود وہاں سے اپنا کچھ ضروری سامان اٹھا کر زایار کے کمرے کی جانب چلی گئی جہاں پازیب کے انتظار میں تھی

جبکہ لالی اسی کشمکش میں تھی کہ اسے فون اٹھانا چاہیے یا نہیں دوبار فون بند کر بند بھی ہو چکا تھا جب کہ وہ مہندی کی دلہن کے روپ میں مکمل تیار اپنے آپ کو آئینے میں دیکھتی نظریں چڑا گئی

اسے پتہ تھا کہ وہ خوبصورت ہے لیکن شیر کی دلہن بن کر وہ اتنی حسین لگے گی یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

فون بج کر بند ہو گیا ایک تو وہ اپنی شرم و حیا کی وجہ سے فون نہیں اٹھا سکی دوسری شیر کی بے باک باتیں اسے لرزاکر رکھ دیتی

وہ اپنے آپ کو آئینے میں دیکھنے دوپٹہ سیٹ کرنے لگی جب اس کا فون پھر سے بجاشکر ہے اس بار کال نہیں بلکہ میسج تھا جسے پڑھنے سے پہلے ہی اس کے کان کی لو سرخ ہونے لگی تھی

یا اللہ یا شخص اتنا بے شرم کیوں ہے میں نے آپ سے سیدھا سادہ رومانٹک سا بندہ مانگا تھا وہ آسمان کی جانب دیکھتی فون اٹھا کر دیکھنے لگی

ڈارلنگ فون نہیں اٹھایا تم نے غلط کیا اس کی سزا تمہیں ملے گی تیار رہو بس دو دن کے بعد تم میری دسترس میں آنے والی ہو پھر دیکھنا میں تمہاری ساری نادانیوں کا بدلہ کس طرح سے لیتا ہوں

میسج پڑھ کر اس کے لبوں پر ایک پیاری سی مسکراہٹ کھلی تھی لیکن پھر خود پر لعنت بھیجی۔ اور خود کو ڈپٹا

توبہ ایسا میسج پر کرہنسنے والی کون سی بات ہے اس نے فون دوبارہ وہیں پر رکھا اور خود کو بے شرم کا خطاب بھی دے ڈالا

ہاں لیکن شیر کے اس روپ کو دیکھ کر وہ اندر ہی اندر بہت خوش تھی کہ وہ سوچ رہی تھی کہ شیر ایک بہت ہی بورنگ قسم کا انسان ہو گا بات بات پر اسے ڈانٹے گا پیار تو بالکل نہیں کرے گا لیکن ایسا کچھ نہیں تھا وہ تو بہت پیار کرنے والا اور بہت خیال رکھنے والا انسان تھا

ہاں لیکن وہ بے بہت بے شرم تھا اور لالی کو اس بات کا یقین ہو چکا تھا
بورنگ انسان کے ساتھ زندگی گزارنا پھر آسان ہے لیکن بے شرم انسان کے ساتھ بے حد
مشکل

oooo

ملازمہ نے اسے بتایا کہ پالروالی اس کے کمرے میں اس کا انتظار کر رہی ہے پہلا اس کا دھیان اپنے پہلے والے کمرے پر گیا جس کا دروازہ بند تھا بریرہ بیگم ابھی تک اپنے کمرے سے نہیں نکلی تھی

وہ کل سے اس کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی نجانے وہ اس کے بارے میں کیا سوچ رہی ہو گی
لیکن جو بھی ہو زیار تو خود اپنی مرضی سے اس کے پاس آیا تھا

آورا اس نے اس سے کہا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے وہ کوئی فرائض پورے کرنے کے لیے اس کے پاس نہیں آیا بلکہ اس کی محبت اسے پازیب کی جانب کھینچتی ہے

اور اس بات کا مطلب تو یہی تھا کہ وہ صرف بریرہ بیگم کے کہنے پر اس کے پاس نہیں آیا بلکہ وہ خود بھی اس کے لیے جذبات رکھتا ہے

اور پھر رات اس کا محبت سے بھرپور انداز اسے کیا ضرورت ہے اس سے اظہار محبت یا جھوٹے وعدے کرنے کی اگر وہ اپنے حق لینا چاہتا ہے تو وہ اسے کیسے روک سکتی تھی وہ اس کا شوہر ہے اگر وہ اس کے قریب آنا چاہتا ہے تو اسے روکنے کا کوئی حق نہیں رکھتی تھی

اسے بلا اس کے ساتھ محبت کا ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی وہ اس کے نکاح میں ہے بھلا اسے اس کے ساتھ رشتہ بنانے کے لیے اس کے ترلے کرنے کی کیا ضرورت تھی اور وہ محبت بھرا لمس اسے کہیں سے بھی فرائض کی ادائیگی محسوس نہیں ہوا تھا

اور آج جس طرح اس نے اس کا خیال رکھا ہر رسم میں اس کے ساتھ رہا ان سب باتوں کا یہی مطلب تھا کہ وہ کوئی عام لڑکی نہیں بلکہ زایار شاہ کی محبت ہے

اور یہی حقیقت تھی اور اس حقیقت کو اس کا دل قبول کر چکا تھا بریرہ بیگم کے ساتھ اس کا رشتہ جڑا ضرور تھا لیکن پھر بھی وہ اس رشتے سے خوش نہیں تھا وہ اس کے ساتھ خوش تھا جس سے وہ محبت کرتا تھا

اور کل رات وہ صاف الفاظ میں بتا چکا تھا کہ اس کے ساتھ جوڑا اس کا رشتہ محبت کا ہے اور بریرا کے ساتھ جوڑا شتہ مجبوری کا

وہ اس کے ساتھ رشتہ رکھنا چاہتا ہے۔ اور بریرا کے ساتھ جوڑے رشتے کو نبھانا اس کی مجبوری ہے

وہ دونوں اس کی بیویاں تھیں اور اسے بریرہ کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی مسئلہ نہیں تھا یہی حقیقت تھی کہ وہ کسی کی جواب دہ نہیں تھی اسے کسی کے سامنے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں تھی اس کا شوہر کے ساتھ تھا اسے اور کچھ نہیں چاہیے

○○○○○

سنیابے حد خوفناک تھی وہ اس وقت زاید کے کمرے میں بیٹھی تھی جہاں پالروالی اسے تیار کر رہی تھی

لالی کی ضد تھی کہ اسے اپنے کمرے میں تیار ہونا ہے کیونکہ زارا کا کمرہ شیر کے کمرے کے بالکل سامنے تھا

لیکن پازیب اور سنیہا کو یہیں پر تیار ہونا تھا کیوں کہ یہاں سے وہ با آسانی اپنے کام بھی سرانجام دے سکتی تھی

اور ان کی مائیں بھی تو ہر تھوڑی دیر کے بعد انہیں آواز ہی دے رہیں تھیں پالروالی بھی اچھا خاصہ تنگ آچکی تھی لیکن سچ یہی تھا سینہا کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کیا جاسکتا تھا ورنہ وہ اچھا خاصہ شور مچا دیتی تھی

وہ دونوں تیار ہوتے ہوئے پالروالی سے باتیں کر رہی تھی جب اچانک دروازہ کھولا اور بلیک کلر کی خوبصورت اور اسٹائلش ساڑھی میں بریرانے اندر قدم رکھا اس کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ تھی

جب کہ وہ مسکراتی نظروں سے اسے کو دیکھ رہی تھی لیکن پازیب کو اس کی نظروں سے عجیب سا خوف محسوس ہوا

○○○○

وہ اپنی خوبصورت ساڑھی سنبھالتی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس کے پاس آئی تھی

واو بھابھی ماشاء اللہ آپ کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں اور آخر کار آج آپ نے بھی بال کھل ہی دیئے سنیما اس سے ملتے ہوئے خوشی سے بولی

کھولنے ہی تھے جانو تمہارے بھائی کی فرمائش تھی ورنہ تم نہیں جانتی کتنا ہنگامہ ہوتا منہ بنا کر بیٹھ جاتے اور پھر انہیں منانے میں شادی کے سارے دن ایسے ہی گزر جاتے۔ وہ ہنستے ہوئے بولی تو سنیما کے ساتھ ساتھ پار لروالی لڑکی بھی مسکرانے لگی جب کہ پازیب خاموشی سے سر جھکا گئی

وہ نہیں جانتی تھی کیوں۔۔۔ لیکن اس کے دل میں بریرہ کو دیکھ کر کوئی خوشگوار احساس نہیں جاتا تھا۔ اور بریرہ کا بار بار اپنی طرف دیکھنا بھی اسے عجیب لگ رہا تھا۔ اس کے سر جھکانے پر وہ مسکرائی اور اس کے قریب چلی آئی

تب ہی سنیما کو باہر سے آواز آئی پاکیزہ بیگم اسے پھر سے پکار ہیں تھیں وہ سر پہ ہاتھ مارتی باہر کے جانب بھاگی تھی۔ جبکہ بریرہ اب مکمل طور پر پازیب کے جانب متوجہ تھی

سنو اسے بہت اچھے سے تیار کرنا۔۔۔ آج بہت سے لوگوں سے ملوانا ہے اسے بریرہ اس کے بالکل قریب آتی پالروالی سے کہنے لگی اور ہاتھ اس کی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر چہرہ ذرا سا اونچا کر کے معائنہ کرنے لگی۔

یہ آج بہت خوبصورت لگنی چاہیے۔ ویسے تو ماشاء اللہ سے یہ ہے ہی بہت خوبصورت۔ لیکن میں چاہتی ہوں کہ آج زایار کا درمیان صرف اسی پر جائے۔ وہ باتیں تو پالروالی سے کر رہی تھی لیکن دیکھ اس کے چہرے کی جانب رہی تھی۔ نہ جانے کیوں اسے یہ ساری باتیں بہت عجیب لگ رہی تھی اس سے اپنا چہرہ تک نہ اٹھایا گیا

جی جی بریرہ بیگم آپ پریشان نہ ہوں آپ جیسا کہیں گی میں اسے ویسے ہی تیار کر دوں گی لیکن آپ برا نہ مانیں تو ایک بات پوچھوں۔۔۔؟ پالروالی کچھ ہچکچاتے ہوئے بولے

ہاں پوچھو کیا پوچھنا ہے وہ اپنے بال ایک طرف کرتی نہ جانے اس کے چہرے پر کیا کھوج رہے تھے۔ پازیب نظریں جھکائے بس اس کی نظروں کا اپنے چہرے سے ہٹنے کا انتظار کر رہی تھی۔ جنہیں وہ ہٹانے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

بریرہ بیگم آپ نے ایسا کیوں کیا۔۔۔؟

میرا مطلب ہے اپنے ہی شوہر کی دوسری شادی کروانا مطلب اپنے ہی سر پر سوتن لے آنا اور پھر اس سوتن کا اتنا خیال بھی رکھنا میں نے تو سنا ہے کہ عورت یہ روگ برداشت نہیں کر سکتی اور آپ تو اتنی خوشی سے ان کا خیال بھی رکھ رہی ہیں۔ بھلا آپ کو کیا ضرورت پڑی تھی ایسا قدم اٹھانے کی پالروالی بہت ہی ہچکچاتی ہوئے پوچھ رہی تھی

پالروالی کی بات پر جہاں پازیب شرمندگی سے سر نہ اٹھاپائی وہیں بریرہ کھلکھلا کر ہنسی

شوہر کی خوشی کیلئے کرنا پڑتا ہے میں اپنے شوہر سے بے حد محبت کرتی ہوں۔ انہیں پازیب پسند آگئی تو انہوں نے مجھ سے شادی کی اجازت مانگی۔ اور اگر اسلام انہیں دوسری شادی کی اجازت دیتا ہے تو میں کون ہوتی ہوں روکنے والی

میں اپنے شوہر کی خوشی میں خوش ہوں۔ اور خود اپنے ہاتھوں سے میں پازیب کو بہا کر اس حویلی میں لائی ہوں۔ اور ویسے بھی پازیب اور میرا رشتہ سوتنوں والا نہیں بلکہ سگی بہنوں والا ہے یہ مجھے میری چھوٹی بہن کی طرح عزیز ہے۔

وہ محبت سے پازیب کے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تو اس بار وہ پہلی بار مسکرائی تھی۔

بریرہ بیگم اگر حقیقت بتانا چاہتی تو بتا سکتی تھی کہ وہ بدنامی کی وجہ سے ان کی سوتن بن گئی ہے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا اس کی عزت رکھنے کے لئے انہوں نے یہ سب چھپا لیا

پازیب کے لیے تو یہ احساس ہی کافی تھا کہ زایا اس سے محبت کرتا ہے وہ اسے دیکھ کر پہلے ہی پسند کر چکا تھا یہ توافق تھا کہ اس کے نصیب بھی زایا کے ساتھ ہی جاڑے تھے

بریرہ بیگم آپ کا دل بہت بڑا ہے میں تو کبھی اتنی ہمت نہ کر سکوں بلا اپنے شوہر کی دوسری بیوی خود اپنے ہاتھوں سے بہا کر لانا آسان ہے۔ اللہ نے آپ کو بہت بڑا دل دیا ہے پہلے اپنی سوتن کو خود لانا اور پھر اسے عزت دینا یہ چھوٹے دل والے لوگ نہیں کر سکتے

آپ واقع ہی اپنے شوہر سے بہت محبت کرتی ہیں۔ اللہ آپ کے شوہر اور آپ کی محبت کو ہمیشہ قائم رکھے۔ پارلروالی نے مسکراتے ہوئے کہا

آمین ثم آمین اب تم باہر جاؤ باقی میں خود اسے تیار کر لوں گی وہ اس کے ہاتھ سے بلڈینگ برش لیتے ہوئے بولی

ٹھیک ہے آپ انہیں تیار کریں باہر کچھ لڑکیاں ہیں مجھے انہیں بھی تیار کرنا ہے پالروالی مسکرا کر اپنا سامان اٹھانے لگی جبکہ وہ ابھی تک پازیب کے چہرے کو دیکھ رہی تھی

اور خود اپنے ہاتھوں سے اسے تیار کرنے لگی

تم نے یہ ڈریس پہن لیا میں تمہارے لئے ایک ساڑھی لائی تھی بالکل میرے جیسی تمہیں آج کے فنکشن میں وہ ساڑھی پہنی تھی میں تمہیں تیار کرتی ہوں تم ایسے چیلنج کر لینا وہ اسے تیار کرتے ہوئے مصروف انداز میں بولی

نہیں بریرہ بیگم میں یہی ڈریس پہنوں گی یہ "وہ" لائے ہیں آج صبح ہی انہوں نے مجھے یہ ڈریس دی ہے اور کہا ہے کہ آج رات کے فنکشن میں مجھے یہی پہننی ہے

انکار کرتے ہوئے اس کے لبوں پر ایک شرمیلی سی مسکراہٹ تھی وہ اس کے سامنے چاہ کر بھی زایار کا نام نہ لے سکی جبکہ اس کے انداز پر بریر کا دل چاہا کہ وہ اس کا چہرہ نوچ لے جہاں اس کے شوہر کی محبت کے کہیں رنگ سجے ہوئے تھے

اویہ ڈریس تمہیں زایار نے دی ہے۔ مطلب کے وہ نہیں چاہتے کہ میرے جیسی ڈریس کوئی بھی اور پہنے کبھی کبھی نہ حد کرتے ہیں۔ میں نے انہیں بتایا تھا کہ تمہارے لئے مہندی کی ڈریس میں خود لے کر آئی ہوں

وہ بھی بالکل اپنے جیسی لیکن وہ کہہ رہے تھے کہ تمہارے جیسے کوئی بھی ڈریس نہیں پہن سکتا لیکن مجھے کیا پتا تھا کہ وہ تمہارے لئے الگ ڈریس لے آئیں گے۔ یہ بھی بہت خوبصورت ہے اب تم ساڑھی نہیں پہننا یہ نہ ہو کہ وہ تم پر غصہ ہو جائیں

اور تمہاری کل رات کیسے گزری۔۔۔؟ میں نے بہت سوچا کہ میں اپنے شوہر کو کسی کے ساتھ بانٹ نہیں سکتی لیکن وہ سب کچھ میں مطلبی بن کر سوچ رہی تھی لیکن پھر میں نے یہ فیصلہ کیا کہ تمہارا بھی زایار پر پورا حق ہے تم بھی ان کے نکاح میں ہو اس لئے مجھے اپنے دل پر تھوڑا بہت جبر کرنا ہوگا

زایار تو مان ہی نہیں رہے تھے لیکن میں نے ان کی منتیں کیں انہیں سمجھایا کہ اگر نکاح کر لیا ہے تو حقوق اور فرائض ادا کرنے ہوں گے۔

میں نے ان کو بہت سمجھایا کہ انہیں تمہیں اتنی ہی محبت دینی ہوگی جتنی وہ مجھے دیتے ہیں ایک لڑکی بہت سارے خواب سجاتی ہے اپنے شوہر کے حوالے سے میں جانتی ہوں تمہارے بھی کچھ خواب ہوئے ہوں گے

میں نے زایار کو اپنی قسم دی کہ وہ تمہیں بھی اتنی ہی محبت دیں جتنی وہ مجھے دیتے ہیں کیونکہ تم بھی اتنی ہی چاہت کی حقدار ہو پاؤ گے۔ زایار کو تھوڑا وقت دو پاؤ گے اتنی جلدی ان کے لیے یہ سب کچھ قبول کرنا بہت مشکل ہے۔

یہ رشتہ نبھانا آسان نہیں ہے لیکن میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ وہ شکایت کا موقع نہیں دیں گے۔ وہ تمہیں خوش رکھنے کی پوری کوشش کریں گے۔

ایک شوہر اور بیوی کا رشتہ صرف جسمانی نہیں ہوتا روحانی بھی ہوتا ہے اور مجھے یقین ہے وہ تمہارے اور اپنے رشتے کو پرفیکٹ بنانے کے لیے تمہیں اپنے ساتھ کا اپنی محبت کا یقین ضرور دلائیں گے

تمہیں بھی انہیں وقت دینا ہو گا ہو سکتا ہے فی الحال ان کی ساری باتیں دل سے نہ ہو لیکن ایک وقت آئے گا جب وہ سچ مچ میں تم سے محبت کرنے لگیں گے

فی الحال تو وہ تم میں اور مجھ میں بہت فرق رکھ رہے ہیں کیونکہ وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں ابھی وہ میری جگہ پر تمہیں قبول نہیں کر پارہے شاید اسی لیے تمہارے لیے یہ ڈریس لے آئے

لیکن سب ٹھیک ہو جائے گا رشتے نبھانے کے لیے تھوڑی بہت اجیسٹمیٹ تو کرنی پڑتی ہے اور باقی آج رات میں تمہیں خود تیار کروں گی دیکھنا تم اتنی پیاری لگو گی کہ زایا کا دل اپنے آپ تمہاری طرف کھنچا چلا جائے گا۔

وہ میٹھی زبان سے اس کے دل پر تیر چلا رہی تھی۔

کتنا مشکل تھا یہ قبول کرنا کی ساری باتیں جھوٹی تھی زایا کی محبت وہ لمس وہ وعدے سب جھوٹ تھا یہ سب کچھ تو وہ صرف بریرہ بیگم کی اس قسم کی وجہ سے کر رہا تھا

سچ تو یہ تھا جو بریرہ بیگم اسے بتا رہی تھی اور اگر یہ سب جھوٹ ہوتا تو کیا بریرہ بیگم اتنی آسانی سے یہ سب کچھ قبول کر لیتی اگر یہ ساری باتیں بریرہ بیگم سے چھپی ہوئی ہوتی تو کیا بریرہ بیگم اتنی آسانی سے اس کے پاس آکر اسے تیار کرتی

لیکن اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی محبت نہیں تو نہ سہی لیکن اس کے دل کے ساتھ کھیل کیوں رہا تھا اس کے نازک جذبات کا مذاق اڑا رہا تھا

وہ ساری رات اس کی باہوں میں اس کی محبت کو محسوس کرتی رہی اور حقیقت یہ تھی کہ وہ محبت اس کے لئے نہیں بلکہ اس کی پہلی بیوی کے لئے تھی جسے وہ صرف مجبوری میں ادا کر رہا تھا

لیکن زایار کی وہ ساری باتیں اس کے دل پر بری طرح سے اثر کر رہی تھی وہ کہیں سے بھی جھوٹا نہیں لگا تھا لیکن بریرہ بیگم جو بول رہی تھی تو بھی چوٹ نہیں ہو سکتا تھا وہ اپنے ہی شوہر کے بارے میں ایسا کیسے کہہ سکتی ہے۔ اور وہ جانتی ہیں کہ اس کا شوہر اس کی دوسری بیوی کے ساتھ رات گزار کر آیا ہے تو وہ اتنی تیار ہو کر اتنی خوشی سے باہر کیسے آ سکتی ہے

یقیناً زایار اسے منانے گیا ہو گا اپنی پہلی محبت کا یقین دلانے گیا ہو گا بلکہ پہلی نہیں آخری محبت اسی محبت کے لئے تو وہ یہ سب کچھ کر رہا تھا ایک ان چاہا سار شتہ نبھانا رہا تھا اتنا فریب کر رہا تھا۔ یہ سب کچھ بریرہ بیگم کی بھی قسم کی وجہ سے کھڑا رہا تھا۔ اس کے جذبات ہر ٹنہ ہو اسی لیے اس سے اپنی محبت کا جھوٹا دکھاوا کر رہا تھا

لیکن اس نے کہا تھا بریر پر یقین نہ کرنا اگر وہ بریرہ بیگم سے اتنی محبت کرتا تھا تو وہ کیسے کہہ سکتا تھا کہ بریرہ کے قریب مت جانا۔ شاید اسے ڈر تھا کہ بریرہ اسے سچ بتا دے گی

لیکن اسے ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر وہ بریرہ بیگم سے محبت کرتا ہے تو اسے تو کوئی اعتراض نہیں تھا۔ وہ کون سا اس سے محبت مانگتی تھی۔ لیکن شاید انصاف کا تقاضا یہی تھا۔ اس کے نصیب میں شوہر کی محبت نہیں لکھی تھی۔ وہ صرف اور صرف اپنی پہلی بیوی سے محبت کرتا تھا

وہ شخص اپنی بیوی کی جگہ کسی اور کو دینا ہی نہیں چاہتا تھا وہ بریرہ بیگم کے جیسا ڈریس نہ پہن سکے اسی لیے وہ اس کیلئے ایک نیا ڈریس لے آیا تھا

لیکن اسے بھلا یہ سب کچھ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہاں اسے ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی وہ اسے بریرہ سے محبت کرنے سے روکتی نہیں تھی نہ جانے کیوں اس کا دل بے چین ہو رہا تھا

وہ زیار کی محبت کی تمنائی تھی لیکن وہ اس کا جھوٹا ڈرامہ برداشت نہیں کر سکتی تھی

مجھے ساڑھی پہنی ہے وہ فیصلہ کرتے ہوئے بولی

نہیں نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ایسا مت کرنا ورنہ زایا ر غصہ ہو جائیں گے تم نہیں جانتی
ان کا غصہ بہت خطرناک ہے بریرہ نے انکار کرتے ہوئے کہا

نہیں بریرہ بیگم یہ ڈریس بہت زیادہ بھاری ہے میں اسے پہن کر چل نہیں سکوں گی وہ پھر سے
کہنے لگی تو بریرہ مسکرا دی

ٹھیک ہے تم ساری پہن لو لیکن ہو سکتا ہے زیادہ غصہ ہوں۔ وہ نہیں چاہتے کہ میرے جیسے
ڈریس کوئی بھی اور پہنے یا کوئی بھی میرے جیسا لگے۔ لیکن میں تمہیں منع نہیں کروں گی آخر وہ
میں تمہارے لئے ہی لائی تھی۔ تم یہیں رکو میں ڈریس لے کر آتی ہوں وہ جلدی سے اٹھی اس
سے پہلے کہ وہ زایا کے غصے سے ڈرا انکار ہی نہ کر دے

اگر وہ مجھ پر غصہ ہوئے یا ناراضگی ظاہر کی تو مطلب صاف ہے کہ وہ نہیں چاہتے کہ بریرہ جیسا
ڈریس میں پہنوں یا کبھی بھی ان کے جیسے لگوں۔ اور اگر ایسا ہوا تو میں صاف کہہ دوں گی اگر وہ
مجھے محبت نہیں دے سکتے تو نہ سہی میرے ساتھ محبت کی یہ جھوٹے ڈرامے بھی نہ کریں

اور اگر انہوں نے مجھے یہ ڈریس پہننے پر کچھ بھی نہ کہا تو مطلب بریرہ بیگم جھوٹ بول رہی ہیں اور زایار مجھ سے محبت کرتے ہیں وہ اپنے چھوٹے سے دماغ پر جتنا زور ڈال رہی تھی اتنی ہی اس کی ٹینشن بڑھتی جا رہی تھی دل کہہ رہا تھا کہ زایار کی محبت پر یقین کرے لیکن بریرہ کی باتیں

○○○○

وہ بالکل ایک جیسی ڈریسز میں باہر آئی تھی دونوں نے ہی بلیک کلر کی بے حد خوبصورت ساڑھی پہن رکھی تھی جو ان دونوں پر ہی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی ہر دیکھنے والا ان کی تعریف کر رہا تھا

صفیہ بیگم نے ان دونوں کو دیکھا تو ان کے چہرے پر پریشانی سی چھا گئی۔

بیٹا تم نے یہ ڈریس کیوں پہن لی زایار جو ڈریس تمہارے لیے پسند کر کے لایا تھا وہ نہیں پہنی تم نے وہ بریرہ کی بجائے اس سے مخاطب ہوئیں

وہ بہت زیادہ بھاری تھی اس میں چلا نہیں جا رہا تھا اس لیے یہ پہنی اس نے بہانہ بنایا

لیکن بیٹا زیار آپ کو ساڑھی پسند۔۔۔۔۔

رہنے دیں آپ تائی امی اتنی پیاری لگ رہی ہے اور ویسے بھی لیڈیز فنکشن ہے یہاں کون سا کوئی
مرد حضرات ہیں جو زیار کو مسئلہ ہوگا اور اس کا بہت دل چاہ رہا تھا یہ ڈریس پہننے کا تو میں نے دے
دی

زیار والی ڈریس وہ پھر کبھی پہن لے کی ضروری تھوڑی ہے یہی پر پہننا وہ بے حد غصہ سے بولی
تھی اس کا لہجہ پازیب نے بھی بڑی شدت سے نوٹ کیا تھا

تم اپنی پسند تک محدود رکھو بریرہ ضروری نہیں کہ ہر چیز تمہاری مرضی کے مطابق ہو۔ پازیب
بیٹا مہندی کا فنکشن ہے ایسے میں ساڑھی پہننا کچھ عجیب لگتا ہے تم اس ڈریس کو چیلنج کر دو وہ سخت
انداز میں بریرہ سے کہتی پازیب سے مخاطب ہوئیں

اب تم میں تیار ہو گئی ہوں بیگم صاحبہ۔ وہ ابھی کچھ اور بھی کہنا چاہتی تھی کہ ہال میں زیار کے
ساتھ شیر اور زاہد نمودار ہوئے

زایار کی متلاشی نظر اسی کی تلاش میں ادھر ادھر بھٹک رہی تھی جب نظر سامنے ہی اس کے ساڑھی میں لپٹے وجود پر پڑی لمحے میں ہیما س کی پیشانی شکن آلود ہو گئی۔ اس کامیابی پر بریرا کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

وہ لمحے کی دیر لگائے بغیر اس کے سر پر سوار ہوا

کس کی اجازت سے یہ گھٹیا اور بیہودہ لباس پہنا ہے تم نے۔۔ وہ بریرہ کو سرے سے نظر انداز کرتا اس سے سوال کرنے لگا

مجھے۔۔۔ اچھا لگا۔۔۔ میں نے پہن۔۔ لیا وہ ہکلاتے ہوئے بولی

کان کھول کر سن لو لڑکی تمہیں وہی چیز اچھی لگنی چاہیے جو تمہارے شوہر کو پسند ہو ایک منٹ کے اندر یہ یہ گھٹیا اور بے خدا ڈریس چینج کر کے آؤ ورنہ اس طرح کے ساتھ میں تمہیں بھی آگ لگا دوں گا۔ وہ بے حد غصے سے دھارتے ہوئے بولا۔

اگر اسے مہمانوں کا احساس نہ ہوتا یقیناً اس کی آواز بھی ان کی ہو چکی ہوتی

زایا ریٹار کو میں بتا رہی ہوں اسے کہ تمہیں یہ لباس پسند نہیں تم اس طرح سے غصہ مت ہو میں سمجھاتی ہوں صفیہ بیگم نے بیچ میں آنا چاہا

میں نے کہا جاؤ یہ ڈریس چینج کر کے آؤ وہ ایک دفعہ پھر سے بے حد سے اس کی طرف بڑھا۔ لیکن پازیب کے تو پیر اس کا غصہ دیکھ کر جیسے زمین پر ہی جم گئے تھے۔

وہ بے حد غصے سے اس کی طرف بڑھا اور اس کی کلائی تھا میں اسے تقریباً گھسیٹتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ گیا۔

جہاں گھر کے سب لوگ پریشان ہو چکے تھے وہی بریرہ کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ تھی

○○○○○

وہ اسے گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لایا۔ اور بنا اس کی پرواہ کیے اس کی ساڑھی کا پلو تھام کر کھینچا

نفرت ہے مجھے اس لباس سے جو بدن چھپانے کی بجائے نمایاں کرتی ہے

اس کے وجود سے لپٹے کپڑے کو الگ کرتے وہ الماری کے پاس آیا تھا پازیب کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگے یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اس کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرے گا

وہ بریرہ کا جیسا ڈریس پہننے پر اس پر غصہ ہو گا تو وہ اسے صاف کہہ دے گی کہ اس کی دکھاوے کی محبت کی ضرورت نہیں۔

لیکن وہ یوں کرے گا۔ کتنا توہین آمیز لمحہ تھا۔ اب کہاں تھا احساس کے نازک جذبات کا کیا آپ کو یہاں کوئی نازک جذبات نہیں رکھتی تھی۔ کیا وہ اپنے شوہر سے کوئی عزت ڈیزرو نہیں کرتی تھی -

وہ الماری سے وہی شرارہ نکال کر اس کے پاس آیا جو آج صبح اس نے اس کے لئے آن لائن آرڈر منگوایا تھا کیونکہ وہ رات کو ہی یہ ڈریس دیکھ چکا تھا کہ بریرہ نے اسے غصہ دلانے کے لیے پازیب کے لیے اپنی ساڑھی منگوائی ہے

بریرہ اچھی سی جانتی تھی کہ وہ اس طرح کے گھٹیا ترین لباس بھی کتنی نفرت کرتا ہے۔ اس نے اسے غصہ دلانے کے لیے ہی پازیب کو یہ ڈریس پہنے اس کے لئے دیا تھا۔

لیکن پازیب کا فرض بنتا ہے کہ وہ ڈریس پہنے جو اس کا شوہر سے لے کر گیا ہے۔ اس کا شوہر اس کی ہر ضرورت کو پوری کر رہا ہے تو وہ کسی اور کی مرضی پر چل رہی تھی

ایک بات کان کھول کر سن لو پازیب تمہارا تعلق مجھ سے ہے مجھے نہیں پتا کہ بریرہ کے ساتھ اس کمرے میں دو گھنٹے تم نے کون سی میٹنگ کی ہے لیکن اگر تمہیں یاد ہو تو میں نے تمہیں بریرہ کے قریب جانے سے منع کیا تھا

وہ اس کے قریب آکر اس کے بلاؤز کی ڈوریاں کھولنے لگا پازیب نے اسے روکنے کیلئے ذرا سی مزاحمت کی جو اس کی آنکھوں میں تیرتے غصے کو دیکھ کر دم توڑ گئی۔

مجھے میری بیوی کو چھپا کر رکھنا پسند ہے اگر وہ اپنا آپ ظاہر کرنا چاہتی ہے تو میرے سامنے کرے۔ تمہارے وجود کی رعنائیاں دیکھنے کا حق صرف میرے پاس ہے۔ خود کو چھپا کر رکھو سب کی نظروں سے تم صرف میری ہو اس کی شرٹ کی آستین کو اس کے بازو سے نکالتے بے حد محبت سے اس کی آنکھیں صاف کرتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا

تمہیں یہ لباس پہننے کا شوق ہے میں ڈھیر لگا دوں گا۔ لیکن صرف اس کمرے کی حد تک وہ نرمی سے اس کی شرٹ کی ڈوریاں بند کرتا اسے سمجھا رہا تھا

بریرہ بیگم بھی تو آپ کی بیوی ہیں انہیں تو منع نہیں کیا آپ نے ساڑھی پہننے کے لئے اس کی محبت سے بھرپور انداز اور نرم و نازک لمس پر وہ ایک بار پھر سے اس کے لب و لہجے میں کھونے لگی تھی۔ لیکن پھر بھی وہ آنسو بہاتی شکایت کر گئی

میں نے تمہیں سمجھایا تھا نا کہ اس عورت سے میرا کوئی تعلق نہیں اور اگر میرا اس عورت سے کوئی تعلق ہی نہیں تو میں اسے کسی بھی چیز کے لئے منع کیوں کروں میرا تعلق تم سے ہے تم پر حق رکھتا ہوں۔ لیکن تمہیں منع کروں گا باقی اپنی ناراضگی رات کے لئے اھوار رکھ لو بہت محبت سے مناؤں گا وہ اس کے لبوں کا بوسہ لیتا اس کا چہرہ صاف کرنے لگا

بریرہ پازیب کو اس کے خلاف کر رہی تھی یہ بات تو سمجھ گیا تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ یہ چھوٹی سی لڑکی اپنا دماغ ہر گز نہیں رکھتی

بریر اس کے دماغ کا استعمال کر رہی تھی اور اسے اپنی اس نازک سی جان کو بریرہ کے چلوں سے
بچا کر رکھنا تھا

oo

نیچے مہندی کی رسم شروع ہو چکی تھی زایار اور پازیب اب تک واپس نہیں آئے تھے

بریرہ کو یقین تھا کہ اس کی پلاننگ کے مطابق ہی سب کچھ ہو رہا ہو گا یقیناً زایار نے اسے بہت زیادہ
ڈانٹا ہو گا

یا ممکن ہے کہ ایک آدھ تھپڑ بھی اسے لگا ہی دے

اسے یاد تھا شادی کے دو ماہ بعد اس نے ایک فنکشن میں ساڑھی پہنی تھی جس پر زایار نے خوب
نا پسندیدگی کا اظہار کر کے اسے منع کیا تھا لیکن اس وقت زایار سے ہوئی تازی تازی لڑائی کے
باعث بریرہ نے اسے جتایا تھا

کہ اگر وہ اسے اپنی بیوی ہونے کے حقوق نہیں دیتا تو بھول جائے کہ وہ بھی اسے شوہر ہونے کا رعب جمانے دے گی۔ اور وہاں پر ان دونوں کی لڑائی اتنی بھر گئی تھی کہ شادی کے دو ماہ بعد ہی زایار نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا

وہ اسے نرمی سے سمجھانے کی بہت کوشش کر چکا تھا اور جب وہ نرمی سے نہیں مانی تو زایار نے اپنی عزت کی خاطر اس کے منہ پر تھپڑ تک لگا دیا تو شکایت سکندر شاہ تک جا پہنچی تھی

سکندر شاہ نے ابھی ابھی اپنا بھائی کھویا تھا انہیں اپنی بھتیجی حد درجہ عزیز تھی اس کے بعد سکندر شاہ نے زایار کی بہت زیادہ بے عزتی کی اور اسے بریرہ سے معافی مانگنے کے لیے بھی کہا لیکن زایار معافی مانگے بنا ہی گھر سے غائب ہو گیا

اور پھر ایک ماہ بعد واپس آیا تھا جب اسے پتہ چلا کہ بریرہ گر گئی ہے اور یہ ہادی کو مارنے کی پہلی کوشش تھی جس کے بعد اسے یہ سننے کو ملا تھا کہ وہ ایک غیر ذمہ دار شوہر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک غیر ذمہ دار باپ بھی ہے جسے اپنی بیوی اور ہونے والے بچے کی کوئی پروا نہیں۔

کمرے میں آنے کے بعد بھی بریرہ اس سے خوب لڑی تھی ہاں لیکن اسے بالکل احساس نہیں تھا کہ اس کا شوہر کیا چاہتا ہے اور کیا نہیں اسی دن زایار نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اسے کسی چیز کے لئے کبھی منع نہیں کرے گا

اس نے خود ہی سوچ لیا تھا کہ وہ اس پر کوئی حق نہیں رکھتا۔ اس نے بریرہ کو بہت موقع دیے کہ وہ اپنی غلطیاں سدھارے

لیکن جو بریرہ کو چاہیے تھا وہ زایار اسے نہیں دے سکتا تھا اپنے ماں باپ اپنے گھر بہن بھائی سے ہر تعلق ختم کر کے وہ چاہتی تھی کہ وہ ہمیشہ کے لئے اس کے ساتھ پیرس یا کسی اور ملک میں چلا جائے۔ ورنہ اس کا نقصان اسے اس بچے کے روپ میں اٹھانا پوگا

زایار نے اسے سمجھانے کی کوشش کی وہ اس کی غلطی معاف کرنے کو تیار تھا اس نے کہا تھا کہ اس کے ساتھ اس رشتے کو نبھانا اس کے لئے مشکل ہے لیکن اپنے باپ اور اس کی کوکھ میں پلنے والے بچے کے لئے وہ یہ سمجھوتا کرے گا

وہ ہر ممکن طریقے سے اسے خوش رکھنے کی کوشش کرے گا یہاں تک کہ اس کے بچے کو اپنا نام بھی دے گا لیکن وہ اسے بار بار مارنے کی کوشش نہ کرے۔ لیکن بریرہ پر تو تب بھی ایک ہی دھن سوار تھی۔

اس یہ خاندان نما بٹھر نہیں چاہے تھا اور نہ ہی اپنی کوکھ میں پلنے والا بچہ اسے چاہئے تھا لیکن زایار کو یہ بچہ چاہے تھا۔ کیوں کہ وہ اپنے سب سے عزیز دوست کی آخری نشانی کو مرنے نہیں دے سکتا تھا

○○○○○

مہندی ہے رچنے والی۔۔۔

ہاتھوں میں گہری لالی۔۔۔

کہیں سکھلیاں اب کلیاں

ہاتھوں میں کھلنے والی ہیں۔۔۔

تیرے من کو جیون کو

نئی خوشیاں ملنے والی ہیں۔۔۔

اوو وہریا لی بنو۔۔۔۔۔۔۔۔

لے جانے تجھ کو گڑیا۔۔۔

آنے والے ہیں سیاں۔۔۔

تھامیں گے آکے بیاں

جھوٹے کی شہنائی

انگنائی انگنائی۔۔۔

مہندی ہے رچنے والی۔۔۔

ہاتھوں میں گہری لالی۔۔۔

سینہا بڑے مزے سے دلہن بنی لالی کے سامنے ڈانس کرتے ہوئے ساتھ ساتھ گانا بھی گنگنا رہی تھی جو کہ لالی خود بھی بہت انجوائے کر رہی تھی۔ اور ساتھ ہی ساتھ بیٹھے ہوئے اس کا خوب ساتھ دے رہی تھی

کیونکہ اپنی شادی پر پوری طرح سے انجوائے کرنا تو اس کا خواب تھا جو اس نے پورا کرنا تھا۔ شادی میں موجود ہر کسی کو یہ پیاری سی دلہن بہت اچھی لگ رہی تھی جو اپنی شادی کی ایک ایک رسم کو مکمل زندہ دلی سے انجوائے کر رہی تھی

ہاں لیکن سکندر صاحب کے آتے ہی اس کا منہ بن جاتا جس کی وجہ پوچھنے پر اس نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ وہ مجھے ڈانٹیں گے غصہ کریں گے اور آپ کہیں گے کہ میرے کام بھی ایسے ہی ہیں

اس کی باتوں پر پہلے تو سکندر صاحب بہت ہنسے لیکن بعد میں اسے یقین دلایا کہ وہ شیر کو اسے کبھی بھی ڈانٹنے نہیں دیں گے ہاں اگر وہ حق بات پر اسے ڈانٹے غصہ کرے تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا

لیکن لالی کو یہاں بھی سکون نہیں ملا تھا کیونکہ وہ اپنی کرتوتوں اور حرکتوں سے اچھی طرح سے واقف تھی اسلئے سکندر شاہ کے سامنے اس کا منہ بن جاتا جس پر سکندر شاہ بھی اسے خوب نظر انداز کرتے

اس وقت سکندر شاہ یہاں تھے نہیں تو اس کا حق بنتا تھا کہ وہ مہندی کی اس رسم کو خوب انجوائے کرے۔ کیونکہ سکندر شاہ کے سامنے آتے ہی اس نے ایک بار پھر سے منہ بنا لینا تھا تاکہ وہ ان سے وعدہ لے سکے کہ شیر اس پر کبھی بھی غصہ نہیں ہوگا اسے کبھی بھی نہیں ڈانٹے گا اور اگر اس نے ایسا کیا تو وہ اس کی خوب خبر لیں گے

لیکن یہ الگ بات ہے کہ سکندر شاہ کسی بھی طریقے سے اس کے ہاتھ نہیں لگ رہے تھے ویسے تو وہ منہ بنا کر ان سے ہر بات منوالیتی تھی لیکن یہاں اس کا کہیں پر بھی کوئی ڈرامہ نہیں چل رہا تھا

ہر چیز اپنی جگہ ہاں لیکن شیر کی ڈانٹ سے اسے بہت ڈر لگتا تھا وہ جانتی تھی کہ اس کا مونچھڑ غصے کا تیز ہے وہ تو کہتی تھی کہ غصہ کرنا اس کی ہوبی ہے اور اس کے ساتھ بھی وہ اپنا فیورٹ مشغلہ جاری رکھے گا

اسی لیے وہ پہلے پہلے ہی اپنا کوئی مضبوط انتظام کر لینا چاہتی تھی

○○○○○

سب مرد حضرات باہر کی جانب تھے اور باہر بھی کافی آتش بازی کا سماں تھا۔ وہاں باہر لڑکوں نے بھی اپنی دھوم مچا رکھی تھی۔

یہاں اندر لڑکیاں ناز و نزاکت سے ڈھولکی رکھے مہندی لگائے گانے گارہی تھی اور وہاں باہر مرد لوگ اپنے کھیل اپنے شوق اپنے انداز میں پورے کر رہے تھے

یہاں اندر لڑکوں کا نہ بالکل منع تھا۔ یہ وہ پہلی رسم تھی لڑکوں کے بغیر ہو رہی تھی پہلے تو ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا ساری رسم ایک ساتھ ہی ہونی تھی لیکن نہ جانے پاکیزہ بیگم کو کیا سوچی کہ انہوں نے صاف صاف کہہ دیا

کہ اب مہندی کی رسم ایک ساتھ نہیں ہوگی لڑکے الگ کریں گے اور لڑکی کی الگ ہے اور ویسے بھی یہ رسم الگ سے ہی ہوتی ہے ایک ہی گھر میں رہنے کی وجہ سے انہیں ساری رسم ایک ساتھ کرنی پڑ رہی تھی

لیکن مہندی کی رسم ایک ساتھ نہیں ہوگی کیونکہ پہلے ہی ہلدی کو لالی انجوائے نہیں کر پائی انہوں نے یہ بات بہت زیادہ نوٹ کی تھی کہ جب شیر لالی کے قریب آکر بیٹھا تو لالی کے چہرے پر لالی تو آگئی لیکن اس کا ہنستا مسکراتا چہرہ اسنجیدگی میں ڈھل گیا تھا

فطرتی شرم و حیا یا کچھ اور لیکن لالی اپنی ہلدی کو انجوائے نہیں کر پائی تھی اور یہ بات انہیں بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی کیونکہ ہر وقت ہنستی مسکراتی لالی نے کہا تھا کہ وہ اپنی ساری رسموں کو بہت انجوائے کرے گی

لیکن شیر کے ہوتے ہوئے ہر مشرقی لڑکی کی طرح اس کے چہرے پر بھی شرم و حیا کے گلاب سے کھلتے تھے

اس کے بعد ہی پاکیزہ بیگم نے فیصلہ کیا تھا کہ مہندی کی رسم الگ الگ ہوگی۔ سب لوگ ماجود تھے لیکن پازیب نہیں تھی۔ اور سب کو پتہ تھا کہ زایار اسے کمرے میں لے کر گیا ہے

پاکیزہ بیگم اور صفیہ بیگم بہت پریشان تھیں جبکہ بریرہ خوش تھی وہ کیونکہ ان دونوں میں پہلی درار وہ ڈال چکی تھی پازیب کو ساڑھی پہنا کر وہ جانتی تھی کہ اس وقت زایار کا غصہ سوانیزے پر ہوگا

oooo

ہاتھوں میں۔۔۔۔

ان ہاتھوں میں۔۔۔۔

لکھ کے مہندی سے۔۔۔۔

سجنا کا نام۔۔۔۔۔

ہاتھوں میں۔۔۔۔

ان ہاتھوں میں۔۔۔

جیسے پڑھتی ہوں۔۔۔۔

میں صبح و شام۔۔۔۔

اس کی مہندی کے ساتھ شیر کا نام لکھا گیا تو سنیہا اسے چھڑاتے ہوئے گانے لگی وہ تھی تو صدا کی
بے شرم لیکن یہاں اسے شرم آرہی تھی جبکہ سنیہا بھی اپنا خوف بھلائے خوب انجوائے کر رہی
تھی لیکن بار بار کسی کی انجان نظروں کو محسوس کر کے دل کانپ جاتا

پھر پاکیزہ بیگم نے اسے آج خوب مستی کرنے کی اجازت دے دی تھی تو وہ اپنے ڈر کو خود پر حاوی
نہیں کر سکتی تھی

یاد مجھے جب ان کی آئے۔۔۔۔

ہائے رے ہائے بڑا ستائے۔۔۔۔

یاد مجھے جب ان کی آئے۔۔۔

ہائے رے ہائے بڑا ستائے۔۔۔۔

دیکھوں صورت میں۔۔۔

ان کی صبح و شام۔۔۔

ہاتھوں میں۔۔۔۔

ان ہاتھوں میں۔۔۔۔

لکھ کے مہندی سے۔۔۔

سجنا کا نام۔۔۔۔۔

ہاتھوں میں۔۔۔۔

ان ہاتھوں میں۔۔۔

جیسے پڑھتی ہوں۔۔۔۔

میں صبح و شام۔۔۔۔

سنیہا آہستہ آہستہ لہراتی اس کے پاس آئی اور اس کی مہندی کی فوٹو بنائی۔۔ لالی نے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ شیر کو فوٹو بھیج چکی تھی۔ لالی نے ناراضگی کے اظہار کے طور پر اسے گھورا کیونکہ مہندی لگے ہاتھوں سے وہ اور کچھ نہیں کر سکتی تھی جبکہ سنیہا اسے شرارتی نظروں سے دیکھتی ایک بار پھر سے ڈانس کرنے لگی

اب اس کے بن۔۔۔۔۔

نہ لاگے من۔۔۔۔۔

وہ جو گی ہے۔۔۔۔

میں ہوں جو گن۔۔۔

سپنے دیکھوں میں۔۔۔

سجن کے صبح و شام۔۔۔۔

ہاتھوں میں۔۔۔۔

ان ہاتھوں میں۔۔۔۔

لکھ کے مہندی سے۔۔۔۔

سجنا کا نام۔۔۔۔۔

ہاتھوں میں۔۔۔۔

ان ہاتھوں میں۔۔۔

جیسے پڑھتی ہوں۔۔۔۔

میں صبح و شام۔۔۔۔

سنیما مزے سے گنگنا تے ہوئے ڈانس کر رہی تھی جبکہ لالی ناراضگی کا اظہار پر منہ بنائے ہوئے
اسے گھور رہی تھی اس نے اپنی دوست کو منانے کی خاطر ڈانس کرتے ہوئے اپنے کان پکڑے تو
نہ چاہتے ہوئے بھی لالی مسکرا دی

○○○○○

زایار کا ایک ہی دوست تھا جس سے وہ کبھی کچھ نہیں چھپاتا تھا۔ اس کا جگری دوست حارث جس
سے وہ بے حد محبت کرتا تھا زایار اور اس کی دوستی بچپن کی تھی۔ لیکن وہ پڑھائی کے سلسلے میں
پیرس چلا گیا

جہاں کی ایک یونیورسٹی میں بریر اور حارث پہلی بار ملے اسی دن اس نے زایار کو بتایا تھا کہ اس کی چچا کی بیٹی اور وہ ایک ہی یونی میں ہیں اور پھر حارث نے اس سے بات کی اس نے بتایا تھا وہ اس سے دوستی کر چکی ہے۔

آہستہ آہستہ بریرہ کو لے ہر حارث کے جذبات بدل گئے حارث اسے بے حد پسند کرتا تھا وہ اس سے محبت کرنے لگا تھا بریرہ بھی اتنی خوبصورت کے وہ کسی کی بھی پسند ہو سکتی تھی

حارث نے اسے بتایا کہ بریرہ بھی اسے پسند کرتی ہے اس نے بریرہ کو شادی کیلئے پروز کیا ہے اور بریرہ نے اس کا پروزل قبول بھی کر لیا ہے۔ وہ ایک ایک بات اس سے سنیں کرتا تھا

یہ سب کچھ جان کر اسے بے حد خوشی ہوئی تھی کیونکہ حارث ایک بہترین انسان تھا اور اسے یقین تھا کہ اسے پانے والی لڑکی خوش قسمت ہوگی کیونکہ وہ پر چیز کو شدت سے چاہتا تھا۔ اور جس سے محبت کرتا تھا اس کے لیے جان بھی دے سکتا تھا

لیکن پھر اسے پتہ چلا کہ بریرہ پاکستان آرہی ہے اور بابا نے بریرہ کا رشتہ اس کے ساتھ طے کر رکھا ہے

یہ ساری باتیں اس کے لئے بہت عجیب تھی انہیں قبول کرنا بھی بے حد مشکل تھا لیکن زایا نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ دو محبت کرنے والوں کو کبھی پچھڑنے نہیں دے گا۔

جب بریر پاکستان آئی اس نے صاف الفاظ میں بریرہ کو جا کر کہہ دیا تھا کہ وہ جانتا ہے کہ وہ اور حارث ایک دوسرے سے بے حد محبت کرتے ہیں۔ اور اسے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے وہ ان دونوں کو ملوایئے گا لیکن بریرہ تو اس کے نقوش میں کھو چکی تھی اسے تو کسی حارث سے کوئی لینا دینا نہ تھا۔ بہت جلد اس نے اپنی محبت بدل لی تھی

بریرہ کے الفاظ سن کر اس کا دماغ گھوم گیا جب بریرہ نے یہ کہا حارث کے ساتھ اس کی دوستی کی وجہ صرف یہ تھی کہ اس کے بابا نے اس کا خرچا بند کر دیا تھا۔

اسے کوئی ایسا بندہ چاہیے تھا جو اس کے اخراجات اٹھا سکے ورنہ حارث سے اسے کوئی مطلب نہیں ہے اور نہ ہی وہ اس سے کسی قسم کی کوئی محبت کرتی ہے اور نہ ہی وہ اس سے کوئی رشتہ رکھنا چاہتی ہے۔

پیرس میں دن میں دس لڑکے اسے پرپوز کرتے ہیں تو کیا وہ سب سے شادی کرے گی

یہ ساری باتیں جان کر زیار کو بھی بہت تکلیف پہنچی تھی کیونکہ اسے اچھے سے پتا تھا کہ حارث کے لیے بریرہ کیا ہے

وہ حارث کے جینے کی وجہ تھی وہ سے بے حد محبت کرتا تھا اور وہ زیار یہ بھی جانتا تھا کہ وہ دونوں اس رشتے میں کتنے آگے بھر چکے ہیں لیکن اس کی نظروں میں اس کی محبت کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی۔

وہ کبھی بریرہ جیسی لڑکی کو اپنے دوست کو دھوکا نہیں دینے دے سکتا تھا اسی لئے اس نے حارث کو یہ ساری باتیں بتادی تھی کہ وہ اس کے ساتھ صرف وقت گزار رہی تھی کیونکہ اسے پیسوں کی ضرورت تھی

حارث کو اس کی کسی بات پر یقین نہ آیا تو وہ خود بریرہ کے پاس چلا گیا جبکہ بریرہ زیار سے شادی کرنے کے لیے حامی بھر چکی تھی پر اس نے حارث کے سامنے بھی کھلے الفاظ میں کہہ دیا کہ اب وہ زیار سے شادی کرے گی

کیونکہ اسے زایار پسند آگیا ہے زایار ہی وہ انسان ہیں جو اس کے ساتھ سوٹ کرتا ہے جو خوبصورت ہونے کے ساتھ بے حد پرکشش شخصیت کا مالک ہے حارث جیسا عام شکل و صورت انسان پریوں جیسی خوب صورت لڑکی کے ہر گز قابل نہیں

اور زایار حارث سے کہیں زیادہ دولت مند اور امیر ہے تو وہ بلا ایسے لڑکے سے شادی کیوں کرتی جو اس کی خواہشات بھی پورا نہیں کر سکتا تھا اور اس کے ساتھ سوٹ بھی نہیں کرتا تھا۔

بریرہ کی حقیقت جاننے کے بعد حارث بُری طرح سے ٹوٹ گیا۔ زایار نے ایک دوست ہونے کا فرض نبھاتے ہوئے اس کی بہت مدد کی اس کا ساتھ نبھایا لیکن شاید اس کی زندگی ہی اتنی تھی۔

ڈپریشن کی وجہ سے وہ صرف ایک ماہ میں اس کی موت ہو گئی۔ اس کی حالت بہت بگڑ گئی تھی اپنے آخری وقت میں وہ زایار کا نام بھی بھلا چکا تھا اگر کوئی یاد تھا تو صرف بریرہ۔ جس کا نام آج بھی اس کے کمرے کی پردیوار پر لکھا تھا

۔ اس کی موت نے زایار کو بھی بری طرح سے توڑ دیا تھا حارث کی موبائل ڈیٹیل میں پچھلا ایک ماہ مسلسل بریرہ کو کال کرتے ہوئے گزرا تھا جن میں سے کچھ کال بریرہ نے رسیو کی اور بے حساب کال ایسی تھی جو اس نے رسیو ہی نہیں کی

بہت سارے میسجز میں بس یہی بات لکھی تھی کہ وہ بریرہ سے بے حد محبت کرتا ہے وہ دن رات محنت کر کے اس کی ہر خواہش کو پورا کرے گا اسے زندگی میں کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دے گا

اس کے رونے تڑپنے پر بھی بریرہ کو رحم نہیں آیا تھا۔ ایک ماہ وہ کس درد میں رہا یہ سوچتے ہوئے بھی زیار کا دل کانپ جاتا تھا لیکن بریرہ اسے ایسے بھلا چکی تھی جیسے حادثہ نام کا کسی شخص کو وہ جانتی ہی نہیں

جہاں حادثہ کی موت نے زیار سے اس کا بیسٹ فرینڈ چھین لیا تھا وہی

دوسری طرف اس نے خود اس رشتے سے صاف انکار کر دیا تھا وہ خود بھی بریرہ جیسی لڑکی کو کبھی اپنے جیون ساتھی کے روپ میں قبول نہیں کر سکتا تھا

ہاں اسے ایک پاک دامن پاکیزہ معصوم سی لڑکی چاہیے تھی وہ اپنی شریک حیات کے روپ میں ایک ایسی لڑکی کو دیکھتا تھا جو اپنے مکمل جذبات کے ساتھ اس کی زندگی میں شامل ہو اور وہ جانتا تھا

کہ وہ خود بھی ایک ایسی ہی لڑکی کے قابل ہے اس نے اپنے جذبات اپنے خیالات اپنی محبتیں ایک انسان کے لیے محدود رکھی تھی

تو کیوں کرتا بریرہ سے شادی جو اپنے جذبات کو جگہ جگہ فروخت کر چکی تھی ہاں اسے بریرا قبول نہیں تھی۔ اس کے انکار کرنے کے بعد بابا اس سے بہت ناراض ہو گئے جبکہ بریرہ نے اس سے شادی کرنے کے لیے حامی بھر لی تھی۔ اور ہر وقت سکندر صاحب کے پے ساتھ گزارتی

وہ زایار کو اپنی پہلی نظر کی محبت کا قرار دے چکی تھی۔ وہ اسے حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو گئی لیکن زایار کی نظروں میں بریرہ کو محبت کرنے کا کوئی حق نہیں تھا

جو دوسری کی محبت کو استعمال کرتے ہیں بھلا انہیں بھی محبت کرنے کا حق ہوتا ہے۔۔۔؟ بریرہ محبت کا دعویٰ کیسے کر سکتی تھی جب کہ وہ اس لفظ کے معنی سے بھی بے خبر تھی

سب کو بہت سمجھانے کے بعد بھی بریرہ زبردستی اس کی زندگی میں شامل ہو گئی اس نے بریرہ سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھا کیوں کہ اسے دیکھتے ہی اسے اپنے دوست حارث کی یاد آتی تھی۔ جو آج اس کی وجہ سے اس دنیا میں نہیں تھا اور بریرہ کو اس بات کا کوئی افسوس بھی نہ تھا

شادی کے ایک ماہ کے بعد اسے پتہ چلا کہ بریرہ پریگنٹ ہے اس عورت پر اسے بھروسہ نہیں تھا لیکن ڈی این اے رپورٹ کے بعد اسے پتہ چلا کہ وہ بچہ حارث کا ہے اور یہ حارث سے اس کی محبت ہی تھی کہ وہ اس کی آخری نشانی کو مرنے نہیں دے سکتا تھا

ہاں اس نے اپنے دوست کے لئے اس حقیقت کو سب سے چھپا لیا وہ خود گھوٹا رہا مگر تارہا لیکن اس نے حارث کے بچے کو مرنے نہ دیا ہادی اس کے لیے بے حد عزیز تھا کیونکہ وہ اس کے جان سے عزیز دوست کی آخری نشانی تھا

اور وہ اسے ناجائز نہیں کہلوا سکتا تھا۔ وہ حارث کی روح کو تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا تھا اس لیے اس نے بریرہ کو ایک نارمل زندگی گزارنے کی آفر کی جب ہادی پیدا ہوا تو وہ تمام تلخیاں بھلا کر اس کی طرف بڑھا تھا ہاں وہ اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہو گیا تھا

وہ اسے ہادی کے لئے اسے ایک موقع دینا چاہتا تھا لیکن جب بریرہ نے ہادی کو دودھ میں زہر دے کر مارنے کی کوشش کی تب وہ حد پار کر گئی اس کے بعد وہ کسی موقع کے لائق نہیں تھی

وہ ہادی کے معاملے میں بریرہ پر کبھی یقین نہیں کر سکتا تھا۔ اور وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے بریرہ کی حقیقت سب کے سامنے رکھی تو بابا کا تو نہ جانے کیا حال ہو گا لیکن ہادی اس سے چھن جائے گا

بریرہ نے اسے مارنے کی کوشش کی اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا یہاں تک کہ اس نے میڈیکل رپورٹ نارمل ڈیلیوری کیس کے ثبوت تیار کر چکی تھی

جب ہادی پیدا ہوا تو بے حد کمزور تھا لیکن اس نے رپورٹ میں ہادی کو ایک سات ماہ کا بچہ ثابت کر دیا۔ اس وقت زایار کو صرف اور صرف ہادی کی جان بچانے کی فکر تھی وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ ساری رپورٹ کب تیار کروائی۔ ہادی کے پیدا ہونے پر اس کی جان کو بہت خطرہ تھا اور زایار کو صرف اور صرف اس کی جان عزیز تھی اس وقت وہ کسی چیز پر دھیان نہیں دے رہا تھا

وہ بریرہ کے بارے میں کسی کو کچھ بھی نہ بتا پایا کیونکہ وہ جانتا تھا اگر وہ بریرہ کو کچھ کرتا ہے یا اس کی حقیقت کسی پر ظاہر کرتا ہے تو قانونی طور پر الگ ہونے کے بعد ہادی کو بریرہ کے حوالے کر دیا جائے گا

کیوں کہ ڈی این اے رپورٹ سے یہ بھی ثابت ہو جائے گا کہ ہادی اس کا نہیں بلکہ حارث کا بچہ ہے اور وہ اس پر کسی قسم کا کوئی حق نہیں رکھتا

ہادی کے لیے اس نے خاموشی اختیار کر لی تھی

نکاح سے ایک ہفتے بعد ہی بریرہ کے بارے میں ساری حقیقت چاچو جان چکے تھے اسی وجہ سے ان کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا چاچو نے آخری وقت میں زایار سے بریرہ کے لئے ایک موقع مانگا تھا اور اس سے کہا تھا

کہ میری بیٹی کو طلاق دے کر مجھے شر مندہ مت کرنا چاہے تم اس کے ساتھ کوئی تعلق مت رکھو لیکن اسے آزاد مت کرنا ورنہ وہ سہی غلط کافرق ختم کر دے گی میری بیٹی غلط ہے تمہارے قابل نہیں ہے لیکن میں باپ ہوں اپنی بیٹی کو بدعا نہیں دے سکتا اسے خود سے الگ مت کرنا زایار کہ میں یہ سوچ کر سکون سے مر سکوں گا کہ میری بیٹی محفوظ ہے

اس نے اپنے مرتے ہوئے چاچا سے وعدہ کیا تھا کہ چاہے جو بھی ہو جائے وہ بریرہ کو طلاق نہیں دے گا لیکن اگر بریرہ خود اس سے الگ ہونا چاہیے اس سے طلاق مانگے تو وہ انکار بھی نہیں کرے گا

اسے لگا تھا کہ کبھی نہ کبھی بریرہ سدھر جائے گی لیکن نہیں وہ ایک الگ گھر چاہتی تھی وہ کسی اور ملک میں رہنا چاہتی تھی اسے پیسہ دولت ہر چیز چاہیے تھی لیکن روک ٹوک نہیں وہ ہادی کے لیے یہ سب کرنے کو بھی تیار ہو گیا لیکن اسے ہادی کے وجود سے نفرت تھی

اور وہ زایار سے محبت کا دعویٰ کرتی تھی اور زایار سے محبت ہی تھی کہ سب کے بغیر رہ سکتی تھی لیکن زایار کے بغیر نہیں اگر زایار کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ کب کی طلاق مانگ کر یہاں سے جا چکی ہوتی لیکن زایار کو حاصل کرنے کا جنون ایسا تھا کہ وہ دن رات اس کے طعنے برداشت کر سکتی تھی

اس کے خاندان کی غلامی برداشت کر سکتی تھی یہاں تک کہ سوتن برداشت کر سکتی تھی لیکن زایار سے علیحدگی نہیں۔

لیکن اب اسے پازیب سے خوف آرہا تھا اتنی آسانی سے پازیب اس کی زندگی میں آئی زایار کو اس سے محبت ہوئی وہ اس سے نکاح کر کے اسے حویلی میں اسی کے بل بوتے پر لے آیا اور وہ کچھ نہ کر سکی تھی زایار نے اس کا کھیل اسی پر الٹا کر ایک نئی زندگی کی شروعات کر لی تھی

لیکن ان سات سالوں میں وہ زایار کی رگ رگ سے واقف ہو گئی تھی اسے کیا پسند تھا کیا نہیں وہ سب کو جانتی تھی اور وہ بہت آسانی سے پازیب کو زایار کی زندگی سے نکال سکتی تھی اور وہ ایسا ہی کر رہی تھی

اسے اپنی وہ لڑائی اچھے سے یاد تھی اور وہ جانتی تھی کہ زایا بے حیائی نفرت کرتا ہے اسے اس طرح لباس سے بے حد نفرت کرتا ہے اور وہ پازیب کو ایسا لباس ہر گز نہیں پہننے دے گا۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب سامنے سیڑھیوں سے اسے پازیب کا ہاتھ تھامے وہ نیچے اترتا نظر آیا

اس وقت وہ اسی لباس میں تھی جو صبح زایا اس کے لئے لے کر آیا تھا اس کے چہرے پر کوئی غصہ کوئی ناراضگی نہیں تھی

جب کے ساتھ اترتی وہ اٹھاتی جھکاتی نگاہیں بار بار اس کے چہرے پر ڈالتی اس کے لب مسکراتے اور نگاہیں جھک جاتیں

مطلب وہ اس سے ناراض نہیں تھی ایسا کچھ نہیں ہوا تھا جیسا وہ سوچ رہی تھی یعنی اب اگلا وار اور خطرناک کرنا تھا وہ پازیب کو نفرت بھری نظروں سے دیکھ لالی کی جانب متوجہ ہو گئی جو سبز رنگ کے خوبصورت لہنگے میں مہندی کی دلہن بنی بے حد پیاری لگ رہی تھی

زایار نے پازیب کو لالی کے پاس چھوڑ کر سخت نگاہوں سے اشارہ کیا کہ وہ بریرہ کے قریب نہ جائے اور نہ ہی وہ بریرہ سے بات کرے۔

جب کہ پازیب سوچ رہی تھی کہ اگر بریرہ نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی تو وہ اسے نظر انداز کیسے کرے گی جبکہ زایار کی نگاہیں ہر وقت اسی پر تھی۔ وہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس سے غافل نہیں تھا اب وہ بریرہ کو اپنی زندگی سے کھیلنے کا موقع نہیں دے سکتا تھا

○○○

سنیہا نے اس کے فون پر دونازک مہندی سے سجے ہاتھوں کے بیچ اس کا نام لکھے تصویر بھیجیں تو بے ساختہ ہی اس کے لبوں کو ایک خوبصورت سی مسکراہٹ نے چھوا ایک خوشگوار احساس اس کے چاروں سو پھیل گیا

اور اگلے ہی لمحے اس نے سنیہا کے نمبر کو پیچھے کرتے لالی کے نمبر پر کال کر ڈالی۔ دوسری طرف وہ جو آرام سے بیٹھی اپنی مہندی کے سوکھنے کا انتظار کرتے ہوئے سنیہا کے ڈانس کو انجوائے کر رہی تھی

موبائل کی سکرین پر اس کا نام جگمگاتا دیکھتے ہی اچھل پڑی۔ یہ بلاکیوں فون کر رہا ہے یہاں نہیں آ
سکتا تو کیا اب فون پر جان نکالے گا

کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہیں۔۔؟

خیریت تو ہے۔۔!

پالروالی جو اس کے بالکل ساتھ بیٹھی اس کے پیروں پر مہندی لگا رہی تھی اس کے اس طرح
اچانک گھبرانے پر سوال کرنے لگی اس نے نفی میں سر ہلایا

آپ کا فون بج رہا ہے ساتھ ہی بیٹھی دوسری لڑکی نے کہا۔ سکرین پر مونچھر لکھا صاف نظر آ رہا تھا
۔ اس نے گھبراہٹ کو چھپاتے ہوئے مسکرانے کی کوشش کی

جب کہ پالروالی نے بنایا اس کے کسی اشارے کو سمجھے فون کو لیس کرتے ہوئے اس کے کان کے
ساتھ لگا دیا

ہیل۔۔۔ہیلو۔۔۔اس کے منہ سے الفاظ تو ٹوٹ کر نکلے تو دوسری طرف لبوں پر جاندار تبسم آیا تھا۔ مطلب اس کے پسے چھوٹنے کے لیے شہر کا نام ہی کافی تھی۔

ہیلو کی بچی اس مہندی کو اپنے بے حد قریب دیکھنا چاہتا ہوں اس کی خوشبو کو محسوس کرنا چاہتا ہوں آج رات آؤں گا تم سے ملنے کے لیے تو پہلے ہی بتا رہا ہوں کسی قسم کی کوئی ہوشیاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ پچھتاؤ گی

فیوچر قریب میں بالکل بھی اچھا شوہر ثابت نہیں ہوگا۔ چہرے پر دلکش مسکراہٹ لئے وہ اسے دھمکا رہا تھا

جبکہ دوسری طرف لالی خاموشی سے بیٹھی اس کو سن رہی تھی کیونکہ اتنے لوگوں کے بیچ میں اور کچھ نہیں کر سکتی تھی

میں کچھ کہہ رہا ہوں تم سن رہی ہو نہ۔۔۔؟ دوسری طرف سے تھوڑی رو عب دار آواز میں کہا گیا

ج۔۔۔جی سن رہی ہوں۔۔۔وہ گھبرا کر بولی یہ نہ ہو کہ جواب نہ پا کر وہ اپنی مونچھوں سمیت یہاں پہنچ جائے۔ اور وہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔ اب تو وہ پہلے جیسا نہیں تھا جو تھوڑا بہت ڈانٹ کر چھوڑ دیتا

اب تو اس کی سزا بھی بدل چکی تھی۔ پہلے تو ڈانٹ کر جان نکلتا تھا اور اب اپنی قربت اور بے باک باتوں سے

مطلب کے تمہیں کوئی اعتراض نہیں میرے آنے پر۔۔۔؟ شاید وہ اس کی کنڈیشن سمجھ گیا تھا تبھی مزید شوخ ہوا

میں۔۔۔ بعد میں۔۔۔ بات کروں۔۔۔ گی فی الحال۔۔۔۔۔
بعد میں نہیں ابھی میرے سوال کا جواب دو۔ کیا آج رات میرے تمہارے کمرے میں آنے پر تمہیں کوئی اعتراض ہے۔۔۔؟ وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

میں نے۔۔۔ کہا نہ ہم۔۔۔۔۔ بعد میں۔۔۔ بات کریں۔۔۔ گے فی الحال۔۔۔ میں
مہندی۔۔۔ لگا رہی ہوں۔۔۔ وہ مدھم آواز میں بولی۔ اس کے لفظ لفظ میں گھبراہٹ تھی

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے جو پوچھا ہے اس کا جواب دو ہاں یا نا وہ ایک بار پھر سے اس کی بات کاٹ گیا۔۔

نہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہ لبوں پر زبان پھرتے ہوئے بڑی مشکل سے بھول پائی
مطلب کہ اب تم مجھے انکار کرو گی۔۔ اور تمہیں لگتا ہے کہ تمہارے ایسا کرنے سے میں نہیں
آؤں گا وہ رو عبد ار آواز میں بولا وہ اسے مزید مشکل میں ڈالتا اس کا امتحان لے رہا تھا

نہیں میں۔۔۔۔

گڈ تمہیں مجھے انکار کرنا بھی نہیں چاہیے۔ کیونکہ تمہارے اقرار یا انکار سے مجھے کوئی فرق نہیں
پڑتا ان سب چیزوں کا حق تم نکاح سے پہلے رکھتی تھی اب تو تم اپنے آپ پر بھی اپنا کوئی حق نہیں
رکھتی وہ ایک بار پھر سے اس کی بات کاٹ گیا

ٹھیک ہے اب مہندی لگاؤ۔۔ اور خوبصورت سی لگاؤ مجھے مہندی سے بھرے ہوئے ہاتھ بہت
پسند ہیں۔ مہندی سے بڑے ہوئے ہاتھوں کا مطلب ہوتا ہے خوشیوں سے بھری زندگی اسی لیے
تم اپنے ہاتھوں میں کوئی بھی جگہ خالی مت رہنے دینا اور باقی میں خود آکر کمرے میں چیک کر لو نگا
کہ تم نے میری بات مانی ہے یا نہیں

چلو شاباش اب تم انجوائے کرو آخر تمہاری انجوائمنٹ کی خاطر ہی تو میں یہاں باہر ان فضول
لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوں کرنا تو مجھے یہ چاہیے تھا کہ تمہارے ساتھ بیٹھ کر تم سے پیار بڑی میٹھی
باتیں کرنی چاہیے تھی

لیکن نہیں ایسا کرنے سے تمہاری انجوائمنٹ خراب ہو جاتی ہے۔۔۔ سچ بتاؤ کیا پاکیزہ چاچی کو تم نے میری شکایت لگائی ہے نہ۔۔۔۔؟ وہ شاکی انداز میں پوچھ رہا تھا

ن۔۔۔ نی۔۔۔ نہیں بالکل بھی۔۔۔۔ نہیں میں بھلا ایسا۔۔۔۔ کیوں کروں گی اس الزام پر وہ فوراً اپنی صفائی دینے لگی

تم ایسا کیوں کرو گی یہ بات مجھ سے زیادہ بہتر تم جانتی ہو۔۔۔ خیر ان سب باتوں کو بھی ہم بعد میں دیکھ لیں گے۔۔۔ ابھی کے لیے تم آزاد ہو خوب انجوائے کرو وہ کہتے ہوئے آہستہ سے فون بند کر گیا۔

اس کے چہرے پر ایک پیاری سی مسکراہٹ آئی تھی لیکن سامنے سنیہا کو اس کی طرف شرارتی نظروں سے دیکھتے ہی وہ اسے گھورنے لگی

اس کے انداز سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ بعد میں اس کی خوب بینڈ بجانے والی ہے اب اچانک ہی وہ اسے اچھا لگنے لگا تو اس میں اس بے چاری کا کیا قصور تھا

اب نکاح کے بعد محبت تو ہو ہی جاتی ہے اس نے اپنے دل کو سمجھانے کے لیے ایک مضبوط وجہ تلاش کر لی تھی

لیکن محبت۔۔۔۔۔ کیا وہ شخص اس کے اتنے قریب آچکا تھا کہ وہ اس سے محبت کرنے لگی تھی۔ کیا یوں ہی محبت ہو جاتی ہے بے وجہ ہی۔ وہ اسے ناپسند تو کبھی بھی نہیں تھا۔

لیکن اسے پسند کرنے کی بھی تو کوئی وجہ نہیں تھی اس کے پاس۔ مگر وہ سب کو پسند تھا زایا نے کہا تھا کہ وہ اس کے لیے ایک بہترین ساتھی ہے اور وہ ہمیشہ سے اس کے لئے اس کی پہلی پسند تھا

بابا کو اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں تھا بلکہ انہیں تو یہ ان کی بیٹی کی خوش قسمتی لگی تھی امی اپنی بے وقوف بیٹی کے لئے اتنے ہونہار بھتیجے کا رشتہ پا کر بے حد خوش تھیں

اور وہ بھی اس رشتے سے خوش تھی کیونکہ اس رشتے میں سب کی خوشی تھی۔ اور اب تو اس کے اپنے دل میں بھی گد گدی ہونا شروع ہو چکی تھی۔

اس کے دل نے چپکے سے سرگوشی کر کے کہا تھا کہ تمہیں محبت ہو رہی ہے یا شاید ہو چکی ہے۔

لیکن فی الحال وہ اس بات کو قبول نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ وہ تو اس کے منہ سے سننا چاہتی تھی
۔ ہاں نکاح کے فوراً بعد ہی اس کے دل میں ایک ننھی سی خواہش نے جگہ بنائی تھی اور وہ خواہش
یہی تھی کہ اس کا مونچھر خود اس سے اظہارِ محبت کرے

اور وہ جانتی تھی کہ ایسا ضرور ہوگا۔ وہ شخص کھل کر اپنے جذبات کا اظہار کرنے والا ہے اسے جو
چیز اچھی یا بری لگتی ہے وہ کھلے دل سے اعتراف کرتا ہے۔ تو کیا اپنی محبت کا نہیں کرے گا۔

لالی نے سوچ لیا تھا جس دن اظہارِ محبت کرے گا اس دن وہ بھی اپنے دل کی ان سرگوشیوں کو سن
کر اپنا دل کھول کر اپنے مونچھر کے سامنے رکھ دے گی

○○○○○○

وہیں رک جاؤ بریرہ کہاں جا رہی ہو تم صفیہ بیگم نے اسے سیڑھیاں چڑھتے دیکھ کر روک لیا
اوپر جا رہی ہوں اپنے کمرے میں وہ انہیں دیکھ کر جواب دینے لگی انداز کافی نرم اور میٹھا تھا لیکن
سامنے کھڑی عورت اس کے رکھ سے واقف ہو چکیں تھیں

اب اوپر تمہارا کوئی کمرہ نہیں ہے تمہارا کمرہ نیچے ہے اس لیے بہتر ہوگا کہ اب تم نیچے ہی رہو وہ
سختی سے کہہ رہیں تھیں بریرہ نے ایک نظر انہیں دیکھا اور پھر دو سیڑھیاں اتر کر نیچے اور ان کے
رو برو آکر رکی

میں تھوڑی دیر کے لئے اوپر جا رہی ہوں مجھے پازیب سے کچھ بات کرنی ہے وہ بہت نارمل انداز میں بات کر رہی تھی

میرا نہیں خیال کہ تمہیں اس سے کوئی بھی بات کرنی چاہیے جاؤ تھک گئی ہوگی جا کر آرام کرو پازیب بھی آرام کر رہی ہے۔ وہ سختی سے کہتی مڑ کر جانے لگیں

آپ کے بیٹے نے کیا آپ کو باڈی گارڈ رکھ لیا ہے پہلے میرے بیٹے کا اور اب میری سوتن کا اس کے الفاظ نے ان کے قدم روکے تھے

تم جو مرضی سمجھ لو لیکن نہ تو اب تم میرے بیٹے سے کسی قسم کا کوئی کھیل کھیل سکتی ہو نہ ہی تم ہادی کو کوئی نقصان پہنچا سکتی ہو اور نہ ہی پازیب کے قریب جاسکتی ہو۔ اس لیے بہتر ہوگا کہ اپنے کھیل بند کر لو

ورنہ وہ دن دور نہیں جب تمہاری حقیقت سب کے سامنے آئے گی اور تم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گی

کوئی حقیقت کی بات کر رہی ہیں تائی امی میں ایک جیتی جاگتی حقیقت ہوں آپ کے بیٹے کی بیوی اور آپ کی بہو۔ ہوں اور آپ کی یہ بہو آپ کے بیٹے سے بے حد محبت کرتی ہے

بس کرو بریرہ دیکھ چکی ہوں میں تمہاری محبت تمہیں محبت میرے بیٹے سے نہیں بلکہ اپنے آپ سے ہے۔ تمہیں صرف اور صرف خود سے مطلب ہے اپنی ذات تک مفاد پرست ہو تم

اگر تمہیں میرے بیٹے سے محبت ہوتی تو اب تک سدھر چکی ہوتی اگر تمہیں میرے بیٹے سے محبت ہوتی تو یہ چالبازیاں بند کر کے اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرتی خود کو اس کی پسند میں ڈالنے کی کوشش کرتی۔ ارے تمہیں تو اپنے باپ کی موت پر بھی شرم نہ آئی

اور تم بات کرتی ہو محبت کی۔۔۔ محبت تو پازیب کرے گی اور وہ تمہیں بتائے گی کہ محبت کسے کہتے ہیں۔ جس خود پسندی کو محبت کا نام دیتی ہو نہ تم وہ محبت نہیں ہے۔ تم تو جانتی بھی نہیں ہو محبت کسے کہتے ہیں

اور میرے پاس تمہیں بتانے کا وقت بھی نہیں ہے یہ کام میں اپنی بہو پر چھوڑ دوں گی فی الحال تم یہاں سے جاسکتی ہو وہ اپنے قدم اوپر کی جانب مت لے کر جانا کیوں کہ زایا تمہیں پازیب سے دور رکھنے کے لیے کہا ہے

اور تمہیں اس سے دور ہی رہنا چاہیے۔ وہ سختی سے بولیں۔ بریرہ کا موڈ بھی خراب ہو چکا تھا اب اس کا بھی اوپر جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا وہیں سے انہیں غصے سے گھورتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی

oooo

تمہیں نہیں لگتا روز اس کی تصویریں بنانے سے بہتر ہے کہ تم اس سے مل آؤ۔۔۔ وہ چھت پر کھڑا آرام سے سگریٹ پیتے فصائیں کچھ تلاش لر رہا تھا جب سیڑھیوں سے تراب کی آواز آئی

میرے پاس ایسا کوئی حق نہیں کہ رات میں روز اس سے بے خوف ہو کر ملنے جاؤں یا اسے دیکھوں۔ میں اس پر کسی قسم کا کوئی حق نہیں رکھتا تب تک جب تک وہ میرے نکاح میں نہیں آتی۔ وہ دھواں فضا میں چھوڑتا ایک نظر اسے دیکھ کر چہرہ پھیر گیا

میرے دوست اس کے لئے ایکشن لینا پڑتا ہے اس حق کو حاصل کرنے کے لئے تھوڑی سے ہمت دکھانی پڑتی ہے۔

اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ تم بنادرخت پر چڑھے یا بنا پتھر مار کے پھل کو توڑنے کی کوشش کرے اسے حاصل کر پاؤ گے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے

تمہیں اس پھل کو توڑنے کے لئے یا تو درخت کے اوپر چڑھنا ہو گا ورنہ پتھر مار کر توڑنا ہو گا تبھی وہ تمہاری گود میں آکر گرے گا

میں کوئی مالی نہیں ہوں تراب اور نہ ہی یہاں بات کسی پھل کی ہو رہی ہے۔ یہاں بات تیری بھابھی کی ہو رہی ہے۔ اور یہ بات میں خود بھی بہت اچھے سے سمجھتا ہوں کہ اسے حاصل کرنے کے لئے مجھے سب گھر والوں سے بات کرنی ہو۔ اور تو یہ باغچے والی مثالیں نہ دیا کر کیونکہ ابھی یہ صحیح وقت نہیں ہے

تو کب آئے گا صحیح وقت۔۔۔؟ ابھی بات نہیں کرے گا تو کب کرے گا اول ریڈی تو لیٹ ہے یار کب کرے گا تو شادی وہ تیرے مقابلے میں کھڑا آدمی میرا سالازا یا رشاہد و سری شادی کر کے دونوں بیویوں کے ساتھ خوش باش لائف گزار رہا ہے اور ایک تو ہے جس کی پہلی ہی نہیں ہو رہی تجھے پتا ہے نہ تیری شادی ہو گی تبھی میری باری آئے گی تراب جذبات میں آکر بولا

اور یہ بات تو عالم پہلے ہی جانتا تھا کہ وہ آخر اس کی شادی کے پیچھے کیوں پڑا ہے ایک دفعہ باتوں ہی باتوں میں اماں نے کہہ دیا تھا کہ عالم کی شادی کے بعد رات اور سنیہا کے بارے میں سوچا جائے گا

اور تراب اب جلد سے جلد سنیہا کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا تھا اور اس میں کچھ غلط بھی نہ تھا وہ اس کی بچپن کی محبت تھی وہ جب دس ماہ کی عمر میں پہلی بار لندن سے پاکستان ان کی حویلی میں آئی تھی تو سنیہا وہ پہلی انسان تھی جس نے ترات کو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا

اپنی ماں کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتادیکھ وہ چھوٹا سا بچہ ٹوٹ چکا تھا اسے دنیا کی ہر چیز سے نفرت ہو چکی تھی اور پھر بیوی کی موت کے چھٹے ہی دن جب وہ اپنی دوسری بیوی کو گھر لے آئے تراب نے خود کو ایک کمرے تک محدود کر لیا

اسے نفرت ہو گئی تھی اپنے ہی باپ سے۔ ماں کے علاوہ سب رشتے ایسے جھوٹے لگتے تھے اور ماں کے چلے جانے کے بعد سب سے تعلق ختم کر دیا تھا

جب اس دس ماہ کی چھوٹی سی بچی نے پہلی بار قدم اٹھائے۔ وہ تو کبھی کسی کی پرواہ نہیں کرتا تھا سنیما کے پہلے قدم پر گرنے پر وہ خود بخود اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا

اور سنیما کی طرف اس کی توجہ سب کو یہ بات سوچنے پر مجبور کر دیا تھا کہ سنیما تراب کے لئے ایک بہترین ہمسفر ثابت ہوگی اور تب ہی بنا ان دونوں کی مرضی جانے بنا ان دونوں کو اس رشتے کا مطلب سمجھنے کا موقع دیئے شاہ حویلی کے لوگوں نے انہیں ہمیشہ کے لئے ایک کر دیا۔

دونوں ہی نا سمجھ تھے۔ بعد میں وہ ان دونوں کا نکاح ان کے خوش میں کروانے والے تھے۔ اس وقت صرف ان کو ایک مضبوط رشتے میں باندھا گیا تھا تا کہ وہ بعد میں اس رشتے کو ختم نہ کر سکیں

اور پھر واصف شاہ کی طلاق کے بعد یہ رشتہ بھی بس نام کا رشتہ ہی رہ گیا کیونکہ پاکیزہ بیگم نے کیس جیتے ہی اپنے دونوں بچوں کو کہ لوگوں سے ہمیشہ کے لئے الگ کر دیا

وہ ان سے ہر رشتہ توڑ چکیں تھیں لیکن تراب اور سنیما کا رشتہ کبھی نہیں ٹوٹ سکتا تھا اور عالم جانتا تھا کہ اپنی زندگی کی ہر سانس کے ساتھ تراب نے سنیما سے پیار نہیں عشق کیا ہے۔ وہ کبھی بھی اس سے دور نہیں رہا تھا

سنیہا کی زندگی کا لمحہ لمحہ اس کی آنکھوں کے سامنے گزرا تھا سنیہا اس سے جڑے رشتے کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی لیکن وہ دن دور نہیں تھا جب وہ اسے ہمیشہ کے لئے اپنے پاس لے کر آنے والا تھا

حیدر صاحب تو کتنی بار کہہ چکے تھے کہ وہ پاکیزہ بیگم اور ان کی اولاد سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتے بہتر یہی ہے کہ تراب سنیہا کو طلاق دے کر اس رشتے کو بھی ختم کر دے

لیکن تراب جانتا تھا کہ اس کا باپ کس کی زبان بولتا ہے اور اس عورت کی وہ کبھی نہیں سن سکتا۔ اسے اگر دنیا میں کسی سے نفرت تھی تو وہ تھی اور اس کی ماں کی جگہ لینے والی نر جس بیگم سے

ہاں وہ عورت جس کی وجہ سے اس کی ماں مر گئی جس کی وجہ سے اس نے اپنا واحد رشتہ کھو دیا۔ وہ نر جس بیگم سے کتنی نفرت کرتا تھا یہ گھر کے سب لوگ ہی جانتے تھے اس لئے کبھی بھی تراب کو کسی نے نر جس بیگم کو سمجھنے یا ان کے قریب جانے پر مجبور نہیں کیا تھا

اور یہ اس کی نفرت ہی تھی کہ نر جس بیگم چاہ کر بھی کبھی اس کے قریب نہ آ سکی وہ اپنی شخصیت میں قید رہنے والا شخص تھا عالم کے علاوہ اسے کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا

ایک عالم ہی تھا جو اس کی رگ رگ سے واقف تھا۔ اس کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے اس سے دوستی کرنے کے لیے عالم نے بہت محنت کی تھی۔ اور یہ اس کی کوششوں کا ہی صلہ تھا کہ تراب خود سے نکل کر اور اس کی طرف متوجہ ہوا تھا

اور سچ تھا وہ جس چیز سے محبت کرتا تھا اسے ٹوٹ کر چاہتا تھا اور اس کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا اس نے اپنی زندگی میں دو ہی لوگوں کو اتنی اہمیت دی تھی ایک عالم اور دوسری سنیہا اس کی زندگی جیسے انہیں دو لوگوں پر ختم ہوتی تھی۔ باقی دنیا کے لیے وہ ایک پزل گیم تھا جیسے سمجھانا آسان نہیں

○○○○○

یہ آخری رات تھی۔ کل وہ ہمیشہ کے لئے اپنے مونچھڑ کے کمرے میں شفٹ ہونے والی تھی کل سے زندگی بدلنے والی تھی پتہ نہیں آگے کیا ہونے والا تھا اپنی آنے والی زندگی کو سوچ کر وہ بہت زیادہ نروس ہو رہی تھی

اس وقت بالکل تیار بیٹھی تھی سبز دلہن کے لباس میں وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی جب اسی کمرے میں لے آیا گیا تو اس کے موبائل پر پہلے ہی میسج آیا ہوا تھا

میرے آنے تک چینیج مت کرنا اس نے سوچا کہ وہ اس کی بات کیوں مانے اسے چینیج کر لینا چاہیے

لیکن بہت کوشش کے باوجود بھی وہ ایسا نہیں کر پائی وہ شیر کے جذبات کو نظر انداز نہیں کر سکتی تھی شاید وہ خود بھی چاہتی تھی کہ شیر اس کے کمرے میں آکر اس کی تعریف کرے تبھی تو کب سے اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی

کبھی آئیے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا خوبصورت روپ دیکھتی تو کبھی کھڑکی کے پاس آکر اس کی راہ دیکھتی جب اچانک دروازہ بجا

اسی بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ دروازے کے راستے آئے گا اس نے فوراً آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو سامنے ہی تکیہ سینے سے لگائے آدھی سوئی آدھی جاگی کیفیت میں اس کے سامنے سنیہا کھڑی تھی

مجھے اکیلے کمرے میں ڈر لگ رہا ہے لالی میں تمہارے ساتھ سونے والی ہوں وہ کہہ کر بنا اس کا جواب سنے آگے بھری اور اس کے بیڈ پر اپنا تکیہ رکھ کر لیٹ گئی پھر اس کی طرف دھیان گیا تو حیرت سے اٹھ بیٹھی

یہ کیا لالی تم نے اب تک چینیج نہیں کیا بے وقوف لڑکی سارے دن کی تھکی ہوئی ہو اور صبح بھی تو ایک ہی پوزیشن میں سارا دن بیٹھنا ہے

جاؤ جا کر فوراً سے چینیج کرو اور آرام کرو وہ اسے سمجھاتے ہوئے فکر مندی سے بولی تولالی کے پاس کوئی بہانہ نہیں تھا اس لئے وہ بھی سر ہلاتی اپنا فون اٹھا کر واش روم میں گھس گئی

سب سے پہلا کام اس نے شیر کو میسج کرنے کا کیا تھا اور کہا تھا کمرے میں مت نہ سنیہا یہی سوری ہے وہ جو اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھتا نہیں کون سی گفتگو میں مصروف تھا اس کے میسج پر قہقہہ لگا کر ہنسا

کیا ہوا کیوں ہنس رہے ہو کوئی تازہ تازہ جوک ہے تو مجھے بھی سنا دو زاہد نے اس کے موبائل پر تانک جھانک کرنے کی کوشش کی تو اس نے اپنا فون چھپا لیا

اوہ اچھا بھابھی جی نے جوک بھیجا ہے پھر بھلا ہمیں کون سنائے گا پرائیویٹ والا جوک خود ہی پڑھ کے ہنس لے وہ شرارتی انداز میں بولا

اس نے گھور کر اسے دیکھا شکر ہے زایا یہاں سے جا چکا تھا

اور اس کا بھی یہاں رکنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا کیونکہ وہ زاہد اور باقی دوستوں کے اٹھنے کا انتظار کر رہا تھا کہ ان کے جانے کے بعد وہ لالی سے مل جائے۔ اب لالی سے ملنے تو جا نہیں سکتا تھا تو ان کو بتروں کی بکواس کیوں سنتا

اسی لیے انہیں گڈنائٹ کہتا خود بھی سونے کے لئے چلا گیا

ooooo

اپنی گردن پر چبھن سی محسوس کرتے ہوئے اس کی آنکھ کھل گئی۔ زایا اس کی گردن پر جھکا بے حد نرمی سے اپنا لمس چھوڑ رہا تھا۔ اس کے بے باک بوسوں میں شدت تھی

جب کہ اس کا ہاتھ اس کی کمر کے گرد لپٹا اسے خود میں سمیٹ رہا تھا اس نے اس کے کالر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے خود سے ذرا دور کرنے کی ناکام کوشش کی جب زایا نے اس کے دونوں بازو تھام کر بیڈ پر تکیے سے لگا دیے

میں نے تم سے کیا کہا تھا تم مجھے بریرا کے قریب یا اس سے بات کرتی نظر نہ آؤ۔ میری بات تمہیں سمجھ میں نہیں آئی تھی وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر ضرور سخت لہجے میں بولا

جبکہ اپنے بے باک لمس سے وہ اس کی سانس بند کر دینا چاہتا تھا۔ پازیب کی آواز جیسے حلق میں دب گئی تھی

وہ خود مجھ۔۔۔۔۔ سے بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔ میں نے ان سے۔۔۔ کوئی بات نہیں کی
۔۔۔۔۔ پازیب نے اپنی صفائی دینے کی کوشش کرنے لگی جب زایا اس کے لبوں پر جھکا آہستہ
سے اس کے لبوں کو چومتے وہ پیچھے ہٹا تو پازیب کی نظر خود بخود جھک گئی دل کا اپنے لگا تھا

جب کہ اب وہ اس کی بھیگے لبوں پر اپنی انگلی پھیرتا۔ پوری طرح سے اس کے نقوش میں کھویا ہوا
تھا۔ اس کے چھونے میں نرمی تھی۔ اس کی انگلی پازیب کے ماتھے سے اس کے لبوں تک سفر کر
رہی تھی

لیکن میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ تم اس کے آس پاس نظر نہیں آؤ گی اس کے بالوں میں انگلیاں
پھنساتا وہ اسے خود میں سمیٹ رہا تھا

میں دور۔۔۔۔۔ چلی گئی تھی۔۔۔۔۔ ان سے۔۔۔۔۔ اس کے مزید قریب کرنے پر وہ گھبرا کر
بولی

تم دور نہیں گئی تھی پازیب امی نے تمہیں دور بھیجا تھا اور اب میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ تم مجھے بریرہ کیا اس پاس نظر نہیں آنی چاہیے نا اس سے بات کرتے ہوئے نہ اس کی بات سنتے ہوئے آئی بات سمجھ میں۔۔۔؟

جہاں اس کا لمس بے حد نرم تھا

وہی اس کا لہجہ سختی لیے ہوئے تھا پازیب نے صرف ہاں میں سر ہلایا اس کے علاوہ اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا

جبکہ زایار نے اس کی فرمب داری پر ایک ہی لمحے میں اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے اسے خود میں قید کر لیا۔ جب کہ وہ بنا مزاحمت اپنے آپ کو اس کے حوالے کر چکی تھی

اس کا انداز محبت سے بھرپور تھا وہ اسے اس کی نادانی کی سزا نہیں دے رہا تھا

پازیب نے بھی سوچ لیا تھا وہ کسی دوسرے پر بھروسہ نہیں کرے گی۔ بلکہ اپنے دل کی سنے گی جیسے صفیہ بیگم نے اسے سمجھایا ہے۔ اب سے وہ صرف اپنے دل کی بات مانے گی اور اس کا دل کہتا تھا سب غلط ہیں لیکن زایار نہیں۔

اسے شرماتے گھبراتے دیکھ زایا نے آہستہ سے ہاتھ بھرا کر لائٹ آف کر دی اور اب وہ صرف اسے محسوس کر رہی تھی۔

ooo

مجھے یقین نہیں آ رہا کیا آپ نے سچ میں مجھے پچاس لاکھ روپے سینڈ کیے ہیں وہ پریشانی سے فون کر بیٹھی تھی۔ اسے بریرہ سے یہ امید نہیں تھی۔ دو دن پہلے تو ان میں اس بات پر تلخ کالمی ہوئی تھی اور آج۔۔۔

دانی بے یقینی کی کیفیت میں تھی

جبکہ دوسری طرف چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ سجائے وہ اس کی ایکسائٹمنٹ سے بھری ہوئی آواز سن رہی تھی

ہاں دانی ایم ریلی سوری میں تمہیں ابھی تک دو کروڑوں روپے نہیں دے سکی دراصل تم سمجھ سکتی ہو اتنی بڑی رقم اتنی آسانی سے دینا میرے لئے بہت مشکل ہے

اس کے لئے تمہیں صبر کرنا ہو گا تقریباً ایک مہینہ تو مجھے آسانی سے لگ جائے گا ہاں میں جانتی ہوں یہ سب کچھ تمہارے لیے بہت مشکل ہے لیکن ایک مہینے سے پہلے شاید میں یہ پیسے نہ دے سکوں وہ بے حد عاجزی سے بول رہی تھی

کوئی بات نہیں کوئی مسئلہ نہیں آپ ایک مہینے کے بعد دے دیجئے گا تھینک یو سوچ مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا کہ میرے اکاؤنٹ میں پچاس لاکھ روپے ہیں وہ اب بھی بے یقینی کی کیفیت میں تھی

یقین آ جائے گا ڈارلنگ تم بس اتنا کرو کہ اپنے بوائے فرینڈ کو فون کر کے بتاؤ کہ بریرہ تمہارے اور تمہارے بوائے فرینڈ کی زندگی سدھارنے کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور کرے گی آخر تم نے بھی تو میرے لیے کتنا کچھ کیا ہے

اچھا اب میں فون رکھتی ہوں تمہیں بتایا ہے نا گھر میں شادی ہے روحان تو آ نہیں سکتا کیونکہ وہ تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا لیکن اب اسے رہنا ہو گا کیونکہ آخر تم بھی کب تک یہ سب نالٹک جاری رکھو گی

تمہیں بھی تو اپنی زندگی میں آگے بھرنا ہے اس لیے تمہیں روحان کو چھوڑنا ہو گا ہاں بعد میں روحان کو سمجھنا بہت مشکل ہو جائے گا لیکن سمجھنا تو پڑے گا کیوں کہ تم ساری زندگی تو اس کے ساتھ گزار نہیں سکتی

تمہاری بھی زندگی ہے میں نے تم سے اس سب نائٹک کے لیے بہت وقت لے لیا پر اب یہ نائٹک ختم ہو جائے گا لیکن اتنی محبت کرنے والے کی قدر کرنی چاہیے۔ ہو سکتا ہے آنے والے وقت میں تم اس محبت کرنے والے شخص کے لیے تڑپو

نہ جانے وہ کیا کہنا چاہتی تھی لیکن اس وقت تو دانی کے دماغ پر صرف ایک ہی چیز سوار تھی کہ اس کے اکاؤنٹ میں پچاس لاکھ ہے۔ اس وقت اسے بریرہ کی کوئی بات بری نہیں لگ نہیں تھی

اچھا ٹھیک ہے اب میں تم سے بعد میں بات کروں گی میں کوشش کروں گی کہ میں صبح تک تمہیں اور پیسے سینڈ کر دوں لیکن اس کے لیے تمہیں میرا ایک کام کرنا ہو گا

ہاں ہاں بتائیں ناکون سا کام ہے جو آپ کہیں گیں میں کروں گی۔ اس کے لہجے میں پیسہ دیکھ کر اپنے آپ ہی عزت و احترام سمٹ آیا تھا ورنہ پچھلے کچھ وقت سے وہ اسے بلیک میل کرتے ہوئے ہر طرح کا لحاظ بھلا چکی تھی۔

وہ کیا ہے نادانی ڈار لنگ کافی وقت سے گھر میں کسی قسم کا کوئی ہنگامہ نہیں ہوا زیار کو اپنی دوسری بیوی سے رومانس کرنے سے فرصت نہیں مل رہی اور میری ساس بھی ضرورت سے زیادہ ہی اپنی نئی بہو کی چمچہ گیری کر رہی ہے

گھر میں کسی کو میرا احساس ہی نہیں ہر کوئی اپنی اپنی زندگی میں مصروف ہو گیا ہے اور یہ سب کچھ ہضم کرنا میرے لیے مشکل ہے تمہیں میرا ایک کام کرنا ہو گا وہ اسے سمجھانے لگی جبکہ دانی خاموشی سے سن رہی تھی کیوں کہ اتنے پیسے ملنے کے بعد تو اگر وہ کسی کا قتل کرنے کو بھی کہتی تو بھی وہ انکار نہ کرتی

oooo

ہر طرف گہما گہمی مچی ہوئی تھی آج بارات تھی یعنی کہ آج لالی کی آزادی کا آخری دن تھا ہر کوئی مصروف تھا کسی کو ایئر رنگز نہیں مل رہے تھے تو کسی کا ہیر سٹائل نہیں بن رہا تھا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا

لڑکے بچارے تو کام کر کر کے تھک گئے تھے اور ان سب میں جس کی سب سے زیادہ درگت بن رہی تھی وہ تھا خود شیر

ایک تو بچارے کو ساری رات لالی کی وجہ سے نیند نہیں آئی تھی کیونکہ وہ سچ میں اس کی مہندی دیکھنے اور محسوس کرنے کا خواہش مند تھا اور یہاں صبح اٹھتے ہی اس کے بے شمار کاموں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا

خیر لالی کو اس نے منع بھی کیا تھا کہ وہ کوئی بہانہ برداشت نہیں کرے گا لیکن پھر بھی لالی کو سنیہا کے نام کا بہانہ مل گیا

جو اسے بالکل بھی برا نہیں لگا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ بہانہ نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے وہ خود بھی سنیہا کو تکیہ سینے سے لگائے لالی کے کمرے کی طرف جاتا دیکھ چکا تھا

ہاں لیکن یہ اب اس کی اپنی مرضی تھی کہ وہ اس بات کو کس انداز میں لیتا ہے اور یہ فیصلہ اس نے خود ہی کیا تھا کہ وہ اس بات کا لالی کو الزام دے گا کہ یہ اس نے بہانہ بنایا ہے بد لے کی صورت میں وہ اپنے مطلب نکالے گا کیونکہ آج کل لالی کو تنگ کرنا اس کا پسند نہ کام تھا

کتنا آسان تھا نہ یہ سب کچھ وہ محبت جو چار سالوں سے وہ اپنے دل میں بسائے بیٹھا تھا آج اس کی ملکیت میں شامل ہو چکی تھی

ہاں اس نے اپنی محبت کو اپنے دل میں چھپایا ہوا تھا لالی کبھی بھی اس کی پسند نہیں ہو سکتی تھی وہ ایک بہت میچور اور سیریس انسان تھا وہ اپنی لائف کو پریکٹیکل طریقے سے گزارنے والا تھا خوابوں کی دنیا کیسے کہتے ہیں وہ جانتا تک نہیں تھا

لیکن چار سال پہلے جب اسے بتایا گیا کہ وہ پاگل سی لڑکی اس کی زندگی میں شامل ہو سکتی ہے اس کے دل میں خود بخود ہی اس کی خواہش پیدا ہو گئی لالی کی مستیاں اس کی شرارتیں اس کا بچپنا ہر ایک انداز اس کے دل کی سخت دیواروں پر اثر کرنے لگا

وہ اس سے دامن چھڑانا چاہتا تھا اور اس نے بہت کوشش بھی کی لیکن وہ کب اس کے دل و دماغ پر سوار ہوئی وہ خود بھی نہیں جان پایا لالی کی خواہش اس کے دل میں پیدا ضرور ہو گئی تھی لیکن اس نے کھل کر اظہار نہیں کیا

اسے لگا تھا کہ اگر اس نے لالی کی خواہش کا اظہار گھر میں کسی کے سامنے کیا تو شاید یہ رشتہ مشکل راستے اختیار کریں لیکن ایسا نہیں ہوا تھا سب نے اس کے دل کی بات کو سمجھا تھا بہت آسانی سے لالی اس کی ہو گئی تھی

صحیح کہتے ہیں کہ اللہ دل میں محبت بھی اسی شخص کے لئے ڈالتا ہے جو آپ کے نصیب کا ستارہ ہو۔ وہ کسی غیر کو دل میں اترنے بھی نہیں دیتا اور یہ لوگ جو محبت کر کے بچھڑنے کے دعوے کرتے ہیں وہ انہیں تسلیم نہیں کرتا تھا

کیونکہ وہ مانتا تھا کہ اگر محبت سچی ہو تو تقدیریں بھی بدل سکتی ہیں بس لگن سچی ہونی چاہیے محبت میں اتنی شدت ہونی چاہیے کی تقدیر لکھنے والا بھی آپ کے نصیب میں آپ کی محبت لکھ دے۔

اور اس کی محبت جیت گئی تھی اللہ نے اس کے نصیب میں اس کی محبت لکھ دی تھی اور کچھ نہیں چاہیے تھا

○○○○○○

کیا بات ہے دانی تم مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی ہو مجھ سے بھاگ کیوں رہی ہو۔۔۔۔؟ میں کہہ رہا ہوں کہ سارا مسئلہ حل ہو جائے گا میں نے عالم ادا سے بات کر لی ہے وہ جلد ہی ہماری شادی کے لئے کوئی نہ کوئی اسٹیپ لیں گے

وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے تقریباً اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا جبکہ دانی تیز قدم اٹھاتے اپنی کلاس کی طرف جارہی تھی کہ روحان نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

کوئی کچھ نہیں کرے گا روحان سمجھ رہے ہو تم ہماری شادی کبھی نہیں ہو سکتی اور میں اس حقیقت کو قبول کر چکی ہوں سچ یہ ہے کہ تم اور میں کبھی ایک نہیں ہو سکتے ہمارے نصیب میں ایک دوسرے کا ساتھ لکھا ہی نہیں ہے ہمارے اس طرح سے ایک دوسرے کے ساتھ ٹائم پاس کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں

ہماری شادی کبھی نہیں ہو سکتی اگر میرے بابا مان بھی گئے تب بھی تمہاری ماں کبھی نہیں مانے گی اور تمہارے بابا میرے بابا سے کبھی بھی میرا ہاتھ مانگنے نہیں آئیں گے کیونکہ میرے بابا تمہارے بابا اور تمہاری ماما کے افیر کے گواہ ہے۔ دانی نے بے خوف ہو کر کہا۔ لیکن روحان کو آگ لگ گئی

دانی زبان سنبھال کر بات کرو تم میرے ماں باپ کے بارے میں بات کر رہی ہو اس کے گستاخ لہجے پر وہ چیخ اٹھا

ہاں بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو تم مجھے زبان سنبھال ہی لینی چاہیے اور تمہیں تمہارے جذبات کیوں کہ حقیقت سننے کی تم میں ہمت نہیں ہے

اور میں تمہارے جذبات ہرٹ نہیں کر سکتی اس لیے بہتر ہو گا کہ ہم ایک دوسرے کے راستے کو چھوڑ دیں وہ کلاس روم میں جانے کی بجائے آگے بڑھ گئی جب کہ وہ اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا

دانی مجھے موقع تو دواپنی محبت کو ثابت کرنے کا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں مجھ سے کوئی وعدہ مت کرو روحان کیوں کے تم کوئی بھی وعدہ نبھا نہیں سکتے نہ تم اپنی ماں کے سامنے سوال اٹھا سکتے ہو اور نہ ہی اپنے باپ کو میرے گھر بھیج سکتے ہو وہ اس کی بات کاٹ کر بولی میں کروں گا دانی تم جو کہو گی میں کروں گا مجھے موقع تو دوتاؤ مجھے آخر ایسی کونسی بات ہے جو تم جانتی ہو اور میں نہیں میں تمہارے لیے ہر حد پار کر جاؤں گا پلیز اس طرح سے مجھے چھوڑنے کی بات نہ کرو وہ اس کے دونوں ہی بازو تھا میں اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بولا

دانی آنسو بہاتے اس کے سینے سے آگلی وہ کمال کی اداکاری کر رہی تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اگر وہ بریرہ کے ہاتھ کی کتھ پتلی نہ ہوتی تو اداکار ہوتی

کیا تم میں سچائی سننے کی ہمت ہے روحان کیا تم سن سکتے ہو وہ حقیقت جو میرے بابا نے مجھے بتائی وہ آنسو بہاتے ہوئے بولی تو روحان نے ہاں میں سے ہلاتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاما

بتاؤ مجھے کون سی بات ہے جو تم نے مجھ سے چھپا کر رکھی ہے تم نے اپنے بابا سے ہم دونوں کے بارے میں بات کر لی ہے کیا وہ ہم دونوں کے بارے میں سب جان چکے ہیں کیا انہوں نے انکار کر دیا ہے وہ اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے سوال کر رہا تھا دانی نے صرف ہاں میں سر ہلادیا

ہاں میں نے بابا کو ہم دونوں کے رشتے کے بارے میں سب کچھ بتا دیا لیکن جب انہیں پتا چلا کہ تم ایڈوکیٹ صفدر کے بیٹے ہو تو انہوں نے کہا کہ انہیں شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ایڈوکیٹ صفدر اور پاکیزہ بیگم کبھی بھی اس رشتے کے لیے تیار نہیں ہوں گے

لیکن کیوں دانی ایسا کیوں ایسا کیا ہے میرے ماں باپ نے کہ وہ اس رشتے کے لئے تیار نہیں ہوں گے آخر کون سا راز چھپا کے رکھا ہے تم نے مجھ سے کہا تھا کہ تم میرے ماں باپ کے بارے میں کچھ ایسا جانتی ہو جو میں نہیں جانتا۔

بتاؤ مجھے میرے ماں باپ میرا تمہارے ساتھ رشتہ کیوں نہیں جوڑیں گے آخر ایسا کیا کیا ہے
تمہارے بابا نے جو میرے بابا اور ماما تمہارے بابا سے اتنی نفرت کرتے ہیں کہ وہ تمہیں بہو کے
روپ میں قبول نہیں کر سکتے اس پر ضبط کا جواب دے چکا تھا آج وہ اس سے جواب مانگ رہا تھا

اور آج بھی اسے ہر جواب دینے آئی تھی آخر اس کام کی بھی تو اچھی خاصی قیمت لے چکی تھی وہ
میرے بابا تمہاری ماما اور بابا کے ناجائز رشتے کے گواہ ہے

یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم دانی روحان نے سخت آواز میں کہا لیکن دانی رکی نہیں
میرے بابا کوئی غیر نہیں روحان بلکہ صفدر شاہ کی سگی بہن سعدیہ شاہ کے شوہر ہیں۔ اور روحان
یہ بھی سچ ہے میری ماما تمہاری پھوپھی ہیں

آج سے 17 سال پہلے تمہارے ماں باپ نے اپنی بہن کا گھر توڑ دیا زبردستی انہیں میرے بابا سے
الگ کر دیا لیکن میری ماما بھی جی نہیں پائی طلاق کے دو سال بعد بھی ان کا انتقال ہو گیا تب میں
پانچ سال کی تھی۔

خلع کے بعد میرے بابا مجھے اپنے ساتھ لے آئے تھے میرے بابا میری ماما سے بے حد محبت کرتے تھے اور تمہاری حویلی میں بھی ان کی بہت عزت تھی لیکن میرے بابا نے صفدر شاہ کو کسی عورت سے چھپ کر ملتے ہوئے دیکھا تو انہیں سمجھانے چلے گئے

لیکن وہاں میرے بابا پر الزام لگایا گیا صفدر شاہ نے اپنا گناہ میرے بابا کے سر پر لگا کر چھپانے کی کوشش کی لیکن اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا واصل شاہ نے تمہاری ماں کو طلاق دے دی

اور پھر ان دونوں نے شادی کر لی میرے بابا کو تمہاری ماں اور سوتیلے باپ اس کی وجہ سے بہت کچھ کہنا پڑا اس واقعے کے تین دن بعد بھی صفدر شاہ نے زبردستی میرے بابا کو میری ماما کو طلاق دینے پر مجبور کر دیا

میں جانتی ہوں تم شوکڈ میں ہو یہ سب کچھ قبول کرنا تمہارے لئے ممکن نہیں لیکن حقیقت یہی ہے اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو مجھے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتے ہو تو جا کر لڑو اپنے باپ سے جا کر پوچھو اس عورت سے کیا وہ مجھے اپنی بہو کے روپ میں قبول کرے گی کیا وہ اس لڑکی کو اپنی بہو کے روپ میں قبول کرے گی جس کی ماں کا گھر اسی کی وجہ سے ٹوٹ گیا

نہیں روحان تم میں ہمت نہیں ہے تم کچھ نہیں کر سکتے تم اپنی محبت کے لیے نہیں لڑ سکتے میں تمہیں مجبور نہیں کروں گی اس پتھر کو یہیں ختم کر دو میں سستے کو آگے نہیں بنانا چاہتی اور نہ ہی اب مزید اس رشتے کو لے کر آگے چل سکتی ہو

میں یہاں سے ہمیشہ کے لئے پیرس چارہی ہوں اب میرا یہاں رہنے کا کوئی مطلب نہیں میں نے تم سے محبت کی ہم سوری میں نے تم سے کچھ زیادہ امیدیں باندھ لی تھی وہ آنسو بہاتی وہاں سے جانے ہی والی تھی جب روحان کی آواز سنائی دی

تم نے غلط انسان سے محبت نہیں کی دانی میں لڑوں گا تمہارے لیے ہر کسی سے میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں اگر میرے باپ ماں باپ نے تمہیں قبول نہیں کیا تو کیا ہوا شاہ خاندان کے لوگ کریں گے اور عالم ادا تو ویسے بھی کہتے ہیں میرا اصل خاندان وہ ہے میرا اصل گھر وہ ہے۔

اگر ان لوگوں نے تمہیں قبول نہ کیا تو میں تم سے نکاح کر کے تمہیں اپنے اصل گھر لے جاؤں گا میں تمہیں اور اپنے بچے کو اپنا نام ضرور دوں گا وہ فاصلہ مٹاتے ہوئے اپنے سینے سے لگا چکا تھا

بریرہ بالکل ٹھیک کہتی تھی روحان بے حد بے وقوف انسان ہے یقیناً اس سے زیادہ ہوشیار تو وہ
دودھ پیتے بچے ہوتے ہیں۔ جو کم از کم سہی غلط کی پہچان ہوتی ہے جو یہ تو جانتے ہیں کہ دنیا میں ماں
باپ سے بڑھ کر اور کوئی ہم درد نہیں

○○○○○○

وہ ایک بے حد خوبصورت سی ڈریس اپنے ساتھ لگائے دیکھ رہی تھی جب اچانک پیچھے سے زیار
نے اسے اپنی باہوں میں بڑا

لڑکی تم شوہر والی ہو خبردار جو یہ رنگ پہن کر اپنے آپ کو بیوا ثابت کرنے کی کوشش کی وہ اس
کے ہاتھ میں موجود خوبصورت کالی فرائک دیکھتے ہوئے بولا

استغفر اللہ زیار آپ کیسی باتیں کرتے ہیں اس کے ایسا کہنے پر وہ ناراضگی سے بولی تو زیار قہقہہ لگا
کر ہنسا

کیا کہا تم نے زیار کہیں میرے کان غلط تو نہیں سن رہے مجھے تو لگا تھا کہ محترمہ منے کے ابا کہہ کر
پکارے گی وہ شرارت سے اس کی گردن پر اپنے لب رکھتا اسے سمیٹنے پر مجبور کر گیا

جب کہ اس بار اس کی جسارت کے بعد وہ کچھ بول بھی نہ سکی۔ اس کی باہوں میں قید وہ پوری طرح اس کی محبت میں رنگی ہوئی تھی

جبکہ اس کے شرمانے پر زایار نے مسکرا کر ایک پیکٹ آئینہ کے ساتھ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا یہ والا ڈریس پہنوتا کہ ہر انداز میں سہاگن لگو وہ اس کے مہندی سے سچے ہاتھوں کو چومتے ہوئے بے حد محبت سے بولا

مزاحمت احتجاج کرنے کی وہ ہمت تو پہلے بھی نہیں رکھتی تھی آج بھی نہیں تھی جب کہ وہ بے باکی سے اس سین شرمائے چہرے پر اپنے بوسوں کی برسات کر چکا تھا

اچانک ہی اس سے الگ ہو کر کچھ فاصلے پر ہو پا اور اسے سخت نگاہوں سے گھورنے لگا پازیب کو لگا کہ اس سے کوئی غلطی ہو گئی ہے شاید زایار اس سے ناراض ہو گیا ہے۔ جبکہ اس کی شرارتی نظریں کچھ اور کہہ رہی تھی

لڑکی ہر وقت تم سے پیار نہیں کر سکتا اور بھی بہت کام ہے مجھے آج کے بعد اتنا پیار لگنے کی ضرورت نہیں ہے ہاں لیکن جب میں فری ہوں تب لگ سکتی ہو ویسے تو تم تب مجھے ماسی والے روپ میں بھی پسند ہوتی ہو

لیکن اس وقت مجھے بہت کام ہے اس لیے میں تمہیں مزید نہیں دیکھ سکتا ویسے مجھے سمجھ آ گیا ہے اللہ نے تمہیں میری زندگی میں بھیجا ہے اسی لئے تاکہ وہ جو مسٹر پرفیکٹ کا ٹیگ ہے میرے پاس وہ ختم ہو جائے۔

وہ شرارتی انداز کہتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے قریب آیا اور شدت سے بھرپور بوس اس کے لبوں پر دے کر بولا

چلو ڈار لنگ اب تم شرماؤ میں کام ختم کر لوں
اسے اسی حالت میں چھوٹ کر باہر چلا گیا تھا جب کہ کتنی دیر پازیب اپنی نظر تک نہ اٹھا پائی

○○○

○○○○

وہ کافی دنوں کے بعد روحان سے ملنے یونی ایا تھا پچھلے کچھ دنوں میں وہ گاؤں میں ہی تھا کیونکہ اس بار الیکشن میں حصہ لینے کی وجہ سے گاؤں کے بہت سارے کام ایسے تھے جو اسے خود کرنے پڑ رہے تھے۔

اور حقیقت یہی تھی کہ گاؤں والوں کے کام آنا اسے اچھا لگتا تھا یہ اس کے نزدیک بہت اہمیت کی بات تھی کہ وہ لوگوں کے کام آ رہا ہے۔

لیکن بہت دنوں سے وہ روحان سے بھی ملنا چاہتا تھا اس کے پیپر ز شروع ہو چکے تھے بس دو ہی ٹیسٹ باقی تھے۔

پچھلے دنوں ریحان اسے فون پر بھی بہت زیادہ پریشان کر رہا تھا لیکن اس نے روحان کو یقین دلایا تھا کہ وہ دانی اور اس کی شادی ضرور کروائے گا اور ان کی زندگی میں آنے والی ہر مصیبت کا سامنا کرے گا۔

وہ بس ایک بار دانی سے ملنا چاہتا تھا لیکن روحان کا کہنا تھا کہ اب وہ دانی سے اسے اسی دن ملائے گا جن دن وہ اس کے اور دانی کے نکاح کا سارا انتظام کر لے گا اسے روحان کی ضد پر غصہ تو بہت آیا تھا لیکن شاید انسان محبت میں سمجھ بوجھ کھودیتا ہے

وہ بھی ہر طرح کی سمجھ سے آگے نکل چکا تھا۔
لیکن یہ تو عالم کا دعویٰ تھا کہ وہ اسے کسی بھی مصیبت میں پھنسنے نہیں دے گا۔

اسی لئے آج وہ یونیورسٹی اس سے ملنے آیا تھا تاکہ وہ اسے یقین دلا سکے کہ وہ دانی اور اس کے نکاح کا کوئی نہ کوئی حل نکال لے گا

لیکن یہاں آکر اسے پتہ چلا کہ وہ تو یہاں ہے ہی نہیں بلکہ آج صبح ہی گاؤں کے لئے نکل چکا ہے اس کے دوستوں کا کہنا تھا کہ اپنے بھائی کی شادی کی وجہ سے روحان گاؤں جا چکا ہے لیکن پیپر کے دوران اس طرح سے جانے کا مطلب یہی تھا کہ گاؤں میں کوئی نہ کوئی مسئلہ ہو گیا ہے

یا پھر روحان کے دماغ نے پھر سے الٹا چلنا شروع کر دیا ہے وہ روحان سے کسی بھی قسم کی بے وقوفی کی امید رکھ سکتا تھا

کہیں روحان اپنے گھر والوں کو دانی کے بارے میں نہ بتانے گیا ہو اگر ایسا تھا تو پھر ٹھیک ہی تھا کیوں کہ اس کی گرل فرینڈ پریگنیٹ تھی اور یہ چیز آگے جا کر ان کے لیے بڑا مسئلہ کھڑا کر سکتی تھی

شاید وہ عالم کی طرف سے ناامید ہو گیا تھا پچھلے دنوں گاؤں کے کاموں میں بہت زیادہ مصروف ہونے کی وجہ سے وہ اس کو بالکل وقت نہیں دے رہا تھا

جس کی وجہ سے ممکن ہے روحان بہت زیادہ ٹینشن میں ہو اور اپنے گھر والوں سے اس بارے میں بات کرنے کا سوچا ہوا اگر ایسا تھا تو بہت اچھا تھا۔ وہ خود بھی یہی چاہتا تھا کہ روحان کی گرل فرینڈ کے بارے میں اس کے گھر والوں کو سب کچھ پتہ ہو۔ اس کا اب یہاں روکنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اسی لیے واپس جانے کے لیے اس نے یونیورسٹی گیٹ کی طرف قدم بڑھائے

○○○○○

یونیورسٹی کے گیٹ سے نکلتے ہوئے کسی احساس کے تحت اس نے مڑ کر پیچھے شور آمیز ماحول کو دیکھا بہت سارے لڑکے اور لڑکیاں تیزی سے سیڑھیاں اتر رہے تھے

اس کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ آئی کیونکہ سامنے اس کی خواہش اپنے پیروں پر چلتے ہوئے سیڑھيوں سے نیچے اترتی اپنی سہیلی کے ساتھ قہقہہ لگا رہی تھی

نہ جانے وہ کس بات پر ہنس رہی تھی لیکن اس کا ہنستا مسکراتا چہرہ عالم کی پینٹنگ کو ایک اور خوبصورت عکس دے گیا تھا

اپنی سوچ کے مطابق اس نے ایک پینٹنگ میں اس کا مسکراتا ہوا چہرہ بنایا تھا۔ اس کے نرمی سے مسکراتے لبوں کو بہت خوبصورتی سے اس نے اپنی پینٹنگ میں قید کر لیا تھا لیکن اس وقت جس انداز میں وہ ہنستے ہوئے اپنی سہیلی سے بات کر رہی تھی یہ عالم کے لئے ایک الگ اندازہ تھا

اس کی انگلیاں اپنے آپ بے چین ہونے لگی اور اس کا دل بھی اس کی تصویر بنانے کو بے قرار ہونے لگا تھا لیکن وہ قریب سے دیکھنے کا موقع کیسے ہاتھ سے جانے دیتا

ہاں وہ اس کی قربت کے لئے بے قرار نہیں تھا کیوں کہ اسے محبت پر یقین تھا اسے پتہ تھا کہ وہ اس کے نصیب میں ضرور لکھی جائے گی کیونکہ اس کے دل نے اپنے دروازے اس کے لئے کھول لیے ہیں وہ اس سے محبت کر بیٹھا تھا

یہ اس کا یقین کہتا تھا کہ جس نے اس کے دل کی سخت دیواروں کو کسی کے لیے نرم کر دیا ہے وہ اسے اس کی زندگی کا حصہ بھی ضرور بنائے گا ہاں عالم اس کے لئے یہ سوچ کر بھی بے قرار نہیں تھا کہ نجانے وہ اس کے نصیب میں بھی ہوگی یا نہیں

کیوں کہ اس کا یقین کہتا تھا آپ کے دل میں محبت ڈالنے والا اس محبت کو نصیب میں بھی لکھ دے گا

وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا قریب سے تراب اس سے کہتا تھا کہ تم گھر والوں سے بات کیوں نہیں کرتے جبکہ اس دن وہ اس کے گلے میں پہنے کارڈ نیچ کو دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ سیکنڈ ایئر کی سٹوڈنٹ ہے

اور یہ حقیقت تھی کہ ڈبل ماسٹر کرنے کے بعد وہ ایک سیکنڈ ایئر کی سٹوڈنٹ کو دلہن بنا کر گھر لے کر نہیں جاسکتا تھا اس کی بیوی بننے کے لیے اسے بہت محنت کرنی تھی

ویسے بھی وہ عمر کے لحاظ سے بھی اس سے بہت کم تھی۔ اور وہ جانتا تھا کہ ان کی شادی کے بعد اس بات کو لے کر بھی گاؤں میں اچھا خاصا ہنگامہ ہونا تھا لوگوں نے طرح طرح کی باتیں کرنی تھی لیکن وہ کیا کرتا جب وہ اس کے دل میں بس چکی تھی

دلوں میں محبت انسان نہیں خدا ڈالتا ہے۔ اور جب محبت ہو جائے تو ہر طرح کا فرق مٹ جاتا ہے محبت میں عمر کا فرق بھی میسر نہیں کرتا۔

ہاں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ عمر میں اس سے کتنی چھوٹی ہے بس وہ اسے پسند تھی اور وہ اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا تھا اور ضرور کرے گا چاہے اس کے لئے اسے دو سال اور انتظار ہی کیوں نہ کرنا پڑے

اپنی سوچوں میں مصروف باغور اسے دیکھ رہا تھا

جب نین کی اچانک نظر دروازے کی جانب گئی جہاں اسے دیکھتے ہی وہ لڑکھڑائی جس کی وجہ سے ساتھ والے سٹوڈنٹ کا دھکا اسے لگا وہ نیچے جا گری

اچانک ایسا ہونے کی وجہ سے عالم نے تیزی سے قدم اٹھاتا

○○○○○

وہ تیزی سے اس کے پاس آیا اور اسے سہارا دینے لگا وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے کھڑا کرنے لگا کیوں کہ اس کے ہاتھ پر اچھا خاصہ زخم آیا تھا۔ عالم نے اس کا زخم تو نہیں دیکھا تھا لیکن اس کے گرنے کے انداز سے وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ اسے یقیناً چوٹ آئی ہوگی

نہ جانے کیوں ایسا ہوتا تھا وہ جب اسے پہلی بار ملا تو اس کی گاڑی سے ٹکرائی دوسری بار ملا تو اسے دیکھتے ہی مرچی کا گولا اسکے گلے میں پھنس گیا۔ اور آج اسے دیکھتے ہی وہ لڑکھڑا کر گر گئی

پتا نہیں کیوں جب بھی وہ اس سے ملتا تھا تب اس کی تکلیف کی وجہ بن جاتا تھا کیوں اس کی ہر نگاہ اس کے لئے تکلیف کا باعث بنتی تھی۔

وہ ایسی باتوں پر بالکل یقین نہیں کرتا تھا لیکن دوبارہ ایسا ہونے کی وجہ سے عالم کو یہ لگنے لگا تھا کہ شاید وہ جب اس سے ملے اس کی تکلیف کی وجہ بن جائے گا یہی وجہ تھی کہ وہ آج بھی بنا اس کی جانب دیکھیے وہاں سے جانے والا تھا کہ اس کا دل بے قرار ہوتا اس کے دیدار کے لیے وہیں رک گیا

لیکن اسے دیکھتے ہی پھر ویسا ہی ہوا ایسی باتوں پر یقین نہ کرنے والا بھی اس بات پر یقین کر بیٹھا تھا کہ شاید اسے اپنی ہی محبت کی نظر لگ جاتی ہے۔

شاید اس کی محبت کی نظر میں اتنی شدت ہے کہ وہ اس معصوم کی تکلیف کی وجہ بن جاتا ہے پر اب عالم نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے جو بھی ہو جائے وہ کبھی اس سے ملنے نہیں آئے گا کم از کم نکاح سے پہلے تو ہر گز نہیں

اس کا بازو تھام کر وہ اسے سہارا دے کر کھڑا کرنے لگا۔ اس کی نگاہیں نین کی نگاہوں سے ٹکرائی
اس کی چھوٹی سی ناک پر یہ غصہ بے حد بلا لگا جب جھٹکے سے دانین نے بازو اس کے ہاتھ سے چھڑا
کر دو قدم کا فاصلہ طے کیا

انتہائی کوئی بے شرم اور ڈھیٹ انسان ہیں آپ شرم نام کی کوئی چیز نہیں ہے دیکھنے میں کتنے
شریف اور عزت دار گھرانے کے معلوم ہوتے ہیں لیکن حرکتوں پر غور کریں اپنی۔ اسے جھٹک
کر وہ انتہائی نفرت سے دیکھتے ہوئے بولی عالم تو اس کے انداز پر حیران تھا ایسا بھی کیا ہو گیا کہ وہ
اسے اس طرح سے سب سٹوڈنٹ کے سامنے سنار ہی تھی

وہ تو اس کی مدد کرنے کے لئے یہاں چلا آیا تھا۔

اس کے انداز نے عالم کو غصہ دلادیا تھا۔ آج تک کس میں اتنی ہمت ہوئی تھی کہ عالم سلطان شاہ
سے اس لب و لہجے میں بات کرے

کیا فضول بولے جارہی ہو لڑکی۔۔ میں یہاں تمہاری ہیلپ کرنے آیا تھا تمہیں گرا دیکھ کر مجھے
لگا تمہیں چوٹ لگی ہوگی وہ کسی کو صفائی دینے کا عادی نہیں تھا لیکن نہ جانے کیوں اس کی آنکھوں
میں نفرت اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی

جب کہ اس کے ہاتھ کی چوٹ کا سوچتے ہوئے بے ساختہ ہی اس کا دھیان اس کے ہاتھ پر چلا گیا
جہاں سے خون بہہ رہا تھا

اور اس کا مینہ دل اس کی اتنی بے عزتی کروا کر بھی اس کے لئے تڑپ اٹھا
نہیں تمہارے ہاتھ پر چوٹ لگی ہے دکھاؤ مجھے دیکھو کتنا خون بہہ رہا ہے اس کا انداز اپنے آپ نرم
ہو گیا تھا سختی سے بھنجنے ہوئے لب اس کی فکر کے گن گانے لگے تھے

میرے ہاتھ کی زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ایک کان کے نیچے لگائی تو ساری فکر کر نکل
جائے گی

کیا سمجھ رکھا ہے تم نے مجھے تمہاری یہ بڑی گاڑیاں اور یہ اسٹائل دیکھ کر میں انپریس ہو جاؤں گی
- یا تمہارے آوارہ عاشقوں کی طرح دیکھنے پر تم پر فدا ہو جاؤں گی اچھے سے سمجھتی ہوں تم جیسے
جھوٹے مردوں کی جھوٹی فطرت کو

وہاں دیکھ کر آنکھوں کی ہوس پوری نہیں ہوئی یہاں چلے۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔ اس کی تیزی سے چلتی زبان عالم کے زناٹے دار تھپڑ سے بند ہو چکی تھی۔ عالم نے اپنا ہاتھ بہت ہلکار کھا تھا ورنہ اب تک وہ بے ہوش ہو چکی ہوتی ہاں لیکن بے یقینی سے اسے دیکھ ضرور رہی تھی

بند ایک دم بند خبردار جو اس زبان سے ایک لفظ بھی نکالا زبان حلق سے کھینچ کر باہر نکال لاؤں گا۔ کیا لگتا ہے تمہیں میں کوئی آوار اسڑک چھاپ ہوس پرست عاشق ہوں جو تمہیں دیکھ کر اپنی آنکھوں کی ہوس بجھا رہا ہوں۔

ایسے کون سے سرخاب کے پر لگے ہیں تمہارے ساتھ جو میں تمہارے پیچھے پڑا رہوں گا۔ بہت حسین ہو یا آسماں سے اتری کوئی پری ہو ہو کیا تم۔۔۔؟ اوقات کیا ہے تمہاری۔۔۔؟

عالم سلطان شاہ۔۔۔۔۔ میرا نام سن کر ہزار لڑکیوں کھینچی چلی آتی ہیں خوبصورت سے خوبصورت لڑکی اپنا حسن میرے قدموں میں بچھاتی ہے

میں عالم سلطان شاہ تمہیں دیکھ کر اپنی آنکھوں کی ہوس مٹاؤنگا وہ تخسفرانہ انداز میں ہنسا جبکہ اس کے انداز پر دانیں کی نگاہیں اپنے آپ جھک گئی تھی۔ تھوڑی دیر پہلے پڑنے والا تھپڑ تو اسے بالکل یاد بھی نہ رہا تھا اسٹوڈنٹ کا بہت سارا مجمع وہاں جمع ہو چکا تھا

شاید وہ پہلی بار کا غصہ اس پر نکالنے کے لئے کچھ زیادہ ہی بکواس کر گئی۔ شاید پہلی بار بھی اسے سمجھنے میں غلطی ہو گئی تھی لیکن اس بار تو وہ حد ہی کر گئی تھی

وہ پچھلی بار بھی تو اسے بتا کر گیا تھا کہ وہ کون ہے اب اتنا بڑا آدمی بلا اس کے پیچھے کیوں پڑے گا اسے کون سا کسی چیز کی کمی تھی جو وہ اسے دیکھ کر آہیں بھرتا۔

وی آر ریلی سوری سر میری دوست کچھ زیادہ ہی بول گئی ہم شرمندہ ہیں اقصیٰ جو کب سے اسے سن رہی تھی عالم کے غصہ پر وہ اس سے معذرت کرنے لگی

معذرت کرنے کی ضرورت آپ کو نہیں ان محترمہ کو ہے کہ ان کا دماغ ضرورت سے زیادہ چلتا ہے وہ بے حد غصہ سے اس کا ہاتھ تھام چکا تھا جبکہ شرمندگی سے وہ کچھ نہ بول پائی عالم اپنا رومال نکال کر اس کے ہاتھ پر باندھنے لگا

اس دنیا میں ہر انسان تمہارے حسن کا دیوانہ ہو ایسا ضروری تو نہیں۔ ضروری نہیں کہ ہر نگاہ ہو س پرست ہو۔ لیکن کچھ لوگوں کے فطرت بھی ایسی ہوتی ہے۔

بنابات کو پوری طرح سمجھے ری ایشن دینا تو تم لوگوں کا فیورٹ کام ہے۔ بر حل آئی ڈونٹ کیئر
۔ سنو اسے کسی کلینک لے جانا ہاتھ میں کافی گہری چوٹ آئی ہے وہ اس کا ہاتھ پیچھے کرتا گاڑی کی
جانب بڑھ گیا

یہ تم نے کیا کیا دینین ضروری تو نہیں کہ ہر انسان ویسا ہی ہو جیسا ہم سوچتے ہیں۔

پاس کھڑی ایک لڑکی نے سمجھاتے ہوئے کہا جبکہ باقی سب سٹوڈنٹ بھی اس سے اتفاق رکھتے
تھے

ہاں وہ عالم سلطان شاہ ہے اتنا بڑا آدمی بلا اسے کیا ضرورت ہے کسی لڑکی کو چھیڑنے کی دوسری
لڑکی نے کہا

میرے خیال میں اس دن بھی تو نے اس کی بات کا غلط مطلب نکالا تھا شاید اسکی بات کو ہم نے غلط
سمجھا تھا یا وہ بہت ڈیسنٹ اور شریف انسان ہے

میرے خیال میں تمہیں اس سے معافی مانگنی چاہیے اقصیٰ اسے سمجھاتے ہوئے بولی تو دانی نے
ایک نظر اس کے چہرے کو اور پھر عالم کی پیٹھ کو دیکھا جو گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا

یہاں موجود سب لوگوں کو یہی لگتا تھا کہ اس نے عالم کی انسلٹ کر کے غلطی کی ہے اور اسے معافی مانگنی چاہیے جبکہ تھپڑ اس نے اسے مارا تھا لیکن پھر بھی غلطی اسے اپنی ہی لگ رہی تھی

یہی تو عادت تھی اس کی وہ اپنی غلطی کو فوراً مان جاتی تھی اور وہ جانتی تھی کہ وہ عالم کو ضرورت سے زیادہ سناچکی ہے وہ بھی سب سٹوڈنٹ کے سامنے ہر کوئی اسے ہی دیکھ رہا تھا اس نے اتنے بڑے بزنس ٹائیکون کی بہت انسلٹ کر دی تھی اس نے فوراً ہی معافی مانگنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور اس کے پیچھے گئی

○○○○○

ایکسیوز می میری بات سنیں مسٹر سلطان شاہ

عالم۔۔۔ عالم سلطان شاہ۔۔ اس کی پکار اور اپنے ادھورے نام پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا تھا جہاں اس کی پکار پر اس کا دل میں ہلچل پیدا ہونے لگی تھی وہی اپنے ادھورے نام پر اس کے منہ کے زاویے بگڑ گئے

جب کہ اس کے اس طرح غصے سے کہنے پر وہ پھر سے نگاہیں جھکا گئی

جی مسٹر عالم سلطان شاہ میں آپ سے معذرت کرنا چاہتی ہوں شاید آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں میں کچھ زیادہ ہی بول گئی۔ مجھے اتنی فضول بکواس نہیں کرنی چاہیے تھی مجھے معاف کر دیں میں اپنی غلطی پر شرمندہ ہوں وہ نگاہیں جھکا کر بولی

اس کا یہ انداز بھی معصومیت سے بھرپور تھا وہ اس کے کس کس انداز پر فدا ہوتا۔ وہ نگاہیں اٹھا کر غضب ڈھاتی تھی اور نگاہیں جھکا کر دل میں ہلچل پیدا کر دیتی تھی یہ اس کی ذات پر ایک اور الزام تھا جو عالم کی محبت نے اسے دیا تھا

آج کے بعد یہ بات یاد رکھنا کہ ہمارے خاندان کی بیوی اپنے شوہر سے اتنی اونچی آواز میں بات نہیں کرتی۔ کچھ مینرز سیکھ لو نکاح سے پہلے مجھے بد زبان بیوی پسند نہیں

وہ جو اس کے جواب میں نگاہیں جھکائے ہوئے اس کا معافی نامہ سننے کے منتظر تھی اس کے الفاظ سن کر غصے سے آگ بگولا ہو گئی ایک تو پہلے ہی اس کا گال تپ رہا تھا اس کے تھپڑ کی وجہ سے اور اب مزید بکواس کر رہا تھا

اس کی پہلی سوچ ہی اس کے بارے میں صحیح تھی اس نے جو اس کے بارے میں پہلے سوچا تھا وہ بالکل ٹھیک تھا وہ ایک آوارہ اور ڈھیٹ انسان تھا

اس کا دل چاہا کہ جیسا تھپڑ اس نے اس کے چہرے پر لگایا ہے ایک ویسا ہی تھپڑ اس کے منہ پر لگا کر اس کی بے لگام زبان کو لگام دے ڈالے لیکن سامنے والے کی آنکھوں میں ایسا تاثر تھا کہ نہ تو اس کا ہاتھ اٹھ سکا اور نہ ہی وہ اس سے زیادہ دیر نگاہیں ملا سکی

اس کی نگاہیں چرانے پر عالم کے چہرے پر ایک خوبصورت دلکش مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

یہ چادر لے کر آتی ہو تم یونیورسٹی وہ اس کے ہاتھ میں موجود چادر کو دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں بولا لگے ہاتھ اس کے ہاتھ سے چادر لے کر دیکھنے لگا

دائین کو تو اس کا یہ انداز آگ لگا گیا تھا لیکن نہ جانے اس کی نگاہوں میں ایسا کیا تھا کہ وہ کچھ بول ہی نہیں پائی وہ اپنے دوستوں کو بتا کے آئی تھی کہ وہ اس سے معافی مانگنے والی ہے لیکن حقیقت یہ تھی کہ وہ کسی بھی معافی کے لائق ہی نہیں تھا

وہ آہستہ سے چادر کھول کر اس کے گرد پھیلانے لگا۔ اس کے انداز پر دانیل نے دو قدم پیچھے کی طرف اٹھائے لیکن وہ دیر کر چکی تھی عالم چادر اس کے گرد پھیلا چکا تھا

اور اب متاثر ہونے والے انداز میں اس کی چادر کو دیکھ رہا تھا

اچھی بات ہے چھپا کر رکھو اپنے آپ کو تم پر صرف میرا حق ہے تم پر بہت جلد عالم سلطان شاہ کی مہر لگنے والی ہے اپنے آپ کو تیار کر لو وہ انگلیوں کے پوروں سے اس کا گال چھوتا۔ مسکراتے ہوئے وہاں سے نکل چکا تھا جب کہ دانیل کا صدمہ اور غصہ سے برا حال تھا

○○○○

بارات بہت دھوم دھام سے آئی اب مزید کوئی رسم نہیں بچی تھی لیکن نہ جانے سنیہا نے کون کون سی رسمیں نکالی تھی۔ ایک تولالی اسے تنگ کر رہی تھی اور پتہ نہیں کون کون سے رسم بتا رہی تھی اس کا رسم جس میں پیسے ملنے تھے

یہ تو ان دونوں کی ڈیل تھی کہ جتنے بھی پیسے ملیں گے وہ دونوں آدھا آدھا کریں گی جس کے بعد سے لے کر ابھی تک رسموں کا لمبا سلسلہ شروع ہو چکا تھا زریار تو اسے پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ اچھی خاصی رقم تیار کر لو تمہاری خیر نہیں

اس کی وجہ سے صبح صبح اپنے نوکر کو اس نے بینک بھیجا تھا لیکن اس کے پاس موجود سارے پیسے ختم ہو چکے تھے اور اب دلہن کے ساتھ بیٹھنے کے لئے اسے الگ سے پیمینٹ کرنی پڑ رہی تھی

اس نے کہا بیٹا بہت ہو گیا میرے پاس جو تھا میں دے چکا ہوں اب بس کرو وہ ذرا سختی سے بولا جبکہ اس کے انداز پر دلہن بیگم اپنی ساری شرم و حیا بلائے گھونگھٹ اتار چکی تھی

پہلے پیسے دے ورنہ سنیہا نہیں اٹھے گی اس سیٹ کی قیمت ہے اس کی بات پر صفیہ بیگم سر تھام کر بیٹھ گئی جبکہ سکندر شاہ کو یہ ساری رسمیں بہت مزہ دے رہی تھی

آخر وہ ان کی بیٹی تھی کہیں پر بھی کیوں شرماتی وہ تو شکر تھا اس رسم کو ادا کرنے کے لیے صرف گھر والے ہی موجود تھے باقی سب لوگ اسٹیج سے نیچے تھے ورنہ دلہن کا یہ انداز دیکھ کر غش کھا کر بے ہوش ہو چکے ہوتے

اس کے انداز پر شیر نے اسے گھور کر زاہد سے ادھار لیا تھا اور پیسے ملنے کے بعد اسے سیٹ ملتے ہی یہ سننے کو ملا ایک بار پھر سے کسی کو بھیج کر بینک سے پیسے نکلوا کر لائیں کیونکہ ابھی بہت ساری رسمیں باقی ہیں

یار تم سنیما سے اتنا پیار تو نہیں کرتی شیر اسے گھورتے ہوئے بولا

سنیما سے بہت پیار کرتی ہوں لیکن اس بار نہ جو پیسے آپ دیں گے تو ہم آدھے آدھے لینے والے ہیں اسی لئے ساری رسمیں ہوں گی اور آپ کو بہت سارے پیسے دینے ہوں گے

کم از کم اتنے پیسے تو ہونے چاہیے کہ میرا ترکی کا ٹکٹ بن جائے وہ اس کے ساتھ بیٹھی دوبارہ گھونگھٹ کو اوڑتے ہوئے اسے جھٹکے دے رہی تھی

ترکی کیوں جا رہی ہو اس نے حیرت سے پوچھا

ظاہر سی بات ہے اب دولہا ڈھونڈنے تو جا نہیں سکتی تو ہنی مون منانے ہی جاؤں گی نا وہ اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کم آواز میں بولی

تو وہاں ہنی مون کس کے ساتھ منانے جا رہی ہوں کیونکہ میں تو سنگاپور لے کر جا رہا ہوں ہنی
مون کے لیے اس کے انداز پر وہ ہنستے ہوئے بولا

سنگاپور وہاں جا کر کیا کرنا ہے وہاں کے لوگ بھی کالے ہوتے ہیں کسی کو پتانے میں بھی مزا نہیں
آئے گا ہم ترکی جائیں گے وہاں کے لوگ بہت ہی نرم ہوتے ہیں میں تو پہلے بتا رہی ہوں میں تو
ترکی ہی جاؤں گی اگر آپ نہیں چل سکے تو نہ چلیں میں اپنا ہنی مون اکیلے منالوں گی وہ اسے کہتی
ہوئی اسے دیکھ کر سامنے دیکھنے لگی جہاں صفیہ بیگم اسے کب سے خاموش ہونے کا اشارہ کر رہی
تھی

لیکن ان کی یہ ڈھیٹ اولاد اس کی سنتی کہاں تھی وہ سٹیج پر چلی آئی اور بے حد سخت آواز میں اس
سے کہا دلہن بن گئی ہو اب خاموش ہو کر بیٹھ جاؤ لوگ طرح طرح کی باتیں کر رہے ہیں اگر اب
تم نے ذرا سی بھی آواز نکالی تو رکھ کر دو تھپڑ لگاؤں گی ان کی دھمکی پر جہاں شیر کو بہت مزہ دے
گئی تھی وہی اس کی معصوم سی بیوی کا منہ کھل گیا تھا

اسی لئے کہتے ہیں خاموشی ہر بیماری کا علاج ہے۔ وہ اپنے لبوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا
اشارہ کر رہا تھا جب کہ اس کی بے چین نظر اپنے بابا کو ڈھونڈ رہی تھی

لڑکی اس وقت وہ بھی تمہیں خاموش رہنے کے لئے ہی کہیں گے وہ ہنستے ہوئے بولا

ٹھیک ہے اب میں کچھ بولوں گی نہیں خاموش رہو گی چاہے جو بھی ہو جائے منہ سے آواز بھی نہیں نکالوں گی جب تک منتے نہیں کرتے تب تک نہیں بولوں گی وہ منہ میں بڑبڑاتی صفیہ بیگم کی ڈانٹ کو دل پر لے چکی تھی جب کہ شیر کی بات نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا

ڈرائنگ میرے حالات اتنے بھی خراب نہیں ہوئے کہ میں تم سے بات کرنے کے لیے تمہاری منتیں کروں مجھے خود بھی خاموش بیوی بہت پسند ہے۔ وہ اس کے کان کے قریب سرگوشی کر گیا جبکہ بدلے میں لالی نے صرف گھور کر دیکھا تھا مطلب کے وہ اپنے ارادے پر عمل کرنے کا سوچ رہی تھی

○○○○○○

روحان کو یہاں دیکھ کر جہاں صفر شاہ کو خوشی ہوئی تھی وہی اس کا اندازا نہیں پریشان بھی کر گیا تھا اس نے بہت تلخ لہجے میں کہا تھا کہ مجھے آپ دونوں سے بات کرنی ہے گھر میں شادی ہونے کی وجہ سے وہ بے حد مصروف تھے مہمانوں سے گھر بھرا ہوا تھا اسی لئے انہوں نے روحان سے کہہ دیا کہ وہ شام کو اس سے بات کریں گے لیکن روحان کا گستاخ لہجہ انہیں غصہ دلا گیا اس نے بے حد

بد تمیزی سے کہا کہ اسے ابھی بات کرنی ہے اگر مہمان نہ ہوتے تو شاید وہ اسی وقت اس کی بات سن لیتے لیکن مہمانوں کے بیچ انہوں نے بس اتنا کہہ دیا کہ وہ بعد میں بات کریں گے

انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس حد تک بد تمیزی کا مظاہرہ کیوں کر رہا ہے کیوں کہ انہوں نے اپنی اولاد کو بد تمیزی ہر گز نہیں سکھائی تھی آخر ایسی کوئی بات ہے جس سے وہ ہر لحاظ بھلا چکا ہے۔ وہ خود بھی جاننا چاہتے تھے لیکن فی الحال ایسا ممکن نہیں تھا وہ اسکو شام اپنے کمرے میں آنے کا کہہ چکے تھے۔ روحان نے بس ہاں میں سر ہلادیا اس کے بعد صفدر شاہ اپنے کاموں میں مصروف ہوں گے لیکن تھوڑی دیر پہلے اس کا یہ لیڈا یا انداز پاکیزہ بیگم کو بھی پریشان کر گیا

وہ تو اسی وقت اس کی بات سننے کو تیار تھی لیکن اس نے کہا تھا کہ وہ دونوں سے بات کرنا چاہتا ہے پاکیزہ بیگم کو تو کچھ سمجھ نہ آیا آج اس کی گستاخ لہجے میں اس کے باپ کا لہجہ بول رہا تھا۔

○○○○○

رخصتی بے حد رنجیدہ ماحول میں ہوئی تھی اس کے اتنے زیادہ رونے پر زریار اور سکندر شاہ کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں صفیہ بیگم کو تو آجکل رونے کا بس بہانہ چاہیے تھا

بس کر دیں بھابھی وہ کون سا کسی اور گھر میں جا رہی ہے صفیہ بیگم کے رونے پر پاکیزہ نے انہیں سمجھایا

لیکن شاید یہ رسم ہی ایسی تھی یہاں پر کوئی بھی اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں پاسکتا تھا

سکندر شاہ کی بیٹی آج رخصت ہو رہی تھی کیسا عجیب احساس تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ہمیشہ کے لئے ان سے دور ہو جائے گی اور وہ کبھی اسے دیکھ نہیں پائیں گے

زریار یہ سوچ کر پریشان تھا کہ اب وہ اپنی بہن پر پہلے جیسا حق نہیں رکھ سکتا اب اس پر بہت ساری ذمیداریاں آنی تھیں۔

اس کی چھوٹی سی گڑیا اب اپنا گھر سنبھالے گی شیر نے سب سے وعدہ کیا تھا کہ وہ لالی کا بہت خیال رکھے گا

اس کا بھی یہی کہنا تھا کہ وہ کونسا سے لے کر کسی دوسرے شہر جا رہا ہے رہنا تو اسی حویلی میں ہے لیکن اس رسم کے پیش نظر سب لوگ ہی پریشان تھے قرآن پاک کے سائے میں اسے رخصت کیا گیا۔ ایک آج افسردہ شام اپنے اختتام کو پہنچی۔

ان میں سے کسی کو بھی پسند نہیں آئی تھی۔

○○○○○

باہر شادی کی رسم اپنے عروج پر تھی

پاکیزہ بیگم اور صفدر شاہ اس کے انداز سے تنگ آکر اسے کمرے میں بلا چکے تھے تقریباً ایک گھنٹے سے اس کمرے میں بحث و مباحثہ چل رہا تھا

وہ مسلسل بد تمیزی کر رہا تھا

اس کے ہر انداز میں آج واصف شاہ بول رہا تھا

وہ پچھلے ایک گھنٹے سے مسلسل اس کی بد تمیزی اور گستاخانہ لہجہ برداشت کر رہے تھے یہ سب کچھ ہو رہا تھا معارج کی بیٹی کے لیے۔ جو کوئی غیر نہیں بلکہ ان کی بھانجی تھی۔ اس لڑکی کے لیے وہ

معارض جیسے گھٹیا شخص کی بیٹی کے لیے تو اپنی ماں پر الزام لگا رہا ہے کیا جانتا ہے تو اس شخص کے بارے میں وہ تیرا ہم درد ہے

میں نے خود اپنی بہن کا ہاتھ اپنے ہاتھوں سے توڑا تھا کیونکہ وہ بے غیرت انسان میری بہن کے لائق نہیں تھا میری بہن کی موت اس شخص سے بچھڑ کر نہیں بلکہ اس شخص کے ظلم کو سہہ کر ہوئی تھی۔

لیکن میں تجھے صفائیاں کیوں دے رہا ہوں تو حویلی والوں کے زہر اثر بول رہا ہے نہ۔ میں نے کہا تھا اس عورت سے واصف شاہ کی اولاد اسے کبھی سکون نہیں دے گی لیکن اس نے کہا کہ اس نے تجھے جنم دیا ہے کونسی صفائی چاہتا ہے تو بتاؤ مجھے اپنی ماں کے پاک دامن ہونے کا ثبوت مانگ رہا ہے تو مجھ سے مانگ میں دیتا ہوں ثبوت وہ بے حد غصے سے اسے دھکا دیتے ہوئے بولے لیکن انہوں نے محسوس کیا کہ پاکیزہ بیگم زمین پر گر چکی ہیں

وہ بے چینی سے اپنی جان سے عزیز بیوی کی طرف بڑھے روحان نے قدم آگے بڑھانے چاہے تو انہوں نے اسے دھکا دے کر روک دیا

جس دن میری بیوی کی پاکدامنی کا ثبوت مل جائے گا اس دن سے پہلے اپنی شکل مت دکھانا نکل جا
تم اس گھر میں رہنے کے قابل نہیں ہو آج تم نے ثابت کر دیا کہ تم واصف شاہ کے بیٹے ہو اگر
میرے ہوتے نہ تو میں قاتل کر دیتا وہ انتہائی بے رحمی سے کہتے پاکیزہ بیگم کو اپنی باہوں میں
اٹھائے باہر کی جانب بھاگ گئے تھے

انہیں گاڑی میں بیٹھ آتے ہیں انہوں نے مختیار شاہ کو فون کیا تھا اور کہا تھا کہ پاکیزہ کی طبیعت
تھوڑی خراب ہو گئی ہے گھر میں کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں وہ سب کچھ ہینڈل کر لیں گے اتنا
کہہ کر فون بند کر چکے تھے گھر میں شادی کا ماحول خراب نہیں کرنا چاہتے تھے

○○○○○

پاکیزہ بیگم آج بھی اپنی غلطی یاد کر کے پچھتاتی تھی واصف شاہ ان کی زندگی میں آنے والا پہلا
شخص تھا اس کے ساتھ ان کے نصیب کی نہیں لیکن محبت کی ڈور بندھی تھی

ان دونوں کی ملاقات لندن کی ایک یونیورسٹی میں ہوئی تھی پاکیزہ بیگم لندن میں اپنے والدین
کے ساتھ رہتی تھی ان کا گھر انہ کا کافی زیادہ مذہبی تھا

واصف شاہ ان کے خاندان میں سے کسی کو بھی پسند نہیں تھے ان کا مغرورانہ انداز اور اکڑ دیکھ کر ان کے والد نے رشتے سے انکار کر دیا تھا لیکن ان کی آنکھوں پر محبت کی ایسی پٹی بندھی تھی کہ وہ اس شخص کے لیے اپنے گھر والوں کی عزت کو خطرے میں ڈالنے کے لیے بھی تیار ہوگی

وہ اس شخص کی کسی بات کو نہیں ٹال سکتی تھی اس نے بس ایک بار کہا تھا کہ تمہارے گھر والے رشتہ کے لیے کبھی تیار نہیں ہوں گے اگر مجھ سے محبت کرتی ہو تو میرے ساتھ چلو

اور پھر نہ جانے اس نام نہاد محبت میں کیا طاقت تھی کہ انہوں نے اپنے خاندان کی عزت کا نہ سوچا اور ہمیشہ کے لئے اس شخص کے ساتھ بھاگ آئی۔ واصف شاہ نے اسی دن ان سے نکاح کر لیا۔ اور نکاح کے بعد اسے اپنے گھر والوں سے ملنے سے منع کر دیا لیکن وہ نہیں مانی وہ اپنے گھر والوں سے ملنا چاہتی تھی

اسی لئے نکاح کے بعد آخری بار اپنے والدین سے معافی مانگنے آئیں تو انہوں نے انہیں اپنی اولاد ماننے سے صاف انکار کر دیا ان کا کہنا تھا کہ اس لڑکی سے ان کا کوئی تعلق نہیں جو ان کی عزت کا جنازہ نکال کر اپنا گھر بسا چکی ہے۔

واصف شاہ نے ان لوگوں سے معافی مانگنے کی بجائے انہیں اپنے سٹیٹس اور سٹینڈر کا حوالہ دیا لیکن حقیقت یہی تھی کہ ان کی دولت پاکیزہ کے والدین کی عزت واپس نہیں لاسکتی تھی

انہوں نے ان کی ہر بات کو نظر انداز کرتے ہوئے گھر سے نکل جانے کے لیے کہہ دیا۔ واصف شاہ کا وہاں رکنا اب ان کے لیے توہین تھا انہوں نے پاکیزہ کو صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ اگر وہ ان لوگوں سے کوئی رشتہ رکھیں تو وہ ان سے اپنا رشتہ ختم کر دیں گے۔

اپنے گھر والوں کے بغیر رہنا بے حد مشکل تھا لیکن فی الحال ان کی آنکھوں پر محبت کی پٹی بندھی تھی انہیں اور کچھ نظر نہیں آتا تھا سوائے واصف شاہ کے۔

واصف شاہ کے والدین ہر روز انہیں پاکستان بلاتے تھے لیکن انہیں پاکستان کچھ خاص پسند نہیں تھا۔

جبکہ پاکیزہ کو وہ بس اتنا کہہ دیتے تھے کہ ان کی حویلی کے اصول بہت خطرناک ہیں وہاں پر زندگی بہت مشکل ہو جائے گی وہ حویلی عورتوں کے لئے قید خانہ ہے اور وہاں عورتوں کی زندگی کے فیصلے اس انداز میں کیے جاتے ہیں کہ سہی اور غلط کا فرق مٹ جاتا ہے اس وقت ان سے باتوں کا

مطلب پاکیزہ ہر گز نہیں سمجھتی تھی لیکن ان کے انداز سے دوبارہ پاکستان چلنے کے لئے وہ ان سے کبھی نہ کہہ سکی۔

اپنی محبت کے رشتے کو واصف شاہ نے بھی بہت ایمانداری سے نبھایا تھا وہ مغرور تھے ان میں اپنی دولت کا بے حد گھمنڈ تھا لیکن پاکیزہ سے محبت میں کوئی کھوٹ نہیں تھی

انہوں نے پاکیزہ کی محبت میں کبھی کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آنے دی۔ روحان کی پیدائش پر ان دونوں کی خوشی کی کوئی حد نہ تھی

لیکن اس کی پیدائش کے فوراً بعد ہی ان کے خاندان کی طرف سے یہ دباؤ شروع ہو گیا کہ روحان ان کو پاکستان لے آیا جائے۔

ہر روز فون پر پاکیزہ بیگم اپنی ساس سے سنتی کے آج روحان کے نام کے بکرے صدقے کیے گئے ہیں کبھی اس کے نام کے جانور صدقہ دیے گئے ہیں انہیں روحان کے لیے خاندان والوں کی محبت بہت اچھی لگتی تھی بس یہی وجہ تھی کہ وہ اکثر ہی واصف کو پاکستان چلنے کے لئے کہتی

لیکن وہ کسی نہ کسی انداز میں انہیں منع کر دیتے اور پھر وہ دن بھی آیا جب انہوں نے سختی سے کہہ دیا کہ ایسا ممکن نہیں ہے ان کا سارا کام لندن میں ہے اور وہ اس طرح سے وہاں نہیں جاسکتے

ان کا یہ انداز پاکیزہ کو اچھا تو نہ لگا تھا لیکن اپنے شوہر کی خوشی کیلئے وہ خاموش ہو گئی تھی

پھر آہستہ آہستہ ان کے جیٹھ اور دیور اپنی فیملی کے ساتھ روحان سے ملنے آتے رہے لیکن ان کی جیٹھانی اکثر کہا کرتی تھی تم حویلی میں مت آنا جہاں ہو وہی خوش رہو حویلی کے اصول تم نہیں جانتی

وہاں کے مردوں کے لیے صرف زنا ہی ایک گناہ ہے باقی کسی گناہ کو خاطر میں نہیں لاتے حویلی کے مرد زنا نہیں کرتے اور کسی گناہ سے انکار نہیں ان کے باتیں سن کر وہ اپنے آپ کو روک نہیں پائی اور ان کے جاتے ہی انہوں نے یہ بات واصل شاہ کے سامنے رکھ دی تھی

ان کی باتیں سن کر وہ ہنسے اور کہا کہ بھابھی کو یہ خوشی برداشت نہیں ہو رہی کہ تم حویلی کے باہر آزاد زندگی گزار رہی ہوں اور دوسری بات زنا سے بڑا اور کوئی گناہ نہیں۔ ان کا انداز سمجھانے والا تھا لیکن پاکیزہ بیگم متجسس ہو گی

کیا کرتے تھے حویلی کے مرد مجھے جاننے کا شوق ہونے لگا۔

ایک دن خبر آئی کہ ان کے تیسرے جیٹھ حیدر شاہ نے اپنی بیوی کا قتل کر دیا ہے۔ واصف شاہ نے کہہ دیا کہ یہ جھوٹ ہے۔ ان کی بھابھی اپنی غلطیوں کی وجہ سے ماری گئی ہے۔

لیکن پاکیزہ کے لیے یہ صدمہ چھوٹا نہ تھا ان کی حویلی کے ایک عورت مرچکی تھی جس کا سات سال کا معصوم بچہ تھا اور ان سات سالہ آنکھوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے باپ کو اپنی ماں کا قتل کرتے دیکھا تھا۔

یہ بات بھی انہیں بڑی بھابھی نے بتائی تھی ورنہ ان کا شوہر تو ان سے یہ ساری باتیں چھپا کر ہی رکھتا تھا وہ تراب سے ملنا چاہتی تھی نہ جانے کیوں انہیں ہر انسان سے زیادہ وہ قابل رحم محسوس ہوتا تھا

روحان کے پیدائش کے ساڑھے پانچ سال کے بعد ان کے گھر میں ایک ننھی سی پری نے جنم لیا جس میں واصف شاہ کی جان بسی تھی انہوں نے بہت مان سے اس کا نام سنیہار کھا۔ جب ایک دن انہیں پتہ چلا کہ ان کی بیٹی کی پیدائش سے پہلے ہی بلکہ بہت پہلے ہی یہ بات ہو چکی ہے کہ واصف کہ گھر میں پیدا ہونے والی پہلی بچی حیدر شاہ کے بیٹے تراب کی دلہن بنے گی۔ اس بات نے

انہیں اندر سے ہلادیا تھا۔ ایک دس سال کا لڑکا اور ایک ڈیڑھ ماہ کی بچی وہ لوگ ایسا سوچ بھی کیسے
سکتے تھے

انہوں نے صاف انکار کر دیا تھا وہ کبھی بھی ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی انہوں نے کہا تھا سینا اپنی
زندگی کا فیصلہ خود کرے گی۔

وہ کبھی بھی اپنی بیٹی کو کسی کے بے حسی کی نظر نہیں ہونے دیگی۔

انہوں نے سوچ لیا تھا کہ وہ پاکستان کبھی نہیں جائیں گی لیکن اس کے بعد واصف شاہ بہت پریشان
رہنے لگے وجہ پوچھنے پر پتہ چلا کہ باباجان کا حکم آچکا ہے انہیں پاکستان حویلی جانا ہوگا۔

ان کی پریشانی کی وجہ انہیں ہر گز سمجھ نہ آئی تھی ہاں لیکن اپنے چھ سالہ بیٹے اور دس ماہ کی معصوم
بچی کو لے کر وہ حویلی آگئی تھی

حویلی میں ان کا ویکم بہت دھوم دھام سے کیا گیا تھا ایک ہفتہ تو ان کا بہت خوشی سے گزر گیا تھا
روحان تو انہیں دیکھنے کے لئے کم کم ہی نصیب ہوتا کیوں کہ اسے کوئی نہ کوئی اپنے ساتھ لے جاتا
تھا ہر کسی کی اس کے لیے محبت دیکھ کر وہ بہت خوش تھی۔

ان کے سامنے وہ تیرا سالہ لڑکا عالم جو سب کچھ سنبھال لیتا تھا انہیں بہت اچھا لگا۔

وہ خود سے چھوٹے تمام بچوں کا لیڈر تھا کسی کو کوئی بھی مسئلہ ہوتا تو سب اسی کے پاس جاتے تھے۔ اور عالم نے ان سے بھی وعدہ کیا تھا کہ وہ روحان اور سینہا کی زندگی میں آنے والے ہر مسئلے کو حل کرے گا کیونکہ وہ ان کا بڑا بھائی ہے اور اس کی یہی باتیں پاکیزہ بیگم کو بہت اچھی لگتی تھی

جب کہ وہ دوسرا لڑکا تراب محبت لفظ سے بھی بے خبر تھا اس کی آنکھوں میں عجیب سی وحشت تھی وہ کسی سے بات نہیں کرتا تھا اسے زبردستی شام کو کھانے پر بلا یا جاتا صبح اور دوپہر کا کھانا وہ اپنے کمرے میں کھاتا تھا۔ اس کا انداز بہت الگ تھا اگر کوئی اس سے مخاطب کر کے بات کرتا تھا تب بھی وہ جواب نہیں دیتا تھا۔ اور یہ آج سے نہیں بلکہ ساڑھے پانچ سالوں سے ایسا ہی تھا

اس کا یہ انداز پاکیزہ بیگم کے ساتھ بھی ایسا ہی تھا دو تین بار انہوں نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی تو وہ نظر انداز کرتا آگے بڑھ گیا یا تو وہ اپنے کمرے سے نکلتا نہیں تھا اگر نکلتا تب بھی ایک ہی جگہ بیٹھا رہتا

اس کی نظروں میں نر جس بیگم کے لیے اتنی نفرت تھی کہ وہ تو اس کی طرف جاتی ہی نہیں تھی ایک بار حیدر صاحب نے نر جس بیگم کو کافی سختی سے کہا کہ ان کے بیٹے کا خیال رکھنا اور نر جس بیگم بھی فرض نبھانے کے لیے وہ تراب کے کمرے میں چلی گئی جہاں پر اس نے وازان کے سر پر دے مارا ان کا سارا چہرہ خون سے لت پت تھا حیدر شاہ نے تراب کی غلطی کا احساس دلانے کے لیے اسے تھپڑ تک دے مارے لیکن وہاں کوئی اثر نہیں تھا

شاید وہ ہر کسی سے نفرت کرتا تھا اگر کسی سے بات کرتا تو صرف عالم سے انہیں وہ پیارا سے لڑکا اچھا تو بہت لگا لیکن کاش اس کی آسانی کے لیے کچھ کر پاتی۔

پھر ایک صبح ان کی آنکھ کھلی تو انہوں نے دیکھا کہ بے بی کاٹ کے بالکل قریب کھڑا وہ مسکرا کر سینما سے باتیں کر رہا ہے جبکہ سینما بھی اس کی موجودگی کو محسوس کر کے خوشی سے چہک رہی تھی

ابھی کل کی ہی تو بات تھی جب اس نے چلنا شروع کیا وہ سیڑھیوں سے گرنے والی تھی اگر تراب نہ ہوتا تو وہ گر جاتی

ؑپاکیزہ کو دیکھ کر تھوڑا اثر مندہ ہو کر اس سے دور ہوا لیکن پھر تھوڑی دیر زمین کو دیکھ کر انھیں مخاطب کیا چاچی کیا میں بے بی کو اپنے ساتھ لے جاؤں میں باہر اس کے ساتھ کھیلوں گا پھر واپس دے جاؤں گا اس کے پہلی بار مخاطب کرنے پر پاکیزہ کو بے حد خوشی ہوئی انہوں نے بہت خوشی سے اسے سنیہا کو لے جانے کی اجازت دی تھی۔

لیکن اس سے اگلے دن ہی گھر میں کسی کی شادی کی تیاریاں ہونے لگی پوچھنے پر انھیں یہ پتہ چلا تراب کا نکاح کروایا جا رہا ہے

انہیں یہ بات بہت عجیب لگی تھی کہ گیارہ بارہ سالہ بچے کا نکاح بھلا کیسے ہو سکتا ہے وہ تو کسی بھی طرح اس رشتے کو سمجھ ہی نہیں سکتا تھا

لیکن انہیں بس اتنا کہہ دیا گیا کہ نکاح ہر صورت میں جائز ہے۔

ان کے لہجے میں اتنی گرماہٹ تھی کہ وہ آگے سے کچھ بھی نہ بول سکیں۔ اور ویسے بھی انہیں کوئی مطلب بھی نہ تھا ان سب چیزوں سے۔ لیکن جھٹکا تو انہیں تب لگا تھا جب انہیں پتہ چلا کہ ان کی بیٹی کا بھی نکاح ہے

اس بات پر وہ واصف شاہ سے بولی ایک سال کی بچی کا نکاح کیسے ہو سکتا ہے

لیکن واصف شاہ نے کہا کہ ابا کی خواہش ہے اس وقت خاموش ہو جاؤ بعد میں ہم خود نکاح کروا دیں گے ان کا انداز انہیں بہت برا لگا وہ اپنی بیٹی کی زندگی اپنے ابا کی خواہش پر قربان کرنے جا رہے تھے وہ ایسا ہر گز نہیں ہونے دے سکتی تھی

لیکن ان کی کس نے نہ سنی تھی انہوں نے بہت شور مچایا ہر ممکن طریقے سے نکاح کو ان کی کوشش کی لیکن وہ واصف تو یہاں آکر بالکل بدل چکے تھے انہیں کمرے میں بند کر کے باہر نکاح کی رسم ادا کی گئی

وہ چلاتی رہی روتی رہی کہ وہ اپنے بیٹی کے ساتھ ایسا نہیں ہونے دیگی لیکن ان کی سننے والا کوئی بھی نہیں تھا نکاح کی رسم ادا ہونے کے بعد واصف شاہ انہیں منانے آئے تھے

○○○○○

السلام علیکم دوستو میں ماضی بہت تفصیل سے لکھنا چاہتی تھی لیکن اور بہت زیادہ لونگ ہوتا جا رہا تھا اور ناول آدھا بھی نہیں پہنچا سچ کہوں تو ماضی لکھنے کا مجھے بھی کوئی مزا نہیں آتا۔

نہیں میں نہیں مانتی سنیہا کا کوئی نکاح نہیں ہو امیری بیٹی کا کوئی نکاح نہیں ہو اسنا آپ نے
---؟

اور نہ ہی میں اسے زبردستی کسی رشتے میں بندھنے دوں گی خبردار جو آپ نے یہ سوچا کہ وہ ساری
زندگی اس ان چاہے رشتے کو نبھانے گی

جس کو سمجھنے کی اس کی عمر بھی نہیں ہے مجھے یہاں نہیں رہنا میں ایک پل بھی یہاں نہیں رہوں
گی

مجھے واپس لندن جانا ہے بس وہ بے حد غصے سے کہتے ہوئے اپنا سامان پیک کرنے لگی

پاکیزہ یہ کیا بچپنا ہے تو اس طرح کی حرکتیں کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔۔؟

کیا تم نے بچپن کے نکاح کے بارے میں نہیں سنا

واصف شاہ اسے نرمی سے سمجھانے لگے

سنا ہے بے شک سنا ہے لیکن میں نے کہیں پر بھی نہیں سنا کہ ایک سالہ بچی کا نکاح ہو سکتا ہے

وہ بے حد غصے سے کہتے ہوئے ایک بار پھر سے اپنا سامان پیک کرنے لگی
ہوتا ہے ہمارے ہاں ہوتا ہے اسے شاعی نکاح کہتے ہیں جو والدین کی مرضی سے ہوتا ہے

اور میری بیٹی کا نکاح میری مرضی مطلب اپنے والد کی مرضی سے ہوا ہے

والدین کو اپنی بیٹی کا نکاح کرنے کا پورا حق ہے جہاں وہ چاہے جہاں وہ بہتر سمجھے اور یہ حق ہمیں
اللہ نے دیا ہے مجھے باباجان کا یہ فیصلہ بالکل ٹھیک لگا ہماری بیٹی کا فیوچر بن جائے گا تمہیں اندازہ
بھی ہے اس گھر اور جائیداد کا ایک مکمل حصہ تراب کے نام ہے۔ جو کل کو ہماری بیٹی کا ہو گا میں
نے اپنی بیٹی کی خوشحال زندگی کے لیے یہ قدم اٹھایا ہے اور ایک باپ ہونے کے تاطے میں اپنی بیٹی
کی بھلائی کا حق رکھتا ہوں وہ اسے سمجھا رہے تھے

کس فیوچر کی بات کر رہے ہیں آپ ویسا فیوچر جیسا اس حویلی کی عورتوں کا ہے معاف کیجیے گا میں
اسے خوشحالی تسلیم نہیں کرتی یہاں کی عورتیں تو باندیوں سے بدتر ہیں اپنی عورتوں کو حویلی کی
چار دیواریوں میں قید رکھنا شوہر کے علاوہ کسی کے ساتھ باہر نہیں جاسکتی کسی کے سامنے نہیں آ
سکتی میں نہیں مانتی اس رسم کو اور نا ہی میری بیٹی کا کوئی نکاح ہوا ہے

ارے میری بیٹی تو ان الفاظ کا مطلب بھی نہیں سمجھتی جو آپ نے اس کے ہاتھ میں چاکلیٹ تھاما کر زبردستی بلوائے ہیں نکاح نامہ پر سائن کے بجائے انگوٹھا لگایا گیا ہے کون اسے نکاح کہتا ہے میں اسے نکاح نہیں مانتی اور نہ ہی میں اپنی بیٹی کو زبردستی کے رشتے میں کبھی بندھنے دوں گی وہ اب بھی اسی انداز میں بول رہی تھی ان کا یہاں مزید رکھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا ابھی ان کی بیٹی کی عمر ہی کیا تھی کہ ان کی بیٹی کو زبردستی کسی کے ساتھ باندھ دیا گیا

ٹھیک ہے پاکیزہ اگر تم اس نکاح کو نہیں مانتی تو کوئی بات نہیں جب ہماری بیٹی سمجھنے کے قابل ہو جائے گی ہم اس کا دوبارہ نکاح کر دیں گے تم یہی سمجھو کہ ہماری بیٹی کی بات پکی ہو گئی ہے بس اس کا رشتہ ہو گیا ہے اگر تم اس نکاح کو تسلیم نہیں کرتی تو کوئی بات نہیں بس تھوڑا عرصہ گزر جانے دو میں اپنی بیٹی کے ہوش و حواس میں پھر سے تراب کے ساتھ اس کا نکاح کرواؤں گا

وہ اب بھی اپنی بات پر قائم تھے جب کے پاکیزہ بیگم کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ تراب اور سنیہا کا نکاح کرنے پر بضد کیوں ہیں

میں اپنی بیٹی کا نکاح اس حویلی میں نہیں کروں گی نہ آج نہ پھر کبھی سمجھے آپ میں یہاں نہیں رکوں گی میں لندن واپس جاؤں گی وہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے بے خوفی سے بولی

تمہارا وہاں اکیلے رہنا مشکل ہو جائے گا پاکیزہ کیوں کہ باباجان اب اپنے پوتے اور پوتی کے بغیر نہیں رہیں گے اور میں اس بڑھاپے میں اپنے باپ کو کوئی تکلیف نہیں دے سکتا میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا اور نہ ہی میرے بچے تمہارے ساتھ جائیں گے تم پر نامیں نے پہلے کبھی زور ڈالا ہے نہ آگے ڈالوں گا اگر تم واپس جانا چاہتی ہو تو تمہیں اکیلے جانا ہو کہ بچوں اور میرے بغیر

کل رات کی بات تھی کہ باباجان نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اس سے وعدہ لیا تھا کہ اب وہ انہیں چھوڑ کر نہیں جائے گا اور اس نے وعدہ کیا تھا کہ اب وہ اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جائے گا بلکہ اسی حویلی میں رہے گا اور اس کے بچے اور بیوی بھی یہی رہے گی

واصف شاہ جانتے تھے کہ وہ کبھی بھی اپنے شوہر کے بغیر اپنے بچوں کے بغیر کہیں نہیں جائے گی اس لیے فی الحال ان کے لئے اتنا کہنا ہی کافی تھا اس کے بعد پاکیزہ بیگم نے خاموشی طاری کر لی وہ اس نکاح کو نہیں مانتی تھی اور نہ ہی آگے کبھی ماننے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن اب اس حویلی میں رہنا ان کی مجبوری بن چکی تھی کیونکہ واصف اور اپنے بچوں کے بغیر رہنا ان کے لیے بے حد مشکل تھا

○○○○○

اسے اس حویلی میں رہتے ایک ماہ ہو چکا تھا اس حویلی کے اصول بہت عجیب تھے یہاں کے مرد ایک ہی عورت سے تعلق رکھتے تھے کسی اور عورت کا خیال بھی اپنے دماغ میں لانا ان کے لیے گناہ تھا

اسی لئے وہ شادی بھی اپنی پسند سے کرتے تھے ان کے خاندان میں صرف حیدر شاہ کی شادی بابا جان کی مرضی سے ہوئی تھی کیونکہ تب وہ کسی کو پسند نہیں کرتے تھے

لیکن بعد میں جب وہ اپنے بزنس میں مصروف ہو گئے تو انہیں اپنی ہی سیکرٹری نر جس سے محبت ہو گئی۔ حویلی والوں کا تو کہنا تھا کہ زمر اپنی موت خود مری ہے۔ لیکن تراب کے بارے میں اسے یہ پتا تھا کہ اس نے خود اپنے باپ کو اپنی ماں کو جان سے مار دیتے ہوئے دیکھا ہے

ان تراب کا انداز بدل چکا تھا نکاح کے بعد سے لے کر اب تک سنیہا کے ساتھ وہ زیادہ وقت گزارتا تھا وہ بنا کسی کی اجازت کے اسے اپنے ساتھ لے جاتا کبھی لان میں اس کے ساتھ کھیلتا تو کبھی اسے جھولے پر بٹھا کر تب تک جھولا جھلاتے رہتا جب تک وہ اونچی اونچی آواز میں رونے لگتی

اس کے معاملے میں وہ بہت عجیب تھا وہ روحان کو بھی اس کے قریب نہ بھٹکنے دیتا حویلی کے سب لوگ یہ سوچ کر خوش ہو گئے تھے کہ سنیہا کے ساتھ تراب ایک تلخ حقیقت کو بھلانے لگا ہے

اس کا سنیہا کے ساتھ وقت گزارنا کسی کو برا نہیں لگتا تھا سوائے پاکیزہ کے سنیہا اس کے پاس نہیں جاتی تھی کیونکہ وہ اکثر اسے ڈانٹ دیتا تھا اور اس کی ڈانٹ کے خوف کی وجہ سے اس کے پاس آنے پر وہ رونے لگتی لیکن پاکیزہ بیگم کو اتنا بھی حق نہ تھا کہ وہ تراب کو روک پاتی اور وہ اسے سنیہا کو لے جانے پر روکتی تو تراب کے پاس ہر سوال کا ایک جواب تھا اب تو یہ میری ہے میں چاہے جو بھی کروں۔ داد و کہتے ہیں کہ یہ صرف میری ہے

اسے جیسے جیتا جاگتا کھلونا مل گیا تھا اس کا دل چاہتا تو وہ آدھی رات کو اسے اٹھا کر اپنے کمرے میں لے جاتا۔ واصف شاہ کو بھی ان سب باتوں سے کوئی اعتراض نہ تھا۔ لیکن پاکیزہ کو اعتراض تھا وہ نہ تو اپنی بیٹی کو روتے دیکھ سکتی تھی اور نہ ہی اس طرح سے خوفزدہ ہوتے۔

وہ چلنا شروع کر چکی تھی لیکن تراب اسے ہمیشہ اٹھائے رکھتا تھا وہ کہتا تھا کہ اس کی شہزادی کی پیر گندے ہو جائیں گے اس کی مصروفیات بڑھ چکی تھی سکول سے آتے ہوئے وہ اس کے لئے ڈھیروں چیزیں لے کر آتا اگر شاپنگ پر جاتا تو ساری شاپنگ ایسی کی کرتا۔ اس کی ہر چیز پر تراب اپنی مرضی سے کام چلتا

وہ جیسے اپنے ہوش و حواس ہی بھلا چکا تھا اسے کسی اور سے کوئی مطلب نہیں تھا جبکہ حویلی کے لوگ اسے مصروف دیکھ کر بے فکر ہو گئے تھے اپنی بیٹی سنیہا کے لئے تراب کا جنون دیکھ کر پاکیزہ بیگم کو بھی یقین ہونے لگا تھا کہ اور اب آگے بھی وہ اس کا بہت خیال رکھے گا

اسی سوچ کو سوچتے ہوئے ایک بار انہوں نے ترات کو اپنے سامنے بیٹھا کر اس سے کہا تھا کہ اگر وہ کبھی سنیہا کے ساتھ نہ رہی تو تراب اس کا خیال رکھے گا اور تراب نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ چاہے جو بھی ہو جائے وہ اپنی شہزادی پر کبھی کوئی آنچ نہیں آنے دے گا۔ تراب سے لے کر اتنا ٹچی اور پوز سو تھا۔ کہ آہستہ آہستہ پاکیزہ بیگم بھی اس رشتے کو قبول کرنے لگی تھی

oooo

روحان کہا جاتا تھا اسے کچھ علم نہیں تھا یہاں آکر اس اسکول میں داخل تو کروادیا گیا لیکن وہ سکول میں بہت کم ہی جاتا تھا زیادہ تر وقت اس کا اس کے چچا کے ساتھ گزرتا

جب کہ اس معاملے میں بھی واصف شاہ کو کوئی مسئلہ نہیں تھا وہ کہہ رہے تھے کہ پاس ہو جائے گا نہیں ہوا تعہم کروالیں گے چھوڑو اسے اپنی موج مستی میں رہنے دو

یہاں آکر واصف شاہ بہت بدل چکے تھے ان کے سر پر بہت ساری ذمہ داریاں آگئی تھیں
نبھاتے نبھاتے وہ پاکیزہ کو نظر انداز کرنے لگے

لیکن پاکیزہ جانتی تھی کہ وہ ان سے بے حد محبت کرتے ہیں۔ اور انہیں ان سے کسی قسم کا کوئی
شکوک نہیں تھا ہاں وہ اپنی اولاد کو لے کر ضرور سے زیادہ بے خبر ہو گئے تھے اور یہ چیز پاکیزہ بیگم کو
پسند نہیں تھی

وہ اپنے کمرے سے نکل کر کچن میں جانے والی تھی تاکہ ملازمہ کو اپنی پسند کا کچھ کھانے کیلئے بنانے
کا کہے جب اچانک گولی چلنے کی آواز آئی حویلی میں ایک آواز پیدا ہوئی اور پھر سناٹا چھا گیا ایسی
آوازیں اکثر آتی تھیں گاؤں کے ساتھ جنگل ہونے کی وجہ سے اکثر وہ لوگ شکار پر جاتے تھے

لیکن اس بار یہ آواز بالکل قریب سے آئی ہے شاید چھت کی طرف سے انہیں روحان کا خیال آیا
کہ تھوڑی دیر پہلے حیدر کے ساتھ روحان چھت کی جانب سے آیا تھا

انہیں یقین تھا کہ یہ گولی حیدر شاہ نے چلائی ہے اور نہ جانے وہاں ان کے بیٹے کا کیا حال ہوا ہو گا جو
زرا اسی آواز سے خوفزدہ ہو جاتا ہے وہ پریشانی سے تیزی سے حویلی کے اندر موجود سیڑھیاں طے

کرنے لگی انہیں اوپر سے اپنے بیٹے کے رونے کی آواز نہیں آرہی تھی ان کے قدموں میں مزید تیزی آگئی

لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر تو جیسے اس کے پیروں سے زمین ہی نکل گئی

رعان میری جان شیر بن بیٹا ہی لے گولی چلاتیرا چاچا تیرے ساتھ ہے کچھ نہیں ہوگا وہ سامنے ہم آسمان پہ اڑتے کبوتر کا نشانہ لیتے ہوئے اس معصوم بچے کے ہاتھ میں پستول دیے اس کے پیچھے بیٹھا اس کا ڈر ختم کر رہا تھا جب کہ وہ روحان بری طری سے کانپتا روئے جارہا تھا۔

پاکیزہ کی تو جیسے روح کانپ گئی وہ شخص چھ سال کے بچے کو گولی چلانا سکھا رہا تھا اسے اس وقت اپنے بیٹے سے زیادہ ترس آسمان پر اڑتے اس معصوم پرندے پر آیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتی گولی چل چکی تھی وہ کبوتر زمین پر جا گرا تھا۔ پستول سے دھواں نکل رہا تھا۔ گولی چلاتے ہوئے کہیں شعلے اس پستول سے نکل کر حیدر شاہ کے ہاتھوں میں جذب ہو گئے تھے جبکہ روحان کے ننھے سے ہاتھ ان کے ہاتھوں میں تھے

حیدر بھائی یہ کیا بیہودہ حرکت کر رہے ہیں آپ شرم نہیں آرہی آپ کو ایک معصوم بچے کے ہاتھ میں بندوق تھامتے۔ کیا آپ کو نظر نہیں آ رہا کہ کس طرح سے رو رہا ہے کس طرح سے خوفزدہ ہے یہ وہ ہر لحاظ بول کر ان کے سامنے رکی تھیں

ارے بھابھی کون سی دنیا میں رہتی ہیں آپ آج کل تو بچہ بچہ یہ کھلونا چلانا جانتا ہے آپ نے شاید میرے بیٹے تراب کو نہیں دیکھا اور عالم کا نشانہ تو کبھی چمکتا ہی نہیں۔ ہمارے خاندان کے بچوں کو یہ کھیل آنا چاہیے اور یہ تو ہاتھ کا کھلونا ہے اس سے کیا خوفزدہ ہونا وہ بنا شر مندہ ہوئے بولے تھے

آپ کے ہاتھ کے کھلونے ہی ہی آپ کے ہاتھ پر زخم کیا ہے حیدر بھائی اور اگر تراب اور عالم کو پستول چلانا آتی ہے تو یہ کوئی فخر کی بات نہیں بچوں کے دل سے ہر قسم کا خوف ختم کر دینا مطلب انہیں برائی کی طرف دھکیل دینا ہے

اور میں اپنے بیٹے کے ساتھ ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتی سمجھے آپ اور خبردار جو آج کے بعد میرے بیٹے کے قریب بھی آئے ورنہ آپ کے لیے بہتر نہیں ہو گا وہ بے حد غصے سے کہتی اپنے روتے بلکتے روحان کو اٹھا کر نیچے جا چکی تھی

حویلی کی آج تک کسی عورت میں اتنی ہمت نہ ہوئی تھی کہ وہ حیدر شاہ سے زبان چلاتے وہ اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے اپنے ہاتھ میں موجود بندوق سے ایک بار پھر سے آسمان پر اڑتے پرندوں کا نشانہ لے چکا تھا

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا ذرا اسی بات کے بعد گھر چھوڑنے کی بات کرتی ہو آخر ایسا بھی کیا ہو گیا۔ کیا اس سے پہلے روحان کو کبھی بخار نہیں ہوا کیا وہ کبھی رویا نہیں ہے

وہ بے حد عصبے سے بول رہے تھے جبکہ پاکیزہ بیگم کے پاس ہر سوال کا ایک ہی جواب تھا ان کا بیٹا خوف کے زیر اثر اس کنڈیشن میں پہنچا ہے اور اب وہ اس حویلی میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہ سکتی

تمہیں سمجھ نہیں آرہا کہ بابا کی طبیعت خراب ہے میں کسی بھی حال میں سنیما اور روحان کو ان سے دور نہیں ہونے دوں گا

گاؤں کی ساری ذمہ داری مجھ پر سرپرڈی ہیں میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جاسکتا مجھے یہی پررہنا ہے

اگر ابمیں نے پاکستان چھوڑا شاید بابا مجھے کبھی معاف نہیں کریں گے

تو ٹھیک ہے اگر آپ پاکستان نہیں چھوڑ سکتے تو میں آپ کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں کروں گی لیکن میرے بچے اس حویلی میں نہیں رہیں گے آپ کے بابا کو میرے بچوں سے ملاقات کرنے کا شوق ہے

تو آپ ہفتے میں ایک دو بار بابا سے ملوانے انہیں لے آئے گا لیکن میں اس ماحول میں اپنے بچوں کی پرورش نہیں کر سکتی مجھے الگ مکان چاہیے وہ بی اس حویلی سے بہت دور جہاں میں سکون سے اپنے بچوں کی پرورش کر سکوں وہ فیصلہ کرتے ہوئے بولی

واصف شاہ پاکیزہ کی کنڈیشن کو سمجھتے تھے حویلی کا ماحول ان کی بھی نظروں میں بھی واضح تھا وہ پہلے ہی جانتے تھے کہ پاکیزہ یہاں آج نہیں رہ پائے گی اس کے لئے آج ان کے صاف الفاظ میں کہنے پر انہوں نے صرف ہاں میں سر ہلادیا مطلب ان کے الگ رہنے پر انہیں کوئی اعتراض نہیں تھا

○○○○○

وہ نہیں جانتے تھے کہ گھر میں سب لوگوں نے کس طرح سے اجازت دی تھی سب کچھ واصف شاہ نے خود کیا تھا اور اب وہ اپنا نیا گھر دیکھنے شہر جا رہے تھے

سب کو انہوں نے یہی کہا تھا کہ پاکیزہ گاؤں کے ماحول میں ایڈجسٹ نہیں کر پار ہی پر زیادہ لوگوں نے اعتراض بھی نہیں اٹھایا تھا بس وہ لوگ چاہتے تھے کہ بچے ان کے پاس رہے اور بچے ان کے ساتھ ہی تھے ایسا کوئی مسئلہ نہیں تھا

یہ کوئی چھوٹا سا نہیں بلکہ بہت بڑا گھر تھا اور شہر کے بچوں بچ تھا یہاں ہر چیز کی آسانی تھی سنیسا اور روحان یہاں آکر خوش تھے جب کہ اب پاکیزہ بھی بے فکر ہو چکی تھی انہیں لگا نہیں تھا کہ سب کچھ اتنی آسانی سے ہو جائے گا

واصف شاہ زیادہ گاؤں میں ہی رہتے تھے ہفتے میں ایک دو دن ان کے ساتھ اور باقی گاؤں میں ہی رہتے تھے کیونکہ گاؤں کی بہت ساری ذمہ داری ان کے سر پر آچکی تھی اور بہت ساری دشمنیاں بھی وہ خود بھی اپنے بچوں کو ایک محفوظ جگہ پر چھوڑنا چاہتے تھے

اور اب وہ بے فکر ہو کر اپنے کام انجام دینے لگے

○○○○○

وہ بیڈ پر لیٹی کب سے اپنی ماضی کو سوچے جارہیں تھیں جب صفدر شاہ نے کمرے میں قدم رکھا

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ پی پی بہت زیادہ ہائی ہو گیا ہے کچھ دیر میں ڈسپارچ کر دیں گے وہ ان کے قریب بیٹھتے ہوئے بولے تو پاکیزہ بیگم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جو صفدر شاہ نے دیکھتے ہی بے حد نرمی سے صاف کیے تھے

تم کیوں رو رہی ہو پاکیزہ میں جانتا ہوں کہ تم اپنے نام کی طرح پاکیزہ ہو کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں کسی کو صفائی دینے کی یا کسی کے لیے آنسو بہانے کی روحان کسی اور کی زبان بول رہا ہے جب اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گا تمہارے پیر پکڑ کر معافی مانگے گا وہ ان کے ہاتھ تھامتے ہوئے بولے تو پاکیزہ بیگم نہ چاہتے ہوئے بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں

نہیں مجھے افسوس اس بات کا نہیں کہ میرے بیٹے نے میرے کردار پر شک کیا میرے دامن پر انگلیاں اٹھائی صفدر مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ روحان نے آج اپنے باپ کے زبان بولی اس نے ثابت کر دیا کہ وہ شاہ حویلی کا خون ہے

کاش میں آپ کے سامنے یہ شرط نہ رکھتی کہ مجھے اپنے بچوں کے علاوہ اور اولاد کی خواہش نہیں تو یقین کریں آج مجھ پر انگلیاں اٹھانے والا وادف شاہ کا بیٹا کو دوسری سانس لینے کی اجازت نہیں دیتا آپ کا غیرت مند بیٹا۔

میں نے آپ کو باپ بننے کا حق نہیں دیا اور آج میں اس بات پر پچھتا رہی ہوں کہ میں کیوں میں نے یہ شرط رکھی تھی اس اولاد کے لیے تاکہ جب وہ کچھ بولنے کے قابل ہوں تو مجھ پر ہی انگلیاں اٹھائیں صفر اس کے منہ سے یہ سننے سے پہلے مجھے موت کیوں نہیں آگئی۔۔۔۔۔؟ کون سی ماں اپنے بیٹے کے منہ سے ایسے الفاظ سننے کے بعد زندہ رہتی ہے

وہ آنسو بہاتے ہوئے سوال کر رہیں تھیں جب کہ صفر شاہ نے نرمی سے ان کے ہاتھ چومتے ہوئے انہیں کچھ بھی نہ بولنے کے لئے کہا

کیونکہ اس وقت ان کے دماغ پر ڈپریشن اس حد تک سوار تھا کہ حالت بگڑ سکتی تھی وہ انہیں مزید ٹینشن لینے کی اجازت نہیں دے سکتے تھے

مت سوچو پاکیزہ یہ ساری باتیں اپنے دماغ سے نکال دو۔ تمہاری پاکیزگی کا گواہ تمہارا شوہر ہے۔ اگر وہ واصل شاہ کی زبان بول سکتا ہے تو یہاں مقابلہ کرنے کے لیے تمہارا شوہر ہی کافی ہے۔

لیکن ابھی ہمیں گھر چلنا ہو گا اب تک تو ساری رسم ادا ہو چکی ہو گی صبح ولیمہ ہے اس کے لیے میں نے تمہیں ڈسچارج کروایا ہے ورنہ میں تمہیں ہسپتال میں کچھ دن رکھنے کا ارادہ رکھتا تھا کہ

تمہاری طبیعت مزید خراب نہ ہو وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولے وہ انہیں ہر طرح کی ٹینشن سے دور کرنا چاہتے تھے

پاکیزہ بیگم جتنا اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتیں اتنا کم تھا جس نے اسے اتنے اچھے شوہر سے نوازا تھا جس نے زندگی کے ہر موڑ پر آنکھیں بند کر کے ان پر اعتبار کیا تھا کسی میں اتنی ہمت نہ ہوئی کہ پاکیزہ بیگم پر انگلی اٹھاتا اور آج ان پر انگلی اٹھانے والا نہیں اپنا بیٹا

سنیما انتہا ہو چکی ہے یار نہیں ہیں میرے پاس پیسے کہاں سے لا کر دوں اب بس کر دو بیٹا۔ وہ سمجھا رہا تھا

مجھے نہیں پتا میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ یہ سب سے اہم رسم ہے اگر آپ نے اس میں پیسے نہیں دیے تو آپ کمرے کے اندر نہیں جاسکتے۔

اور میں آپ کو جاننے بھی نہیں دوں گی وہ پوری طرح دروازے پر پھیلنے کی کوشش کر رہی تھی جب نہیں پھیل سکی تو دروازے کو لک لگا کر چابی اپنے پاس رکھ لی

اچھا بابا ٹھیک ہے ادھار کر لو ایسا کر و کسی پیپر پر لکھو الو کہ مجھے تمہیں پیسے دینے ہیں یا چیک سے کام چلا لو وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا ڈیل اچھی تھی اس کے بارے میں سوچا جاسکتا تھا

ٹھیک ہے آپ چیک سائن کر دیں اور صرف میرے نام کا سائن کرنا لالی کے نام کا نہیں ویسے بھی جتنے بھی پیسے تھے سارے لے چکی ہے مجھ سے کہتی ہے کہ وہ شادی شدہ اور بڑی ہو چکی ہے میں اس کے سامنے بچی ہوں میں پیسے گم کر دوں گی

اس لیے اس نے سارے پیسے مجھ سے لے لیے اب میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے اسی لئے آپ کو میرا نام لکھ کر دینا ہو گا کہ سارے پیسے میرے ہوں گے وہ سوچتے ہوئے بولی اس کی ڈیل پر زایار اور زاہد دونوں میں نے ہاں میں سر ہلایا

شیر نے اپنی جیب سے چیک بک نکالتے ہوئے اس پر سائن کر دیا

اب راستے سے ہٹا اور دروازہ کھولو تو یہی یہ چیک تمہارے ہاتھ میں جائے گا وہ شرط رکھتے ہوئے بولا تو سنیہا نے فوراً دروازہ کھولا اور دروازے سے ہٹ کر اسے راستہ دیا اس کے انداز پر شیر نے مسکرا کر چیک اس کے حوالے کرتے ہوئے اس کے گال کھینچے

اور کمرے میں غائب ہو گیا جب سنیہا سارا دھیان اپنے چیک پہ تھا جس پر ایک ہزار روپے کی
اماؤنٹ لکھی تھی

زایا رادایہ ہزار پی کے آر کا کیا مطلب ہے۔۔۔؟ سنیہا سوچتے ہوئے بولی اس کے بہت بار غور
کرنے کے بعد بھی اس پر ہزار روپے ہی لکھے تھے

پیاری بہن ہزار پا کر کا مطلب ہزار ہی ہے تمہارا دلہا بھائی تمہیں بے وقوف بنا گیا ہے اور تمہاری
دلہن بہن تمہارے پاس موجود ساری رقم لوٹ چکی ہے مجھے سمجھ نہیں آ رہا پٹنر زتم دونوں تھی یا
دلہا اور دلہن اس اس کے کھلے منہ کو بند کرتے ہوئے زایا سمجھاتے ہوئے ہنسا جبکہ سنیہا کا تودل
چاہا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے

مطلب وہ اتنی بے وقوف تھی کہ اس کے ساتھ اتنی بڑی بیانی کر دی گئی وہ تو اس رقم کو یا ہزار ڈالر
سمجھ رہی تھی۔ جس کو سمجھ کر وہ خوش بھی بہت تھی لیکن صرف ہزار روپے لالی کو سب کچھ
دینے کے بعد بھی اس کے ہاتھ میں صرف ہزار روپے ہی آئے تھے وہ اس غم اور صدمے کے
ساتھ صفیہ بیگم کے کمرے میں گئی تھی تاکہ ان کی لاڈلی کی شکایت لگا سکے۔

جب کہ اس کے بے وقوف بن جانے پر گھر کا ہر فرد قہقہے کر ہنس رہا تھا۔ لیکن پھر زیار کو اس پر ترس آہی گیا جس پر اس نے اپنی جیب سے سنہا کو اپنا کارڈ دے کر کھل لڑ شاپنگ کرنے کی اجازت دے ڈالی۔ چلو شیر ادا نہ سہی زیار ادا کو تو اس معصوم پر ترس آیا تھا وہ اس میں ہی شکر گزار تھی

○○○○○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ بیڈ پر اپنا لہنگا بچھائے فل گھوگھٹ لیے شاید اسی کی منتظر تھی وہ اسے ٹھیک سے دیکھ نہیں پایا تھا کیونکہ سارا دن ہی وہ گھونگھٹ میں رہی تھی بس ایک ذرا سی جھلک دیکھی تھی اس کی جس کی اس نے سینما کے ساتھ مل کر اچھی خاصی پیسٹ وصول کی تھی

لیکن اب کوئی روک ٹوک نہیں تھی آج وہ سکون سے اپنی دلہن سے ملنے آیا تھا مہندی کی رات جو خواہش ادھوری رہ گئی تھی وہ اسے آج پورا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے بالکل پاس آیا اور بنا اس کا گھونگھٹ اٹھائے آہستہ سے اس کی گود میں اپنا سر رکھا

میرادل تو چاہ رہا ہے میں تمہارا گھونگھٹ اٹھاؤں لیکن مجھے ڈر ہے کہ یہ نہ ہو کہ تمہارا حسین
روپ دیکھ کر میں اپنے جذبات کو قابو نہ کر سکوں

پھر تمہیں ہی دکھ ہو گا کہ میں نے تو میں شادی کا گفٹ کیوں نہیں دیا اس لیے پہلے ساری رسم بعد
میں پیار کیونکہ تمہیں شکایت ہے نا کہ سب تم سے پیار کرتے ہیں میں نہیں کرتا تو آج کی رات
تمہاری ساری شکایت بھی دور کر دوں گا

چیر مد ہوش کن انداز میں کہتا اس کی مہندی سے سجے ہاتھوں کو اپنے لبوں سے لگائے آنکھیں بند
کیے ان کی خوشبو کو اپنے سینے میں اتار رہا تھا

اور پھر اس نے اس کے نازک سے ہاتھ کھول کر اپنا نام دیکھا اس کے چہرے پر بے حد دلکش
مسکراہٹ آئی تھی

آج سے پہلے مجھے اپنا نام اتنا پیارا کبھی نہیں لگا وہ اس کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے بولا تو لالی نے بے
اختیار ہی اپنے ہاتھ اس سے کے ہاتھوں سے چھڑوا لیے شاید وہ شرمسار ہی تھی بلکہ یقیناً وہ شرمسار ہی
تھی اس کی لالی آج لال پیلی ہو رہی تھی

اس نے اپنے اس کی گود سے سراٹھاتے ہوئے سائٹ دراز سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا۔ لالی دیکھنے کے لئے بے چین تھی کہ وہ اسے کیا دینے والا ہے لیکن یہ نو گز کا گھونگھٹ پتا نہیں کیوں ڈال دیا گیا تھا

اسے اپنے ہاتھ پر کچھ محسوس ہوا وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ اس کے لئے بریسلٹ آیا ہے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جبکہ اس پر گفٹ کا دیدار کرنے کے لئے دل میں لڈو پھوٹنے لگے تھے۔

اور پھر وہ جس چیز کے انتظار میں تھی شیر نے وہ کر ہی دیا اس کا گھونگھٹ نہ صرف اوپر کیا تھا بلکہ مکمل اتار کر ایک سائیڈ پر رکھ دیا اس کے اچانک حرکت پر لالی گھبرا سے گئی وہ بنا دوپٹے کے اس کے سامنے نہیں آئی تھی۔ جبکہ وہ اندازہ بھی نہ لگا پائی کہ اس کے دوپٹے میں بہت ساری پنز گئی تھی وہ ساری کہاں غائب ہو گئی اگر شیر نے اتاری بھی تو کب اتاریں اسے احساس تک نہ ہوا

جبکہ اس کے گھبرانے پر شیر کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی وہ اس کی آنکھوں کو نہیں مگر ذرا سی پلکیں اٹھا کر گھنی مونچھوں کے نیچے مسکراتے عنابی لبوں کو دیکھ چکی تھی۔

ایسے مت شرمناؤ لالی آج تو یہ شیر واقعی اپنے کام سے گیا وہ اس کے بالوں میں ہاتھ ڈالتا ایک لمحے میں ہی سارے بال کھول گیا تھا۔ جب کہ اس کے ناک سے ہونٹوں کو چھوتی بڑی سی نتھ نے تو اس کے دل میں قیامت برپا کر دی تھی وہ مکمل ہوش گنوا چکا تھا

وہ بے اختیار ہی اس کے لبوں پر جھکا اپنے دانتوں سے اس کی نتھ کو ہونٹوں سے ہٹتے ہوئے اس نے شدت سے بھرپور انداز میں اس کے لبوں کو چومالالی کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی وہ یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی لیکن سامنے والے کی گرفت مضبوط تھی

اس کے لبوں کو آزاد کرتے وہ ذرا سا پیچھے ہٹا تو لالی نے موقع غنیمت جان کر اگلے ہی لمحے فرار اختیار کی لیکن اس سے پہلے ہی وہ اسے کھینچ کر دوبارہ اپنے قریب کر چکا تھا۔ بے اختیار ہی وہ اس کے سینے سے آگئی تھی

جبکہ اگلے ہی لمحے وہ اسے بیڈ پر گراتا ہوا اس کے اوپر آچکا تھا لالی کی سانسیں تھم نے لگی یہ لمحہ اس کی سوچ سے زیادہ مشکل تھا

پہلے بتایا تھا ناجب گھونگھٹ اٹھاؤں گا تو اپنے قابو میں نہیں رہوں گا پھر کیوں بھاگ رہی ہو مجھ سے جانتی نہیں ہو کیا تمہارا شیر کتنا بے قرار ہے تم سے ملاقات کے لیے اور میں جانتا ہوں انتظار تو

تمہیں بھی تھا وہ اس کے بھیگے لبوں پر انگلی پھیرتا انگھوٹھے کی مدد سے اس کے لبوں کی سرخی مٹانے لگا جو اسے مدہوش کر رہی تھی۔ کہیں اس کی نازک سی جان کی جان مشکل میں نا آجائے اس لیے وہ اس کی لپسٹک زرا ہلکی کرنے لگا۔

لیکن شاید یہ کام انگلی کی مدد سے اتنا آسان نہیں تھا اس لیے بہتر تھا کہ وہ اپنے لبوں کی بے قراری بجھالیتا اس کے لبوں پر جھکتا وہ اس کے لئے مشکل کی ایک نئی دیوار قائم کر چکا تھا۔

اب ٹھیک ہے۔ وہ اپنے کام سے خوش ہوا جبکہ لالی کی سانسیں تیز ہو چکی تھی اور ہر وقت جلدی زبان بالکل بند

کیا قسم کھا رکھی ہے کہ آج بات نہیں کرنی اس کے ناک سے نتھ اتارتے ہوئے وہ اس کے جمھکے اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتا وہ اپنی انگلی سے اسکی شہ رگ سہلا رہا تھا۔

لیکن سامنے سے کوئی جواب نہ ملنے پر وہ اسے گھور کر دیکھنے لگا۔

وہ آستہ آستہ سانسیں لے رہی تھی شیر اس کے لبوں سے خارج ہوتی سانسیں گن بھی سکتا تھا اس کی تھوڑی کوچومتے ہوئے وہ اس کی خاموشی کو شدت سے محسوس کرنے لگا

تم بات کیوں نہیں کر رہی ہو۔۔۔؟ اس بار وہ ذرا سخت لہجے میں بولا تو وہ منہ پھیل گئی جب اچانک اسے دوپہر والی بات یاد آئی اس کے ساتھ ہی اس کا قہقہہ بلند ہوا

او میری دلہن مجھ سے ناراض ہے وہ ہنستے ہوئے اس کا چہرہ اپنی طرف موڑتے ہوئے بولا اس کا یہ انداز اسے بہت بھلا لگتا تھا تھوڑی دیر پہلے وہ غصہ تھا کہ وہ اسے نخرے دکھا رہی ہے اس سے بات نہیں کر رہی لیکن ایسا نہیں تھا

بلکہ اس نے قسم کھا رکھی تھی کہ جب تک وہ اس کی منتیں نہیں کرتا تب تک وہ بات نہیں کرے گی لیکن شیر کو تو کسی کی منتیں کرنا آتی نہیں تھی لیکن ہاں یہ بات الگ تھی کہ وہ آج اس کی بہت ساری باتیں سننا چاہتا تھا

ہاں تو کیا کہا تھا تم نے کہ جب تک میں منت نہیں کرتا تب تک تم بات نہیں کرو گی لیکن مجھے منت کرنی نہیں آتی تو کیا پیار سے کام چل جائے گا۔ وہ بے حد نرمی سے اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا تو لالی نے اپنا گال سہلایا

پیار سے کام نہیں چلے گا آپ کی مونچھیں چبھتی ہیں وہ منہ بنا کر اپنے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تو شیر کا تمہ بے ساختہ تھا

ہاں تو اب یہ تو برداشت کرنا پڑے گا چلو کوئی بات نہیں تم کوئی اور شرط رکھ لو تم جو کہو گی وہ کروں گا اس کا انداز ایسا تھا کہ ابھی لالی جو حکم دے گی وہ فوراً اس کی تکمیل کر دے گا

لالی کو اس کا یہ انداز بڑے مزے کا لگ رہا تھا کہ وہ ہر وقت غصہ کرنے والا مونچھڑا اور کہا یہ پیار سے بات کرنے والا شیر۔ اب تو لالی کے نخرے بنتے تھے

وہ اس کے بالکل قریب بیٹھا کبھی وہ اپنے لبوں سے اس کے گالوں کو چھو رہا تھا تو کبھی اس کے چہرے پہ آتے بالوں کو اپنی انگلیوں سے پیچھے کرتا کبھی اس کے ہاتھ میں موجود بریسٹ پر انگلیاں پھیر کر چھیڑ چھاڑ کرتا۔ اس کا ایک ایک انداز اسحقاق سے بھرپور تھا۔ وہ بے فکری سے اپنا حق بتا رہا تھا۔ اس کی شرمانے گھبرانے کو وہ کسی کھاتے میں نہ لارہا تھا

اس کا یہ انداز لالی کے دل میں ہلچل سے پیدا کر رہا تھا لیکن وہ اتنا جلدی اسے خود سے فری نہیں ہونے دے سکتی تھی

۔ اور وہ بھی تب جب وہ اس سے کھلی اجازت دے رہا تھا کسی بھی فرمائش کی وہ بے حد نرمی سے اس کے لبوں کو انگلیوں سے چھوتا اس کے ہونٹوں پر جھکنے ہی والا تھا تھا کہ اچانک لالی نے اپنا ہاتھ اس کا رقیب بنا کر اس کے لبوں پر رکھ کر فاصلہ قائم کیا اس کی حرکت پر شیر کو بڑی لگی تھی وہ اس قسم کی مزاحمت ہر گز برداشت نہیں کرنے والا تھا

پہلے آپ میری تعریف کریں ورنہ زیادہ عمران ہاشمی بننے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ وہ بڑے ناز سے کہتی اپنا ستاروں سے جگمگاتا دوپٹہ گھونگھٹ کی صورت میں دوبارہ اپنے اوپر ڈال چکی تھی اب اتنی بھی پیاری نہیں لگ رہی کی تعریفیں کرنے لگ جاؤں۔ شیر شرارت سے کہتا اس کا دوپٹا ایک بار پھر سے اچھا چکا تھا۔ کیا کہا آپ نے میں پیاری نہیں لگ رہی امی میری نظر اتار اتار کے میرے صدقے دے رہی ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں پیاری نہیں لگ رہی۔ میں پیاری نہیں لگ رہی تو آپ زکوٹا جن لگ رہے ہیں مونچھڑ کہیں کے خبردار جواب میرے پاس آئے جارہی ہوں میں امی کے کمرے میں نہیں رہنا مجھے آپ کے ساتھ۔ وہ کہتے ہوئے دوپٹہ دوبارہ لیتی باہر جانے والی تھی جب اگلے ہی لمحے شیر نے اسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

تمہیں پتہ ہے آج تک میں نے کسی کی تعریف نہیں کی۔ کیونکہ مجھ سے یہ کام ہوتا ہی نہیں ہے بہت مشکل کام ہے مجھے نہیں پتہ محبوب کی آنکھوں کو شاعر کیسے بیان کرتا ہے

کیسے اس کے ہونٹوں کو گلاب کی پنکھڑی کہتا ہے کیسے اس کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر دیتا ہے

میری نظر میں ایسے لوگ ذرا ہیو قوف اور پاگل سے ہوتے ہیں جو میلوں دور چاند میں اپنے محبوب کے کو دیکھتے ہیں اتنی دوری میں بلا محبوب کیسے نظر آتا ہے مجھے تو کبھی سمجھ نہیں آتا۔ میرے خیال میں اتنے دور سے رو مینس محسوس کرنے کے بجائے قریب آکر رو مینس کرنے پر یقین رکھتا ہوں

آپ کا محبوب تو آپ کے پاس ہوتا ہے جیسے آپ دیکھ سکتے ہو جیسے آپ محسوس کر سکتے ہیں اس کی آنکھوں میں اپنا آپ ڈھونڈ سکتے ہو مجھے سمجھ نہیں آتا کہ محبوب کو ان بے جان چیزوں سے کمپیر کر کے کی شاعر لوگ ثابت کیا کرنا چاہتے ہیں

انسان ہے اسے انسان رہنے دو بس اسے محسوس کرو محبت لفظوں کی محتاج نہیں ہوتی اپنے عمل سے ثابت کرو کہ تمہارے نزدیک وہ شخص کیا ہے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے چھو کر اس کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ کر اس یقین دلاؤ گے کہ تم اس کی حفاظت کے لیے ہمیشہ اس کے ساتھ ہو اس کے محرم بن کر کچھ رشتے لفظوں کے محتاج نہیں ہوتے

کچھ رشتے ایسے ہوتے ہیں جنہیں تا عمر نبھانا ان کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہوتا ہے محبوب کو پھولوں پتیوں سے مشابہت دے کر ہر چیز میں اس کی خوبصورتی کو بیان کر کے ہم الفاظ کی خوبصورتی سے اپنے محبوب کو خوبصورت تو بنا سکتے ہیں لیکن خوبصورتی تا عمر نہیں رہتی

اسی لیے اپنے محبوب کو ان سب چیزوں سے خوش کرنے سے بہتر ہے کہ اسے تحفظ کا احساس دلاؤ اسے بتاؤ کہ زندگی کے ہر موڑ پر تم اس کے ساتھ رہو گے اس کے ہمسفر بن کر اگر اس کی خوبصورتی ڈھل بھی جائے تب بھی ان کے رشتے کی خوبصورتی کم نہیں ہوگی

اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں تا عمر تمہاری حفاظت کروں گا لیکن یہ جھوٹے وعدے مجھ سے نہیں ہوتے میرے لیے تم کوئی چاند یا پھول نہیں ہو اور نہ ہی یہ تعریف مجھ سے نہیں ہوتی

تم میرے لیے انسان ہو لالی میری ذمہ داری ہو جس کے ساتھ میں ساری عمر گزارنا چاہتا ہوں وہ بے حد نرمی سے کہتا ہے اس کے ہونٹوں پر جھکا اور شدت سے اس کے لبوں کو چومتا گلے ہی لمحے اسے پوری طرح خود میں قید کر گیا تھا لیکن اس کی بنی ہوئی صورت دیکھ کر بہت مشکل سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے سیریس انداز میں اسے دیکھا۔

یقیناً اس جواب کی امید نہیں رکھتی تھی

مطلب کے آپ میری تعریف نہیں کریں گے۔۔۔۔۔؟ وہ شرم و حیا کو ایک طرف رکھ کر اس کی حفاظت کا کوئی اور ہی مطلب نکال چکی تھی

تو ایک گھنٹے سے یہی بکو اس تو کر رہا ہوں کہ مجھے تعریف کرنا نہیں آتی یا ر چھوڑو نہ تعریف کا کیا اچار ڈالنا ہے ہم آگے بڑھتے ہیں جو کام آتا ہے وہ کرتے ہیں وہ اس کے دونوں ہاتھ تھا متابیڈ سے لگائے اس کی شہ رگ پر اپنے لب رکھ دیتے ہوئے بولا

جبکہ اس کا موڈ آف دیکھ کر کچھ سوچنے لگا
اچھا ٹھیک ہے یا ترکی جا کر دو چار لائیں یاد کر کے تمہیں سنا دوں گا بلکہ رٹ لوں گا تم جب کہو گی بول دیا کروں گا وہ ہار مانتے ہوئے اس کے دوپٹے کو تھا میں اجازت طلب نظروں سے اسے دیکھنے لگا

ترکی۔۔۔۔۔؟ وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی یقین کرنا مشکل تھا لیکن اس نے ترکی کا ہی نام لیا تھا

اس کے حیرت سے آنکھیں پھاڑ ترکی کہنے پر شیر کی لبوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی

ہاں تو اب کیا میں سنگاپور دیواروں کے ساتھ ہنی مون مناؤں گا وہ شرارت سے کہتا اسے اپنی
باہوں میں قید کر چکا تھا بلکہ اسے مزید بولنے کا موقع دیئے بغیر اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھ چکا
تھا

اب تم ترکی کے بارے میں سوچو کہ ہم وہاں کہاں کہاں گھومنے جائیں گے لیکن مجھے ڈسٹرب
مت کرنا وہ پوری طرح اسے اپنی باہوں میں سمیٹتے ہوئے بولا جبکہ اس کی انداز پر وہ شرم و حیا سے
سمٹی اس کے سینے میں اپنا سر چھپانے لگی جب اچانک شیر نے اسے دور کیا

صرف ترکی کے بارے میں سوچنا وہاں کے لڑکوں کے بارے میں نہیں وہ سختی سے بولا تو لالی کھلا
کر ہنسی

جب کہ وہ لاسٹ بجھاتا اسے اپنے قریب کرتا سارے فاصلے سمٹ گیا لالی خاموشی سے اس کا لمس
محسوس کرتی خود کو اس کے حوالے کر چکی تھی

oo_

وہ کمرے میں آیا تو پازیب کمرے میں نہیں تھی جب کہ وہ پہلے ہی پازیب کو کہہ چکا تھا کہ وہ کمرے میں جائے وہ اس کے پیچھے ہی آرہا ہے

لیکن اب اسے یہاں نہ پا کر وہ اچھا خاصہ بد مزہ ہوا تھا۔ آج تو اس کے دوستوں نے اسے چھیڑتے ہوئے کہہ دیا تھا کہ تمہیں من پسند بیوی کیا ملی ہے تم تو اس کے غلام ہی بن گئے ہو

اپنی معصوم سی بیوی کے حیا کے بے شمار رنگ دیکھ اسے یہ باتیں بہت مزے دینے لگی تھی لیکن جب اس کے دوستوں نے پازیب سے مل کر اسے شادی کی مبارکباد بھی تو بعد میں ان سب کے ساتھ ان کی بیویوں کا یہی کہنا تھا

یار وہ عمر میں تو اسے بہت چھوٹی ہے اس کے جذبات کو سمجھنا تمہارے لئے مشکل ہو گا عمر کا فرق اچھے رشتوں کو بگاڑ دیتا ہے

تمہیں یقیناً اسے اسی کے طریقے سے ہینڈل کرنا ہو گا اس کے سارے دوست اور ان کی بیویاں تو بریرہ کی ہمت کی داد دے رہیں تھیں اس میں پھانسی جیسی خوبصورت اور کم عمر سوتن کو برداشت کر لیا تھا

لیکن ان سب کو پازیب کافی دبی دبی لگی وہ نہ تو زیادہ پڑھی لکھی تھی اور نہ ہی کبھی کھل کر کسی انجان سے بات کر سکتی تھی جبکہ بریرہ تو ان سب کو جانتی تھی وہ بہت سکون و اطمینان سے سب کے سوالوں کے جواب دے رہی تھی جبکہ پازیب کتنی دیر خاموشی سے ان لوگوں کو اپنی ہی ذات پے تذکرے کرتے سنتی رہی

جب اچانک ہی زایا اس کے پاس آیا اور اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے قریب کیا۔ اور محفل میں سب لوگوں کو سے اپنی من پسند بیوی کے طور پر متعارف کروایا۔
بے حد مان سے اس نے کہا کہ بریرہ تو اس کے بابا کی پسند تھی

لیکن پازیب اس کی اپنی پسند ہے جہاں پہلے سب پازیب کو حقارت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے زایا کے ان الفاظ کے بعد سب کی نظروں میں اس کے لئے بھی الگ عزت تھی یہاں تک کہ مہمان جاتے ہوئے بھی اس سے اسپیشل مل کر گئے۔

محفل میں بار بار وہ اسے بتاتا رہا کہ بریرہ سے دور رہو ویسے تو پازیب نے خود بھی نوٹ کیا تھا کہ بریرہ اس سے کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن زایا نے اسے سے دور رہنے کے لیے کہا تھا اور اپنے شوہر کا حکم نہ مان کر وہ گناہ نہیں کما سکتی تھی

زایار کے جانے کے بعد جب وہ اپنے کمرے میں آئی تو بریرہ اس کے پیچھے آئی تھی اس سے کوئی ضروری بات کرنے کے لیے لیکن اس نے کہہ دیا کہ اسے نیچے بہت ضروری کام ہے اور وہاں سے بھاگ گئی

بریرہ کافی دیر کمرے میں اس کا انتظار کرتی رہی لیکن جب وہ نہ آئی تو بریرہ واپس نیچے چلی گئی اور اب زایار کو بھی اس کی بیوی دستیاب نہیں تھی

○○○○○

پتا نہیں یہ کہاں چلی گئی تھی یا نے نیچے آکر کچن میں دیکھا وہاں پر بھی نہیں تھی اور رات کے ایک بجے باہر لان کی جانب جانے کی اس کی ہمت نہیں تھی تو پھر وہ کہاں جاسکتی ہے تقریباً سبھی لوگ سو چکے تھے۔ اس نے بریرہ کو سامنے والے کمرے سے نکلتے دیکھا تھا لیکن فی الحال وہ اس سے بات کرنے کے بالکل موڈ میں نہیں تھا

وہ پریشانی سے دوبارہ کمرے میں جانے لگا جب پلیر کے پیچھے سے اسے گلابی آنچل اڑتا نظر آیا پہچاننا مشکل نہیں تھا وہ واپسی سیڑیوں سے اترتا سیدھا اس کے سر پر جا پہنچا

چھپنے کی کوئی خاص وجہ اس کے اچانک کہنے پر وہ اچھل کر پیچھے ہوئی تھی
کیا زیار آپ نے تو ڈرا ہی دیا مجھے ہائے اللہ میرا دل کتنی تیزی سے دھڑک رہا ہے وہ سینے پہ ہاتھ
رکھتے ہوئے بولی

کیا بات کر رہی ہو سچ میں میں چیک کروں وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے شرارتی انداز میں بولا لیکن
اس سے پہلے ہی پازیب پیچھے ہو چکی تھی
نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔ وہ منہ بنا کر دوبارہ بھی پلیر پیچھے چھپی اور اسے بھی خاموش رہنے
کا اشارہ کر کے دوبارہ باہر کی جانب دیکھنے لگی

بیوی یہ جاسوسی کس کی ہو رہی ہے یہ بھی بتا دو زیار نرمی سے اس کے گالوں کو چومتا بے حد محبت
سے بولا جب اس نے سامنے کھڑی بریرہ کی طرف اشارہ کیا جو ہر طرف شاید اسی کی تلاش میں
تھی

تم بریرہ سے چھپ کیوں رہی ہو۔۔ کیا اس نے تمہیں کچھ کہا ہے بتاؤ مجھے کیا بات ہے وہ اس کا
بازو تھا میں جانچنے والے انداز میں بولا۔۔

ارے وہ تو تب مجھے کچھ کہیں گی نہ جب میں ان سے ملوں گی وہ مجھے ڈھونڈ رہی ہیں اور میں ان سے چھپی ہوئی ہوں آپ نے ہی تو منع کیا تھا کہ ان سے بات نہیں کرنی نہ ہی ان کی کوئی بات سنی ہے وہ اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بتانے لگی

اس کے انداز پر زیار کا دل چاہا کہ وہ رکھ کے دو اس کے کان کے پیچھے لگائے اس نے اس سے کیا کہا تھا وہ اس کی بات کا کیا مطلب بنائے ہوئے تھی۔

مطلب تم یہ چاہتی ہو کہ بریرہ تمہاری جان چھوڑ دے وہ اس کے کان کے قریب سرگوشی نما آواز میں بولا تو پازیب نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

اور پھر بے حد معصومیت سے بولی آپ نے ہی تو منع کیا ہے۔

بس یار کوئی اس کے انداز پر بے حد پیار آیا اور کی معصومیت سے بھرپور فر برداری پر وہ اسے خراج تقسیم پیش کرنا چاہتا تھا

وہ اگلے ہی لمحے پلیر کی اٹ سے باہر ہوا اور اس کے ساتھ ہی بریر کی نگاہ اس پر گئی وہ تیزی سے چلتی سی کی طرف آرہی تھی جب اگلے ہی لمحے زیار نے پازیب کا بازو تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا

اور اس کے پلیر کے ساتھ لگتا اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لے لیا
بریرہ کے تو قدم وہیں پر رک گئے۔ جبکہ زایار اسے اپنی قید میں لیے مکمل مدہوش ہو چکا تھا

اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے وہ اس کی گردن پر جا بجا اپنے بوسوں کی برسات کرنے لگا جب
کہ اس کی باہوں میں بے قراری مچتی پازیب کی نظروں نے بریرہ کے چہرے کی جانب دیکھا تھا
جہاں غم اور غصے کا الگ جہاں آباد تھا۔

زایار اسے اپنی باہوں سے آزاد کر رہا تھا اور نہ ہی بریرہ اس کی سمت سے نظریں پھیر رہی تھی
۔ جس کی وجہ سے پازیب کو مزید گھبراہٹ ہو رہی تھی زایار کی پناہوں میں جہاں اس کا پورا وجود
کا اپنے لگا تھا وہی بریرہ کی آنکھوں میں جھلکتی نفرت اس کی روح کو جھنجوڑ کر رہی تھی۔

زایار وہ۔۔۔۔۔ دیکھ۔۔۔۔۔ رہی ہیں۔ وہ بے حد مشکل سے اٹکتی سانسوں سے یہ الفاظ ادا کر پائی

تو تم مت دیکھو اس کی جانب اپنی آنکھیں بند کر لو زایار اسے مشورہ دیتا ایک بار پھر سے اس کی
گردن پر جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑنے لگا اس کی شدت میں تڑپتی وہ بریرہ کی نگاہوں کو دیکھ کر

اگلے ہی لمحے وہ زور سے اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی۔ جبکہ زایار پوری طرح بے قابو اپنے جذبات اس پر لٹا رہا تھا۔

ایک لمحہ کیا گزرا وہ اسے اپنی باہوں میں قید کیے سیڑھیاں چڑھنے لگا اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ پیچھے مڑ کر دیکھتی وہ جا چکی ہے یا ابھی وہیں کھڑی ہے اس سے بالکل اندازہ نہیں تھا۔

زایار نے اسے لاکر بیڈ پر رکھا اس کا دھیان پوری طرح بریرہ کی نگاہوں میں کھویا ہوا تھا جب کہ زایار اسے خود میں سمیٹتا ایک بار پھر سے اس پر اپنی شدتیں لٹانے لگا۔ کافی دیر بریرہ کے بارے میں سوچتے وہ زایار کی پناہوں میں کھونے لگی زایار کا دہکتا لمس اسے بریرہ کی نفرت سے بھرپور آنکھوں سے دور لے آیا تھا۔

وہ خاموشی سے اسے محسوس کرنے لگی یہ احساس بریرہ کو بھلانے لگا تھا۔ کبھی وہ اس کے لبوں کو چومتا تو کبھی سے خود میں قید کر لیتا جذبات کا ایک طوفان اس کے چاروں سو تھا۔ جب کہ وہ شخص اسے اپنی پناہوں میں قید کیے ہر سوچ سے دور لے آیا تھا

○○○○○○

مطلب تم بھابھی سے مل کے آرہے ہیں اور تم نے مجھے نہیں بتایا

بتاؤ نہ کیا بات ہوئی یار شادی کب کر رہے ہو تم دونوں گھر والوں سے بات کروں بلکہ چھوڑو گھر والوں کو سادگی سے نکاح پڑھوا کر لے آؤ بے چکر میں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں ہے وہ اسے مفت مشورے دیتے ہوئے بولا تو عالم نے اسے گھور کر دیکھا

اس کا نام دانیل یوسف ہے 10 اگست 2002 کی پیدائش ہے وہ یونیورسٹی میں سیکنڈ ایئر میں پڑھتی ہے۔

میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہے اور اپنی کلاس میں اس کا پرفورمنس 94% ہے۔ کچھ اور کہنا چاہے گا تو وہ اسے اس کے بارے میں معلومات دیتے ہوئے بولا۔

مطلب کے مشکل سے انیس سال کی ہے وہ خوب بد مزہ ہو کر بولا۔
عالم نے صرف ہاں میں سر ہلایا

واو مطلب صرف انیس سال کی ہے اور اس نے سے تجھے اپنی اتنی انفرادیت ڈالی مطلب کے اس کے دل میں بھی تیرے لئے کچھ ہے وہ اپنے دماغ کے گھوڑے درڑتا اس کے پاس آ بیٹھا تھا

یہ ساری انفارمیشن اس کے کارڈ پر لکھی تھی اس کا کلاس کا کارڈ تھا اس کے اوپر سے پڑھا ہے میں نے۔ اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا اس نے مجھے جو کچھ بتایا ہے وہ تمہیں بتا دوں تو تم گولی مار دو اسے وہ دعوے سے کہنے لگا

ایسا کیا کہا ہے اس نے بتاؤ ذرا مجھے اس کے کہنے پر وہ غصے سے سیدھا ہوا
ڈونٹ وری میں اس کی عقل ٹھکانے لگا آیا ہوں بس دماغ ضرورت سے زیادہ چل رہا تھا ٹھیک کر
دیا ہے میں نے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں

ابھی بچی ہے شادی ہو گئی تو سمجھ آئے گی۔ وہ بے فکری سے کہتا صوفی کی پشت سے ٹیک لگائے
آنکھیں موند لی گیا

مطلب کے اس نے تم سے اتنا کچھ کہا اور تم بدلے میں اس سے شادی کرو گے
وہ خیرات کا مظاہرہ کرنے لگا عالم کو کوئی کچھ کہے تو وہ اس کی نسلیں یاد کروادیتا تھا اور یہاں وہ اس
لڑکی سے شادی کی بات کر رہا تھا جس نے اسی کے خلاف کوئی بات کی تھی

بدلے میں نہیں محبت میں شادی کر رہا ہوں اور ابھی تو کہا بچی ہے ہو گئی غلطی ان کیا اس غلطی کو
لے کر بیٹھ جاؤں غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے یا اور اگر زندگی میں آگے کبھی اس نے ایسی غلطی
کی تو لے لیں گے بدلہ

لیکن ہم محبت کرنے والے لوگ ہیں ہمیں محبت ہی کرنی چاہیے یہ بدلے بدلے سائیڈ رکھ دینے چاہیے ویسے بھی اس پری چہرہ سے انتقام کون کم بخت لینا چاہیے تھا وہ تو بنی ہی محبت کے لیے ہے۔ عالم گہری سوچ میں مسکرا کر بولا

تو جناب کو اتنا پیار ہو گیا ہے اس سے کہ اس کی کی ہوئی غلطیاں بھی معاف کر دیں وہ شرارت سے سوالیہ انداز میں بولا اور ساتھ ہی پانی کا گلاس اٹھا کر اپنے لبوں سے لگایا

تو عالم نے نہ میں سر ہلایا
تھپڑ لگا کر آیا ہوں عالم کے کہنے کی دیر تھی کہ تراب کا لبوں سے لگایا پانی فوارے کی صورت باہر نکلا

کیا تم نے اسے تھپڑ مارا اس کا منہ کھل چکا تھا
اتنی فضول باتیں کرے گی تو تھپڑ ہی کھائے گی ناخیر چل بہت دیر ہو گئی ہے اب مجھے نیند آرہی ہے

عالم نے اٹھتے ہوئے کہا آج پہلی بار ایسا ہو رہا تھا کہ اس سے پہلے عالم سونے کے لئے اٹھ گیا تھا وہ اسے شکی نظروں سے دیکھ رہا تھا جبکہ اس کے انداز پر عالم کا بے ساختہ قہقہہ چھوٹا

ڈونٹ وری میں خوابوں میں اس سے ملنے نہیں جا رہا عالم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے
کہا

نہیں اگر تم اس سے خوابوں میں ملاقات کرنے جاؤ تو بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور نہ
خوابوں کو اعتراض ہوگا

کون سا خوابوں کو پتا ہے کہ وہ تمہاری محرم ہے یا نہیں تھی جیسے مرضی ملاقات کرو گا پاس سے
کرو دور سے کرو کیا فرق پڑتا ہے

تراب کی فصول سی بات پر عالم نے اسے گھورا

تم نا ایک کام کرنا اس کو خوابوں میں اس انداز میں دیکھنا اس کے ساتھ تمہاری شادی ہو گئی ہے پھر
تو ٹینشن ہی نہیں بندہ اپنی بیوی کو جیسے مرضی دیکھ سکتا ہے وہ ایک ہی سانس میں بے حد شرارت
سے بولتے ہوئے عالم کی گھوری برداشت کر رہا تھا

اچھا یاد ٹھیک ہے نہیں دیکھنا تم مت دیکھو مجھے کیوں گھور رہے ہو خیر میں تو جا رہا ہوں میری بیوی
میرا انتظار کر رہی ہوگی

"خوابوں میں" وہ خوابوں کو لمبا کھینچتے ہوئے بولا تو عالم نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا

○○○○○

وہ واش روم سے نہا کر نکلا تو لالی کو گہری نیند میں پایا اس کی شرٹ پہنے وہ دنیا جہان سے بیگانہ
خوابوں کی میٹھی نیند میں گم تھی۔

وہ بے حد آہستہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا اور اس کے ماتھے کو لبوں سے چھوا۔ جب کہ ایسا کرنے
پر وہ منہ بناتی کروٹ لے کر پھر سے سوچکی تھی جب اگلے ہی لمحے شیر نے اس کا بازو تھام اور ایک
جھٹکے سے سیدھا کر دیا
اس بار نشانہ اس کے لب تھے

مونچھڑ کہیں کہ مونچھیں چھنتی ہیں آپ کی وہ اسے دور کرتے ہوئے خاصی جھنجھلا کر بولی اس کا
انداز شیر کو برا لگا تھا

اسی لئے تو اگلے ہی لمحے شیر نے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے ہونٹوں کا اپنی دسترس میں لے لیا اس بار انداز میں شدت تھی۔ شاید وہ اپنی محبت کے بدلے اس سے محبت چاہتا تھا نہ کہ اس کی جھنجھلاہٹ

اگر چھبتی ہے تو برداشت کرو۔ دور جانے کی کوشش مت کرنا ہر چیز اپنی جگہ لالی تمہارا مجھے جھٹکنا بہت ناگوار گزرتا ہے وہ سرد نگاہوں سے اسے دیکھتا سخت انداز میں سمجھا رہا تھا

ہائے اللہ جھوٹا الزام کیوں لگا رہے ہیں میں نے کب جھٹکا آپ کو میں تو صرف بتا رہی تھی کیا آپ کی دوسری بیوی آپ کی پہلی بیوی کو چھبتی ہے وہ بڑی معصومیت سے بات بدل گئی

اپنی مونچھوں کو دوسری بیوی کہلانا اسے برا نہیں لگا تھا
تو انہیں میرے پہلی بیوی بھی کہہ سکتی ہو آخر یہ پہلے آئی ہیں میری زندگی میں مونچھوں کو بل دیتا
ہو ایک بار پھر سے اس کے ساتھ بچہ بن چکا تھا

نہیں پہلے میں آئی ہوں جب میں پیدا ہوئی تھی تب آپ آٹھ نو سال کے تھے تب کہاں تھی آپ
کی مونچھیں بتائیں مجھے لالی کے پاس لو جک تھا

تب تو میری بیوی بھی تو نہیں تھی اس کی میٹھی میٹھی باتوں پر شیر بھی دوبارہ موڈ میں آچکا تھا
ہاں تو تب یہ بھی آپ کی بیوی نہیں تھی میں پہلی ہوں میرا زیادہ حق ہے وہ بے حد لاڈ سے کہتی
تھی اس کے کرتے کے بٹن سے کھیلتی اس کے سینے سے لگ چکی تھی جیسے کوئی شیر کو اس سے
چھین لے گا

لالی اگر تم اتنا زیادہ اس ہو جاؤ گی تو میں طلاق دے دوں گا انہیں وہ بے حد شرارت سے بولا تو
لالی نے نظر اٹھا کر دیکھا

نہیں طلاق مت دینا بچاری کہاں جائیں گی اور ویسے بھی آپ ان کے بغیر بہت کو بے لگو گے
۔ وہ ان مونچھوں پر رحم کرتے ہوئے بولی تو شیر نے اسے گھورا جب کہ اس کے گھورنے پر وہ
کھلکھلائی تھی

اچھا اب میں کو جا ہوں اور تم کہیں کی شہزادی ہو وہ مصنوعی غصے سے پوچھنے لگا تو لالی نے کھکھلاتے
ہوئے نامیں سر ہلایا۔

نہیں آپ کو بے نہیں بلکہ زکوٹا جن ہو وہ بے حد شرارت سے بولی جو کہ اگلے ہی لمحے وہ سے
آپنے بے حد قریب کرتا اس کے اوپر جھکا تھا

ہاں میں تمہارا زکوٹا جن اور تم میری زکوٹی جی۔۔۔ اس کی کھلکھلاہٹ کو محبت سے دیکھتے ہوئے
اس کے چہرے پر جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھو رہا تھا

جبکہ لالی بار بار زکوٹی لفظ دوہراتی ہنس ہنس کر پاگل ہو رہی تھی۔

○○○○○○

وہ کمرے میں آکر بے حد غصے سے ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی آنکھوں کے سامنے بار بار پازیب
کا معوم سا چہرہ گھوم جاتا وہ اسے بے وقوف اور گوار سمجھے ہوئے تھی کتنی آسانی سے وہ اس کا شوہر
اسے چھین کر لے گئی تھی

کس طرح سے زایا اسے پوری طرح اسے خود میں چھپائے اس کے چہرے کی نماہٹ کو اپنے
لبوں سے محسوس کر رہا تھا یہ جاننے کے باوجود بھی کے بریرہ وہیں کھڑی ہے زایا نہ تو اس سے
دور ہٹا تھا اور نہ ہی پازیب کو خود سے دور جانے دیا تھا

شاید وہ اس پر ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ پازیب کے لیے کیا ہے وہ کہیں بار بتا چکا تھا کہ اس کے خود غرض جذبات زایار کی نظر میں کسی اہمیت کے حامل نہیں ہیں۔

اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا جبکہ موبائل پر بار بار دانی کے میسجز آرہے تھے روحان صفدر شاہ اور پاکیزہ کے بیچ کیا بات ہوئی تھی وہ اسے آکر بتا چکا تھا صفدر شاہ نے روحان کو کہا تھا کہ پاکیزی اس سے نہیں ملنا چاہتی

اور نہ وہ اس کی شکل دیکھنے کے خواہش مند ہیں اسی لیے ان کے لوٹنے سے پہلے ہی وہاں سے چلا جائے جس پر بریرہ نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ سب کچھ سنبھال لے گی فی الحال وہ یہاں سے چلا جائے وہ دانی اور اس کی شادی کیلئے اس کے ماں باپ کو بھی منالے گی اس نے زبردستی روحان کو بھیج دیا تھا

اور شہر پہنچتے ہی دانی کے میسجز شروع ہو چکے تھے روحان کے چلے جانے کی وجہ سے دانی بے فکر ہو کر راحیل سے ملنے اس کے فلیٹ پر جا چکی تھی۔

یقیناً راحیل ہی اسے بار بار فورس کر رہا ہو گا بریرہ سے بات کرنے پر کیونکہ دانی کے پاس اتنا دماغ ہر گز نہیں تھا کہ وہ خود اس سے بار بار اسے پیسے مانگتی ہے وہ تو پچاس لاکھ پر بھی اتنی خوش ہو گئی

تھی کہ اسے جیسے اور پیسوں کی ضرورت ہی نہیں لیکن اگلے ہی دن راحیل سے ملنے کے بعد وہ اور پیسوں کی ڈیمانڈ کرنے لگی

اور اس وقت بھی وہ بار بار اسی مقصد کے لئے سے میسیجز کر رہی تھی

ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھی جب اس کے فون پر روحان کی کال آرہی تھی اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی کال اٹھائی

بھابھی امی کیسی ہے میں بہت فضول بول گیا میں بہت شرمندہ ہوں پلیز انہیں کہیں کہ مجھے معاف کر دیں مجھ سے غلطی ہو گئی میرا دماغ خراب ہو گیا تھا جو اتنی بکواس کر گیا اپنی ماں کے بارے میں ایسی بات کرتے ہوئے شرم سے مر کیوں نہیں گیا۔

پلیز بھابھی ان سے کہیں کہ مجھے معاف کر دیں وہ تو آپ کی ساری باتیں سمجھتی ہیں نا اپنی ماں کی حالت دیکھ وہ تڑپتے ہوئے بولا

صفدر شاہ نے سے ملنے کے لیے بالکل منع کر دیا تھا اور وہ یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ وہ حویلی میں اپنی ماں کے سامنے رہے

روحان ریلیکس میں نے کہا تھا میں سب کچھ سنبھال لوں گی میں نے سب کچھ سنبھال لیا ہے تمہیں یقین نہیں آئے گا لیکن یہ سچ ہے میں نے تمہاری امی کو منا لیا ہے تمہارے بابا ماما کو اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں جاؤ جا کر دانی کو یہ خوشخبری سنا دو کہ اب بہت جلد ہم نکاح کی رسم ادا کریں گے

کیا آپ سچ کہہ رہی ہیں بھابھی مجھے یقین نہیں آرہا بھابھی میں ابھی اسے فون کرتا ہوں روحان کی خوشی کی کوئی حد نہ تھی

ارے بے وقوف یہ بات فون کر کے بتانے والی نہیں ہے تم چلے جاؤ اس سے ملنے کے لیے بریرہ نے اسے فون کرنے سے منع کرتے ہوئے کہا لیکن وہ تو ہو سٹل میں نہیں ہے اپنی کسی دوست کے پاس گئی ہوئی ہے اس کا ادھر ہی رکھنے کا ارادہ ہے روحان کچھ سوچتے ہوئے بولا

کوئی بات نہیں روحان اگر کہیں رکنے کا ارادہ ہے تو کیا ہوا تم وہاں چلے جاؤ بس لوکیشن ہی ٹریس کرنی ہے بس وہاں چلے جاؤ اور اپنی دانی کو یہ خوشخبری سناؤ کہ بہت جلدی وہمارے خاندان کی بہو بننے والی ہے وہ بہت چالاکی سے اپنا جال بچھا رہی تھی جبکہ روحان اس کی کسی بات کو سمجھے بغیر ہاں میں سر ہلاتا دانی سے ملنے جا رہا

بریرہ کے کہنے پر وہ سیدھا وہی آگیا تھا اس کی لوکیشن دیکھ کر کے اسے پتہ تھا کہ یہ اس کی دوست کائنات کا گھر ہے

جہاں وہ اکثر اس سے ملنے کے لیے آتی رہتی ہے
اور وہ خود بھی کائنات کو بہت اچھے طریقے سے جانتا تھا وہ اس کی بھی دوست تھی اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ کائنات اس گھر میں بالکل اکیلی رہتی ہے لیکن اس سے پہلے اس کا اتفاق نہ ہوا یہاں آنے کا

آج وہ آیا تو دیکھا کہ کائنات کے گھر کا دروازہ کھلا ہوا ہے دو اکیلی لڑکیاں یہاں تھیں دروازہ بند نہ کرنا اس سے بالکل ٹھیک نہیں لگتا تھا
اور یہ بات وہ دانی اور کائنات کو سمجھانا بھی چاہتا تھا

وہ اپنے اندر ایک عجیب قیامت محسوس کر رہا تھا اپنی ماں کے لیے ایسے الفاظ بول کر اسے بے حد تکلیف ہوئی تھی اور اب وہ اپنی ماں سے معافی مانگنا چاہتا تھا۔ ساری دنیا ایک طرف لیکن اپنی ماں کے لیے وہ ایسے الفاظ کیسے بول سکتا تھا

اسے یقین تھا کہ دانی کے بابا کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے اور وہ دانی کو بھی یہی کہنا چاہتا تھا اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی اس کے ماں باپ اس رشتے کے لئے مان گئے تھے۔

کیونکہ وہ اس کی خوشی چاہتے تھے یہ سوچ اسے شرمندگی کی مزید گہرائیوں میں لے گئی اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب پیپر ختم ہوتے ہی حویلی جا کر سب سے پہلے اپنے ماں باپ سے معافی مانگے گا۔ جو غلطی اس نے کی تھی اس کا کفارہ تو وہ ادا نہیں کر سکتا تھا کیوں کہ اپنی ماں کے دامن پر داغ لگانے کی کوئی معافی نہیں تھی

ہاں لیکن وہ معافی مانگے گا ضرور وہ یہی سب کچھ سوچتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا جب اچانک اس کے کانوں میں آواز گونجی اسے لگا کہ اس کے پیر کے نیچے زمین نہیں رہی

پہلے تو اس کے لیے یہ سمجھنا ممکن نہیں تھا کہ راحیل کی آواز کائنات کے گھر سے کیوں آرہی ہے۔ لیکن پھر سامنے دیوار پر لگی تصویر سے اسے احساس ہوا کہ یہ گھر کائنات کا نہیں بلکہ راحیل کا ہی ہے

وہ اپنی تمام تر ہمت جمع کرتا وہی کھڑے ہو کر یہ آواز سننے لگا کیونکہ وہ لوگ اسی کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ جہاں راحیل کے ساتھ اس کی دانی کی بھی آواز تھی

مجھے یقین نہیں آ رہا کوئی اتنا بے وقوف بھی ہو سکتا ہے روحان کے پاس اپنی سمجھ نہیں ہے۔ اس طرح دوسروں کی باتوں میں آکر اس نے اپنی ماں پر بھی الزام لگا دیا

میں نے تو بس اتنا ہی کہا تھا کہ پاکیزہ اور صفدر کی محبت کے گواہ میرے بابا ہیں اور وہ پاگل جا کر اپنی ماں سے سوال کرنے لگا دانی نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ راحیل بھی ہنسنے لگا

فون آیا تھا اس کا اس کی ماں ہسپتال میں ہے۔ اور اب یقیناً جب تک اس کی ماں ٹھیک نہیں ہو جاتی تب تک وہ واپس نہیں آئے گا اور میری جان چھٹی رہے گی اور تب تک ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ رہیں گے کتنا مس کیا میں نے تمہیں راحیل اب مجھ سے یہ مزید ڈرامہ نہیں ہوتا بس اب ہم یہ سب کچھ ختم کرتے ہیں

میں نے بریرہ کو بھی صاف جواب دے دیا ہے وہ بھی یہی کہہ رہی تھی کہ اب یہ کھیل ختم ہو جائے گا۔ اور مجھے مزید یہ سارا ڈرامہ کرنے کی ضرورت بھی نہیں رہے گی۔ بس بریرہ میرے پیسے مجھے دے دے وہ اس کی باہوں میں ناز یا حالت میں پڑی بے فکری سے بات کر رہی تھی

جب کہ راحیل اس کی باتوں پر کم اور اس کے حسن پر زیادہ دھیان دے رہا تھا
کم آن ڈارلنگ روحان کا نام لے کر موڈ خراب کر رہی ہو اور جہاں تک پیسوں کا سوال ہے تو تم
بریرہ محترمہ کو اتنی آسانی سے چھوڑنا مت اسے یاد کرو اتنی رہنمائی نہ ہو کہ وہ تمہارے پیسے تمہیں
دیئے بغیر ہی اس کھیل کو ختم کر دے

یہ پچاس لاکھ جو اس نے دیے ہیں وہ اتنے بھی زیادہ نہیں ہے کہ ہماری زندگی سکون سے گزر سکے
جہاں تم 2 کروڑ مانگ رہی ہو وہی اب 5 کروڑوں کی ڈیمانڈ کرو وہ اپنے راستے بنانے کے لیے
کوئی بھی حد پار کر جائے گی راحیل اسے سمجھا رہا تھا

میرا نہیں خیال کہ اتنے پیسے وہ دے سکے گی راحیل نہ جانے وہ یہ سارے پیسے کہاں سے کر کے
دے رہی ہے اور میرا نہیں خیال کہ ہمیں مزید اسے بلیک میل کرنا چاہیے یہ نہ ہو کہ وہ میرے
ہی خلاف ہو جائے وہ بہت ہی چلاک عورت ہے ایسے گیم کھیلتی ہے کہ سامنے والا بھی پاگل ہو
جاتا ہے مجھے یقین ہے وہ مجھے بری طرح سے پھسادیگی اسی لئے جتنا ہے اسی پر خوش رہتے ہیں
اور پچاس لاکھ بھی کم نہیں ہوتے

تم ان پچاس لاکھ سے کوئی اچھا سا بزنس شروع کر دو جس سے ہمارا فیوچر سیکیور ہو جائے کیونکہ
میرے بابا ہم دونوں کی شادی کے لیے کبھی تیار نہیں ہوں گے لیکن میں تمہارے بغیر نہیں رہ

سکتی اور میرے بابا کے سامنے آنے کے لیے تمہیں اپنا کوئی نہ کوئی اسٹینڈرڈ بنانا ہوگا۔ وہ اسے سمجھا رہی تھی جب کہ وہ اس کی باتوں سے سخت بیزار ہو چکا تھا

ہاں ہاں ٹھیک ہے ڈارلنگ اسٹینڈرڈ بھی بنالیں گے فی الحال تو مجھے بور مت کرو کیا فضول باتیں کر رہی ہو روحان نہیں ہے یہاں یہی تو وقت ہے ایک دوسرے کی باہوں میں گزارنے کا اور تم بار بار اس کا نام لے کر موڈ خراب کر رہی ہو

وہ بد مزہ ہوتا اس کے چہرے پر جھک چکا تھا۔ جب کے دروازے کے باہر کھڑا رہا روحان ان کی ایک ایک بات سنتا ضبط سے کھڑا تھا

ویسے مجھے ایک بات پوچھنی تھی تم سے یہ تم نے پر یگننسی والا ڈرامہ کس کے کہنے پر کیا راحیل اچانک یاد آنے پر پوچھا روحان جو اپنے قدموں کمرے کی طرف بڑھاتا اس کا راز اس کے منہ پر کھولنے والا تھا دوبارہ رک گیا

بریرہ کے کہنے پر اسی نے مجھ سے کہا تھا کہ مجھے یہ ڈراما کرنا ہے کیونکہ وہ جاننا چاہتی تھی کہ روحان مجھ سے کتنا پیار کرتا ہے اور میرے لیے کیا کر سکتا ہے اگر تو وہ اس ریلیشن شپ میں سیریس ہو تو

شادی کی بات کرے گا اگر نہیں ہوا تو مجھے چھوڑ کر بھاگ جائے گا لیکن وہ سیریس تھا اس لیے اس نے شادی کی آفر کی اور اس بریرہ نے مجھے پھسادی

اب وہاں ان کی فیملی میں اچھا خاصہ دھمال مچا ہوا ہے بریرہ جو چاہتی تھی وہ تو ہو گیا اب پتا نہیں وہ ڈرامہ ختم کرنے کے لیے کب کہے گی۔ وہ سوچتے ہوئے بولی جب اچانک دروازہ کھلا۔

ooooo

اپنے سامنے روحان کو دیکھ دانی کے تو رو نگٹے کھڑے ہو گئے تھے جبکہ راحیل اگلے ہی لمحے بیڈ سے اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کرنے لگا۔ کیونکہ روحان اسے خون خار نظروں سے دیکھ رہا تھا

اس سے پہلے کہ وہ بھاگتا ایک زوردار تھپڑ دانی کے منہ پر لگا کر روحان نے اس کا گربان تھام کر اسے زمین پر ٹکا۔

تو تم دونوں مجھے مل کر دھوکا دے رہے تھے اور میں بے وقوف اس لڑکی پر اندھا یقین کرتا۔

اس سے شادی کرنے جا رہا تھا کیوں کیا تم نے یہ سب کچھ کہا ایک زوردار مکار راحیل کے چہرے پہ مارتا ہوا وہ دوبارہ اس کی جانب ایسے دونوں بازوؤں سے تھامت جھنجھوڑ کر بولا

روحان۔۔۔۔۔ مجھے معاف۔۔۔۔۔ کر دو۔۔۔ وہ جس حالت میں تھی اس حالت میں روحان کے سامنے مزید کوئی ڈرامہ نہیں کر سکتی تھی اس لئے اس سے معافی مانگنے لگی جب اگلے ہی لمحے روحان نے ایک اور زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا

میں نے پوچھا مجھے دھوکہ کیوں دیا وہ انتہائی غصے سے اس کے منہ پر دھارا تھا

تمھاری۔۔۔۔۔ بھابھی کے کہنے۔۔۔۔۔ پر یہ سب کچھ۔۔۔۔۔ مجھ سے بریرہ۔۔۔۔۔ نے کروایا ہے مجھے اس بارے۔۔۔۔۔ میں کچھ بھی پتا نہیں۔۔۔۔۔ ہے روحان میں اور راحیل ایک۔۔۔۔۔ دوسرے سے بہت۔۔۔۔۔ پیار کرتے تھے وہ خود ہی آئی۔۔۔۔۔ تھی میرے۔۔۔۔۔ پاس مجھے یہ۔۔۔۔۔ بس کرنے کے۔۔۔۔۔ لئے کہا۔۔۔۔۔ تمہیں جو بھی پوچھنا ہے اس سے پوچھو۔۔۔۔۔ میرا اور راحیل کا سب۔۔۔۔۔ سے کوئی لینا۔۔۔۔۔ دینا نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ گھبراتے ہوئے اسے پوری بات بتانے لگی

اس کے انداز پر اچھی خاصی بوکھلا چکی تھی۔ جب کہ وہ روحان یہ سوچ رہا تھا کہ بریرہ نے آخر یہ سب کچھ کیوں کروایا تو اس کے ساتھ کیا دشمنی ہے جو وہ اس کے خلاف اتنی بڑی سازش کر رہی ہے۔

اس کی محبت نے اسے دھوکا دیا تھا اسے اب تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کی دانی اس کے ساتھ ایسا کر سکتی ہے یہ سب کچھ دھکا تھا سب کچھ فریب تھا صرف ایک چال تھی اسے لگ رہا تھا جیسے اس کے جسم میں جان ہی نہیں ہے دانی کا دھوکا اسے بری طرح سے توڑ چکا تھا

لیکن وہ اس بے وفا عورت کے سامنے ٹوٹ کر اپنی محبت کی توہین نہیں کر سکتا تھا اس کے سامنے رو کر آنسو بہا کر وہ اپنی محبت اس کے سامنے بے مول کرنے کی بجائے اسے اس کے انجام تک پہنچانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

یہ سب کچھ بریرہ بھابھی نے کروایا ہے تو سب سے پہلے سوال بھی انہیں سے کروں گا تم دونوں کو تو میں واپس آ کر دیکھوں گا دھکاداری کے الزام میں جیل میں نہ پہنچایا تو میرا نام بھی روحان صفدر شاہ نہیں

تمہیں یاد ہے دانی تم نے ڈیڑھ سال پہلے گاڑی چلاتے ہوئے ایک بچے کا ایکسیڈنٹ کیا تھا اور وہ بچہ مر گیا تھا وہ کیس تو میں نے وہیں پر بند کروا دیا تھا لیکن اب وہ کیسے واپس کھلے گا مجھے دھوکہ دے کر تم نے خود ہی اپنی موت بلائی ہے وہ کیس تو بند ہو گیا تھا لیکن اب وہ دوبارہ کھلے گا جیل جانے کے لیے تیار رہو

اور راحیل صاحب تمہاری مہنگی ترین بایک سے آج تک تم نے جتنے بھی لوگوں کو زخمی کیا ہے نہ سب کی تفصیل میرے پاس موجود ہے جیل میں تو تم بھی سڑو گے۔ تم لوگ اس قابل ہی نہیں ہو کہ باہر ہو جیل میں رہ کر ایک دوسرے کو دھوکہ دینا

اس کے باتیں سن کر دانی بری طرح رونے لگی واقعی سے بہت بری جگہ پھسانے والا تھا

ڈونٹ دانی میرے سامنے اب یہ مزید ڈرامہ مت کرو میرے سامنے معصومیت کے ڈرامے کرتی تم مجھے لوٹ رہی تھی اور میں پاگل تمہاری محبت میں دیوانہ ہو کر تم سے شادی کے چکر میں اپنی ہی ماں پر الزام لگا آیا۔

یہ مت سوچنا کہ تم دونوں یہاں آزاد گھوم ہوں گے تم لوگوں کا تو میں وہ حشر کروں گا جو تاقیامت یاد رکھو گے۔

یہ مت سوچنا تمہارے عشق میں پاگل ہو کر روگی بن جاؤں گا تمہیں تمہارے انجام تک پہنچاؤں گا تمہارے دھوکے پر رونے والوں میں سے نہیں ہوں میں وہ بے حد غصے سے کہتا اپنا فون جیب سے نکال کر باہر نکل گیا

راحیل کچھ کرو یہ پتہ نہیں کیا کرنے والا ہے یہ ہمیں بری طرح سے پھسا دے گا۔ راجیل اس کا باپ وکیل ہے ہم بہت بری طرح سے پھس جائیں گے اور بریرہ جو پیسے ہمیں دینے والی ہے یقیناً یہ سب کچھ جان کر ہر گز نہیں دے گی

وہ بری طرح سے گھبرائی ہوئی راحیل کے پاس آئی تھی
جب کہ راحیل صرف ہاں میں سر ہلاتا اس کے پیچھے جانے لگا

○○○○○○

وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا باہر لان کی طرف آگیا تھا
جبکہ دوبار کال کرنے کے باوجود بھی عالم نے کال نہیں اٹھائی تھی اور پھر اس کی نیند سے بھرپور
آواز آئی وہ جو کب سے خود پر ضبط کئے ہوئے تھا اس کی آواز سنتے ہی ٹوٹ گیا

ادادانی دھوکے باز ہے اس نے مجھے دھوکہ دیا ہے یہ سب کچھ دھوکا تھا کسی بات میں کوئی سچائی
نہیں تھی وہ میری نہیں بلکہ راحیل کی تھی۔

وہ بری طرح سے روتے ہوئے بتا رہا تھا جبکہ عالم جو ابھی ابھی نیند سے بیدار ہوا تھا۔ سیدھا ہو کر
بیٹھایا یعنی کے عمر کی باتیں سچ تھی اسے روحان کی بکھری ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی

روحان میری جان میری بات سنو پریشان مت ہو تم اس وقت ہو سٹل میں جاؤ میں سب سنبھال
لوں گا میں صبح تم سے ملنے آتا ہوں کچھ نہیں ہو گا سب کچھ ٹھیک ہے وہ اسے سمجھا رہا تھا جبکہ
دوسری طرف سے روحان کے رونے کی آواز بھی وہاں صاف سن رہا تھا

آپ ابھی آئیں ادا اس نے مجھے دھوکہ دیا ہے میں اسے اتنی آسانی سے معاف نہیں کروں گا اس
نے میرے دل کے ساتھ کھیلا ہے میرے رشتوں کے ساتھ کھلا ہے میرے جذبات کے ساتھ
کھیلا ہے وہ راحیل کے ساتھ مل کر مجھے دھوکہ دے رہی تھی اور اس سب میں بریر۔۔۔۔۔ وہ
ابھی بتا ہی رہا تھا جب اچانک اسے اپنے سر پر کچھ لگتا ہوا محسوس ہوا

اور اس کے ساتھ ہی ایک زوردار چیخ بلند ہوئی اس کا فون اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گرا تھا
کال بند ہو چکی تھی جبکہ عالم بے چینی سے دوبارہ کال کرنے لگا بار بار کال کرنے کے باوجود بھی
دوسری طرف سے کسی نے نہیں اٹھایا

○○○○○○

روحان کے موت کی خبر بڑی حویلی پر قہر بن کر ٹوٹی تھی کسی کو یقین نہیں آیا تھا کہ یہ ہو چکا ہے۔

روحان کیسے مر سکتا تھا کل تک تو وہ ان کی شادی میں شریک تھا بڑی حویلی کے لوگ روحان کی لاشیں انہیں دینے کو تیار نہیں تھے۔

بس یہ خبر پہنچادی تھی یہی کافی تھا سنیہا نے تو رو کر اپنا برا حال کر رکھا تھا یہ سچ تھا کہ وہ روحان کے کبھی بھی قریب نہیں رہی تھی اور نہ ہی روحان نے کبھی سے بڑے بھائی ہونے کا احساس دلا یا تھا لیکن وہ خون کا رشتہ تھا جو کبھی بھی بدل نہیں سکتا تھا اس کا درد وہ دل سے محسوس کر رہی تھی پاکیزہ بیگم تو ہوش حواس سے بیگانہ ہو چکی تھیں

بریر اپنے خوف میں مبتلا تھی کہیں اس کا راز نہ کھل جائے
زایار اور شیر پاگلوں کی طرح عالم اور تراب سے ملنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن وہ لوگ ان سے ملنے پر راضی ہی نہیں تھے معلومات کے مطابق بس اتنا پتہ چلا تھا کراچی کے ہسپتال میں اس کی موت ہوئی ہے جب کہ وہ اس کی لاش کو اسلام آباد لے گئے ہیں جہاں ان کا آبائی قبرستان ہے

شیر اور زایار دوبار اسلام آباد سے بھی ہو کر آئے تھے لیکن ان کے کسی بھی آبائی قبرستان کی کوئی شناخت موجود نہیں تھی

ہر کوئی اس جوان موت پر تڑپ رہا تھا صفر شاہ کے لیے یہ غم بھلانا آسان نہیں تھا کیونکہ روحان کا بیٹا ہی نہیں بلکہ ان کی جان تھا

اس کی آخری جھلک دیکھنا بھی انہیں نصیب نہ ہوئی۔ شاہ حویلی کے لوگ اتنے بے درد ہوں گے وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ ان لوگو کو تو اس کی ماں پر بھی ترس نہ آیا کہ ایک بار ہی سہی اس کے بیٹے کی لاش ہی دکھا دیتے

لیکن یہ بات وہ بھی جانتے تھے کہ جتنا قہر اس وقت اس حویلی پر ٹوٹا ہے اتنا ہی قیامت زدہ ماحول وہاں بھی ہو گا

○○○○○

اسے لگا تھا کہ کچھ نہ کچھ گڑ بڑ ہے اسی لیے اس نے پولیس کو فون کر کے لوکیشن سینڈ کر دی تقریباً ایک گھنٹے کے بعد اسے پولیس کی کال آئی تھی ان لوگوں نے اسے یہ بتایا کہ وہ روحان کے سینے میں تین گولیاں لگی ہیں اور وہ مردہ حالت میں اس گھر میں پایا گیا ہے

یہ خبر اس کے لیے قیامت سے کم نہیں تھی وہ فوری طور پر حویلی سے نکلا لیکن تب تک روحان ختم ہو چکا تھا۔

اس نے تراب بلا کر سب کچھ اکیلے ہی کیا تھا وہ روحان کی لاش کو حویلی کی بجائے وہ اسلام آباد لے گئے تھے اور وہیں پر اس کی آخری رسومات ادا کی

اس کی اس حرکت نے حویلی والوں کو بڑکا دیا تھا ہر کوئی اس سے بدظن ہو چکا تھا آخر کیا وجہ تھی کہ عالم نے کہ روحان کی آخری رسومات میں بھی کسی کو شامل نہ کیا یہ تو صرف عالم جانتا تھا لیکن اس کی اس حرکت نے سب کو تکلیف دی تھی

○○○○○

حویلی پر سناٹا چھایا ہوا تھا آج روحان کو گزرے 25 دن ہو چکے تھے پاکیزہ بیگم نے تو کسی سے بات چیت ہی چھوڑ دی تھی بس سنیہا کو اپنے سینے سے لگائے روتی رہتیں کہ کہیں وہ بھی ان سے دور نہ ہو جائے

انہوں نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ان کا بیٹا یوں اچانک چھوڑ کر چلا جائے گا صفر شاہ ان کا بہت خیال رکھتے تھے لیکن پھر بھی بیٹے کا دکھ وہ کم نہیں کر سکتے تھے۔

پازیب سے جتنا ہو سکے وہ سب گھر والوں کا خیال رکھ رہی تھی جبکہ بریرہ کی توساری پلاننگ پر ہی پانی پھیر گیا تھا۔ اس کا نام کہیں پر نہ آئے اسی لیے اس نے دانی کو اگلے ہی دن امریکا بھجوا دیا تھا۔

وہ اسے اچھی خاصی رقم بھیج کر کہہ دیا تھا کہ اس کا نام کہیں پر نہیں آنا چاہیے وہ خود اس سب سے اتنی زیادہ خوفزدہ تھی کہ جو کچھ بریرہ نے کہا وہ فوراً کرتی گئی

لیکن راحیل کہاں غائب ہو گیا یہ کوئی نہیں جانتا تھا اسے نے روحان کو کیوں مارا تھا یہ بات کوئی نہیں جانتا تھا دانی خود بھی نہیں لیکن راحیل نے اس کے سامنے ہی روحان کا قتل کیا تھا۔ اور پھر اسے وہیں چھوڑ کر بھاگ گیا۔ راحیل کے اس دھوکے کا اسے بہت غم تھا وہ اس کے لیے کیا کچھ نہیں کر رہی تھی اور وہ مصیبت کے وقت اسے چھوڑ کر بھاگ گیا اور یہ بات اس نے بریرہ کو بتا دی تھی

دانی نے جتنی انفارمیشن دی تھی اسے یہی پتہ چلا تھا کہ روحان کا کوئی دشمن تھا جو اسے جان سے مارنا چاہتا تھا

جو کہ بہت زیادہ امیر بھی ہے۔ کیوں کہ راحیل کو اس کام کے اچھے خاصے پیسے مل رہے تھے بلا روحان کے ساتھ اس طرح کی دشمنی کس کی ہو سکتی تھی بریرپ خود بھی اسی سوچ میں تھی

جبکہ دانی کو امریکا بھجوا کر وہ کافی بے فکر ہو چکی تھی کہ اب اس کا نام کہیں پر نہیں آئے گا۔

لیکن اس کے شوہر نے تو جیسے پھنسانے کی قسم کھا رکھی تھی وہ اس کیس کو دوبارہ کھول رہا تھا وہ اس کے سارے دوستوں سے بھی مل رہا تھا

بریرہ کو کچھ نہ کچھ ایسا تو کرنا تھا کہ زایار اور شیر کا دھیان اس کیس سے ہٹ جائے۔ شیر اور زایار مسلسل روحان کے قتل کیس کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ وہ قاتل تو نہیں تھی لیکن اگر اس کیس میں کہیں پر بھی بریرہ کا نام آجاتا تو وہ اسے طلاق دینے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاتا اور بریرہ زایار کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی

○○○○○○

عالم میرے حساب سے یہ سب کچھ فضول باتیں ہیں اس لڑکے را حیل کا کوئی اتا پتا نہیں ہے اور روحان اور دانی ریلیشن شپ میں تھے یہ بات بہت کم لوگ جانتے ہیں را حیل کے ساتھ جتنے بھی

اس کے دوست اور ساتھی تھے سب لوگ ہی یونیورسٹی چھوڑ کر بھاگ چکے ہیں کہ کہیں اس کیس میں ان کا نام نہ آجائے

اور وہ روحان کے دوست بھی اس پر بالکل منہ نہیں کھول رہے۔ اور سب سے اہم بات یونیورسٹی کے پرنسپل نے کہا ہے کہ اب مزید وہ اس کیس میں مدد نہیں کرنا چاہتے اس سے یونی کی بدنامی ہو رہی ہے

مجھے سمجھ نہیں آتا کہ تم اس لڑکی کو ڈھونڈ ہی کیوں رہے ہو دفع کرو اسے کیا ہمارے لئے یہ دکھ کافی نہیں ہے کہ ہمارا بھائی ہمیں چھوڑ کر چلا گیا ہے تراب اسے سمجھا رہا تھا پچھلے 25 دن سے اس کا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا

چھوڑ دوں اتنی آسانی سے چھوڑ دوں اس لڑکی کو جس کی وجہ سے روحان سب کچھ چھوڑ کر چلا گیا کیوں چھوڑ دوں۔ تاکہ وہ کسی اور معصوم کو اس کے موڑ تک پہنچا دے بالکل نہیں وہ کسی اور معصوم کی زندگی برباد نہیں ہونے دوں گا تراب میں اس لڑکی کو اس کے انجام تک پہنچاؤں گا

اس نے میرے بھائی کو مارا ہے اسے ساری زندگی سزا بگھتنی ہوگی۔ میں اسے معاف نہیں کروں گا تراب بلکہ اسے سزا ملے گی۔ اور میں کیوں چھوڑ دوں اسے روحان اس کی وجہ سے نہیں مرا تراب روحان کو مارا گیا ہے روحان کا قتل ہوا ہے اور میں اپنے بھائی کے قتل کا انتقام لوں گا

وہ بے حد غصے سے بولا تھا

جبکہ روحان کے موبائل پر آنے والی کال کی لسٹ چیک کرتے ہوئے اسے بریرہ کا کال ریکارڈ ملا تھا جسے سن کر کو یہ اندازہ لگا چکا تھا کہ دانی اور روحان کے بارے میں بریرہ بہت کچھ جانتی ہے۔

جبکہ دانی نام کے نمبر پر اسے جو انفارمیشن ملی تھی وہ راحیل کی تھی وہ نمبر بھی راحیل کے نام پر تھا۔ راحیل نے اپنا نمبر دانی کو یوز کرنے کے لیے دیا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے اب تک وہ دانی تک نہیں پہنچ پایا تھا

○○○○○○

بریرہ تم کیا کہنا چاہتی ہو صاف صاف بات کرو
اس طرح سے بات کو الجھا کیوں رہی ہو سکندر صاحب کے سامنے بیٹھی وہ شہر اور زیار کو کہیں
دور بھیجنے کا کہہ رہی تھی۔

جبکہ سکندر صاحب اس کی بات کا مطلب نہیں سمجھ رہے تھے گھر میں موت ہوئی تھی جوان
جہان بیٹا دنیا چھوڑ گیا تھا اور وہ انہیں زایا اور شیر کو یہاں سے بھیجنے کا کہہ رہی تھی

انہیں پہلی بار بریر کی کوئی بات اتنی بُری لگی تھی اسی لئے تو آج پہلی بار وہ اس سے ذرا سختی سے
مخاطب ہوئے تھے

تایا ابو میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں میں غلط نہیں کہہ رہی۔
آپ خود ذرا اس بات کو سوچیں تو سہی آج روحان کو اس دنیا سے گئے ایک ماہ سے اوپر ہو چکا ہے
لیکن زایا اور پازیب کی زندگی رک گئی ہے

پازیب کو اس گھر میں آئے وقت ہی کتنا ہوا ہے وہ بیچاری تو روحان سے ملی تک نہیں کبھی جس کی
وجہ سے اسے اتنا کچھ سہنا پڑ رہا ہے۔

پازیب ایک لڑکی ہے تایا ابو اس کے بھی کچھ خواب ہیں وہ بھی اپنے شوہر کے ساتھ وقت گزارنا
چاہتی ہے۔ جب سے روحان کی موت ہوئی ہے زایا اور شیر صرف ایک رات گھر پر رکھے ہیں۔

وہ بھی چاچو کی طبیعت خراب ہو جانے کی وجہ سے پازیب اور لالی تو اپنے شوہر کی شکل دیکھنے کو بھی ترس چکی ہیں تایا ابو کیا آپ کو اپنی بیٹی کی خوشیاں نظر نہیں آرہی

شیر پاگلوں کی طرح روحان کے قاتلوں کو ڈھونڈنے کے پیچھے لگا ہوا ہے میں بس یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اگر روحان کا قاتل مل بھی گیا تو کیا ہمیں روحان واپس مل جائے گا یا وہاں زندہ ہو جائے گا نہیں نہ روحان مر چکا ہے تایا ابو اور مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا کیا آپ نے اپنی بیٹی کے چہرے پر ادا سی نہیں دیکھی

اس کی شادی کے اگلے ہی دن روحان مر گیا ان کا ولیمہ تک نہیں ہوا ان کی شادی کی رسومات ٹھیک سے نہیں ہوئی میں یہ نہیں کہتی کہ مجھے روحان کی موت کا کوئی غم نہیں ہے وہ میرے لئے میرے بھائی جیسا تھا

لیکن حقیقت یہ بھی ہے کہ وہ روحان کا اس گھر سے کوئی تعلق نہیں تھا وہ پاکیزہ چاچی کے پہلے شوہر کا بیٹا تھا جس نے ہم لوگوں کو کبھی بھی اپنا نہیں سمجھا آپ بیشک مجھے خود غرض کہہ لیں

لیکن آج میں کیا بات کہنے جا رہی ہوں روحان غیر تھا اور غیروں کے لیے اپنوں کی خوشیاں نہیں لوٹی جاتی

ایک بار اپنی بیٹی کو تو دیکھیں۔ جس نے شادی کے بعد صرف چند پل اپنے شوہر کے ساتھ گزارے ہیں میں اور کچھ نہیں جانتی لیکن لالی کے چہرے کی اداسی میں نہیں دیکھ سکتی

پاکیزہ چاچی کو سنبھلتے وقت لگے گا میں سمجھ سکتی ہوں صفر چاچو کا بھی دکھ بہت بڑا ہے انہوں نے اپنا بیٹا کھویا ہے سگانہ سہی لیکن ہے تو ان کا بیٹا ہی

میں نے سنیہا کو بھی یہ ساری باتیں سمجھائی ہیں اس کی یونیورسٹی سٹارٹ ہو چکی ہے اور میں نے اسے سمجھایا ہے کہ کچھ ہی دنوں میں اسے اپنی یونیورسٹی جوائن کرنی ہوگی تاکہ اس کی پڑھائی ضائع نہ ہو۔

روحان کی موت سے پازیب اور لالی کی زندگی بہت بری طرح سے ڈسٹرب ہو رہی ہے میں آپ کو بس اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ اگلے دو دنوں میں روحان کے کل مکمل ہونے کے بعد پازیب اور لالی کو ان کے شوہر واپس کر دیئے جائیں

اس گھر میں صرف روحان نہیں رہا لیکن اس گھر میں اور بھی لوگ ہیں جن کی زندگیاں ڈسٹرب ہو رہی ہیں کیا ان لوگوں کو خوشیوں کا کوئی حق نہیں اگر وہ مر گیا ہے تو کیا وہ لوگ بھی اس کے ساتھ مر جائیں۔

میں نہیں جانتی کہ آپ کے نزدیک میری ان سب باتوں کا کیا مطلب ہے لیکن مجھے معاف کر دیجیے میں اپنے گھر کو اس طرح کے ماحول میں نہیں دیکھ سکتی۔

میں آپ سے یہی چند باتیں کرنے آئی تھی اب چلتی ہوں ہادی کو تو پازیب ہی سنبھالتی ہے میرا کام تو صرف روحان کی طرف سے کسی خبر کے آنے کا انتظار کرنا ہے

وی انہیں جتلاتی ہوئی ان کے قریب سے اٹھی ابھی وہ دروازے تک پہنچی ہی تھی سکندر صاحب کی آواز اس کے کانوں میں گونجی

باہر روف ہو گا اسے اندر بھیجوا انہوں نے خاض نو کر کالیتے ہوئے کہا جبکہ بریرہ ہاں میں سر ہلاتی باہر چلی گئی وہ جانتی تھی اس کی باتوں کا اثر ضرور ہو گا پازیب کا نام لینا تو وہ پسند بھی نہیں کرتی تھی ہاں لیکن پازیب اور لالی کے نام نے اس کا کام کو اوت آسان کر رہا تھا۔

زایار تو اس کیس کے پیچھے اس طرح سے لگ گیا تھا جیسے اس کے علاوہ زندگی میں اور کوئی کام ہی نہیں اب تو پچھلے 18 دن سے وہ گھر بھی نہیں آیا تھا

وہ مسلسل شہر کی سڑکیں چھان رہے تھے پولیس ہر ممکن کوشش سے روحان کے قاتلوں کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی۔

جب کہ پولیس کو روحان کی طرف سے کوئی انفارمیشن نہیں مل رہی تھی بریرہ یہ سوچ کر پریشان تھی کہ روحان کے فون سے اس کا نمبر کیوں نہیں ملا

۔ اگر اس کے موبائل سے اس کا نمبر مل جاتا تو بری طرح پھنس جاتی لیکن ایسا نہیں ہوا کیونکہ روحان کی ساری چیزیں شاہ حولی والوں کو دے دی گئی تھی

اور وہ لوگ روحان کی کوئی بھی چیز انہیں دینے پر راضی نہیں تھے یہ جنگ اس کے لیے کافی فائدہ مند ثابت ہوئی تھی

فی الحال اس کا نام کہیں پر نہیں آیا تھا اور باقی ثبوت وہ مٹا دینا چاہتی تھی لیکن وہ کوئی غلطی نہیں کر سکتی تھی شیر اور زایا اس کیس کی ایک ایک چیز پر نظر رکھے ہوئے تھے وہ کوئی غلطی نہیں کر سکتی تھی

اس لئے ان لوگوں کو یہاں سے بھیج کر ہی اس نے ان ثبوتوں کو ختم کرنا تھا جو اسے پھنسا سکتے تھے
○○○○○

تایا ابو کے اچانک گھر بلانے پر شیر تو آیا ہی لیکن نہ چاہتے ہوئے بھی زایا کو واپس آنا پڑا۔ جب سے روحان کی موت ہوئی تھی وہ لوگ صرف ایک ہی رات گھر واپس آئے اور چاچو کی حالت پتہ لگنے پر

روحان کی موت نے انہیں توڑ کر رکھ دیا تھا ان کی طبیعت بھی اکثر خراب ہی رہتی تھی۔ اور اس دن اچانک ان کی طبیعت خراب ہونے پر وہ دونوں واپس آئے تھے

چاچو کو چند دن شہر کے ہسپتال میں ہی رکھا گیا اور پھر انہیں واپس گھر بیچ کر وہ ایک بار پھر وہ ان کے قاتلوں کے پیچھے پڑ گئے۔

وہ دونوں روحان کے دوستوں کا پتہ لگا چکے تھے اور انہیں یہی پتا تھا کہ دانی نام کی ایک لڑکی تھی جس سے روحان بے حد محبت کرتا تھا اور اس سے شادی بھی کرنے والا تھا اور اسے مہنگے مہنگے تحفے بھی دیتا تھا۔ اس کے علاوہ اس کے دوستوں سے اور کوئی انفارمیشن نہیں ملی وہ اس لڑکی کو ڈھونڈنا چاہتے تھے

لیکن انہیں یہی پتہ چلا کہ وہ لڑکی بھی یہ ملک چھوڑ کر جا چکی ہے۔ زایار کو شک تھا کہ روحان کی موت میں کہیں نہ کہیں اس لڑکی کا ہاتھ لازمی ہے۔ اور آج پولیس ایسی چیز کی انویسٹیشن کرنے کے لئے دانی کے گھر جا رہی تھی

جب ان دونوں کو گھر بلا لیا گیا وہ دونوں آگے پیچھے گھر کے اندر داخل ہوئے تو زایار اپنی باہیں کھولتے ہوئے زمین پر بیٹھ گیا کیونکہ ہادی اسی کی طرف دوڑا چلا آ رہا تھا۔ اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے وہ اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا حویلی کے اندر داخل ہو چکا تھا

جب کہ دروازے کے پیچھے شیر کو بھی اڑتا آنچل نظر آیا تھا لیکن فی الحال وہ اسے وقت نہیں دے پارہا تھا یہ اس کی مجبوری تھی

وہ فی الحال روحان کے بارے میں سب کچھ پتہ کرنا چاہتا تھا۔ اسے دیکھتے ہی دل میں کہیں خواہش آئی تھی وہ اسے اپنے سینے میں بھیج کر اپنی تشنگی مٹالینا چاہتا تھا۔ لیکن فی الحال وہ اپنے جذبات کو آزاد نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اسے بہت سارے کام کرنے تھے

اسے پتہ تھا کہ اگر وہ لالی کے قریب چلا گیا۔ پھر اس سے دور ہونا مشکل ہو جائے گا ان کا ولیمہ اب تک نہیں کیا گیا تھا کیونکہ ولیمے کے دن ہی ان کے گھر ماتم بچھ گیا تھا اور اس کے بعد لالی کو اس کا شیر دیکھنے کو بھی نہ ملا۔

وہ لالی کی نظروں کو نظر انداز کرتا تا یا ابو کے کمرے کی جانب چلا گیا جبکہ لالی اداس نظروں سے اس کی پیٹھ کو دیکھ رہی تھی

موچھڑ کہیں کے مونچھوں کے ساتھ داڑی بھی اتنی بڑھالی وہ ناک سیکڑتی جیسے خاموشی سے آئی تھی ویسے ہی خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔ صفیہ بیگم نے اس کی اداسی کو بے حد محسوس کیا تھا جبکہ لانچ میں بیٹھی پاکیزہ بیگم نے بھی اس کے بے قراری سے آنا اور اداسی سے جاناشدت سے نوٹ کیا تھا

جبکہ پازیب تو کچن کے دروازے پر ہی اسے کھڑی ادا اس نظروں سے دیکھتی رہی جب اس نے اس کی جانب نہیں دیکھا تو وہ بھی خاموشی سے پلٹ گئی

صفیہ بیگم اور پاکیزہ بیگم کتنی دیر سے خاموش بیٹھیں تھیں۔ ان کے پاس جیسے ایک دوسرے سے کرنے کیلئے بات بھی ختم ہو چکی تھی صفیہ بیگم نے انہیں بہت سمجھایا بہت سنبھالنے کی کوشش کی لیکن پاکیزہ بیگم کی خاموشی کو توڑنا شاید ان کے بس میں نہیں تھا

○○○○○

آپ کہنا کیا چاہتے ہیں تایا ابوروحان کا قتل ہو گیا ہے اور آپ ہمیں ہنی مون پر بھیج رہے ہیں شیر تو ان کی بات پر بڑک کر اٹھ کھڑا ہوا آج تک اس نے اتنی اونچی آواز میں کبھی سکندر شاہ سے بات نہیں کی تھی

اس کے لہجے کی تیزی پر شاہ زار شاہ نے اسے گھورتے ہوئے سختی سے کام لیا

بیٹھ جاو شیر پہلے بات کی گہرائی کو سمجھو پھر بات کرو ابھی اتنے برے نہیں ہوئے ہو کہ ہمیں سمجھاؤ۔ فی الحال ہم یہاں ہیں تم لوگوں کا بھلا برا سوچنے والے۔ ان کے سختی سے کہنے پر شیر واپس بیٹھ گیا جب کہ زایار خاموشی سے ان لوگوں کو سن رہا تھا

وہ اس وقت صفدر شاہ کے کمرے میں موجود تھے جو بیڈ پر لیٹے پوری طرح سے سکندر شاہ کی بات سے اتفاق کر رہے تھے

دو دن کے بعد روحان کی کل مکمل ہو جائیں گے یہ دن ہوتے ہیں کسی بھی انسان پر صبر کرنے کے لئے اس کے بعد زندگی میں آگے بڑھنا چاہیے نہ کہ مرنے والوں کے ساتھ اپنی زندگی کو بے رنگ کر لینا چاہیے سکندر صاحب کی بات پر زایار کو غصہ تو آیا لیکن بولا کچھ نہیں جب کہ شیر بولا تھا

تو بتائیں آپ لوگ کیا چاہتے ہیں ہم بھول جائے وہ روحان کو بھول جائیں کہ اس کا قتل ہوا ہے بھول جائیں کہ کسی نے بے دردی سے اس کی جان لے لی ہے۔

اس کے سینے پر تین گولیاں مارتے ہوئے کسی کو رحم نہ آیا بھول جائے اس شخص کو جس نے کہیں گناہ کیا ہیں شیر کے لہجے میں کہیں نہ کہیں بد تمیزی کا عنصر شامل تھا۔

گناہ کی سزا دینے والے تم کوئی نہیں ہوتے شیر گناہ کی سزا دینے والا وہ اوپر بیٹھا ہے تم لوگ کیا کرو گے اس قاتل کو ڈھونڈ لاؤ گے اور پھانسی کے پھندے پر چڑھا دو گے کیا ہو گا کسی اور کی ماں کا بیٹا مر جائے گا۔

پاکیزہ کی طرح کوئی اور ماں تڑپ تڑپ کر مرے گی تڑپ تڑپ کر روئے گی۔ لیکن کیا تم لوگوں کے اسے ڈھونڈ لینے سے یا اسے پھانسی کے پھندے پر چرا لینے سے روحان واپس آجائے گا نہیں میرا بیٹا تو کبھی واپس نہیں آئے گا وہ ہمیشہ کے لئے جا چکا ہے

اس کی ماں ہو کر وہ عورت صبر کر رہی ہے تم لوگ بھی صبر کر جاؤ کچھ حاصل نہیں ہے میں مانتا ہوں اس شخص نے گناہ کیا ہے لیکن اس شخص کو اس گناہ کی سزا اللہ تعالیٰ دے گا وہی رحیم و غفور ہے

بس کرو تم لوگ اپنی اپنی زندگی کے بارے میں سوچو ہادی ساری رات روتا رہتا ہے بس ایک ہی رٹ کے اسے اپنے بابا کے پاس جانا ہے۔ پازیب بیچاری تو کچھ بولتی ہی نہیں ہے بس چپ چاپ کسی ربورٹ کی طرح ادھر سے ادھر گھومتی رہتی ہے

اور لالی۔۔۔ شیر کونسا شوہر اپنی ایک دن کی بیوی کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے میں مانتا ہوں اس گھر میں سب اس کے اپنے ہیں۔ لیکن اب لالی کا نام تمہارے نام کے ساتھ جوڑ چکا ہے اس کی خوشیاں اس کے غم اس کی مسکراہٹ اس کے آنسو سب تمہارے نام کے ہیں۔

اس کے بارے میں سوچوں میں یہ نہیں کہہ رہا کی روحان کو بھلا دو لیکن روحان کے لیے اپنی زندگی مت بھلاؤ۔

روحان کے قاتل کا پتہ چل جائے گا پولیس اپنا کام کر رہی ہے لیکن روحان کے لیے تم لوگ اپنی زندگی یہ خوبصورت دن برباد نہ کرو وہ بے حد مناسب الفاظ میں ان کو سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے وہ دونوں غصے کے تیز تھے کس بات پر ان کا دماغ گھوم جائے وہ خود بھی نہیں جانتے تھے

اور سکندر شاہ جانتے تھے کہ ان کے انداز اور سخت الفاظ پر یقیناً وہ دونوں بڑک اٹھیں گے اسی لئے تو انہوں نے صفدر شاہ سے یہ ساری باتیں کہی تھی اور اب صفدر شاہ انہیں سمجھا رہے تھے۔

دو دن کے بعد روحان کا کل تھا مطلب صبر کے دن مکمل ہونے تھے اور وہ یہی چاہتے تھے کہ اب وہ لوگ روحان کو چھوڑ کر اپنی زندگی کے بارے میں سوچیں۔ اس میں ان کا کوئی مطلب نہیں بلکہ وہ اپنے بچوں کی خوشیاں شامل تھیں

آپنے ایک بچے کے غم میں اپنے باقی بچوں کی زندگی اداسی کی نظر نہیں کر سکتے تھے۔ چاچو کے سمجھانے پر وہ لوگ خاموشی سے اٹھ کر باہر جانے لگے جب زایا کو پولیس انسپکٹر کا فون آیا

اس سے پہلے کہ زایار فون اٹھاتا اس کے ہاتھ سے سکندر صاحب نے فون لے لیا۔
ہاں بولو انسپکٹر کوئی خبر ملی۔۔۔؟ وہ زایار کو دیکھتے ہوئے بولے

نہیں جناب کوئی خبر نہیں ملی۔۔ وہ لڑکی جس کا روحان کے ساتھ افیئر چل رہا تھا اس کی کوئی خبر
نہیں ہے جس گھر کا ایڈریس ہمیں دیا گیا ہے یہاں پر کوئی بھی موجود نہیں ہے۔

اس پاس کے لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ گھر تقریباً دس سال سے بند ہے اور یہاں کبھی بھی کوئی بھی
نہیں رہا اور دس سال پہلے بھی یہ گھر کسی کا نہیں تھا بلکہ یہاں لوگ کرائے پر رہتے تھے میرے
خیال میں اس لڑکی نے اپنی غلط انفرمیشن دے رکھی تھی انسپکٹر نے تفصیل سے بتایا

ٹھیک ہے تم لوگ اس کیس پر کام کرتے رہو اور چھوٹی سے چھوٹی خبر مجھے وقت پر بتاتے رہنا کسی
قسم کی غیر ذمہ داری سے کام نہیں لینا۔

اور اب اس کیس کی چھوٹی سے چھوٹی خبر حویلی والوں کو ملنی چاہیے نہ کہ زایار شاہ کو زایار شاہ کچھ
عرصے کے لیے ملک سے باہر جا رہا ہے وہ زایار کو دیکھتے ہوئے بولے جب کہ ان کے انداز پر زایار
مٹھیاں بھیج کر رہ گیا

ٹھیک ہے جناب جیسا آپ کا حکم ہم اس کیس کو پورا وقت دے رہے ہیں جلد ہی ہم قاتلوں تک پہنچ جائیں گے آپ کو ہماری طرف سے شکایت کا موقع نہیں ملے گا انسپکٹر نے کہتے ہوئے الوداعی کلمات ادا کیے اور سکندر شاہ نے فون زایار کے حوالے کر دیا۔

شیر کمرے میں جاؤ اور تم بھی اب تم لوگ نہیں بلکہ ہم لوگ روحان کے قاتل کو ڈھونڈیں گے۔ تم لوگ اپنی اپنی زندگی پر دھیان دو پولیس اپنا کام بہترین طریقے سے کر رہی ہے۔

اور قاتلوں کا پتا تب ہی چلے گا جب چلنا ہو گا لیکن میں تم لوگوں کی پرسنل زندگی میں کسی قسم کی کوئی غلطی معاف نہیں کروں گا

وہ بے حد سرد لہجے میں بولے شیر ہاں میں سر ہلاتا جبکہ زایار خاموشی سے کمرے سے نکل گیا

۔ooooo

کیاز کو ٹاجن کیا آپ کو میری یاد بھی نہیں آتی۔۔ آپ مجھے بھول ہی گئے ہو۔۔ کیا آپ کو پتہ ہے کہ آپ کی ایک پیاری سی بیوی بھی ہے جو آپ کا انتظار کرتی ہے

آپ نے تو ایک دفعہ بھی پلٹ کر نہیں دیکھا کیا آپ کو اپنے پیچھے محبت کا احساس بھی نہ ہوا اس کی تصویر کو ہاتھوں میں لیے۔ آنسو بہاتی اس کی تصویر سے شکایتیں کر رہی تھی جب اچانک سے اپنی پیچھے کسی کا مضبوط حصار محسوس ہوا۔

ہوئی تھی کسی کی محبت محسوس۔ لیکن اس محبت کے کھنچاؤ سے اگر تمہاری طرف لوٹ آتا۔ تو پیٹا ہونے کا حق نہ ادا کر پاتا۔

لالی مجھ سے پاکیزہ چاچی کی حالت دیکھی نہیں جاتی ان کے آنسو مجھے میری ماں کی یاد دلاتے ہیں۔ بس میں انہیں اس درد سے نکالنا چاہتا تھا لیکن مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ انہیں اس درد سے نکالتے ہوئے میں تمہیں کون سا درد دے رہا ہوں۔

یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنی لگتا ہے دس دن سے کپڑے نہیں بدلے نہ ہی بالوں میں کنگھی کی ہے بالوں کی حالت دیکھو لگتا ہے تین چار دن سے منہ بھی نہیں دھویا برش بھی کرتی ہو یا نہیں وہ اس کے منہ کو ناک سے قریب کرتے بے حد شرارت سے بولا وہ جو اتنے دنوں کے بعد اس کا لمس محسوس کر رہی تھی اس کی بات پر اچھل کر ایک مکا اس کے سینے پر مارا

اتنی بھی گندی نہیں ہوں روز برش کرتی ہوں۔۔۔ وہ منہ بناتے ہوئے بولی

تو میری زکوٹی جی مجھے یقین کیسے آئے گا کہ مجھے چیک کرنے دو وہ اس کے لبوں کو چومتے ہوئے پیچھے ہٹا جب کہ اس کی بے ساختہ حرکت پر لالی تو نگاہیں ہی جھکا گئی اسے اس طرح کی امید ہرگز نہیں تھی۔

شکر ہے برش کرتی رہی ہو وہ اب بھی شرارت سے کہتا اسے اپنے قریب کھینچتے ہوئے اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔

جب کہ وہ خاموشی سے اس کی سینے پر سر رکھتی اپنے اتنے دنوں کا غم مناتے اس کی شرٹ کو اپنے آنسوؤں سے بھیگوانے لگی

پاگل لڑکی رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے بے حد محبت سے بولا
میں نے آپ کو بہت مس کیا مو مچھڑ۔ اب پلیز جہاں بھی جائیں مجھے اپنے ساتھ لے کر جائے گا
مجھے اکیلا نہیں چھوڑنا وہ اس کے سینے سے لگی آنسو بہاتے ہوئے بولی تو شیر کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا

یہ تو قدرت کا دستور تھا ایک رشتہ نبھاتے ہوئے دوسرے رشتے کو اکثر انسان نہ چاہتے ہوئے
بھی تکلیف دیتا تھا جس طرح سے آج اس نے لالی کو تکلیف دی تھی اس کے ماتھے پر لب رکھتے
ہوئے اس نے خود سے وعدہ کیا تھا وہ جہاں بھی جائے گا اپنی لالی کو ساتھ لے کر جائے گا

تھکن پورے جسم پر حاوی تھی وہ کمرے میں آتے ہی بیڈ پر لیٹ گیا جب کہ ایک ہاتھ سے اپنے سر کو دبانیے لگا اتنا کچھ کرنے کے باوجود بھی روحان کے قاتل کا کوئی سراغ نہ لگا تھا۔

جس کی اسے بے حد ٹینشن تھی اس لگا تھا کہ پاکیزہ کو ان کے واپس آنے پر تکلیف ہوگی لیکن انہیں دیکھتے ہی اٹھ کر ان کے پاس آئیں

ان دونوں کا صدقہ اتار تا اور ان کے سینے سے لگی روتے ہوئے بس اتنا ہی کہا کہ تم دونوں نے بیٹے ہونے کا فرض نبھا دیا اب تم لوگ اپنی زندگی جو میرا روحان اب واپس نہیں آئے گا۔

چاچی کے آنسو اس کی آنکھیں بھی نم کر گئے تھے۔ شیر تو بنا کچھ کہے اپنے کمرے میں چلا گیا جب کہ وہ پاکیزہ بیگم کو کمرے میں چھوڑ کر انہیں میڈیسن دیکھ کر اپنے کمرے میں آیا تھا بس تھوڑے سے فاصلے پر ہادی گہری نیند میں جا چکا تھا

جب کہ وہ آہستہ آہستہ اپنا سرد بار ہا تھا کہ اچانک اسے اپنے ہاتھ پر نازک سی گرفت محسوس ہوئی اسے پہچاننے کے لیے آنکھیں کھولنے کی ضرورت ہر گز نہیں تھی اس نے اپنا ہاتھ نیچے کر دیا۔

جب کی پازیب اس کا سراپنی گود میں رکھتے آہستہ آہستہ دبانے لگی۔
اس کے ساتھ ہی اس کے اعصاب پر چھائی تھکن آہستہ آہستہ ختم ہونے لگی۔
اس نے آنکھیں کھول کر ایک نظر پازیب کی جانب دیکھا جو اسی کو دیکھ رہی تھی اس کے دیکھنے پر
ہلکا سا مسکرائی

ناراض ہو مجھ سے وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھنے لگا۔ تو پازیب نے مسکراتے ہوئے نفی میں
سر ہلایا۔

جبکہ اس کے مسکرانے پر وہ بھی نرمی سے مسکرا دیا۔ اور اسے اپنے قریب آنے کا اشارہ کرتے
ہوئے اس کے گرد بازو کا حصار باندھ کر اسے اپنے سینے سے لگایا۔

oooooooo

اس وقت وہ بہت زیادہ خوفزدہ تھی کیونکہ اس کیس میں اس کے پھسنے کے چانسز بن چکے تھے

وہ تو اپنی طرف سے سارے ثبوت مٹا رہی تھی لیکن روحان کے موبائل میں نہ صرف اس کا نمبر
مل گیا بلکہ اس کی کال کی ریکارڈنگ بھی موجود تھی

اور اسی وجہ سے وہ بے حد پریشان تھی روحان نے زندہ رہ کر نہ اسے سکون کا سانس لینے دیا تھا اور نہ ہی مر کر اس کی جان چھوڑی تھی

وہ سب سے چھپ چھپا کر یہاں تک پہنچی تھی وہ تو خدا کا شکر تھا کہ زایا کی آنکھ ابھی تک کھلی نہیں تھی۔ اور اگر اس کی آنکھ کھل بھی جاتی تو وہ صبح صبح اس کا چہرہ دیکھنے کی خواہش کبھی نہ کرتا

لیسم وہ اس طرح صبح سویرے اس کے کہیں جانے پر سوال ضرور اٹھاتا وہ بھی بنا کسی ڈرائیور کے اس طرح یہاں آنا اسے شک میں مبتلا بھی کر سکتا تھا

لیکن اب سوال بریرہ کی زندگی کا تھا کل رات اسے الگ نمبر سے فون کال آئی تھی اور اس شخص نے بس اتنا ہی کہا تھا اگر تم نہیں چاہتی کہ اس کیس میں کہیں پر بھی تمہارا نام شامل ہو تو صبح چھوٹی ندی کی پچھلی سائیڈ پے آ جانا

تمہارا نام کہیں نہیں آئے گا ہمیں بس کچھ انفارمیشن چاہیے جو تمہارے علاوہ کوئی نہیں دے سکتا

اور اگر تم خود نہیں آئی تو ہم حویلی آئیں گے اور پھر ہمیں جو پوچھنا ہو اوہ ہم زایا شاہ کے سامنے
پوچھیں گے اس کے بعد حقیقت جان کر وہ تمہیں طلاق دیتا ہے یا جان سے مار ڈالتا ہے یہ ہم
زایا شاہ پر چھوڑ دیں گے

بس یہی وجہ تھی کہ اسے صبح صبح یہاں آنا پڑا پاکیزہ بیگم کے سامنے تو اس نے یہ کہہ دیا تھا کہ وہ
اپنی کسی سہیلی سے ملنے جا رہی ہے جس کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے

وہ اپنے سے چھوٹے لوگوں کو منہ لگانا پسند نہیں کرتی تھی لیکن حویلی والوں کے سامنے ہر ذات ہر
بلادری کی لڑکی اس کی دوست بنی ہوئی تھی۔

سکندر شاہ تو اس کی عادت کو بے حد پسند کرتے تھے کہ وہ کسی میں فرق نہیں کرتی کیا امیر کیا
غریب ہو سب کو ایک ہی پلرے میں تولتی ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ ایسا بھی صرف
اور صرف اپنے مطلب کے لئے کرتی ہے

روحان اور سنیہا کے قریب جانے کا مقصد صرف اور صرف انہیں اس حویلی سے نکال باہر کرنا
تھا سنیہا کی تو اسے زیادہ ٹینشن نہیں تھی کیونکہ وہ چپ چاپ اپنی ہی مستی میں مگن رہنے والی
انتہائی پڑھا کو لڑکی تھی۔

اور پاکیزہ بیگم کے ساتھ زیادہ رہنے کی وجہ سے اسے پتہ چلا تھا کہ سنیسا کا نکاح بچپن میں ہی اس کے کزن تراب سے ہو چکا ہے اور وہ اسے چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا جلد ہی وہ اسے لے جائے گا اسے سینہ کی جو ٹینشن تھی وہ بھی ختم ہو چکی تھی

جبکہ روحان کے لئے اسے ایک پورا گیم کھیلنا پڑا ایک لڑکی کا انتظام کرنا پڑا جو بے حد خوبصورت اور روحان کی پسند کے مطابق بھی ہو اس نے دانی کو بڑی رقم دے کر روحان کے پیچھے لگا دیا روحان کو اس کے بارے میں بتا کر روحان کو اس سے محبت پر مجبور کر دیا

وہ دانی کو اس انداز میں روحان کے سامنے پیش کرتی تھی کہ روحان اس کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو جاتا وہ روحان اور دانی کی دوستی کو محبت کے رنگ دینے لگی تھی اور وہ اس کی چالیں سمجھے بغیر وہ اس سے محبت ہی سمجھ بیٹھا

لیکن یہ بات وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ دانی کس کی بیٹی ہے اور جب اسے دانی کے بارے میں پتہ چلا تو ایک دن سکندر شاہ کے سامنے بیٹھ کر اس نے پھوپھو کے بارے میں پوچھا جس سے اسے یہ پتہ چلا تھا کہ انہیں کینسر تھا

جس کی وجہ سے اس کے شوہر نے اسے طلاق دے دی تھی لیکن طلاق تقریباً دو سال کے بعد اس کی موت ہو گئی علاج کرانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی لیکن شاید اس کے نصیب میں زندگی نہیں لکھی تھی

اور اس کے شوہر نے اس بیماری سے پیچھا چھڑانے کے لیے ہی اسے طلاق دے دی تھی اور اس کے شوہر کے مزاج بھی کچھ ایسے تھے کہ اپنی بہن کی علیحدگی سکندر شاہ کو بالکل ٹھیک لگی لیکن اس وقت دانی اپنے باپ کے بے حد قریب تھی اسی لیے باپ سے الگ ہونے پر اس کی طبیعت بہت خراب ہو گئی

کیس کرنے پر دانی نے اپنا فیصلہ خود سنایا اور اپنے باپ کے ساتھ چلی گئی اس کے بعد سے لے کر وہ لوگ نہیں جانتے تھے کہ وہ لوگ کہاں ہیں اور نہ ہی سکندر شاہ جاننے کے خواہش رکھتے تھے

دانی کے دل میں اس کے باپ نے اس خاندان کی اچھی ایج نہیں بنارکھی تھی وہ اس خاندان اور ان لوگوں سے بے حد نفرت کرتی تھی اسے لگتا تھا کہ اس کی ماں اس کے باپ سے بچھڑنے کی وجہ سے مر گئی ہے

اس کے پیچھے بھی ایک بہت بڑی وجہ تھی جو نادانی جانتی تھی اور نہ ہی بریرا۔ لیکن دانی کو اپنے جال میں پھنسا کر بریرہ نے بہت آسانی سے اپنا کام کروالیا تھا اور اب خود اس کو یہاں سے بھیج کر اس کیس کو ہی ختم کر چکی تھی

اب ایسا کچھ بھی نہیں تھا جس سے وہ بچٹی لیکن وہ ان کے موبائل میں موجود ریکارڈنگ عالم شاہ اندازہ لگا چکا تھا کہ اس کے اس میں کہیں نہیں دے رہا شامل ہے اسی لئے تو کل رات اسے فون کر کے اس نے یہاں بلایا تھا

اسے دورندی کے قریب کھڑی گاڑی نظر آگئی تھی اس گاڑی کے باہر کھڑے دو آدمی کالے لباس میں کندھے پر اجرک ڈالے تھے۔ دور سے ہی وہ کسی ریاست کے شہزادے لگتے تھے

اور کچھ فاصلے پر کھڑے کچھ گارڈز تھے

وہ چادر کو اپنے چہرے کے آگے کرتی تیزی سے آگے بڑھی اسے جلدی سے جلدی حویلی واپس پہنچنا تھا وہ کسی کی نظروں میں نہیں آنا چاہتی تھی

oooo

وہ خوشی سے اپنا سامان پیک کر رہی تھی جب کہ شیت ہر تھوڑی دیر کے بعد نگاہ اٹھا کر اس کے چہرے کی خوشی دیکھ سکتا

آج رات کی فلائٹ سے وہ لوگ ترکی کے لئے نکل رہے تھے جس کی وجہ سے لالی بے حد خوش تھی

خوش تو وہ بھی تھا کہ وہ لالی کے ساتھ تھوڑا کھل کر وقت گزارے گا لیکن روحان کو نظر انداز کرنا اس کے لیے آسان نہیں تھا

یہ سچ تھا کہ روحان کے اس کی ساتھ کبھی بھی کوئی دوستی نہیں رہی تھی کچھ عمر کا فرق اور کچھ روحان کا کھیچا واسے کبھی بھی روحان کی طرف متوجہ نہ کر سکا

روحان کے ساتھ اس کی کوئی بھی اچھی یاد نہیں تھی وہ پہلے بھی ان سے زیادہ گھلتا ملتا نہیں تھا اور بعد میں اس کے شہر چلے جانے کے بعد حویلی میں واپسی اس کی بہت دیر سے ہوتی تھی اور تب بھی وہ اپنے کمرے میں ہی بند رہنا زیادہ پسند کرتا

شیر جی۔۔

شیر زار جی۔

آجی سنتے ہو۔۔؟

مجھے غصہ نہ دلائے مونچھڑ کہیں کے

حد ہو گئی کب سے بلار ہی ہوں زکوٹا جن وہ بے حد غصے سے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا دوپٹہ اس کے
چہرے پر پھینکتے ہوئے بولی تو جیسے وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا

جبکہ لالی اس کی اس انداز پر اچھی خاصی ہرٹ ہو کر بیٹھ کر اونچی اونچی آواز میں رونے لگی

لالی کیا ہو گیا ہے میری جان اس طرح سے کیوں رو رہی ہو۔۔۔؟ شیر جلدی سے اس کے
قریب آتے ہوئے اسے تھام کر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولا اس کے اس طرح سے رونے پر
وہ سچ میں پریشان ہو گیا تھا

آپ مجھ سے بالکل پیار نہیں کرتے آپ مجھے نظر انداز کرتے ہیں میرے بلانے پر آگے سے بولتے بھی نہیں وہ سوسوسو کرتی سچ مچ میں رو رہی تھی

نہیں میری جان ایسا کچھ نہیں ہے بس میں کچھ سوچ رہا تھا تمہاری آواز سن نہیں پایا سوری۔۔۔۔

اس کے رونے کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہو گیا تھا اس کے آنسو اپنے لبوں سے چلتے ہوئے وہ اسے بار بار سوری کہہ رہا تھا اور خود پر لعنت بھیج رہا تھا کہ وہ اتنا بے خبر کیسے ہو گیا

میں بول رہی ہوں آئندہ مجھے اس طرح سے نظر انداز کیا نہ تو میں نہیں رہوں گی آپ کے پاس چلی جاؤں گی یہ مت بھولیں کہ اس حویلی میں ایک کمرہ اب بھی میری ملکیت ہے

وہ تو میں آپ کے کمرے کے لیے رونق بخشنے کے لیے یہاں آئی ورنہ میرا اپنا کمرہ بہت خوبصورت ہے وہ ایک بار پھر سے اپنے ساتھ کام میں مصروف ہوتی اسے جتا رہی تھی کہ وہ کبھی بھی اس کا کمرہ چھوڑ کر جاسکتی ہے وہ زیادہ کسی خوش فہمی میں نہ رہے

ہاں نہ میری جان تو میں کب کہہ رہا ہوں تم یہاں سے کہیں بھی جاؤں یہ کمرہ تو تمہاری وجہ سے ہی اتنا روشن ہے یہ رونق تمہارے ہونے سے ہے۔ ورنہ اس کمرے کو پوچھتا کون ہے وہ ایسے خوش کرنے کے لئے اپنے اچھے خاصے کمرے کا بیڑا غرق کر رہا تھا

ہاں میں بھی یہی کہہ رہی ہوں اس کمرے کو کوئی نہیں پوچھتا ہم جب واپس آئیں گے نہ تو اس کا کلر چینج کروائیں گے مجھے یہ کلر بالکل پسند نہیں ہے وہ سو سوں کرتی اب بالکل سر پر چڑتی جا رہی تھی لیکن شیر اس وقت اسے کچھ سے بالکل روٹھنے نہیں دے سکتا تھا اس لئے ہاں میں سر ہلا گیا

اور ہاں یہ بیڈ بھی چینج کروائیں گے میرے والا لائیں گے اس کو کچرے کے ڈبے میں پھینک دیں گے وہ پھر کچھ سوچتے ہوئے بولی شیر نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلا دیا شکر ہے اس کا دماغ تو ناراضگی سے نکل آیا تھا

شیر آپ کا یہ جیم کا سامان ہم نیچے بیسمنٹ میں۔۔۔

لالی اب بہت زیادہ ہو رہا ہے آخر وہ ٹوک گیا اور اسکے ساتھ ہی لالی کے خوبصورت نازک سے ہونٹ ایک بار پھر سے بچوں کی طرح باہر آتے ہوئے رونے کی تیاری کرنے لگے

او کے او کے فائن جیسا تم کہو ویسا ہی ہو گا جیم کا سامان ہے کمرے میں تو کیا ہم حویلی سے بھی باہر
نکلوا دیں گے بس اب خوش بالکل مت رونا وہ اس کے قریب آتے ہوئے سے تھام کر اپنے سینے
سے لگائے بے حد پیار سے بولا

جبکہ لالی تو اس کھڑوس پلس ہٹلر کا یہ پیار بھرا انداز دیکھ کر بہت خوش تھی اور جتنا ہو سکے سے
تنگ بھی کرنا چاہتی تھی آخر وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ اس صبر کتنا ہے ہر وقت منہ پر غصہ سجا کر سب
کو ڈانٹنے والا اس کے کتنے ناز اٹھاتا ہے

شیر مجھے ایک اور بات بھی پوچھنی ہے اس کے گلے میں بانہیں ڈالے وہ اس کے بالکل قریب
آتے ہوئے بولی شیر کو اس کا یہ شیر و کہنا بہت اچھا لگ رہا تھا

ہاں پوچھو وہ اس کے گال چومتے ہوئے بے حد پیار سے بولا۔

آپ کو پتہ ہے وہ جو انٹیا پانڈے نے بلوڈریس پہن کر استنبول برج پر تصویریں بنوائی تھی۔ مجھے
سیم ٹو سیم ایسی تصویریں بنوائی ہے آپ بنائیں گے نہ۔۔؟

لالی اب یہ انیا پانڈے کون ہے۔۔۔؟ وہ سوچنے ہوئے پوچھنے لگا تو لالی کو یاد آیا کہ یہ شخص جو ایکشن موویز نہیں دیکھتا وہ بلا رومینٹک موویز پر اپنا ٹائم ویسٹ کر کے اس کی ہیر و مین کو یاد کیوں رکھے گا

انڈین فلم ایکٹریس ہے وہ بنا برا منائے بولی۔

مطلب کے اب تم ایک انڈین ایکٹریس کی طرح کوئی ڈریس پہن کر اس کی طرح ماڈلنگ کرنا چاہتی ہو۔۔۔ اور پھر تم یقیناً وہ تصویریں سب کو دکھاؤ گی اور۔۔۔۔۔

سب کو نہیں دکھانی صرف سنیہا کو دکھانی ہے کیونکہ اس نے کو وہ ڈریس پسند ہے اس بیچارہ کی تو شادی نہیں ہو رہی تو وہ کیسے جائے ترکی اس لیے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اسے خوش کرنے کے لئے اس کی پسند جگہ پر تصویر ضرور بناؤں گی وہ تصویر اس کے سامنے کرتے ہوئے بولی شیر نے ایک نظر اس تصویر میں موجود حسین دوشیزہ اور اس کے ڈریس پر ڈالی تھی ڈریس کافی اچھا تھا بے ہودگی کہیں نہیں تھی

لیکن اس کے پیچھے موجود استنبول کے خوبصورت برج کو ایک الگ ہی انداز میں پیش کیا گیا تھا

تصویر کا تو مجھے نہیں پتہ کہ لڑکی بہت خوبصورت ہے وہ بے حد شرارت سے بولا تو لالی نے اسے گھور کر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں نم ہونے لگی

مونچھڑ کہیں کے میں آپ کی مونچھوں کو برداشت کر رہی ہو کیا یہ کافی نہیں ہے کہ آپ میری سوتنوں پر بھی نظر رکھے ہوئے ہیں اس کے بات پر شیر کا بے ساختہ قمقہ بلند ہوا

اس کی چھوٹی سی بات نے اس کی فیورٹ ترن ایکٹریس کو اس کی سوتن بنادیا تھا

اس نے ہنستے ہوئے اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے لالی کو اپنے ساتھ لگایا اس مختصر سے عرصے میں وہ سمجھ چکا تھا

کہ لالی سے لے کر بے حد پوزیسیو ہے اور وہ اس پر کسی اور کی نظر ہر گز برداشت نہیں کرے گی اور اس کی نظر اگر کسی اور پر گئی تو یقیناً اس کی آنکھیں ہی پھوڑ دے گی

○○○○

کیوں بلایا آپ نے مجھے یہاں دیکھیں میرا ان سب چیزوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے میں روحان کی بھابھی ہوں وہ جب چاہے مجھے فون کر سکتا ہے

اس کے موبائل میں موجود ریکارڈنگ یا کال سے آپ لوگ مجھے بلیک میل نہیں کر سکتے۔ یہ مت سوچیے گا کہ آپ لوگوں کے بلیک میل کرنے سے میں یہاں آئی ہوں ایسا کچھ نہیں ہے اور نہ ہی ان کال ریکارڈنگ کے لیک ہونے کا مجھے کوئی ڈر ہے

وہ خود کو بہادر ظاہر کر رہی تھی جبکہ اس کے بوکھلائے ہوئے انداز پر تراب اور عالم کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی

بریرہ بھابھی اگر آپ کو کوئی ڈر نہیں تو آپ یہاں کیوں آئیں اور آپ کے ماتھے پہ پسینہ کیوں ہے۔ اور سب سے خاص بات آپ کے ہاتھ کیوں کانپ رہے ہیں

کہیں نہ کہیں کوئی ڈر تو ہے۔ کہیں آپ کو یہ ڈر تو نہیں کہ روحان کے قتل کا الزام آپ کے سر آ جائے گا تراب کا انداز مذاق اڑانے والا تھا بریرہ نے فوراً اپنے سر سے پسینہ صاف کیا تھا

وہ ڈرنے والی ہر گز نہیں تھی لیکن یہ سچویشن اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر گئی تھی

ویسے بریرہ بھابھی ہم جانتے ہیں کہ آپ کو یہ ڈر نہیں ہے کہ آپ روحان کے کیس میں پھنسے
گیں بلکہ آپ کو تو یہ ڈر ہے کہ کہیں زایا رسیج جان کر آپ کو طلاق نہ دے دے کیوں بھابھی میں
ٹھیک کہہ رہا ہوں نا عالم کا انداز بھی تراب جیسا ہی تھا

دیکھئے عالم ادا آپ کو زیب نہیں دیتا کہ آپ مجھے اس طرح یہاں پر بلائیں کم از کم ہم دونوں میں
موجود اس رشتے کا احترام کریں اگر کسی کو پتہ چل گیا کہ میں یہاں صبح آپ کے ساتھ ہوں تو مجھ
سے ہزار قسم کے سوال کیے جائیں گے۔

یار مجھے سمجھ نہیں آتا تم شاہ حویلی والوں کا جب کچھ نہیں ہوتا تب تم لوگوں کو رشتے یاد آ جاتے ہیں
اور وہ بھی وہ رشتہ جو رشتہ آپ کے شوہر نے کبھی نہیں نبھایا ہم تو پھر بھی احترام کر رہے ہیں
۔ کیونکہ اگر احترام نہیں ہوتا تو آپ کو اس وقت ہم تھانے بلاتے

وہ ویسے بھی یہ رشتہ تو کہیں سال پہلے ہی توڑ دیے گئے ہیں اور ہم یہاں رشتہ نبھانے یا بنانے
نہیں آئے ہم تو بس یہ جاننے آئے ہیں

کہ یہ محترمہ دانی کون ہے اس کی کوئی تصویر یا کوئی نمبر اگر آپ کے پاس موجود ہے تو وہ ہمیں دے دیں ہمیں آپ سے کوئی مطلب ہے اور نہ ہی آپ کے شوہر یا آپ کے ارادوں سے

عالم کے اشارے پر تراب اپنی بات ادھوری چھوڑ کر اپنے مقصد کی جانب آیا تھا

دیکھیے میں کچھ نہیں جانتی آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں میں کسی دانی کو نہیں جانتی روحان کے ساتھ میری بات ہوتی تھی اور مجھے بس اتنا ہی پتہ تھا کہ وہ کسی لڑکی سے محبت کرتا ہے اس کے علاوہ میں کچھ نہیں جانتی وہ اپنے لہجے کو مضبوط کرتے ہوئے بولی

جو مرضی کر لیں بریرہ بھا بھی لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ دانی کو جانتی تھی اور اس سے آپ رابطہ بھی تھا روحان کے موبائل میں ریکارڈنگز موجود ہیں اس میں آپ نے کئی بار کہا ہے کہ آپ خود دانی سے بات کریں گی

ہم آپ کا نام بیچ میں کہیں نہیں آنے دیں گے بریرہ بھا بھی صرف ہمیں اس لڑکی کا نمبر دے دیں کیونکہ جو نمبر ہمیں روحان کے موبائل سے ملا ہے وہ کسی راحیل بھٹ کے نام پر ہے جو کہیں غائب ہو چکا ہے اور پولیس اس تک پہنچنے میں ناکام رہی ہے

عالم معاملے کو بگاڑنے کے بجائے نارمل انداز میں اس سے بات کرنے لگا اگر وہ چاہتا تو سختی سے بھی اس سے دانی کا نمبر نکلا سکتا تھا لیکن حقیقت یہ تھی کہ وہ رشتے کا احترام کر رہا تھا

آپ لوگوں کو سمجھ نہیں آرہی ہے میں نے کہا میرے پاس کوئی نمبر نہیں ہے وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ اچانک تراب نے اس کے ہاتھ سے موبائل چھین لیا

وہ ہم خود دیکھ لیں گے محترمہ آپ کو زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں

تراب اس کے موبائل میں سرچ کرتے ہوئے کہنے لگا جب کہ وہ طرح کی بوکھلاہٹ زیادہ سوار تھی

عالم تمہارا شک سہی تھا اس موبائل میں دانی کے نام پر دو نمبر محفوظ ہے ایک نمبر وہی ہے جو ہمارے پاس ہے اور دوسرے نمبر کوئی اور ہے یہ دیکھو تراب نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا تو عالم نے ایک نظر اس کے موبائل کو دیکھتے ہوئے وہ نمبر اپنے موبائل میں سیف کیا

دیکھو تم لوگ غلط سمجھ رہے ہو یہ وہ لڑکی نہیں ہے یہ کوئی اور دانی ہے بریرہ نے سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ اسے سمجھایا سن کر رہا تھا

ہاں بالکل محترمہ نے دانی نامی فوج تیار کر رکھی ہے۔ تراب نے اس کی بات پر عالم سے کہا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی

اچھا اگر ایسی بات ہے تو تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہم خود ہی اس کے بارے میں ساری انفارمیشن نکال لیں گے وہ نمبر پولیس انسپکٹر کو سینڈ کرتے ہوئے بولا تو بریرہ کو ہسپتال میں وہ معصوم سی لڑکی یاد آئی تھی جس کا نمبر آج بھی اس کے موبائل میں سیو تھا

لیکن پھر اسے خیال آیا جنگل کا شیر بھی اپنی جان بچانے کے لئے ہرن اور ایسے کہیں جانوروں کا شکار کرتا ہے جس میں کہیں جانور بے گناہ اور معصوم ہوتے ہیں۔ فلحال اپنی جان بچانے کے لئے اسے اس لڑکی کی جان مشکل میں ڈالنی پڑ رہی تھی جس سے اسے کوئی مطلب نہیں تھا

وہ اپنی سوچ میں گم تھی جب عالم کا موبائل بجائے اس کے موبائل پر ایک تصویر آئی تھی جسے دیکھتے ہوئے عالم کے ہاتھ سے موبائل چھوٹے ہوئے بچا

اس کا دل الگ انداز میں دھڑکنے لگا تھا۔ ایک بے چینی سی اس کے سارے اعصاب پر سوار ہو چکی تھی یہ سچ نہیں ہو سکتا اس نے اپنے ہاتھوں کی کپکپاہٹ پر کنٹرول کرتے ہوئے موبائل بریرہ کی جانب کیا

سامنے ہی دانیل یوسف کی تصویر کے ساتھ ساری انفارمیشن تھی۔ یہ نمبر کسی کے نام تھا

بریرہ کو اس معصوم پر ترس تو آیا لیکن اس وقت اس کی اپنی جان سے زیادہ اہم تھی اس نے بس ہاں میں سر ہلادیا

تراب نے اس تصویر کو دیکھا تھا لیکن عالم کے چہرے پر چھائی ویرانی اسے پریشان کر گئی تھی اسی لیے اس نے ایک بار پھر بریرہ سے کنفرم کرنا چاہا

کیا یہی لڑکی ہے جو روحان کی گرل فرینڈ تھی اس کے پوچھنے پر بریرہ نے ہاں میں سر ہلایا

ش

کل سے کتنی معصوم لگتی ہے تراب نے تبصرہ کیا اور موبائل عالم کے ہاتھ میں پکڑا یا لیکن عالم تو جیسے اپنے حواس میں ہی نہیں تھا موبائل بے جان ہاتھوں سے نیچے گرا چکا تھا

میں نے لڑکی کو بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ وہ اس سے بہت پیار کرتا ہے روحان کے ساتھ ایسا نہ کرے لیکن اسے تو دولت کے علاوہ کسی اور چیز سے کوئی مطلب ہی نہیں تھا کہ وہ مجھ سے بہت سارے پیسے لیتی تھی اور روحان کے دل نہ ٹوٹے میں اسے پیسے بھیج دیتی تھی

روحان سے بھی میہمنگے مہنگے تحفے لیتی تھی اسے سوائے پیسوں کے اور کسی چیز سے کوئی مطلب نہیں تھا۔ لیکن یہ روحان کی خوشی بن گئی تھی

ریرہ اپنی ہی بولے جارہی تھی چہرے پر ایسی مسکینی طاری تھی کہ کوئی بھی اس پر یقین کر لیتا وہ اپنی جان بچانے کے لئے جو منہ میں آیا بولے جارہی تھی یہ سوچے بغیر کہ وہ کسی معصوم کی زندگی مشکل میں ڈال رہی ہے۔

○○

○○○○

ترا ب اس کے کمرے میں آیا تو وہ وہاں نہیں تھا

کچھ سوچ کر وہ اس کے پینٹنگ روم کی جانب آیا۔ لیکن یہاں بھی اندھیرہ ہی تھا

اس نے روم کی لائٹ آن کی تو خیر انگی سے سامنے دیوار کے ساتھ رکھی بڑے سائیز پڈ کی نامکمل تصویر دیکھی

اسے عالم کی بے چینی کی وجہ پتا چل چکی تھی

ہر پینٹنگ پر عالم کی نین لکھا تھا۔ وہ خاموشی سے لائٹ آف کرتا روم سے نکل گیا

○○○○○○

میں تو پہلے ہی کہتی تھی کہ یہ لڑکی کوئی نہ کوئی گل ضرور کھلائے گی مت بھیجوا سے یونیورسٹیوں میں لیکن اس گھر میں میری سنتا ہی کون ہے۔

اب مل گیا سکون۔۔۔؟

پڑ گئی ٹھنڈک سینے میں۔۔۔؟

کر دیا تمہاری بھتیجی نے کارنامہ۔۔۔۔؟

۔ اب ہونا سکون میں 'میں کہتی تھی شادی کرو کہیں ہاتھ پیلے کرو لیکن نہیں تمہیں تو اسے ڈاکٹر بنانا تھا بن گئی تمہاری لاڈلی ڈاکٹر۔

توبہ توبہ کیا دن آگیا ہے نا اسی دن کے لئے تو زندہ تھی میں اب لوگ سوال تو میری پرورش پر انگلی اٹھائیں گے۔ ہائے میں کہاں جاؤں کہاں جا کر اپنا منہ چھپاؤں وہ سینہ پیٹتی اونچی اونچی آواز میں رو رہیں تھیں جس سے عالم خاصا بے زار ہو چکا تھا

سنیں محترمہ یہ ڈرامے آپ بعد میں کر لیجئے گا پہلے میری بات کان کھول کر سنیں آپ بھتیجی کی وجہ سے میرا بھائی جان سے گیا ہے اور اب میں اسے تھانے پہنچاؤں اور اسے پھانسی دلوں گا۔ تاکہ یہ گھٹیا لڑکی دوبارہ کسی کے ساتھ ایسا کرتے ہوئے ہزار بار سوچے اور

معاف کیجئے گا جناب میں آپ کی بات کے بیچ میں بول رہا ہوں لیکن بہتر ہو گا کہ عزت سے بات کریں۔ آپ بڑے لوگ ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہماری کوئی عزت نہیں ہے آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ میری بھتیجی کی وجہ سے آپ کا بھائی مرا ہے عالم نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھے اس ایک بازو کٹے شخص کو دیکھا تھا

جو معذور ضرور تھا لیکن اس کی غیرت نے عالم کے سامنے بھی جھکنے سے انکار کر دیا تھا۔

ثبوت آپ کو میں نہیں بلکہ پولیس دکھائے گی وہ بھی یہاں عدالت میں اور پھر یقیناً سب کے سامنے جب آپ کو ثبوت دکھائے جائیں گے تب آپ کی یہ غیرت بے عزتی میں بدل جائے گی۔

روحان نے آپ کی بھتیجی کو 45 لاکھ کی ایک انگوٹھی دی تھی۔ جس کی رسید اب بھی میرے پاس موجود ہے اور روحان نے وہ انگوٹھی دیتے ہوئے اسے شادی کیلئے پرپوز کیا تھا۔ اور اس انگوٹھی کے ڈیزائن پر دانی لکھا تھا

اس کے بعد بھی لاکھوں روپے میرے اکاؤنٹ سے ٹرانسفر کر کے دانی کو دیتا رہا ہے اور ان سب چیزوں کی تفصیل عدالت میں بیان ہوگی

آپ اب بس عدالت کے چکر کاٹنے کے لئے تیار ہو جائیں کیونکہ بریرہ کے موبائل میں اس کا نمبر بھی ملا ہے۔ عالم نے تفصیل سے بتایا تو چاچی بول اٹھیں

ہاں یہ بریرہ وہی ہے ناجس نے تمہارے علاج کے لئے اپنے فون سے پیسے دیے تھے میں بھی کہوں کوئی اتنی نیک پروین عورت دنیا میں کیسے پیدا ہو گئیں کہ راہ چلتی کسی کو بھی پیسے دے ڈالے

مجھے تو تمہاری بھتیجی پر اسی دن شک ہو گیا تھا اور آج دیکھ لو اپنی بھتیجی کا کارنامہ سامنے کھڑا ہے۔ بھئی اب یہ دن باقی رہ گئے تھے کہ عدالتوں کے چکر کاٹو ہائے تمہاری لاڈلی خوبصورت ترین بھتیجی کے عشق میں کوئی مر گیا

اور تم اب بھی اسی بھتیجی کے گن گارہے ہو۔ میں اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو کہاں لے کر جاؤں گی

ہائے کیسے پالوں گی اس لڑکی نے تو مجھے بدنام کر کے رکھ دیا۔ ہائے پہلے ہی مجھے دنیا کہتی تھی کہ بھتیجی والے سے شادی نہ کرو لیکن میں نے پھر بھی سب کی بات نظر انداز کر کے تم سے نکاح کیا

تمہاری بھتیجی کو پالا پوسا بڑا کیا اور تمہاری لاڈلی مجھے یہ دن دکھا رہی ہے وہ اپنا سر پیٹتی وقت اور
موقع کی نزاکت دیکھے بنا بولے جارہی تھیں

وہ شخص بے بسی سے اپنی بیوی اور کبھی سامنے بیٹھے اس شخص کو دیکھ رہا تھا جو شاندار پر سنیٹی کے
ساتھ خوبصورتی میں بھی اپنی مثال آپ تھا

○○○○○

وہ یونیورسٹی سے گھر کی جانب آئی تو اپنے گھر کے باہر بہت ساری گاڑیاں اور گارڈز کھڑے دیکھے

وہ حیران ہو گئی اتنے لوگ اور بڑی بڑی گاڑیاں یہاں کیسے آگئیں کہیں چاچو کی حکومت کی جانب
سے لوگ نہ آئے ہوں تین مہینے پہلے ہی تو ان کی رقم کے لئے درخواست دی گئی تھی

اس کے چاچو کا بازو سات سال پہلے ایک حادثے کے میں کٹ گیا تھا جس کی وجہ سے اب وہ کام
نہیں کر سکتے تھے بچے چھوٹے تھے اور حکومتی پیسوں کا مسئلہ چل رہا تھا گورنمنٹ نے سات
سال پہلے انہیں پانچ لاکھ دینے کا اعلان کیا تھا جو انہیں ابھی تک نہیں ملے تھے

اتنی گاڑیاں دیکھ کر دانی کو یہی لگا کہ ان کا مسئلہ حل ہو گیا ہے وہ خوشی سے گھر کے اندر داخل ہوئی

دور سے ہی اسے کرسی پر بیٹھا کالے لباس میں پیروں میں سندھی چپل اور کندھے پر اجرک ڈالے اس شخص کی پیٹھ میں نظر آئی

وہ کسی بھی اینگل سے کوئی افسر تو لگتا نہیں تھا لیکن ایک شخص سے ضرور ملتا تھا اور اس سے پہلے اس شخص کو اس نے برینڈڈ فور پیس میں دیکھا تھا۔

اور اسے پہچاننے میں زیادہ دیر نہ لگی یہ وہی تھا مطلب اس کے سامنے بکو اس کرنے کے بعد اب یہ اس کے گھر میں بھی آپہنچا تھا غصے سے دانی کا چہرہ سرخ ہونے لگا وہ تیزی سے اس کی جانب بڑھی تاکہ اس کی عقل کو ٹھکانے لگا سکے

لیکن اپنے چاچا کو اس کے سامنے عاجزی سے پریشان بیٹھے دیکھا تو اسے لگا کچھ برا ہوا ہے جبکہ چاچی تو اسے دیکھتے ہی تیزی سے اس کی جانب بڑھ رہی تھیں

چٹاخ۔ چٹاخ۔ چٹاخ اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی سمجھتی چاچی تھپڑ سے اس کا چہرہ سو جا چکی تھیں

بے غیرت بد ذات کردی نا اپنی ماں والی حرکتیں بھاگی ہوئی عورت کی اولاد بھی ایسی ہی ہوتی ہے
ذرا شرم نہ آئی تجھے باپ جیسے چچا کی عزت اچھالتے ہوئے وہ اس کے چہرے پر تھپڑوں کی
برسات کرتے ہوئے بولیں

بس بہت ہوا۔۔۔ بند کرو یہ ڈرامے

میرے سامنے یہ دکھاوا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی بھتیجی تو پھانسی پر چڑے گی وہ سخت
لہجے میں کہتا جانے لگا جب چاچا بے حد پریشانی سے بولے

رک جاؤ بیٹا میری بات سنو تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میری بھتیجی ایسی نہیں ہے ضرور
تم کسی غلط فہمی کا شکار ہو میری بھتیجی نے کچھ نہیں کیا یہ بہت معصوم ہے

تم اس کی جگہ مجھے اپنے بھائی کے قتل کا الزام دے دو میں اس جرم کو قبول کر لوں گا اس کی سزا
بھی لے لوں گا لیکن میری بھتیجی کو اس کیس میں مت پھساؤ وہ ان سب چیزوں کو سمجھتی بھی
نہیں ہے

چاچی اس کے سامنے روتے ہوئے عاجزی سے بول رہے تھے جبکہ دانی جس نے آج تک اپنے چاچو کو کسی کے سامنے جھکنے نہیں دیکھا تھا ان کی حالت پر پریشان ہو گئی

چاچو ہوا کیا ہے کوئی مجھے بھی تو بتاؤ۔۔، چاچی کے ہاتھ کے بے شمار تھپڑ کھا کر بھی دانی نے ان کی کسی بات کا اثر نہ لیا تھا جیسے یہ اس کا معمول ہو لیکن اپنے چاچو کو کسی کے سامنے جھکتے دیکھنا اس کے بس سے باہر تھا

کوئی تمہیں کیا بتائیں گا دانی یوسف تمہیں خود پتہ ہونا چاہئے کہ تم نے کیا کیا ہے پچھلے پونے دو ماہ سے روحان شاہ تمہارا بوائے فرینڈ یونیورسٹی سے غائب ہے کیونکہ اس کا قتل ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ ایسا کروانے والی تم ہو

اس کا قاتل تو غائب ہو چکا ہے لیکن اب اس قتل کی سزا اسے ملے گی جو اس کے قتل کی وجہ ہے یعنی کہ تم وہ ایک جھٹکے سے اس کا بازو اپنی طرف موڑ کر اس کے منہ پر دھارا تھا

دانی تو حیرانگی سے خود پر لگنے والے اس الزام کو سن رہی تھی

آپ کا دماغ خراب۔۔۔۔۔

بیٹا میری بھتیجی کو معاف کر دو اس کا کوئی قصور نہیں ہے یہ تو کچھ جانتی بھی نہیں ہے ہم عدالت ور
کچریوں کے چکر نہیں کاٹ سکتے ہم نہیں ہے اتنے ہمت والے میں تو سات سال سے اپنے ایک
بازو کی مقرر رقم مانگتے ہوئے کھجل ہو چکا ہوں

کہاں سے لاؤنگان کیسوں کے پیسے دیکھو میں تمہارے سامنے ہاتھ نہیں جوڑ سکتا لیکن پھر بھی تم
سے مینٹ کرتا ہوں میری بچی کو اس کیس سے نکال دو اسے جیل مت بھیجو مجھ مزور کی عزت دو
کوڑی کی بھی نہ رہے گی چاچو روتے ہوئے بول رہے تھے جبکہ دانی بے یقینی سے انہیں دیکھ رہی
تھی

اسے اب تک پوری بات سمجھ ہی نہیں آئی تھی یہ سب کچھ کیا ہو رہا تھا چاچو کیوں کر رہے تھے یہ
سب کچھ اور روحان شاہ کون تھا

کس کے بارے میں ہو رہی تھی یہ ساری باتیں

اور اگر روحان شاہ مر گیا اس کا قتل ہو گیا تو اس کا کیا قصور یہ شخص اسے قاتل کیوں کہہ رہا تھا

ٹھیک ہے میں آپ کی بات ماننے کو تیار ہوں لیکن اس کے لیے میری ایک شرط ہے وہ حکمرانی
انداز میں بولا

ہمیں تمہاری ہر شرط منظور ہے تم جو کہو گے ہم کریں گے چاچو کو امید کی ایک چھوٹی سی کرن نظر
آئی

ٹھیک ہے تو میری شرط یہ ہے کہ میں آپ کی بھتیجی دانیل یوسف سے نکاح کروں گا جس کے بعد
اس لڑکی کو میرے ساتھ حویلی چلنا ہو گا حویلی میں۔ میں اسے اپنی بیوی بنا کر نہیں لے جا رہا تھا
بلکہ وہاں روحان کی قاتل بن کر جائے گی اور وہاں
یہ اپنے گناہ کا کفارہ کرے گی

اور جس دن مجھے لگے گا کہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو گیا میں اسے طلاق دے دوں گا۔ مطلب آسان
لفظوں میں جو قید وہ جیل میں کاٹے گی وہ قید میں اسے اس حویلی میں کاٹنے پر مجبور کر دوں گا

یہاں جہاں آپ ہزاروں لوگوں کے سامنے بدنام ہو گے وہیں یہ حویلی میں جانے سے آپ کی
عزت بچ جائے گی

لیکن تم یہ مت سوچنا کہ وہاں پر تمہیں کسی بھی قسم کی کوئی رعایت دی جائے گی وہاں تمہارے زندگی کا ایک ایک پل مشکل سے گزرے گا لیکن عزت اور ذلت کا فرق ہوگا

اگر تم جیل جانا چاہو تو ذلت سے جاؤ گی اور اگر حویلی جانا چاہو تو عالم سلطان شاہ تمہیں عزت سے بہا کر لے کر جائے گا اب تم فیصلہ کرو کہ تم اپنے چچا کی عزت چاہتی ہو یا ذلت

میں تمہیں کل تک کا وقت دیتا ہوں جیل جانا چاہو گی یا حویلی فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا اپنے قدم دروازے کی جانب بڑھا گیا جبکہ پیچھے سے اس کی چلانے کی آوازیں آرہی تھیں

چاچو میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔

چاچو یہ آدمی جھوٹ بول رہا ہے میں نے کچھ نہیں کیا میں کسی روحان کو نہیں جانتی

میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے میرا کوئی تعلق نہیں ہے چاچو آپ کو مجھ پر یقین ہے نہ چاچو آپ کو پتہ ہے میں ایسی نہیں ہوں

ان آوازوں کے ساتھ وہ تیزی سے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہا ہے

یہ اس نے کیوں کیا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔ لیکن اب قسمت نے کیا فیصلہ کیا تھا یہ تو وقت ہی بتائے گا

○○○○○

کمرے میں آنے کے بعد بھی تراب کے دماغ میں وہی ادھوری تصویر گھومتی رہی جو عالم کے کمرے میں دیکھ کر آیا تھا۔

وہ کافی دفعہ عالم سے کہہ چکا تھا کہ وہ اپنی ہونے والی بھابھی کی پیٹنگ دیکھنا چاہتا ہے لیکن عالم نے کہا کہ وہ اس کے ایک نئی پیٹنگ بنا رہا ہے

اور وہ پیٹنگ صرف اسے نہیں بلکہ پوری فیملی کو دکھائے گا اور اپنی پسند سب کو بتائے گا اس نے کہا تھا کہ یہ پیٹنگ اس کی زندگی کی سب سے خوبصورت پیٹنگ ہوگی

کیوں کہ اس تصویر میں صرف اس کی محنت نہیں بلکہ اس کی محبت شامل ہے۔ اور وہ اس تصویر کو بہت سارا وقت دینا چاہتا ہے تاکہ اس تصویر میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ رہے اس کا کہنا تھا کہ وہ اس تصویر کو صرف رنگوں سے نہیں بلکہ اپنی خوشیوں سے بھرے گا

اور یہ تصویر اپنی نین کو اس دن تحفے میں دیکھا جس دن وہ اس کی زندگی میں شامل ہوگی

اور تب تک وہ اس تصویر کو صرف تیار کرے گا کیونکہ وہ اس تصویر ہر کسی قسم کی کوئی کمی سے پور کر دے گا وہ اس تصویر کو اپنی اب تک کی سب سے خوبصورت تخلیق بنانا چاہتا تھا

لیکن اب تراب کو یقین تھا کہ وہ تصویر ادھوری ہی رہے گی۔ کیونکہ اسے بنانے والا عالم سلطان شاہ تھا۔ اور وہ کبھی بھی کسی کی غلطی کو معاف نہیں کرتا حقیقت یہ تھی کہ اس لڑکی نے کوئی غلطی نہیں کی تھی بلکہ گناہ کیا تھا

عالم سلطان شاہ نہ کسی کی اترن پہنتا ہے۔ اور نہ ہی کسی کی نظر میں آئی ہوئی چیز کو پسند کرتا ہے اور یہاں وہ جس لڑکی سے محبت کر بیٹھا تھا روحان کی محبت ہی نہیں بلکہ اس کے بے لگام جذبات کے ساتھی بھی تھی

اسے یقین تھا کہ اب وہ عالم کے دل سے اتر چکی ہوگی
اب عالم کے دل میں اس کے لئے کوئی محبت نہیں بلکہ صرف اور صرف نفرت ہوگی کیونکہ وہ
لڑکی نہ صرف روحان کی محبت تھی بلکہ اس کی قاتل بھی تھی اس کی موت کی وجہ بن گئی تھی

شاید وہ اسے اپنی محبت کے صدقے میں معاف کر دیتا یا خود اپنے ہاتھوں سے روحان کے ساتھ
اس کا نکاح کر دیتا اس کی ہر غلطی کو معاف کرنے کے لئے تیار ہو جاتا لیکن اب نہیں وہ شکل سے
جتنی معصوم تھی اندر سے اتنی ہی چالاک اور لالچی تھی

اس نے عالم کو کہا تھا کہ وہ بھی اس کے ساتھ جائے گا لیکن کچھ دنوں سے روحان کے کیس کی وجہ
سے وہ ٹھیک ہے آرام نہیں کر سکا اسی لئے عالم جو بھی کر رہا تھا کیلا ہی کر رہا تھا

کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ تراب کچھ دیر آرام کر لے اسی لئے عالم صبح بنا اسے جگائے اکیلے ہی چلا گیا۔
لیکن تب تراب کو بالکل اندازہ نہیں تھا کہ یہ وہی لڑکی ہوگی وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اس کے
دماغ میں کیا آیا کہ وہ عالم کی ادھوری پینٹنگ دیکھنے کے لئے پلٹا ورنہ شاید وہ کبھی یہ راز جان ہی نہ
پاتا کہ عالم کے دل میں رہنے والی لڑکی روحان کی محبت تھی

اسے اب عالم کی فکر ہو رہی تھی یہ بات سچ تھی کی وہ روگ پالنے کا عادی نہیں تھا وہ صبر کرنے والوں میں سے تھا جو چیز مل جائے اس پر شکر الحمد للہ جو نہ ملے اس پر صبر کر لو ہمارا دین بھی یہی سکھاتا ہے اور عالم نے بھی یہی سیکھا تھا

لیکن حقیقت یہ تھی کہ اس بار جو اسے نہیں ملی تھی وہ اس کی محبت تھی یقیناً وہ صبر کر لے گا لیکن اس وقت صبر مشکل ہوگا

وہ اس وقت عالم کے ساتھ نہیں تھا اسے اس بات کا افسوس تھا وہ اس مشکل میں اپنے دوست کے ساتھ رہنا چاہتا تھا

بار بار عالم کے موبائل پر فون کرنے کے بعد بھی کال نہ لگی تو اسے مزید پریشانی ہونے لگی

لیکن تھوڑی دیر کے بعد عالم نے خود ہی فون کر کے بتا دیا کہ وہ قریبی مسجد میں نماز ادا کر رہا تھا اور اب تھوڑی ہی دیر میں گھر کی طرف نکلنے والا ہے

اس کے فکر کرنے پر تو اس نے بس اتنا ہی کہا تھا کہ وہ بالکل ٹھیک ہے۔ بس تھوڑا وقت اکیلے گزارنا چاہتا ہے

عالم نے اسے دانی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ اور نہ ہی اسے پتہ تھا کہ وہ اس کے بارے میں سب کوئی جان جو کا ہے

تراب نے بہت پوچھنے کی کوشش کی کہ وہ اس وقت کہاں ہے لیکن عالم بات ٹال گیا جس کی وجہ سے تراب کو خاموش ہونا پڑا

○○○○○○

یہ کیسے ممکن ہے چاچو میں یہ شادی نہیں کر سکتی لیکن میں آپ کو بدنام ہوتے بھی نہیں دیکھ سکتی میں کیا کروں چاچو۔۔۔۔؟

آپ کو مجھ پے یقین ہے نا میں ایسا کوئی کام نہیں کر سکتی میں قسم کھاتی ہوں چاچو میں کسی روحان کو جانتی بھی نہیں ہوں

یہ آدمی مجھ پر جھوٹا الزام لگا رہا ہے۔ اس کی ایک ایک بات جھوٹی ہے پتا نہیں یہ میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہا ہے میں نے بلا کسی کا کیا بگاڑا ہے وہ بری طرح سے روتی ان کے سینے سے لگی اپنے دل کا حال بیان کر رہی تھی

اب یہ بہانہ بند کر لڑکی کتنی پاکدامن ہے ہمیں پتہ چل گیا ہے یونیورسٹی میں تو یہاں پاکیزہ بنی پھرتی ہے اور وہاں یونیورسٹیوں میں عشق رہتی ہے۔

نہ تجھے ذرا شرم نہیں آئی باپ جیسے چچا کی عزت اچھالتے ہوئے ذرا خیال نہ آیا کہ ایک بازو سے پہلے ہی معذور ہے تیری ان حرکتوں سے دنیا کو منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رہے گا ذرا عقل کرتی ذرا شرم کرتی اب کیا اس عمر میں اس کے سر پہ خال ڈالے گی تو

چاچی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کی جان ہی لے لے اور اگر آج چاچو یہاں نہ ہوتے تو وہ ایسا کرنے سے باز بھی نہ رہتیں

چاچی اللہ کے واسطے میرا یقین کریں میں نے کچھ نہیں کیا وہ آدمی مجھ پر جھوٹے الزام لگا رہا ہے میں کیسے یقین دلاؤں آپ لوگوں کو کیا میں آپ کو ایسی لگتی ہوں

آپ نے میری پرورش کی ہے مجھے پالا ہے بڑا کیا ہے اس مقام تک لائی ہیں آپ بتائیں کیا میں ایسا کوئی کام کر سکتی ہو وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی ان سے سوال کر رہی تھی

بس کر لڑکی میرے سامنے یہ جھوٹ ہے نائک بند کر تو کتنی پانی میں ہے سب پتہ چل گیا ہے مجھے
۔ مجھے تو بس یہ سوچ سوچ کر خول اٹھ رہے ہیں کہ اب دنیا بھر میں بدنامی ہوگی ہماری یہ جو آیا تھا
کوئی عام آدمی نہیں بڑے بڑے ٹی وی چینل پر آتا ہے

اور حب اب تو ہر ٹی وی چینل پر تیرے چاچے تصویر بھی لگی ہوگی اور لکھا ہوگا کہ اس بندے کی
بھتیجی نے اس کے بھائی سے چکر چلا کر اپنے کسی دوسرے عشق سے اس کا قتل کروادیا ہے

تجھے تو پھانسی ہو جائے گی اور تیرے مرنے کے بعد بھی ہمیں سکون نہیں آئے گا ہائے پل پل
موت مریں گے ہم میری بات مان تو اس حویلی والے سے نکاح کر لے کم از کم عزت سے
رخصت تو کریں گے۔۔۔

کیا بکو اس کر رہی ہو تم۔۔۔۔ اگر منہ سے کچھ اچھا نہیں نکال سکتی تو برا بولنے کی بھی ضرورت
نہیں ہے دفعہ ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے میں تمہاری منہوس شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا
چاچا غصے سے غرائے تھے

آواز کم رکھو اور اپنی یہ تڑیاں مجھ پر نہیں اس عالم شاہ پر دکھانا اب جبکہ عدالتوں کے چکر لگے نہ تب
پتہ چلے گا آئے دن خبروں میں آؤ گے اس بھتیجی کی وجہ سے تو پتہ چلے گا

میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا مت پالو اس مصیبت کو دفع کرو کسی یتیم خانے میں ڈال آؤ لیکن تب تو تم نے میری بات سنی نہیں ساری زندگی کا عذاب ماں باپ کے مرنے کے بعد ہمارے سر پر لگا دیا گیارے میں پوچھتی ہوں اس دن کے لیے پالا تھا تم نے اسے کہ بڑی ہو کر تمہارے منہ پر کالک تھوپے

وہ تو شکر ہے کہ وہ آج ہی پولیس لے کر نہیں آیا ورنہ سوچو محلے میں کیا عزت رہ جاتی ہماری ذرا ہوش کے ناخن لو صرف یہ بیٹی نہیں ہے تمہاری تین اپنی بیٹیاں اور بھی ہیں آج چھوٹی ہیں تو کیا کبھی بری نہیں ہوگی کل ان کی بھی شادی کرنی ہے

اس کو تو پھانسی ہو جائے گی اور اس کے بعد ہمارا کیا ہم سب خود کشی کر کے مرجائیں گے دنیا پوچھے گی تو کہہ دینا میری بھتیجی نے گل کھلائے تھے اس کی سزا بھگت رہے ہیں چاچی کی بے لگام زبان بولے جارہی تھی جب کہ وہ وہیں بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر روتی رہی

اسے کس چیز کی سزا مل رہی تھی وہ تو سکون سے اپنی زندگی گزار رہی تھیں چاچی کے طنے اور تھپڑ تو زندگی کا حصہ تھے اس نے کبھی ان چیزوں کا برا نہیں منایا تھا۔ لیکن اس نے نہیں سوچا تھا کہ کبھی یہ وقت بھی آئے گا وہ اپنے باپ جیسے چاچا کے لئے عذاب بن جائے گی

یہ حقیقت تھی کہ اس سب میں اس کا کوئی قصور نہیں تھا وہ آدمی یا تو کسی غلط فہمی کا شکار تھا یا اسے کسی جال میں پھنسا رہا تھا لیکن اب اس کے پاس نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ اگر وہ خود پر اس الزام کو قبول کر کے جیل چلی جاتی ہے تو اس کا چاچا سزا اٹھانے کے قابل نہیں رہے گا

اور اگر وہ اس سے نکاح کر کے اس کے گھر چلی جاتی ہے تو نہ جانے وہاں اس کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے گا ہاں لیکن وہاں جاتے ہوئے کم از کم اس کے چچا کی عزت پر کوئی حرف نہیں آئے گا اور اپنے چاچا کے لئے تو وہ اپنی جان بھی دے سکتی تھی یہاں تو صرف ایک نکاح کی بات ہو رہی تھی

اور پھر اس نے فیصلہ کر لیا اپنے چچا کی عزت کے لئے وہ کوئی بھی قدم اٹھانے کو تیار تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ وہاں کے لوگ اس کے ساتھ کیسا سلوک کریں گے

لیکن اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے وہ لوگ اسے زندہ جلا ہی کیوں نہ دیں لیکن اپنے چاچا کو مزید یہ عذاب بھگتنے نہیں دے گی۔

وہ لوگوں کو بتانے کی کوشش کرے گی کہ ان کا بیٹا اس کی وجہ سے نہیں مارا بلکہ وہ کسی غلط فہمی کا شکار ہے

ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اس کی بات مان لیں۔ اور جہاں تک نکاح کے بعد تھی تو وہ تو عالم سلطان شاہ صاف کہہ چکا تھا کہ وہ اسے اپنی بیوی بنا کر نہیں لے کے جا رہا وہ صرف اسے اس گناہ کے کفارے کے لیے لے کے جا رہا ہے جو اس نے کیا ہے لیکن اس نے تو کوئی گناہ کیا ہی نہیں تھا

شاید یہ اس کے لیے امتحان کی گھڑی تھی اور بے شک اللہ ہمت سے زیادہ نہیں آزماتا اس نے خاموشی سے اپنی زندگی کا فیصلہ کر لیا تھا اب جو اللہ کو بہتر لگے

○○○○○

گاڑی بڑی پہاڑی کے اوپر کھڑی کرتے ہوئے وہ گاڑی سے اتر کر پہاڑی کی چوٹی پر کھڑے اس روشن شہر کو دیکھ رہا تھا۔ جہاں آسمان پر اندھیرا چھایا ہوا تھا وہی زمین ستاروں سے بھری تھی وہ اپنے دن کی روٹین پر ایک نظر دہرانے لگا

حویلی سے نکلتے ہی وہ سب سے پہلے یونیورسٹی گیا تھا۔ ایک امید کے سہارے کے ہو سکتا ہے اس کی دانیں وہ لڑکی نہ ہو۔ لیکن یونیورسٹی والوں نے اس کی پوری پرو فائل ہی نکال کر سامنے رکھ دیتی

وہ اکثر روحان کے ساتھ پائی جاتی۔ اس کا سارا وقت روحان کے ساتھ گزرتا تھا وہ یونیورسٹی آتی جاتی بھی اسی کے ساتھ ہی تھی۔

یونیورسٹی کے کچھ اسٹوڈنٹس نے بھی یہ بتایا تھا کہ دانیل یوسف اور روحان شاہ کا فیئر چل رہا تھا اور روحان نے سب کے سامنے اسے شادی کیلئے پوز کیا تھا اپنی برتھ ڈے پارٹی پر

لیکن روحان اس کو لے کر بہت زیادہ پوز لیسو تھا وہ کسی کو بھی اس کی تصویر نہیں بنانے دیتا تھا اور نہ خود بناتا تھا

جس کی وجہ سے عالم کو روحان کے موبائل میں اس کی کوئی فوٹو بھی نہیں ملی تھی روحان کے دوست عمر کی امی کا انتقال ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنے گاؤں جا چکا تھا۔

لیکن فون پر روتے ہوئے اس نے بس اتنا ہی کہا تھا کہ اس کے دوست کو انصاف ضرور دلایا جائے وہ ہر قدم پر عالم کے ساتھ رہے گا لیکن یہ کہا تھا کہ دانیل کو نہ چھوڑیں دانیل ہی اصل گناہ گار ہے اسی لڑکی کی وجہ سے آج کا دوست اس دنیا میں نہیں رہا

عمر اپنے دود و دکھ سمجھل رہا تھا ایک طرف اس نے اپنی ماں کو کھو دیا تو دوسری طرف اس کا جان سے عزیز دوست دنیا چھوڑ کر چلا گیا عالم اس سے زیادہ دیر بات نہیں کر سکا۔

وہی یہاں آ کر اب شہر کی روشنیوں کو دیکھ رہا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ دنیا کتنی مکار ہے معصوم سے دیکھنے والے چہرے اندر سے کتنے شیطان ہیں اس کی آنکھوں میں بار بار دانی کا چہرہ گھوم رہا تھا

یونیورسٹی میں ایک ہی لڑکی تھی جس کا نام دانی تھا اور اسی کو دانی کہا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ اور کوئی دانی یونیورسٹی میں موجود نہیں تھی۔ یونیورسٹی کی انتظامیہ نے کچھ اسٹوڈنٹس کو بلا کر دانی کی نشاندہی بھی کر دی تھی سب نے یہی کہا تھا کہ دانی یوسف ہی وہ لڑکی ہے جس کا روحان شاہ سے افسیر تھا

اس کی آخری امید بھی ٹوٹ چکی تھی۔ ایک ذرا سی امید جو اس کے اندر بچی تھی کہ ہو سکتا ہے اس کی نین وہ لڑکی نہ ہو۔ لیکن اب کچھ نہیں بچا تھا اس نے یونی کے آفس میں بلائے ان سب لڑکوں سے پوچھا تھا ان سب کو تصویر دکھائی تھی سب کا یہی کہنا تھا کہ یہی وہ لڑکی ہے جس سے روحان محبت کرتا ہے

اور سب سے خاص بات بریرہ اس کے فون پر پیسے بھیجتی تھی۔ جو روحان اسے بیچنے کے لئے کہتا تھا

زمین کی جگمگاتی روشنیوں کو دیکھتے ہوئے اس نے اچانک آسمان کی جانب دیکھا تو اپنے آپ کو آسمان کی طرح ویران پایا جیسی اندر کوئی جذبات نہ ہوں بالکل خالی پن اس کے اعصاب پر سوار ہو چکا تھا۔ اس کی کیفیت بہت عجیب سی ہو رہی تھی

وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر آسمان کو دیکھتے ہوئے اپنے جسم کا سارازور لگا کر چلایا۔ اور پھر چلاتا چلا گیا۔

نین عالم کی نہیں ہے
سنا تم نے تم عالم کی نین نہیں ہو۔۔

نہیں ہو تم میری

میں سلطان عالم شاہ تمہیں اپنی محبت سے برخاست کرتا ہوں۔

میں تمہیں یک طرفہ محبت سے آزاد کرتا ہوں

اس کی چلانے میں شدت پیدا ہو رہی تھی۔ وہ جتنی بار چلاتا اس کی آواز پچھلی بار سے زیادہ بلند ہوتی

نہیں ہے مجھے تم سے محبت
مجھے تم سے نفرت ہے دانیل یوسف
مجھے نفرت ہے تم سے تم نہیں ہو میری محبت کے قابل تم صرف اور صرف نفرت کے قابل ہو
اور اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ عالم سلطان شاہ کی نفرت کیسی ہے

اب تمہیں پتہ چلے گا کہ کسی کے جذبات کے ساتھ کھیل کر اس کے دل توڑ کر اسے موت کے
منہ میں پہنچا کر کیسا محسوس ہوتا ہے میں تمہارا جینا حرام کر دوں گا تم ایک ایک سانس کے لیے
تڑپ ہو گی تم مجھ سے موت کی بھیک مانگو گی لیکن میں تمہیں مرنے نہیں دوں گا

وہ اونچی اونچی آواز میں چلاتے ہوئے بول رہا تھا وہ جانتا تھا دانی کا فیصلہ کیا ہو گا کوئی بھی لڑکی خود
اپنی مرضی سے موت کے منہ میں نہیں جائے گی لیکن زندگی تو یہاں بھی نہیں تھی

بس چند سانسوں کی امید تھی اس کے نکاح میں کر شاید وہ جی سکتی تھی لیکن یہاں بھی اس کے
لیے زندگی نہیں بلکہ پل پل کی موت بھی اور یہ وہ اسے آنے والے وقت میں بتانے والا تھا

○○○○○

وہ اپنے کمرے میں آکر کافی پر سکون ہو چکی تھی
۔ اس نے کافی آسانی سی یونیورسٹی کے ایک ٹیچر کو خرید لیا تھا۔ اسے پانچ لاکھ کے اماؤنٹ سینڈ کر
کے اس نے اپنا کام بہت آسانی سے نکلوا لیا تھا

چند سٹوڈنٹس کو بیس بیس ہزار روپے دے کر عالم کے سامنے یہ جھوٹ بلوایا کہ دانی ہی وہ لڑکی
ہے جس سے روحا کے ساتھ دیکھا جاتا تھا اور روحا نے اسی لڑکی کو شادی کیلئے پرپوز کرتے
ہوئے ایک بہت مہنگی انگوٹھی بھی پہنائی تھی

اور اسی لڑکی کو وہ مہنگے تحائف بھی دیتا تھا۔
یہاں تک کہ اکثر اسے شاپنگ پر لے کر جاتا اور اس پوری یونیورسٹی میں دانی یوسف واحد لڑکی
تھی جیسے دانی کہہ کر پکارا جاتا تھا۔

اسے اس لڑکی پر ترس تو آ رہا تھا لیکن وہ کیا کرتی اپنی جان بچانے کے لئے اسے کسی نہ کسی کے سر تو
ڈالنا ہی تھا اور ویسے بھی وہ کون سا اس کی سگی بہن تھی جو وہ اسے بچانے کی کوشش کرتی اور یہاں
تو اگر اس کی سگی بہن ہوتی تو اس کو بھی پھسانے سے پیچھے ہٹتی یہ تو پھر ایک راہ چلتی مسافر تھی

اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ لڑکی اس طرح اس کے کام آجائے گی اگر اس لڑکی کا نمبر اس کے فون سے نہ ملتا تو اسے دانی کا نمبر دینا پڑتا اور اگر دانی کا نمبر ان لوگوں کے ہاتھ لگ جاتا تو سب کچھ باہر آ جاتا

اور پھر سب سے پہلے زایا اسے طلاق دے کر ہمیشہ کے لیے اپنی زندگی سے نکال دیتا اور بریرہ ایسا نہیں کر سکتی تھی

اسی لئے تو اس وقت اس کے دماغ میں جو آیا اس نے بول دیا لیکن یہ لڑکی سچ میں اس کے لئے کافی فائدہ مند ثابت ہو رہی تھی اس کا نمبر آج اپنے فون میں رکھنے پر بے حد خوش تھی۔

ہاں اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ اس کے اس قدم سے کسی کی زندگی برباد ہو رہی ہے۔ کسی کی آنکھوں سے خواب چھین رہے ہیں کسی کو بے موت مارا جا رہا ہے بنا کسی گناہ کے کسی کو سولی پر لٹکایا جا رہا ہے

ooooo

یہ تم کیا کہہ رہے ہو عالم۔۔۔؟
تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا تم اپنی زندگی برباد کرنا چاہتے ہو۔ میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں۔
تراب نے جب سے اس کی بات سنی تھی تب سے اس کا دماغ آوٹ ہو رہا تھا۔

عالم اس لڑکی سے شادی کر رہا تھا۔ جس کے ساتھ سوائے نفرت کے اب اور کوئی رشتہ نہیں جڑ
سکتا تھا۔

عالم کسی کی اترن نہیں لیتا تھا۔ بلکہ وہ تو مارکیٹ سے کسی کا چھوا ہوا لباس اپنے ہاتھ میں نہیں لیتا تھا
اور یہاں وہ دانیل یوسف کو اپنانے کی بات کر رہا تھا۔ اس سے شادی کی بات کر رہا تھا

اور نہ صرف یہ بلکہ وہ گھر والوں کو بھی اپنا فیصلہ سنا آیتھا کہ وہ روحان کی قاتل کو یہاں حویلی میں
لا رہا ہے اور وہ لوگ خود اس سے اپنے بچے کی موت کا حساب لیں گے۔

اس نے کہا تھا کہ دانیل کو سزا قانون نہیں بلکہ وہ لوگ دیں گے۔ جن کا بچہ جان سے گیا ہے
اسے اس کے گناہ کی سزا ملے گی۔ دانیل خود ان کو روحان کے اصل قاتل تک پہنچائے گی وہ اس
کے ساتھ نکاح کر کے اسے یہاں لا رہا تھا۔

اور حویلی والوں کو اس کے ساتھ کچھ بھی کرنے کی اجازت تھی سب نے اس کے فیصلے کو سراہا تھا لیکن تراب کو یہ سب قبول نہیں تھا وہ ایک اسی لڑکی کو عالم کی زندگی میں شامل نہیں ہونے دے سکتا تھا۔

وہ اس لڑکی کو عالم کے قابل نہیں سمجھتا تھا۔ یقیناً عالم کا محبت سے اعتبار اٹھ چکا تھا وہ انجانے میں ایک غلط لڑکی سے محبت کر بٹھا تھا اور اب اس کو زندگی سے نکالنے کی بجائے وہ اسے اپنے زخموں کا نسور بنانا چاہتا تھا اور تراب ایسا نہیں ہونے دے سکتا تھا۔

لیکن عالم نے اسے سمجھایا کہ یہ فیصلہ اس نے سوچ سمجھ کر کیا ہے اور اب وہ روحان کو انصاف دلانے کے لیے کچھ بھی کرے گا۔ صبح اس کا نکاح تھا اور اس کام میں حویلی کا کوئی انسان نہ تو خوش تھا اور نہ ہی شامل۔

وہ اس حویلی میں کس مقصد کے لیے لائی جا رہی تھی یہ سب نے یاد رکھنا تھا عالم نے بھی

○○○○○○

اسے نیند نہیں آرہی تھی اور نہ ہی زایا ابھی تک کمرے میں آیا تھا کچھ ہی دنوں میں یہ شخص اس کے لیے اتنا اہم ہو گیا تھا کہ اس کے علاوہ اب وہ کچھ سوچتی ہی نہیں تھی

اس کا انتظار کرتے ہوئے وہ تھک گئی۔ جب کہ اسے کمرے میں جاتے دیکھنے زایا نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی سونامت میں ابھی آتا ہوں

اور وہ تب سے جاگتے ہوئے اس کا انتظار کر رہی تھی لیکن اب تک اس کے آنے کے کہیں کوئی چانس نظر نہیں آرہے تھے

اس کے نہ آنے کی وجہ سے وہ منہ بناتی اس کی تلاش میں باہر نکلی
کیا دن آگئے ہیں شاہجی اب بیوی کو اپنے میاں کو تلاش کرنے کے لیے جانا پڑتا ہے دوپٹہ ہاتھوں
میں مروتی سیڑھیاں اترتی سامنے سے آتے زایا کو دیکھ چکی تھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ
گہری ہوئی

اور حیا سے پلکیں جھکنے لگی کتنا بھرپور مرد تھا وہ
اس کے نصیب کا ستارہ پورے آب و تاب کے ساتھ چمکتا تھا وہ کسی بھی لڑکی کی آنکھوں کا خواب
ہو سکتا تھا

لیکن اللہ نے اسے اس کا نصیب بنایا تھا جس کے لیے وہ اس کی بہت شکر گزار تھی

وہ خود کو کبھی اتنا خوش قسمت نہیں سمجھتی تھی کہ اپنے لیے زایا جیسے شخص کا خواب سجاتی۔

لیکن وہ سچ میں خوابوں کی حقیقت بن کر اس کی زندگی میں شامل ہوا تھا جیسے کسی کہانی میں کوئی
پری اپنے خوابوں کا شہزادہ دیکھتی ہے اور پھر کہانی کے اینڈ پر وہ اس کا ہو جاتا ہے

ابھی وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب اچانک بریرا دوسرے کمرے سے نکلتے ہوئے اس کی
جانب آئی اس کی پکار پر وہ رک گیا تھا
اور بنا اس کی طرف دیکھے بریرہ کے ساتھ اس کے کمرے کی جانب چلا گیا۔

نہ جانے کیوں یہ منظر اس کی آنکھوں میں بہت زیادہ چبنے لگا تھا وہ تنگ دل نہیں لیکن زایا کی
محبتوں نے اسے ایسا بنادیا تھا وہ بریرہ کی ذات اور اس سے جڑا اپنا رشتہ بھلا چکی تھی

زایا اسے اپنے علاوہ کسی اور کو یاد رکھنے کی اجازت ہی کہاں دیتا تھا
کتنی دیر تک وہ وہیں کھڑی اس بند کمرے کے دروازے کو دیکھتی رہی۔ اس کے دل میں ویرانی
چھا گئی تھی

۔ وقت بڑھتا چلا جا رہا تھا اور زایا کمرے سے نکلا نہیں تھا۔ اس کے دل پر اس گرنے لگی تھی وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں لوٹ آئی

وہ کمرے میں آکر اپنے دل کو سمجھانے لگی کہ اس کی سوچ غلط ہے وہ اس کا ہونے سے پہلے کسی اور کا ہے بریرہ کے ساتھ اس کا وہی رشتہ ہے جو اس کا ہے وہ بریرا کا بھی شوہر ہے وہ بھی اس پر اتنا ہی حق رکھتی ہے جتنا کہ پانزیب

لیکن اس کا دل اس بات کو قبول کیوں نہیں کر رہا تھا وہ اپنے دل کو سمجھا رہی تھی کہ وہ اس گھر میں زایا کی بیوی بعد میں بریرا کی سوتن بن کر پہلے آئی ہے۔ اور یہ حقیقت کبھی بدل نہیں سکتی

اگر بریرہ سات سال کے رشتے کے بعد بھی اسے سوتن کے طور پر قبول کرنے کو تیار ہے تو اس کا دل اس رشتے کو قبول کرنے کے لئے تیار کیوں نہیں ہو رہا۔ کیوں اس کی ویرانیاں بھرنے لگی تھی اس کا دل تڑپ رہا تھا

اس کا دل جیسے روکنے لگا تھا بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے وہی منظر آ جاتا جب وہ اس کے سامنے سے اس کے شوہر کو لے گئی

وہ بھی اپنے دل کو بڑا کرنا چاہتی تھی اب میں آپ کو بریرہ کی طرح مضبوط ثابت کرنا چاہتی تھی
لیکن وہ نہیں کر پار ہی تھی وہ خود غرض نہیں بننا چاہتی تھی

لیکن اس شخص کی محبت اسے خود غرض کر رہی تھی۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس شخص کو کہیں
خود میں چھپالے جہاں بریرہ کبھی بھی پہنچ نہ پائے

آج پہلی بار وہ پازیب نہیں بلکہ بریرہ کی سوتن کر سوچ رہی تھی لیکن وہ یہ سب کچھ سوچنا نہیں
چاہتی تھی اپنے دل کو سمجھاتے سمجھاتے اس کے سر میں درد ہونے لگا

اسے لگا جیسے اندر کہیں اس کی روح بے چینی سے تڑپ رہی ہو وہ گھٹنوں میں سر دے کر رونے
لگی۔ جیسے اس کے علاوہ اب اس کے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہو۔

○○○○○

وہ کمرے میں آیا تو پازیب کو سوتے ہوئے دیکھا۔
اس کے بال اس کے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے وہ مسکراتے ہوئے اس کے بالکل پاس آیا اور
اس کے چہرے پر پھونک مارتے ہوئے اس کے بال پیچھے کیے

اس کی اس حرکت پر پازیب نے آنکھیں میچ لی لیکن کھولی نہیں زایار کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

زایار نے اسے کمرے میں یہ بول کر بھیجا تھا کہ سونا نہیں میں تھوڑی دیر میں آ رہا ہوں لیکن کمرے میں ہوئے بریرہ نے اسے بھلا لیا وہ چاہتی تھی کہ جب تک وہ لوگ ہنی مون سے واپس آتے ہیں ہادی کو اپنے پاس رکھ لے

لیکن زایار نے صاف الفاظ میں اسے منع کر دیا وہ شادی پر کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتا تھا اسی لئے وہ ہادی کو پہلے ہی ساتھ لے جانے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن امی نے منع کر دیا

اور کہا کہ وہ ہادی کا خیال رکھیں گیں لیکن اسے ہادی کو ساتھ لے کر نہیں جانا چاہیے کیونکہ زایار کے اس وقت پر صرف اور صرف پازیب کا حق ہے ان کی بات کا مطلب وہ اچھے سے سمجھ چکا تھا

اسی لیے وہ ہادی اپنی ماں کے پاس چھوڑنے کا ارادہ رکھتا تھا

اس عورت پر تو اسے رتی برابر بھروسہ نہیں تھا اسی لیے اسے صاف لفظوں میں بتا دیا کہ ہادی کہاں اور کس کے ساتھ رہے گا

اور ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ اپنی امی کو منع کر چکا ہے یہ سوچ اپنے دماغ سے نکال دے کہ وہ ہادی کے پاس بھی جاسکتی ہے۔ اور اگر وہ ہادی کے پاس جائے گی یا اس سے بات کرے گی تو سب کے سامنے وہ اسے اکیلے میں ہادی سے ملنے کی اجازت نہیں دیتا تھا

بریرہ نے کافی دیر اس سے بحث کی لیکن نتیجہ وہی نکلا جو زقیار نکالنا چاہتا تھا اور پھر اسے چھوڑ کر وہ صفدر چاچو کے کمرے میں آگیا صفدر چاچو کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی انکا شو گرچیک کرنے کے بعد وہ کتنی ہی دیر ہی کے پاس بیٹھا باتیں کرتا رہا۔

اور اب انہیں آرام کرنے کا کہتے ہوئے اپنے کمرے میں آیا تو یہ اس کی بیوی اس کی نیندیں حرام کر کے آرام فرما رہی تھی

اور اب اسے جگانے کی کوشش کر رہا تھا وہ جاگنے کے باوجود بھی وہ آنکھیں نہیں کھول رہی تھی زاید کے سامنے کسی کی اس طرح کی حرکت کرنے کی اوقات تو نہ تھی لیکن اس کے معاملے میں نہ جانے قسے کیا ہو گیا تھا

وہ جو ہر انسان کو لمٹ میں رکھتا تھا پازیب کے معاملے میں سب کچھ الگ ہو گیا تھا وہ اس کے معاملے میں ایک الگ انسان بن چکا تھا

اسے پازیب کی کسی حرکت پر غصہ نہیں آتا تھا۔ وہ اتنے وقت میں سمجھ گیا تھا کہ پازیب فی الحال زندگی کے داؤ پیچ سمجھ نہیں پارہی اس کے ساتھ کون مخلص ہے اور کون اس کے ساتھ کھیل رہا ہے یہ سب کچھ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا

لیکن ان سب چیزوں کو سمجھنے کے لئے زایار تھا وہ پازیب پر کسی بھی قسم کا بوجھ نہیں ڈال سکتا تھا اس نے سوچ لیا تھا کہ پازیب پر آنے والی ہر مصیبت کا سامنا وہ خود کرے گا جب تک وہ خود اپنے اوپر آنے والی مشکلوں کا سامنا کرنے کے قابل نہیں ہوتی

اس نے پازیب کو دو تین بار جگانے کی کوشش کی لیکن وہ شاید آج اس سے ضد بندھے ہوئے تھی

تنگ آکر وہ اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنی دسترس میں لے کر اس پر ظلم ڈھانے لگا

اسے لگا تھا کہ اس کی پکار پر اگر وہ جاگے گی نہیں تو وہ خود ہی پیچھے ہٹ جائے گا۔ لیکن نہیں اس معاملے میں زایا شاید کسی کی نہیں سنتا تھا سوائے اپنے دل کے

پازیب کو مجبور ہو کر اپنی آنکھیں کھولتے ہوئے اسے پیچھے کرنا پڑا لیکن اس سے پہلے ہی وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر بیڈ سے لگا کر اس کی کوشش کو ناکام بنا چکا تھا

اور اب وہ اس پر پوری طرح قابض ہوتے ہوئے اسے اپنے حصار میں قید کر چکا تھا اس کے لبوں کو آزاد چھوڑ کر وہ اس کی گردن کی طرف جھکا جب اچانک کچھ یاد آنے پر اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولا

اس نے ہادی کے بارے میں بات کرنے کے لئے مجھے کمرے میں بلایا تھا۔ بحث لمبی ہو گئی اسی لیے کمرے میں وقت لگ گیا میں ہادی کو اس کے پاس چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا لیکن مجھے پتا ہے تمہارے اس دماغ نے اس بات پر بھی اپنی کہانی بنالی ہوگی

خیر زیادہ سوچا مت کرو وہ بے حد آسان لفظوں میں اسے سمجھاتا اسے خود میں سمیٹ چکا تھا

پازیب بہت کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن اس کی پناہوں میں اس کے سارے الفاظ بے بس ہو گئے کل صبح دس بجے کے ان کی فلائٹ تھی اور اس وقت زایار کسی ظالم دیو کی طرح اس پر جھکا اس کی نیند کا دشمن بنا ہوا تھا

وہ جانتی تھی کہ وہ مزاحمت نہیں کر سکتی اور نہ ہی وہ شخص اسے کسی بھی قسم کے احتجاج کی اجازت دیتا ہے۔ اسی لئے تو اس کے حصار میں پڑی وہ خاموشی سے اس کی من مائیاں برداشت کر رہی تھی

○○○○

○○○○

چاچا کی آنکھیں نم ہو رہی تھی وہ بے آواز کتنی دیر سے روئے جا رہے تھے جبکہ چاچی کا تو منہ اب بھی بند نہ ہوا تھا انہیں جب بھی موقع ملتا وہ داین کو سنانے لگتی

ارے منحوس اتنے عاشقوں کو لائن پے لگا کر اب بیٹھی روئے جا رہی ہے چاچی کی تیز زبان پھر چلی چاچا کا بس نہیں چل رہا تھا کچھ کر دیں اسے

یہ کیسی مصیبت ان پر ٹوٹی تھی یہ کیا ہو رہا تھا ان کے ساتھ انہوں نے کسی کا کیا بگاڑا تھا جو وہ آدمی ان کا دشمن بن گیا تھا

ارے اب بس کرو کیوں منحوسیت پھیلا رہے ہو کوئی ظلم نہیں ہو رہا تمہاری بھتیجی کے ساتھ شکر کرو کہ پھانسی نہیں چڑایا ان لوگوں نے اپنے ہی کارناموں کا کاٹے گی چاچی باہر آتے ہوئے اتنے بے رحمانہ انداز میں بولی کی دانی کا دل چاہا کہ پوچھے ان سے کہ ایسی کون سے اس کی حرکت دیکھ لی کہ وہ اس کے کردار پر یوں کیچڑا چھال رہی ہیں لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ اب اس میں کوئی سوال کرنے کی ہمت بھی نہ رہی تھی

وہ اپنی ہی سوچوں میں اندھیرے میں ڈھلتی اس رات کا حصہ بنے ہوئی تھی کہ جب کسی نے دروازہ بجایا اور اگلے ہی لمحے وہی شخص اندر داخل ہوا دانی کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اس نے ایک نظر اس شخص کے چہرے کو دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں کچھ عجیب سا تھا۔ یہ نظر وہ تو نہ تھی جو اس نے یونی میں دیکھی تھی۔

فیصلہ تو فون پر سنا ہی دیا تھا اب تو صرف سزا ہونی تھی چاچو نے تو کہا تھا کہ وہ الزام اپنے سر پر لے لیں گے لیکن اس طرح کسی خاندان کے حوالے نہیں کریں گے

چاہے جو بھی ہو جائے وہ دانی کی زندگی برباد نہیں ہونے دیں گے لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی وہ خود غرض نہیں بن سکتی تھی اگر وہ اپنی زندگی کا سوچتی تو چاچی کی تین بیٹیوں کی زندگی کا کیا ہوتا

وہ جان بوجھ کر ان کی ہنستی کھیلتی زندگی اندھیرے میں نہیں دھکیل سکتی تھی اسی لئے تو عالم جو نمبر ٹیبل پر رکھ کر گیا تھا اسی پر فون کر کے چاچی نے کہہ دیا تھا کہ نکاح کی رسم ادا کرنے آجائیں

چاچو اسے دیکھتے ہی ایک بار پھر سے بے بسی سے رونے لگے وہ چاہ کر بھی دانی کے لیے کچھ نہیں کر پارہے تھے ان میں اتنی ہمت تھی ہی نہیں کہ وہ عالم سلطان شاہ کا مقابلہ کر پاتے۔

چاچی نے تو بس یہ کہا تھا کہ شکر کرو نکاح کر کے لے کے جا رہا ہے اگر اٹھا کر بھی لے جاتا تو ہم کیا کر سکتے تھے اس کے ساتھ ایک آدمی اسی کے نقوش سے میل کھاتا تھا جبکہ باقی سب لوگ اس کے آفس کے شاید ور کرتے

مولوی وہ ساتھ لے کر آیا تھا۔ بس ان کے آتے ہی نکاح کی رسم شروع ہو گئی تھی وہ سادہ سے سوٹ میں خاموشی سے نکاح نامے پر سائن کرتی اس نکاح کو قبول کر چکی تھی اس نکاح کو قبول کرنا اس کی مجبوری تھی

نکاح کی عظمت وہ اچھے سے سمجھتی تھی۔ یہ وہ رشتہ تھا جس کو مکمل مندی سے قبول نہ کرنے پر اللہ اور اس کے رسول ناراض ہوتے تھے اور اگر اس رشتے کو دل سے قبول نہ کیا جائے تو نکاح جائز نہیں ہوتا

اور وہ خود کو کسی ناجائز بندھن میں نہیں باندھ سکتی تھی اس نے اپنے دل کی تمام تر رضامندی سے نکاح نامے پر سائن کیے اور مولوی کے ہر بار پوچھنے پر پرسکون ہو کر قبول ہے بول دیار سم ختم ہوئی وہ چاچا کے سینے سے لگا کر ایک بار پھر سے رونے لگی۔

نکاح کے بعد اس نے مولوی اور باقی سب لوگوں کو اشارہ کیا وہ آہستہ آہستہ وہاں سے نکلتے چلے گئے جب اسے عالم کی آواز سنائی دی

رولو جتنا رونا ہے رولو کیوں کہ آج کے بعد تمہیں رونے کے لئے یہ کندھا میسر نہیں ہوگا بلکہ تمہیں وہاں کچھ بھی میسر نہیں ہوگا نہ کوئی کندھا اور نہ ہی کوئی آنسو پونچنے والا

اسی لیے جتنے بھی آنسو بہانے ہیں یہاں بہا لو کیوں کہ حویلی میں تمہیں اتنے آنسو ملیں گے کہ تمہاری آنکھیں بھی آنسو بہانے سے انکاری ہو جائیں گیں وہ بے حد سفاکی سے بول رہا تھا۔ تراب نے ایک نظر اس کے لہجے پر غور کی تھی اس نے پہلے بار عالم کو کسی کے ساتھ اس طرح سے پیش آتے دیکھا تھا

وہ تو دشمنوں کا دل بھی مسکرا کر جلاتا تھا اور وہ یہاں اپنی ہی محبت کے ساتھ اس طرح سے کر رہا تھا

بھلا اپنی محبت کے ساتھ کوئی یوں کر سکتا ہے اس کا دل سوال کر رہا تھا۔
لیکن پھر جواب ملتا کہ وہ اس کی محبت نہیں ہے بلکہ روحان کی زندگی کا اندھیرا ہے

میں نہیں جانتی کہ میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے کہ آپ میرے ساتھ یہ سلوک کیوں کر رہے ہیں لیکن مجھے پتہ ہے کہ میں بے گناہ ہوں اور میرا خدا آپ کی آنکھوں پر باندھا ہوا یہ پردہ ضرور ہٹائے گا اس کے اشارے پر وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی عالم کوئی لمبا سین نہیں چاہتا تھا اسی لئے وہ بھی تراب کو اشارہ کرتا چلنے کے لئے تیار تھا لیکن وہ خاموش نہیں ہوئی

آپ نے۔۔۔ میرے ساتھ۔۔۔ ظلم کیا۔۔۔ ہے لیکن۔۔۔ آپ خود بھی۔۔۔
مکافات عمل کے۔۔۔ لیے بھی تیار۔۔۔ رہیے گا آج آپ۔۔۔ کسی کی بیٹی کی
۔۔۔۔۔ مجبوری کا فائدہ اٹھا رہے۔۔۔ ہیں کل کوئی۔۔۔ آپ کی بیٹی کی مجبوری۔۔۔۔۔

---چٹاخ--- تم میری بیٹی کو بدعادوگی تمہاری یہ ہمت کہ خود کو میری بیٹی کے ساتھ جوڑوگی میری بیٹی کم از کم تمہارے طرح جگہ جگہ منہ نہیں مارے گی۔ میری بیٹی تمہاری طرح کسی کے بستر کی زینت نہیں بنے گی وہ اس پر ہاتھ اٹھاتا اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ ایک ہی بل میں دانیل دور زمین پر جا گری تھی

اس کا یہ تھپڑ پچھلے تھپڑ کی طرح ہلکا ہر گز نہیں تھا اس کے معصوم چہرے پر عالم کے ہاتھ کے نشان بن چکے تھے

چاچا تو اس کی حالت دیکھ کر تڑپ اٹھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس کی طرف بڑھتے چاچی نے انہیں پیچھے کر لیا۔

دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔۔۔ اب وہ اس کی بیوی ہے مارے یا قتل کر دے تمہیں کوئی حق نہیں بچ میں بولنے کا پیچھے ہٹو

شاہ صاحب آپ اپنی بیوی کو لے جائیں محلے والے تماشا بنائیں گے ہم نے تو بس لوگوں کو بتادیا تھا کہ آج سادگی سے نکاح ہو رہا ہے باقی ہم نے یہ قصہ بدنامی کے ڈر سے دبا دیا اور کسی کو بھی نکاح میں نہیں بلایا بس اب آپ ہماری بھی تھوڑی عزت کا خیال کریں اور اس بد ذات ماں کی بد ذات بیٹی کو لے جائیں یہاں سے

ہائے میرے تو نصیب ہی پھوٹ گئے ہیں اگر مجھے پتا ہوتا کہ یہ ایسی نکلے گی تو میں اپنے ہاتھوں سے اس کی جان لے لیتی اللہ جنت نصیب کرے اس معصوم کو جس کی یہ جان لے بیٹھی ہے چاچی نفرت اور حقارت سے کہتی ایک ہی لمحے میں دانیل کا بازو پکڑ کر اسے کھینچتے ہوئے عالم کی طرف پھینک چکی تھیں جیسے وہ کوئی ان کی گھر کا فالتو چیز ہو غیروں سے کیا لگے جب اپنے ہی ایسے تھے

اسے پتہ تھا چاچی اسے ناپسند کرتی ہیں لیکن وہ اس سے اتنی نفرت کرتی ہیں یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

میں نے۔۔۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔۔۔ کیا چاچی۔۔۔۔۔ یہ آدمی۔۔۔۔۔ مجھ پر جھوٹا۔۔۔ الزام لگا رہا ہے۔۔۔۔۔ وہ کسی کو اپنی صفائی نہیں دینا چاہتی تھی کیونکہ اس کا خدا جانتا تھا کہ وہ بے گناہ ہے لیکن اس عورت کو اس کی نفرتوں کے ساتھ قبول کر کے اسے اپنی ماں مانا تھا وہ اس پر اس طرح کے الزام لگا رہی تھی تو وہ کیسے برداشت کرتی

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتے تھے اچانک لوہے کا وہ چھوٹا سا دروازہ کھلا اور اقصیٰ اس کی جان سے زیادہ عزیز سہیلی آنکھوں میں آنسو لیے اسے دیکھ رہی تھی اسے رونے کے لئے کندھا مل گیا وہ تیزی سے اس کے پاس آئی اور اس کے گلے سے لگ کر رونے لگی اقصیٰ خاموشی سے اس کے روتے ہوئے وجود کو سنبھال رہی تھی عالم یہ سب دیکھ کافی زیادہ بے زار ہو چکا تھا وہ تو اس کا ہاتھ تھام کر اسے لے کر جانے والا تھا لیکن تراب نے اسے روک دیا

تراب میں کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ اب وہ کبھی واپس نہ آ سکے چند پل ہی سہی لیکن اسے اپنی فیملی کے ساتھ وقت گزارنے دو عالم کو تراب پر حیرت ہوئی تھی اسے تو کسی بے گناہ پر ترس نہیں آتا

تھا اور یہاں وہ اس لڑکی کی ہمدردی کر رہا تھا نہ جانے کیوں لیکن تراب اپنے دل کو بہت سمجھانے کے باوجود بھی اس لڑکی کو گناہگار ماننے کو تیار نہیں تھا

اقصى تم ت---- تو جانتی ہو---- نا میں بے--- گ گناہ ہوں---- میں نے
---- کچھ نہیں---- کیا تم نے---- تو زندگی کے کہیں---- سال میرے
ساتھ---- ساتھ۔ گزارے ہیں تم---- چاچی کو بتاؤ میں---- بے گناہ
---- ہوں بتاؤ اس---- آدمی کو کہ میں نے---- کچھ نہیں کیا---- تم میری گواہ ہو
یہ لوگ جس---- پر یقین نہیں---- کرتے لیکن---- قرآن پر تو یقین کریں----
گے تم قرآن پہ ہاتھ رکھ---- کے قسم کھاؤ---- کہ میں---- بے گناہ---- ہوں۔۔ وہ
زبردستی اس کمرے میں لے جا رہے تھے جہاں انہوں نے قرآن رکھا ہوا تھا

میں اتنی بڑی جھوٹی قسم نہیں کھا سکتی دانی اپنے گناہ کو قبول کر لو اس کے کمرے کی جانب بڑھتے
قدم اقصی کی آواز پر بے جان ہو گئے تھے
یہ---- یہ---- کیا بے بک---- بکواس کر---- رہی ہو تم----؟ وی اقصی کو پیچھے دھکیلتی
چلاتے ہوئے بولی تھی

تو کیا اس شخص نے اس کی واحد گواہ کو بھی خرید لیا تھا۔ کیا اس کی دوست بھی چھین لی

دانی تمہارا نکاح ہو چکا ہے یہ شخص تمہارا شوہر ہے میں تمہارے لیے دعا کروں گی کہ تمہاری زندگی میں کوئی مشکل نہ آئے لیکن تم نے جو روحان کے ساتھ کیا وہ غلط تھا اب روحان زندہ نہیں ہے تو تمہاری وجہ سے وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ انداز ایسا تھا کہ اس کا مقصد صرف عالم کو سنانا ہو۔ جب کہ اس کی باتیں سنتے ہوئے عالم غصے سے مٹھیاں بھیجے ہوئے تھا جیسے اب یہ سب کچھ اس کی برداشت سے بھی باہر ہو

تم کیوں۔۔۔۔۔ کیوں بول رہی۔۔۔۔۔ ہو۔۔۔۔۔ ج۔۔۔۔۔ جھو۔۔۔۔۔ جھوٹ۔۔۔۔۔ تم
میرے۔۔۔۔۔ ساتھ ایسا۔۔۔۔۔ کیوں کر۔۔۔۔۔ تم تو میری بچپن۔۔۔۔۔ کی سہیلی
۔۔۔۔۔ می۔۔۔۔۔ میر۔۔۔۔۔ دوست۔۔۔۔۔ ہو تم کیوں سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔ میرے ساتھ
ایسا۔۔۔۔۔ تم تو میری زندگی۔۔۔۔۔ کی ایک بات سے۔۔۔۔۔ واقف
ہو میرے۔۔۔۔۔ ایک لمحے۔۔۔۔۔ سے واقف ہو۔۔۔۔۔ تم کیوں لگا رہی۔۔۔۔۔ رہی۔
ہو مجھ۔۔۔۔۔ ایسا غلیظ الزام اقصیٰ۔۔۔۔۔ میں تمہارے سامنے۔۔۔۔۔ ہاتھ جوڑ۔۔۔۔۔ ت۔۔۔۔۔ تی ہوں
۔۔۔۔۔ سچ بیان کر دو

مجھے صرف تمہارا۔۔۔۔۔ ہی سہا رہا ہے۔۔۔۔۔ تم بس ایک بار۔۔۔۔۔ قرآن پہ ہاتھ۔۔۔۔۔ رکھ کر
کہہ دو کہ میں۔۔۔۔۔ بے گناہ ہوں۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔ نہیں پروا کہ۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ مجھے بے گناہ مانتا

ہے یا نہیں مانتا لیک۔۔۔ لیکن تم میرے۔۔۔۔۔ ساتھ ایسا۔۔۔۔۔ مت کرو۔۔۔! ت۔
۔۔۔ کرو۔۔۔ پلیز۔۔۔ مت۔۔۔ کرو۔ وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بول رہی تھی
جب اچانک اقصیٰ نے اسے اپنے گلے سے لگالیا۔

مجھے معاف کر دینا دانی میں بہت مجبور ہوں میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا اور
اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں بولی جب اچانک کسی نے اسے کھینچا۔
وہ بے یقینی سے اپنی جان سے عزیز سہیلی کو دیکھ رہی تھی جبکہ عالم اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ
لے گیا عجیب رخصتی کا منظر تھا چاچا وہیں زمین پر بیٹھ کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے ان کے
ساتھ ہی ان کی تینوں بچیوں بھی ان کے آگے پیچھے جمع رہی تھی جب کہ اقصیٰ سے تو اپنے ہی
پیروں پر کھڑے رہنا مشکل ہو گیا

وہی چاچو کے ساتھ زمین پر بیٹھ کر گھٹنوں میں منہ دیے رونے پیشک کوئی دشمنوں کے ساتھ بھی
ایسا نہیں کرتا جو اس نے اپنی سہیلی کے ساتھ کیا تھا۔

گاڑی میں مسلسل سسکیوں کی آوازیں گونج رہی تھی۔ وہ بے حسی سے بیٹھا گاڑی چلا رہا تھا۔ جبکہ
تراب کو بھی ان آوازوں سے کافی زیادہ ڈسٹر بنس ہو رہی تھی

تراب اسے سنبھالنا چاہتا تھا اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔ لیکن وہ تو اس وقت اتنا ظالم بنا ہوا تھا کہ اسے کسی کی پروا نہیں تھی۔ اپنی بھی نہیں

اسے اس چیز سے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا کہ ان دونوں کے علاوہ گاڑی میں تیسرا وجود بھی ہے کیونکہ یہ وجود اب اس کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا وہ روئے تڑپے یا مر جائے عالم سلطان شاہ کے دل میں اب اس کے لئے کچھ نہیں تھا

جبکہ پیچھے بیٹھی لڑکی تو اپنی قسمت کار و نارور ہی تھی۔ ساری زندگی صرف ایک دوست پر بھروسہ کیا اور مشکل پڑنے پر اس نے بھی اس کا ساتھ نہیں دیا تھا

۔ اس کے دماغ میں صرف اور صرف اقصیٰ کی باتیں گھونج رہی تھی۔ اسے اب تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کی جان سے عزیز سہیلی اس کے ساتھ ایسا کر سکتی ہے

اس نے تو کبھی بھی اس کا برا نہیں چاہا تھا ہر برے وقت میں اس کا ساتھ دیا تھا پھر ایسا کیا ہو گیا کہ وہ اسی کی دشمن بن گئی۔ کیوں کیا اس نے ایسا۔۔۔؟

کتنے کم لوگ تھے اس کی زندگی میں جن پر وہ بھروسہ کر سکتی تھی اقصیٰ ان میں سے ایک تھی اور اسی نے اسے اتنا بڑا دھوکا دیا

اسے تکلیف اُسکے جھوٹ بولنے پر نہیں بلکہ اس کے کردار پر کیچڑا چھالنے کی وجہ سے ہوئی تھی

اسے یقین تھا وہ مجبور ہوگی ضرور وہ بھی اسی کی طرح کسی مصبت میں ہوگی ورنہ وہ اس کے ساتھ ایسا کبھی نہ کرتی لیکن جو داغ اس کی دامن پر اس کی وجہ سے لگا تھا اسے بھلانا اب دانی کے لیے آسان نہیں تھا

شاید اب وہ اسے کبھی معاف نہیں کر سکتی تھی۔ اقصیٰ کے لیے اس کے دل میں جو محبت تھی وہ کبھی ختم تو نہیں ہو سکتی تھی ہاں لیکن دوستی پر اعتبار اٹھ چکا تھا۔ اب شاید زندگی میں وہ کسی دوست پر بھروسہ نہیں کر سکتی تھی

آج اس کی دوست نے اسے اس انداز میں توڑا تھا کہ اس کے پاس بے داغ دامن تک نہیں تھا جس سے وہ اپنے آنسو صاف کر پاتی۔ وہ اب رونا نہیں چاہتی تھی کہ قسمت کا فیصلہ ہو چکا تھا اب نہ

جانے اس کی زندگی میں کیا کیا ہونے والا تھا لیکن شاید اب بھی اس کے جذبات زندہ تھے تبھی تو آنسو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے

اسے اس شخص سے عجیب سی نفرت ہو رہی تھی۔ تو کیا یہ سب کچھ وہ اس بے عزتی کے لئے کر رہا ہے جو اس نے پوری یونیورسٹی کے سامنے کی تھی

کیا روحان کی ذات کے ساتھ جوڑی یہ کہانی سچی تھی۔ اگر سچ میں اس کے بھائی کا قتل ہوا تھا تو ہر کوئی اس کے خلاف کیوں گواہی دے رہا تھا آخر اس نے کسی کا کیا بگاڑا تھا۔

آخر کس نے اس کے خلاف یہ کھیل کھیلا تھا کیوں اسے اس روحان نامی شخص کے ساتھ جوڑا جا رہا تھا کتنے ہی سوال اس کے دماغ میں گھوم رہے تھے۔ رات کے اندھیرے سے اب صبح کا اجالا آہستہ آہستہ پھیلنے لگا تھا

۔ گاڑی کچی سڑکوں کی طرف رواں دواں تھی۔ یقیناً یہ کوئی گاؤں تھا جہاں اس کے ناکردہ گناہ کی سزا اسے ملنے والی تھی۔

گاڑی کے شیشے سے سرٹکا کر وہ آہستہ سے اپنی آنکھیں موند گئی جب اچانک دھکا لگنے پر گاڑی رکی

تراب تو خاموشی سے گاڑی سے نکل کر اندر چلا گیا۔ جبکہ عالم وہیں بیٹھا ہوا تھا۔

آولٹ کی تمہاری سزا کا وقت شروع ہوا ہے۔ اس کی سائیڈ سے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ سرد انداز میں بولا۔

دائین نے بس ایک نظر اس شخص کو دیکھا تھا۔ جو گاڑی کا دروازہ کھلے اسی کا منتظر تھا دائین نے ایک نظر سامنے عالیشان حویلی کو دیکھا اور پھر سر جھکا گئی۔

جب کہ اس کے حکم کے باوجود بھی گاڑی سے نہ نکلنے پر عالم نے ایک ہی پل میں اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹ کر باہر کھینچا۔ اگلے ہی لمحے وہ زمین پر پڑی تھی

اس کے دونوں ہاتھوں پر انتہا کی چوٹ لگی تھی یہاں تک کہ بازو کی کینوں سے اس کی آستینیں پھٹ گئی۔

اپنے ہاتھوں کی تکلیف کو محسوس کرتے اس نے اپنے کئی پر اپنا ہاتھ رکھا لیکن اس سے پہلے ہی عالم اسے بازو سے پکڑتا بنا اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے ایک ہاتھ سے سیدھا کرتا گھسٹتے ہوئے حویلی کے اندر لے جانے لگا۔

ماربل کے فرش پر وہ بے جان سی شے کی طرح اس کے ساتھ گھسیٹتی چلی جا رہی تھی۔ حویلی کی چوکھٹ پر موجود تین سیڑھیوں پر لگنے والے جھٹکوں نے اس کے پورے جسم پر درد کی لہر دوڑا دی تھی۔

وہ درد سے کراہ اٹھی۔ لیکن یہاں پر واکیسے تھی۔ وہ عالم جو اس سے محبت کرتا تھا جو اس کے لیے کل تک کچھ بھی کرنے کو تیار تھا آج اس سے کہیں زیادہ نفرت کرتا تھا اور اس کی نفرت اس بات کی گواہ تھی۔ کہ وہ اسے یہاں صرف اور صرف تکلیف دینے کے لیے لایا تھا

اسے کوئی پروا نہیں تھی کہ یوں گھسیٹتے ہوئے اسے کتنی تکلیف ہو رہی ہے اس کے بازو سے بہتا خون اسے کس افیت سے دوچار کر رہا ہے۔ اس کے بازو کو تھامتے ہوئے وہ اس کا بخار میں دکھتا بدن محسوس کر چکا تھا

لیکن وہ اس کی پروا کیوں کرتا وہ اس کی محبت نہیں تھی

وہ اس کی نفرت تھی اس کے بھائی کی قاتل تھی ان کے خاندان کی وارث کی قاتل۔ آج اس کی وجہ سے وہ شخص مر گیا تھا

۔ جیسے اس حویلی میں لا کر وہ اپنے دادا کو ان کے تیسرے وارث کی خوشی دینا چاہتا تھا۔ جنہیں وہ اس خوشی سے ملانا چاہتا تھا جس کا انتظار وہ 18 سال سے کر رہے تھے

اس نے اسے لا کر حویلی کے بچوں بیچ پھینکا تھا۔ وہ دوسرا آدمی جو ان کے ساتھ یہاں تک آیا تھا اس کے علاوہ یہاں بہت سارے لوگ موجود تھے۔

کسی ایک کی نظر میں بھی وہ اپنے لئے ترس یا ہمدردی محسوس نہیں کر رہی تھی۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ ان سب لوگوں کو بتائے گی کہ وہ بے گناہ ہے شاید کوئی اس پر یقین کر لے جب اسے عالم کی آواز سنائی دی

یہ رہی آپ لوگوں کی گناہ گار۔ لے لیں بدلہ اپنے بیٹے کی موت کا۔ یہ اپنی آخری سانس تک اسی حویلی میں رہے گی۔ اور مر گئی تو اسے اس کے چچا کے در پر پھینک آؤنگا۔ وہ ایک نفرت سے بھرپور نظر اس پر ڈالتا خاموشی سیڑھیاں چڑھ گیا

وہ ویران نظروں سے اسے تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے دیکھ رہی تھی جب اچانک کسی نے اسے اپنی جانب کھینچتے ہوئے اس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ دے مارا۔

اس کا بے جان وجود لمحے میں زمین پر ڈھیر ہو گیا تھا۔ وہ خالی خالی نظروں سے سب کو دیکھتے ہوئے اپنی طرف بھرتی عورت کو دیکھ رہی تھی

○○○○○

اپنے کمرے کی لائٹ آن کیے بغیر وہ اپنے بیڈ پر ڈھیر ہو گیا۔ بیڈ پر سگریٹ ٹول کر اس نے شولا سلگایا۔ اور اپنے دل کا وہ غبار وہ دھواں میں کی صورت باہر نکالنے لگا

عجیب سی وحشت چھائی ہوئی تھی وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا۔ اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو بار بار اسے بے چین کر رہے تھے

اس کا دل یہ بات سمجھنے کو راضی نہیں تھا کہ وہ شکل سے بے حد معصوم سی دیکھنے والی لڑکی اصل میں ایک مکار فریبی اور دھکے باز ہے۔

اس نے آنکھیں بند کرنے کی کوشش کی تو اس کا دل قرب سے چلا اٹھا۔ اس کا دل چیخ چیخ کر گواہیاں دے رہا تھا کہ دانیل یوسف عالم سلطان شاہ کے دل کی گہرائی تک جا چکی ہے اور اب اسے یہاں سے نکالنا ممکن ہے

اس کا دل اس کی محبت کی ناکامی پر خون کے آنسو رو رہا تھا۔ اور اس دل کی خالی دیواریں دانیل یوسف کے نام پر محبت کا اعلان کر رہی تھیں۔ وہ چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کہ سلطان عالم شاہ تمہیں محبت ہے

تمہیں محبت ہے اس سے چاہے انکار کر لو یا چاہے اس دل کو نکال کر پھینک دو اب یہ محبت کم نہیں ہوگی دانیل یوسف اس دل سے کبھی نہیں نکل سکتی بے شک اس دل کو نکال کر چیر کر پھینک دو۔ تب بھی آخری سانس تک اب یہ صرف اور صرف دانیل یوسف کے نام پر دھڑکے گا

نہیں۔۔۔ نہیں ہے مجھے اس سے محبت۔۔۔ میں نہیں کرتا محبت اس سے۔۔۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا دل بغاوت پر اتر آیا تھا

وہ چلا چلا کر خود کو یقین دلانے لگا۔ لیکن اس کا دل اس کے حال سے باخبر تھا۔ وہ اپنے اندر کا حال خود میں چھپے عالم سلطان شاہ سے چھپا نہیں سکتا تھا۔

اسی لیے تو خود سے لڑنے لگا تھا۔ وہ آئینے کے سامنے رک کر اپنی آنکھوں میں دیکھنے لگا اسے اپنی ہی نظروں میں دانیں کے لیے بے پناہ محبت نظر آئی۔ اس نے غصے سے ڈریسنگ ٹیبل پر موجود ہر چیز کو زمین پر پھینک دیا

اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنے دل سے کس طرح لڑے اس پاگل کو کیسے یقین دلائے کہ وہ اس کی محبت کے قابل نہیں ہے۔ وہ صرف نفرت کے لائق ہے۔ وہ خود سے لڑتے لڑتے آخر تھک کر خاموشی سے اپنا سر ہاتھوں میں گرا کر بیٹھ گیا

جب اسے اپنے کندھے پر بھاری ہاتھ محسوس ہوا۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا اسے خیر انگي ہوئی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس نے دروازہ لاک کیا تھا۔ وہ اپنی ٹوٹی بکھری حالت لسی کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا

تم اندر کیسے آئے۔۔۔؟ وہ چہرے پر ہاتھ پھیرتا خود کو نارمل کر رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ تراب اس کی خود سے کی باتوں کو سن چکا ہے

میں تمہارے پیٹنگ روم میں تھا عالم۔ دیکھ رہا تھا کہ تم اس لڑکی سے کتنی محبت کرتے ہو۔۔۔

میں نفرت کرتا ہوں اس سے۔۔۔ اس بار وہ چلا اٹھا۔

عالم وہ انسان ہے۔۔۔ غلطیاں انسانوں سے ہی ہوتی ہیں۔۔۔ روحان کے ساتھ جو ہوا قسمت کا لکھا تھا۔ داینین کو معاف کر دو۔ کیونکہ اسے سزا دیتے دیتے خود مر جاو گے۔ وہ محبت ہے تمہاری اور بے پناہ محبت نفرت میں نہیں بدل سکتی

وہ نکاح میں ہے تمہارے معاف کر دو اسے اور اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرو اگر ایسا نہیں کر سکتے تو اسے اپنے سامنے مت رکھو۔ ورنہ خود مر جاو گے۔ عالم محبتیں نبھانا آسان نہیں ہوتا۔ انسان یقین دلاتے دلاتے ختم ہو جاتا ہے۔ وہ محبت ہے تمہاری۔۔۔

وہ نفرت ہے تراب۔۔۔۔۔ سرتاپیر نفرت ہے۔۔۔ وہ میرے بھائی کی ہی نہیں اس کے ہونے والے بچے کی بھی قاتل ہے۔ کل صبح میرے آفس میں ایک فائل آئی جو اس لڑکی کی تھی اس نے آج سے بائس دن پہلے ابورشن کروایا تھا۔

اس نے روحان کے بچے کو دنیا میں آنے سے پہلے مار دیا۔ اور تم کہتے ہو میں اسے معاف کر دوں۔ اس کے لیے میرے پاس کوئی معافی نہیں ہے تراب یہ اپنی زندگی کی آخری سانس بھی اسی حویلی میں لے گی۔

میں اسے معاف نہیں کروں گا۔ اس کی موت کے بعد بھی نہیں۔

اور جہاں تک میری محبت کی بات ہے۔ تو وہ ایک غلطی تھی۔ اور یقین کرو یہ غلطی کبھی بھی روحان کے بدلے کے بیچ نہیں آئے گی۔

میرے جذبات مجھ تک محدود ہیں تراب اور مجھ تک ہی رہیں گے۔ عالم سلطان شاہ اتنا کچا نہیں کہ یوں خود کو کسی پر ظاہر ہونے دے۔ وہ اپنے دل کی دنیا اور حقیقت کو الگ الگ رکھنا جانتا ہے۔

عالم سلطان شاہ کا دل دانیل یوسف کے معاملے میں بہت معصوم ہے۔ لیکن اسے سمجھنا ہو گا۔ کہ وہ اس کے قابل نہیں ہے اور میں اسے سمجھاؤں گا۔ وہ خود کو مضبوط ظاہر کر رہا تھا۔ تراب بنا کچھ بولے اس کے سینے سے لگ گیا۔ عالم بھی خاموش تھا

oooo

اس عورت کو اپنی طرف آتے دیکھ دانیں کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔ اسے ان سب لوگوں سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔

کیونکہ یہ سب بھی عالم جیسے تھے شاید۔ اس عورت نے اسے کھینچ کر سیدھا کیا۔ ابھی وہ اٹھاتے ہوئے سمجھل بھی نہیں پائی تھی کہ اس نے ایک اور تھپڑ اسکے منہ پر مارا۔ اب شاید یہ سلسلہ رکنا نہیں تھا۔

وہ ایک کے بعد ایک تھپڑ مارتے اس کا نازک چہرہ سو جا چکیں تھیں

کیا بگاڑا تھا روحان نے تیرا۔۔۔؟

کیا قصور تھا اس کا۔۔۔؟

کیوں کیا اس کے ساتھ ایسا۔۔۔

بد ذات لڑکی جواب دے۔

کیوں جان لی اس معصوم کی تو نے محبت کی تھی نا اس نے تجھ سے۔۔۔ کیا محبت کی یہ سزا دی جاتی ہے۔۔۔ وہ اسے تھپڑ پر تھپڑ مارتی اسے جواب دینے کا موقع دیے بغیر بول رہی تھی۔

پتہ نہیں یہ امتحان کتنا لمبا تھا شاید وہ تھکتی نہیں تھیں اس عورت کے ہاتھ سرخ ہو چکے تھے لیکن اس کے ہاتھوں رکے نہیں تھے۔ یہ اس عورت کی ہمت نہیں بلکہ اس سے نفرت تھی جس کا اظہار وہ اس کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کر کے کر رہی تھیں

اس اذیت کو سہتی وہ آدھ موئی ہو چکی تھی۔ جب اچانک کوئی حال میں کوئی داخل ہوا سب کی چلتی زبان اور نفرت سے ادا ہونے والے جملے خاموشی میں بدل گئے انسان کو نہیں شاید اللہ کو اس پر رحم آگیا تھا اسی لئے کسی کو بھیج دیا۔

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔؟ اور تم سب لوگ یہاں کیوں جمع ہو۔۔۔؟ بے حد درد دار آواز میں سوال کیا گیا

دادو عالم روحان ادا کی قاتلہ کو لے آئے ہیں۔ اور کہا ہے کہ یہ یہاں قید رہ کر اپنے جرم کا کفارہ ادا کرے گی۔ اسی لئے بڑی امی اسے سزا دے رہیں ہیں۔ صنم ان کے پاس آتے ہوئے بولی

بڑی بہو صبح صبح اس غلیظ ذات کے منہ لگ کر اپنا وقت برباد مت کرو اور تم سب لوگ میرے کمرے میں آ جاؤ اور سارے بچے اپنے اپنے کمرے میں جاؤ وہ حکم دیتے ہوئے بولے۔ خود کو غلیظ ذات کہنا شاید وہ محسوس نہ کر سکی تھی۔ شاید اس کے محسوس کرنے کی ہمت ہی ختم ہو چکی تھی۔

دادو مگر اس کا کیا کروں۔ صنم نے پوچھا

انہوں ایک نے نظر دائین کے چہرے کی جانب دیکھا۔ اور پھر چہرہ نفرت سے پھیر گئے۔

اسے عالم کے کمرے میں چھوڑ آؤ۔۔۔۔۔ وہ حکم دیتے ہوئے بولے لیکن صنم کو تو جیسے آگ لگ گئی۔

عالم کے کمرے میں کیوں۔۔۔۔۔؟ یہ یہاں ہی پڑی رہے بلا عالم کے کمرے میں کیوں جائے گی۔ اس کے لہجے میں کچھ عجیب تھا جو سب گھروالے محسوس کر چکے تھے اور اس کے رویے کی وجہ بھی کسی سے چھپی ہوئی نہیں تھی۔

کیونکہ یہ عالم کی بیوی ہے۔۔۔ اور اب اُسی کے ساتھ رہے گی۔ وہ کافی بلند آوازیں بولے۔ ان کی دھاڑ پر دانیں اچھل پڑی جبکہ پوری حال میں خاموشی چھا گئی۔

جبکہ انعم فوراً آگے بڑھتی دانیں کو تھامتی اسے کہیں چلنے کا کہنے لگی۔ یہ واحد ہاتھ تھا جس کا لمس باقیوں کی طرح بے رحمانہ نہیں تھا۔ وہ اس کے رحم و کرم پر آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگی

انعم حیدر شاہ اور صنم حیدر شاہ۔ نر جس اور حیدر شاہ کی بیٹیاں تھیں۔ انعم بہت سادہ طبیعت تھی۔ جبکہ صنم اس کے برعکس بہت فیشن ایبل اور موڈی تھی۔

صنم بچپن سے عالم کو پسند کرتی تھی اور یہ بات اس گھر کے ہر فرد کو پتہ تھی عالم نے صنم کے جذبات کو کبھی کوئی اہمیت نہیں دی تھی وہ اسے اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح سمجھتا تھا۔

لیکن گھر والے جلد ہی ان کو ایک کرنے کا فیصلہ کر چکے تھے ابھی تک عالم کو اس بارے میں کچھ بھی پتہ نہیں تھا۔ اور نہ ہی وہ ایسا کچھ سوچتا تھا۔ جبکہ صنم کے دل و دماغ میں بچپن سے ہی عالم بسا ہوا تھا دانیں سے ایک نفرت کی وجہ روحان تھا اور دوسری وجہ عالم کیونکہ وہ اس گھر میں عالم کی بیوی بن کر آئی تھی۔

انعم نے راستے میں اس سے کسی قسم کی کوئی بات نہیں کی تھی۔ وہ اسے عالم کی کمرے کے باہر چھوڑتی اندر جانے کا کہہ کر وہیں سے پلٹ گئی۔

اس میں اتنی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ اس دروازے کو کھول پاتی لیکن اب مزید یہاں کھڑے رہنے کی ہمت بھی نہیں تھی اس کا بے جان وجود اب جواب دے چکا تھا ٹانگوں میں بالکل جان نہیں تھی۔

وہ بے جان ہاتھوں سے دروازے کو دھکتی اس قبر جیسے اندھیرے میں داخل ہوئی۔ اس کمرے میں ایک لائٹ بلب تک روشن نہیں تھا۔ ہاں لیکن اپنے جوتے کے نیچے اس نرم قالین کو محسوس کرتے اس نے اپنے پیروں کو جوتوں سے آزاد کیا۔

جب اگلے ہی لمحے اس کے وجود سے کوئی نرم چیز کر آئی تھی۔ وہ ایک لمحے میں محسوس کر چکی تھی کہ وہ ایک تکیہ تھا جسے اس پر پھینکا گیا تھا۔

جہاں جگہ ملتی ہے سو جاؤ لڑکی۔۔۔ ہم لوگوں سے کسی قسم کی کوئی امید مت رکھنا ہم بہت ظالم لوگ ہیں اور جو ہمارے ساتھ ظلم کرتا ہے اس کے ساتھ ظلم نہیں کیا جاتا ہے۔ اس گھر میں

تمہاری حیثیت کیا ہے وہ نیچے موجود لوگ تمہیں بتا ہی چکے ہوں گے اور اس کمرے میں تمہاری حیثیت کیا ہے وہ میں تمہیں آہستہ آہستہ بتاؤں گا

لیکن فی الحال میرا تمہاری شکل دیکھنے کا بھی کوئی موڈ نہیں ہے۔ کمرے میں کسی قسم کی کوئی آواز پیدا مت کرنا ناچوڑیوں کی اور نہ ہی اپنے رونے کی ورنہ جس انداز میں تمہاری چوڑیاں توڑوں گا تمہارے پاس سوائے رونے کے اور کوئی چارہ نہیں ہو گا اس کی سرد نفرت سے بھرپور آواز اور اس کے بات کا مطلب سمجھ کر دینین کانپ کر رہ گئی۔

اس نے اگلے ہی پل اپنی چوڑیوں کو اتنی تیزی سے اپنے بازوؤں سے الگ کیا تھا جیسے ایسا نہ کرنے کی صورت میں وہ اس کے پاس آجائے گا۔ جتنی افیت وہ سہہ کر آئی تھی اس کے بعد اس میں مزید کچھ بھی سہنے کی ہمت نہیں تھی

وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کمرے کی کس جگہ پر کھڑی ہے اس کے پاؤں میں تکیہ پڑا تھا اور اس کے پاؤں نرم و نازک قالین پر تھے۔ وہ خاموشی سے وہی بیٹھتی چلی گئی تکیہ سیدھا کرتے ہوئے اس نے اپنی سسکیوں پر قابو کرنے کے لیے اپنے لبوں پر ہاتھ دبا لیا۔

وہ تکیہ پہ سر رکھ سکتی آنکھیں میچے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

کمرے میں دوسرا وجود بھی جاگ رہا تھا وہ دونوں غم منارہے تھے۔ بس فرق اتنا تھا کہ

دائین یوسف اپنی قسمت کا

اور عالم سلطان شاہ اپنی محبت کا

○○○○○

یہ کیا ہو رہا ہے اسے صبح کچن میں دیکھ امی خوشی سے ماں صدقے کر رہی تھی جبکہ لالی شرماتی ہوئی اپنے شیر و جی کے لیے ناشتہ بنانے میں مگن تھی کہ سنیہا آئی۔ لالی کو اتنی فرمبداری سے کام دیکھ اسے جھکا سا لگا تھا۔

اپنے شیر کے لیے ناشتہ بنا رہی ہوں۔۔۔ اس نے مسکرا کر سنیہا کی جانب دیکھا جو آج یونی جانے کے لیے بالکل تیار تھی آج اس کا پہلا تھا یونی میں

لالی شوہر کا نام نہیں لیتے۔ اور یوں منہ پھاڑ کر میرا بھی نہیں کہتے امی نے ٹوکا۔

ہائے کیوں نہیں کہتے مطلب اب بندہ اپنی چیز کو اپنا نہیں کہہ سکتا یہ تو حد ہی ہو گئی لالی لویہ رول
پسند نہیں آیا تھا

شرم و حیا بھی کوئی چیز ہوتی ہے لالی تم سنیسا کو یہ بھی کہہ سکتی ہو کہ میں تمہارے ادا کے لیے
ناشتہ بنا رہی ہوں امی نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

بھئی یہ کیا بات ہوئے اس کے ادا بول سکتی ہوں اپنے میاں نہیں بول سکتی۔ اس کا موڈ سخت
خراب ہو گیا تھا۔ جبکہ سینیسا اور پازیب دونوں کو اس کی حالت مزادے رہی تھی

ہاں جی نہیں بول سکتی امی نے اب زرا سختی سے کہا۔ لالی کا منہ بن گیا ٹرے اٹھا کر کچن سے نکلتے اس
نے امی کو دیکھا تھا

دیکھیں مسز سکندر شاہ۔ وہ "میرے" مطلب کہ صرف "میرے" میاں ہیں اور میں اس گھر
میں تو کیا پوری دنیا کے سامنے اُن کو "میرا" کہہ کر پکاروں گی۔ اس کے بعد دنیا مجھے بے شرم کہے
یا کچھ اور جو "میرا" ہے اسے "میرا" کہتے ہوئے مجھے شرم نہیں آتی۔

وہ بے حد سیریس انداز میں بولی تو ناچاہتے ہوئے بھی صفیہ بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔
جبکہ لالی اپنی بات کہہ کر روکی نہیں تھی سنیہا اور پازیب کی تو ہنسی ہی نہیں رک رہی تھی۔

لالی کا انداز ایسا تھا جیسے امی شیر کو اس سے چھیننے کی بات کر رہیں ہوں۔
پاگل لڑکی۔۔ وہ بڑا بڑتے ہوئے اپنا کام کرنے لگیں۔ لیکن دل سے دعا نکلتی تھی کہ ان کی لاڈلی
کے نصیب میں کوئی دکھ نہ آئے۔

ڈیڑ بھابھی جان میرے ادا دے دیں تھوڑی دیر کے لیے وہ مجھے یونی چھوڑ کر ہو سٹل چیک کریں
گے سینہ اب پازیب کے گلے میں باہیں ڈالے بولی تو صفیہ بیگم کے چہرے پر خوبصورت سے
مسکان آئی۔

اس معصوم سی لڑکی کے روشن چہرے پر ان کے بیٹے کی محبت کے پھول کھلے ہوئے تھے۔
وہ کمرے میں ہیں جا کر کہو نا ان سے وہ جھینپ کر بولی۔

ارے ایسے کیسے کہوں۔۔؟ پہلے اجازت مانگنی چاہے اب کیا پتا آپ بھی اپنے میاں کو لالی کی
طرح صرف اپنا ہی سمجھتی ہوں ویسے آپ بھی ان کو "میرا" کہتی ہیں کہ نہیں وہ اس کے کندھا

سے کندھا ٹچ کرتی شرارت سے بولی تو پازیب حیا سے چہرہ جھکا گئی۔ انداز ایسا تھا کہ صفیہ بیگم کے لبوں سے بے ساختہ ماشا اللہ نکلا تھا

ان کے دونوں بچے اپنی اپنی زندگی سے مطمئن تھے۔ اب انہیں کوئی پریشانی نہیں تھی یہ معصوم سی لڑکی انہیں اپنے بیٹے کیلئے بے حد پسند تھی جو کھل کر اپنی بات بھی نہیں کر پاتی تھی

لیکن انہیں یقین تھا انکا بیٹا اس کی حفاظت کرے گا وہ اس معصوم سے پھول کو مر جھانے نہیں دے گا وہ کڑی دھوپ میں اس کا سایہ بنے گا۔ اس کے مقابلے میں موجود عورت بہت چالاک اور مکار تھی۔ اور سب سے بڑی پریشانی یہ تھی کہ وہ معصوم اس کی چالاکی اور مکاری سمجھ بھی نہیں سکتی تھی

انہوں نے ایک نظر پازیب کی جانب دیکھا جو سنیہا کی نہ جانے کون سی بات پر شرمارہی تھی کہ بریرہ خوشبو میں بسی کچن میں داخل ہوئی۔
ارے امی آپ یہ سب کچھ کیوں کر رہی ہیں لائیں مجھے دیں وہ ان کے ہاتھ سے پلیٹ لیتے ہوئے کہنے لگی

جب انہوں نے ایک سخت نظر سے اسے گھورا جیسے کہہ رہیں ہوں کہ اپنے ڈرامے اپنے پاس رکھو
بریرہ منہ بناتی پازیب کی جانب ہوئی۔

تم کیا کر رہی ہو پازیب آج تم لوگوں کو نکلنا ہے۔ دس بجے کی فلائٹ ہے اور تم یہاں ناشتہ بنا رہی
ہو جاؤ کمرے میں جا کر تیاری کرو بریرہ جلد بازی سے بولی جیسے اسے بھیجنا ہی اس کا مقصد ہو اور
یہی تو حقیقت تھی

بریرہ بیگم فلائٹ کا ٹائم دوپہر تین بجے کا ہے دس بجے تو ہم گھر سے نکلیں گے۔ لیکن انھیں ابھی
جانا ہے وہ سنیما کو یونیورسٹی چھوڑ کر اپنے کسی کام کے لئے جائیں گے وہ کہتے ہوئے پھر سے اپنے
سابقہ کام کی طرف متوجہ ہوئی

پازیب کا زایار کا نام نہ لیتے ہوئے اپنی بات مکمل کرنا صفیہ بیگم کو بہت اچھا لگا تھا چلو ان کی بیٹی نہ
سہی لیکن بہوان کی بات کو سمجھ گئی تھی

پازیب بیٹا تم جاؤ کمرے میں جا کر تیاری کرو زایار کو ناشتہ دو اور اسے بھی کہو کہ سنیما یونیورسٹی
کے لیے لیٹ نہ ہو جائے اس کا ہو سٹل دیکھنے بھی جانا ہے ابھی اس نے صفیہ بیگم نہیں چاہتیں

تھیں کہ بریرہ کی چبتی نظر پازیب کے اس حسین روپ کو لگے۔ اسی لیے اسے منظر سے ہٹاتے ہوئے بولیں۔

جب کہ بریرہ یہ بات تو بہت اچھے طریقے سے سمجھ چکی تھی کہ زایار اور صفیہ بیگم دونوں ہی نہیں چاہتے کہ پازیب اس کے ساتھ وقت گزارے لیکن اسے کون سا ان باتوں سے فرق پڑتا تھا۔ وہ تو بس یہ چاہتی تھی کہ زایار فلحال کیلئے یہاں سے چلا جائے اور اس کا دھیان اس کے اوپر سے ہٹ جائے

وہ جانتی تھی ایسا کر کے وہ زایار اور پازیب کا رشتہ مضبوط کر رہی ہے لیکن بعد میں وہ پازیب کو اس کی زندگی سے نکال ہی دے گی تو چار دن وہ اپنی محبت کے ساتھ گزار لے کیا فرق پڑتا تھا۔ وہ نظر انداز کرتے ہوئے ملازمہ کو اپنے ناشتے کا حکم دیتی باہر نکل گئی

○○○○○

وہ ناشتہ لیے کمرے میں داخل ہوئی تو شیر اپنی شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا شاید ابھی نہا کر نکلا تھا وہ مسکرا کر ناشتہ ٹیبل پر رکھتی اس کے پاس آئی اور اس کے ہاتھ ہٹا کر خود بٹن بند کرنے لگی۔ اس کی ناراضگی بھی تو دور کرنی تھی

شیر نے ایک نظر اپنی شرٹ پر موجود اس کے نازک ہاتھ دیکھیں اور ایک ہی لمحے میں نیچھے کر دیے۔

شیر وجی۔۔۔ سوری نام مجھے سچی میں پتا نہیں چلا میں سو گئی آپ کا انتظار کیے بنا۔ پلیز ناراض نہ ہوں نا آپ کی معصوم سی بیوی سے غلطی ہو گئی اور کہا جاتا ہے کہ غلطی بیوی کی ہو اور بیوی خوبصورت پیاری اور میری طرح معصوم سی ہو تو فوراً دوستی کر لینی چاہے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

اور یہ یقیناً تمہاری لکھی گئی کسی کتاب میں کہا جاتا ہو گا وہ آف موڈ کے ساتھ ناشتہ کرنے لگا۔

شیر ومان جائیں نہ آئندہ ایسی غلطی نہیں ہوگی میں وعدہ کرتی ہوں میں دوبارہ ایسا نہیں ہونے دوں گی وہ آنکھوں میں آنسو لیے اپنا ہتھیار استعمال کرنے لگی تھی۔

شرٹ اپ اور یہ آنسو صاف کرو فوراً صاف کرو اپنی آنکھیں وہ سختی سے بولا

شیر و۔۔۔۔

میں نے کہا اپنی آنکھیں صاف کروا گریہ آنسو تمہاری آنکھوں سے باہر نکالنا تو اتنے تھپڑ لگاؤں گا
کے سارے آنسو ایک ہی بار نکل جائیں گے اس کے سختی سے کہنے پر لالی نے فوراً اپنے دونوں
ہاتھوں سے آنکھیں رگڑ ڈالیں

جب کہ وہ اسے دیکھے بناب ناشتہ کرنے لگا تھا۔ مطلب وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے منائے لیکن روئے
بغیر

مونچھڑ کہیں کے مجھے بھی منانا اچھے سے آتا ہے بہت سارے ناول پڑھے ہیں بہت ساری فلمیں
بھی دیکھی ہیں وہ سوچتے ہوئے اس کے ہاتھ ٹیبل سے ہٹاتے اگلے ہی لمحے اس کی گود میں بیٹھی
تھی

اس کے انداز پر شیر بھی حیران ہی رہ گیا تھا ہاں وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے رومینٹک انداز میں منائیں
لیکن لالی تو اسے حیران ہی کر گئی تھی۔ اس کی لالی اتنی بولڈ کیسے ہو گئی۔

مسٹر شیر تو بتائیں کیسے منایا جائے آپ کی کیسے آپ کی خدمت کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی
بیوی آپ کو اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کروائے وہ نوالہ بناتے اس کے ہونٹوں پر رکھ دیں ایک ادا
سے بولی۔

شیر تو حیرانگی سے حرکتیں دیکھ رہا تھا اور اس کی اداؤں پر شیر کا منہ تو پہلے ہی کھل چکا تھا لالی کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی۔ وہ آہستہ آہستہ نوالے بناتی اس کے منہ میں ڈالتی ہر نوالے کے ساتھ اس کا ماتھا چوم رہی تھی۔

جب کہ شیر اس اس کے نازک لمس کو محسوس کرتا اس کی نازک کمر اپنے بازو میں جکڑے اس کے ہوش رہا حسن میں کھوتا چلا جا رہا تھا

ناشتہ کروا کر لالی نے برتن سمیٹتے ہوئے اس کی گود سے اٹھنے کی کوشش کی۔ جب شیر نے اسے پکڑ لیا

کہاں۔۔۔؟ اس کے اٹھنے پر جیسے وہ ہوش کی دنیا میں آیا تھا۔

نیچے جا رہی ہو برتن رکھنے میرے ہینڈ شمشیرے مونچھڑ اس کے گال کھینچتے ہوئے ایک بار پھر سے اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھنے لگی۔ جب اگلے ہی لمحے شیر نے اس کا چہرہ تھام کر اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھ دیئے

وہ مکمل مدہوشی سے اس کے لبوں کو اپنے دسترس میں لیے ہوش و حواس کی دنیا سے بیگانہ ہو چکا تھا۔ جبکہ لالی اپنے منہ میں آگ جیسی تیز مرچی کا ٹیسٹ محسوس کرتے ہوئے اس سے دور ہوتی چلا اٹھی

ہائے مرچ۔۔۔ مونچھڑ کہیں کے میرا منہ جلادیا۔۔۔ وہ چلاتے ہوئے تیز تیز ہاتھ ہلاتی اپنے چہرے پر پنکھا کرنے لگی جبکہ شیر مسکراتا ہوا پانی کا گلاس بھرتا اس کے لبوں سے لگانے لگا

کیا ہوا میری مرچی کو مرچی لگ گئی۔ وہ اس کے دونوں گالوں کو شدت سے چومتے ہوئے بولا جو تیز مرچی کی وجہ سے سرخ ہو چکے تھے۔

شیر و آپ نے بتایا کیوں نہیں اس میں مرچیں تیز ہیں کیسے آرام سے کھا رہے تھے جس بہت مزے کا بنا ہوا وہ مسلسل پانی پیتے ہوئے بولی ابھی تک اس کے منہ سے مرچی کا ٹیسٹ کم نہیں ہوا تھا۔

میں نے محسوس نہیں کیا میں تو اس لمس کو محسوس کر رہا تھا جو میرے ماتھے سے ٹکرا رہا تھا یہ انگلیاں جو بار بار میرے لبوں کو چھو رہی تھی اس کے علاوہ اور کچھ محسوس ہی نہیں ہوا وہ اس کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے اس کی انگلیوں پر لب رکھتا اسے اپنے بے حد قریب کر گیا۔

ہاں اتنے ہی معصوم ہیں نہ آپ۔۔۔ شیر و آپ کو مرچیں نہیں لگ رہیں۔ وہ پانی کا گلاس
بھرتے ہوئے اس کی طرف کرنے لگی اب اسے سچ میں اس کی فکرستانے لگی تھی

نہیں مجھے پانی کی طلب نہیں ہے مجھے کسی اور چیز کی طلب ہے وہ اس کے سرخ ہوتے ہونٹوں پر
انگوٹھا پھیرتے ہوئے بولا تو اس کا مطلب سمجھ کر لالی جھٹکے سے دور ہوئی

خبردار مجھ سے نہیں میری برداشت ہوتی وہ بھاگنے کی تیاری کرتے ہوئے بولی لیکن اس سے پہلے
ہی شیر اسے اپنی باہوں میں بھرتا بیڈ پر اٹھالایا تھا

اب اتنی تیز مرچ اپنے ہاتھوں سے کھلائی ہے تو برداشت تو کرنا پڑے گا وہ اس کے دونوں ہاتھوں
کو اپنے ایک ہاتھ میں قید کرتا اس کا چہرہ جو وہ اس سے دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی
اسے تھام کر اس کے لبوں پر اپنے لبوں کی گرفت مضبوط کر گیا

آپ کو پتہ ہے آپ کتنے ظالم ہو معصوم شی بیوی پر ظلم کرتے ہو۔۔۔ وہ الجھتی سانسوں میں بڑی
مشکل سے سانس لے کر بولی

ابھی تمہیں کہاں پتا کہ میں کتنا ظالم ہوں۔ وہ اس کی گردن میں چہرہ چھپاتا ہوا اپنی مونچھوں کی چھبھن سے اس کا حال بگاڑ گیا تھا۔ جب لالی کو اپنی شرٹ کندھے سے سڑکتی محسوس ہوئی

شیر و نہیں مجھے ابھی نیچے جانا ہے وہ اپنے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں بولی

شٹ اپ فلحال مجھے رات کا حساب برابر کرنا ہے۔ خاموشی سے پڑی رہو۔ اور آئندہ ایک بات یاد رکھنا میری بات نہ ماننے کی سزا ضرور ملے گی وہ اسے سخت نگاہ سے گھورتا بیل میں بے بس کر گیا تھا

آپ بہت گندے بچے ہو۔۔ اپنی گردن پر اس کی مونچھوں کی چھبھن محسوس کر کے وہ بولی

اور میں بہت بگرا ہوا بھی ہو اس نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا۔ اور اب وہ اپنے انداز سے اس پر ظاہر بھی کر رہا تھا کہ وہ سچ میں بہت بگڑا ہوا ہے

○○○○○

عالم کی آنکھ کھلی ابھی کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا وہ زیادہ اندھیرے میں رہنا پسند کرتا تھا اس کے کمرے میں بس ایک ہی کھڑکی تھی جس پر بلیک شیشے لگے تھے تاکہ باہر سے آنے والی دھوپ بھی اس کی اجازت کے بغیر اس اندھیرے کو روشنی میں نہ بدل سکے

وہ بیڈ سے اٹھ کر کھڑکی کی جانب آیا اور ایک ہی لمحے میں پورے کمرے میں روشنی کر ڈالی۔ اس کا ارادہ فریش ہونے کا تھا جب نظر زمین پر پڑی۔

اے سی کی تیز کولنگ میں اس کا وجود زمین پر گھڑی بنا ہوا تھا وہ تکیہ جو اس نے اسے سر کے نیچے رکھنے کے لئے دیا تھا وہ اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھی شاید خود کو سردی سے بچانے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی۔

عالم اس پر ترس نہیں کھانا چاہتا تھا پھر بھی بے ساختہ اس کا ہاتھ بیڈ پر پڑے اپنے کمبل کی جانب گیا۔

وہ کمبل اٹھا کر اس پر ڈالنے ہی والا تھا کہ ایک بار پھر سے نفرت کا احساس انگڑائی لے کر بیدار ہوا

کمبل کو دوبارہ بیڈ پر پھینکتا سگریٹ کولبوں سے لگائے وہ اپنے دل کی بے چینی کو جلانے کی کوشش کر رہا تھا

وہ نہ تو اس پر ترس کھانا چاہتا تھا اور نہ ہی اپنی محبت کو یاد کرنا چاہتا تھا اس کے نازک وجود سے نظر آتا وہ واش روم میں گھس گیا

○○○○○

وہ کسی کے پیروں کی چال اپنے ارد گرد محسوس کر چکی تھی لیکن اس میں اتنی ہمت ہی نہ ہوئی کہ وہ آنکھیں کھول کر اسے دیکھ پاتی اس کے آس پاس ہونے کے احساس نے اس کے وجود میں ایک کپکپاہٹ سی تاری کر دی تھی

واش روم کا دروازہ بند ہونے پر اس نے اپنی سوجی ہوئی آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کی۔ سر میں اٹھتی ٹھیسوں کے ساتھ جسم میں درد ایک بار سے بیدار ہونے لگا تھا۔

سارے ی کی ہائی کولنگ کی وجہ سے اس کا وجود پوری طرح سے اکڑ گیا تھا۔ وہ چند گھنٹوں میں ہی سمجھ گئی تھی ہاں اس پر ترس کھانے والا یہ ہمدردی کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

وہ خاموشی سے اپنی قسمت پر آنسو بہا رہی تھی جب اچانک دروازہ کھولا اس نے تیزی سے اپنے آنسو صاف کر کے سامنے کھڑے اس جلاؤ کو دیکھا تھا

جوسیادہ روزر میں کندھے پر ٹاول ڈالے ایک نگاہ اس کی جانب دیکھتا آئینے کے سامنے آروکا۔ لیکن اس سے نظریں ہٹانے کے باوجود بھی وہ ہٹا نہیں پایا تھا

اس کے معصوم چہرے پر لگے زخم اسے بے چین کر رہے تھے اسے خود پر غصہ آ رہا تھا وہ اس پر ترس نہیں کھا سکتا تھا

کام کاج کرنے آتے ہیں۔۔۔۔ پاپھر عاشقوں کی ریس کروانے میں ماہر ہو اس کی چھبستی ہوئی
آواز پردا نین نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا۔

اس نے سختی سے اپنے گال رگڑے تھے ایسا کرتے ہوئے کم تکلیف ہوتی تھی اس تکلیف سے کم جو اس نے ساری رات سہی تھی۔ لیکن اس کی اس حرکت پر عالم نے اپنی مٹھیاں بھیجنے کی بجائے کیوں اس کی تکلیف کو محسوس کرتے وہ تڑپ اٹھا تھا

آتے ہیں۔۔۔۔۔ اس کی مدھم سی آواز آئی

تو پھر دفع ہو جاؤ یہاں سے جا کر میرے لئے ناشتہ بناؤ یہاں کوئی نہیں ہے جو تمہارے آنسوؤں سے پگھل کر ان آنسو کو صاف کرنے بیٹھے گا۔ وہ جتلاتے ہوئے بولا تھا کہ اس کے سامنے رونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے

یہاں ایسی کوئی امید بھی نہیں ہے۔۔۔ جہاں لوگ کسی بے گناہ کو ناکردہ گناہ کی سزا دینے کے لیے سولی پر چڑھا دیتے ہیں وہاں اس کے آنسوؤں کی بھلا کیا اوقات ہے۔

آپ اپنا مشن جاری رکھیں آنسوؤں کا کیا ہے ایک دن سوکھ جائیں گے۔۔۔ وہ بے حد کم آواز میں بولی جو عالم نے سارا دھیان اس کی جانب ہونے کی وجہ سے سنی تھی

وہ زمین سے اٹھتی اپنا دوپٹہ اپنے بازو پر ڈالتے ہوئے یقیناً اس نے اپنے پھٹے بازو کو کور کرنے کی کوشش کی تھی

زیادہ فضول بولنے کی ضرورت نہیں ہے ایک لسٹ بنا دو جو سامان چاہیے میں لے آؤں گا گھر میں تم میری ذمہ داری ہو۔ بدلہ اپنی جگہ لیکن بیوی بنا کر آیا ہوں سارے حق دوں گا اور تم سے اپنے حق وصولوں گا کسی خوش فہمی میں مبتلا مت رہنا۔

وہ ایک نظر اس کا چہرہ دیکھتا اپنے شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا

مجھے اس کرم نوازی کی ضرورت نہیں میں اپنی ضرورت کا سامان ساتھ لے کر آئی ہوں۔ اور شکل سے آپ بھی اتنے کم ظرف تو نہیں لگتے کہ مجھ جیسی لڑکی جو بقول آپ کے آپ کی ایک نظر کے بھی قابل نہیں ہے اسے چھو کر آپ خود کو گندا کرنا چاہیں گے۔ کہیں آپ بدلے کی آر میں اپنی نفس کی تسکین تو نہیں چاہتے۔۔۔۔؟ اس کے بات تھی یا پگھلتا ہوا سیسہ عالم کے سارے جسم پر جیسے بیچھورینگے لگے۔

اسے ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت لگا تھا اس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ کر اپنے قریب کرتے ہوئے۔

تم قابل نہیں ہو۔۔ عالم سلطان شاہ تمہیں اپنی قربت کا ایک لمحہ بھی بخشے لیکن اپنی عزت پیاری ہے مجھے کیونکہ تمہیں عادت ہے نا طرح طرح کے مردوں کے ساتھ سونے کی تو تمہاری نفس کی تسکین میں کرونگا تاکہ میری عزت پہ حرف نہ آئے

وہ لمحے میں اس کے الفاظ اسی کو لٹا چکا تھا وہ اسے گھٹیا بیچ گری ہوئی لڑکی کہتا تھا۔ وہ اسے طوائف کہتا ہی نہیں بلکہ طوائف سمجھتا بھی تھا۔ اس کے الفاظ پر ایک بار پھر سے دانیل کے آنسو اس کے گال پہ آگرے لیکن اس بار عالم کو اس کے آنسو دیکھ کر تکلیف نہیں بلکہ سکون ملا تھا۔

کیونکہ اپنی محبت کو چھپا کر وہ اسے اسی کا آئینہ دکھا چکا تھا۔

اس نے ایک لمحے میں اسے پیچھے کی جانب پھینکا

تمہارے پاس صرف 10 منٹ ہیں ایک پل کی بھی دیر ہوئی تو ٹانگیں توڑ دوں گا وہ گھڑی میں وقت دیکھتا چٹکی بجاتا اسے کمرے سے دفع ہو جانے کے لیے کہہ رہا تھا

جبکہ دانیل کے پاس بھی اب اتنی ہمت نہیں تھی کہ اس شخص کے سامنے رک کر اپنی ذات کی مزید دھجیاں

رک کو پازیب کہاں جا رہی ہو۔۔۔ اوپر کمرے میں زایار کو ناشتہ دینے کے لیے لاویہ ٹرے مجھے دو تم تو ویسے بھی ان کے ساتھ جا رہی ہو تو کچھ پر مجھے ان کے ساتھ وقت گزارنے دو۔

وہ اس کے ہاتھ سے ٹرے لینے ہی والی تھی کہ پازیب نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔۔۔ اس کی اس حرکت نے بریرہ کو خیر ان ہی تو کر دیا تھا

سوری پریرا بیگم وہ کیا ہے نہ انہوں نے کہا تھا تم جلدی واپس آنا۔ اب اگر میں کمرے میں نہیں گئی تو آپ ان کے غصے سے واقف ہیں۔ وہ کچھ شرمندگی سے بولی

بریرہ کا تو بس نہیں چل رہا تھا وہ اسے کچھ کر بیٹھے اس کی یہ اوقات کہ وہ بریرہ کا راستہ روکے گی۔ شاید بھول گئی تھی کہ اسے اس گھر میں لانے والی وہی ہے

ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہوں غصے کے تو وہ بہت تیز ہے خیر کوئی بات نہیں تم چلی جاؤ ویسے بھی زایار کے ساتھ تو میں رات کو وقت گزار ہی چکی ہوں۔ ویسے تمہیں رات کو برا تو نہیں لگا زایار کا

میرے کمرے میں آنادیکھوپازیب میں سمجھ سکتی ہوں تمہارے اندر فلحال کے اس طرح کے جذبات ہیں

ابھی شاید تم قبول نہیں کر پاؤ گی لیکن حقیقت تو یہی ہے کہ زایار مجھ سے محب۔۔۔۔۔

آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں بریرہ بیگم زایار کا آپ کے کمرے میں جانا مجھے برا کیوں لگے گا۔ وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی

کیوں کہ زایار کو کمرے سے آتے بہت زیادہ دیر ہو گئی تھی نا۔ اس نے جیسے یاد دلایا تھا

اتنی بھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی۔ اور ویسے بھی میں جانتی ہوں وہ بہت ذمہ دار باپ ہیں۔ ہادی کو وہ ایسے ہی تو چھوڑ کر نہیں جاسکتے نا ہر چیز کا دھیان رکھنا ہو گا جب تک وہ مطمئن نہیں ہوں گے۔ تب تک سکون سے نہیں بیٹھیں گے اولاد تو اولاد ہے نا اور ہادی کے معاملے میں وہ بہت زیادہ ٹچی ہیں

وہ اس کے معاملے میں کسی بھی قسم کی لاپرواہی برداشت نہیں کرتے۔ کل تو ملازمہ کو بھی اتنے زور سے ڈانٹا سچی کہو تو میں خود ڈر گئی تھی۔ کہ کہیں مجھ سے ہادی کے معاملے میں کوئی غلطی نہ ہو جائے

لیکن پھر انہوں نے بہت پیار سے سمجھایا۔ کہ ملازمہ اور ماں میں بہت فرق ہوتا ہے۔ میں اس کی ماں ہوں اگر اس کے معاملے میں مجھ سے کوئی غلطی ہو بھی جائے تو وہ قابل قبول ہے۔

کیونکہ مجھے وہ ہادی کے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے لائے ہیں۔ میری ساری ذمہ داری ان سے جڑی ہوئی ہیں ہادی سے نہیں اور اگر میں ہادی کو وقت دیتی ہوں اس سے پیار کرتی ہوں یا اس کا خیال رکھتی ہوں تو یہ میری محبت ہے جیسے وہ بہت زیادہ پسند کرتے ہیں

لیکن ملازمہ سے کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ اسے یہاں اسی کام کے لئے رکھا گیا ہے اگر وہ ہادی کے معاملے میں ذرا سی بھی لاپرواہی کرے گی تو ان کو غصہ تو آئے گا

اور وہ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ ہادی آپ کی ذمہ داری ہے اس کا خیال رکھنا آپ کا کام ہے لیکن شاید گھریلو مصروفیات کے وجہ سے آپ ہادی پر زیادہ دھیان نہیں دے پارہی اسی لئے تو میرے یہاں آنے کے بعد یہ ہادی کی تیسری نئی ہے۔

آپ پلیز ہادی پر تھوڑا دھیان دیا کریں میں اس کے ساتھ وقت گزارنے کی بہت کوشش کرتی ہوں لیکن زایار کی بیوی ہونے کے ناطے بڑی بیگم میرا مطلب ہے امی نے زایار کی ساری ذمہ داریاں مجھ پر ڈال دی ہیں۔

جینے میں اچھے سے نبھا رہی ہوں اور آگے بھی ان شاء اللہ انہیں شکایت کا موقع نہیں دوں گی آپ زایار کے معاملے میں پریشان نہ ہوں اب آپ اپنا تھوڑا وقت ہادی کو دیں۔

انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ ہادی کو اپنے پاس رکھنا چاہتی تھی۔ لیکن ہادی یہاں رہے گا تو وہ آپ کے پاس ہی ہو گا۔ 24 گھنٹے آپ کے سامنے ہو گا تو آپ پھر اسے کس طرح سے اپنے پاس رکھنا چاہتی تھی شاید اب رات کی بات کر رہی تھی۔

لیکن رات کو تو وہ صرف امی کے ساتھ سوتا ہے ایک دو بار تو میں نے زبردستی اسے اپنے ساتھ سلا لیا لیکن آدھی رات کو جاگتے ہی اس کی ضد شروع ہو گئی کہ اسے اپنی دادی کے پاس جانا ہے۔

مجھے آدھی رات کو اسے امی کے کمرے میں چھوڑ کر آنا پڑا بہت ضدی ہے ایک بار کوئی بات کر دے تو جب تک پوری نہ ہو تب تک اس چیز کی جان نہیں چھوڑتا

خیر آج میں چلی جاؤں گی نہ تو آپ یاد سے اسے رات دودھ میں۔۔۔۔۔۔۔۔

بس پازیب وہ میرا بیٹا ہے میں تم سے بہتر جانتی ہوں کہ اسے کیا دینا ہے کیا نہیں اس کی ماں میں ہوں تمہیں زیادہ ماں بننے کی ضرورت نہیں اس کی باتوں نے بریرہ کو اندر تک جلا کر رکھ دیا تھا زایا اسے کمرے میں جا کر اس کے اور اپنے درمیان ہوئی گفتگو کی ایک ایک بات بتا دے گا یہ تو اس نے سوچا بھی نہیں تھا

اسی لئے تو اس کی باتوں سے تنگ آکر اسے خاموش کرواتے ہوئے بولی لیکن پازیب اس کی بات کا برا مت منائیے بغیر مسکرائی۔ شاید وہ اس کے لہجے کی تلخی کو نوٹ نہیں کر پائی تھی

جی بالکل اس کی ماں آپ ہی ہیں اور آپ کو اندازہ تو ہو گا ہی وہ رات کو دودھ پینے میں کتنی منتیں کرواتا ہے۔

اسی لیے بتا رہی تھی کہ میں نے اوپر والی دوسری ڈرو میں چاکلیٹ پاؤڈر رکھا ہے اسے دودھ میں ملا کر دیجئے گا تو خوشی خوشی پی لے گا کافی ہلتھی ہے وہ۔ اب میں اپنے کمرے میں جاتی ہوں ان کا ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔

وہ مسکرا کر آگے بھر گئی۔ جب کہ بریرہ خیرات سے اس کا پر اعتماد لہجہ دیکھ رہی تھی زایار پر اتنا حق تو کبھی بریرہ نے نہیں جتایا تھا جتنا اس کے انداز سے جھلک رہا تھا۔

اس کے اندر جیسے کانچ سے چبنے لگے۔

آج دل میں شدت سے خواہش جاگی تھی۔ کاش کی وہ زایار کا بھرا ہوا ہاتھ تھام لیتی۔ کاش وہ اس کی نئی شروعات کی آفر کی حامی بھر لیتی۔ تو آج وہ اسے اپنا چکا ہوتا

پازیب کبھی ان کی زندگی میں نہ آتی۔ یہ حق جتنا لہجہ اس کا ہوتا زایار پر وہ اپنا حق رکھتی۔ لیکن نہیں وہ کیوں پریشان ہو رہی تھی وہ کیوں یہ سب کچھ سوچ رہی تھی جب کہ بہت جلد زایار اس کا ہونے والا تھا۔

اور وہ زایار کو حاصل کر کے ہمیشہ کے لئے یہاں سے جانے والی تھی۔ اپنے زایار کے ساتھ نئی زندگی کی شروعات کرنے والی تھی سات سال سزا کاٹی تھی اس نے اب تو اسے صبر کا پھل ملنا ہی تھا

اڑلو ازیب جتنا ہواؤں میں اڑنا ہے اڑلو بہت جلد میں تمہیں آسمان کی بلندیوں سے کھینچ کر زمین پر
پٹنوں کی۔ تب تک جتنی اوڑنے بھرنی ہیں بھر لو وہ اپنے شاطرانہ دماغ میں کچھ سوچتی مسکرا کر
اپنے کمرے کی جانب چلی گئی

○○○○○

اس نے پچن میں قدم رکھا تو رات والی عورت تیزی سے کام کرنے میں مصروف تھیں۔ اس میں
ہمت نہ ہوئی آگے جانے کی جبکہ اس کی آہٹ محسوس کر کے انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا

سکینہ اسے ناشتہ دوا انہوں نے بے حد سخت آواز میں ملازمہ کو مخاطب کیا

میں ناشتہ کرنے نہیں آئی آنٹی وہ کہہ رہے ہیں کہ دس منٹ میں ناشتہ بنا کر لاؤ وہ ان کے اندر
حوصلہ پکڑتی تھوڑی آگے آئی تھی

انہوں نے صرف ہاں میں سر ہلاتے ہوئے ملازمہ کو اشارہ کیا جب کہ ملازمہ اس کے سامنے
ناشتہ بنانے کا سامان رکھنے لگیں

صاحب جی تازہ پھلوں کا جوس پیتے ہیں۔ اور یہ ان کے انگریزی ناشتے کا سامان بناؤ اور لے جاؤ
۔۔۔ ملازمہ کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ کسی انسان کو نہیں بلکہ کسی حقارت آلود چیز کو دیکھ رہی ہے

اسے فوراً ہی احساس تو ہو گیا تھا اس حویلی کے مکین تو اس سے نفرت کرتے ہی تھے اس حویلی کے
ملازم بھی اسے نفرت کی نگاہ سے ہی دیکھتے تھے

اب شکل کیا دیکھ رہی ہوں بناؤ ناشتہ وہ بے حد سختی سے بولی جبکہ پاس کھڑی عورت خاموشی سے
اپنا کام کرتی اسے پوری طرح سے نظر انداز کیے ہوئے تھیں

وہ جلدی جلدی ناشتہ بنانے لگی

سنو لڑکی۔۔۔ وہ ناشتہ بنا کر ٹرے اٹھا کر لے جانے لگی کی آواز آئی اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے
اب کیا وہ اسے اور تھپڑ مارنے والی تھیں۔

ج۔۔۔ جی۔۔۔ وہ پلٹ کر انہیں دیکھتے ہوئے بولی

عالم تمہارا شوہر ہے۔ اس کی ساری ذمہ داریاں تمہارے سر ہیں۔ اس کے کپڑے دھونا یا جوتے پالش کرنا یہاں تک کہ اس کا ناشتہ کھانا سب تمہاری ذمہ داری ہیں اور صفائی کے معاملے میں وہ بے حد سخت ہے کسی قسم کی گندگی وہ برداشت نہیں کرتا لیکن یہ اس کی مجبوری ہے کہ تمہیں برداشت کر رہا ہے ان کے کہنے پر دانی نے بے ساختہ نظر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا تھا

کتنے صاف الفاظ میں وہ اسے ایک گندگی کہہ گئی تھیں۔ دانی کے گلے میں آنسوؤں کا گولہ ایک پر پھر سے پھسنے لگا

اس کے جانے کے بعد اس کا کمرہ صاف کر دینا۔ جاؤ اسے دیر ہو رہی ہے وہ اسے جانے کا اشارہ کر کے پلٹ گئی۔ جب کہ دانی آہستہ آہستہ وہاں سے نکلتی ایک بار پھر سے اسی جلا دے کمرے کی جانب جا رہی تھی

اے لڑکی کہاں جا رہی ہے۔۔۔ ابھی اس نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تھا کہ پیچھے سے صنم کی آواز سنائی دی۔ اس کا پہلے والا لہجہ یاد کر کے دانی سمجھ چکی تھی کہ عالم کے ساتھ اس کا کیا رشتہ ہے

یہ ناشتہ۔۔۔

دیکھ مہرانی ایک بات یاد رکھ یہ مت سوچنا کہ یہ ساری حرکتیں کر کے تو عالم کے دل میں اپنے لیے جگہ بنالے گی ایسا کچھ نہیں ہوگا کیونکہ عالم کے دل میں میری جگہ بہت سال پہلے ہی بن گئی تھی۔

عالم پر صرف میرا حق ہے کسی خوش فہمی میں مبتلا مت رہنا اگر وہ صرف مرے ہیں تو عالم پر نظر رکھنے کی غلطی نہیں کرنا کیونکہ میں صنم حیدر شاہ اپنا حق کسی کو چھینے نہیں دوں گی

یہ ہمارے خاندان کا رواج ہے یہاں ایک وقت پر دو نکاح نہیں کیے جاسکتے۔ اسی لئے عالم نے مجھ سے کہا ہے کہ جب تک تم یہاں سے دفع نہیں ہو جاتی طلاق لے کر تب تک میں ان کی زندگی میں شامل نہیں ہو سکتی

لیکن سوچا کہ تجھے بتا دوں اپنی سوچوں کو لگام ڈال وہ شخص میرا ہے اگر اس پر نظر رکھی نہ تو آنکھیں نکال دوں گی۔ یہ مت سوچنا تیری ان معصوم اداؤں سے وہ بدل جائے گا۔ وہ عالم سلطان شاہ ہے اس کے سینے میں دل نہیں پتھر دھڑکتا ہے۔

وہ جیسے اس کی معلومات میں اضافہ کر رہی تھی

لیکن شاید وہ جانتی نہیں تھی اس بات کا اندازہ تو وہ بھی کل سے اب تک لگا چکی ہے۔ اگر اس کے سینے میں دل ہوتا تو ایک بار تو اس کی پوری بات سنتا۔

ایک بار تو اسے اپنے حق میں بولنے دیتا۔ اس کا دل ہی نہیں بلکہ وہ خود بھی پتھر کا ہی بنا تھا

مٹی کے انسان تو دانیں جیسے ہوتے ہیں۔ جہیں اپنے حق میں آواز اٹھانے پر بھی تھپڑ ہی ملتے ہیں۔

میں جاؤں۔۔۔۔ اس کی باتوں سے اکتا کر اس نے پوچھا

لیکن نا جانے سامنے کھڑی اس لڑکی کو کیا سوچھی کہ ایک ہی لمحے میں اس نے دانیں چہرے پر موجود انگوٹھی کے زخم پر سختی سے اپنی انگلی جمادی درد کی شدت سے دانی سک اٹھی تھی

لیکن شاید اس لڑکی کو اس حرکت سے سکون ملا تھا

چہرے پر زخم ہونے کے باوجود بھی وہ بے حد خوبصورت تھی اور اس کی خوبصورتی ہی تو صنم سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

اس کا ہونٹ کٹا ہوا تھا کل رات تو اس کے ہونٹ کے کناروں سے خون بہہ رہا تھا گال کی دائیں سائیڈ بے حد سوجی ہوئی تھی جبکہ بائیں سائیڈ پر سوجن کے ساتھ تائی امی کی انگوٹھی کا نشان بھی تھا۔

اور اسی نشان کو وہ اپنے ہاتھ سے کریدتی بڑا کرنے کی کوشش کر رہی تھی تاکہ اس زخم کے داغ میں اس کی خوبصورتی چھپ جائے۔

صنم یہ کیا کر رہی ہو تم۔۔۔ بے حد سرد لیکن غصے سے بھری آواز پر صنم نے ہر ہڑا کر ہاتھ ہٹا کر پیچھے مڑ کر دیکھا

وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ می۔۔۔ میں۔۔۔ ادا۔۔۔ وہ۔۔۔ میں دیکھ رہی تھی اس۔۔۔۔۔ کے
گال۔۔۔ پر۔۔۔ ر نشان

بوکھلا ہٹ سے اس سے کچھ بولا ہی نہ گیا

دیکھ رہی تھی یا اسے تکلیف پہنچا رہی تھی۔ وہ بے حد غصے سے گھورتے ہوئے بولا۔ دانیل نے بس ایک نظر اسے دیکھا تھا یہ وہی تھا جو کل اس کے نکاح میں بھی شامل تھا اور پھر اس کے ساتھ ہی یہاں تک بھی آیا تھا۔

میں۔۔۔ می۔۔۔ تو۔۔۔ بس۔۔۔

میری بات کان کھول کر سنو صنم اس لڑکی کے ساتھ جتنے بھی معاملات ہیں اس گھر کے بڑوں کے ہیں۔ تمہارا کوئی حق نہیں بنتا کہ تم اسے تکلیف پہنچاؤ۔ یا اسے ازیت دینے کی کوشش کرو۔

یہ جو بھی ہے جیسی بھی ہے اس گھر میں عالم کی بیوی بن کر آئی ہے اور تمہارا فرض ہے کہ تم اس کے ساتھ ویسا سلوک کرو جیسے عالم کی بیوی کے ساتھ کرنا چاہیے۔ اگر میں نے تمہیں اس کے ساتھ کسی بھی قسم کی بے ادبی یا بد سلوکی کرتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا

لیکن۔۔۔ ادا۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں اگر تم اس کے لیے اچھا نہیں سوچ سکتی اس کے راستے میں آنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے لہجے میں بلا کے سختی تھی

یہ۔۔ لڑکی۔۔۔

یہ لڑکی میری تمہاری اور انعم کی بھابھی لگتی ہے اور یہ بات تمہیں بار بار بتانے کی ضرورت نہ پڑے جاؤ یہاں سے اس کا لہجہ بے حد سخت تھا لیکن یہ پہلا شخص تھا جس نے دانی کو باقیوں سے ذرا الگا۔

جبکہ دانی کے سامنے اپنی بے عزتی کو محسوس کرتی وہ اپنے کمرے کی جانب چلی گئی یہ تراب کی دہشت ہی تھی۔ کہ انعم اور صنم اس کے سامنے آواز اٹھانے کی ہمت پیدا نہیں کرتی تھی

آپ کمرے میں جائیں بھابھی مجھے عالم کو ابھی نکلنا ہو گا اسے ناشتہ دیں آج آفس میں بہت کام ہے۔

آپ بھی ان کے رشتہ دار ہیں۔ وہ بے یقینی سے پوچھ رہی تھی جب کہ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر تراب کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئی

جی اتفاق سے۔۔

تو پھر آپ میں اور ان میں اتنا فرق کیوں ہے۔۔۔؟ وہ پوچھے بنانہ رہ سکی

فرق نہیں ہے بھابھی بس میں چہرے دیکھ کر انسان کی شخصیت پہچان سکتا ہوں یہ خوبی عالم میں بھی ہے لیکن وہ اس کو قبول نہیں کرنا چاہتا۔

عالم سلطان شاہ بیچارہ محبت میں ہارا ہے۔ ابھی درد تو ہو گا نہ۔

لیکن گر نئی دے کر کہتا ہوں ایک دن آپ کے پیر پکڑ کر معافی مانگے گا۔ وہ مسکرا کر کہتا آگے بڑھ گیا

اس کی بات دانی کو بالکل سمجھ نہیں آئی تھی ہاں لیکن کوئی تو تھا جو اسے صحیح سمجھتا تھا۔

○○○○

وہ نہیں جانتا تھا کہ دانی صحیح ہے یا غلط لیکن اس کے چہرے کی معصومیت اسے کہیں سے بھی روحان کا گناہ گار نہیں بناتی تھی عالم یہ بات جاننے کے باوجود بھی قبول نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ روحان سے یوں منہ نہیں پھیر سکتا تھا

ان کے خاندان کا وارث مارا گیا تھا وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا اپنی محبت کی خاطر وہ ان سب کی محبتوں کو بے مول نہیں کر سکتا تھا انہیں اپنے بیٹے کے قتل کا انتقام چاہیے تھا

انہیں اپنے آنسوؤں کا حساب چاہیے تھا۔

اور جو ثبوت عالم کے سامنے آئے تھے وہ دانی کو گناہ گار ثابت کرتے تھے

تراب کو اس خاندان کے کسی فرد سے کوئی مطلب نہیں تھا کوئی جے یا مرے اس سے فرق نہیں پڑتا تھا۔ اور شاید یہی وجہ تھی کہ روحان کی موت کا بھی اس نے کوئی اثر نہیں لیا تھا

کسی کے رونے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ وہ دانی کی معصومیت پر یقین کرنے لگا تھا۔ اسے یہ لڑکی بے گناہ لگتی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ کسی کے سازش کی شکار ہوئی ہے

اور اگر عالم اسے اس کی نگاہوں سے دیکھتا تو مطلب صاف تھا کہ وہ اس کی محبت کے آگے گٹھنے ٹیک کر اپنے رشتوں سے بے ایمانی کر رہا ہے

اور عالم ایسا نہیں کر سکتا تھا اسے اپنے خاندان کا انتقام پورا کرنا تھا لیکن اب تو کر سکتا تھا اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اس لڑکی کی ساری معلومات حاصل کرے گا۔ اس کے بارے میں سب کچھ جانے گا کچھ بھی کر کے اس کی حقیقت سامنے لائے گا اور اگر وہ دانی ہوئی جس کی وجہ سے روحان مرا ہے۔

تو بھی وہ عالم کو اسے معاف کرنے کے لیے کہے گا تا کہ عالم جی سکے وہ جانتا تھا اس لڑکی کو تکلیف پہنچا کر اس کا دوست پل پل مر رہا ہے۔

وہ بس اس لڑکی کے لیے عالم سے ایک موقع مانگنا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ عالم کی خوشی ہے

اس نے آج تک عالم کی دیوانگی نہیں دیکھی تھی لیکن ان پینٹنگز میں عجیب سا دیوانہ پن تھا۔ ان پینٹنگز میں اس کی محبت نظر آتی تھی اس کا جنون نظر آتا تھا۔

وہ عالم کا عشق تھی۔ اور عشق کبھی مرتا نہیں یہ تو امر ہو جاتا ہے۔ عالم اپنے عشق کو مارنا چاہتا تھا۔
لیکن ایسا کرنے سے شاید وہ خود بھی مر جائے گا۔

ابھی وہ یہی سب سوچتے اپنے کمرے میں آیا ہی تھا کہ اس کا فون بج نے لگا۔

فون پر اس کے ایک آدمی نے اسے بتایا تھا کہ آج سنیہا یونیورسٹی جوائن کرنے والی ہے۔

اور یہ جان کر اسے بے حد سکون ملا تھا

مطلب اب وہ اپنی جان سے بنا کسی رکاوٹ ملے گا ہاسٹل کے کون سے کمرے میں وہ رہنے والی
تھی یہاں کون کون سے ٹیچر اسے پڑھانے والے تھے یہاں تک کہ اس کے بیچ پر بیٹھنے والی
دوسری لڑکی کون تھی وہ ساری انفارمیشن نکال چکا تھا

اور اب وہ بے چینی سے اس کے یہاں کا انتظار کر رہا تھا آخر اسے کچھ باتیں بھی تو بتانی تھی۔ اگر
اس نے یونیورسٹی میں قدم رکھا ہے تو بہت کچھ ایسا تھا جو اس کے لیے جان لینا بہت ضروری تھا

اور سب سے ضروری تھا تراب حیدر کے بتائے ہوئے رولز کو فالو کرنا۔

oooo

اس نے ناشتہ لا کر ٹیبل پر رکھا تو وہ کھڑکی کے قریب کھڑا سگریٹ سلگا رہا تھا ساری رات کمرے میں سگریٹ کی اسیمل کی وجہ سے اس کی سانس رکتی رہی

اسے مردوں کی اس واحد عادت سے نفرت تھی

اسے کمرے میں محسوس کرنے کے باوجود اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا جبکہ دانی ناشتہ ٹیبل پر رکھتی خاموشی سے دیوار کے ساتھ رک گئی

میں نے تمہیں کہا تھا۔ تمہیں دس منٹ کے اندر کھانا لانا ہے۔ لیکن شاید تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آئی تھی

بیٹھو یہاں وہ اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا دانی آہستہ سے چلتی صوفے پر آ بیٹھی

ناشتہ کرو۔۔۔ اس نے حکم دیا

میں یہ سب نہیں کھاتی اپنے سامنے پر ٹوسٹ اور جوس کو دیکھ اس نے فوراً انکار کیا تھا۔ اسے انگریزوں کا ناشتہ ہر گز پسند نہیں تھا۔ وہ تو صبح سویرے اٹھ کر خود اپنے لیے پراٹھا بناتی تھی اور اپنی تینوں بہنوں کو بھی بنا کر دیتی تھی

کیا میں نے تم سے پوچھا۔ کہ تم کھاتی ہو یا نہیں میں نے کہا کھا وہ سختی سے اپنی بات دہراتے ہوئے بولا

اس کے منہ سے اپنے لیے اتنے گندے الفاظ سن چکی تھی کہ اب وہ مزید اس سے بحث نہیں کرنا چاہتی تھی وہ خاموشی سے یہ بے ذائقہ کھانا کھانے لگی۔

جب اچانک اس نے شیشے کی میز پر ایک ٹیبلٹ کاڈبہ پھینکا اور ساتھ میں ایک ٹیوب بھی تھی

یہ ٹیوب اپنے چہرے پر لگا لینا۔ اور یہ میڈیسن اندرونی چوٹوں کے لیے

اب یہ سب دیکھ کسی خوش فہمی کا شکار مت ہو جانا تمہیں آگے بہت زخم اور چوٹ لگنے والی ہیں۔ پرانے زخم اگر بھرے نہیں تو ناسور بن جائیں گے۔

اسی لیے ان کا استعمال کرو اور نئے زخموں کی تیاری کرو۔ اور ہاں اس حویلی سے باہر قدم نکالنے کی غلطی مت کرنا کیونکہ اگر تم نے اس حویلی سے باہر قدم نکالا تو میں تمہیں زندہ دفنا دوں گا۔

یہ مت سوچنا کہ یہاں تمہیں کسی قسم کی عیاشی کرنے کی اجازت دی جائے گی پھر وہی سرد پتتا ہوا لہجہ

الفاظ وہ استعمال کریں عالم سلطان شاہ صاحب جن کا بعد میں ازالہ کر سکیں۔ اس کی باتوں پر تنگ آکر وہ چلا اٹھی۔ لیکن شاید سامنے کھڑا انسان اسے اس بات کی اجازت نہیں دیتا تھا اسی لئے تو اس کا ہاتھ پھر سے اٹھا دانیں کے چہرے پر موجود زخم ایک بار پھر سے خون رسنے لگا اس کا ہونٹ بھی دوبارہ پھٹ چکا تھا۔

اپنی آواز نیچی رکھو مجھے ٹکے ٹکے کی عورتوں کی آواز سننے کی عادت نہیں ہے

اور تم اپنے کرتوتوں کا کفارہ ادا کرو میں اپنے الفاظ کا ازالہ خوفِ گاہوں گاہ سے سختی سے کہتا کمرے سے نکل گیا۔

جب کہ درد کی شدت اور دہکتے گال نے اسے ٹیبل پر رکھی اس دوائی کی طرف متوجہ کر گیا تھا۔ اس نے میڈیسن کو ہاتھ میں لیا۔ لیکن کیا یہ دوائی اس کے دل پر لگے زخم کو بھر سکتی تھی اس نے اگلے ہی لمحے اس دوائی کو خود سے دور پھینکا اور چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

ooooo

تمہارا کیا اس گھر میں موجود لوگوں سے پردہ ہے کہ اس کمرے سے باہر نہیں نکل رہی یا اپنی خوبصورتی پر ضرورت سے زیادہ غور رہے

نرگھس چاچی کمرے میں داخل ہوتی غراتے ہوئے انداز میں بولیں تو دانی لمحے میں زمین سے اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھی

تم کہیں کی مہارانی نہیں ہو یہاں جو تمہاری خد متیں کی جائیں گی باہر نکلو اس کمرے سے شاید تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ اس کمرے میں عالم کے علاوہ دوسرا حق میری بیٹی کا ہے وہ اس کا ہاتھ پکڑتی گھسیٹتے ہوئے باہر لے آئیں

چاردن کی چاندنی ہے لڑکی عالم خاندانی لڑکی بہا کر اس اس کمرے میں لائے گا تم جیسی چھوڑی اور آوارہ نہیں۔

خبردار جو آئندہ اس کمرے میں بند رہنے کی کوشش کی تم یہاں صرف عالم کی موجودگی میں رہ سکتی ہو

اس کے علاوہ تمہارا ٹھکانا یہ کمرہ ہے وہ تیزی سے اسے سیڑھیوں سے اتارتی ایک کمرے کے دروازے تک لے کر آئیں تھیں ان کی اس حرکت کی وجہ سے دانیس کے پیر میں بے حد تکلیف ہو رہی تھی

لیکن وہ کسی سے بھی اچھی امید نہیں رکھتی تھی سب آہستہ آہستہ کھل کر اس کے سامنے آرہے تھے وہ ان کے رویوں کو نوٹ کرنے لگی تھی یہ گھر تقریباً اٹھارہ سے انیس لوگوں پر مشتمل تھا جس میں تراب کے علاوہ اس کی بہن انعم اسے بہتر لگے تھے

باقی سب تو عالم کے جیسے ہی تھے ہاتھ اٹھانے والے الزام لگانے والے ابھی اس کی ملاقات باقیوں سے نہیں ہوئی تھی کچھ لوگ ہی تھے جو اس کے سامنے آئے تھے صبح عالم کی ماں نسرين

بیگم کی باتوں سے اسے اندازہ ہوا تھا کہ سکینہ صرف ملازمہ نہیں بلکہ عالم اور تراب کی دائی ماں بھی ہیں

اور عالم انہیں بالکل اپنی ماں ہی سمجھتا ہے فی الحال جتنے لوگوں کے بیچ اس کی حاضری ہوئی تھی اسے یہی سمجھ میں آیا تھا کہ تراب کی بات اس گھر میں کم ہی کی جاتی ہے صبح انعم آئی تھی اس کے لئے کپڑے لے کر لیکن اس نے کہا کہ اس کے پاس پہلے ہی کپڑے موجود ہیں وہ اپنی ضرورت کا سارا سامان لے کر آئی ہے

جس پر اس نے بتایا اس کی ضرورت کا سارا سامان عالم ملازم کے ہاتھوں بھجوا چکا ہے اور جب تک وہ یہاں رہے گی وہ اسی کی لائی ہوئی چیزیں استعمال کرے گی

انعم نے اسے بتایا تھا کہ عالم اداغصے کے بہت تیز ہیں اسی لیے بہتر ہے کہ وہ کسی بھی قسم کی ضد نہ کرے اور اس کی بات مان لے اس نے کہا تھا کہ وہ اپنے گھر والوں سے کوئی اچھی امید نہیں رکھتی یہاں اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے گا وہ خواب میں بھی نہ سوچے لیکن وہ اس کے لئے دعا کرے گی یہ وقت جلدی گزر جائے

یقیناً نعم کو بھی یہ پیاری سی لڑکی بہت پسند آئی تھی اس کی معصومیت دیکھ کر کون کہہ سکتا تھا کہ یہ لڑکی اتنی ظالم ہو سکتی ہے کہ کسی کا قتل کروادے۔

انعم زیادہ دیر اس کے پاس نہیں بیٹھی تھی اس وقت نر جس بیگم نے اسے غصے سے بلا لیا اور اب نر جس بیگم خود اس کے سر پر سوار اسے اس کی اوقات یاد کرواتے ہوئے اسے عالم کے کمرے سے گھسیٹ کر یہاں لے آئی تھیں

تمہاری شکل دیکھنے کا کسی کو کوئی شوق نہیں ہے اگر تم کمرے میں بند رہنا چاہتی ہو تو اس کمرے میں رہو لیکن عالم کے کمرے کو گندا کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ کمرے کو کھولتے ہوئے اس کے سامنے کر چکی تھیں یہ ایک اسٹور روم تھا۔

لیکن وہ شکر گزار تھی وہ اس کی سوچ سے زیادہ برا نہیں تھا۔ لیکن سامان سے پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ وہ ان کو بنا مخاطب کیے اس کمرے میں چلی آئی تھی اسے یہاں اپنے بیٹھنے کی جگہ ڈھونڈنے کے لیے بھی کافی مشقت کرنی پڑی۔

سامان پر پڑی ایک چادر کو اس نے زمین پر بچھا لیا

آئی کیا آپ مجھے ایک جانماز دے سکتی ہیں۔۔۔؟ وہ اسے اس کی اوقات دلاتی تمسخرانہ انداز میں ہنستی وہاں سے جانے ہی والیں تھیں کہ اس کی آواز ان کی سماعتوں سے ٹکرائی

کیوں نہیں۔۔۔ ضرور دیں گے لڑکی آخر تمہیں اپنے گناہ کی معافی بھی تو مانگنی ہے مانگو ہو سکتا ہے اس خدا کو تم پر رحم آجائے۔ وہ ملازمہ کو اسے جانماز دینے کا اشارہ کرتی آگے بڑھ گئیں جبکہ دانی اسی بات پر اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی کہ کم از کم اسے اتنا نصیب ہوا

○○○○○

کیا ہوا روحان کو مس کر رہی ہو۔ وہ قسے یونیورسٹی کے گیٹ سے اندر جانے کا کہنے لگا کہ سنیہ اس کے سینے سے لگ گئی

نہیں ادا مس تو انہیں کیا جاتا ہے جن کے ساتھ اچھی یادیں جڑی ہوں روحان ادا کے ساتھ میری کون سی یادیں جڑی تھی انہوں نے تو کبھی مجھے اس بات کا احساس بھی نہیں بلایا تھا کہ میرا کوئی بڑا بھائی ہے

اب میں شاید گھرتب ہی واپس آؤں گی جب آپ گھر واپس آچکے ہوں گے سچی آپ لوگوں کے بغیر بالکل دل نہیں لگے گا وہ منہ بناتے ہوئے معصومیات سے بولی تو زیار نے اس کا ماتھا چوما۔

لگ جائے گا دل یہاں بہت لوگ ہیں بہت جلد تمہاری کوئی نہ کوئی دوست بن جائے گی اور ہو سٹل میں اپنا بہت خیال رکھنا کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو زائد یہی پر ہوتا ہے اس کا نمبر میں نے تمہارے موبائل میں سیو کر دیا ہے اور ہم بھی بیس دن میں تو ہم بھی واپس آجائیں گے

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

وہ کہنے کو اس کا بھائی تھا لیکن سگا نہیں یہ صرف ایک منہ بولا رشتہ تھا اور تراب ایک منہ بولے رشتے کو اتنی اہمیت دیتے نہیں دیکھ سکتا تھا وہ تو اپنی سوتیلی بہنوں کو منہ نہیں لگاتا تھا اور سنیہا یہاں کیسے منہ بولے بھائی کے سینے سے لگا کر اس حد تک بے تکلف ہو رہی تھی۔ اتنا قریب تو شاید اس کے روحان کو بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا

شہزادی مجھے تمہاری یہی حرکتیں پسند نہیں ہیں۔ روحان کو تو عالم نے صرف حویلی والوں کے خلاف کیا تھا لیکن میں تمہیں بڑی حویلی والوں سے دور کر دوں گا۔

میرے علاوہ تم کسی کے اتنے قریب نہیں جاسکتی تم پر صرف میرا حق ہے اور یہ بات میں تمہیں اچھی طرح سے باور کرواؤں گا۔

یونیورسٹی کے سامنے پار گاڑی پر کالے شیشے چرائے تراب حیدر شاہ سردنگاہوں سے یونیورسٹی کے گیٹ پر یہ منظر دیکھ رہا تھا جو اسے ہر گز پسند نہیں آیا تھا۔

○○○○○

لالی تم اب تک منہ بنائے بیٹھی ہو یا ر جلدی کرو ڈرائیور سامان گاڑی میں رکھ چکا ہے وہ کمرے میں داخل ہوا تو لالی ناراضگی کا اظہار کرتی چہرہ پھیر گئی

لالی یار حد کرتی ہوں پہلے وہاں پہنچنے تو دو پھر دیکھیں گے کہاں جانا ہے اس کے ہاتھ میں ترکی کی خوبصورت جھیلوں اور ندیوں کی کتاب دیکھ کر سمجھ چکا تھا کہ اس کا موڈ اب تک صبح والی بات پر ہی آف ہے

ابھی تو وہ جس چیز کو دیکھ رہی تھی اسی کی ضد کر لیتی کہ اس جگہ جانا ہے جبکہ وہ اسے بتانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ لوگ صرف اٹھارہ سے بیس دن کے لیے جا رہے ہیں اور ان دنوں میں وہ لوگ پورا ترکی تو نہیں گھوم سکتے لیکن لالی تو لالی تھی اس نے کہہ دیا کہ ان جھیلوں میں سے دس جھیلوں پر ہم جائیں گے

اور اتفاق سے ان جھیلوں کا ان کے ہوٹل سے اتنا زیادہ فاصلہ تھا کہ ایک دن میں پہنچنا ناممکن تھا۔

اور وہ اپنے منیمون کے دن کم از کم سفر میں تو برباد نہیں ہونے دے سکتا تھا اسی لئے اس نے انکار کر دیا اور لالی ک موڈ خراب ہو گیا
اچھا میری جان ہم جائیں گے تم جہاں کہو گی ہم جائیں گے وہ اسے مناتے ہوئے بولا بس یہاں سے تو نکلے آگے وہ خود سمجھا لے گا

اور یہاں بھی جائیں گے وہ اپنی کتاب اس کے سامنے کرتے ہوئے ایک بے حد خوبصورت نظارہ دکھانے لگی

ڈارلنگ یہ ہمارے ہوٹل سے اتنا دور ہے کہ ہمیں یہاں پہنچتے ہوئے تین سے چار دن لگ جائیں گے وہ اس سے جھوٹ نہیں بول سکتا تھا

مطلب کے نہیں جائیں گے۔۔۔۔۔؟ لالی نے پھر سے منہ بنایا تو اس بار شیر نے صاف ستھرے انداز میں نہ میں سر ہلادیا تھا وہ اسے ضرورت سے زیادہ نخرے دکھا رہی تھی اتنا اس کی برداشت سے باہر تھا

شیر وہاں بول دیں ورنہ۔۔۔۔۔ اس کے نہ میں سر ہلانے پر وہ غصے سے منہ بناتی ہوئی بیڈ پر چڑھ گئی تھی

و تنہ کیا۔۔۔ اس کا دھمکی دیتا انداز شیر کو ہر گز پسند نہیں آیا تھا اسی لئے تو چڑ کر اس سے جواب مانگنے لگا

ورنہ۔۔۔۔۔ ورنہ۔۔۔۔۔ ورنہ۔۔۔۔۔ اس سے کوئی جواب نہ بن پایا
ہاں بولو ورنہ کیا کر لوگی۔۔۔۔۔؟ نہیں بتاؤ تم کر کیا لوگی بتاؤ مجھے میں جواب چاہتا ہوں۔ اس کے اٹکنے پر شیر مزید پوچھنے لگا

ورنہ میں بیڈ سے کود کر خود کشتی کر لوں گی۔ آخر اس نے جواب ڈھونڈ ہی لیا۔ جس پر شیر نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے پہلے تو اپنا مقصد پایا اور پھر زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

خوشی سے کرو۔۔۔۔۔ لیکن میں تمہیں یہاں لے کر نہیں جاؤں گا وہ اپنے انکار پر قائم تھا
جب اگلے ہی لمحے لالی بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے بیڈ سے نیچے کودی اس سے پہلے کہ وہ زمین پر پہنچتی اس کا پیر بیڈ کی چادر میں پھنس گیا

الٹا خود کو بچانے کی خاطر اسے شیر کا سہارا لینا پڑا اور شیر کا سہارا لینے کے چکر میں وہ اسے بھی کھینچ کر گرا چکی تھی اور اب وہ دونوں ہی بیڈ پر پڑے تھے۔

شیر ویہ کیا ہوا۔۔۔؟ اچانک ہونے والی کاروائی پر گھبرا کر اس نے شیر کا مٹھی میں بھیجا ہوا کالر دبوچتے ہوئے پوچھا

تمہاری خودکشی کی کوشش ناکام ہو گئی لیکن تمہاری ورنہ کا مطلب یہ تھا یہ تو مجھے سمجھ ہی نہیں آیا وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے اس انداز میں بولا کی لالی اس کی بات کی گہرائی کا مطلب سمجھ کر سرخ ٹماٹر ہو گئی

میرا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا مونچھڑ پلس ز کوٹا جن کہیں کے ہم لیٹ ہو رہے ہیں اس کی باہوں کے حصار میں وہ مچلتی اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی لیکن شیر کا حصار بہت مضبوط تھا

لیکن اب تو میرا یہی مطلب ہے میری ز کوٹی۔ وہ اس کے لبوں کو چومتا اس کی شہ رگ پر اپنے لب رکھنے ہی والا تھا۔ کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی اور ساتھ ہی باہر سے آواز آئی

شیر بیٹا گاڑی تیار ہے لالی کو لے کر جلدی سے آ جاؤ وقت بہت کم رہ گیا ہے پاکیزہ بیگم کی آواز پر شیر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا جب کہ وہ اپنی سانسیں سنبھالتی اب بھی بیڈ پر ہی پڑی تھی۔

ڈارلنگ لگتا ہے تمہارا ہنی مون پر جانے کا کوئی ارادہ نہیں بلکہ یہی پر ہنی مون منانا چاہتی ہو مجھے کوئی اعتراض نہیں وہ شرارتی انداز میں سرگوشی کرنے لگا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس پر جھکالالی لمحے میں اسے دھکادیتی باہر بھاگ چکی تھی جب کہ وہ ہنستا ہوا اس کے پیچھے ہی باہر نکل آیا تھا

○○○○○○

اٹھو لڑکی باہر آؤ دادا جان کا حکم ہے دروازے پر کھڑی صنم نے اسے حکم سنایا تھا لیکن نماز میں مشغول ہونے کی وجہ سے وہ اسے جواب نہیں دے پائی جس پر صنم کو اسٹور روم کے اندر آنا پڑا۔

اس نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا تھا اس کی خوبصورتی اسے اندر تک جلا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر عجیب سا نور تھا جو صنم سے برداشت نہیں ہو رہا تھا اگر عالم کا دل اس پر آگیا تو اگر عالم بہک گیا تو

وہ خوبصورتی کی جیتی جاگتی مثال تھی اور اوپر سے اس کی معصومیت کسی کا بھی ایمان ڈگمگاسکتی تھی جس طرح سے آج صبح تراب ادا کا۔ اس نے نوٹ کیا تھا تراب کا انداز اور اسے یہی لگا تھا کہ تراب پر اس کی خوبصورتی کا جادو چل گیا ہے

وہ عالم کے ساتھ اتنی فری نہیں تھی کہ اسے یہ بات بتا پاتی۔ ورنہ وہ اسے ضرور بتا دیتی کہ اس کے جانے کے بعد وہ اس کے بھائی پر بھی نظر رکھے ہوئے ہیں

کتنی چالاک لڑکی تھی پہلے روحان ادا کو پھنسا کر مر وادیا پھر عالم سے نکاح کر لیا اور اب تراب ادا پر بھی اس کی نظر تھی۔ اس کا دل چاہا کہ وہ اس کے چہرے پر تیزاب پھینک دے یا اس کا چہرہ نوچ کر اس کی خوبصورتی مٹا دے۔

وہ نماز سے فارغ ہوئی تو اسے خود کو گھورتے ہوئے پایا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ حکم سنانے کے بعد بھی یہاں رکے گی
اسے دعا مانگنے بغیر ہی اٹھنا پڑا۔

دعا مانگ لو۔ بلکہ ایسا کرو کہ اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو۔ تاکہ تمہیں معافی مل جائے اور تم جلدی سے جلدی یہاں سے دفع ہو سکو۔ وہ اپنے دل کا غبار اس پر ظاہر کرنے لگی

بلکہ ایسا کرو کہ عالم سے معافی مانگو یا ادا جان کی پکڑ کر ان سے معافی مانگو تاکہ وہ تمہیں جلدی سے جلدی یہاں سے فارغ کر دیں۔ وہ بے حد غصے سے بولی تھی وہ چاہتی تھی یا تو یہ لڑکی مر جائے یا پھر یہاں سے دفع ہو جائے کیوں کہ اس کا حسن برداشت کرنا اب صنم کے بس سے باہر تھا

اگر میں گناہ گار ہوں۔ تو مجھے معاف میرا اللہ کرے گا کوئی انسان مجھے کچھ نہیں دے سکتا۔ اور جہاں تک اس حویلی کے لوگوں کی بات ہے تو ان لوگوں نے تو آنکھیں بند کر رکھی ہیں ان سے معافی مانگنے کا بھلا کیا فائدہ اس کے الفاظ نے تیل کا کام کیا تھا۔ تو سیدھا سامنے والے کے دل پر لگا تھا

لیکن ہار برداشت کرنا ہے اس حویلی کے لوگوں کے بس میں نہیں تھا۔ تبھی تو اگلے ہی لمحے وہ اسے اس بات کا جواب تھپڑ کی صورت میں دے چکی تھی جس سے اس کے سر پہ باندھے نماز کے انداز میں دوپٹہ کھل چکا تھا

مجھ سے زبان لگاؤ گی۔۔۔۔۔؟ وہ تھپڑ مارتے ہوئے سوال کر رہی تھی تمہاری ہمت کیسے ہوئی تم اس طرح اس گھر کے لوگوں کو اندھا کہہ رہی ہو زلیل لڑکی اپنے کرتوت نظر نہیں آئے نہ جانے کتنے عاشقوں کو پیچھے لگا رکھا ہے اور تم ہم سے مقابلہ کرتی ہو

وہ در بدر تھپڑ مارتی اس کا چہرہ سو جا چکی تھی۔

کیا ہو رہا ہے یہاں صنم یہ تم کیا کر رہی ہو زجر جس بیگم تیزی سے آواز سنتی یہاں تک آئیں تھیں جبکہ پیچھے ہی نسرین بیگم بھی تھیں

امی یہ لڑکی میرا مقابلہ کر رہی ہے یہ اپنے آپ کو مجھ سے بہتر کہہ رہی تھی۔ امی یہ مجھے اپنی طرح سمجھتی ہے اپنی طرح پیچ اور چھوٹی ذات۔ یہ مجھے گالی دے رہی تھی امی یہ لڑکی مجھ پر الزام لگا رہی تھی۔ میرے گھر والوں کو گالی دے رہی تھی یہ کہہ رہی تھی کے دادا جان کا حکم نہیں مانتی

آپ کیا کہہ رہی ہیں شرم آنی چاہیے آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے۔۔۔ دانیل اس لڑکی کے جھوٹ در جھوٹ پر صدمے کی کیفیت میں اسے دیکھتے ہوئے بولی لیکن سامنے کون تھا جو اس کی سچائی پر یقین کرتا

چٹاخ۔۔۔۔۔ تیری یہ اوقات کی تو میری بیٹی کو گالی دے۔ تیری یہ اوقات کے تو میری بیٹی پر الزام لگائے میری بیٹی تیری طرح عاشق لے کر نہیں گھومتی اور نہ ہی در پر اپنے محبوب بیٹھا رکھے ہیں۔

سامنے کھڑی عورت اس کی روح کو گھائل کرتی اس کے چہرے پر تھپڑوں کی برسات کر رہی تھیں لیکن اسے درد تھپڑوں سے نہیں ان الفاظ سے ہو رہا تھا جو اس کی ذات پر اٹھائے جا رہے تھے

اللہ اگر امتحان رکھا ہی تھا تو عزت کو تو محفوظ رکھتا۔ کیوں ان لوگوں کے درپر آپٹنا جو بات بات پر روح تک کو بے آبرو کر دیتے ہیں۔

○○○○○○

اس کی کلاس شروع ہو چکی تھی وہ پورے دھیان سے سامنے ٹیچر کو دیکھ رہی تھی۔ اس کا تقریباً ایک سے زیادہ مہینہ ضائع ہو چکا تھا۔

جس کی وجہ ان لوگوں نے روحان کی موت بتائی تھی جس کے بعد ٹیچر اس پر زیادہ دھیان دے رہے تھے سندس نامی لڑکی کو اس کے ساتھ بٹھایا گیا تھا جو کافی زیادہ لائق فائق تھی۔

اور صبح سے ہی اس کے ساتھ اس کی کافی مدد کر رہی تھی وہ چھللی سی لڑکی تھوڑی ہی دیر میں اس کی دوست بن چکی تھی ہاں لیکن لالی جتنی اچھی نہیں لالی کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا تھا۔

لیکن یہ بھی اچھی تھی

اور اب وہ جب سے آئی تھی خود کو کسی کے حصار میں محسوس کر رہی تھی لگ رہا تھا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے لیکن جب بھی وہ نظر دوڑتی دور دور تک کوئی بھی نہ ہوتا۔

سوائے ایک انجانے سے احساس کے۔

جبکہ اس کا بار بار اس کا سندس سے یہ کہنا ایسے لگتا ہے کہ کوئی اس کے آس پاس ہے جو اسے دیکھ رہا ہے اسے سن رہا ہے اپنے آفس میں بیٹھے تراب کے چہرے پر مسکراہٹ گہری کر دیتا

آج کا دن اس کے لیے بے حد خوش گوار گزرا تھا اسی کی کلاس کے ایک لڑکی نے بہت ہوشیاری سے اس کی یونیورسٹی کارڈ کے پیچھے ایک پیپر چیپ لگادی تھی اور اب وہ جب بھی کوئی بات کرتی تراب حیدر اپنے آفس میں بیٹھے بے حد سکون سے اپنی سماعتوں سے سنتا

سر یہ آپ نے عمر کا نمبر منگوا یا تھا۔ اس کا سیکرٹری اجازت مانگتے ہوئے کمرے میں آیا اور ایک کارڈ اس کے سامنے رکھا

ہاں اور کیا انفارمیشن ہے وہ کارڈ ہاتھوں میں لیتا نمبر ملانے لگا
سر یہ نمبر بند ہے کیونکہ عمر تقریباً چار دن پہلے ہی امریکا جا چکا ہے تب سے یہ نمبر بند ہے اور عمر کے بارے میں ہمیں کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئی۔ اس کا چلتا ہوا ہاتھ رک گیا

عمر یوں اچانک کیسے جاسکتا ہے میرا مطلب ہے یوہ یوں اچانک کیسے گیا اس کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ وہ امریکا جاپاتا۔ کسی نے اس کی مدد کی ہے یا کچھ اور۔۔۔ وہ بے چینی سے سوال کر رہا تھا

سوری سر کوئی انفارمیشن نہیں ملی بہت ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن جہاں تک پتہ چلا ہے عمر کی فیملی میں صرف ایک ماں ہی تھیں جس کے انتقال کے بعد عمر بہت اکیلا ہو چکا تھا اس نے گاؤں میں موجود اپنی ساری زمین بیچ کر پاکستان چھوڑ دیا اور یہ بات عالم صاحب جانتے ہیں

پچھلے دنوں انہوں نے بھی عمر کے بارے میں بہت زیادہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اور ان کی تو عمر سے بات بھی ہوئی تھی انہوں نے عمر کو کوئی تصویر سینڈ کی تھی جس کے بعد عمر کا جواب سن کر عالم صاحب کو بے حد غصہ آیا انہوں نے تو اپنی آفس کی ایک ایک چیز توڑ دی تھی۔

سیکرٹری نے تفصیل سے بتایا تو تراب نے صرف ہاں میں سر ہلا کر اسے بھیج دیا مطلب صاف تھا کہ عمر نے بھی یہی کہا تھا کہ دانیل ہی وہ لڑکی ہے۔

اب مزید ثبوت تو یہ گواہوں کی ضرورت نہیں تھی اسے لگا تھا کہ شاید عمر اس کی امید پر پورا اتر کر کہہ دے کہ یہ وہ دانی نہیں ہے لیکن ایسا بھی نہ ہو سکا

شاید وہ بہت زیادہ سوچنے لگا تھا۔ لیکن وہ بھی کیا کرتا ہے وہ معصوم سی لڑکی اسے کہیں سے بھی بدکردار یا آوارہ نہیں لگتی تھی

○○○○○○

دیکھو لڑکی جیسا کہ تم جانتی ہو کہ ہم نے تمہیں موت سے بچایا ہے لیکن اس گھر میں بھی تمہاری زندگی اچھی گزرے کی یہ سوچ مت رکھنا

ہم نے عالم کو فورس کیا بلکہ اسے اپنی قسم دی کہ وہ تم سے نکاح کرے کیونکہ اس کا ارادہ تمہیں پھانسی دلوانے کا تھا ہم نے تمہاری موت روک کر تمہیں عمر قید دے دی۔ کیونکہ ہم اپنے پوتے کے قاتل کو اپنی آنکھوں کے سامنے تڑپ تڑپ کر مرتادیکھنا چاہتے ہیں

یہ مت سوچنا کہ اس گھر میں تم پر کسی قسم کا رحم کیا جائے گا تم یہاں عمر بھر کی قیدی ہو جب مر جاؤ گی تبھی یہاں سے نکل پاؤ گی اور یہی تمہاری اوقات ہے تم اپنے لیے موت لی دعا مانگو اب

یہاں سے آزادی تمہیں اسی قیمت پر ملے گی سامنے بیٹھے برزگ شخص جن کی دہشت سے آج بھی پورا گاؤں کانپتا تھا۔

اسے دیکھتے ہوئے جیسے خدائی کا دعویٰ کر رہے تھے دانیل کو تو کم از کم ایسا ہی لگا اسی لیے خاموش نہ رہ سکی

میری موت روکنے والے آپ نہیں ہیں جناب میری موت روکنے والا وہ ہے زندگی اور موت کا حق صرف اس کے پاس ہے آپ نے تو فقط اس کے اشارے پر الفاظ ادا کیے ہیں

اور میں جانتی ہوں کہ میں نے کچھ نہیں کیا۔ کوئی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا کیونکہ میں بے گناہ ہوں آج نہیں تو کل آپ کو بھی یقین آجائے گا اور پھر یہ جو آپ کے خدائی کے دعوے ہی نہ دھرے کے دھرے رہ جائیں گے اب بھی وقت ہے اپنے دعوے واپس لیں اتنی مار کھانے کے باوجود بھی دانیل کی زبان اپنے حق میں بولنے کے لئے تیار تھی

اور بے گناہ تھی تو کیوں منہ بند کر کے یہ ستم سہتی رہتی۔ لیکن اس کی چلتی زبان نے نر جس بیگم کو جیسے پر پھر سے ہاتھ کھولنے کا موقعہ دے گئی تھی

بد ذات لڑکی تیری یہ ہمت کے تو شاہ صاحب کے سامنے زبان چلائے۔ وہ اس کے بال
کھینچتیں اگلے ہی لمحے اسے زمین پر پھینک چکیں تھیں۔ سیکہ ان کے ایک اشارہ ملتے ہی ایک
لمبی سی چھری لے کر آئیں

جس کو لانے کا مطلب وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی یقیناً مار مار کر ان کے ہاتھ دکھنے لگے
ہوں گے۔ انہیں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر ایک خوف کی سنسنی سی اس کے پورے جسم میں لہر
بن کر دوڑی۔

اور پھر ان کی حویلی کی دیواریں دامن کی چیخوں سے گونج

کاش تم اپنے روم کی بجائے اس روم میں شفٹ ہو جاؤ۔ سندس نے مسکرا کر کہا

یار اگر ایسا ہو جائے تو مزہ آجائے میں اپنے ادا سے بات کروں گی اگر میرا روم چیلنج کروا دیا گیا تو ہم
دونوں ایک ساتھ رہیں گیں

ویسے بھی وہ لڑکی مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہے عجیب طریقہ سے گھورتی ہے جیسے میں نے کوئی گناہ کر دیا ہو۔ اور میری چیزوں کو بھی بنا اجازت چھوتی ہے سندس کے کمرے میں آکر سنیہا منہ بنائے اسے بتا رہی تھی

ارے یار تم نے گناہ ہی تو کیا ہے بچاری اکیلے کمرے میں عیش کر رہی تھی جب چاہتی بوائے فرینڈ کو بلا لیتی اب تم اس کے ساتھ رہو گی ہو تو اس کی ملاقاتوں کا سلسلہ بند ہو گیا ہے سندس نے اسے تفصیل سے بتایا

کیا مطلب ہو سٹل میں یہ سب کچھ بھی ہوتا ہے اس کی تو آنکھیں پھٹ کر باہر آنے کو تھی ڈارلنگ یہ تو کچھ بھی نہیں ہو سٹل میں بہت کچھ ہوتا ہے یہاں کچھ لڑکیوں نے پورا ہو سٹل بدنام کر رکھا ہے تم بس ایک بات یاد رکھنا ہر کسی کو اپنے ساتھ فری نہیں ہونے دینا خاض کر یہ لڑکی بہت چالاک ہے یہاں ہر کوئی اپنے مطلب کے لئے جیتا ہے

تم بس اپنے ادا سے بات کر کے اپنا کمرہ چینج کروالو وہ لڑکی بالکل بھی اچھی نہیں ہے اس نے پہلے بھی اپنی روم میٹ پر غلط الزام لگا کر اسے ہو سٹل سے نکلوا دیا تھا تم نہیں جانتی وہ بہت چالاک لڑکی ہے اپنے بوائے فرینڈ سے ملنے کے لیے کوئی بھی حد پار کر جاتی ہے

آدھی آدھی رات کو ہو سپیٹل سے غائب ہو جاتی ہے کبھی کبھی تو دو دو دن واپس بھی نہیں آتی
تھی واڈن بھی اس کی وجہ سے بہت پریشان تھی

ایک بار تو اس کی فیملی کو شکایت بھی لگادی لیکن اس کی فیملی میں صرف اس کا باپ ہے جو یہاں
نہیں بلکہ اپنی دوسری بیوی اور بچوں کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کے پاس اپنی بیٹی کے لیے اتنا ٹائم
بھی نہیں ہے کہ وہ اس کی ٹھیک سے تربیت ہی کر دیتا

ہو سٹلنز کے اسروں پر پڑی اولادیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ اب تو یونی کی کوئی بھی لڑکی اس سے پنگا
نہیں لیتی کیونکہ یہ اسے الزام لگاتی ہے کہ توبہ توبہ اس کے سامنے ڈرنے یاد بننے کی
ضرورت نہیں ہے سندس اسے بات کی گہرائی سمجھا رہی تھی

کیوں کہ ایک بات تو وہ سمجھ چکی تھی کہ سنیہا جس ماحول میں پلی بڑی ہے وہاں ان سب باتوں کا
مطلب سمجھنا اتنا آسان ہر گز نہیں تھا
اسے کوئی بھی بات سمجھانے میں اچھا خاصہ وقت لگ جاتا تھا۔

اس وقت بھی وہ ہو سٹل میں اپنا کمرہ چھوڑ کر اس کے کمرے میں آگئی تھی کیونکہ وہاں موجود
عروسہ نامی لڑکی اسے عجیب نظروں سے گھورتی تھی۔

ایک دوبار مخاطب کرتے ہوئے بھی اس کا لہجہ اتنا سرد اور تلخ تھا کہ سنیہا سے بات بھی نہ ہو سکی

لیکن پانچ کمرے چھوڑ کر آگے ہی سندس اور اس کی دوسری کلاس فیلو کا روم تھا وہ بھی یہاں
ہوسٹل میں ہی رہ رہی تھی

ہوسٹل کے ہر روم میں دو لڑکیاں تھیں یا کسی میں تین

اسے جو روم دیا گیا تھا اس میں اس کے ساتھ ایک عروسہ نام کی لڑکی تھی یونیورسٹی کے فور تھ ایئر
میں تھی

لیکن یہ لڑکی بہت عجیب تھی سنیہا اس کی نظروں سے ہی اندازہ لگا چکی تھی کہ اس کا اس روم میں
آنا اسے ہر گز پسند نہیں آیا ہے

اور اب جو انکشاف سندس نے اس کے بارے میں کئے تھے اس کے بعد تو وہ اس سے اور بھی زیادہ
خوفزدہ ہو گئی تھی۔

اور اب اسے سندس کی باتیں بھی ٹھیک لگ رہی تھی۔

تھوڑی دیر مزید سندس کے پاس گزار کر وہ کمرے میں آئی تو وہ لڑکی اس کے سامان کے ساتھ
چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی

یہ آپ کیا کر رہی ہیں۔۔۔؟ وہ تیزی سے کمرے میں داخل ہوتی اس کے سر پر آپہنچی تھی

تمہارا بیگ بہت خوبصورت ہے دیکھ رہی تھی۔ کہاں سے لیا میں بھی ایسا لوں گی۔ وہ اس کے بیگ کو بڑی چاہت سے دیکھتے ہوئے بولی

یہ میرے بابا اٹلی سے لائے تھے میرے لئے وہ اپنا بیگ اس کے ہاتھوں سے لیتی اپنا سامان جو بیڈ پر بکھرا ہوا تھا بیچ میں ڈالتے ہوئے کافی سختی سے بولی تھی

شاید اس لڑکی نے اسے ضرورت سے زیادہ کمزور سمجھ لیا تھا اگر وہ اس طرح کسی سے بات نہیں کرتی تھی تو اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں تھا کہ وہ کوئی دبوسی لڑکی ہے انٹر سٹنگ۔۔ اور یہ موبائل کا کور وہ اس کے موبائل سے کور ہٹاتے ہوئے اپنے موبائل میں لگاتے ہوئے بولی

یہیں سے لیا ہے کسی بھی شاپ سے مل جائے گا خیر میں اپنی چیزیں کسی کے ساتھ شیئر نہیں کرتی سنیما نے لمحے میں اس کے ہاتھ سے اس کا موبائل لیٹے ہوئے اپنا کور الگ کیا اور موبائل اس کے ہاتھ میں تھما دیا

صبح تک سے یہ لڑکی بہت ڈری اور دبی ہوئی لگی تھی۔ اور اس لڑکی نے اندازہ لگالیا تھا کہ یہ کافی بڑی فیملی سے تعلق رکھتی ہے اسی لئے تو اسے ڈر ادھمکا کر اپنا فائدہ کرنا چاہتی تھی

ہوسٹل کی لڑکیوں سے وہ فائدہ تو اٹھاتی ہی رہتی تھی بس کوئی ایک بات مل جائے پھر اس کی بلیک میلنگ شروع ہو جاتی تھی۔ لیکن اب اس کے ہاتھ بڑی مچلی لگ رہی تھی

اور اسے یہی لگا تھا کہ وہ سنیہا کو بھی دبا کر رکھے گی لیکن یہاں سنیہا نے اسے کچھ اور ہی ثابت کر دیا

آئندہ احتیاط کرنا میری کسی چیز کو ہاتھ مت لگانا کیونکہ مجھے یہ بات ہر گز پسند نہیں ہے میں اپنی چیزیں کسی کے ساتھ شیئر نہیں کرتی۔ اور جو میری چیزیں بنا اجازت چھو تا ہے اس کی شکایت میں وارڈن سے بھی کرتی ہوں اور خود بھی ایکشن لے سکتی ہوں

وہ اپنا بیگ اٹھائے اپنے بیڈ پر رکھنے والی تھی کہ کارڈ عروسہ کے بیڈ پر ہی رہ گیا

تم بیکار میں غصہ ہو رہی ہو میں تو صرف چیک کر رہی تھی یہ تمہارے کارڈ کے ساتھ کیا لگا ہوا ہے عروسہ اسے مطمئن کرتی اس کا کارڈ دیکھنے لگی

جس کے پیچھے ایک عجیب چیز تھی دیکھنے میں تو کاغذ ہی تھا لیکن لگ کچھ ہو رہا تھا

شاید تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آئی کوئی انسان میری چیز کو چھوئے مجھے ہر گز پسند نہیں وہ
تیزی سے اپنا کارڈ اس کے ہاتھ سے نکالتی ہوئی اپنے بیگ میں پھینک چکی تھی

میں صرف دیکھ رہی تھی لڑکی اتنا بیٹیوڈ کیوں ہے تم میں میں کونسا کھانے والی ہوں تمہاری
چیزیں تمہارے کارڈ پر کچھ لگا ہے

میرا کارڈ ہے میری چیز ہے میں جب چاہوں گی دیکھ لوں گی تم اپنے کام سے مطلب رکھو سنیہا
اسے سختی سے کہتی بیڈ پر لیٹ کر اپنا موبائل یوز کرنے لگی

عروسہ کافی دیر اسے دیکھتے رہی جب سنیہا نے اس کی طرف نہ دیکھا اور نہ ہی بات کرنے کی
کوشش کی تو پیر پٹکتی اٹھ کر باہر نکل گئی

گڈ جاب سنیسا ایسی ہی سب سے مقابلہ کرو تم کسی سے نہیں ڈرتی تم بہت بہادر ہو اس نے اپنے دھڑکتے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے خود کو شاباشی دی تھی۔

اب جو ہے جیسا ہے رہنا تو یہیں پر تھا اور یہیں سے ہی کچھ بن کر نکلنا تھا تو اپنے لیے آواز تو اٹھانی تھی اس نے فیصلہ کر لیا تھا وہ کسی سے نہیں ڈرے گی۔

سنیسا تم بہت بہادر ہو۔۔ کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ وہ خود کو سمجھا رہی تھی جبکہ دوسری بیڈ کروان سے ٹیک لگائے کان سے بلو تو تھ لگائے وہ اس کی باتوں پر صرف مسکرائے جا رہا تھا

اس لڑکی عروسہ نے تو آج سچ میں اس کے کام کی بربادی نکال دینی تھی شہزادی تم بہت عقلمند ہو۔ اس نے مسکرا کر لٹتے ہوئے آنکھیں بند کی

○○○○○○○

وہ کمرے میں داخل ہوا تو کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اس نے ایک لمحے میں ہی لائٹ جلائی پہلی نظر زمین پر پڑی تھی لیکن فرش بالکل خالی تھا وہاں کوئی نہیں تھا

وہ خود سے لڑ لڑ کر آیا تھا چاہے جو بھی ہو جائے وہ ترس نہیں کھائے گا ہاں لیکن پھر بھی نگاہ اسے دیکھنے کے منتظر تھی

وہ ہر طرف نظر گھماتا کمرے سے باہر نکل آیا

سارا گھر خالی تھا سب لوگ اپنے اپنے کمرے میں تھے جب کہ سکینہ بی سارے دروازے چیک کرتی۔ سرونٹ کو اڑ جا رہی تھیں جب عالم نے پکار لیا

اماں وہ لڑکی کہاں ہے۔۔ اس نے انہیں روکتے ہوئے سوال کیا

عالم بابا وہ لڑکی سٹور روم میں ہے نر جس بی بی نے اسے آپ کے کمرے سے نکال کر سٹور روم میں لایا تھا اور کہا تھا کہ وہ آئندہ وہی رہے دن میں بھی کافی ہنگامہ ہوا اس نے شاہ صاحب کے سامنے زبان چلائی تو نر جس بی بی نے اس پر ہاتھ اٹھایا

بے ہوش ہو گئی تھی تو ان کے حکم پر ہم سٹور روم میں چھوڑ آئے انہوں نے بنا کسی تمہید کے سچائی بیان کی تھی

اور اب وہ گہری نظروں سے عالم کے چہرے پر دیکھ رہی تھی جہاں پریشانی نظر آرہی تھی

خیریت تو ہے عالم بابا اگر آپ کہیں تو آپ کے لئے چائے بنا دوں اس کی پریشانی کا مطلب انہوں نے چائے کی طلب نکالا تھا

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے میں اس لڑکی کو لے کر اپنے کمرے میں جا رہا ہوں اور سب کو بتا دیجئے گا داداجان کا حکم ہے کہ جب تک وہ اس گھر میں ہی میرے کمرے میں ہی رہے گی کسی کو کوئی حق نہیں بنتا اسے میرے کمرے سے نکالے جب تک میں خود نہ کہوں۔

اس کا لہجہ سخت تھا سکینہ بیگم نے صرف ہاں میں سر ہلادیا

○○○○○○○

لالی تمہیں ڈر لگ رہا ہے تو میرا ہاتھ پکڑ سکتی ہو وہ اپنا ہاتھ سامنے کرتے ہوئے بولا جب لالی نے اس کے ہاتھ پر تالی بجائی اور نہ میں سر ہلادیا

اگر میں ناول پڑھتی ہوں اور اس میں ہیر و مین کو ڈرتے سہمتے دیکھتی ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان کی روح کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہوں

اور آپ کو بھی نہ زیادہ ناول کا ہیر و مین کی ضرورت نہیں ہے مجھے بالکل بھی ڈر نہیں لگ رہا میں بہت خوش ہوں خبردار جو آپ نے زبردستی مجھے ڈرانے کی کوشش کی ہائے اللہ کتنا خوبصورت

نظارہ ہے ہم بادلوں کو چیر کر آسمانوں میں اڑ رہے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ مجھے ڈر لگے گا سو
فنی زکوٹا

اب اتنی بھی نازک مزاج نہیں ہے لالی۔ لالی بڑے مزے سے بول رہی تھی جب اچانک ہی
جہاز کو جھٹکا لگا۔

اور بہادر لالی اگلے ہی لمحے اس کے سینے میں چھپ چکی تھی
شیر ویہ کیا ہوا۔۔۔؟ وہ اس کے سینے میں منہ چھپائے دبی دبی آواز میں بولی جب کہ اپنی ہنسی
دبانے شیر اس کے گرد حصار باندھ گیا

یہ جہاز نہ بہادر لالی کی بہادری چیک کر رہا ہے وہ مسکراہٹ دباتا ہوا بولا

کیا مطلب۔۔۔۔۔ وہ غصہ ہوئی

کچھ نہیں ہوا ڈانگ۔۔۔ وہ نرمی سے اس کے بال سہلاتے ہوئے بولا جبکہ مائیک میں گو نجی
پائلٹ کی آواز معذرت کے الفاظ استعمال کر رہی تھی

پانزیب یار اس طرح سے کون ڈرتا ہے تم زایا شاہ کی بیوی ہو ڈار لنگ تھوڑا حوصلہ رکھو اس کے کانپتے وجود کو تھامے وہ اچھا خاصا پریشان ہو چکا تھا

نہیں مجھے بہت ڈر لگتا ہے زایا مجھے لگتا ہے کہ جب تک ہم نیچے پہنچیں گے نہ تب تک میری روح اوپر پہنچ چکی ہوگی

وہ اس کے کالر کو مٹھیوں میں دبو جتی پوری طرح سے کانپ رہی تھی۔ پہلے تو اس نے پھر اسے کسی نہ کسی طریقے سے سمجھا لیا تھا لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے لگنے والے جھٹکے نے اسے مزید ڈرا دیا تھا

اور بہت کوشش کے باوجود بھی اب وہ اسے کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا

رات کا وقت تھا سارے پینجر تقریباً سوراہے تھے۔

اس نے اسے شیشے والی سیٹ دی تھی تاکہ وہ کنفرم ٹیبل رہے لیکن وہ کیا کنفرم ٹیبل ہوتی اسے تو کانپنے سے ہی فرصت نہیں تھی

اور اس کے یوں لرزاتے وجود کو دیکھ کر زیار نے ایک فیصلہ کیا اس نے اس کا سر اپنے سینے سے نکالتے ہوئے اونچا کیا اور آہستہ سے اس کے لبوں پہ اپنے لب جمادیئے۔ اس کی گرفت سخت تھی وہ مذاحمت نہیں کر پار ہی تھی

جو پہلے ہی خوف سے زرد پر چکی تھی اس کا لمس محسوس کرتے شرم سے سرخ ہو گئی

ایک تو اتنے سارے لوگوں سے بھرا ہوا جہاز اور اوپر سے زیار کا یہ بے باک انداز اسے پوری طرح سے ہلا کر رکھ گیا تھا وہ کس خوف سے کانپ رہی تھی یہ تو بھول ہی چکی تھی

اگر تم نے کانپنا بند نہیں کیا تو میں سارا راستہ ایسے ہی کروں گا پھر تمہیں شکایت ہوگی وہ اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشے ہوئے بے حد نرمی سے بولا

اس نے نظریں چراتے ہوئے اس کے سینے پر اپنا سر رکھا دل اب بھی تیزی سے دھڑک رہا تھا اور ہاتھ اب بھی کانپ رہے تھے۔ یہ الگ بات تھی کہ اب یہ حالت جہاز میں بیٹھنے کے خوف سے نہیں بلکہ زیار کی قربت کی وجہ سے ہوئی تھی

○○○○○○○○

اس نے سٹور روم میں قدم رکھا تو وہ چار دبچھائے زمین پر لیٹی ہوئی تھی۔ وہ کیوں اس کے معاملے میں بے بس ہوتا جا رہا تھا اس پر تو ظلم کی انتہا کرنی تھی داداجان کے وعدے کے مطابق اسے بدلہ لینا تھا

اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ بدلہ لے گا وہ اس لڑکی پر کسی قسم کا کوئی ترس نہیں کھائے گا۔

اس نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی تھی وہ ایسی نہیں لگتی اس نے کہا تھا کہ وہ بہت معصوم سی دکھتی ہے لیکن داداجان کا کہنا تھا کہ مکار لوگ اصل میں معصوم ہی دکھتے ہیں

لیکن تم رحم نہیں کھاؤ گے جب تک میں اپنے پوتے کی قاتلہ کو آخری سانس نہ لیتے ہوئے دیکھوں مجھے سکون نہیں آئے گا

اور تمہارا فرض ہے کہ تم اپنے دادا اس کو سکون دو تمہیں میرے پوتے کا انتقام لینا ہو گا۔ داداجان کی قسم یاد کرتے ہوئے اسے خود پر غصہ آنے لگا ہوا اس نے قسم کھائی تھی کہ چاہے جو بھی ہو جائے وہ اس پر ترس نہیں کھائے گا

اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتی تو شاید وہ کبھی رحم نہ کرتا۔ لیکن یہ وہ لڑکی تھی جسے اس نے اپنی روح کی گہرائیوں سے چاہا تھا جسے اپنی زندگی میں شامل کر کے وہ اپنی بیوی بنا کر اسے زندگی کی ہر خوشی دینا چاہتا تھا

اس کا پر نور معصوم سا چہرہ اسے اپنی طرف مائل کرتا تھا اس نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اس نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی جو اسے بے گناہ ثابت کر سکتی تھی

اس کی سہیلی نے کہا تھا کہ وہ گناہگار ہے عمر نے کہا تھا کہ وہ گناہگار ہے یہاں تک کہ آفس میں 20 لوگوں نے کہا تھا کہ وہ گناہگار ہے لیکن پھر بھی اس کا دل کیوں نہیں مانتا تھا

اس کا نام دانی تھا اور اس لڑکی کا نام بھی دانی تھا اتنے سارے اتفاق بھلا ایک ساتھ تو نہیں ہو سکتے

بریرہ نے اپنے فون سے اسے پیسے ٹرانسفر کیے تھے اور اس بات کی گواہی اس کی چاچی نے دی تھی

بریرہ کے موبائل سے اس کا نمبر ملا تھا اب اس کے بعد اور کونسے ثبوت چاہیے تھے اس بات کا یقین کرنے کے لئے کہ یہی وہ لڑکی ہے جس نے روحان دھوکہ دیا ہے

اور پھر اس کی ابورشن رپورٹ جس پر صاف صاف لکھا تھا کہ اس نے روحان کے بچے کو مرادیا ہے۔

اب کو نسا ثبوت مانگتا تھا اس کا دل کیوں یقین نہیں کر لیتا تھا کہ یہی وہ لڑکی ہے جس نے اسے محبت سے نفرت کرنا سکھایا ہے۔

اسے خود سے نفرت ہونے لگی تھی کیوں اسے اس سے محبت ہوئی

اس کے بس میں ہوتا تو وہ اپنے دل کو سینے سے نکال کر پھینک دیتا جس میں یہ لڑکی اس طرح سے بسنے لگی تھی کہ اب نکلنے کا نام نہیں لے رہی تھی

وہ آگے بڑھتے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھے سے جگانے لگا لیکن وہ جاگتی تو تب جب وہ ہوش میں ہوتی

سنو لڑکی یہ ڈرامے کسی اور کے سامنے کرنا یہ ڈرامے مجھ پر نہیں چلیں گے وہ اس کے بازو کو ہلاتا زبردستی اٹھانے لگا جب اس کے جسم کی حدت محسوس کر کے پریشانی سے اس کا ماتھا چھوا تھا۔

بخار کی شدت سے اس کا چہرہ حد درجہ سرخ ہو رہا تھا اور چہروں پر موجود تماچوں کے نشان الگ ہی کہانی پیش کر رہے تھے عالم نے لمحے کی دیر نہ کرتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا

اس وقت وہ بھول چکا تھا کہ وہ کون ہے بھول چکا تھا کہ وہ اس سے نفرت کرنا چاہتا ہے اسے بس اتنا پتا تھا۔

کہ اس کی حالت بے حد خراب ہے وہ اس کے نازک وجود کو اٹھائے کمرے میں لایا اور اسے اپنے بیڈ پر لٹایا اس کا ٹمپر یچر چیک کرتے ہوئے اس نے کچن سے ٹھنڈا پانی لایا اور اس کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھنے لگا

اس کے چہرے پر زخموں کے نشان تھے یقیناً اس نے اس ٹیوب کو استعمال نہیں کیا تھا جو عالم نے اسے لا کر دی تھی۔

آگے پیچھے دھیان دیکھتے ہوئے اس نے سامنے ٹیبل کے نیچے پڑی ٹیوب کو اٹھا کر اس کے زخموں پر لگانا شروع کیا

اس کے بازو پر لکیروں جیسا نشان دیکھ کر اس نے اس کی آستین سے کپڑا اٹھایا

جہاں نیل کے نشان بنے ہوئے تھے

اس کے ساتھ کیا ہوا ہے اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا عالم نے اس کا نماز اسٹائل میں لپٹا دوپٹہ کھول کر سائیڈ پر رکھا اس کے کندھے پر بھی ایسا ہی ایک نشان تھا۔ اس نے آہستہ سے اس کی پشت پر موجود ڈوریاں کھولنا چاہی تاکہ وہ اس کے زخموں پر مرہم لگا سکے لیکن اس کے الفاظ ایک بار پھر سے اس کے کان میں گونج اٹھے تھے

کہیں آپ بدلے کے آر میں اپنے نفس کی تسکین تو نہیں چاہتے۔ اس نے لمحے میں اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا تھا

تم مر کر بھی اگر عالم سلطان شاہ کی قربت مانگو گی تو تمہیں اس کی قربت کا ایک لمحہ بھی نہیں ملے گا۔ عالم شاہ کے جذبات اتنے گرے پڑے نہیں دانیل یوسف کہ وہ تم جیسی لڑکی پر ہار دے۔ تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ میری قربت میں ایک لمحہ بھی بناؤ

اور تم اس قابل بھی نہیں ہو کہ تمہارے ساتھ انسانیت دکھائی جائے یہی سزا ہے تمہاری کہ تم اس درد میں تڑپ تڑپ کر مرو

اس کے وجود پر کمبل ڈالتا وہ خود صوفے پر آکر لیٹ گیا۔

ooooo

کمرے کا دروازہ مسلسل بج رہا تھا

اس کی آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو نرم و ملائم بسر پایا۔ یہ احساس کی خواب جیسا تھا

اس نے بے ساختہ نظر اٹھا کر دروازے کی جانب دیکھا اور پھر سامنے صوفے پر جہاں وہ گہری نیند
سورہا تھا اس کی ٹانگیں صوفے سے نیچے تھی وہ کافی انکفر ٹیبل تھا اس کے چہرے پر بے زاری چھائی
تھی

پتا نہیں دروازے پر کون تھا جو اتنی بے چینی سے دروازہ بجا رہا تھا

جب اچانک عالم کی آنکھ کھل گئی وہ بنا بیڈ کی جانب دیکھے دروازے کی طرف بڑھا تھا جب کہ اسے
جاگتے پا کر دانی نے اپنی آنکھیں بند کر لیں

کیا ہو گیا چاچی کیوں صبح صبح دروازہ بجا رہی ہیں وہ اپنی نیند خراب ہونے پر کافی جھنجھلا یا ہوا تھا

عالم بیٹا وہ لڑکی بھاگ گئی وہ لڑکی غائب ہے میں اسے دیکھنے سٹور روم میں گئی تو وہاں پر موجود نہیں تھی کہیں کسی کے ساتھ بھاگ تو نہیں گئی ان کا لہجہ اتنا عجیب تھا کہ عالم کی آنکھیں سرخ ہونے لگی

اس نے لمحے کہ ہزاریں حصے میں پورا دروازہ کھول کر ان کے سامنے کیا تھا سب کچھ سننے اور جاننے کے باوجود بھی دانیں نے کسی قسم کا کوئی رسپانس نہ دیا

یہ لوگ اسے کیا سمجھتے تھے وہ اچھی طرح سے جان گئی تھی آپ کو کیا لگتا ہے عالم سلطان شاہ کی بیوی بھاگے گی تو وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے گا نکاح کر کے لایا ہوں بے خبر نہیں ہوں اس سے اس کا لہجہ سخت تھا

اچھا یہ مہارانی یہاں آرام فرما رہی ہے اوپر سے آج سکینہ بی بی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے کہو اسے آ کر ناشتہ بنائے چاچی بے حد غصے سے بولی تھیں انہیں سب سے زیادہ غصہ تو اس کا عالم کے بیڈ پر ہونا تھا

اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے چاچی جب طبیعت ٹھیک ہوگی تب کروالیجئے گیا سب کچھ رات سے بخار میں پتی رہی ہے فی الحال یہ سب کچھ کروانے کی ضرورت نہیں ہے جب تک داداجان واپس نہیں آجاتے

کل رات کو ہی داداجان اپنے کسی خاص دوست سے ملنے شہر گئے تھے جس کی طبیعت بے حد خراب تھی

اچھا تو مطلب یہ سب کچھ صرف ابا کے سامنے کرنا ہے مجھے تو لگتا تھا کہ تم روحان کا بدلہ لے رہے ہو لیکن اب سمجھ میں آیا کہ یہ سارا کام تو صرف ابا جان کو خوش کرنے کے لئے کر رہے ہو تمہارے اپنے دل میں تو روحان کے لیے کوئی محبت تھی تبھی تو اس لڑکی کو دیکھ کر نیت بدل گئی چاچی کا لہجہ سخت ہو گیا

میں روحان سے کتنی محبت کرتا ہوں یہ سب جانتے ہیں مجھے کسی کو ثبوت پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے چاچی اور باقی جہاں تک بات اس لڑکی سے بدلہ لینے کی ہے تو کیا آپ لوگ اس کی لاش تے بدلہ لیں گے

مجھے اس پر کوئی ترس نہیں آ رہا اور نہ ہی مجھے اس سے کوئی دلچسپی ہے لیکن اگر یہ یہاں پر اس بخار میں مر گئی نہ تو آپ کا بدلہ دھرا کا دھرا رہ جائے گا

اس سے بدلہ لینے کے لیے پہلے اسے مقابلے کے قابل تو بننے دیں مجھے اس میں صرف اتنی ہی دلچسپی ہے جتنی دادا جان کا حکم ہے

باقی کوئی کیا سوچتا ہے مجھے فرق نہیں پڑتا اس کا لہجہ اتنا صاف تھا کہ چاچی ہر بھڑاسی گئی ارے بیٹا میں بھی تو وہی کہہ رہی تھی۔ خیر چھوڑو تم تو نیچے آؤ ناشتہ کر لو کتنا وقت ہو گیا ہے سات بجنے والے ہیں

چاچی نے مسکرا کر بات ختم کرنی چاہی

میں سونا چاہتا ہوں رات کو کافی لیٹ آیا تھا وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولے تو چاچی ہاں میں سر ہلاتیں وہاں سے نکل گئی اور وہ اپنے ہونے والے داماد کی نظروں میں مزید برا نہیں بننا چاہتی تھی پہلے ہی دانیل کو اس کے بیڈ پر دیکھ کر وہ اپنا غصہ دبا نہیں پائیں

اور یہ سب صرف صنم کی باتوں کی وجہ سے ہوا تھا جس کا کہنا تھا کہ تراب کی نیت اس لڑکی پر بدل گئی ہے اور نا بھولیں کہ وہ عالم کی محرم ہے

دروازہ بند کر کے عالم نے ایک نظر بیڈ پر دیکھا تھا تو وہ آنکھیں بند کئے ویسے ہی پڑی تھی اس نے آہستہ سے قریب آ کر اس کے ماتھے کو چھوا تو دانیل نے اپنی آنکھیں کھول دیں

فکر نہ کریں بہت سخت جان ہوں میں جب تک آپ کا بدلہ پورا نہ ہو جائے تب تک ماروں گی نہیں اس کا ہاتھ پیچھے ہٹنے پر وہ فوراً ہی اٹھ بیٹھی تھی

جب تک میرا بدلہ پورا نہ ہو جائے تب تک میں تمہیں مرنے دوں گا بھی نہیں اس کے بد تمیز انداز پر اس کا جواب بھی کچھ ایسا ہی تھا

جب کے دانی بنا اسے دیکھے اٹھ کر جانے والی تھی لیکن اس کا نظر انداز کا انداز عالم کو آگ ہی تو لگا گیا تھا اس نے ایک جھٹکے میں اس کے بازو کو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا

کس بات کا اتنا غور رہے کون سے آسمان سے اتری ہوئی پری ہو تم جو مجھے اتنے نخرے دکھا رہی ہو حد میں رہو میرے لیے اتنی اہم نہیں ہو جتنی خود کو سمجھ رہی ہو

نہ جانے کیوں وہ اس پر جتا رہا تھا جب کہ یہ ساری باتیں تو وہ پہلے سے جانتی تھی اور نہ ہی وہ عالم کی نظروں میں اہم ہونا چاہتی تھی

آپ یہ بات مجھے پہلے بھی بتا چکے ہیں نہ جانے کیوں بار بار بتانا چاہتے ہیں لیکن میں بھی آپ کو بتا دوں کہ آپ میری زندگی میں اتنے ہی نا اہم ہے جتنی کی میں آپ کی زندگی میں

بلکہ یہ کہنا بہتر رہے گا کہ آپ مجھ سے بدلہ لینے کے لیے شاید اپنی زندگی میں اہمیت دے بھی فیں لیکن تب بھی میری زندگی میں آپ کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی میرے لئے آپ کبھی اہم نہیں ہوں گے بے شک ہے میری موت کی وجہ ہی کیوں نہ بن جائیں کبھی آپ میری زندگی میں ایک ناپسندیدہ اور غیر اہم انسان کا کردار نبھائیں گے

اگر میں مر بھی جاؤں تا تب بھی آپ کا ہونا نہ ہونا میرے لیے ایک برابر ہے وہ ابھی نجانے کیا کیا کہتی جب عالم نے اس کے بال پکڑ کر مٹھی میں بیچے

میں تمہارے لئے اہم نہ سہی لیکن تمہاری زندگی کی ایک ایک سانس پر اپنا نقش چھوڑ دوں گا دانیں یوسف بلکہ نہیں آج سے تمہاری پہچان بھی میرے نام سے ہو گئی اس گھر میں اس دنیا میں تم صرف اور صرف دانیں عالم شاہ بن کر رہو گی

اور ایک اہم بات ہمارے گھر کی بہویں شوہر کے نام کی نتھ پہنتی ہیں ہمارے خاندان کا رواج ہے اپنے آپ کو تیار کرو وہ اس کی چھوٹی سی ناک کو چھوتانہ جانے کیوں اپنے دل میں دبی چھوٹی سی خواہش کا اظہار کر گیا

میں نے کبھی نہیں پہنی اور نہ ہی میرے ناک میں کسی قسم کا کوئی چھید ہے
دائین نے گھبرا کر بتایا تھا

اب ہو جائے گا۔۔۔ اور اس کی چھوٹے سی ناک فیکھتا وہاں سے نکل گیا جب کہ دانی پریشان ہو چکی تھی کہ اتنے عذابوں کے ساتھ ایک اور درد بھی سہنا ہو گا

اسے مسئلہ درد سہنے سے نہیں تھا وہ تو ویسے بھی سہتی تھی لیکن اس شخص کے نام کی کوئی بھی چیز وہ اپنے بدن پر کیوں سجاتی

○○○○○

عالم کے جانے میں ابھی تھوڑا وقت باقی تھا لیکن وہ اسے ناشتے کرنے کا کہہ کر باہر نکل گیا تھا جب ایک عورت کمرے میں آئیں

شکل سے ہی کوئی بخارن سی لگتی تھی

ماشاء اللہ ماشاء اللہ شاہ صاحب کی بیوی تو بہت خوبصورت ہے وہ اس کے صدقے واری اس کے قریب بیٹھتے ہوئے بولیں ہاتھوں میں موٹے موٹے کڑے اور گلے میں سجا موتیوں کا ہار سر پہ پورا ماتھا کور کئے ہوئے جھومر تھا

اور اس کے ہاتھ میں خطرناک سے کوئی چیز تھی اس کے اچانک کمرے میں آجانے پر دانیں گھبرا سی گئی تھوڑی دیر پہلے ملازمہ عالم کے آرڈر پر کھانا کمرے میں ہی دی گئی تھی عالم کی وجہ سے آج اسے کمرے میں آرام کرنے کی اجازت دے دی گئی تھی کیونکہ بقول عالم کے وہ کسی مردہ وجود سے بدلہ نہیں لینا چاہتا تھا اس سے بدلہ لینے کے لیے اس کا بالکل صحت یاب ہونا ضروری ہے

آپ کون ہیں میں آپ کو نہیں جانتی آپ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا ارے بی بی جی میں بنگالیاری ہوں یہی کچی زمین پر جو گیوں میں رہتی ہوں عالم صاحب کا بڑا کرم ہے ہم پر چودھریوں نے تو بڑا ظلم ڈھایا ہم پر ہماری زمین پر قبضہ کر لیا لیکن شاہ صاحب نے نہ صرف ہماری زمین واپس دلوائی بلکہ چودھریوں پر کیس بھی کروادیا جس کے بعد ہمیں ہماری زمین مل گئی ہماری توجان بھی قربان شاہ صاحب پر

اب شاہ صاحب نے ہمیں بتایا کہ ان کی بیوی کی ناک میں چھد نہیں ہے۔ ہم تو بس بھاگتے چلے آئے یہاں لیکن پھر بی بی نے بتایا کہ آپ سیڑھیوں سے گر گئی تھی جس کی وجہ سے بہت چوٹ بھی آئیں اور بخار بھی چڑھ گیا بس پھر ہم آپ کے کمرے میں ہی آگئے آپ کا کام کرنے کے لئے

ویسے بہت سوہنی ہے آپ نتھ پہن کر بہت خوبصورت لگے گی وہ ہاتھوں میں موجود نوک نما چیز کو سامنے کرتے ہوئے بولی دانیں کو اس کی پوری بات سمجھ میں آگئی

مجھے کوئی چھد نہیں کروانا وہ تیزی سے کہتی بیٹھ سے اٹھنے ہی والی تھی کہ عالم کمرے میں داخل ہوا

ارے بی بی جی شاہ صاحب نے بتایا مجھے کہ آپ شہری لڑکی ہو آپ ان رسموں رواجوں کو زیادہ نہیں مانتی لیکن یہ تو شاہ صاحب کے گھر کا رواج ہے ان کے گھر کی ہر لڑکی اپنے شوہر کے نام کی نتھ ضرور پہنتی ہے۔

اب آپ کو رواج تو پورا کرنا ہی ہو گا اس کا ہاتھ ذرا سختی سے تھامتے ہوئے بولی جو نجانے کیا سوچ کر عالم نے اس کا ہاتھ کھینچ لیا

میں سے تھامتا ہوں آپ اپنا کام کریں وہ اس سے اس کے دونوں بازو تھامے ہوئے بولا تو دانیل
کو لگا کہ وہ کسی شکنجے میں پھنس چکی ہے اس نے ایک نظر اسے امید سے دیکھتے ہوئے نہ میں سر
ہلایا تھا جب عالم کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ نمایاں ہوئی

نیل جان اتنا تو کرنا پڑے گا وہ بے حد نرمی سے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتا اسے حیران ہی تو کر
گیا تھا اس کا دہکتا لمس اپنے ماتھے پر محسوس کر کے دانیل نے اپنے دھڑکتے دل کو بے لگام چھوڑا

عالم اسے نرمی سے اپنے قریب کیے محسوس کر رہا تھا وہ بھول گیا تھا کہ وہ کون ہے یاد تھا تو صرف
اتنا کہ وہ اپنے دل کی خواہش پوری کر رہا ہے۔ اس کا دل دماغ ہر سچے سے دور تھا وہ صرف اسے
محسوس کر رہا تھا

جبکہ اس کی قربت میں دانیل کو پل بھر میں پسینے میں شرابور کر دیا تھا اس کا دل الگ ترنگ میں
دھڑکنے لگا تھا۔ اس کی سانس بے حد تیز ہونے لگی تھی۔ اس کا اتنا قریب ہونا دانیل کو بے چین
کر گیا تھا

وہ کس چیز کے لیے انکار کر رہی تھی کس چیز کا احتجاج کر رہی تھی وہ بالکل بھول چکی تھی احساس
تب ہوا جب کانٹے نما چیز اس کے ناک کے آر پار ہوئی

درد سے "سی" کی آواز نکلی اور بے ساختہ ہی آنسو آنکھوں سے چھلک پڑے لیکن اگلا منظر اس سے بھی زیادہ حیران کر دینے والا تھا جب عالم نے اسے اپنے سینے میں لگالیا جیسے وہ اس کی متاعِ جان ہو اس کی زندگی کو اتنی سی تکلیف ہونے پر تڑپ ہوا تھا یہ اتنا سحر انگیز لمحہ کیوں تھا وہ کیوں اس کے اتنے قریب آیا تھا

اسے خود سے لگائے وہ اس کی تکلیف کو کم کر رہا تھا اسے جیسے وہ دینا کی ہر تکلیف سے بچا رہا ہو اسے خود میں چھپا رہا ہو

اب گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے یہ تکلیف بھی کوئی تکلیف ہے عورت تو اور بھی نہ جانے کتنے درد سہتی ہے۔ یہ تو کچھ بھی نہیں اور اوپر سے اتنی کمزور ہیں آپ تو بچہ کیسے پیدا کریں گی سامنے کھڑی بے لگام عورت نے اپنی زبان کے ایسے جوہر دکھائے تھے دانیں کا چہرہ اٹھانا ہی ناممکن ہو گیا

شکر یہ اب آپ جائیں وہ چند نوٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا
نہیں نہیں شاہ صاحب اس کی کیا ضرورت ہے یہ تو میری خواہش تھی کہ آپ کی بیوی کو میں
اپنے ہاتھوں سے ناک کا چھد کر کے نتھ پہناؤں۔ وہ پیسے لینے سے انکار کرتے ہوئے بولی

نہیں نتھ تو میں خود بنالوں گا آپ نے جتنا کام کر دیا ہے اتنا ہی بہت ہے۔ نین جان ان کو ٹھیکو بولو کیوں کہ ان کے ماہر ہاتھ اگر آج دستیاب نہ ہوتے تو یہ کام میں اپنے ہاتھوں سے سرانجام دیتا انہوں نے تمہیں تکلیف سے بچا لیا۔ وہ بے حد نرمی سے اس کے بال سہلاتے ہوئے بولا

دائین نے سر کے اشارے سے انہیں شکریہ کہا
جیتی رہیں سدا سہاگن رہیں شوہر کا سایہ ہمیشہ سر پر بنا رہے وہ اسے دعائیں دیتے ہوئے بولیں جبکہ
اس کی دعاؤں کے بدلے وہ آمین بھی نہ کہہ سکی۔

○○○○○

اس عورت کے جانے کے بعد عالم نے ایک جھٹکے سے اسے دور کیا تھا
لڑکی اتنی بھی اچھی نہیں لگ رہی ہونا کچھ کر کے میں تمہیں اپنی باہوں میں بھر کر رکھ لوں

حد میں رہو یہ بات مجھے آئندہ بولنے کی ضرورت نہیں پڑے وہ اس سے دور ہوتا دروازہ اندر سے
بند کرتے ہوئے بولا وہ احساسِ شرمندگی سے نگاہیں جھکا گئی اس کو کیا ضرورت تھی اس کے اتنے
قریب کھڑے ہونے کی

کیا ضرورت تھی اپنی تکلیف میں اس کا سہارا لینے کی کیوں بھول گئی تھی کہ وہ اس کا ہمدرد نہیں بلکہ ستمگر ہے۔

وہ سے نظریں چراگھر و اش روم جانے لگی جب عالم کی آواز آئی
رکویہی پر ابھی میں نے تمہیں کہیں جانے کی اجازت نہیں تھی عالم کہتے ہوئی الماری کی طرف آیا
تھا

جب کہ دانیل یہ سوچ رہی تھی کہ یہ بندہ اسے اور کتنا ذلیل کرے گا
وہ اس پر ایک گہری نظر ڈالتا وہ الماری کھول کر ایک چھوٹی سی سرخ ڈبی نکالتا ہوا پلٹا اس نے اس
میں سے ایک خوبصورت چھوٹی سی نتھ نکال کر اس کے سامنے کی دانیل نے بے ساختہ ہاتھ اپنی
ناک پر رکھا تھا

یہ فوراً سے نہیں پہنائی جاتی وہ عورت جو پہنا کر گئی ہے کچھ دن پہی رہنے دیجئے اسے اپنی طرف
بڑھتا دیکھ کر وہ بے چینی سے بولی تھی ابھی اس تکلیف کو سہے وقت ہی کتنا ہوا تھا کہ یہ اور تکلیف
دینے کی کوشش میں تھا

اگر اس کے نام پر یہ انچا ہاکام کر ہی لیا تھا تو ابھی تھوڑا سا تور حم کرے

میں نے تم سے پوچھا۔۔۔؟

نہیں نہ تو پھر زبان کیوں چلا رہی ہو۔۔۔ میں بہتر جانتا ہوں مجھے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں وہ اس کے سامنے رکتا ہے رحمانہ انداز میں بولا

پلیز مت کریں مجھے پہلے ہی درد ہے یہ بہت ہرٹ کرتا ہے وہ اپنے ناک پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی

ہاتھ ہٹاؤ ورنہ جس انداز میں میں کروں گا زیادہ ہرٹ ہو گا وہ جیسے چانس دے رہا تھا اس کا ہرٹ لفظ سن کر دانیل نے ناچاہتے ہوئے بھی اپنا ہاتھ ناک سے ہٹایا عالم نے مسکراتے ہوئے بے حد احتیاط سے اس کی ناک سے وہ چھوٹی سی لونگ نکالیں جو وہ عورت پہنا کر گئی تھی

وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ اس کام میں اسے بالکل تکلیف نہ ہو لیکن یہ درد تو درد تھا اتنی جلدی تو جان چھوڑنے والا نہیں تھا عالم نے بے حد نرمی سے اس کے ناک میں وہ نتھ پہنا ناچاہتی۔

سی۔ کی آواز کے ساتھ ہی اس نے اس کی شرٹ کو تھام لیا تھا ہو بھی گیا بے کار میں اتنا ڈر رہی تھی تم وہ طرح پیچھے ہٹتے ہوئے بھرپور استحقاق سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا

دائین نے اپنی نظریں جھکائی تو اگلے ہی لمحے علم نے اس کی تھوڑی کے نیچے انگلی رکھ کے اس کا
چہرہ دوبارہ اوپر کیا

گڈیہ میں اتری ہوئی نہ دیکھوں اگر مجھے تمہارے چہرے پر یہ نظر نہ آئی تو میں تمہارا چہرہ ہی بگاڑ
دوں گا۔۔ جاؤ اب آرام کرو مجھے بھی آفس جانا ہے

وہ اس سے کہتا آئینے کے سامنے جا کر اپنے کوٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے اس نے ایک نظر اس
کے چہرے پر ڈالی تھی
وہ بہت تھوڑی آواز سی میں رو رہی تھی۔

○○○○○○

جبکہ عالم کے چہرے پر مسکراہٹ تھی ہاں یہ تکلیف دے کر اسے بالکل برا نہیں لگا تھا یہ تو وہ
تکلیف تھی جو اس نے تب بھی دینی تھی جب وہ روحان کی دانی نہ ہوتی
عالم کے نکاح میں آنے کے بعد اسے یہ تکلیف سہنی ہی تھی
مطلب کہ یہ تکلیف تو اس نے اپنی دانی کے لئے بھی رکھی ہوئی تھی تو پھر افسوس کیسا
روناد ہونا تو ایسے مچار کھا ہے جیسے خدا نخواستہ کوئی بہت بڑا ظلم کر دیا ہو۔ اتنی ذرا سی تکلیف پریوں
رو رہی ہوا بھی تو بہت ساری تکلیفیں سہنی ہے
اور خیر سے تمہاری خوبصورتی پر کوئی داغ نہیں لگایا بلکہ تمہاری خوبصورتی کو چار چاند لگائے ہیں

آکر شیشے میں دیکھو اپنی شکل پہلے سے بہتر لگ رہی ہو۔۔ یہ نہیں کہہ پایا تھا کہ وہ بے حد خوبصورت لگ رہی ہے

ہاں وہ کیوں اپنے جذبے اس پر لٹاتا کیوں اظہار کرتا اس سے اپنی باتوں کا بس حقیقت تھی اس کی تصویروں میں چھپی تھی اس نے اب تک اس کی کوئی بھی پینٹنگ نتھ کے بغیر نہیں بنائی تھی لیکن اصل تصویر اس تصویر سے کہیں زیادہ خوبصورت تھی اس کی سوچوں سے زیادہ پیاری لگی تھی۔

اس کے ہاتھ بے چین ہو رہے تھے وہ اسے اپنے سامنے بٹھا کر اس کی خوبصورت سی تصویر بنانا چاہتا تھا

اس کی خوبصورتی جو اتنی محنت کے بعد بھی اپنی تصویر میں بیان نہیں کر پایا تھا اسے سامنے بیٹھا کر وہ کمی پوری کرنا چاہتا تھا۔

لیکن وہ تو تب ہوتا جب وہ اس کی دانی ہوتی یہ تو کوئی اور ہی تھی مکار فریبی دھوکے باز لالچی قاتلہ اس کے ذہن میں اس کے کتنے ہی نام درج تھے

لیکن دل میں بس ایک ہی نام تھا
عالم کی نین

اور یہ تحفہ وہ اسے اپنی شادی کی رات دینے والا تھا اسے دیکھ کر وہ یہ خرید کے آیا تھا جس دن اس سے پہلی بار ملاقات ہوئی تھی جس دن اس نے فیصلہ کیا تھا کہ یہی اس کی زندگی میں شامل ہوگی

ہاں اب اسے وہ اس تحفے کے قابل نہیں سمجھتا تھا اب اس کے دل میں کسی لڑکی کے لئے کوئی جگہ نہ تھی

جسے چاہا دعاؤں میں مانگا وہ ملی بھی تو اس انداز میں کہ ملنے کی چاہت ختم ہوگی
اب وہ کیا کرتا وہ ان چیزوں کا۔ وہ جانتا تھا کہ اب یہ قصہ ختم نہیں ہو سکتا اب یہ کہانی دانی کی
موت کے ساتھ ہی ختم ہوئی تھی

بہت سال پہلے کی بات ہے جب حیدر چاچو نے دادا جان کے سامنے یہ شرط رکھی کہ وہ دوسری
شادی کریں گے دادا جان کے الفاظ یہ تھے کہ جب تک زلیخا مر نہیں جاتی تب تک تمہاری زندگی
میں اور کوئی عورت نہیں آئے گی۔

اور یہی تو ان کی حویلی میں صدیوں سے ہوتا آیا تھا ان کے خاندان کا مرد دوسری شادی صرف اسی
کنڈیشن پر کر سکتا تھا جب اس کی پہلی بیوی مر جائے ورنہ اس خاندان میں کسی بھی مرد کو دوسری
شادی کرنے کی اجازت نہیں تھی

لیکن کوئی نہیں جانتا تھا اس واقعہ کے دو ماہ کے بعد زلیخا چاچی کی لاش ان ہی کے کمرے سے ملے
گی

ان کی موت کے تقریباً پندرہ دن بعد حیدر چاچو نے دوسری شادی کر لی تھی اس کے بعد تراب ہر
انسان سے کٹ گیا اس نے سب کو بتانے کی کوشش کی تھی کہ اس کی ماں مری نہیں ہے اسے مارا
گیا ہے۔

لیکن سب نے اس سے بچہ سمجھا کسی نے اس کی بات پر غور نہیں کیا بلکہ اسے بورڈنگ میں بھیج کر قصہ تمام کر ڈالا

اور یہ رواج آج بھی چل رہا تھا عالم جانتا تھا کہ اگر اسے زندگی میں کبھی بھی دوسری شادی کے لیے فورس کیا گیا تو دانی کو مار دیا جائے گا۔

بے شک آج وہ اس سے نفرت کرتا تھا وہ اس کے ساتھ زندگی کا ایک لمحہ بھی نہیں گزارنا چاہتا تھا لیکن اس کی لاش دیکھنے کی ہمت وہ خود میں نہیں پاتا تھا

وہ اس سے نفرت کا دعویٰ کرتا تھا لیکن اسے اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے دیکھ نہیں سکتا تھا صبح وہ جانتا تھا کہ وہ جاگ رہی ہے اسی لئے تو اسے سنانے کے لیے اس نے کہا تھا کہ وہ مردہ وجود سے انتقام نہیں لیتا

جب کہ حقیقت یہ تھی کہ رات اس کا بخار میں پتتا وجود دیکھ کر وہ خود تڑپ اٹھتا تھا اسکی محبت کی روح اسے جنور رہی تھی وہ ظالم بننا چاہتا تھا اور وہ ظالم بنے گا وہ بہت کوشش کے باوجود بھی اپنی محبت کو دبا نہیں پا رہا تھا لیکن اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ کبھی بھی اس لڑکی پر اپنی محبت ظاہر نہیں ہونے دے گا

○○○○○○

بس للی اب میں تھک چکا ہوں اب مزید تصویریں مجھ سے نہیں بنتی موبائل نیچے کرتے ہوئے وہ بولا تو وہ جو نیو سٹائل میں کھڑے ہو کر تصویر بنانے والی تھی منہ بناگی

مجھے پہلے ہی پتہ تھا آپ سے کچھ نہیں ہوگا ایک تصویر تو بنتی نہیں ہے آپ سے اپنی کمرپہ دونوں ہاتھ رکھے بالکل لڑاکا عورتوں کی طرح بولی تھی

خدا کا خوف کر لالی ایک تصویر صبح سے ڈیڑھ سو تصویریں بنا چکا ہوں اور یہ تعداد تو ان کی ہے جو تمہیں پسند آئی ہے جو تمہیں پسند نہیں آئی وہ تو تقریباً سات سو تھی اب میں تھک چکا ہوں اور مجھے بہت زیادہ بھوک بھی لگی ہے اب مجھ سے اور تصویریں نہیں بنتی چلو کھانا کھاتے ہیں

شیر و اب مینتوں پر اتر آیا تھا کیونکہ اس وقت دوپہر کے ساڑھے تین بج رہے تھے وہ صبح ہلکا پھلکا ناشتہ کر کے ہوٹل سے نکلے تھے

پہلے تو گھومنے میں نے بالکل بھی اندازہ نہ ہوا لیکن اب بھوک سے شیر کی جان نکل رہی تھی اور لالی کو بالکل پروا نہیں تھی اس کو تو صرف اپنی تصویریں بنانے کی فکر تھی

اور ساتھ ساتھ اپنی بے شمار تصویریں سنہا کو بھی سینڈ کر رہی تھی

یا اللہ مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ کو اتنی بھوک لگی ہے پہلے آپ کو کچھ کھلاتے ہیں میرے کیمرو مین پھر آپ میری بہت ساری تصویریں بنائے گا

وہ اس کا ہاتھ تھامتے فائنلی اس پر ترس کھاتے ہوئے بولی شیر و نے شکرانہ انداز میں اس کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے

○○○○○

زایار ہم دونوں لالی اور شیر ادا کے ساتھ کیوں نہیں گئے ہمیں بھی تو ان کے ساتھ چلنا تھا وہ دونوں اس وقت ترکی کے ایک بہت ہی خوبصورت پہاڑ پر بنے چھوٹے سے ہوٹل میں موجود تھے

کیوں تم ان لوگوں کے ساتھ جانا چاہتی تھی مجھے تو لگا کہ تم میرے ساتھ وقت گزارنا چاہتی ہو۔ وہ آئس کریم اس کی جانب کرتے ہوئے بولا

کیا کر رہے ہیں لوگ دیکھ رہے ہیں۔ وہ چہرہ جھکائے اسے بتانے کی کوشش کر رہی تھی بہت سارے لوگ تو انکی جانب متوجہ تھے

تم کیوں شرمناک ہو شرم تو مجھے آنی چاہیے جو اکتیس سالہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سات سال کے بچے کا باپ بھی ہے۔ وہ اس کی حالت سے مزے لیتے ہوئے بولا

زایار ایسا نہ کریں۔ دیکھنے والے کیا سوچ رہے ہوں گے ہمارے بارے میں وہ نظر جھکائے پھر سے اسے سمجھانے لگی

ماشاء اللہ ویری بیوٹی فل کپل۔۔۔ سامنے بیٹھی عورت نے جیسے اس کی مشکل آسان کر دی تھی تھینک یو سوچی۔۔۔ زایار اسے جواب دیتے ہوئے واپس اس کی طرف پلٹا دیکھ لیا سب کیا سوچ رہے ہیں

Güzel kız, kocanın elinden dondurma ye

دوسری ٹیبل پر موجود لڑکی اسے دیکھتے ہوئے پھر سے بولی جب کہ اس کے ہاتھ میں کیمرہ تھا زایار یہ کیا کہہ رہی ہے پازیب نے گھبرا کر زایار کا ہاتھ پکڑا تھا

وہ کہہ رہی ہے

"خوبصورت لڑکی اپنے شوہر کے ہاتھ سے آئسکریم کھالو"

زایار نے سر جھکا کر ہنستے ہوئے بتایا

زایار کیا کر رہے ہیں آپ کیوں مجھے سب کے سامنے شرمندہ کر رہے ہیں چلیں یہاں سے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی یہ سب کچھ اسے بہت عجیب لگ رہا تھا ہوٹل میں جتنے بھی ٹیبل تھے سب لوگ انہی کی طرف متوجہ تھے

کتنی خراب بات ہے پازیب دیکھو ہر کوئی تمہاری طرف متوجہ ہے سب تم کو دیکھ رہے ہیں کہ ایک مسکین سا شوہر اپنی بیوی کو اپنے ہاتھوں سے آئسکریم کھلانا چاہتا ہے اور بیوی اتنے نخرے دکھا رہی ہے

تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے چلو آئسکریم کھالو وہ لڑکی تمہاری تصویر بنانا چاہتی ہے اس نے اسے اس لڑکی کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا

پازیب نے ایک نظر سامنے اس لڑکی کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے اس کی جانب متوجہ تصویر بنانے کے لیے اس کا انتظار کر رہی تھی

وہ شرمندہ سی سر جھکا کر آہستہ سے زایار کے بھڑے ہوئے ہاتھ سے آئسکریم کھانے لگی آپ بہت برے ہیں میں کبھی بھی آپ کے ساتھ واپس یہاں نہیں آؤں گی اس کے ہاتھ سے آئس کریم کھانے کے بعد وہ روٹھے ہوئے انداز میں بولیں تو زایار نے بے ساختہ مسکرا کر اس کا

ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا اور اس کی یہ حرکت اسے مزید شرمندہ کر گئی جبکہ اس کے شرمائے ہوئے روپ کو دیکھ کر ہوٹل میں موجود سب لوگ بھی ہنسنے لگے
شٹی از سوپر پی۔۔۔ سامنے ٹیبل پر موجود ایک بزرگ آدمی نے تبصرہ کیا
تمہیں ایک بات بتاؤ پازیب یہاں پر زیادہ تر عمر رسیدہ لوگ آتے ہیں تاکہ وہ اپنے جیون ساتھی کے ساتھ ان لمحات کو خوبصورت بنا سکے اور یہی لمحات شوہر اور بیوی کے اصل لمحات ہوتے ہیں
جوانہیں اس رشتے کا مطلب سمجھاتے ہیں
اور میں بھی اس اتج میں تمہارے ساتھ یہاں آنا چاہتا ہوں اور تمہیں ہر سال میرے ساتھ یہاں آنا ہوگا

اس نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا یہ بات تو پازیب نے بھی نوڈ کی تھی کہ یہاں زیادہ تر زیادہ عمر کے لوگ تھے اور وہ بھی کیپلز کی صورت میں اس ہوٹل کو

Her zaman genç olan çiftler

کا نام دیا گیا تھا مطلب وہ جوڑے جو ہمیشہ جوان رہتے ہیں
اسے ہوٹل کے بارے میں جان کر بہت خوشی ہوئی تھی۔
اور یہاں موجود لوگوں کی نظروں میں اپنے ساتھی کے لیے اصل محبت تھی
جو وہ اس عمر تک نبھا رہے تھے

پازیب کا دھیان ہوٹل کے جانب تھا جب کہ زایا راب اس لڑکی سے انگلش میں بات کر رہا تھا
پازیب ان پڑھ گوار تو نہیں لیکن اتنی پڑھی لکھی بھی نہیں تھی کہ ان کی باتوں کو آسانی سے سمجھ
جاتی

اس لڑکی نے تصویر اس کی طرف بڑھادی
جس میں زایا رابے حد محبت سے آنسکریم کھلا رہا تھا زایا میں اس لڑکی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے
اسے چلنے کے لیے کہا
زایا اس لڑکی نے ایک تصویر بنائی وہ بھی آپ کو دے ڈالی کیا اس نے یہ تصویر آپ کے لیے بنائی
تھی وہ اس کے ساتھ باہر آتے ہوئے بولی
نہیں ڈرانگ تصویر تو اس نے اپنے لیے بنائی تھی لیکن میں اپنی بیوی کی تصویر کسی اور کو کیوں
دوں اسی لیے میں نے یہ تصویر اس سے لے لی میری بیوی کی تصویر صرف میرے پاس رہنی
چاہیے وہ اس کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے ساتھ لگا کر بولا
ایک تصویر ہی تھی کیا فرق پڑ جاتا۔۔ اس نے کتنے دل سے بنائی تھی اور آپ نے لے لی اس کو
بھلا کیا فائدہ ہو اس تصویر کا۔۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے اس کے ساتھ ہی ہوٹل سے باہر آگئے تھے
سڑک بھیگی ہوئی تھی جب وہ اندر ہوٹل میں بیٹھی تھی تو باہر کا موسم با آسانی دیکھ سکتے تھے
وہ ہوٹل سے زیادہ دور نہیں تھے پر چلتے ہوئے ہی ہاں آئے تھے اس لیے واپس چلتے ہوئے ہی جانا
تھا

اس لڑکی کو تصویر کا کوئی فائدہ نہیں ہوا کیونکہ اس نے میری بیوی کی تصویر بنائی تھی اور میں اپنی بیوی کی تصویر کسی کو بھی نہیں دوں گا جو چیز میری ہے وہ صرف میرے پاس رہنی چاہیے تم آسانی سے چل پاؤں گی یا پھر میں تمہارے لئے سواری کا انتظام کروں وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا

یہاں آپ کو سواری کہاں سے ملے گی یہاں پر تو کوئی ٹیکسی وغیرہ بھی نہیں ہے یہاں سب لوگ میرے خیال میں چلتے ہوئے ہی آتے ہیں آپ نے دیکھا نہیں تھا پہاڑی کے نیچے کی جانب گاڑیاں کھڑی تھی زایار میرے خیال میں یہ بات ان کے رولز کے خلاف ہے۔ کہ گاڑیوں پر آیا جائے اور ویسے بھی اتنی خوبصورت جگہ کو دیکھنے کے لئے گاڑی میں آنے میں کیا مزہ گاڑی میں ٹھیک سے نظر بھی نہیں آتی ہوگی

گاڑی تو یہاں نہیں آسکتی لیکن تمہارے لئے سواری کا انتظام میں کر سکتا ہوں وہ اپنے بازو کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا

نہیں نہیں بالکل نہیں میں اپنے پیروں پر چل لوگئی مجھے سواری کی بالکل ضرورت نہیں ہے وہ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے بولی کیوں کے زایار کا بالکل بھی بھروسہ نہیں تھا

جبکہ اس کے ڈرے ہوئے انداز پر زایار نے ہنستے ہوئے اسے اپنی باہوں میں اٹھالیا بالکل بھی نہیں اگر تم پیدل جاؤ گی تو تھک جاؤ گی پھر میرا کام کیسے ہوگا تمہاری تھکاوٹ افورڈ نہیں کر سکتا میں وہ اس قدر بے باک انداز میں بولا کہ پازیب اپنا چہرہ اس کے سینے میں ہی چھپا گئی

پتہ نہیں کتنی بے شرم روحیں آپ کے اندر قابض ہیں وہ اس کے سینے میں سردیئے بہت مدہم
آواز میں بولی

انہیں بے شرم روح بول کر توہین نہ کرو ورنٹک روحیں ہیں زایا اس کی بات کا مزالیتے ہوئے
بولا

جب کہ اس کے جواب میں پازیب نے کچھ نہیں کہا تھا کچھ کہنے کا فائدہ ہی نہیں تھا
○○○○○○

عاصم سر کہہ رہے تھے کہ آپ کے پاس کچھ نوٹس ہیں وہ آپ مجھے دے دیں پلیز میں کاپی کروا
کے آپ کو واپس کر دوں گی اس نے اپنے کلاس فیلو سے کہا
جی سر نے مجھے کہا تھا یہ لیں میں نے پہلے ہی الگ کر کے رکھ دیے تھے آپ کو پی کروا کے مجھے
کلاس روم میں واپس کر دیجیئے گا

وہ مسکرا کر کہتا اس کلاس کی جانب چلا گیا جب سنیہا نوٹس کو کاپی کروانے کے لیے کینیٹین کی
جانب جانے والی تھی کہ جیسے ہی پلٹی پہاڑ جیسے وجود سے ٹکرا گی
اس سے پہلے کہ وہ گرتی کسی نے سختی سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے بے حد قریب کر
لیا

اس کا بے باک انداز اور اس کا اس قدر اپنے قریب کھڑے ہونا سنیہا کے تو حواس مفلوج کر گیا
اس میں اتنی ہمت بھی نہیں ہو پار ہی تھی کہ وہ سر اٹھا کر اس شخص کو دیکھ پاتی وہ مسلسل اپنی کمر
سے اس کا ہاتھ ہٹانے میں ہلکان ہو رہی تھی

پلیز چھوڑیں مجھے مسٹر یہ کیا بد تمیزی ہے وہ اسے دھکا دیتے ہوئے سے دور کرنے کی ناکام
کوشش کرنے لگی

بد تمیزی وہ ہے جو تم تھوڑی دیر پہلے کر رہی تھی کیوں بات کر رہی تھی اس سے تراب غصے سے
بولا

اور اگلے ہی لمحے اسے خود سے دور کیا وہ گرتے گرتے بچی
کون ہیں آپ اور ہوتے کون ہیں آپ مجھ سے اس طرح سے بات کرنے سے منع کرنے والے
اور اس طرح سے مجھے ٹیچ کیسے کیا آپ نے اس کی آواز سن کر سنیہا کو کچھ یاد آیا تھا لیکن فی الحال
وہ اس بد تمیز شخص کا منہ توڑ دینا چاہتی تھی

میں کون ہوں بہت جلد بتاؤں گا لیکن ایک بات کان کھول کر سن لو اور اپنے اس چھوٹے سے
دماغ میں ڈالو اس یونیورسٹی میں تم پڑھنے کے لئے آئی ہو تو اپنا سارا دھیان پڑھائی کی طرف دو میں
تمہیں فضول کاموں میں الجھتے ہوئے نہ دیکھوں
تمہیں یہاں تک آنے کی اجازت دی ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم اپنی حدود کو اس کرنے
کی کوشش کرو

میں بہت برا شخص ہوں۔ اگر قید کرنے پر آیا نہ تو سانسیں بھی تنگ کر دوں گا۔ جہاں تک بات
ہے تمہیں ٹیچ کرنے کی تو اس کا بھرپور استحقاق رکھتا ہوں میں حد میں رہو خوش رہو گی اگر اپنی
حدود کو اس کرنے کی کوشش کی تو سانس لینے کے لئے بھی ترس جاؤ گی شہزادی تراب نرمی سے
اس کے گال کو دو انگلیوں سے چھوتا پیچھے ہٹا

جبکہ سنیہا اسے حیرانگی سے دیکھ رہی تھی عجیب آدمی تھا اس کی آنکھوں میں سنیہا کو عجیب سی وحشت نظر آئی

اور اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ یہ گھبرا گئی تھی
تم دور رہا کرو اس سے اس کی دوست ہو تو دوست بن کر رہو بہت قریب جانے کی ضرورت نہیں ہے اسکے قریب جانے کا حق صرف میرا ہے

اور تم خیال رکھنا آئندہ غلطی نہیں ہونی چاہیے ورنہ اس یونیورسٹی کا دروازہ دیکھنے کے لئے بھی ترس جاؤ گی وہ اسے ایک بار پھر سے ورن کرتا وہاں سے نکل گیا
کون تھا یہ آدمی اور تم سے اس طرح سے بات کیوں کر رہا تھا سندس اس کے پاس آتے ہوئے بولی مجھے نہیں پتا کون تھا یار میں تو خود اسے پہلی بار دیکھ رہی ہوں لیکن اس کی آواز کہیں سنی سنی سی لگ رہی ہے وہ خود سے الجھتے ہوئے بولی

چلو اس کو چھوڑو یار پہلے کلاس میں چلو تمہیں پتا ہے سراحمد کتنے سخت ٹیچر ہیں ان کی کلاس میں لیٹ ہو جائیں تو بہت ڈانٹ پڑتی ہے وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تو اس نے ہاں میں سر ہلایا لیکن بہت چاہنے کے باوجود بھی اس شخص کو اپنے دماغ سے ہٹا نہیں پائی تھی

○○○○

عالم کے جانے کے بعد وہ ابھی بیڈ پر بیٹھی ہی تھی کہ اچانک کمرہ کھولتے ہوئے صنم اندر داخل ہوئی

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی کہتی صنم نے اس کے منہ پر مارنا شروع کر دیا

تمہاری اتنی ہمت کے تم میرے عالم کے بیڈ پر میں سو رہی ہے کس کی اجازت سے تم نے یہاں بیٹھنے کی جرت کی۔۔۔۔۔

جواب دو خود کو سمجھتی کیا ہوا اگر اس کمرے میں آگئی ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم یہاں کی مالک بن جاؤ گی میں تمہیں جان سے مار ڈالو گی اگر تم نے میرے عالم پر گندی نظر رکھنے کی کوشش کی وہ اس کے بال پکڑتے ہوئے بولی

پہلے بھی اس لڑکی کی وجہ سے اسے اتنا مارا گیا تھا یہ لڑکی کتنی جھوٹی تھی یہ تو دانیل اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی اور اس کے منہ لگنا بھی وہ اپنی انسلٹ ہی سمجھتی تھی وہ اب بھی ناکچھ بھی بولی صرف خاموشی سے اس کی سن رہی تھی

چل اٹھ جلدی سے نکل بہت ہو گیا ڈرامہ آج میں تجھے تیری اوقات بتاتی ہوں صنم اسے دھکا دیتے ہوئے باہر کی جانب لے جانے لگی

صنم یہ کیا کر رہی ہو تم عالم نے اسے کمرے سے نکلنے سے منع کیا تھا نسرین بیگم جو باہر لان میں بیٹھیں تھیں شور سن کر اندر آ گئیں

یہ آرام کرنے کے لئے اس حویلی میں نہیں آئی تائی امی آج میں اسے اس کی اوقات بتانے جارہی ہوں آج میں اسے بتاؤں گی کہ یہ ہماری حویلی میں کیا ہے ہڈ حرام اپنے آپ کو شہزادی سمجھنے لگی ہے وہ زبردستی گھسیٹتی ہوئی کچن میں لے کر آئی تھی

آج سے کچن کے سارے کام تو کرے گی اور اتنا ہی نہیں بلکہ پورے گھر کی صفائی بھی تو نے کرنی ہے۔ رضیہ وہ جو کپڑے میں نے صبح دھونے کے لیے دیے تھے وہ بھی اسے دو اب سے یہی دھویا کرے گی

آج سے سارے کام یہی کرے گی کسی کو کوئی کام بھی ہو گا تو وہ اسی بولے گا اور اگر اس نے کسی کے سامنے آواز اٹھانے کی کوشش کی تو وہ اس کے ساتھ کسی بھی قسم کا سلوک کرنے کا حق رکھتا ہے

اور ایک اور بات اس پر ترس کھانے سے پہلے یاد رکھنا کہ یہ اس گھر کے بیٹے کی قاتل ہے اور تو میری شکل کیا دیکھ رہی ہے چل جا کر کھانا بنا بلکہ اس سے پہلے برتن صاف کر لڑکی راجکماری نہیں ہے تو بلکہ تیری تو اتنی اوقات نہیں ہے کہ تجھے حویلی میں نو کر بنایا جاسکے تو اس حویلی کے نوکروں کی بھی نو کر ہے یاد رکھنا

اور ایک اور بات عالم سلطان شاہ پر صنم حیدر شاہ کا حق ہے اس پر نظر رکھنے سے پہلے ہزار بار سوچ لینا وہ اسے سخت نگاہوں سے گھورتی تیزی سے اپنے کمرے میں جا گھسی نہ جس بیگم فخر یا انداز میں اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھیں جیسے وہ کوئی بہت نیک کام کر رہی ہے

نسرین بیگم نے ایک نظر نہ جس بیگم کو دیکھا جن کی شکل سے صاف لگ رہا تھا کہ ان کو اپنی بیٹی کی یہ حرکت بہت پسند آئی ہے

میں نے کہا تھا نہ بھابھی آپ بے کار میں پریشان ہو رہی ہیں اسے تو میری بیٹی ہی سنبھال لے گی لڑکی چائے کے دو کب بنا کر باہر لان میں بھیج دینا رضیہ ایسے کام سمجھاؤ نہ جس بیگم نسرین بیگم کو باہر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے ملازمہ کو کہتیں اسے چائے کا حکم دیتی باہر نکل گئیں

جبکہ رضیہ جن کو دانی بہت معصوم لگی تھی بہت نرمی سے کام سمجھانے لگی رضیہ بھول گئی ہو کیا۔۔۔؟ صنم بیگم کیا کہہ کر گئی ہیں کہ یہ اس خاندان کے وارث کی قاتل ہے تم اس ناگن سے اتنی محبت سے بات کر رہی ہو اگر حویلی میں کسی بڑے نے دیکھ لیا تو تمہاری نوکری جاتے ایک لمحہ نہیں لگے گا دوسری ملازمہ نے اسے سمجھاتے ہوئے ڈرایا تھا

کیا بتاؤں انیسہ یہ شکل سے تو ایسے نہیں لگتی ایسا لگتا ہے جیسے معصومیت کی تصویر اس حویلی میں اتر آئی ہو بڑا ظلم ہو رہا ہے بچی کے ساتھ اس نے اداسی سے کہا

رضیہ قاتلوں کے ماتھے پر نہیں لکھا ہوتا کہ وہ قاتل ہیں یہ بھی سے مشکل سے ہی معصوم لگتی ہے آہستہ آہستہ پر کھولے گی تو پتہ چلے گا کہ کتنی اونچی اڑائیں ہیں خیر تم ایسے کام سمجھاؤ اور سن لڑکی یہاں کام ختم کر کے باہر آ جانا کپڑوں کا ڈھیر لگا ہے وہ بھی دھونا ہے تو نے

جہاں رضیہ کا انداز نرمی میں لپٹا ہوا تھا وہیں آنیسہ تلوار کا کام کر رہی تھی دانیل نے صرف ہاں میں سر ہلادیا

○○○○○

یار مجھے یہ ایکٹنگ نہیں آتی اور نہ ہی مجھ سے ہو گا یہ کافی مشکل کام ہے یار مجھ سے شاید نہ ہو پائے میرا نام کٹوا دو یہاں سے وہ سندس کی منتیں کر رہی تھی جس نے کسی ڈرامے میں اس کا نام بھی لکھوا دیا تھا

کیونکہ کچھ ہی دن پہلے وہ جب کلاس میں گانے گاتے ہوئے ایکٹنگ کر رہی تھی سندس نے محسوس ہوا تھا کہ وہ ایک بہت اچھی ایکٹر ہے اور بہت اچھی طرح سے ایکٹنگ کرے گی اسی لئے تو جیسے ہی اسے پتہ چلا کہ یونیورسٹی میں ڈراما ہو رہا ہے اس نے فوراً ڈرامے میں اس کا نام لکھوا دیا

سب پتا ہے مجھے تم ایسا اس لئے بول رہی ہو کیونکہ تم نے گھر والوں سے اجازت نہیں مانگی لیکن پریشان ہونے کی ضرورت بھی نہیں ہے یہ ایسا کوئی بڑا ایشو نہیں ہے اور نہ ہی یونیورسٹی سے باہر کے لوگ ہیں

بس کچھ ہی لوگ ہیں تمہاری فیملی میں کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا بے فکر رہو اور ویسے بھی تو تم وکیل بننے والی ہو میں نے یہ تمہیں کھل کر سب کے سامنے بات کرنے کا حوصلہ دینے کے لئے کیا ہے وہ بے حد پیار سے بولی تو سنیہا اسے دیکھ کر مسکرائی

مجھ میں بہت حوصلہ ہے دیکھا نہیں کس طرح کی بولتی کیسے بند کی اس عروسہ کی اس دن کے بعد مجھ سے پنگا نہیں لیا اس نے سنیہا نے اپنی ہمت ظاہر کی تھی۔

جس پر سندس مسکرائی

تمہارا کارڈ کہاں ہے سنیہا اس کے گلے سے کارڈ غائب دیکھ کر پوچھنے لگی
کلاس میں اپنے بیگ کے ساتھ رکھا تھا وہیں رہ گیا اٹھانے کی یاد نہیں رہی کوئی بات نہیں یہاں سے سیدھے کلاس میں ہی جائیں گے
اس نے بے فکری سے کہا تو سندس نے بھی ہاں میں سر ہلادیا

یہ والی تصویر دیکھو کتنی پیاری آئی ہے ہائے ماشاء اللہ اتنی پیاری لگ رہی ہوں میں۔ وہ چاروں
ریسٹورنٹ میں ڈنر کر رہے تھے

لالی تو اسے آج کے سارے دن کی مصروفیات بتا رہی تھی انہیں یہاں آئے چوتھا دن تھا

لالی تو اپنی پسند کی ہر جگہ پر جا کر بہت ساری تصویریں بنوا رہی تھی۔ جبکہ زایار اور پازیب کی
جگہیں الگ تھی

۔ زایار بزنس کے سلسلے میں اکثر ترکی آتا رہتا تھا اس کے لیے وہ اسے ایسی جگہوں پر لے کر جا رہا تھا
جو وہ خود پسند کرتا تھا

کیونکہ پازیب کی تو اپنی کوئی مرضی نہیں تھی نہ تو وہ ترکی کے بارے میں کچھ جانتی تھی اور نہ ہی
پہلے کبھی آئی ہوئی تھی

اسی لئے تو زایار جہاں کہتا وہ خاموشی سے اس کے ساتھ چل پڑتی اور اب تک وہ اسے جہاں جہاں
لے کر گیا تھا وہ ساری ہی جگہیں اسے بے حد پسند آئی تھی

کیوں کہ لالی کی پسند الگ تھی وہ انٹرنیٹ سے اپنے ہی ہوٹل کے آس پاس کی ساری جگہ سرچ کرتی جو سب سے خوبصورت ہوتی وہاں جانے کی ضد کر لیتی اور پھر شیر کو اس سے کسی بھی حال میں وہاں لے کر جانا پڑتا

اور کل تو اس نے حد ہی کر دی تھی انٹرنیٹ سے اس نے ہوٹل کے کافی زیادہ فاصلے پر ایک جگہ دیکھ لی اور پھر ضد پکڑ لی کہ کسی بھی حال میں وہاں جانا ہے

جاتے ہوئے ہی وہ لوگ اتنا زیادہ تھک چکے تھے کہ ان کی واپسی ناممکن ہو گئی اسی لئے رات کو وہی رکنا پڑا

زایار اور پازیب تو پریشان ہو گئے تھے کہ وہ لوگ کسی مصیبت میں نہ پھنس گئے ہوں اور اوپر سے یہاں صرف شیر کا نمبر ہی چل رہا تھا جو اس وقت مسلسل بڑی آرہا تھا

ان کے واپس آنے کے بعد زایار نے سختی سے لالی کو کہا تھا کہ اب وہ فضول کی کوئی ضد نہیں کرے گی اور اگر وہ کرے گی تو شیر ہر گز کی بات نہیں مانے گا

شیر نے تو اس کے حکم پر ایسے سر جھکایا تھا جیسے اس سے فرمانبردار انسان دنیا میں پایا ہی نہیں جاتا

کمرے میں آنے کے بعد لالی نے خوب ناراضگی کا اظہار کیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ آپ کی اس مسکین صورت کو دیکھ کر ادا نے مجھے اتنا ڈانٹا ہے اپنے ہنی مون پر آکر بلا کون ڈانٹ کھاتا ہے

آپ کی وجہ سے مجھے ڈانٹ پڑی اب میں آپ سے بات نہیں کروں گی اور اس کے بعد شیر نے بہت مشکل سے اسے منایا تھا بہت منتوں کے بعد وہ مانی تھی شیر نے تو قسم کھالی تھی کہ اب اسے کچھ نہیں کہے گا

کیونکہ وہ اس کی کیوٹ سی ناراضگی کے لیے اپنا ہنی مون خراب نہیں کر سکتا تھا اور اسے منانے کے بعد ہی اب یہ ہوا تھا کہ اب وہ چاروں ایک ساتھ مل کر ڈنر کر رہے تھے

لالی اتنی زیادہ تصویریں دکھا رہی تھی کہ ایک بات تو گر نٹی تھی کہ لالی یہاں آئی ہی صرف فوٹو بنانے کے لیے تھی

شیر شکل سے جتنا سخت مزاج لگتا تھا اندر سے اتنا ہی مجبور شوہر تھا یہ زایار کا کہنا تھا اور شیر ہنس کر اس بات قبول کر چکا تھا

ڈنر کے بعد زایار نے انہیں چہل قدمی کی آفر کی تو لالی نے صاف انکار کر دیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ پازیب بھی اس کے ساتھ ہی ر کے گی کیونکہ وہ اسے اپنی ساری تصویریں دکھائے گی

اور اسی خوشی میں پازیب نے بھی زایار کا فون لے لیا تھا کیونکہ اس میں بھی بہت ساری تصویریں تھیں جو زایار نے اس کی بنائی تھی۔

اور اب وہ بے حد سکون سے اپنی مستی میں مگن تھی جب کہ شیر اور زایار دونوں ہی ہوٹل سے باہر نکل چکے تھے

○○○○○

زایار ایک بات پوچھوں برا نہیں مناؤ گے۔۔۔۔۔!
میرا مطلب ہے یہ مت سوچنا کہ میں تمہاری پرسنل لائف میں انٹرفیر کر رہا ہوں بس ایک سوال تھا میرے ذہن میں جو تم سے پوچھنا چاہتا ہوں

تم کب سے اتنی لمبی تمہید باندھنے لگے شیر جو بھی ہے کھل کر کہو اس نے مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا

یار میں پچھلے کچھ وقت سے نوٹ کر رہا ہوں کہ تم بے حد خوش رہنے لگے ہو جب سے پازیب تمہاری زندگی میں آئی ہے تمہاری خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہے

میں تمہیں مکمل محسوس کرنے لگا ہوں سات سال سے جو کمی تمہاری زندگی میں تھی ایسا لگتا ہے جیسے پازیب کے آنے سے پوری ہو گئی تو کیا بریرہ نے کبھی اس رشتے کو نبھانے کی کوشش نہیں کی یا تم نے ہی اس کے جذبات کی قدر نہیں کی

مجھے سمجھ نہیں آرہا پلیز برامت ماننا شاید میں بہت زیادہ پرسنل ہو رہا ہوں لیکن سات سال میں مجھے بریرہ کی محبت میں سے کوئی کمی نظر نہیں آئی کہ تم کسی اور کی محبت تلاش کرو

وہ کتنے دنوں سے خود پر کنٹرول کر رہا تھا آج اس سوال کو پوچھ ڈالا نہیں شیر تم پورا حق رکھتے ہو مجھ سے کچھ بھی پوچھنے کا تم صرف میرے کزن نہیں میرے دوست میرے بھائی ہو میں تم سے اپنی ہر بات شیر کر سکتا ہوں لیکن کچھ باتیں ایسی بھی تھی جو میں نہیں بتا پایا

کیونکہ سوال میرے چاچو کی تربیت پر آ جاتا تھا۔ زایار آہستہ آہستہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولا تو شیر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

اگر تم مجھے اس قابل نہیں سمجھتے کہ اپنا راز مجھے بتاؤ تو اس اوکے میں فورس نہیں کروں گا شیر نے مسکرا کر بات ختم کرنی چاہی

ہادی میرا بچا نہیں ہے شیر وہ کوئی سات ماہ کا بچہ نہیں ہے وہ بھی ایک مکمل صحت یاب بچہ ہے
- اس کے کہنے پر وہ بول اٹھا

مطلب ہادی-----تمہارا-----یہ تم کیا کہہ رہے ہو-----؟
ہادی تمہارا بچہ نہیں-----؟ یہ تم-----! مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہادی سات ماہ کا بچہ تھا تبھی تو اتنا
زیادہ بیمار تھا مرتے مرتے بچا-----

وہ مرتے مرتے اس لیے بچا کیوں کہ بریرہ نے اسے اپنی پریگنسی کے دوران چھ بار مارنے کی
کوشش کی تھی

وہ اسے اپنے وجود کے اندر ہی ختم کر دینا چاہتی تھی
تم شاید یقین نہیں کرو گے وہ میرے دوست حارث کا بچہ ہے میرا دوست میرا بچپن کا یار

حارث اور بریرہ یونی میں ملے تھے چاچو نے اس دوران بریرہ کا خرچہ بند کر دیا تھا کیونکہ وہ ڈر گز
لینے لگی تھی۔

چاچو کو لگا کے وہ اس کا خرچہ بند کر دیں گے تو شاید وہ یہ کام چھوڑ دے گی اسی لیے چاچو نے ایسا کیا لیکن انہیں بالکل اندازہ نہیں تھا کہ بریرہ اس حد تک گر جائے گی کہ وہ یونیورسٹی کے لڑکوں کو خود کو استعمال کرنے کے لئے دے دے گی اس نے اپنا آپ اس نشے کے لیے بیچ دیا

تب حارث یہ سب کچھ نہیں جانتا تھا وہ بریرہ سے محبت کرنے لگا تھا اور اس سے شادی کرنا چاہتا تھا اس نے بریرہ کو پرپوز کیا تو اس نے بھی شادی کے لیے ہاں کر دی

لیکن پھر چاچو کو جب پاکستان آنا پڑا تو بریرہ ان کے ساتھ ہی یہ آگئی تب اس نے حارث کو یہ کہہ کر بریک اپ کر لیا کہ وہ اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی اور اس ریلیشن شپ کو لے کر سیریس نہیں تھی

تم تو جانتے ہو نا وہ کس طرح کا انسان تھا وہ جس کو بہت چاہتا تھا اس کے لیے ہر حد پار کر جاتا تھا بریرہ کے لیے بھی اس نے ہر حد پار کر دی

میں نے اسے تڑتے دیکھا ہے میں نے اسے بریرہ کے لئے آنسو بہاتے دیکھا ہے اس کے لیے اسے مرتے دیکھا ہے

وہ اس کی منت کرتا تھا صرف ایک بار ملاقات کرنے کے لیے لیکن بریرہ بے حس بنی رہی اس سے ایک بار حادث کی آخری سانسوں کی خاطر بھی ملاقات نہ کی حادث مر گیا میرے سامنے وہ دم توڑ گیا تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے کہ جس کمرے میں حادث رہتا تھا اس کمرے کی دیواروں پر آج بھی بریرہ کا نام لکھا ہے

میں نے اس رشتے کو نبھانے کی بہت کوشش کی اور خاص کر تب جب مجھے یہ پتہ چلا کہ بریرا حادث کے بچے کی ماں بننے والی ہے میں حادث کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا بس مجھے میرے دوست کی آخری نشانی چاہیے تھی لیکن وہ اسے مجھ سے چھین لینا چاہتی تھی

اس نے چھ بار سے مارنے کی کوشش کی زہریلا یہاں تک کہ ایسی دوائی کھاتی رہی کہ ہادی مر جائے لیکن وہ خدا کا تحفہ تھا اسے دنیا میں آنا تھا اسے میرے لئے دنیا میں آنا تھا حادث کی آخری نشانی بن کر آنا تھا

مجھے لگا تھا کہ میں بریرہ کے ساتھ زندگی گزار سکتا ہوں میں اس کے ساتھ اس رشتے کو نبھا سکتا ہوں اور میں نے کوشش بھی کی تھی میں نے بریرہ کو کہا کہ ہم ہادی کے ساتھ مل کر زندگی کی

شروعات کریں گے جس میں اور کوئی نہیں ہوگا میں نے اس سے وعدہ کیا کہ میں اسے بہت خوش رکھوں گا اسے کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دوں گا لیکن تم جانتے ہو اس نے کیا کہا۔۔۔!

اس نے کہا کہ ہادی کے ساتھ ہوتے ہوئے وہ میرے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی کہ اس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ ہادی کو یا تو مار دو یا کسی یتیم خانے میں پھینک آؤ کیونکہ اب اسے وہ نہیں چاہے لیکن وہ میرا بیٹا ہے

میں اسے خود سے دور نہیں کر سکتا وہ میری جان میں نے بریرہ کے ساتھ ہر ممکن طریقے سے یہ رشتہ نبھانے کی کوشش کی لیکن اس نے ہادی کو دودھ میں زہر دیکر مارنے کی کوشش کی اس دن میں ہمت ہار گیا

میں ہمت ہار گیا میں سب جانتا ہوں وہ کیسی ہے وہ کون ہے وہ ایسے ڈرامے کر کے سب کو میرے خلاف کرتی ہے مجھے سب پتا ہے اس نے پازیب اور میرے رشتے کو خراب کرنے کی کوشش کی لیکن میں چپ ہوں میں چپ ہوں کیوں کہ میں نے چاچو سے مرتے ہوئے وعدہ کیا تھا چاہے جو بھی ہو جائے میں اسے چھوڑوگا نہیں

چاچو نے اپنے آخری وقت میں مجھے قسم دی تھی انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ میری بیٹی کا ساتھ نبھانا۔

وہ بگڑ چکی ہے اپنا اصل کھو بیٹھی ہے لیکن وہ ہمارے خاندان کی عزت ہے اگر وہ تمہارے نکاح میں رہے گی تو ایسا کوئی کام نہیں کرے گی جو ہمارے خاندان کی عزت پر حرف آنے دے

لیکن اگر تم نے اسے چھوڑ دیا تو وہ ہر حد پار کر جائے گی ایک یہی وجہ ہے کہ میں اسے طلاق نہیں دے پارہا میں نے چاچو سے وعدہ کیا تھا چاہے جو بھی ہو جائے میں خود اسے طلاق نہیں دوں گا لیکن اگر بریرہ اس رشتے کو ختم کرنا چاہے تو میں اسے اپنے ساتھ باندھوں گا بھی نہیں

لیکن اس کا جنون دیکھ کر وہ پہلے ہی سمجھ چکے تھے چاہے جو بھی ہو جائے وہ مجھ سے طلاق نہیں مانگے گی

وہ ہمیشہ لا حاصل چیزوں کی طرف بھاگتی ہے جیسے حاصل نہیں کر پاتی اس کے لیے پاگل ہو جاتی ہے اس کے لیے ہر حد پار کر جاتی ہے

اور میں اس کا حاصل نہیں ہوں میں جانتا ہوں جس دن اس نے مجھے حاصل کر لیا اس دن اس کو بے زار ہونے میں بھی زیادہ وقت نہیں لگے گا۔

یہ انسانی فطرت ہے اور انسان اس چیز کے پیچھے بھاگتا ہے اس کی قدر کرتا ہے جسے وہ حاصل نہیں کر پاتا اور اگر اسی چیز کو حاصل کر لے تو اس کی قدر کھودیتا ہے اور اس بات کو میں شادی کے بعد سمجھ گیا تھا

اگر بریرہ میرے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کرتی اگر وہ میرے ساتھ ایک پرسکون زندگی گزارنے کی خامی برہتی مجھے کبھی بھی دوسری شادی کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی

میں نے جب جب بریرہ کے لیے ایک پرسکون زندگی کا فیصلہ کیا اس نے میری امیدوں پر پانی پھیر دیا

اسے سوائے میرے اور کچھ نہیں چاہیے

اسے نہ گھر والوں سے مطلب ہے نہ اپنے بچے سے مطلب ہے اور نہ ہی کسی اور چیز سے جس دن اس نے مجھے حاصل کر لیا وہ مجھ سے میرے ہر رشتے کو الگ کر دے گی اور زایا سکندر شاہ اپنے رشتوں کے لیے جیتا ہے

جہاں تک پازیب کی بات ہے تو اسے دیکھتے ہی میرے دل نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس لڑکی کو میں اپنی زندگی میں شامل کروں گا

سات سال سے بریرہ مجھے استعمال کرتی آئی تھی اس کے لئے میں نے اسے استعمال کر لیا لیکن مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ کوئی ایسا کام کرے گی اس نے پازیب کو خودکشی کرنے پر مجبور کر دیا ہے شیر و

کیا کوئی لڑکی اتنی گر سکتی ہے کہ کسی کی پاکدامنی پر ایسا گھٹیا الزام لگا کر اسے خودکشی جیسی حرام موت کا راستہ دکھا دے

پازیب میری محبت ہے میں اس کے ساتھ بہت خوش ہوں۔ بریرہ کے حصے میں بس انتظار ہی لکھا ہے شیر و وہ کبھی میری محبت نہیں بن سکتی
میرے اس کے رشتے کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ اگر میں نے بریرا کو چھوڑ دیا تو وہ ہادی کو مجھ سے دور کر دے گی کیونکہ قانونی طور پر ہادی کا مجھ سے کوئی رشتہ نہیں ہے اور بریرا کے پاس اس بات کا ثبوت ہے کہ ہادی میرا نہیں بلکہ حارث کا بیٹا ہے

اور میں جانتا ہوں کہ وہ مجھے حاصل نہ کر پانے کا انتقام میرے بیٹے سے لے گی اس کے ساتھ یہ رشتہ نبھانا میری چاہت نہیں بلکہ میری مجبوری ہے

وہ صرف سکندر شاہ کی بہو ہے میرا اور بریرہ کا تعلق کاغذی ہے ایک سمجھوتا ہے لیکن میرا اور
پانزیب کا تعلق محبت ہے وہ میرا عشق ہے جنون ہے

وہ میری زندگی کی ہر خوشی ہے اسے پا کر ایسا لگتا ہے جیسے الگ دنیا میں ہوں جیسے ایک الگ محبتوں
کا جہان آباد کر لیا ہے

اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔ شیر نے مسکراتے ہوئے اپنے گلے سے لگایا
اسے نہیں پتا تھا بریرہ کیسی ہے لیکن یہ جانتا تھا کہ زاید کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا
زاید کی باتوں میں اس کے انداز میں حقیقت تھی
اس حقیقت پر شیر کو یقین تھا

○○○○

تایا ابو کیا میں کمرے میں آ جاؤں۔۔۔ بریرہ کمرے کے باہر کھڑی ان سے اجازت مانگ رہی تھی
سکندر شاہ اسے دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتے اسے اندر آنے کی اجازت دی تو وہ کمرے میں
داخل ہوتی ان کے سامنے آ بیٹھی

تم سے کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں بریرہ مجھے بالکل ٹھیک ٹھیک جواب چاہیے ان کا لہجہ تھوڑا سخت تھا

میں نے آپ کو کوئی غلط جواب دیا ہے جو آپ ٹھیک ٹھیک جواب کی امید کر رہے ہیں اس نے ہنستے ہوئے ان کا سخت انداز دیکھا اسے کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا

مجھے یہ بتاؤ بریرہ کے تم نے پرانی حویلی کے پیچھے جو جگہ تھی اسے کیوں بیچا اور کس کی اجازت سے بیچا تمہیں اندازہ ہے اس جگہ کی کیا قیمت تھی اگر اندازہ نہیں ہے تو میں بتا دیتا ہوں وہ جگہ کم از کم 45 کروڑ کی تھی

اب تم میرا وقت ضائع کئے بغیر بتاؤ کہ تم نے وہ زمین کس کو اور کب بیچی ہے اور تم نے ایسا کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے مجھ سے یا صفر یازار سے بات کیوں نہیں کی۔۔۔؟

تمہیں یہ حق کس نے دیا کہ تم بنا ہم سے پوچھے کوئی بھی زمین اٹھا کر بیچ دو ان کا لہجہ اتنا سخت تھا کہ بریرا بڑی طرح سے گھبرا گئی

لیکن پھر گہری سانس لیتے ہوئے بولی
تایا ابو شاید آپ کو یاد نہیں ہے لیکن وہ زمین میرے بابا کی تھی یہ بھی آپ کے ہی الفاظ تھے کہ بابا کی ہر چیز پر ان کے جانے کے بعد میرا حق ہے آپ مجھ سے اس طرح سے سوال کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے

وہ میری چیز تھی تایا ابوا گر میں نے بیچ دی تو کیا ہو گیا کیا میں اپنی چیزوں کو اپنی مرضی سے بیچنے کا حق بھی نہیں رکھتی۔۔۔؟

یا آپ لوگ بابا کی کسی چیز پر میرا کوئی حق نہیں سمجھتے وہ تلخ لہجے میں بولی تھی لیکن آخر میں اپنا لہجہ افسردہ کرتے ہوئے اپنی آنکھوں میں نمی لے آئی

میرا یہ مطلب نہیں تھا بریرہ میں تمہیں بس یہ بتا رہا ہوں کہ تم نے جو کام کیا ہے بالکل غلط ہے تم نے یہ زمین 17 کروڑ میں وہ زمین بیچ دی جبکہ اس زمین کی قیمت کم از کم 45 کروڑ تھی

کہاں کئے ہیں تم نے وہ سارے پیسے تمہیں ایسی بھی کیا ضرورت پڑ گئی کہ تم ہمیں کہنے کی بجائے اپنی زمین بیچنے پر آگئی ہو۔۔۔؟

تم نے ہماری خاندانی زمین بیچ دی تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے کہ ہم اپنی خاندانی زمین کبھی بھی نہیں بیچتے یہ ہمارے بزرگوں کا سرمایہ ہیں

اگر تمہیں پیسوں کی ضرورت تھی تو تم ہم سے کہتی زایار سے کہتی اور تمہارے اپنے بینک اکاؤنٹ میں سات آٹھ ماہ پہلے میں نے 20 کروڑ کی اکاؤنٹ رکھی تھی

جو کام ہم نے تمہارے بابا کے نام پر شروع کیا تھا دبئی میں اس کی کامیابی کے بعد اب وہ پیسے بھی تمہارے اکاؤنٹ میں نہیں ہیں اگر تم نے وہ پیسے خرچ نہیں کیے تو کہاں گئے تمہارا سارا خرچہ تو زایارا اٹھاتا ہے پھر تمہارے پیسے کہاں گئے کہ تمہیں زمین بیچنے کی ضرورت پڑ رہی ہے

اس کاروتاد ہوتا انداز بھی سکندر شاہ کو نرم نہیں کر پایا تھا یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں تھی جسے وہ یوں نظر انداز کر دیتے

ایم سوری تایا اب مجھے آپ کو بتادینا چاہیے تھا کہ میری ایک دوست نے اپنا کاروبار شروع کیا ہے اس کو انویسٹمنٹ کے لئے پیسے چاہیے تھے وہ کافی ٹائم سے میری منتیں کر رہی تھی ویسے بھی میرے پیسے بیکار پڑے ہوئے تھے کسی کے استعمال میں نہیں تھے تو میں نے سوچا اس کی مدد کر دیتی ہوں

لگتا ہے میں نے غلط کیا مجھے آپ سے پوچھے بغیر ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا آئی ایم سوری تایا ابو مجھے پہلے آپ کو اعتماد میں لینا چاہیے تھا مجھے ایسا قدم بالکل نہیں اٹھانا چاہیے تھا

پلیز مجھے معاف کر دیں میں اس سے پیسے واپس لینے کا کہتی ہوں۔ میں اس سے کہہ دوں گی کہ میرے تایا ابو کو یہ سب کچھ قبول نہیں تم اپنا انتظام خود کر لو آپ لوگ بزنس کرتے ہیں تو میں نے سوچا کہ میں بھی بزنس کر لیتی ہوں

ویسے بھی مجھے ان پیسوں کی ضرورت نہیں تھی تو بزنس کرنے کا شوق پورا کرنے لگی بس یہی سوچا کہ جیسے آپ لوگوں کو آپ کی لگائی ہوئی اماؤنٹ ڈبل ہو کر ملتی ہے مجھے بھی مل جائے گی زایار کو تھوڑا فائدہ ہو جائے گا

اس کا الجھا ہوا انداز اپنے آپ ہی سیدھا ہونے لگا تھا وہ اداکاری میں ماہر تھی اور یہاں بھی اس نے اپنی اداکاری دکھالی تھی

اس کی ضرورت نہیں ہے اب تم نے نے پیسے لگا دیے ہیں تو ٹھیک ہے لیکن آئندہ خیال رکھنا دنیا دھوکے باز لوگوں سے بھری پڑی ہے وہ تمہاری رقم ہے تو اسے جہاں چاہو لگا سکتی ہو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے

مگر آئندہ ایسا کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے تم ہم سے پوچھو گی کیونکہ یہ حرکت کر کے تم نے کوئی اچھا کام نہیں کیا ہے اگر تم نے زیار سے مشورہ کیا ہوتا تو شاید تمہیں ایسا نہیں کرنے دیتا

ہمیں نہ سہی لیکن آئندہ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے زیار سے بات ضرور کرنا
فلحال جاؤ اور وہ پیپر زلے کر آؤ جو تم نے پراپرٹی بیچی ہے ہمیں وہ واپس چاہیے وہ ہماری خاندانی
زمین ہے

ہم اسے غلط ہاتھوں میں جاتے نہیں دیکھ سکتے تو وہ پیپر زلا کر ہمیں دو تاکہ ہم اپنی زمین واپس لے
سکیں ان کا انداز اب بھی سخت تھا وہ صرف ہاں میں سر ہلاتی باہر نکل گئی

○○○○○○○

اب تک اس زمین کا کسی کو خیال نہیں آیا اب میں نے بیچی تو سب کو یاد آ گیا کہ خاندانی زمین تھی وہ
بڑ بڑاتی تیزی سے فائل ڈھونڈ رہی تھی

وہ تو شکر ہے کہ اس کے پیسے مکمل ہو گئے اور وقت رہتے اس نے جھوٹ بول دیا ورنہ دانی نے تو
اسے اچھا خاصا بلیک میل کر رکھا تھا اب دانی کا بلیک میلنگ کا اندازہ بھی چینیج ہو چکا تھا

اس کے پاس اس کے بہت سارے وائس میسجز تھے جس میں اس نے کہا تھا کہ روحان کو بے وقوف بناتی رہو۔۔۔۔۔ اپنی محبت کا گیم کھیلتی رہو۔۔۔۔۔ اسے آسانی سے اس جال سے باہر مت نکلنے دینا

دانی کے پاس ریکارڈنگ موجود تھی اور بہت سارے میسجز اور اس نے دھمکی دی تھی کی اگر اسے مزید پیسے نہ دیے تو وہ یہ سارے میسجز ایار کو بھیج دے گی اور اسی کے لیے اس نے وہ زمین بیچی تھی تاکہ وہ سارے پیسے اس کو دے سکے لیکن ابھی اسے زمین بیچے ہفتہ بھی نہیں ہوا تھا کہ اس کا بھانڈا پھوٹ گیا

وہ تو شکر ہے کہ اس نے جھوٹ بول دیا کہ اس نے اپنی کسی سہیلی کے ساتھ بزنس میں لگائے ہیں پیسے اور تایا ابو کے سامنے اس کا کام بن گیا اگر ایار ہوتا تو وہ اس بات کی تفصیل تک جاتا

یہ آخری بار تھا جب وہ دانی کو پیسے بھیج رہی تھی اس کے بعد اس کی جان چھوٹ جاتی۔ اور اس کے بعد اس نے پازیب کا قصہ بھی تمام کر دینا تھا اب وہ پازیب کو لے کر ریلیکس نہیں رہ سکتی تھی پازیب کے بدلے ہوئے انداز اس پر بہت کچھ ظاہر کر چکے تھے

ooooo

وہ بہت زیادہ تھک چکی تھی صبح سے وہ سکون کا سانس تک نہیں لے پارہی تھی ایک کام ختم نہیں ہوتا کہ دوسرا شروع ہو جاتا

وہ بے کار بیٹھنے والوں میں سے تو ہر گز نہیں تھی لیکن اتنا زیادہ کام بھی اس نے کبھی نہیں کیا تھا

وہ ابھی بھی اپنے کام میں مصروف تھی جب اچانک چاچی اس کے پیچھے آکر بولیں
لڑکی کام ہوا یا نہیں ان کا اتنا کہنا تھا کہ وہ ڈر کر پیچھے مڑی جب اس کے ہاتھ میں موجود گرم پانی
کا بول چاچی کے پیر پر جا گرا

ہائے جلاؤ الا ہائے مارڈالاروحان کے ساتھ ساتھ کیا مجھے بھی قتل کرنا چاہتی ہے
لڑکی یہی سکھایا ہے تجھے تیرے ماں باپ نے
یا صرف لڑکوں کو اپنے پیچھے لگانا ہی آتا ہے تجھے

مجھے معاف کر دیجئے آنٹی میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا وہ ان کے قریب بیٹھی ہوئی زمین پر کہنے
لگی

آپ فکر نہ کریں یہ ٹھیک ہو جائے گا پانی اتنا بھی گرم نہیں تھا زیادہ نہیں لگا ہو گا وہ تو ملازمہ نے سالن میں زیادہ پانی ڈال دیا تھا میں نے کم کرنے کے لیے نکال دیا یہ پانی تو بہت ٹائم سے یہاں پر رکھا ہوا تھا اب تو کھانا بھی تقریباً تیار ہو چکا ہے

اب تک تو یہ پانی ٹھنڈا بھی ہو گیا تھا وہ اپنی صفائی پیش کرتی ہوئی بولی جب اگلے ہی لمحے چاچی نے ایک زوردار چاٹا اس کے منہ پر دے مارا

تو میں جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔۔!

۔ تو سچی ہے۔۔۔ میرا سارا پیر جلا دیا اور اب جھوٹی کہانیاں بنا رہی ہے مکار
چاچی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے جان سے مار ڈالے

بی بی جی دانیں ٹھیک کہہ رہی ہیں اب تو کھانا بھی تیار ہو گیا ہے یہ پانی تو اس نے تب نکال کر رکھا تھا رضیہ نے تھوڑی سی حمایت کرنے کی کوشش کی

رضیہ لگتا ہے تجھے تیری نوکری پیاری نہیں ہے اور اس کا علاج تو عالم آکر کرے گا وہ بتائے گا تجھے کہ میرا پیر جلا یا ہے یا نہیں۔۔۔ وہ غصے سے پیر پھٹکتی وہاں سے اندر چلی گئیں

جبکہ دانیل کو اس بات کی ہی پریشانی ہونے لگی تھی کہ شاید سچ میں ان کا پیر زیادہ جل گیا تھا لیکن ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا

دانیل بیٹا سارا کام ختم ہو گیا ہے اب جاؤ تم بھی کمرسیدھی کر لو صبح سے ایک لمحہ بھی آرام سے نہیں بیٹھی ہو تم رضیہ اس معصوم پر ترس کھاتے ہوئے بولی

پریشان مت ہوں انہیں تو ڈرامے کرنے کی عادت ہے یہ ماں بیٹی بس ایک انسان سے ضد لگالیں تو اسے قبر میں جانے تک معاف نہیں کرتیں

بتا نہیں انعم بیٹا کس پر چلی گئی ہے وہ تو ان کی اولاد لگتی ہی نہیں بلکل الگ طبیعت ہے اس کی وہ انعم کا ذکر کرتے ہوئے بولی تو اسے بھی وہ پیاری سی لڑکی یاد آئی تھی یہاں آنے کے بعد وہ پہلی لڑکی تھی جس نے گھر میں اس سے اچھے سے بات کی تھی لیکن آج اسے پتہ چلا تھا کہ وہ یہاں پر نہیں رہتی بلکہ وہ اپنے ہو سٹل میں رہتی ہے اور صرف اتوار کو ہی یہاں آتی ہے

آنعم کے بارے میں بات کرتے ہوئے اسے بھی اچھا لگا تھا جب رضیہ نے اسے بتایا کہ بچپن میں جب اس کا نام اب رکھا گیا تو اس کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی۔

لوگوں نے بیماری اس کے نام پر ڈال دی کہ اس کے نام کی وجہ سے اس کی طبیعت خراب ہوئی ہے اور یہ لوگ اس بات کو ماننے والے تھے تو انہوں نے اس کا نام بدل کر انعم رکھ دیا یہ الگ بات ہے کہ یونیورسٹی کا لجز میں اس کا دوسرا نام چلتا رہا ہے

کیوں کہ جب اس کا نام بدل گیا وہ چار سال کی ہو چکی تھی اور برتھ سرٹیفکیٹ اور سکول کے داخلہ فارم پر اس کا نام اصل ہی تھا عالم اس بات کو مانتا نہیں تھا اس لیے نام بدلنے نہ دیا

اسی لئے اس کے اس کے سکول کالج یہاں تک کہ یونیورسٹی کی لڑکیاں بھی اسے اس کے اصل نام سے ہی جانتی تھی

اور اس بات سے وہ خود بھی بہت چڑتی تھی کہ اس کے دو نام ہیں رضیہ یہ بتاتے ہوئے ہنس رہی تھی اور یہاں آنے کے بعد یہ پہلی بات تھی جو اسے بھی مسکرا نے پر مجبور کر گئی

لیکن اسے ہر گز پتا نہیں تھا کہ اس کی مسکراہٹ کسی کے دل میں کانٹے کی طرح چھب رہی ہے صنم نے آکر اسے خوب ساری باتیں سنائیں

یہاں تک کہ رضیہ سے بھی کہہ دیا کہ لگتا ہے تمہیں روحان کی موت کی بہت زیادہ خوشی ہو رہی ہے

اسی لئے تو اس کی قاتلا کے ساتھ مل کر ہنس رہی ہو

اس کے بعد رضیہ نہ نہ کرتی رہی اور صنم کے منہ میں جو کچھ آیا وہ بولتی چلی گئی۔ اس نے تو اتنا بھی سوچا کہ سامنے کھڑی عورت نے اس کی کتنی خدمت کی ہے اور اب کہیں جا کر اسے آرام کرنے کا موقع ملا تو چاچی کا پیر جل گیا وہ یہی سوچتی کمرے میں آئی تھی کہ اب پتا نہیں اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے

○○○○○

بی بی پیر تو آپ کا تھا کافی زیادہ جل گیا ہے ڈاکٹر انہیں دوائی لگاتے ہوئے بتا رہا تھا جبکہ چاچی اپنے چہرے پر دوپٹہ رکھے روئے جا رہی تھیں

ڈاکٹر کے جانے کے بعد وہ ان کی خیریت معلوم کرنے کمرے میں آیا تو چاچی نے اسے اور ہی کہانی سنا ڈالی

آپ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ دانیل نے جان بوجھ کر آپ کے پیروں پر گرم پانی گرا کر آپ کا پیر جلایا ہے عالم یقین تو نہیں چاہتا تھا لیکن چاچی کا پیر بہت زیادہ جلا ہوا تھا

آپ کو کیسے یقین آئے گا عالم وہ لڑکی جتنی معصوم دیکھتی ہے اتنی ہے نہیں ہر انسان کے سامنے
اس نے الگ چہرہ لگا رکھا ہے اس نے مجھ پر اتنے بے بنیاد سوالات اٹھائے اس نے اتنی گندی
باتیں کی میرے اور انعم کے بارے میں لیکن آپ کو یقین نہیں آیا

دادا جان کے سامنے اس نے اتنی زیادہ بد تمیزی کی لیکن آپ نے یقین نہیں کیا
اب امی کا پیر جلا دیا آپ نے کون سا یقین کرنا ہے سچ تو یہ ہے کہ اس کی خوبصورتی نے آپ پر اثر
کر دیا ہے آپ کو اپنے ہی گھر والے دکھائی نہیں دیتے

اور ناہی آپ کو اس بات سے فرق پڑ رہا ہے کہ وہ لڑکی روحان کی قاتل ہے صنم تیزی سے کہتی
آواز بلند کر گئی تھی

زبان کو لگام دو صنم تمہارا انداز مجھے ہر گز پسند نہیں ہے اور تمہیں بہت بار کہہ چکا ہوں کہ میرے
نام کے ساتھ بھائی کا لفظ استعمال کیا کرو تمہاری یہ بے ادبی میں آئندہ برداشت نہیں کروں گا

اور جہاں تک سوال ہے اس لڑکی کا اگر تو اس نے یہ کیا ہے تو اسے اس کی سزا ضرور ملے گی اس
نے ملازمہ کو اشارہ کیا کہ دانیل کو کمرے سے بلا کر لائے اور خود گھر کی پچھلی جانب چلا گیا

اسے یہاں کیوں بلایا گیا تھا بالکل اندازہ نہیں تھا لیکن عالم نے بلایا تھا تو یقیناً شکایت اس تک پہنچ چکی ہوگی

وہ اس جانب آئی یہاں ایک برآمدہ سا بنا ہوا تھا جہاں سفید ماربل کے پتھر لگے تھے اس میں صرف ایک ہی کرسی تھی جس پر عالم شان بے نیازی سے بیٹھا ہوا تھا

تھوڑے فاصلے پر دو ملازمائیں کھڑی تھیں جب کے صنم بھی وہیں پر تھی عالم نے ملازمہ کی طرف دیکھا تو وہ کسی طوطے کی طرح بولنے لگی

جی صاحب جی ہمارے سامنے ہی اس نے بی بی جی کے پیر پر گرم پانی گرا دیا وہ پانی بہت گرم تھا کھولتا ہوا پتہ نہیں اس نے کس نیت سے نکال کے رکھا تھا کہ جیسے بی بی جی آئیں اس نے پانی ان کے پیروں میں گرا دیا۔ انیسہ نے اس کے آتے ہی بولنا شروع کر دیا تھا وہ تو حیران سی کھڑی انیسہ کو دیکھ رہی تھی

آج سارا دن اس عورت نے اسے بے حد ستایا تھا

ابھی وہ اپنی بات ختم نہیں کر پائی تھی کہ دوسری ملازمہ جس کو سارا دن اس نے صرف ایک بار دیکھا تھا وہ بھی بولنے لگی

صاحب جی بی بی جی کا پیر جلا کر ان کے وہاں سے جانے کے بعد یہ ہنس رہی تھی پتہ نہیں کونسی خوشی ملی تھی اسے ہم سے تو بی بی جی کی تکلیف دیکھی بھی نہیں جا رہی تھی

دوسری لڑکی نے بھی طوطے کی طرح زبان چلائی دانیں صنم کو مسکراتا دیکھ کر بات کی تہ تک پہنچ چکی تھی جب مالکن ہی جھوٹی تھی تو نوکروں کو جھوٹ بولنے میں کتنا وقت لگتا تھا

یہ جو بول رہی ہیں کیا یہ سچ ہے عالم کالج بے حد نرم تھا
جی بالکل سچ ہے۔۔۔ اس نے بس اتنا سا ہی جواب دیا
اسے کوئی ضرورت نہیں تھی کسی کے سامنے گڑ گڑانے کی انکار بھی کرتی تو کون سا اس شخص نے
اس پر یقین کر لینا تھا جب کہ اس کے ہاں کرنے پر ہوتینوں حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

جس پر دانیں کے چہرے پر اس صورت میں بھی مسکراہٹ آگئی
کیا ہوا آپ سب لوگ حیران کیوں ہو رہے ہیں جیسے کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں ہاں میں نے
ہی کیا ہے یہ میرے ہاتھ سے پانی گر گیا آنٹی کے پیر پر جس کی وجہ سے ان کا پیر جل گیا

کیا تم نے یہ حرکت جان بوجھ کر کی ہے دانیل وہ بے حد غصے سے بولتا اٹھ کھڑا ہوا تھا
اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا آپ اپنی سزا سنائیں اس کے انداز میں اس کے جیسا ہی سلگتا ہوا جواب
آیا تھا جس نے عالم کو مزید غصہ جلادیا

یہاں کھڑی ہو جاؤ وہ بنا کسی جوابی کارروائی کے حکم دینے لگا دانیل نے ایک نظر ان تینوں کی
طرف دیکھا اور پھر عالم کی بتائی ہوئی جگہ پر کھڑی ہو گئی

اوپر کافی فاصلے پر عجیب سا پائپ لگا تھا اس سے پہلے کہ وہ اس کو سمجھ پاتی عالم کی آواز سنائی دی

جب تک اس ٹینکی کا پانی ختم نہیں ہو جاتا تم یہاں سے ہل نہیں سکتی جب تک وہاں سے آخری
قطرہ بھی نہ بہہ جائے تم یہاں سے کہیں نہیں جاسکتی اور یہی تمہاری سزا ہے
ملازمہ کو اشارہ کرتا ہوا وہاں سے نکل گیا جب کہ دانیل نے ایک نظر اس ٹینکی کی طرف دیکھا
تھا جو ضرورت سے زیادہ بری تھی یہ تو پانچ دن تک ختم نہیں ہونے والی تھی

ملازمہ نے آگے بڑھتے ہوئے نل کو کھول دیا پانی بجلی کی تیزی سے اس کی طرف آگرا تھا پانی
ضرورت سے زیادہ گرم تھا

کم از کم اس سے تو زیادہ گرم جو چاچی کے پیر پر گرا تھا
صنم نے ایک نظر مسکرا کر اس کی طرف دیکھا اور پھر ملازمہ کو اشارہ کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی

○○○○○○○

اس عذاب کو سہنے کے لیے وہ یہاں اکیلی کھڑی تھی دور سے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں آرہی
تھیں

حویلی کی چار دیواریاں بہت اونچی تھی لیکن عجیب جانوروں کے غرانے کی آواز اس تک پہنچ رہی
تھی

آسے ڈر لگ رہا تھا داینین نے اپنے گرد بازو لپٹے ہوئے تھے وہ اس ستمگر کے اس فصیلے کو جھیل
رہی تھی کہ دور سے کتے کی طرح بھونکنے کی آواز آتی تو بہت خوف سے اچھل پڑتی
ایک چیز تو اسے پتہ چل گئی تھی کہ یہ حویلی جنگل کے بے حد قریب ہے

اسے لگ رہا تھا یہ جانور اس کے بے حد قریب ہیں
اسے یہاں رکے کتنا وقت ہو چکا تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن پانی آگ کی طرح اس پر برس رہا تھا۔

اس کی ہمت جواب دینے لگی اس نے ایک نظر سامنے دیکھا اسے خوف آ رہا تھا ان آوازوں سے وہ
بڑی طرح تھک گئی تھی

اور پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں بند ہونے لگی اس کے حواس جواب دے چکے تھے اس سے
پہلے کہ وہ زمین پر گرتی

پیچھے کھڑے شخص نے اسے جھٹکے سے اپنی جانب کھینچا آنکھیں بند کرنے سے پہلے اس کا چہرہ اس
کے سامنے تھا

○○○○

وہ اسے آہستہ سے اپنی باہوں میں اٹھاتا سیڑھیاں چڑھ گیا کمرے کے دروازے پر کھڑی صنم نے
یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا

اس کی آنکھیں آگ سے جل اٹھی تھی یہ منظر اسے تپتے صحرا میں لے آیا تھا اسے دانیں کے وجود
سے مزید نفرت ہونے لگی

صبح جب امی اس کے کمرے میں آئیں اور یہ بتایا کہ دانیں کے ہاتھوں ان کے پیر پر پانی گر گیا ہے

جس کی وجہ سے امی نے خوب ولولا مچایا ہے اب عالم اسے ضرور ڈانٹے گا اور وہ دانیل کو مزید عالم کی نظروں میں گرا دیں گے
لیکن جب صنم نے اپنی ماں کا پیر دیکھا وہ کہیں سے بھی جلا ہوا نہ لگا

اس نے بے حد خاموشی سے کچن میں جا کر خوب پانی ابالا اور کمرے میں لے آئی امی کے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ کیا کرنے والی ہے

اس نے ایک جھٹکے سے پانی کا برتن ان کے پیر پر چھوڑ دیا اور ان کا جھوٹ حقیقت میں بدل گیا انہوں نے تو خوب گالیاں دی باتیں سنائیں لیکن وہ خاموشی سے سنتی رہی

اور ان کی بات ختم ہونے کے بعد کہہ دیا صرف ڈانٹ کر چھوڑ دینے کا کوئی فائدہ نہیں وہ کتنی بار عالم کو بد گمان کرنے کی کوشش کر چکی ہیں لیکن عالم ان کی کسی بات پر یقین نہیں کرتا دانیل کی بد تمیزی یا صنم کو اس کی سنائی گئی باتیں عالم نے ان کی غلط فہمی کہہ کر ٹال دی تھی

لیکن وہ اس معاملے کو ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتی تھی اس لیے یہ کام اس نے خود ہی اپنے ہاتھوں سے کر دیا

پھر باہر آ کے دو ملازماؤں کو بھی اپنے ساتھ ملا دیا جو جھوٹ بولنے کو تیار ہو گئی صرف ایک نیلے
نوٹ پر۔۔۔۔۔

اسے یقین تھا کہ اب عالم اسے سزا ضرور دے گا اسے خود ان کی باتوں پر یقین ہو یا نہ ہو لیکن
روحان سے اپنی محبت ظاہر کرنے کے لئے وہ ایسا ضرور کرے گا صنم جانتی تھی کہ وہ روحان کو کتنا
زیادہ چاہتا ہے وہ روحان کی ناجائز خواہشات کو وہ اپنی جیب سے پورا کر رہا تھا

صرف اس لئے کہ روحان اپنے باپ اور دادا سے ملے تو اس کے دل میں ان دونوں کے لیے بے
حد چاہت ہو وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ بڑی حویلی والوں نے روحان کے سامنے ان لوگوں کو کیسے
پیش کیا ہے لیکن وہ روحان کو اپنی طرف کر لینا چاہتا تھا

جب واصل چاچو کو روحان کی موت کی خبر لگی اور بالکل ہی بستر پر لگ چکے تھے ایسے میں اس نے
عائزہ کو واپس بھیج دیا تھا کہ وہ اپنے بابا کے پاس رہ کر ان کی تکلیف کو بانٹ سکے

ورنہ عائزہ تو جانتی تھی کہ وہ کس سے محبت کرتا ہے اور یقیناً اب تک تو یہ راز بھی کھل چکا ہو تا عائزہ
میں اتنا دماغ نہیں تھا کہ وہ کوئی راز دماغ میں رکھ پاتی ایک چھوٹی بچی کو یہ ساری باتیں بتانا اسے

بھی بہت غلط لگ رہا تھا اگر وہ اس کی پینٹنگ نہ دیکھتی تو اسے بھی کبھی پتہ نہیں چلتا لیکن عازہ اور تراب واحد انسان تھے جو اس کے کمرے میں بنا اجازت کبھی بھی آجاسکتے تھے

اور جب سے عازہ یہاں آئی تھی وہ تو زیادہ تر اسی کے کمرے میں پائی جاتی تھی عالم اس کا ہیر و تھا دانیل کو وہ بھابھی کہنا کتنے وقت سے شروع کر چکی تھی

عالم کی جب فون پر اس سے بات ہوئی تو اس نے کہا تھا اللہ کرے یہ قصہ جلدی ختم اور آپ میری اصلی بھابھی کو گھر لے آؤ تب ہی میں واپس پاکستان آؤں گی اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ عالم کے نکاح میں جو لڑکی ان کی حویلی میں آئی ہے وہی لڑکی ہے لیکن عالم اسے بتانا بھی نہیں چاہتا تھا

کیونکہ اب سب کچھ پہلے جیسا نہیں تھا
لیکن یہ ساری باتیں صنم یا گھر میں کسی اور کو معلوم نہ تھی دانیل کے لیے صنم کی نفرت میں اضافہ پوتا جا رہا تھا

○○○○○

اس نے آہستہ سے لا کر اسے بیڈ پر رکھا اس کے ہاتھ پیر نیلے پر چکے تھے پانی زیادہ گرم نہیں تھا یہ بات تو وہ جانتا تھا لیکن اس کے اتنی دیروہاں کھڑے رہنے اور ڈرنے کی وجہ سے اس کی کنڈیشن خراب ہو گئی تھی

اس نے جیسے ہی اسے بیڈ پر رکھا اس کا دھیان اس کی ناک میں الجھ گیا اس پر چمکتی چھوٹی سی نتھ اسے بے ایمان کرنے لگی تھی

اس کی نفرت سو رہی تھی اور محبت جاگ کر اسے بہکانے لگی تھی۔ پہلوں میں اگر جائز رشتہ ہو تو بڑے سے بڑا تیر مار خان بھی بہکنے میں وقت نہیں لگاتا

عالم نے اس سے نظر بچا کر بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کی جب اس کی گھڑی دانیں کے کپڑوں کے موتیوں سے بری طرح سے الجھ گئی

اگر وہ ہوش و حواس میں ہوتی تو نہ جانے وہ اس بات کا کیا مطلب نکالتی۔ اس وقت تک وہ اس کے وجود پر نگاہ تک نہیں ڈالنا چاہتا تھا لیکن شاید آج اس کے امتحان کا دن تھا۔

اس نے چہرہ پھیر کر گھڑی نکالنی چاہی لیکن ایسا کرنے سے دانیں کے گلے سے اس کا ہاتھ

ٹچ ہو رہا تھا۔ وہ کافی دیر آہستہ آہستہ نکالنے کی کوشش کرتا رہا اور پھر اس کا ضبط جواب دے گیا

اس نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ کھینچا لیکن اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس کی اس حرکت سے دانیل کی قمیض پھٹ جائے گی

اس نے ایک نظر اپنی گھڑی میں اٹکے کپڑے کو دیکھا تھا دانیل کی طرف نگاہ اٹھانے کی ہمت بھی نہ کر پایا

دانیل جو ہوش و حواس سے بیگانہ تھی نہ جانے کیسے خود پر اس مصیبت کو محسوس کرتے ہوئے اس کی آنکھ کھل گئی

اس نے ایک نظر اپنے کپڑوں کی جانب دیکھا۔ آج جیسے اس کا حوصلہ جواب دے گیا تھا عالم نے اپنی صفائی پیش کرنے کے لئے اسے کچھ کہنے کے لئے چہرہ اچھیرا ہی تھا کہ دانیل کا ہاتھ پوری قوت سے اٹھا اور اگلے ہی لمحے عالم کا چہرہ دوسری طرف کر گیا تھا

میں یہ تو جانتی تھی کہ آپ ایک انتہائی گھٹیا انسان ہیں لیکن آپ اتنا گرجائیں گے یہاں تک میری سوچ کبھی نہیں جاسکتی تھی وہ اپنا دوپٹہ اپنے سینے پر پھیلاتی بے حد نفرت سے بولی

عالم نے ایک نظر اسے دیکھا اس بار اس نے نہ تو اپنا سر جھکایا تھا نہ ہی نظر پھیری تھی
تم ریپ کیس کرو گی مجھ پر وہ طنزیہ انداز میں ہنسا
مجھ پر کیس کرو گی کہ میں نے تمہاری عزت لوٹی تو کیوں نہ ایک بار میں اپنا تعارف کروادوں مجھ
پر کیس کرنے کے لیے شاید تمہیں اس تعارف کی ضرورت پڑے

رپورٹ درج کرانی ہو گی تمہیں جس پر لکھا ہو گا کہ سید عالم سلطان شاہ نے اپنی بیوی دانیل عالم
سلطان شاہ کا ریپ کیا پھر کیا ہو گا کیس ہو گا مجھے جیل میں بند کر دیا جائے گا میں جیل میں سڑوں گا

نو۔۔۔ نو دانیل عالم شاہ نو ایسا کچھ نہیں ہو گا کیونکہ تم میری بیوی ہو۔۔۔ میرے ساتھ تمہارا ایک
جائزہ تعلق ہے دنیا کا کوئی قانون تمہارے ساتھ رشتہ جوڑنے کے لیے مجھے منع نہیں کر سکتا لیکن
اگر تم پھر بھی آزمانہ چاہو تو بے شک آزما لینا یقیناً یہ ایکسپیرینس میرے لیے بھی کافی اچھا ہے گا

لیکن اس سے پہلے تمہاری کیس کو مضبوط کرنے کے لیے تمہارا ریپ کرنا ہو گا تو پھر کیا خیال ہے
وہ ایک جھٹکے میں اس کا بازو تھام تھا اسے اپنی جانب کھینچتے ہوئے بولا اس کی سخت انگلیوں دانیل کی
کمر پر سنسنا رہی تھی دانیل کے بھگے کپڑے اس کے ساتھ چپکے ہوئے تھے

اسے اپنی حالت پر رونانے لگا
چھوڑ دو مجھے۔۔۔ میں کہتی ہوں چھوڑ دو مجھے ورنہ
ورنہ کیا کرو گی۔۔۔ ہاں بولو جاننا چاہتا ہوں میں تم کیس کرو گی وہ ایک جھٹکے میں اسے بیڈ پر پھینکتا
اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا

اس کی اس حرکت نے دانیل کو بوکھلا کر رکھ دیا تھا اس نے فوراً ہی بیڈ سے اٹھ کر بھاگنے کی
کوشش کی لیکن اگلے ہی لمحے عالم اسے پکرتا ایک بار پھر سے بیڈ پر گرا چکا تھا

کیا ہوا کیس کرنا ہے نہ تمہیں تو کیس کرنے کے لیے پہلے کوئی کیس بنانا بھی تو پڑے گا وہ اپنی
شرٹ پھینکتا ایک لمحے میں اس کا دوپٹہ اتار کر ہوا میں اچھال چکا تھا

دانیل نے اپنے سینے پہ ہاتھ باندھے ہوئے ایک اور ناکام کوشش کی اس کی پناہ سے نکلنے کی لیکن
اس سے پہلے ہی عالم اس کے دونوں بازو پکڑ چکا تھا اس کے دونوں بازو سختی سے تھام کر اس نے
بیڈ کے ساتھ لگا دیئے وہ پوری طرح اس کے حصار میں قید ہو چکی تھی

اس نے اس کی گردن اپنی مونچھوں کو رگرتے ہوئے اسے سسکنے پر مجبور کر دیا وہ بری طرح سے مچلتے ہوئے خود کو بچانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن عالم پر تو جیسے کوئی جنون سوار تھا وہ ہر حد پار کر جانا چاہتا تھا

اپنے لئے کوئی راہ فرار نہ پا کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی وہ اس بھیریے نما انسان کی قید میں اپنے آپ کو بالکل بے بس محسوس کر رہی تھی کتنا مشکل تھا اس سے لڑنا وہ لمحوں میں اس کے سامنے ہار گئی تھی

اس کی اونچی اونچی آواز میں رونے پر عالم نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا تم تو ابھی سے رونے لگی ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں۔ اس کا انداز مزاق اڑانے والا تھا دانیں نے آنسوؤں سے بھری نظروں سے اسے دیکھا عالم سلطان شاہ گر سکتا ہے لیکن اتنا نہیں کہ اپنی محبت کی توہین کر دے۔

ایک وقت تھا دانیں جب تمہیں پانے کے لیے یہ دل تڑپ اٹھا تھا۔ تمہیں حاصل کرنا میری زندگی کا مقصد بن چکا تھا تمہارے کارڈ پر میں نے دیکھا تھا کہ تم کون سی کلاس میں پڑھتی ہو

اور اس کے بعد میں تمہیں دو تین سال کا وقت دینے والا تھا کیونکہ مجھے لگا کہ شاید اپنا اور میرا رشتہ سمجھنے کے لئے ابھی بچی ہو لیکن میں غلط تھا تم بچی نہیں بلکہ ایک دھوکے باز ہو ایک قریبی ایک مکار عورت ہو اور ایسی عورت کو عالم شاہ اپنے دل میں تو کیا بستر پر بھی جگہ نہیں دیتا

وہ ایک جھٹکے میں اسے کھینچ کر بیڈ سے نیچے پھینک چکا تھا
جاؤ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔ عالم سلطان شاہ نے محبت کی تھی تمہارے ایک فریبی چہرے سے
اس کی افیت لمحہ لمحہ سہہ رہا ہے۔

میں تمہیں معاف کر بھی دوں تو خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گا مجھے خود سے نفرت ہوتی ہے
جب یہ سوچتا ہوں کہ میں نے تم سے محبت کی

نہیں ہے ضرورت مجھے تمہاری نہ میں تمہارے جسم کو پانے کے لئے مر اجا رہا ہوں تمہاری جیسی
کہیں عورتیں عالم شاہ کی ایک نگاہ کے لیے ترستی ہیں تم تو بازار میں بکنے والی عورتوں سے بھی گئی
گزری ہو

تم جیسی عورت پر ایک نگاہ بھی ڈالنا عالم سلطان شاہ اپنی توہین سمجھتا ہے اور تمہاری قربت کی
خواہش۔۔۔۔۔ اتنا گیا گزرا لیول نہیں ہے میرا۔

اٹھو یہاں سے جا کر کپڑے چنچ کر وا گر تمہیں یہ لگتا ہے کہ تمہارے پھٹے ہوئے کپڑوں سے
تمہارے بدن کی کوئی جھلک دیکھ کر میں بہک جاؤں گا تو بھول ہے تمہاری

وہ بے حد نفرت سے بولا تھا اپنے سینے پہ ہاتھ رکھے دانیں نے ایک نظر اس کی گھڑی کی جانب
دیکھا تھا اس کی قمیض کا چھوٹا سا ٹکڑا اس کی گھڑی میں اٹکا ہوا تھا

وہ یہ تو محسوس کر چکی تھی کہ عالم ہی اسی نیچے سے اٹھا کر اوپر لایا ہے اور یقیناً وہ اسے بیڈ پر رکھ رہا تھا
جب یہ کپڑا اس کی گھڑی میں پھنس گیا

اور دانیں نے اسے بے حد بے بنیاد باتیں سنائی سناتا تو وہ بھی تھا بات بات پر ذلیل کرتا تھا لیکن وہ
تو پتھر دل تھا اس کی حقیقت سے ناواقف تھا ظالم تھا جابر تھا ستمگر تھا لیکن دانیں ایسی نہیں تھی

وہ ایک نرم دل سے لڑکی تھی جو اپنے ہی الفاظ ادا کر کے پچھتا رہی تھی اس کا دل چاہا وہ اس سے
سوری بول دے کسی کے کردار کو اچھا لانا اللہ کی نظروں میں سب سے بڑا گناہ ہے

لیکن یہ گناہ تو بھی کر رہا تھا اس کی ذات کو روز روز ذلیل کر رہا تھا تو کیا اللہ کی نظروں میں وہ گناہگار
نہیں تھا

اس کے دل نے بغاوت کی اگر اس کی نظروں میں وہ بد کردار تھی۔ تو عالم کونیک کیوں سمجھتی

اور بنا کچھ بولے آہستہ سے اپنے کپڑے اٹھاتی باتھ روم میں بند ہو گئی

○○○○○

اس کا دل اسے ملامت کر رہا تھا

وہ ظالم تھا جابر تھا لیکن کردار کا غلط نہیں تھا اور جب سے یہاں آئی تھی اس نے عالم کی کردار میں کسی قسم کا کوئی کھوٹ نہیں دیکھا تھا

وہ باہر آئی تو عالم آج بھی صوفے پر سو رہا تھا۔ تو کیا وہ اسے بیڈ پر سونے کی اجازت دے رہا تھا اسے سمجھ نہ آیا

اس کے آنے پر عالم نے اسے بیڈ پر جانے کا اشارہ کیا لیکن عالم کی ٹانگیں زمین پر دیکھ کر وہ بول پڑی

آپ بہت برے ہیں صوفے پر آسانی سے نہیں سو سکتے آپ بیڈ پر جائیں میں یہاں صوفے پر سو جاؤں گی وہ نظر جھکائے ہوئے مدھم آواز میں بولی

عالم نے ایک نظر اسے دیکھا اور اپنا تکیہ بیڈ پر پھینکتا خاموشی سے اٹھ کر چلا گیا اس نے کبمل نہیں اٹھایا تھا شاید کے لئے چھوڑ گیا تھا

لیٹے لیٹے بہت سا وقت گزر گیا وہ اللہ کے ناپسندیدہ لوگوں میں شامل نہیں ہو سکتی تھی

سنیں۔۔۔ اسکی آواز کمرے میں گونجی عالم نے جواب نہ دیا لیکن وہ رکی نہیں بولتی رہی میں نے بہت غلط الفاظ کا استعمال کیا مجھے معاف کر دیجیے کہتے ہیں کہ کسی کے کردار پر انگلی اٹھانے پر اللہ بہت ناراض ہوتا ہے۔ مجھے غلط فہمی ہوئی تھی اس نے مدہم آواز میں کہا ارادہ اسے اس کی غلطی کا احساس دلانا بھی تھا

لیکن مجھے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میں تمہارے بارے میں جو سوچتا ہوں تم اس سے بھی زیادہ گھٹیا اور گری ہوئی لڑکی ہو اور خود کو میرے سامنے زیادہ پار سا ثابت کرنے کی کوشش مت کرو تم کیا ہو تمہارا اصل بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں میں

وہ غراتے ہوئے لہجے میں بولا اسے خود پر غصہ تھا کہ وہ اپنے جذبات اس پر ظاہر کیوں کر گیا

جبکہ جانین نے تو جیسے اس کے الفاظ سنے ہی نہیں تھے وہ اس کی محبت کو اس طرح سے نظر انداز کر گئی تھی اسے کوئی فرق ہی نہ پڑھا ہو اس کے لفظوں سے

اور سچ بھی یہی تھا عالم سے اپنے الفاظ سے اتنا گھائل کر چکا تھا کہ اب اس کے محبت سے چور الفاظ بھی اپنے لیے نفرت محسوس ہوئے تھے

عالم کے الفاظ پر اس نے کسی آنکھیں میچ کر اپنی معافی مانگنے خود کو ملامت کیا تھا یہ شخص اس قابل ہی نہیں تھا کہ اس سے معافی مانگی جاسکے ہاں لیکن اب اس کے پاس پوری رات پڑی تھی عالم کی باتوں پر غور کرنے کے لئے

○○○○○

سندس کلاس کے باہر تھی جب اسے وہ آتا نظر آیا وہ تیزی سے کلاس میں داخل ہوئی سنیما وہ اسی طرف آرہا ہے میں ابھی اسے دیکھ کر آئی ہوں۔

قسم سے چہرے پر اتنا غصہ تھا کہ حد نہیں مجھے تو کچھ عجیب لگ رہا ہے یہ نہ ہو کہیں وہ تمہارے پاس بھی نہ آرہا ہو سندس کافی زیادہ پریشان تھی

اسے یاد تھا پچھلی دفعہ اس نے اسے سنیہا کے قریب آنے سے منع کیا تھا لیکن وہ سنیہا کی بیسٹ فرینڈ تھی وہ اس سے دور نہیں رہ سکتی تھی اور ویسے بھی ایک انجان شخص کے کہنے پر سنیہا اپنی بیسٹ فرینڈ کو کیوں چھوڑتی

جبکہ اس نے سندس کے چہرے پر بھی خوف کے تاثرات دیکھ لیے تھے ویسے تو وہ بہت ہمت سے کہتی تھی کہ اسے اس سے ڈر نہیں لگتا ایک انجان شخص اس پر بے وجہ کی پابندیاں نہیں لگا سکتا لیکن اندر ہی اندر اس کی آنکھوں سے اسے خوف آتا تھا اور اس کا حق جتنا اچھا

ابھی وہ دونوں باتوں مصروف یہاں سے بھاگ جانے کا سوچ رہی تھیں کہ کلاس روم کے دروازے پر کھڑا وہ سرخ نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا سندس اس کی سرخ آنکھوں سے خوفزدہ ہو کر فوراً سنیہا کی بیچ سے اٹھ کر پچھلی سیٹ پر جا بیٹھی تھی

جب کہ سندس کی حرکت پر اسے بالکل غصہ نہیں آیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس بے چاری کی بھی کوئی غلطی نہیں ہے اس کا دل بھی ویسے ہی دھڑک رہا ہے جس طرح سے اس کا اپنا دل

وہ سرخ آنکھیں لئے آہستہ آہستہ چلتا اس کے بالکل پاس آیا اور اس کے بیچ کی دونوں سائیڈ پر اپنے ہاتھ رکھتا اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

میں نے کیا کہا تھا کہ تم اس یونی میں آئی ہو تو مجھے تمہاری کوئی شکایت نہیں ملنی چاہیے کس کی اجازت سے ڈرامے میں پارٹسیپٹ کیا تم نے...! وہ اسے گھورتے ہوئے دھاڑا تھا

سنیما کا معصوم ننھا سادل اچھل کر باہر آنے کو تھا نہ جانے کیوں وہ اس شخص سے اتنی خوفزدہ تھی جب کہ وہ تو اس کا نام تک نہیں جانتی تھی ابھی اس یونی میں آئے ہوئے اسے دس دن ہی تو ہوئے تھے۔ اور یہ انجان شخص اس کی زندگی کا مالک بن گیا دیکھیں مسٹر میں آپ کو جانتی بھی نہیں ہوں کیوں بیکار میں میرے پیچھے پڑ گئے ہیں آپ۔۔۔؟

اگر آپ مجھے کوئی تنہا کیلی سمجھ کر فضول کار و عب جمانے کی کوشش کر رہے ہیں تو میں بتا دوں آپ کو کہ ایڈوکیٹ صفدر شاہ کی بیٹی ہوں میں اور میرے بھائی آپ جیسے ٹائم پاس کرنے والوں کو چیر کر رکھنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگائیں گے میں خاموش ہوں صرف اس لیے کہ میری ذات سے کسی کو کوئی تکلیف نہ ہو لیکن اب آپ حد سے زیادہ بڑھ رہے ہیں وہ اپنی تمام تر بزدلی ایک سائیڈ پر رکھتی اٹھ کر بولی

وہ کوئی بے آسرا بے سہارا نہیں تھی
زایار شاہ اور شیرزار شاہ اپنی بہن بیٹیوں پر اٹھنے والی ہر نگاہ کو زندہ زمین میں درگور کرنے کی
طاقت رکھتے تھے

اس کا اپنا باپ ملک کا جانا مانا وکیل تھا وہ اس طرح کسی کے دبدبے میں آتی یہ تو بات ہی غلط تھی
بس یہ اس کی ماں کی ڈرپوک طبیعت کا اثر تھا کہ وہ خوفزدہ ہو جاتی ورنہ خون تو اس کے رگوں میں
بھی شاہی بہتا تھا

ایک تو اسے یونیورسٹی میں ایڈمیشن ہی بہت مشکل سے ملا تھا
اس کے بھائیوں کا تو کہنا تھا کہ گھر بیٹھ کر پڑھو جتنا پڑھنا ہے لیکن اسے اپنے بابا کی طرح وکیل بننا
تھا اور اس کے لیے اسے یونیورسٹی میں تو آنا ہی تھا

وہ جو پچھلے 10 دن سے اس سے خوفزدہ کسی چڑیا کی طرح اپنا آپ چھپایا جا رہی تھی۔ اس دن کے
بعد بھی وہ تین دفعہ اسے یونی کے پاس دیکھ چکی تھی آج اس کے بولے چند الفاظ تراب حیدر شاہ
کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ بکھیر گئے اس نے اپنی جیب سے ایک کاغذ نکال کر اس کے سامنے
کیا

تمہارے بھائی پاور رکھتے ہوں گے۔ لیکن جو طاقت میرے ہاتھ میں ہے نا اسے دیکھ کر تمہارے بھائی پر تک نہیں پھڑپڑا سکتے۔

تم اس یونیورسٹی میں پڑھنے کے لئے آئی ہو اپنی پڑھائی مکمل کرو فضول اکیٹیویٹیز میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے جس معصومیت کے ساتھ تم بڑی حویلی سے یہاں آئی ہو اسی معصومیت کے ساتھ میں تمہیں رخصت کروانا چاہتا ہوں۔

اس یونیورسٹی کے رنگ میں رنگنے کا خیال بھی اپنے دل و دماغ سے نکال دو کیونکہ تم میری ملکیت ہو اور تراب حیدر شاہ اپنی ملکیت کو سات نہیں بلکہ ستر پردوں میں قید رکھنا بھی جانتا ہے

اور اگر تراب حیدر شاہ اپنی ملکیت کی حفاظت خود کرنے لگنا تو دنیا دیکھنے کو ترستی رہو گی اس کے کندھے پر لٹکتا دوپٹہ ایک جھٹکے سے اتار کر اس کے سر پر اوڑ کر وہ سخت لہجے میں بولا۔ اور جس راستے سے آیا اسی سے چلا بھی گیا

سنیما کو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا آخر کس چیز کے کاغذات تھے وہ اور وہ بلا اس کی ملکیت کیسے ہو سکتی تھی وہ تو اسے جانتی تک نہیں تھی۔

اس نے ایک نظر سندس کی طرف دیکھا جو خیر انگی سے اسے دیکھ رہی تھی یقیناً اس کے دماغ میں بھی وہی سب سوال تھے جو اس وقت اس کے اپنے دماغ میں چل رہے تھے

○○○○○

آخر کون ہو سکتا ہے وہ آدمی اور وہ اس طرح سے بات کیسے کر سکتا ہے سنیہا جب سے واپس آئی تھی مسلسل ٹھلتے ہوئے سندس کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کر رہی تھی

یار یہی بات تو میں سوچ رہی ہوں تم اسے جانتی نہیں ہو تو وہ کیسے حکم جتا رہا تھا تم پر کیسے تمہیں اپنی ملکیت کہہ رہا تھا اور وہ کاغذ کیا تھا۔۔۔۔! کہیں نکاح نامہ تو نہیں۔۔۔۔! سندس نے اپنے دل میں مچلتے سوال کو زبان دی

استغفر اللہ فضول لڑکی جا کر کلی کر کے آؤ ایسی بات بولتے ہوئے شرم نہیں آئی ایسی سوچ بھی تمہارے دماغ میں کیسے آئی تمہیں کیا میں شادی شدہ آنٹی لگتی ہوں۔ وہ بھڑک کر بولی

محترمہ کون سی کتاب میں لکھا ہے کہ شادی شدہ لڑکیاں آٹیاں ہوتی ہیں ابھی تم کہہ رہی تھی کہ تمہاری بیسٹ فرینڈ پلس کزن لالی کی عمر بھی نہیں تھی کہ اس کی شادی کروادی تو کیا تمہارے ساتھ ایسا نہیں ہو سکتا سندس سوچتے ہوئے بولی

ارے نہیں پاگل لڑکی لالی کی شادی اس کے ہوش و حواس میں ہوئی ہے مجھے کیا بے ہوش کر کے مجھ سے شادی کی ہے اس نے جو نکاح نامہ اس کے پاس ہو گا میرے پاس نہیں کیا میں اپنے شوہر کو جانتے نہیں ہوں گی اور تمہیں کیا لگتا ہے میں ایک سڑے ہوئے بینگن سے شادی کروں گی

وہ منہ بناتے ہوئے بولی

ویسے بندے میں مجھے تو کوئی خرابی نظر نہیں آئی کتنا زیادہ ہینڈ سم ہے اور سٹائل دیکھا ہے اس کا بالکل ہیر و جیسا دیکھ رہا ہے سندس نے خیالوں میں کسی ہیر و کا نقشہ کھینچا۔

اگر اتنا ہینڈ سم ہے تو کر لے شادی اس سے ویسے بھی تجھے وہ ہیر و جیسا لگتا ہے مجھے تو کسی مووی کا ولن ہی لگ رہا تھا اور ایک اور بات اس طرح کسی کے بارے میں نہیں سوچتے یہ سوچ بھی محرم کی امانت ہے۔ وہ سختی سے سمجھاتے ہوئے بولی

مجھے الاؤ ہے میں ان کے بارے میں سوچنے کا پورا حق رکھتی ہوں میرا رشتہ بہت افضل ہے اس نے بہت کم آواز میں کہا سنیسا سن بھی نہ پائی

مجھے بابا کو بتادینا چاہیے اس بارے میں اس سے پہلے یہ آدمی سر پر چڑھ جائے مجھے بابا کے کان سے یہ بات نکال دینی چاہیے نے سوچتے ہوئے کہا

ہاں محترمہ کیوں نہیں ایسا ہی کریں اور پھر گھر بیٹھ جائے وکیل بننے کے خواب چھوڑ دیجئے گا سندس اپنا بستر لگاتے ہوئے بولی

میرے بابا اتنے بی تنگ نظر نہیں ہیں وہ فوراً میری بات کو سمجھ جائیں گے اور ایکشن بھی لیں گے پھر دیکھنا تمہارا ہینڈ سم ہیر و کہیں پر نظر بھی نہیں آئے گا اس نے دعوے سے کہا

ٹھیک ہے کر لو شکایت اپنے بابا سے یقیناً تمہارے بابا تمہیں کچھ نہیں کہیں گے لیکن تمہارے بھائی تو شاید پہلے ہی خلاف تھے تمہارے یونیورسٹی آنے کے یہ نہیں کہہ رہی کہ یہ بات کسی کو مت بتاؤ لیکن کسی کو کچھ بھی بتانے سے پہلے سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا آگے پورا کر پڑا ہے۔

سندس اپنے بستر میں گھستے ہوئے بولی موسم بدل رہا تھا آہستہ آہستہ راتیں سرد ہو رہی تھی

سنیہا ساتھ لگے بیڈ پر بیٹھ گئی جہاں کی لڑکی آج اپنے گھر گئی ہوئی تھی
آج یہی سونے کا ارادہ ہے اس نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو سنیہا نے فوراً ہاں میں سر ہلایا سندس
کو ہنسی آئی وہ ظاہر نہیں کرتی تھی لیکن عروسہ کی نظروں سے خوفزدہ تھی

ہائے میری بہادر خرگوشنی بالکل ٹھیک کہتے ہیں ادا تمہارے بارے میں وہ ہنستے ہوئے لیٹ گئی
جب کہ اپنی زبان کو دانتوں میں دبا آتی اپنے چہرے پر کمبل ڈال گئی

کون ٹھیک کہتا ہے میرے بارے میں سنیہا نے اس کی بات پکڑتے ہوئے پوچھا
اپنی بات کر رہی ہوں میں ٹھیک سوچتی ہوں تمہارے بارے میں اب سو جاؤ یا صبح سراجی کی
کلاس سب سے پہلے آئی ہے صبح ان کا چہرہ دیکھ کر ویسے ہی سارا دن خراب ہو جاتا ہے وہ منہ بنا
کر بولتے ہوئے لیٹی تو سنیہا ہنس دی

میرے خیال میں ابھی تک کلاس میں صرف میں ہی واحد سٹوڈنٹ ہوں جس کو ان سے ڈانٹ
نہیں پڑی سنیہا نے فرضی کالر کھڑے کرتے ہوئے کہا

ان شاء اللہ میری جان وہ دن بھی دور نہیں اس نے بستر میں گھستے ہوئے کہا تو سنیہا نے تکیہ اٹھا کر اسے اچھا خاصہ پیٹ دیا

تمہاری طرح نالائق نہیں ہوں سر پڑھا رہے ہوتے ہیں تب دھیان دیا کرو اس نے مصنوعی غصہ ظاہر کیا

ہاں میری جان ایک تو لائق ہے اس دنیا میں باقی سدا کے نالائق بڑے ہیں وہ منہ بناتے ہوئے بولی تو سنیہا کھلکھلائی اسے ہارتے دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی تھی

○○○○○○

وہ ہنی مون سے واپس آچکے تھے۔ لالی کا تو دل ہی نہیں تھا واپس آنے کا لیکن پیچھے بہت کام تھے اس لیے لالی سے اس نے وعدہ کیا کہ وہ جلد ہی اسے لے کر واپس آئے گا۔ پھر کہیں جا کر کہیں لالی کا موڈ ٹھیک ہوا۔

جبکہ پازیب تو واپس آکر بہت خوش تھی۔ کیونکہ اس کا ہادی اسے مس کر رہا تھا اور وہ ہادی کو۔

یہاں آتے ہی زایا نے اسے بہت ساری باتیں سمجھائی تھی۔ اس نے اسے بریرہ سے دور رہنے کے لیے کہا تھا۔ جبکہ اب اس کی لالی کے ساتھ بہت زیادہ اچھی دوستی ہو چکی تھی۔

اب لالی سنیہا کو بے وفا کہہ کر بریک اپ کر چکی تھی۔ لیکن پھر بھی جب سنیہا کا فون آتا اس کا دل پچھڑے محبوب کی طرح دھڑکنے لگتا۔

جو بھی تھا وہ اس کی پہلی محبت تھی۔ سنیہا فون پر اکثر کہتی کہ میرے ادا کے ساتھ گزرا کر جس پر لالی کی بے فصول شکایتوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔

شیر کے ساتھ اس کو ایک ہی گلہ تھا جب سے وہ واپس آیا تھا لالی کو ٹائم نہیں دیتا تھا۔ لیکن شیر کا کہنا تھا کہ ہر روز وہ شہر سے گاؤں کا سفر صرف اس کے لیے کرتا ہے

لیکن پھر بھی اس کی شکایت ختم نہیں ہوتی لیکن لالی تو لالی تھی ایک بار دماغ میں کوئی چیز گھس جائے تو نکلے کیسے آج کل اسے ناراض ہونے کے لیے نئی بات مل گئی تھی۔

کہ اب آپ کو مجھ سے کوئی لگاؤ نہیں رہا اس کا ارادہ اس کے منہ سے اظہارِ محبت سنا تھا لیکن جس نے شادی کی رات اپنی محبت کا اظہار نہ کیا تھا وہ اس کی پلاننگ پر کیا کرتا اسی لیے لالی کی خود ساختہ ایک طرفہ ناراضگی جاری تھی۔ جس کا سامنے والے پر خاک اثر بھی نہ لے رہا تھا

○○○○○○

اس دن کے بعد ان دونوں میں ایک خاموشی سی چھا گئی تھی

عالم تو پہلے ہی اس سے بات کرنا پسند نہیں کرتا تھا لیکن آج کل دین بھی بالکل خاموش ہو چکی تھی

کوئی نہیں تھا جو اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کرتا یا اسے ٹھیک سمجھتا اب وہ بھی اپنی صفائیاں دے دے کر تھک چکی تھی اب اس نے بولنا ہی چھوڑ دیا تھا وہ رضیہ سے بھی برے ضرورت بات کرتی اپنی وجہ سے وہ اس کی نوکری خاطرے میں نہیں ڈال سکتی تھی

باقی تو ویسے بھی اسے نوکروں سے بھی کم اوقات کہا جاتا تھا تو اسے منہ کون لگاتا۔ جب بھی اس نے اپنے لیے آواز اٹھائی اسے بدلے میں تھپڑ ہی ملے تھے اب اس نے اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا تھا

بے شک وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے

بس اس نے کہا تھا چاہے جو بھی ہو جائے اپنی ذات پر الزام لگانے والوں کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔ نہ جانے کیوں اس گھر میں کسی سے کوئی شکوہ کوئی گلہ نہ تھا اس کے دل میں کسی کے لیے کچھ نہیں تھا۔ لیکن عالم کے ساتھ اس کی تلخی بڑھتی چلی جا رہی تھی

اس دن اس نے کھلے الفاظ میں اس سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ اسے چاہتا تھا

یونیورسٹی میں پہلی ملاقات کے بعد ہی وہ اس سے شادی کا فیصلہ کر چکا تھا۔

بعد میں اس نے عالم کو بہت سوچا لیکن ایک محبت کرنے والا شخص اپنی محبت کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے یہ محبت تو نہیں تھی کہ سامنے والے کو بولنے کا موقع بھی نہ دیا جائے بس اپنا فیصلہ اس کی ذات پر فرض کر دیا جائے۔ کیا یہ تھی اس کی محبت۔۔۔؟ اس نے سوچا تو اپنی قسمت پر ہنسی آئی

وہ شاید محبتوں کے لائق نہیں تھی بچپن سے جوانی تک نفرتیں ہی برداشت کرتی آئی تھی اس لیے وہ بلا کہاں کسی کی محبت ہو سکتی تھی

اس دن عالم کی محبت کے لفظوں نے دانیں کے دل کے تار چھیڑنے کی بجائے اسے عجیب سی کشمکش میں ڈال دیا نہ جانے کیوں اسے عالم سے عجیب سی چڑھوتی جارہی تھی یا نفرت کہنا زیادہ بہتر رہے گا

اسے اس شخص سے نفرت ہوتی جارہی تھی جو اسے اس زندان لایا تھا۔

وہ آزادی چاہتی تھی یہاں سے نکلنا چاہتی تھی لیکن دن گزرتے جارہے تھے اس کی قید بڑھتی جا رہی تھی اور یہ خواہش مرتی جارہی تھی۔

وہ خود مرتی جارہی تھی اس کا اندر خالی ہوتا جا رہا تھا اسے اپنے اندر کی تنہائی سے خوف آتا تھا اسے لگتا تھا وہ اپنے اندر آخری سانس لے رہی ہے

اسے ہر رات لگتا تھا کہ کل کی صبح وہ نہیں دیکھ پائے گی لیکن پھر اس کی آنکھ کھل جاتی وہ زندہ ہوتی۔ وہ پھر سانس لینے لگتی اور ہر سانس کے ساتھ اس کی عالم کے لیے نفرت میں اضافہ ہوتا چلا جاتا۔

گھر میں کچھ لوگوں کا اضافہ بھی ہوا تھا۔ وسیمہ دادی جو رشتے میں دادا جان کی سگی بہن تھیں اپنے بیٹے بہو کے ساتھ حج سے واپس لوٹیں تھیں۔ اور وہ بھی ہمیشہ سے ان لوگوں کے ساتھ رہتیں آئیں تھیں

پہلے دن تو وہ اسے کافی اچھی لگیں لیکن بعد میں اس نے محسوس کیا کہ ان کا انداز بھی کسی سے الگ نہیں ہے

وہ بھی اس سے بے حد نفرت کرتی ہیں۔ یا شاید وہ باقیوں سے زیادہ اس سے نفرت کرتی ہیں۔ کہنے میں بہت انصاف پسند عورت تھیں گاؤں کے لوگ اپنے مسئلے اس کے پاس لاتے تھے ان کی عزت کرتے تھے لیکن افسوس کہ اپنے ہی گھر میں موجود لڑکی کے ساتھ وہ دن رات زیادتی کر رہی تھیں

لیکن اسے کوئی خاص فرق نہیں پڑ رہا تھا

سارا دن جانور کی طرح کام کر کے اب وہ تھکتی بھی نہیں تھی۔ نر جس چاچی کا اس سے دل بھر گیا تھا اب وہ باتیں تو سناتی تھیں لیکن ہاتھ نہیں اٹھاتیں تھیں۔

لیکن اب سو میہ تائی تھیں جن کو اس پر ہاتھ صاف کرنا تھا کہنے کو تو صرف پھوپھو دادی کی بہو تھیں لیکن یہاں ان کی حکومت چلتی تھی۔ اس گھر کی ساری بہوؤں پر بھی ان کی حکومت تھی۔ جو کہہ دیتیں پتھر پر لکیر ہو جاتا

عالم اب پانچ پانچ دن گھر نہیں آتا تھا۔

اس دن عالم کی محبت کو نظر انداز کر کے وہ عالم کی نظر میں اپنا بچا کچا مقام بھی ختم کروا چکی تھی۔ وہ جو عالم زرا اس کی طرف نرمی سے دیکھتا تھا وہ بھی ختم ہو گیا تھا۔

اب عالم گھر آتا ہی نہیں تھا۔ اور آتا تو سب کے پاس اس کی کوئی نہ کوئی شکایت جمع ہوتی۔ وہ اس پر دو بار سب کے سامنے ہاتھ اٹھا کر یہ ثابت کر چکا تھا کہ وہ روحان کا بدلہ لے رہا ہے۔

ایک بار کھانے میں نمک زیادہ ہونے کی وجہ سے دادا کا بی پی ہائی ہو گیا۔ انہیں آدھی رات کو ہسپتال لے کر جانا پڑا صنم نے کہا کہ اس نے جان بوجھ کر یہ حرکت کی ہے جبکہ صنم نے اس کے سامنے کھانے میں نمک ڈالا تھا لیکن بعد الزام اس پر لگا دیا جس پر عالم نے اس کے شو پر ہونے کا فرص ادا کرتے ہوئے اس کے گال سو جا دیے تھے۔

اسے باقی لوگوں کی مار سے فرق نہیں پرتا تھا لیکن عالم کا ہاتھ اٹھانا اس کا ذلیل کرنا اسے ہرٹ کرتا تھا۔ وہ اکیلے میں کچھ نہیں کہتا تھا بلکہ بات بھی نہیں کرتا تھا لیکن سب کے سامنے وہ کوئی لحاظ بھی نہیں کرتا تھا۔

آج آ رہا تھا وہ واپس لیکن اسے پتا تھا کہ آج بھی اس کے سامنے اس کی شکایت کا ڈھیر سجا دیا جائے گا اور دین کا کیا تھا ایک ماہ سے برادشت کر رہی تھی اب تو عادت ہو چکی تھی

○○○○○○○

کیچن کا سارا کام ختم کر کے وہ باہر نکلی تھی آج کپڑے بھی تھوڑے سے ہی تھے

ابھی وہ اٹھ کر باہر پڑے کپڑے دھونے جارہی تھی کہ اچانک اس کے پیٹ میں تکلیف محسوس ہوئی۔ اور پھر یہ درد بھرتا چلا گیا۔ اس کا کھڑا رہنا مشکل ہو گیا۔ بے ساختہ ہی اس کی چیخ بلند ہوئی۔

سامنے بیٹھیں دادی نے اس کی حالت دیکھی تو پتہ نہیں کیا سوچ کر اس کی جانب آئیں

لیکن اس سے پہلے ہی وہ اس تک پہنچتی وہ زمین پر گر کر بے ہوش ہو گئی

دادی نے فوراً ملازمہ کو آواز دی۔

سکینہ لڑکی بے ہوش ہو گئی ہے جلدی آو اور کسی اور بھیج کر فرزانہ کو بلا دو مجھے لگتا ہے خوش خبری ہے وہ بے حد خوشی سے بولیں تو سکینہ اسے صوفے پر رکھتی بھاگ کر فرزانہ کو بلانے چلیں گئیں

جبکہ دادی دانیں کا چہرہ اپنی گود میں رکھے سب کو بلا بلا کر پتار ہی تھیں اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ عالم کا بچہ اس گھر کا وراثت اس گھر کا پہلی خوشی سوچ کر ان کے پیر زمین پر نہیں پڑ رہے تھے

نسرین بیگم بھی بے چینی سے دائی اماں کا انتظار کر رہی تھیں۔ ان کے عالم کا بچہ وہ بار بار دانین کا چہرہ چوم رہیں تھیں۔ نر جس بیگم کافی دیر یہ سب دیکھتی رہیں لیکن گھر کی خوشی میں اپنی ناخوشی کا اظہار کر کے وہ سب کی نظر میں بری نہیں بن سکتیں تھیں

اسی لیے مسکرانے کی کوشش کر رہیں تھیں۔ صنم کے لیے یہ سب دیکھنا ناقابل برداشت تھی اس لیے وہ وہاں نہیں رکی

oooooooo

جب دانین کو ہوش آیا۔ تو ایک عورت اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔ سب عورتیں اس کے آگے پیچھے جمع تھیں۔

جبکہ اس عورت کا سارا دھیان دادی کے ہاتھ میں موجود سونے کی چین پر تھا جو ایک چھوٹے سے جھوٹ سے اس کی ہو سکتی تھی

مبارک ہو اماں بی خوش خبری ہے۔۔۔ لیکن یہ بہت کمزور ہے ہو سکتا ہے کہ یہ غلط فہمی ہو ایسی کوئی بات نہ ہو آپ ایک بار ڈاکٹرانی سے پوچھ لینا وہ ڈارمائی انداز میں کہتی چین کو دیکھ رہی تھ دادی نے مسکرا کر اسے بخشش دی اور مٹھائی کا نوکر اس کے گھر میں بھجنے کا حکم دیا۔

جبکہ دانی پر تو خیرات کا پہاڑ گر چکا تھا۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ اس نے ساتھ ہو کیا رہا تھا کوئی اس کو نہیں سن رہا تھا ہر کوئی اس کا ماتھا چومتا اپنی خوشی میں خوش تھا۔

کسی کے پاس جیسے اس کی بات سننے کا وقت ہی نہیں تھا وہ عورت ایک غلط فہمی پیدا کر کے جا چکی تھی۔

اور اسے آنے والے وقت سے ڈر لگ رہا تھا۔ عالم کو یقیناً خبر جا چکی تھی۔ اب پتا نہیں اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا اس کے پیٹ میں درد تھا اور یہ سب لوگ اس درد کو کوئی اور ہی نام دے چکے تھے

○○○○○○○

یہ صدقے کے پیسے ہیں جا کہ کسی غریب کو دے آؤ۔ اور کچھ دیر میں صدقے کے بکرے آجائیں تو بہو کے ہاتھ سے چھو کر صدقہ کرنا آج پہلی بار دادا نے اسے بہو کہہ کر پکارا تھا

دادا جان نے آکر اس کے سر سے چند نوٹ وار کر ملازمہ کو دیے۔

جبکہ وہ خاموشی سے یہ سب سن رہی تھی۔ اب اسے بھی عالم کا ہی انتظار تھا۔ اب یہ غلط فہمی اور کوئی ختم نہیں کر سکتا تھا۔

باہر گاڑی روکنے کی آواز پر اس کا دل زور سے دھڑکا تھا اب ان سب کی محبتیں ختم ہونے کا وقت آ چکا تھا لیکن یہی اچھا تھا۔ وہ اس سے بہت بڑی آس لگا چکے تھے۔

ان میں سے کوئی بھی ایسا شخص نہ تھا جو اس سے نفرت کرتا ہو پتہ نہیں سب لوگ اس کی حقیقت کیوں بلا چکے تھے کیا وہ سب بھول گئے تھے کہ وہ کون ہے۔۔۔؟

وہ خوف سے سوال کر رہی تھی۔۔ کہ نظر دروازے پر کھڑے سرخ آنکھوں اسے خود کر گھورتے عالم پر پڑی۔ اسے دیکھتے ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی اس کے پیچھے ہی تراب بھی آیا تھا۔

سب عالم کو مبارک باد دینے لگے جبکہ وہ اسے سخت نگاہوں سے دیکھا اس کے سامنے آرکا تھا۔

کس کا ہے یہ بچہ۔۔۔۔۔؟ اس کا سوال تھا یا چابک

عالم یہ کیا بکواس ہے تمہارا بچہ ہے اور کس کا ہے۔۔ اس کے غصے سے خوفزدہ ہو کر نسرین بیگم نے سمجھنا چاہا۔ اس کا غصہ بتا رہا تھا کہ وہ اپنا ہی کوئی نقصان کر بٹھے گا۔

میں نے پوچھا۔۔ کس کا بچہ ہے یہ وہ غراتے ہوئے بولا۔ کمرے سے نکلتی صنم کو آج کے دن یہ سکون ملا تھا۔ مطلب یہ بچہ عالم کا نہیں تھا۔

عالم۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔ میں۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔ کوئی سوال جواب نہیں سب اپنے عاشق کا نام بتاؤ۔۔ اپنا بھاری ہاتھ اس کے چہرے پر چھوڑتا وہ دھاڑا تھا۔

عالم ہوش کرو۔۔۔ تراب نے آگے بھر کر سے روکا۔

کوئی بچہ میں نہیں آئے گا۔۔۔ مجھے یہ لڑکی جواب دے گی۔ کس کا بچہ لے کر گھوم رہی ہے۔

اس نکاح سے پہلے روحان کا بچہ مر وادیا تھا تو اب کس عاشق کی اولاد لے کر گھوم رہی ہے وہ کسی جنگلی وحشی کی طرح اسے جان سے مارنے کے لیے بے چین تھا۔ اسے ایک بار پھر اپنی اوقات پتا چل چکی تھی۔

وہ خاموش ہو گئی۔۔۔ ویسے بھی کون سنتا تھا اسے۔ عالم کے در بدر تھپڑوں نے اس کا منہ سرخ کر دیا تھا لیکن آج اسے عالم کی مار سے بھی تکلیف نہیں ہو رہی تھی۔ اس کے پاس اس کے سوال کا جواب نہیں تھا

اسے نہیں پتا تھا کہ کس کا بچہ تھا اس کے وجود میں اسے اپنی ذات سے نفرت ہو رہی تھی کتنی بے شرم تھی وہ اتنا سب کچھ ہو گیا وہ زندہ تھی۔

جواب دو۔۔۔ اس بار عالم نے اس کے بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ سامنے کیا چہرے پر کسی قسم کی کوئی رعایت نہ تھی۔

بس کرو عالم انسان بنو حیوان نہیں تراب نے اسے روکا تھا

میں حیوان ہی ہوں اس نے مجھے حیوان بنا دیا ہے۔ اسے کہہ دو کہ اپنے عاشق کا نام بتادے ورنہ میں شوٹ کر دوں گا اسے وہ چلایا تھا۔

میں نے فیصل کو گاؤں کے ہسپتال سے ڈاکٹر کو لینے بھیجا ہے آنے دو اسے وہ سب بتادے گی۔ اس کی حالت ویسے ہی ٹھیک نہیں ہے عالم مر جائے گی بے چاری تراب نے مینت بھر لہجے میں کہا تو نر جس نے ایک نظر اسے دیکھا۔

واہ بھئی واہ۔ تراب میاں آپ کو بڑا ترس آرہا ہے اس بے چاری پر کہیں یہ آپ کا ہی تو۔۔۔

چپ ایک لفظ مت نکلا نا اپنی زبان سے اور خبردار جو کسی نے ڈاکٹر کے آنے سے پہلے اس کی زات پر انگلی اٹھائی۔

وہ سختی سے کہتا ایک لمحے میں دانیں کے سامنے آرکا تھا دانیں نے نجانے کس جذبے کے تحت اس کی پشت سے سر لگایا۔ لیکن اگلے ہی لمحے وہ زمین بوس ہو گئی تھی۔

عالم پاس ہی کھڑا تھا لیکن نہ تو اس نے اسے سہارا دیا تھا نہ ہی زمین سے اٹھایا بس خاموشی سے وہاں سے نکل گیا۔

○○○

○○○○

آج بابا نے صبح حکم سنا دیا تھا کہ گھر سے کوئی بھی نہ جائے کیونکہ جب سے وہ لوگ واپس آئے بہت زیادہ مصروف رہنے لگے تھے

گھر والوں کے لیے تو بالکل ٹائم ہی نہیں تھا۔ آج بابا نے کہہ دیا کہ سارے لنچ اور ڈنر ساتھ کریں گے اور یہی وجہ تھی کہ آج زایا رک پارہ ہائی ہو گیا تھا آج اس کی بہت اہم میٹنگ تھی لیکن بابا کے حکم کی وجہ سے اسے گھر پر رکنپڑا

اور اس وقت وہ سب کے ساتھ بیٹھنے کی بجائے اسٹڈی روم میں گھسا دو دن بعد ہونے والی اپنی میٹنگ پر کام کر رہا تھا

دو تین بار ملازمہ اسٹڈی روم میں گئی تو اسے اچھا خاصا ڈانٹ کر بھیج دیا گیا واپس

-- یہاں تک کہ ملازم نے غلطی سے ایک بار اس کے پیپرزا اٹھا کر دوسری طرف رکھ دیے تھے جس کے بعد اس نے اتنا شور مچایا کہ اب اس روم میں جانے کی ہمت کسی میں نہیں ہو رہی تھی پانزیب تو ویسے بھی بزدل تھی

زایار کے غصے سے اس کی جان جاتی تھی سوال ہی نہیں اٹھتا تھا کہ وہ اس طرف جاتی۔

نہ جانے دو دن پہلے زایار اور بریرہ کے بیچ کیا بات ہوئی تھی کہ بریرہ نے سب سے ہی بول چال بند کر دی تھی

۔ لالی جو پہلے بریرہ بریرہ کرتی گھومتی تھی آج کل بریرہ سے ذرا دوری بنا کے رکھی ہوئی تھی۔

صفیہ بیگم نے بھی اس کے کھچاؤ کو نوٹ کیا تھا۔ جب کہ شیر ویسے بھی بریرہ کے زیادہ قریب نہیں تھا اور حقیقت جاننے کے بعد وہ بالکل بھی اس سے بات نہیں کرتا تھا

اور لالی اور شیر کے کھچاؤ کو وہ خود بھی نوٹ کر چکی تھی اس نے دو تین بار لالی سے بات کرنے کی کوشش کی تو وہ بنا اس کی بات سنی بد تمیزی سے اٹھ کر چلی گئی

سب ہی جانتے تھے کہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہوئی ہے۔ لیکن بریر نے اس بات کو زیادہ نوٹس نہ کرتے ہوئے اپنی پر اہلم کی طرف غور کرنا زیادہ بہتر سمجھا۔

وہ تو بس آج کل پازیب کو ہی دیکھ رہی تھی اس کے رنگ ڈھنگ بدل چکے تھے وہ پوری طرح زایار کی محبت میں ڈوبی ہوئی نظر آتی تھی۔ اور یہی سب کچھ اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا

اس کے لئے وہ کچھ نہ کچھ تو کرنا چاہتی تھی کہ پازیب اس سے دور بھی ہو جائے اردو یار کو اس پر شک بھی نہ ہو

○○○○○

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں پازیب ہادی کو ملازمہ کے بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھ کر وہاں آگئی

ہادی خود اپرن پہنے ٹوائز میں کچھ بنانے میں مصروف تھا

چھوٹی ماما بابا کا برتھ ڈے ہے نا تو ہم ان کے لئے کیک بنا رہے ہیں۔ وہ مصروف سے انداز میں بولا
تو پازیب کو جھٹکا لگا

کیا انکا برتھ ڈے ہیں تم سچ کہہ رہے ہو۔۔۔۔؟ پازیب نے یقین دہانی کرنی چاہی

یس چھوٹی ماما۔۔۔۔ ابھی مجھے ماما بتا کر گئی ہیں۔ میں نے ان کو بولا کہ میرے ساتھ کھیلیں تو وہ
کہتی ہیں کہ انہیں بہت کام ہے

اور مجھے کہا کہ تم کھیلو پھر میں نے پوچھا کہ میں کیا کھیلوں تو انہوں نے کہا
کہ بابا کے لیے کیک بناؤ۔۔۔۔

میں نے پوچھا کیوں بناؤں۔۔۔۔؟

تو انہوں نے کہا۔۔۔۔

کہ آج بابا کی برتھ ڈے ہے

اس نے تفصیل سے بتایا

پازیب کو اپنے گڈے پر بہت پیار آیا تھا جس نے وقت پر اسے بتا دیا تھا۔ ورنہ اسے تو

بالکل بھی پتہ نہیں تھا کہ زایار کی سالگرہ ہے

لالی تمہارے ادا کہاں ہیں۔۔۔؟

وہ تیزی سے اندر آتی لالی سے پوچھنے لگی لالی نے روم کی جانب اشارہ کرتے ہوئے منہ پھولایا تھا

اس طرف جانے کی غلطی مت کرنا لڑکی ادا بہت غصے میں ہے ملازم کو تھپڑ بھی مار چکے ہیں وہ ان کے پیپر زپر انک گرا آیا تھا لالی نے فوراً بتایا

ملازم کو تھپڑ مارنے کا سننے کے بعد غلطی سے لالی کمرے میں چلی گئی تھی پر زایار نے اسے بھی خوب ڈانٹ کر بھیجا تھا کہ تم لوگوں کو سکون نہیں ہے مجھے سکون سے کام کرنے دو

بس پھر کیا تھا لالی منہ بنا کر واپس آگئی ایک بار اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے پھر وہ بھی خوب ناراض
ہونے والی تھی

وہ مجھے پر غصہ نہیں کرتے پازیب کے انداز میں ایک مان تھا پیچھے سے بریرہ اس کے انداز پر جل
کر رہ گئی

ہائے میں صدقے میری جان اللہ کا واسطہ ہے آج مت آزمانا مجھے بہت پیاری ہو تم۔ لالی ہنستے
ہوئے بولی

نہیں میں تو جا رہی ہوں ان کے پاس مجھے بہت ضروری کام ہے۔ وہ اسے راستے سے ہٹا رہی تھی

ضروری کام مجھے بتا کر جاؤ اگر یہ اتنا ضروری ہوا کہ تمہیں اندر جانے کی اجازت دے سکوں تو ہی
تو تم اندر جاسکتی ہو یا میں سچ کہہ رہی ہوں ادا بہت زیادہ غصے میں ہیں تمہیں بھی ڈانٹ دیں گے

ارے پاگل میں انہیں برتھ ڈے وش کرنے جا رہی ہوں وہ اسے پیچھے ہٹاتے تیزی سے روم کی
جانب بڑھ گئی جبکہ لالی پیچھے ارے ارے کرتی رہ گئی

جب کہ اس کے جانے کے انداز پر بریرہ مسکرائی تھی
آپ کیوں ہنس رہی ہیں۔۔۔؟ کہیں آپ نے تو اسے جھوٹ نہیں بولا کہ آج ادا کی سا لگرہ ہے
۔۔۔ وہ اسے گھورتے ہوئے بولی انداز انتہائی بد تمیزانہ تھا

لالی میں نوٹ کر رہی ہوں مجھ سے کچھ دنوں سے تم کافی بد تمیزی سے پیش آرہی ہو خیریت تو ہے
لگتا ہے پازیب کے آجانے سے میرا اور اپنا رشتہ بھول گئی ہو

بریرہ غصے سے بولی تھی اس کا یہ انداز برداشت کرنا اس کے بس میں نہ تھا

انسان جیسا ہوتا ہے اسے اتنی ہی ریسپیکٹ دی جاتی ہے لیکن مجھے پہلے اس بات کا اندازہ نہیں تھا
اب ہو گیا ہے اب سے میں آپ کو آپ کے لیول کے مطابق ریسپیکٹ کرونگی اس کا انداز اب بھی
ویسا ہی بد تمیزانہ تھا

لالی تم حد سے بڑھ رہی ہو کس نے کان بھرے ہیں تمہارے میرے خلاف میری جان کیا ہوتا جا رہا
ہے تمہیں

اس نے شیریں بنتے ہوئے اس کے بال سہلائے تھے لیکن لالی نے اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ جھٹک دیا

یہ ڈرامے ان پر چلائیں جن پر کام کرتے ہوں میں آپ کی حقیقت سے واقف ہو چکی ہوں جتنا آپ نے میرے ادا کو تنگ کیا ہے نامیں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔

وہ غصے سے کہتی پیر پٹکتی وہاں سے جا چکی تھی جبکہ بریرہ اپنی حقیقت کھلتی دیکھ کر پریشان ہو چکی تھی

اسے کس نے بتایا تھا۔۔۔ کیا زایا نے اسے سب کچھ بتایا ہو گا لیکن زایا ربلا اپنی بہن کے سامنے ایسی باتیں کیوں کرے گا

پانزیب کے انداز سے کہیں سے بھی نہیں لگتا تھا کہ وہ اس کی حقیقت جانتی ہے تو کیا مطلب شیر کا رویہ بھی اسی وجہ سے ہے۔ زایا آہستہ آہستہ کر کے سب گھڑ والوں کے سامنے اس کی حقیقت کھول رہا تھا مطلب اس کا پتہ کاٹنے کی تیاری کر رہا تھا

زایار بڑے بڑے کھیل رہا تھا جب کہ وہ تو صرف زایار کا موڈ خراب دیکھ کر ہادی کے سہارے پازیب سے جھوٹ بلوا کر کے کہ اسکی سالگرہ ہے اسے ڈانٹ پڑوانا چاہتی تھی

بلکہ کرنی تو اب اسے طلاق دلوانے کی پلاننگ چاہیے۔ وہ کافی دیر روم کے باہر کھڑی زایار کے چیخنے چلانے کی آواز کا انتظار کرتی رہی لیکن پازیب کے اندر جانے کے کافی دیر کے بعد بھی کوئی آواز نہیں آئی تھی

مطلب نا تو اس نے اسے ڈانٹا تھا۔ نہ ہی اس کے یوں کمرے میں جانے پر بہت غصہ ہوا تھا

ٹھہر کی انسان۔۔ ایسا کیا ہے اس لڑکی میں اسے دیکھتے ہی اپنا مقام اپنا غصہ سب کچھ سائیڈ پر رکھ دیتا ہے۔

وہ غصے سے پاؤں پٹختی اپنے کمرے میں چلی گئی اب اسے کوئی بڑا گیم کھیلنا تھا۔ اس سے پہلے کہ حقیقت سب کے سامنے آئے اسے کچھ نہ کچھ تو ایسا کرنا تھا کہ زایار کا منہ پھر سے بند ہو جائے

ooo

پازیب نے آہستہ سے قدم اٹھاتے ہوئے زیار کے پیچھے آکر اسکی آنکھوں پہ ہاتھ رکھا

اس کا لمس محسوس کر کے زیار کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی تھی اپنا غصہ تو وہ لمحوں میں بھلا چکا تھا

ہیپی برتھ ڈے زیار۔۔

آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ آپ کی سالگرہ ہے۔۔۔۔۔؟

اب میں آپ کو کیا تحفہ دوں گی۔۔۔۔۔؟ اس کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتی بے حد معصومیت سے بولی

جب کے زیار نے اس کی غلط فہمی دور کرنے کے بجائے اپنا لپ ٹاپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے اسے کھینچ کر خود پر گرا لیا

تم مجھے تحفہ دینا چاہتی ہو تو ان حسین لبوں سے دے دو اس سے زیادہ حسین تحفہ میرے لئے اور کچھ نہیں ہو گا وہ اس کے ہونٹوں کو اپنے قریب کرتے ہوئے بولا

مجھے پہلے ہی سوچ لینا چاہیے تھا آپ جیسے بے شرم انسان کو اس کے علاوہ اور کچھ سوچنا ہی نہیں ہے وہ بڑے استحقاق سے اس کے سینے پر انگلی پھیرتے شرمائی شرمائی بھی بولی وہ زایار مسکرا دیا

اب کیا کرے جانے من بے شرم انسان کو تو بے شرمی ہی سوچے گی نہ پھر کیا خیال ہے تحفہ دے رہی ہو یا نہیں ویسے میرے خیال میں پوچھنے کی بجائے مجھے خود ہی لے لینا چاہیے وہ اس کی ٹھوڑی کو پکڑتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکنے ہی والا تھا کہ پازیب نے اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا

ایسے نہیں لیا جاتا آپ کو تو اتنا بھی نہیں پتا کہ گفت کیسے لیتے ہیں اس نے شرارتی انداز میں کہا تو زایار نے اسے گھور کر دیکھا

اگر تمہارا یہاں سے بھاگنے کا ارادہ ہے تو میں تمہیں بتا دوں میں تمہیں اس ارادے میں کامیاب نہیں ہونے دوں گا وہ اسے مزید اپنے قریب کرتا خود میں بیچھتے ہوئے بولا

ارے میں کوئی بھگوری تھوڑی ہوں میں تو خود آئی ہوں آپ کے پاس چل کے آپ کو آپ کی سالگرہ کی ویش دینے کے لیے

اور گفٹ بھی زایار نے اس کی بات کاٹی۔۔۔

ہاں ہاں گفٹ بھی اس نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا تو زیار مسکرایا

تو پھر دو گفٹ وہ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بولا

پہلے آپ اپنی آنکھیں بند کریں ورنہ میں نہیں دے رہی اس نے اس کی شرارتی نظروں سے گھبرا کر اس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھا تھا

چلو ٹھیک ہے یا ابھی میں آنکھیں بند کر لیتا ہوں اور جب میں کروں گا تم آنکھیں بند کر لینا وہ پیار سے کہتا سچ میں آنکھیں بند کر گیا

پانزیب نے اپنی تمام تر ہمت جمع کر کے اس کے لبوں کو لبوں سے چھوا اور فوراً پیچھے ہٹ گئی

چہرے پر سرخی دوڑ گئی تھی وہ اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دے چکی تھی اسے خود بھی یقین نہیں آرہا تھا زیار نے ہونٹوں کو او کی شپ دے کر اسے اپریشٹ کیا تھا

میری باری۔۔۔ زیار اس کا چہرہ پکڑتے ہوئے بولا

لیکن میری تو بر تھ ڈے نہیں ہے اور بھاگنے کے لئے پر تو لنے لگی

کوئی بات نہیں میں ایڈوانس کر دوں گا وہ اس سے بے حد قریب کرتے ہوئے اس کے لبوں پر
جھک گیا لیکن اپنے انداز میں اور اس کا انداز ہمیشہ کی طرح شدت سے بھرپور تھا

اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لیتا ہوش و حواس سے بیگانہ مکمل مدہوش ہو چکا تھا۔

زایا کمرے کا دروازہ کھلا ہے کوئی بھی کبھی بھی آسکتا ہے وہ شرماتے ہوئے معصومیت سے بولی
چہرہ لال گلاب ہو رہا تھا

ٹھیک ہے پھر یہاں سے آگے پیچھے کہیں بھی جانے کی ضرورت نہیں ہے سیدھی اوپر کمرے میں
جانا میں دس منٹ میں آتا ہوں یہ کام ختم کر کے

وہ اسے جانے کی اجازت دیتا ہوا بولا تو پازیب نے صرف ہاں میں سر ہلایا۔

جبکہ زایا اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا

اور ایک بات تمہیں بتانی تھی آج میری سالگرہ نہیں ہے بلکہ میری سالگرہ تو ابھی دو مہینے بعد ہے
شکریہ تمہارے ایڈوانس کے گفتات کا وہ بے حد نرمی سے اس کے گال کو چومتے ہوئے ہنس کر بولا

جھوٹے۔۔ اس کا منہ پورا کھل چکا تھا جبکہ اس کے اس طرح سے کہنے پر زایار کا قہقہہ بلند ہوا

جانو ہاتھ آئے مواقع ہم جانے نہیں دیتے اب سیدھی کمرے میں جاؤ وہ ہنستے ہوئے اس کا رخ
دروازے کی جانب پھیر کر بولا

آپ بہت گندے اور بہت بے شرم ہو میں نہیں بولتی آپ سے وہ غصے سے منہ بناتی کمرے سے
نکل گئی لیکن زایار جانتا تھا کہ وہ اپنے کمرے میں ہی جائے گی اور اس کا انتظار بھی ضرور کرے گی

○○○○○

ڈاکٹر کمرے سے باہر آئی تو تقریباً سب لوگ ہیں اس کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ عالم نے اسے
چھوا بھی نہ تھا تو وہ ماں کیسے بن سکتی ہے۔ سب کی سوچ یہی تھی۔

سب سے زیادہ بے چین تراب تھا عالم بس اسے دیکھے جا رہا تھا وہ کیسے اپنے دوست کے بجائے غیر لڑکی پر یقین کر سکتا تھا

آج پہلی بار تراب نے اس کا ساتھ چھوڑ کر کسی اور کا ساتھ دیا تھا

ڈاکٹر بتائیں اسے کیا ہوا ہے کیا وہ ماں بننے والی ہے تراب کسی عورت سے اس طرح کا عجیب سا سوال پوچھتے نظر جھکا گیا

پہلے تو مجھے یہ بتائیں کہ کس بے وقوف نے کہا کہ وہ پریگنٹ ہے پانی نہ پینے کی وجہ سے اس کے جسم میں پانی کا ایک قطرہ نہیں ہے گردے میں انفیکشن ہو گیا تھا میں نے اسے ڈرپ لگادی ہے۔

لیکن اس کی خوراک کا خیال رکھیں ٹائم پے کھاتی پیتی نہیں ہے اور کافی زیادہ کمزور بھی ہے اور اگر ایسی کنڈیشن میں آپ اس سے کسی قسم کے بچے کی امید کر رہے ہیں تو آئی ایم ریلی سوری یہ لڑکی اپنا خیال نہیں رکھ سکتی

اپنے بچے کا کیا حال کر رکھے گی

بہو سے امیدیں لگانے سے پہلے اس کا خیال رکھیں تاکہ وہ آپ کی آنے والی نسل کو پروان
چڑھانے کے قابل بنے

ذہنی دباؤ کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی اگر یہی حالات رہے تو ٹینشن سے مزید طبیعت بگڑ
سکتی ہے

وہ پریگنٹ نہیں ہے لیکن اس کا یہ ہر گز مطلب نہیں ہے کہ پریگنٹ نہ ہونے کی صورت میں اسے
کسے گن چکر بنادیا جائے آپ لوگ اس کا خیال رکھیں تاکہ اس کی طبیعت سنبھل سکے

ڈاکٹر نے تفصیل سے بتایا

آپ کا بہت بہت شکریہ ڈاکٹر آپ باہر چلے ڈرائیور آپ کو واپس اسپتال تک چھوڑ آئے گا تراب
نے ڈاکٹر کو باہر کا راستہ دکھایا جبکہ اس نے ایک نظر عالم کو دیکھا سب گھروالے مایوس ہو چکے تھے
عالم کے چہرے پر ایک سکون تھا

عالم نے کمرے میں جانے کی کوشش کی نا جانے کیوں اس پر ظلم کر کے اس ظالم کو اب اس کا
خیال آہی گیا تھا جب تراب اس کے رستے میں آگیا

اب کیا زخم لگانے جارہے ہو اس کی ذات پر اس کے منہ پر تھپروں کی برسات کر کے سکون تو نہیں ملا ہو گا تمہیں

لیکن ایک بات کان کھول کر سن لو عالم روحان اگر اس سے پیار کرتا تھا غلطی روحان کی بھی تھی روحان نے اسے اتنی اہمیت دی ہی کیوں کہ وہ اس کے لئے اپنی زندگی کی بھی پرواہ نہ کرے اور کسی کی جان لینا انسان کے اختیار میں نہیں ہوتا اگر تم اس کے اصل قاتل کو نہیں ڈھونڈ سکتے تو خدا کے لئے اس لڑکی پر بھی ظلم کرنا چھوڑ دو

ان کا اصل قاتل راحیل ہے اگر ہمت ہے تو اسے پکڑو اسے سزا دو اس معصوم کو دن رات تڑپا کر کیا حاصل ہو گا تمہیں۔۔۔؟

تراب جیسے آج ہر سوال کا جواب چاہتا تھا

واہ بھئی واہ دیکھ لو لڑکی کو پہلے اس نے روحان کو پھنسا کر اس کا قتل کر دیا پھر عالم سے نکاح کر لیا اور اب تراب پر بھی نظر رکھی ہوئی ہے اس نے ہائے اللہ کیسے دن آگئے ہیں ایک ہی گھر کے تین تین لڑکوں کو پھنسا لیا ہے شکل سے تو اتنی معصوم دیکھتی ہے بد ذات۔۔۔۔۔

بس ایک لفظ اور نہیں تراب اتنے زور سے چلایا تھا کہ پوری حویلی میں اس کی آواز گونج کر واپس آئی

آپ اگر دانیل کے دامن پر بار بار کیچہرا اچھالتی ہیں میں کچھ نہیں کہتا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ میرا نام بھی اس کے ساتھ جوڑیں گیں۔

اور آپ کو کس نے حق دیا میرا نام لینے کا اپنی حد میں رہیں آپ کے لیے بہتر ہو گا ورنہ میں ہر حد پار کر جاؤں گا اس کی زوردار آواز نے ایک لمحے میں ہی نر جس بیگم کا منہ بند کر دیا تھا وہ چار قدم پیچھے ہٹ کر جاوکیں

ہم اس لڑکی پر کوئی ظلم نہیں کر رہے بلکہ روحان کو انصاف دلارے ہیں دادا جان کی آواز گونجی

او اچھا ویسے کون سے انصاف کے بات کر رہے ہیں آپ لوگ کیا اس پر دن رات ظالم کر کے روحان کو انصاف مل جائے گا

کیا یہ سب کر کے روحان کی روح کو سکون ملے گا اگر ایسی بات ہے تو میں بھی اپنی ماں کی روح کو سکون دینا چاہتا ہوں اس عورت کی جان لے کر وہ ہر لحاظ بھولے نر جس بیگم کی طرف انگلی اٹھا کر بولا تو وہ گھبرا گئیں

بد تمیزی مت کرو تراب دادا جان نے چلاتے ہوئے کہا

اپنے بیٹے پر بات آئی تو میں بد تمیز ہو گیا اور اس معصوم کو جس کو دن رات تکلیف دے رہے ہیں آپ لوگ اس کو درد نہیں ہوتا۔

بہت انصاف پسند ہیں نہ آپ آغا جان تو انصاف سب کے لئے برابر کرے اگر آپ پر ظلم کر کے روحان آپ کو انصاف دلانا چاہتے ہیں تو پھر اس عورت کو بھی اس کے کیے کی سزا دی اور میری ماں کو انصاف دلانیں پھر میں آپ کو انصاف پسند انسان کا ہو گا

اور اگر نہیں تو خبردار جو کسی نے دانیں پر انگلی اٹھانے کی کوشش کی جس طرح سے اس عورت کو پروٹکٹ کرنے کے لیے یہاں پر بہت لوگ ہیں ناب سے دانیں کی حفاظت میں کروں گا اس کا بھائی بن کر اور کوئی عالم سلطان شاہ آکر اب میری بہن پہ ہاتھ اٹھا کر دکھائے وہ عالم کی آنکھوں

میں آنکھیں ڈال کر اس انداز سے بولا کہ اندر بیڈ پر پڑی داین کی آنکھوں میں ان الفاظ سے آنسو
ٹوٹ کر گرے

اب تو بے شک اسے جان سے بھی مار دیا جائے تو غم نہیں تھا کوئی تو تھا جس نے اس کے لئے آواز
اٹھائی تھی جو اس کا سہارا بنا

آغا جان آپ نے مجھے بلایا وہ کمرے میں داخل ہوتا ان کے سامنے آ کر بیٹھا تو دادا جان جو کسی
کتاب میں مشغول تھے کتاب ایک طرف رکھتے چشمہ اتار چکے تھے

آج ہم بہت خوش تھے یہ سوچ کر کے ہمارے پوتے کی اولاد اس دنیا میں آنے والی ہے تم سوچ
بھی نہیں سکتے عالم ہم کتنے خوش تھے ہمیں لگا کہ جس لڑکی نے ہم سے ہمارے روحان کو چھین لیا
ہے وہی ہمارے روحان کو ہمیں واپس کر دے گی

ہمارے اندر خواہش پیدا ہوئی کہ وہی لڑکی ہمارے گھر کے پوتے کو جنم دے ہمارے گھر میں پیدا
ہونے والا پہلا بچہ اس کی وجود کا حصہ ہو۔

عالم ہم نہیں جانتے کہ اس لڑکی کی تمہاری نظروں میں کیا قدر و قیمت ہے لیکن ہم بس اتنا چاہتے ہیں کہ تم اس لڑکی کے ساتھ رشتہ بناؤ ہمیں ہمارے خاندان کو ایک وارث دو

تاکہ اس لڑکی کو احساس ہو کہ اس نے ہم سے کیا چھینا ہے

ہمارا پوتا جسے ہم کبھی محسوس بھی نہ کر سکے لمحے میں ہم سے چھن گیا بے شک اس کی قاتل دانیں نہیں ہے لیکن وجہ تو وہی ہے

عالم ہم اس لڑکی کو معاف کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن ہماری شرط یہ ہے کہ جو خوشی آج دوپہر کو اس خبر سے ہم نے محسوس کی ہے وہ لڑکی ہمیں وہی خوشی دے ہماری خواہش ہے کہ وہ لڑکی ہمارے خاندان کو وارث دے ہمیں ہمارا روحان واپس کرے

اگر وہ ہمیں روحان کے بدلے روحان دیتی ہے تو ہم اسے روحان کا قتل معاف کر دیں گے ان کا لہجہ بے حد مضبوط تھا عالم سے الفاظ ہی نہ بنے جو وہ ادا کر پاتا

وہ ان سے نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ اس لڑکی سے کوئی تعلق رکھنا ہی نہیں چاہتا بلکہ وہ تو اس کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا اس کی شکل دیکھتے ہی اسے اپنی محبت کی دھجیاں اڑتی نظر آتی ہیں۔

اس لڑکی کو دیکھتے ہی اسے اپنے آپ سے نفرت ہونے لگتی ہے اپنے سینے میں موجود دل کو نکال کر پھینک دینے کا دل کرتا ہے لیکن وہ انہیں کچھ بھی بتا نہیں سکتا تھا

وہ اٹھ کر کھڑا ہوا تو وہ امید بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگے

عالم ہمیں وعدہ چاہیے۔۔ وہ اسے روکتے ہوئے بولے

آپ جانتے ہیں یہ سب کچھ میرے لئے ممکن نہیں ہے مجھے اس لڑکی سے نفرت ہے روحان کے قتل کی وجہ ہے آغا جان آپ کیا ایک بچے کے لئے اسے معاف کر دیں گے کیا اتنی ہلکی ہے آپ کی نفرت یا روحان کے لیے آپ کی محبت اس کے سوال میں عجیب سی تلخی تھی

نہ ہماری محبت ہلکی ہے اور نہ ہی نفرت کم ہوئی ہے لیکن جو خوشی آج دن میں ہم نے محسوس کئی ہے عالم اس سے بڑھ کر اور کوئی خوشی ہم زندگی میں نہیں مل سکتی

روحان کے جانے کے دکھ نے ہمیں توڑ دیا ہے لیکن روحان کی واپسی کی خبر نے جیسے ہمارے اندر ایک بار پھر سے سانس پھونک دی تھی لیکن جب ہمیں پتا چلا کہ یہ سب صرف ایک غلط فہمی تھی ایسا لگا کہ کسی نے ہمارے سینے سے ہمارے دل کو نکال کر پھینک دیا ہو

عالم ہم تمہیں اپنے دل کا حال نہیں سناسکتے لیکن آج جو خوشی ہم نے محسوس کی تھی اس خوشی کے سامنے ہر دکھ درد تکلیف مدہم پڑ گئی ہماری نفرت مدہم پڑ گئی عالم ہمیں یہ خوشی چاہیے ہمیں ہمارا روحان چاہیے

ان کے منت بھرے لہجے پر عالم نے صرف ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور پھر اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا

آج دن میں بہت کچھ ہوا تراب کا اس سے بغاوت کرنا اسے غلط کہنا سارا ادب و لحاظ بھول کر اس کے روبرو آکر کھڑے ہو جانا اسے اچھا نہیں لگا تھا اسے تراب سے کتنی محبت تھی وہ خود بھی نہیں جانتا تھا لیکن تراب کا یہ انداز یہ لہجہ صرف دانیل کی وجہ سے ہوا تھا

اس نے یہ سب کچھ صرف دانیں کے لیے کیا تھا اس کا دانیں کے لئے قدم اٹھانا سے بالکل اچھا نہیں لگا تھا اس کے لئے پہلے ہی یہ سب کچھ بہت مشکل تھا مگر تراب نے اور مشکل کر دیا تھا وہ خاموشی سے آکر صوفے پر بیٹھ گیا

اوپر اپنے کمرے میں جانے کا بالکل دل نہیں کر رہا تھا ڈاکٹر نے اسے بے ہوشی کا انجکشن لگایا تھا اور آرام کے لئے سخت تاکید کی تھی۔

تراب نے بے حد سختی سے صنم اور اور نر جس بیگم سے کہا تھا کہ دانیں کو اگڑا بھی تنگ کرنے کی کوشش کی تو اپنے انجام کی ذمہ دار آپ خود ہوگی۔

تائی امی کے رویے کا بھی اسے اچھے سے احساس تھا اسی لیے جاتے جاتے انہیں بھی کہہ گیا۔ اب معاملہ یہ کسی بے بس بے سہارا لڑکی کا نہیں بلکہ اس کی بہن کا ہے اگر کسی نے مخالفت کرنے کی کوشش کی تو وہ خود نیٹ لے گا

اور تراب تو ویسے بھی اس خاندان میں بد تمیز اور بد لحاظ مشہور تھا سے مزید بد تمیز اور بد لحاظ بننے میں کوئی اعتراض نہ تھا

فون کروں کہ نہیں۔۔۔۔؟

نہیں کرتا اس کے ڈرامے شروع ہو جائیں گے موبائل بیڈ پر پھینکتے ہوئے کچھ سوچ کر بولا

تقریبات کا ایک بجا رہا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ وہ جاگ رہی ہوگی۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے فون کر ہی دیا اور دوسری طرف سے اگلے ہی لمحے فون اٹھالیا گیا لیکن
آواز بہت کم تھی بالکل سرگوشانہ انداز تھا

میں صدقے میری جان صدقے میرے اداپے پورا پاکستان صدقے کیسے یاد آگئی میری اس کی
آواز میں خوشی کی چہک تھی

بس بس زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے یہ بتاؤ کہ وہ کیسی ہے وہ سختی سے بولا تو سندس منہ بنا
گئی

نہیں بتاتی پہلے آپ پوچھو پیاری بہناتم کیسی ہو۔۔۔

کھانا کھاتی ہو۔۔۔؟

نہیں تو ٹھیک سے آتی ہے۔۔۔؟

پڑھائی کیسی جارہی ہے۔۔۔؟

اور یونیورسٹی کا کھانا کیسا ہے۔۔۔؟

اور ان سب سوالوں کے بعد میں آپ کو اپنا حال سناؤں گی اور پھر بھابھی بیگم کے بارے میں بتاؤں گی اس نے تفصیل سے بتایا تو تراب نے اگلے ہی سیکنڈ فون کاٹ دیا

اور اگلے ہی لمحے اسے میسج آیا تھا

بھاڑ میں جاؤ تم۔۔۔

تمہارا کھانا۔۔۔۔۔

تمہاری یونیورسٹی۔۔۔۔۔

تمہاری پڑھائی۔۔۔۔۔

اپنی منکوحہ کو میں صبح خود کیا کر دیکھ لوں گا اس کے میسج پر سندس کھلکھلا کر ہنسی تھی جس پر دوسرے بیڈ پر لیٹی سنیہا کسمکسا کر کروٹ بدل گئی

اور پھر اگلے ہی سیکنڈ بعد اس نے میسج کیا تھا

ایز یوش صبح آئیں میں بھی آپ کو دیکھ لوں گی بہت دن ہو گئے میں بھی اپنے سوہنے ویر کا چہرہ نہیں دیکھا اس کے میسج میں بھی محبت جھلک رہی تھی یہ الگ بات تھی کہ تراب کو وہ بھی صنم اور اپنی سوتیلی ماں اپجیسی ہی لگتی تھی

○○○○

وہ اپنے کمرے سے باہر نکلا تو دیکھا عالم کو باہر صوفے پر بیٹھے گہری سوچ میں مصروف دیکھا

تو یہاں کیا کر رہا ہے ٹائم دیکھا ہے رات کے دو بجنے والے ہیں جا کر اپنے کمرے میں آرام کیوں نہیں کرتا وہ اس کے سر پر سوار ہو اویسے بھی دونوں میں تلخ کلامی کے بعد یہ پہلی بات تھی

سوچا شہزادے سے اجازت مانگ لوں ہو سکتا ہے وہ اپنی بہن کے روم میں جانے کی اجازت نہ دے عالم کا لہجہ طنز سے بھرپور تھا

اجازت ہے اس کا لہجہ بھی اس کے جیسا ہی تھا عالم مسکرایا

اس سب کی وجہ جان سکتا ہوں میں وہ تراب کیچن کی جانب جا رہا تھا عالم کے سوال پر پلٹا

وجہ وہی ہے جو میں نے سب کے سامنے بتائیں اگر میری ماں کو انصاف نہیں ملا تو روحان کو کیوں ملے وہ چپیتے ہوئے لہجے میں کہتا جانے لگا

تو جانتا ہے میں تیری رگ رگ سے واقف ہوں بتا تیرے دماغ میں کیا چل رہا ہے کیا دانین کو
لے کر اب بھی تیرے دماغ میں سوال چل رہے ہیں کیا اب بھی تو یہ سوچ رہا ہے کہ وہ لڑکی بے
گناہ ہے جبکہ حقیقت ہر طرف سے سامنے آئی ہے

عالم اسے سمجھا رہا تھا جیسے خود کو یقین دلایا رہا ہو کہ جو اس کے سامنے ہے وہی حقیقت ہے جو وہ
اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے

عالم میں کچھ نہیں جانتا لیکن تم سے بس ایک بات کہوں گا خدا کے لئے اس لڑکی کو اپنی محبت
ہونے پر سزا مت دوا اگر تم اس سے محبت کر بیٹھے ہو تو قصور تمہارا ہے اس کا نہیں اس نے کبھی
تمہاری زندگی میں آنے کی چاہ نہیں کی تھی۔ تم خود زبردستی اسے اپنی زندگی میں لائے ہو

وہ تمہاری مرضی سے تمہاری زندگی میں شامل ہوئی ہے اگر اسے خوشی نہیں دے سکتے تو تکلیف
دینا بھی بند کر دو

یہ سب کچھ کرنے سے نہ تو دادا جان کو ان کا پوتا واپس مل جائے گا اور نہ ہی اس خاندان کو ان کا
وارث۔ کچھ نہیں ملے گا ان کو عالم لیکن ان کی ضد پر ایک لڑکی کی زندگی برباد ہو جائے گی

تم ایک طرف سے سوچ رہے ہو اگر اس کی غلطی ہے تو غلطی روحان کی بھی ہے روحان نے کیوں ایک ایسی لڑکی پر یقین کیا اپنی تمام تر جذبات کا اسے اکیلا وارث بنادیا کیوں اس نے نہیں سوچا کہ اس کے ماں باپ بہن بھائی دادی دادی سب رشتہ دار اس سے بے انتہا محبت کرتے ہیں

اس نے اپنی زندگی میں دانی کے علاوہ کسی کو اہمیت دینا ہی چھوڑ دیا تھا اس کی زندگی میں دانی کے علاوہ اور کوئی لڑکی اہم نہیں تھی لڑکی تو لڑکی اس کی زندگی میں اس کے ماں باپ بھی اہمیت نہیں رکھتے تھے اور ایسے بیوقوفوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے جو روحان کے ساتھ ہوا ہے

یہ سب لوگ چاہے اس کے غم میں مرجائیں عالم لیکن میں قسم کھا کے کہتا ہوں کہ روحان کی موت کا ایک پرسنٹ بھی دکھ مجھے نہیں ہے مجھے وہ صرف ایک فالتو کردار لگتا تھا۔

اور یقین کرو سنیہا کو بھی اس کا غم کبھی منانے نہیں دیتا اگر اس کے ساتھ اس کا خون کا رشتہ نہ ہوتا۔ اب جاؤ اپنے کمرے میں جا کر آرام کرو اس سب کے بارے میں سوچنا بند کرو عالم نہیں کہوں گا اسے معاف کر کے اس کے ساتھ میں ایک نئی زندگی کی شروعات کرو

لیکن خدا کے لئے اسے اس بات کی سزا مت دو کہ تم نے اس سے محبت کی اگر تم اس سے محبت کرتے ہو تو یہ تمہارا مسئلہ ہے اس کا نہیں اس کا لہجہ کافی سخت تھا عالم کے پاس کوئی جواب نہیں تھا وہ بس خاموشی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا

تو کیا وہ واقعی ہی اسے اپنی محبت ہونے پر سزا دیتا تھا

کیا وہ سچ میں اسے اتنی تکلیف اس لئے دیتا تھا کیونکہ وہ اس کی محبت تھی اس کا دل اسے جھنجھوڑ رہا تھا اس نے کمرے میں قدم رکھا تو نظر بیڈ پر پڑی جہاں وہ گہری نیند سو رہی تھی

ڈرپ کی وجہ سے اس کا ہاتھ کافی زیادہ سرخ ہو چکا تھا جبکہ چہرے پر نیل کے نشان تھے وہ نظر چڑاتا ہوا اپنے پینٹنگ روم کی جانب آگیا دروازے کو اچھی طرح سے لاک کرتا وہ اس نامکمل تصویر کے سامنے آرو کا جس سے اس نے بہت محبت سے شروع کیا تھا

لیکن پھر اس سے یہ تصویر بھی مکمل نہ ہو سکی اور نہ ہی وہ اس تصویر کے سامنے بیٹھ کر اسے بنانے کا سوچ پایا

اس نے بے حد نرمی سے اس نامکمل تصویر کی نتھ کو چھوا تھا جو ابھی بے رنگ تھی اس کے ہاتھوں میں حرکت سی ہونے لگی اس کا دل بے چین ہو رہا تھا اس نتھ کے چھوٹے سے موتی کو رنگ سے بھرنے کے لیے

لیکن اگلے ہی لمحے اس نے اپنا ہاتھ ہٹا دیا نہیں وہ اپنے خاندان کے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتا تھا وہ روحان کی موت کو نظر انداز نہیں کر سکتا تھا

اسے اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا اگلے ہی لمحے وہ سب کچھ وہی پر چھوڑتا کمرے سے باہر نکل آیا اسے لگ رہا تھا کہ اگر وہ پینٹنگ روم میں ایک سیکنڈ بھی مزید رہا تو اس کی سانسیں بند ہو جائیں گی

لیکن سامنے بھی تو وہی منظر تھا وہ بیڈ پر بے سدھ پڑی تھی بالکل بے رنگ بے رونق چہرہ لیے وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے بالکل پاس آ بیٹھا

اسے ایک اور کوشش کرنی چاہیے۔۔۔ ہو سکتا ہے یہ بے گناہ ہو۔۔۔ اس کے دل میں ایک چھوٹی سی خواہش جاگی

آغا جان اسے معاف کر سکتے ہیں اگر یہ آغا جان کو اس خاندان کا وارث دے دے تو تو سب کچھ
ٹھیک ہو جائے گا سب کچھ نارمل ہو جائے گا اس کے دل میں امید کی چھوٹی سی کرن جاگی اور اگلے
ہی لمحے وہ اس سے دور ہوتا آئینے کے سامنے کھڑا ہوا

اس نے اپنے آپ کو دیکھا تھا عالم سلطان شاہ تو اپنے لئے کسی شاپنگ مال سے کپڑے نہیں لیتا تھا
کیونکہ وہ لوگوں نے ٹرائی کیے ہوتے تھے کیوں کہ لوگ نے انہیں اپنے ہاتھوں سے چھوا ہوتا تھا

تو کیا وہ ایک ایسی لڑکی کو قبول کرے گا جو پہلے ہی کسی اور کے بچے کی ماں بننے والی تھی کیا وہ کسی
ایسی لڑکی کو قبول کرے گا جس کے دل و دماغ میں نہ جانے کتنے مردوں کا نقش روشن ہو

کبھی نہیں عالم سلطان شاہ کسی کے اترن کبھی نہیں پہن سکتا۔

وہ اپنی اکڑ اپنا و قار اپنا غرور کھو نہیں سکتا تھا محبت کے معاملے میں اتنا آگے نہیں جاسکتا تھا۔

نہیں وہ اس لڑکی کو قبول نہیں کر سکتا تھا چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ اس لڑکی کو قبول نہیں کر سکتا
تھا لیکن آغا جان کی خواہش ہاں ان کی خواہش کے لئے اسے کچھ تو کرنا تھا۔

اس نے فیصلہ کیا تھا اب یہ فیصلہ ہو صبح اس سے بھی سنانے والا تھا

oooo

اپنے کہے کے عین مطابق وہ صبح یونیورسٹی پہنچ چکا تھا اور اس وقت یونیورسٹی کے باہر کھڑا ان دونوں کے نکلنے کا انتظار کر رہا تھا۔

سنیہا کا تو اب معاملہ ایسا تھا کہ وہ کروڑوں میں بھی اس شخص کو پہچان سکتی تھی اسے دیکھتے ہی اس نے سندس کا ہاتھ سختی سے تھام لیا

ارے وہ دیکھو سڑا ہوا بینگن سندس نے اچھی خاصی اونچی آواز میں کہا

چپ کر بے وقوف لڑکی دماغ خراب ہو گیا ہے کیا چل نکل یہاں سنیہا نے اس کا ہاتھ سختی سے تھامتے ہوئے تیزی سے بھاگنے کی کوشش کی

جبکہ سندس کا دھیان پیچھے تھا وہ اسے دیکھ کر بڑے پیار سے مسکرا رہی تھی تراب بنا آنکھوں سے چشمہ ہٹائے اپنی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا اسے سنیہا کو دیکھنا تھا کافی دن ہو گئے تھے اس کا دیدار نہیں کیا تھا ابھی وہ گاڑی سٹارٹ کرتا ہے اس کا موبائل بجا

سندس کا مسیج تھا نظر کا ٹیکا لگیجئے گا ضرورت سے کچھ زیادہ ہی پیارے لگ رہے ہیں یونی کی ساری لڑکیاں مڑ مڑ کر دیکھ رہی تھی میرا تو دل چاہا کہ آنکھیں پھوڑ دوں ان کی میرے بھائی کو نظر لگانا چاہتی ہیں

لیکن پھر سوچا کہ جس کا یہ کام ہے وہ تو آپ کو سڑا ہوا بینگن کہتی ہے تو میں کیوں کروں اس کا شرارت سے بھرپور مسیج تراب کے لبوں کے کناروں پر ہلکی سی مسکراہٹ لے آیا تھا جیسے محسوس کرتے ہی اس نے اپنے لب سختی سے بھیج لیے

سڑا ہوا بینگن وہ زیر لب بڑبڑایا۔

اور اپنے آپ کو شیشے میں دیکھا۔

شہزادی نام تو ایسا دیتی جو میری پرسنالٹی پر سوٹ کرتا وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے ذرا مسکرایا تھا

○○○○○○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو دانیلن ناشتہ کر کے برتن سائیڈ پر رکھتی اٹھ کر نیچے جانے کی تیاری کر رہی تھی

رک جاؤ لڑکی مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے وہ اس کے سامنے بیٹھا تھا شان بے نیازی سے اپنی مغرورانہ انداز میں بولا

جی کہیں کیا کہنا چاہتے ہیں آپ وہ اس کا اندازہ نوٹ کر رہی تھی وہ اس سے کچھ اور امید کر رہی تھی

میرے پاس تمہارے لئے ایک ڈیل ہے اگر تم اس ڈیل کو قبول کرتی ہو تمہیں کافی فائدہ ہوگا تم اسے ایک شرط بھی سمجھ سکتی ہو وہ اس کے سامنے بیٹھا کسی بزنس مین کی طرح بات کر رہا تھا

کیا مطلب ہے آپ کا کیسی شرط میرا مطلب ہے کیا شرط ہے آپ کی وہ کچھ الجھتے ہوئے پوچھنے لگی سے لگا تھا عالم اس سے شرمندہ ہوگا آکر شاید اس سے معافی کے دو الفاظ کہے گا

لیکن وہ تو آتے ہی اس کے سامنے ایک شرط رکھ رہا تھا اور اس نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اس کی شرط کل کے واقعے سے جڑی ہوئی ہے اس کے چہرے پر کسی قسم کی کوئی شرمندگی نہیں تھی

یہی تو مسئلہ ہے تمہارا لڑکی تم ڈرامے بہت کرتی ہو سیدھی سی شرط ہے آغا جان دل کی خواہش ہے کہ تم ہمیں اس خاندان کا وارث دو آسان لفظوں میں جو تم نے چھینا ہے وہ ہمیں واپس کرو

اگر تم ہمیں اس خاندان کا وارث یعنی کہ ہمارا روحان واپس کرتی ہو تو میں تمہیں طلاق دے دوں گا مطلب آزاد کر دوں گا۔

تمہاری آزادی کی قیمت ہے روحان کی واپسی اگر تم اس خاندان کو ایک وارث دے دو تو میں تمہیں اس رشتے سے آزاد کر دوں گا اگر میں چاہوں تو زبردستی بھی کر سکتا ہوں لیکن زبردستی میری فطرت نہیں

اور نہ ہی میں اتنا گرا ہوا ہوں کہ عورت ذات کے ساتھ زبردستی رشتہ بناؤں گا سیدھی سی بات ہے اگر تم آزادی چاہتی ہو تو اس شرط کو قبول کرو اگر نہیں تو ساری زندگی یہی پرہو فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے تمہارے پاس وقت ہے آج رات کا جتنا سوچ سکتی ہو سوچ لو

اور سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا کیونکہ اس کے بعد تمہیں یہاں سے نکلنے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔ وہ کوٹ کے بٹن بند کرتا ایک نظر آئینہ کو دیکھتا کمرے سے نکل گیا جب کہ دانیل اس کی پشت کو دیکھتی اس کے نکل جانے کے بعد بھی بند دروازے کو گھورتی رہی

اس شخص کو اس کے وجود سے نفرت تھی اسے ناپاک اور طوائفوں سے بھی زیادہ گری ہوئی عورت مانتا تھا

لیکن اب اسے اس کا بچہ بھی اسی کے وجود سے چاہیے تھا تو کیا وہ ناپاک نہ ہوتا آج اس کے دل میں عالم کی نفرت کی ایک اور گیرہ باندھ چکی تھی

ڈور ختم ہوتی جا رہی تھی آج اس نے نفرت کی آخری گیرہ بھی باندھ لی تھی آج نفرت کی ہر حد پار ہو چکی تھی عالم سے زیادہ نفرت اسے کبھی کسی اور شخص سے ہو سکتی تھی اس سے زیادہ گھٹیا اور حیوان اس نے زندگی میں نہیں دیکھا تھا

○○○○

کیا تکلیف ہے اس نے فون اٹینڈ کرتے ہی غصے بھری آواز میں پوچھا تھا

پیزا کھانے کا دل کر رہا ہے میرا نہیں آپ کی بیگم صاحبہ۔۔ وہ کیا ہے نہ ہو سٹل کا کھانا کھا کے بور ہو گئی ہے

تو ہم باہر سے کھانا آرڈر نہیں کر سکتے یہ ہو سٹل کے رولز کے خلاف ہے وہ بات ادھوری چھوڑ دیتے ہوئے بولی

جلدی بات ختم کرو سندس میرے پاس سچ میں ٹائم نہیں ہے وہ ذرا سخت لہجے میں بولا
واہ مطلب حد ہو گئی فرمائش کرے آپ کی مسز اور آپ یہ نخرے دکھائے مجھے میرا ہی دماغ
خراب ہو گیا تھا جو کہہ دیا کہ میرے بھائی یہی پر کام کرتے ہیں اور وہ اپنی طرف سے کچھ آرڈر کر
کے دے جائیں گے

لیکن مجھے کیا پتا تھا کہ میں نے بیکار میں اپنی پیاری سی دوست کو خوش کر دیا کوئی بات نہیں آپ
خوش رہے بڑے بڑے اے سی روم میں بیٹھ کر دعوت اڑائیں ہمارا کیا ہے ہم یہ پتلی دال اور یہ
ابلے ہوئے چاول کھالیں گے

اور ہاں میں آپ کو بتا دوں میری سہیلی کو سڑا ہوا بینگن بالکل بھی پسند نہیں ہے خیر چھوڑیں ان باتوں کو ہمارے تو نصیب میں یہی سب کچھ لکھا ہے کوئی بات نہیں آپ خوش رہے ہم غریب لوگ۔۔۔۔۔

بند کرو یہ ڈرامے کرتا ہوں کچھ آرڈر وہ بھنا کر بولا

کچھ "آرڈر نہیں کرنا چیز پیزا آرڈر کرنا ہے وہ کیا ہے کہ آپ کی بیگم صاحبہ کو چیز پیزا بہت زیادہ پسند ہے اور ساتھ میں کوک وہ بہت شوق سے پیتی ہے

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ایک کوک ہی بھیجیں گے میرا بھی کوئی انتظام کیجئے گا

آخر آپ کی بہن ہونے کے ناطے میرا بھی حق بنتا ہے لیکن یہ یہاں میرا آپ سے ڈبل رشتہ بن جائے گا کیونکہ آپ کی بیگم صاحبہ کی سہیلی بھی تو ہوں تو سالی کو تو اور بھی زیادہ اہمیت ملنی چاہیے ہے نہ۔۔۔۔۔؟

ویسے میں جانتی ہوں آپ کہتے نہیں لیکن اندر سے کہنا ضرور چاہتے ہیں

کیا۔۔۔۔؟ وہ جو پیزا آرڈر کرنے کے لیے لیپ ٹاپ پر پیزا ویب سائٹ اوپن کر رہا تھا اس کی

ادھوری بات پر پوچھنے لگا

ارے تھینک یو میں آپ کی بیگم صاحبہ کا اتنا زیادہ خیال رکھتی ہوں آپ تھینک یو تو کہنا ہی چاہتے
ہوں گے مجھے

میں تمہیں تھینک یو کیوں۔۔۔۔۔

اٹس اوکے اٹس اوکے میری بھی تو بھابھی لگتی ہے میرا فرض بنتا ہے میں اس کا خیال رکھوں وہ اس
کی بات کاٹتے ہوئے بولی

بکو اس بند کرو اور اپنے ڈرامے بھی آرڈر کر دیا ہے میں نے بیس منٹ میں پہنچ جائے گا وہ غصے سے
کہتا کال ہی کاٹ گیا بلکہ دوسری طرف سے اس کا تھینک یو تو وہ سن ہی نہیں پایا تھا۔

جبکہ دوسری طرف وہ بہت خوش تھی اور اب آرڈر کا انتظار کر رہی تھی۔ سنیہا نے بس ایسے ہی
کہہ دیا تھا یار میں ہو سٹل کا کھانا کھا کر بور ہو گئی ہوں کیا ہم باہر سے کچھ آرڈر نہیں کر سکتے جس پر
اس نے بتایا تھا کہ یہ ہو سٹل کے رولز کے خلاف ہے جس سے سنیہا کا موڈ آف ہو گیا تھا

اور اس کا لٹکا ہوا منہ دیکھ کر ہی اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اسے خوش کرنے کے لئے آج کچھ نہ کچھ ضرور کرے گی

○○○○○

تو کیا فیصلہ کیا تم نے اس نے کمرے کے اندر قدم رکھتے ہوئے پوچھا دانیل نے ایک نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا

مطلب۔۔۔۔۔ میں کچھ سمجھی نہیں اس کی بات کو سمجھ کر ہی وہ نظر انداز کرتے ہوئے وہ بولی

سمجھ تو تم بہت اچھے سے گئی ہو۔ اور اگر پھر بھی تم خود کو ننھی مونی بچی ظاہر کرنا چاہتی ہو تو مت بھولو کہ تم ایک سائنس سٹوڈنٹ ہو بائیولوجی والے تو سب کچھ پڑھاتے ہیں وہ بے حد کھلے الفاظ میں بولا تو دانیل نظر چڑ گئی وہ اتنا بے شرم ہو گا اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ وہ بنا جواب دیے جانے لگی

میں نے تم سے آج صبح تمہاری آزادی کی قیمت مانگی تھی بتاؤ مجھ سے اس سب چیزوں سے رہائی چاہتی ہو یا نہیں اپنی آوارہ زندگی میں واپس لوٹ کر جانا چاہتی ہو یا نہیں

اس کے نظر انداز کرنے پر وہ بڑک کر بولا

نہیں۔۔۔۔۔ داینن نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا اور پھر یک لفظی جواب دیتی وہاں سے نکلنے والی تھی کہ اگلے ہی لمحے عالم نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔۔۔؟ وہ بے حد سختی سے پوچھ رہا تھا
میرا کوئی مطلب نہیں ہے عالم سلطان شاہ صاحب آپ نے مجھ سے ایک سوال کیا تھا میں نے اس کا جواب دیا

میں آپ کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں بنانا چاہتی اور نہ ہی اس خاندان کو کوئی وارث دینا چاہتی ہوں وہ اپنا ہاتھ چھڑواتی سخت لہجے میں بولی

انٹر سٹنگ مطلب کے تم ساری زندگی اسی قید میں رہنا چاہتی ہو یہاں سے کبھی بھی نکلنا نہیں چاہتی اس گھر میں تمہارے ساتھ جو سلوک ہو گا تو اس کی ذمہ دار خود ہو وہ ایک ایک لفظ چھباتے ہوئے بولا جبکہ لبوں کے کناروں پر مسکراہٹ تھی

میرے ساتھ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کے ذمہ دار آپ ہیں کیونکہ مجھے یہاں لانے والے آپ ہیں اس غلط فہمی کو بڑھانے والے آپ ہیں اور یقین کریں عالم سلطان شاہ صاحب جس دن میری

حقیقت آپ کے سامنے آئے گی نہ آپ نظر اٹھا کر بات بھی نہیں کر پائیں گے اور نہ ہی اپنے پیروں پر کھڑے ہو پائیں گے

میری دعا ہے کہ جب تک آپ کو میری حقیقت پتہ چلے میری یہ سانسیں ختم ہو چکی ہوں تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ آپ نے کسی کی زندگی برباد کی ہے۔ وہ اپنا ہاتھ چھڑواتی چلاتے ہوئے بولی

اس کے انداز پر وہ مسکرا دیا تھا
تمہاری زندگی میں نے نہیں تم نے خود برباد کی ہے اپنی حرکتوں سے اگر تمہیں اپنی زندگی کی اتنی ہی پروا تھی تو روحان۔۔۔۔

عالم صاحب میں کسی روحان کو نہیں جانتی اور یہ بات میں آپ کو آخری بار بتا رہی ہوں اس کے بعد آپ ہزار بار بھی کہیں گے تو میں جواب نہیں دوں گی کیونکہ آج کے بعد میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گی بہت کہہ چکی ہوں سب کو

اب میری برداشت کی انتہا ہو چکی ہے اب میں اپنی صفائی میں کبھی کچھ نہیں بولوں گی۔ میں آپ کے بھائی روحان کو نہیں جانتی اور نہ ہی میرا اس شخص سے کوئی تعلق ہے اس کی موت کا افسوس ہے مجھے

میں اس کی معذرت کے لیے دعا بھی کروں گی لیکن آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی کیونکہ اس شخص کے نام کے ساتھ آپ نے میرا نام جوڑ کر میری پاکدامنی پر کچڑا چھالا ہے

ایسے لوگوں کو تو اللہ بھی معاف نہیں کرتا میں تو پھر انسان ہوں۔

اب بھی وقت عالم صاحب اپنے الفاظ واپس لے لیں۔ اور جا کر اصل قاتل کو ڈھونڈیں مجھے یہاں قید کر کے آپ کو کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ مجھ پر دن رات ظلم کر کے یا اپنے دماغ کی گندگی مجھ پر ظاہر کر کے آپ کو آپ کا بھائی واپس نہیں مل جائے گا وہ بے حد غصے سے بولی تھی

بند کرو اپنا یہ لیکچر۔ روحان کی اصل قاتل تم ہو اور جہاں تک تم اس کے قاتل کی بات کر رہی ہو تو اس تک میں پہنچ جاؤں گا جب تم زبان کھولو گی۔ اپنے عاشق کو کہاں چھپایا ہے یہ تو تم ہی بتاؤ گی۔ اور تم مجھے کیا آخری بار کہو گی میں تمہیں آخری بار کہتا ہوں کہ اب تم کبھی بھی یہاں سے نکل نہیں سکتی

اب سے تمہاری زندگی اسی قید خانے میں کٹے گی اب سے تم یہیں پر رہو گی ہمیشہ خود پر آزادی کے سارے راستے تم نے خود بند کر دیے ہیں

اب تم مجھ سے گلہ کرنے والی بھی کوئی نہیں ہوتی تمہیں روحان کے نام کی یہ قید مبارک ہو
۔۔۔ وہ کہتے ہوئے واپس کمرے سے باہر نکل گیا

دانیل کو اپنے رویے میں اپنے الفاظ کا کوئی دکھ نہ تھا اسے کوئی پروا نہیں تھی کوئی اس کے بارے
میں کیا سوچتا ہے بیڈ سے تکیہ اٹھا کر اس نے صوفے پر رکھا اور بنا اس کا انتظار کیے لیٹ گئی

جس دن آپ کے سامنے میری حقیقت آئے گی نہ عالم صاحب اس دن پچھتائیں گے آپ اس
لمحے کیلئے کرتزپس گے۔

اللہ کرے جب وہ دن آئے میں نہ رہوں تاکہ آپ کو آپ کے رویوں کا احساس ہو۔ آپ کو پتہ
چلے کہ آپ نے کیا کیا ہے

آپ کو بھی یہی تکلیف ہو جو آپ نے مجھے دی ہے آپ کو تو میں مر کر بھی معاف نہیں کروں گی
۔ آپ نے میرے اندر کی دانیل کو مار ڈالا آپ معافی کے لائق نہیں ہیں

○○○○○○

کیا ہوا ہے تایا ابو آپ اتنے زیادہ پریشان کیوں ہیں۔۔۔؟ وہ ان کے کمرے میں چائے رکھنے آئی تو
سکندر صاحب بہت زیادہ پریشان تھے

جوزمین تم نے بیچی تھی اس آدمی نے اس زمین کی قیمت بڑھا کر 70 کروڑ کر دی ہے اور اب ہمیں سمجھ نہیں آ رہا کہ ہم وہ زمین اس سے واپس کیسے لیں وہ بے حد پریشانی سے بولے

ستر کروڑ لیکن اس نے مجھے تو صرف 17 کروڑ دیے تھے اس زمین کے وہ پریشانی سے بولی

جب تم نے وہ زمین بیچی تھی تو وہ 45 کروڑ کی تھی لیکن اب اس کی قیمت بڑھ چکی ہے۔ اب اس کی قیمت 70 کروڑ ہے اور وہ آدمی فائدہ اٹھانا چاہتا ہے وہ ہمیں وہ زمین 45 کروڑ میں بھی دینے کے لیے تیار نہیں ہے

تایا ابونے تفصیل سے بتایا ان کے چہرے پر سختی تھی وہ بہت زیادہ پریشان بھی لگ رہے تھے لیکن تایا ابوا بھی تو زمین کو بیچے دو ماہ بھی نہیں ہوا اور اس کی قیمت میں زیادہ ہوگی وہ خود بھی پریشان ہو چکی تھی

ہر انسان اپنا فائدہ دیکھتا ہے میں یہ سب کچھ زایار کو نہیں بتانا چاہتا تھا لیکن خاندانی زمین کا معاملہ ہے تو اسے یہ بتانا ہوگا

لیکن وہ مجھ سے کوئی خاص بات نہیں کرتا اور زار اور صفدر شاید ٹھیک سے یہ بات اسے سمجھانا سکے اسی لئے میں نے سوچا ہے کہ تم خود زیار کو اس بارے میں بتادو

تم آرام اور تحمل سے یہ بات سمجھانا کہ وہ غصہ نہ کرے۔ دیکھو اگر یہ بات آرام سے حل ہو جاتی تو میں یہ قصہ کبھی زیار تک جانے ہی نہیں دیتا لیکن وہ ہماری خاندانی زمین ہے اور ہمیں ہر حال میں واپس چاہیے بس زیار اپنے بزنس مائنڈ سے آسانی سے زمین کو حاصل کر لے گا

وہ کوئی نہ کوئی حل نکالنے کا تم خود اس سے بات کرو اسے بتاؤ کہ تم نے وہ پیسے اپنی دوست کے ساتھ بزنس پر لگائے ہیں ہو سکتا ہے وہ تم سے اس چیز کی تفصیلی مانگے

تم بے شک اس سے اپنی دوست سے بات کرو ادینا اور باقی زیار کو کہنا کہ یہ زمین ہمیں ہر حال میں واپس چاہیے وہ چائے کا کپ ٹیبل سے اٹھاتے ہوئے اسے پریشان کر گئے تھے

وہ پچھلے کچھ دنوں سے بالکل ریلیکس ہو چکی تھی کہ اب مسئلہ حل ہو گیا ہے اب دوبارہ اس زمین کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا لیکن اسے کہاں پتا تھا کہ اس زمین کو شاید کوئی بھی بھول نہیں پائے گا

اگر وہ یہ سب زایار کو بتائے گی تو وہ تفصیل تک جائے گا اور ایک ایک بات پوچھوں گا اور اب وہ سہیلی کہاں سے پیدا کرے گی جس کے ساتھ اس نے بزنس میں پیسے لگائے بریرہ بے حد پریشان تھی

لیکن اب اس مسئلہ کا کوئی نہ کوئی حل نکالنا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ایسا کیا کرے کہ یہ کیس کلوز ہو جائے اور اسے کوئی بھی سوال نہ پوچھا جائے یقیناً اس کے بعد زایار نے اس کی بینک ڈیٹیل بھی نکال لینی تھی

اور اگر اس نے ڈیٹیل نکلوئی تو سب کچھ کھل کر سامنے آجائے گا وہ بری طرح سے پھس جائے گی

وہ ایک بات کی پیچھے پڑ جانے والا انسان ایک ایک چیز جانے بغیر سکون سے بیٹھتا تھا

لیکن اب تایا ابو کا حکم تھا جانا تو تھا ہی اور زایار کو پوری بات بھی بتانی تھی تایا ابو جانتے تھے کہ اگر اس نے زایار کو ساری بات بتائی تو یقیناً وہ اس سے لڑے گا جھگڑا کرے گا غصہ بھی ہوگا

کہ اس نے یہ کام اس کی اجازت سے کیوں نہیں کیا اور وہ ان دونوں میاں بیوی کے بیچ میں کبھی بھی نہیں آتے تھے۔ لیکن وہ زمین ان کے باپ دادا کی تھی وہ چھوڑ بھی نہیں سکتے تھے

اگر یہ کیس وہ خود حل کر سکتے تو وہ کبھی بھی زیار کو بیچ میں شامل ہی نہ کرتے لیکن اب ان سے کچھ نہیں ہو رہا تھا بہت کوشش کے باوجود بھی وہ اس آدمی کو منا نہیں پائے تھے وہ اس آدمی کو 45 کروڑ دینے کو تیار تھے لیکن وہ شخص 70 کروڑ کی ضد پر اڑ چکا تھا اور اتنا نقصان وہ فوراً نہیں کر پار ہے تھے

اس آدمی کو 70 کروڑ دینا بے وقوفی تھی وہ آدمی سمجھ چکا تھا کہ یہ زمین ان کے لئے اہم ہے اسی لئے اس کی قیمت بڑھاتا چلا جا رہا تھا

○○○○○

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اوپر زیار کے کمرے میں آگئی کبھی یہ کمرہ اس کا ہوا کرتا تھا پازیب کے چہرے کی خوشی اس کا اطمینان دیکھ کر کبھی کبھی اسے اپنے فیصلوں پر غصہ آتا تھا اس کی بات مان لیتی تو پازیب کبھی ان کی زندگی میں آتی ہی نہیں

زایار نے اسے بہت موقع دیے تھے اپنی اور اس کی زندگی سنبھالنے کے لیے لیکن اس نے اس کی کوئی بات نہ مانی اسے لگتا تھا کہ زایار ہمیشہ ہادی کیلئے کی ہر بات مانے گا

لیکن ایسا نہیں تھا پیرس کے قانون کے مطابق اب جب عادی سات سال کا ہو جاتا وہ ماں باپ میں سے کسی ایک کو چنے کا پورا حق رکھتا تھا اگر وہ سب کے سامنے یہ بات کہتی ہیں کہ ہادی زایار کا بیٹا نہیں ہے تو بھی اگر ہادی خود کورٹ میں یہ کہہ دیتا کہ اس سے زایار کے ساتھ رہنا ہے تو جلد ہی وہ یہ کیس ہار جاتی

وہ ہادی کو بالکل وقت نہیں دے رہی تھی اس نے اسے خود سے دور کر دیا تھا ہادی ہر وقت پازیب کے ساتھ رہتا تھا پہلے تو اسے اس میں کوئی برائی نہیں لگتی تھی وہ تو خوش تھی کہ ہادی سے اس کی جان چھوٹ گئی ہے لیکن اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ ہادی کو خود سے دور کر کے وہ بہت غلط کر رہی ہے

اور وہ بھی تب جب گھر کے سب لوگوں پر آہستہ آہستہ اس کی حقیقت کھل رہی ہے زار چاچو تو جیسے کسی سے مطلب ہی نہ تھا وہ بس اپنی ہی زندگی میں مصروف رہتے تھے

پاکیزہ چاچی اور صفدر چاچو ابھی روحان کے غم سے نہیں نکلے تھے صفیہ بیگم پہلے سے ہی اس کی حقیقت سے واقف تھیں اور اب لالی اور شیر بھی سب جان چکے تھے اس کے پاس اب صرف سکندر صاحب کا ہی سہارا تھا

اس نے کچھ سوچتے ہوئے کمرے کے دروازے پر قدم رکھا تو اندر سے آتی پازیب کی کھلکھلانے کی آواز اور وہ رک گئی تھی وہ اس کے کان میں کچھ کہہ رہا تھا جس پر پازیب اس سے شرماتی دور بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی

یہ سب برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا وہ اٹے قدم پیچھے کی جانب آئی لیکن پازیب کو احساس ہو چکا تھا کہ دروازے پر کوئی ہے وہ زیادہ کور و کتی دروازے تک آئی جہاں بریرہ سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگی تھی

بریرہ بیگم آپ کو کوئی کام تھا اس کے پیچھے آتے ہوئے پوچھنے لگی وہ بے وجہ ان کے کمرے میں نہیں آتی تھی

ہاں کام تھا مجھے اپنے شوہر سے لیکن تم تو ہمیشہ ہی ان کے ساتھ چپکی رہتی ہو ذرا ہوش کیا کرو
پانزیب وہ میرے بھی شوہر ہے ہمیشہ اپنے کمرے میں گھسا کر رکھتی ہو وہ لمحے میں بد لحاظ ہو گئی
تھی

پانزیب شرمندہ سی ہو گئی۔ وہ اکثر بریرا کے بارے میں سوچتی تھی زایا اسے بالکل اہمیت نہیں
دیتا نجانے اس پر کیا گزرتی ہو گی اور آج تو اس نے اپنے منہ سے بھی کہہ دیا تھا

آپ جائیں ان سے بات کریں میں نہیں جا رہی ہوں کچن میں آہستہ سے کہتی تھی اترنے لگی آخر
اس کا زایا پر حق تھا ابھی اس نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تھا

جب اچانک بریرہ کچھ کہنے کے لیے مڑی اور اگلے ہی لمحے اس کا اپنا پیر پھسل گیا وہ تیزی سے نیچے
گر گئی

پانزیب کے چلانے پر سب تیزی سے باہر نکلے تھے لیکن تب تک دیر ہو چکی تھی

اسے تراب کا مضبوط سہارا مل چکا تھا وہ ہر معاملے میں نہیں بولتا تھا لیکن اس پر کسی کو ہاتھ بھی نہیں اٹھانے دیتا تھا پہلے اس نے ملازمہ کی طبیعت اچھی طرح سے صاف کی تھی جو بے وجہ اس پر روعب جمع رہی تھی

تراب کی سپورٹ کی وجہ سے اسے اچھا خاصا فائدہ ہو رہا تھا وہ صرف خود کو اس کا بھائی کہتا ہی نہیں تھا بلکہ اپنا فرض بھی ادا کرتا تھا

لیکن اس کے جانے کے بعد اس کے نام سے بھی اس کی ذات پر ایسے الزام لگائے جاتے کہ انہیں برداشت کرتے اس کا سینہ درد سے پھٹا لگتا

پچھلے ہفتے تراب اور عالم دونوں لندن جا چکے تھے آپنے کسی اہم کام کے لیے اس دن کے بعد عالم نے اس سے بالکل بھی کوئی بات نہیں کی تھی اس کے ساتھ گھر میں کیا ہوتا ہے کیا نہیں سے بالکل کوئی مطلب نہیں تھا

ہاں لیکن گھر والوں کی جھوٹی شکایتوں پر ایکشن ضرور لیتا تھا۔ اسے نہ تو اس کی واپسی کا انتظار تھا اور نہ ہی وہ اس کی شکل دیکھنے کی تمنائی تھی

اور جب سے اس نے اس بچے والی شرط کی بات کی تھی تب سے تو وہ اس سے مزید نفرت کرنے لگی تھی یہ شخص اپنے مطلب کے لئے کسی بھی حد تک جاسکتا تھا

جبکہ آج کل صنم اپنے کمرے میں بند تھی اس کا ایک اچھا رشتہ آیا تھا جو آغا جان نے بنا اس کی اجازت کے پکا کر دیا تھا ان کا کہنا تھا کہ بیٹیوں کی زندگی کا وہ مکمل اختیار رکھتے ہیں

اور ویسے بھی اب عالم کی دوسری شادی ممکن نہیں ہے کیونکہ عالم کا کہنا ہے کہ وہ دانیل کو کبھی بھی طلاق نہیں دے گا

اور اب آغا جان دانیل سے اپنے خاندان کے وارث کی تمنا کر چکے تھے

وہ صنم کو کسی جھوٹی امید پر زندگی برباد نہیں کرنے دے سکتے تھے نہ جس بیگم اس رشتے سے تو کافی زیادہ مطمئن لگ رہیں تھیں لیکن صنم کو سکون نہیں تھا اسے اس رشتے میں بھی ساری غلطی دانیل کی لگ رہی تھی جیسے وہ رشتہ لے کر آئی ہو اس کا

oooo

یہ آپ نے کیا کیا پازیب بی بی ملازمہ بھاگتے ہوئے آئی تھی

میں نے کیا ہے۔۔۔۔۔ پازیب تو حیرانگی سے پوچھنے لگی جب کہ زمین پر پڑی بریرہ کو اٹھانا اس کے لیے بہت مشکل تھا۔ وہ کسی کے آنے کا انتظار کر رہی تھی

آپ نے ہی تو دھکار کے گرایا ہے انہیں نیچے ملازمہ کے عجیب کہنے پر وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں میں نے کب دھکا دیا ان کو وہ سامنے کھڑی ملازمہ کو دیکھ رہی تھی جو آنکھوں میں عجیب سا تاثر لیے اسے دیکھ رہی تھی

جبکہ گھر کے سب لوگ اس تک پہنچ چکے تھے
اچھا لگتا ہے مجھے غلط فہمی ہو گئی ہے وہ گھبراہوئے پیچھے ہٹی۔

زایار پتا نہیں یہ کیا کہہ رہی ہے میں نے بریرہ بیگم کو دھکا نہیں دیا یہ پتا نہیں ایسے کیوں کہہ رہی
ہیں پازیب زایار کو دیکھ کر کہنے لگی

بی بی جی میں کچھ نہیں کہہ رہی کوئی غلط فہمی ہو گئی ہوگی مجھے بس منہ سے نکل گیا معاف کر دیں اور اس سے مزید خوفزدہ ہوتے ہوئے پیچھے ہٹی انداز ایسا تھا جیسے پازیب اسے جان سے مار ڈالے گی جب کے اس کا اندازہ کی سمجھ سے باہر تھا سکندر شاہ اسے عجیب خو خوار نظروں سے دیکھ رہے تھے

زایار نے بے ہوش بریرہ کو اٹھا کر کمرے میں رکھا چانک ہوا کیا تھا سمجھنا سب کے لئے مشکل تھا ابھی تو پازیب کمرے سے باہر ہی گئی تھی اور اسے بریرہ کی چیخ کی آواز سنائی تھی

اور بریرہ کے ساتھ ہی اسے پازیب کی بھی آواز آئی تھی وہ پازیب کی وجہ سے پریشانی سے باہر آیا تو بریرہ سیرھیوں سے نیچے گری ہوئی تھی

زایار مجھے نہیں پتا بریرہ کیگم کو اچانک سے کیا ہو گیا میں نے کچھ نہیں کیا پتا نہیں ملازمہ ایسے کیوں بول رہی ہیں وہ بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی جب زایار نے اسے آہستہ سے تھام کر اپنے ساتھ لگایا

کچھ نہیں ہوا میری جان سب ٹھیک ہے ڈاکٹر کو فون کیا ہے وہ تھوڑی دیر میں آتا ہوں گا تم بے کار
میں گھبرا رہی ہو وہ اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولا تو پازیب نے ہاں میں سر ہلایا جب کہ اسے
سکندر شاہ کی نظروں سے عجیب سا خوف آ رہا تھا

پتہ نہیں کیوں وہ اسے اس طرح سے دیکھ رہے تھے جیسے ساری غلطی اسی کی ہو بریر نے کوچ
میں اس نے دھکادیا ہو تب بھی وہ بھی گری ہے

سکندر شاہ کی نظر دیکھ کر اسے رونارو رہا تھا شاید وہ ملازمہ کی باتوں پر یقین کر چکے تھے یہی لگ رہا
تھا کہ بریرہ کو اس نے دھکادیا ہے

تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر آج چکا تھا سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو چکی تھی جبکہ اس کا
ایک پیر بری طرح سے فیکچر ہوا چکا تھا اس کے پیر کی حالت بہت زیادہ خراب تھی اسے تقریباً
پندرہ دن بیڈ سے بالکل اٹھنے سے منع کر دیا گیا

بریرہ نے ہوش میں آتے ہی کہہ دیا تھا کہ پازیب نے اسے بچانے کی کوشش کی ہے شاید اس لیے
ملازمہ کو غلط فہمی ہو گئی ہو ایسا کچھ بھی نہیں ہوا جیسا ملازمہ سوچ رہی ہیں اور اس کے بعد جا کر
کہیں پازیب کو سکون آیا تھا لیکن سکندر شاہ کا انداز اب بھی لیا دیا تھا

پاکیزہ بیگم بریرہ کے پاس ہی کمرے میں رک گئیں تھیں جب کہ زیار سے لے کر اپنے کمرے میں آگیا تھا وہ وہاں رکنا چاہتی تھی کیونکہ پاکیزہ چاچی کی اپنی طبیعت تھیک نہیں تھی

○○○○

زیار میں نے کچھ نہیں کیا پتا نہیں آپ کے پاپامیرے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے کہ وہ مجھے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے سب کچھ میں نے کیا ہے وہ اس کے گلے لگ کی روتے ہوئے بولی

اوہو میری جان کچھ نہیں ہوا بس اسے ڈرامے کرنے کی عادت ہے زیار کا لہجہ نہ جانے کیوں بریرہ کا نام سنتے ہی عجیب سی سختی اختیار کر جاتا

ایسا تو نہ کہیں زیادہ چوٹ لگی ہے انہیں کتنی تکلیف ہے یہ تو سوائے ان کے اور کوئی نہیں جانتا ان کے پیروں پر اتنی زیادہ چوٹ آئی ہے ان کا پیر فیکچر ہو گیا ہے اور آپ ان کے لئے اس طرح کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں بہت غلط بات ہے

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی ایک بیمار شخص کے لیے ایسے الفاظ اسے بالکل پسند نہیں آئے تھے

میری جان تم نہیں جانتی وہ ایسے ڈرامے کرنے کی عادی ہے ابھی تو تم نے اسے ٹھیک سے دیکھا
بھی نہیں جب اس کے اصل رنگ سامنے آئیں گے تب پتا چلے گا تمہیں ابھی تم اس کے بارے
میں ایک پرسنٹ بھی نہیں جانتی

اگر تم اسے ایک پرسنٹ کی جان گئی نایہ جو بریرہ بریرہ کا ورد تمہاری زبان پر رہتا ہے ایک لمحے میں
ختم ہو جائے گا

زایار نے مسکراتے ہوئے اسے سمجھایا تھا

وہ اتنی بھی بری نہیں ہیں جتنا آپ سوچتے ہیں۔ میں تو یہ سوچ کر پریشان ہو جاتی ہوں کہ کتنا بڑا
دل ہے ان کا بھلا کوئی اپنے شوہر کو کسی دوسرے کے ساتھ بانٹ سکتا ہے لیکن وہ بانٹتی ہیں

کبھی مجھ پر احسان نہیں جتایا کہ وہ مجھے کن حالات میں یہاں لے کر آئی ہیں۔ مجھ پر اٹھنے والے
بے بنیاد سوالوں کو اپنے سر لے کر انہوں نے میری شادی آپ سے کروائیں اپنا شوہر مجھے دے
دیا بھلا اس سے زیادہ اور کسی عورت میں حوصلہ ہے

ایک عورت سب کچھ کر سکتی ہے زایا لیکن اپنے شوہر کو دوسری کے حوالے نہیں کر سکتی وہ اس کے سینے سے لگے آہستہ آہستہ سمجھا رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ زایا اس کا ہو کر بریرہ کو بھول جائے

بریرہ کے احسانات ساری زندگی نہیں چکا سکتی تھی بریرہ نے اسے اپنا شوہر دیا تھا اور یہ کوئی مذاق نہیں تھا بریرہ جتنا حوصلہ اور کسی میں نہیں ہو سکتا بس زایا کا دل چاہا کہ ساری حقیقت اس کے سامنے رکھ دے لیکن فی الحال وہ سے ہادی کے بارے میں کچھ نہیں بتانا چاہتا تھا

پازیب سے جو محبت جو توجہ اسے مل رہی تھی تو اسے بریرہ بھی نہیں دے رہی تھی وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی بھی وجہ سے پازیب اور ہادی کی محبت میں کسی قسم کی کوئی کمی آئے وہ جانتا تھا پازیب کی محبت میں کوئی کھوٹ نہیں ہے لیکن پھر بھی وہ ہادی کی سچائی اسے نہیں بتانا چاہتا تھا

وہ چاہتا تھا کہ صحیح وقت آنے پر وہ اسے اپنی زندگی کے سارے تلخ بابوں سے باخبر کر دے لیکن ابھی نہیں۔ ابھی وہ اس کی محبتوں کو برداشت کرے یہی اس کے لیے کافی تھا

اچھا آپ اپنا کام کریں میں نیچے جا رہی ہوں بریرہ بیگم کے پاس ہو سکتا ہے انہیں کسی چیز کی ضرورت ہو ان کے پاس ہر وقت کسی نہ کسی کا ہونا ضروری ہے چاچی کی اپنی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ فکر مندی سے بولی تھی

اگر بریرہ بستر پر پڑ گئی ہے تو اس کا یہ ہر گز مطلب نہیں ہے کہ تم اس کی خدمتوں میں لگ جاؤ گی تم سے یہیں رہو میرے پاس کمرے میں کہیں پر بھی جانے کی ضرورت نہیں ہے وہ سمجھاتے ہوئے زرا سختی سے بولا

لیکن بریرہ بیگم کو میری ضرورت ہے اس وقت گھر میں کوئی ملازمہ بھی نہیں ہے اگر میں ان کے پاس جاؤں گی تو اچھا رہے گا نا اور ویسے بھی میں کون سے یہاں کوئی تیر مار رہی ہو اچھا ہی ہے نہ تھوڑی دیر ان کے پاس جاؤ گی انہیں بھی اچھا لگے گا

ان مشکل وقت میں کوئی تو ہو ان کے ساتھ اس نے سمجھانا چاہا
اس وقت میرے لئے بہت مشکل وقت ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میری بیوی اس مشکل وقت میں میرے ساتھ رہے بریرہ بیگم کو اس کے حال پر چھوڑ دو اپنے شوہر پر توجہ دو

زایا اسے بنا کچھ بھی اور بولنے کا موقع دے اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر اپنے بیڈ پر لے آیا تھا

یار پلیز سمجھنے کی کوشش کریں وہ نیچے اکیلی ہیں میں نے پاکیزہ چاچی کو آرام کے لیے بولا
تھا۔۔۔۔

اس نے کچھ کہنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی زاء اس کے لبوں پہ اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا پازیب کو
چپ لگ گئی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ کسی بھی قسم کی مزاحمت نہیں کر سکتی اور نہ ہی زاء اسے
چھوڑنے والا ہے

آپ کو ضروری کام کرنا تھا نا اس کے پیچھے ہٹنے پر وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتی ہے خود سے دور
کرتے ہوئے پوچھنے لگی

فلحال میں بہت ضروری کام کر رہا ہوں اور تم مجھے تنگ کر رہی ہو اس وقت مجھے اس سے زیادہ اور
کوئی ضروری کام نہیں ہے اسی لئے اپنا منہ بند کرو مجھے ڈسٹرب کرنا بھی

اس کی گردن پر لب رکھتے ہوئے بولا۔

زایا بریرہ بیگم کو سہارے کی ضرورت ہے وہ اپنے پیروں پر چل کر واش روم تک نہیں جاسکتی
پلیز سمجھنے کی کوشش کریں مجھے وہاں جانے دیں اپنی گردن پر اس کی سلگتی سانسوں کا لمس
محسوس کرتے ہوئے وہ پھر سے پوچھنے لگی

جب زیار نے سر اٹھا کر بے حد سخت نظروں سے اس کی جانب دیکھا
میں آخری بار کہہ رہا ہوں مجھے غصہ مت دلاؤ ورنہ پچھتاوگی خاموشی سے لیٹی رہوں تمہیں کہیں
بھی جانے کی کوئی ضرورت نہیں تمہیں خدمت کرنے کا بہت شوق ہے تو اپنے شوہر کی کروبریرہ
کی نہیں

اس بار اس کے سخت لہجے پر پازیب خاموش ہو گئی اب اس میں بولنے کی بالکل ہمت نہیں تھی
کیونکہ اب زیار اسے پوری طرح خود میں قید کر چکا تھا
○○○○○○

وہ صبح سے گن چکر بنی ہوئی تھی کبھی ایک طرف تو کبھی دوسری طرف کام ختم ہونے کا نام ہی
نہیں لے رہے تھے آج صنم کو دیکھنے کے لئے کچھ لوگ آنے والے تھے

بات پہلے ہی پکی کر دی گئی تھی صرف ایک فارملٹی پوری کرنی تھی وہ لوگ پہلے ہی صنم کو پسند کر
چکے تھے

چاہتے تھے کہ ایک بار صنم بھی لڑکے سے ملے لیکن صنم کا ایسا کوئی ارادہ نہ تھا وہ صبح سے منہ
بنائے کمرے میں بیٹھی تھی جبکہ اس کی ماں نے دانیں کا برا حال کر رکھا تھا

صبح سے سے ایک سیکنڈ بھی نہ ملا سکون سے بیٹھنے کے لئے
تراب اس وقت لندن میں تھا اس نے توصاف جواب دے دیا تھا کہ میرا اس لڑکی سے کوئی تعلق
نہیں ہے اسی لئے آپ اس کی شادی کریں یا اسے دفن دیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اپنے الفاظ
کہنے سے پہلے اس نے ایک بار بھی سوچا نہیں تھا سوچتا شاید اگر صنم کی جگہ انعم ہوتی

محبت کا دعویٰ تو اس کے ساتھ بھی نہیں کرتا تھا لیکن صنم سے ہر لحاظ سے بہتر تھی اس کے اندر
احساس تھا کہ صنم میں ڈھونڈنے سے بھی کہیں نہیں ملتا تھا

جبکہ عالم نے کہا تھا کہ وہ کوئی بہت ضروری کام نپٹا رہا ہے اس کا ابھی آنا ممکن نہیں ہے اور ویسے
بھی صرف دیکھنے کے لئے ہی لوگ آرہے ہیں کون سے نکاح ہو رہا ہے جو اتنی زیادہ پریشانی ہے
یاسب کا ہونا ضروری ہے

سو وہ لحال نہیں آسکتا انہیں گئے ہوئے آج ایک ماہ سے اوپر ہو چکا تھا وہ ایک ماہ بے حد پر سکون تھی
عالم کو نہ دیکھنا ہی اس کے لیے سکون تھا۔ تراب دوبار تو اسے سب کے بچ بلا کر فون پر بات کی تھی
یہ پوچھا تھا کہ کوئی تکلیف تو نہیں کوئی مسئلہ نہیں اگر ہو تو وہ اسے بتا سکتی ہے

اس کا بہن کا مان بخشنا سے بے حد اچھا لگا تھا۔ لیکن یہ بھی سچ تھا کہ یہ گالیاں سننا یہ تھپڑ کھانا یا پھر کام کرنا اس کے لئے عام سی بات ہو چکی تھی تھپڑ کھانے کے بعد زیادہ سے زیادہ کیا ہوتا گالیاں سن کر تھوڑی دیر اس ہو جاتی یا کام کر کے تھک جاتی

لیکن یہ سب کچھ تو اپنا نصیب سمجھ کر قبول کر چکی تھی اب ان باتوں کا کیا برا ماننا اسے کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں تھی

خوشیاں تو اب نصیب سے روٹھ چکی تھی وہ چاہے کچھ بھی کر لے اسے آزادی نہیں ملی تھی وہ خود عالم کو اپنی غلامی کا پیغام سنا چکی تھی اس کی شرط قبول نہیں کر کے اور اب اس کے نصیب میں آزادی نہیں تھی

اب یہی سب کچھ کرنا تھا ساری زندگی تو کیا فرق پڑتا تھا کہ وہ کام کرتی ہے گالیاں سہتی ہے یا مار کھاتی ہے بس خاموشی سے سب کی سنتیں اور کام کرتی جاتی صنم دو چکر لگا چکی تھی کمرے میں اور دونوں بار اس کے گال پر تھپڑ مارے تھے یہ کہہ کر کیا یہ سب اس کی وجہ سے وہ عالم کے بجائے کسی اور کے نام ہونے جا رہی ہیں

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ایک آدمی جو اس سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے اس کی کزن اس سے محبت کا دعویٰ کیسے کر سکتی ہے

اگر وہ اس کا رشتہ عالم سے تہہ تھا تو بھلا وہ اس سے شادی کرنے کے بارے میں کیسے سوچ سکتا تھا

شایر صنم یکطرفہ محبت کا شکار تھی نہ جانے کیوں عالم کے ایک ہی بار کہنے پر کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے اسے یقین آ گیا تھا

وہ ہزار بار اس بات کو نظر انداز کرنے کے باوجود بھی نظر انداز نہیں کر پائی تھی پچھلے ساڈھے تین مہینے سے وہ اس کے نکاح میں تھی

اور عالم نے بس ایک بار کہا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا تھا اور اس سے نکاح کرنا چاہتا تھا اور اسے یقین آ گیا تھا وہ اس سے محبت نہیں کرتی تھی بلکہ وہ اس سے نفرت کرتی تھی لیکن پھر بھی اس کی محبت پر یقین تھا نہ جانے کیوں

○○○○○○

یار سندس وہ سڑا ہوا بینگن پھر کبھی نظر نہیں آیا۔ نہ جانے کیسے آج اسے تراب کی یاد آ گی

وہ لنڈن گئے ہیں وہ اپنی بے دھیانی میں بولی تھی
تمہیں کیسے پتہ سنیا اچانک اس انکشاف پر حیرانگی سے دیکھنے لگی جبکہ سندس بوکھلا گئی تھی

م مجھ۔۔۔ مجھے کیا پتہ یار گیس کیا تو کا لگا یا سوچا یہی وجہ ہو گئی شکل سے کافی امیر لگتا ہے اسی لئے
سوچا باہر ملک جاتا ہی ہو گا تو بس ایسے ہی منہ سے نکل گیا

اس نے بونگا سا بہانہ بنایا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا
اور مجھے لگا کہ جیسے تمہیں بتا کر گیا ہو وہ اس کے کندھے پر ہاتھ مارتی ہنستے ہوئے بولی

میرے کیا ابا کا بیٹا ہے جو مجھے بتا کر جائے گا۔ یا میرے دادا کو پوتا ہے جو مجھے انفارم کئے بغیر کہیں جا
نہیں سکتا سندس اسی کے انداز میں بولی

ارے میں نے ایسا کب کہا بس پوچھ رہی تھی کہ وہاں گیٹ کے باہر اس کی گاڑی کھڑی ہوتی تھی
کتنے دن ہو گئے ہیں نہ تو اس کی گاڑی دیکھی نہ ہی اسے وہ اپنی کتابیں کھولتے ہوئے بولی

مس کر رہی ہو اسے سندس نے چہکتے ہوئے کہا

دماغ خراب ہو گیا ہے لڑکی میں کیوں اسے مس کروں گی میں تو بس ایسے ہی سرسرا سا پوچھ رہی تھی ایک بندہ ہمارے پیچھے لگا رہتا ہے ہمیں پتا تو ہونا چاہئے کہ وہ کہاں ہے اس نے بہانہ بنانے کی کوشش کی جبکہ سندس اب بھی گہری نظروں سے دیکھ رہی تھی

چلو یا رمان لیا کہ تم اسے مس نہیں کر رہی تھی اب منہ سیدھا کرو ایسا لگ رہا ہے جیسے ابھی رونے لگ جاؤ گی سندس کا اندازہ ہارنے والا تھا

لیکن اس کی گہری نظروں سے گھبرا کر شاید وہ سچ میں رونے بیٹھ جاتی اس نے قسم کھالی تھی اب چاہے جو بھی ہو جائے وہ کبھی بھی اس سے اس شخص کے بارے میں نہیں پوچھے گی

بلکہ اسے ضرورت کیا تھی اس کے بارے میں پوچھنے کی پتہ نہیں کیا سمجھے اس کے بارے میں کیا سوچ رہی ہو گی کہ وہ ایک غیر لڑکے کے بارے میں کیوں پوچھ رہی ہے

وہ جس ڈرامے میں پارٹیسپیٹ کر رہی تھی کسی وجہ سے وہ ڈرامہ ہوا ہی نہیں۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ وہ اس دن تراب سے اتنا زیادہ خوفزدہ ہو چکی تھی کہ وہ خود ہی اس ڈرامے سے اپنا نام کٹوانے والی تھی

یہ الگ بات ہے کہ ڈرامہ کینسل ہو گیا لیکن ڈرامہ کینسل کیوں ہوا اس کی وجہ کوئی نہیں جانتا تھا اور نہ ہی کسی سٹوڈنٹ نے وجہ بتائی تھی

○○○○○

عالم کا فون پچھلے ہفتے آیا تھا سبھی اسے لوٹ آنے کا کہہ رہے تھے نہ تراب واپس آ رہا تھا نہ ہی عالم نہ جانے وہ لوگ وہاں کیوں رہ رہے تھے۔

دادا جان نے تو غصے میں یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اگر وہاں کام نہیں ہوتا تو مت کرو مگر تم لوگ واپس آ جاؤ پہلے ہی ہم ایک پوتے کو کھو چکے ہیں تم دونوں کے بغیر ہم سے نہیں رہا جاتا

اس کے بعد عالم نے وعدہ کیا تھا کہ وہ جلدی واپس آ جائے گا۔

وہ سارے لاک چیک کر لے کمرے میں جا رہی تھی سرد جسم کو چیر رہی تھی اتنی جلدی اتنی زیادہ سردی پوگئی تھی کہ حد نہیں وہ جلدی سے کمرے میں آئی تھکاوٹ پورے جسم پر سوار تھی اس کے سرخ گال سردی کی وجہ سے مزید سرخ ہو چکے تھے

○○○○○

سردی ضروری سے زیادہ بڑھنے لگی تھی ہر دن کے ساتھ سردی کی شدت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا اس کمرے کی ٹھنڈک میں بھی بہت زیادہ تھا

نہ جانے اے سی کاریموٹ کہاں چلا گیا تھا ویسے بھی اس کو چلانا نہیں آتا تھا جبکہ اس کا بورڈ اتنی اونچائی پر لگا تھا کی بورڈ تک پہنچ کر بند ہی نہیں کر پاتی تھی

وہ روز صبح ملازمہ کو قید کر اسی بند کرواتی لیکن نہ جانے کیوں رات جب وہ کمرے میں آتی تو فل سپیڈ پر چل رہا ہوتا اور کمرہ برف کی طرح ٹھنڈا ہوتا

پرسوں رات سردی میں رہنے کی وجہ سے اسے اچھا خاصہ بخار چڑھ گیا تھا۔ اور یقیناً آج بھی ایسا ہی ہونا تھا خود پر عالم کے ساتھ اپنا کمبل ڈال کر وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی لیکن اس کے باوجود بھی اس کا وجود کانپ رہا تھا

سردی بے حد تھی اور وہ نہ اے سی بند کر پار ہی تھی نہ ہی اس کی کولنگ کم کر پار ہی تھی اور پھر آہستہ آہستہ تھکاوٹ کی وجہ سے نیند اس کے حواس پر سوار ہونے لگی۔

ہوش تو اسے تب آیا جب سے آپ نے گرد کسی کے ٹھنڈے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا اچانک کسی نے اسے اپنی جانب کھینچا تھا وہ کٹی ہوئی ڈھال کی طرح اس کا حصہ بنی۔

اس کے کپکپاتے وجود پر وہ چھاتا جا رہا تھا اندھیرے میں وہ اسے دیکھ نہیں پارہی تھی۔ اس کے لب اس کی گردن کو چھو رہے تھے اس کے وجود پر سنسنی سی طاری ہونے لگی اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روکنے کی کوشش کی

اسے اپنے کندھے سے شرٹ سرکتی ہوئی محسوس ہوئی
عالم نہیں پلیر آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ اس نے اسے روکنا چاہا اس کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے
ایک تو سردی حد سے زیادہ لگ رہی تھی اوپر سے اس کا لمس

اس نے عالم کی آواز نہیں سنی تھی بس اس کی خوشبو کو محسوس کر لیا تھا وہ جانتی تھی کہ اس کے پاس اور کوئی نہیں آسکتا

اگر میں نے ایسا نہیں کیا تو میں مر جاؤ گی تم اور میں تمہیں اتنی آسانی سے مرنے نہیں دے سکتا وہ
اسے ایک جھٹکے میں اپنے قریب کھینچتا آہستہ آہستہ ساری حدیں پار کرنے لگا

اس کی مزاحمتیں تمام تر احتجاج کو نظر انداز کئے اسے اپنی بے حد قریب کر چکا تھا
بہت کوشش کے بعد بھی وہ اسے روک نہیں پائی۔

اگر اب تم نے مجھے روکا تو میں تمہارے ساتھ بہت برا کروں گا وہ اسے دھمکی دے رہا تھا

جتنا برا آپ میرے ساتھ کر رہے ہیں اس سے برا اور کچھ نہیں ہو سکتا اپنے دونوں ہاتھ اس کی
گرفت سے چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے روتے ہوئے بولی

تو تم خود اندازہ لگا لو کہ میں کتنا برا ہوں۔ اس کے لبوں پر اپنے ہب رکھتے اس نے آخری بات کہی
تھی جب کہ اس کی سانسوں سے جلتی وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ اپنے حواس میں نہیں

ooo

وہ جاگ رہا تھا اور کب سے اپنے ساتھ پڑے وجود کی سسکیاں سن رہا تھا یہ سسکیاں ساری رات
جاری رہی۔

وہ ساری رات یوں ہی روتی رہی۔ وہ خود بھی بے حد بے چین تھا۔ وہ تو اس کی جان بچانے کے
لیے اس کے قریب گیا تھا۔ اس کی نیت صاف تھی

رات جب اس نے کمرے میں قدم رکھا کمرے کی ٹھنڈک نے اسے خود سردی سے ٹھٹھرانے پر مجبور کر دیا باہر تو پہلے ہی کافی زیادہ سردی تھی

اس نے حیرانی سے بیڈ پر پڑی دو کمبلوں میں خود کو لپیٹے کے باوجود بھی کپکپاتے ہوئے وجود کو دیکھا اگلے ہی لمحے اس نے اسے ہلا کر جاگنے کی کوشش کی لیکن بہت کوشش کے باوجود بھی وہ نہ جاگی

اسے چھوڑ وہ اے سی بند کرنے کا سونے لگا لیکن ریمورٹ غائب تھا۔ جبکہ اے سی وائر ان پلگ ہو ہی نہیں رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے جان بوجھ کر اسے یہاں پر جوڑا ہو اسے مجبوراً وائر رہا ہی توڑنی پڑی۔

لیکن اے سی کے پیچھے چھپے اے سی ریمورٹ کو دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا اسے اتنا اوپر کس نے رکھ دیا

اے سی بند ہو جانے کے باوجود بھی سردی میں کمی نہ ہوئی اس نے ہیٹراون کرنے کے بارے میں سوچا لیکن وہ وائر توڑ چکا تھا

بے وقوف لڑکی اگر خود اونچائی پر نہیں جاسکتی تو کسی نوکر کو بلا لیتی حد ہوتی ہے کسی چیز کی انسان کو اتنا بے وقوف نہیں ہونا چاہیے۔

وہ نفی میں سر ہلاتا فریش ہونے چلا گیا واپس آیا تب بھی وہ اسی طرح کانپ رہی تھی اس نے اس کے کانپتے وجود کو دیکھا تو نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے کاپتے ہاتھ کو ہاتھ لگایا جو برف بنا ہوا تھا

وہ خود کو سٹون ہاٹ سمجھنے کی کوشش تو کر رہا تھا لیکن اس کے باوجود بھی خود کو روک نہیں پایا وہ اس کے پاس بیٹھا اس کے ہاتھ سہلانے لگا۔ لیکن دانیل پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا وہ مسلسل کانپ پر جا رہی تھی

کہیں اسے سردی تو نہیں ہو گئی۔ اس کے ماتھے کو چھوتے ہوئے اس نے اس کے چہرے کو ہاتھ لگایا تھا اس کا سارا جسم ٹھنڈا ہو رہا تھا چہرہ زرد پڑ رہا تھا

اس نے اپنا فون نکالتے ہوئے ڈاکٹر کو فون کرنا چاہا دو بار فون کرنے کے باوجود بھی کسی نے فون نہیں اٹھایا تو اس نے ٹائم کی جانب دیکھا جہاں رات کے دو بج رہے تھے

کیا کروں۔۔۔؟ یہ تو ایسے کانپ کر مر جائے گی وہ بے چین ہونے لگا تھا وہ بے شک کا اظہار
نفرت تو کرتا تھا لیکن اسے مرتے دیکھنا بھی اس کے بس کی بات نہ تھی

امی سے پوچھتا ہوں۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ کچھ جانتی ہوں تیزی سے کمرے سے نکل کر امی کے
کمرے کی جانب آیا تھا

لیکن پھر دروازے پر ہی رک گیا۔۔۔ اس وقت ان کے کمرے میں جا کر اپنی بے چینی کا اظہار
کرنے پر وہ نجانے کیا مطلب نکالیں گے۔

اس نے انٹرنیٹ سے سرچ کرنا شروع کر دیا لیکن انٹرنیٹ پر جو انفارمیشن اسے دی جا رہی تھی وہ
اس کے لئے بے حد مشکل کام تھا

اس نے انٹرنیٹ پر ہی موجود نیچے دیے ڈاکٹر کے نمبر پر کانٹیکٹ کیا۔ اس ڈاکٹر کا تعلق انڈونیشیا
سے تھا۔ اور اس کا پہلا سوال یہی تھا کہ پیشینہ آپ کی بیوی ہے

اور اس کے بعد اس نے وہی علاج بتایا تھا جو وہاں لکھا ہوا تھا۔ وہ پریشانی سے کمرے میں آ کر کچھ
اور ڈھونڈنے لگا۔

کچھ جگہوں پر سوپ لکھا تھا لیکن وہ سوپ بنائیں کیسے۔۔۔؟ دانیل کی حالت بگڑتی جا رہی تھی اسے پریشانی ہونے لگی تھی کہ جب تک وہ کوئی حل نکالتا ہے تب تک یہ لڑکی مر ہی نہ جائے

نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا۔ نجانے یہ میرے پاس جانے کا کیا مطلب نکالے گی مرتی ہے تو مر جائے میری بلا سے میں اس معاملے میں اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتا

وہ اس کی جانب سے چہرہ پھیر گیا لیکن جب پہلو میں محبت تڑپ رہی ہو تو نفرت ہار مانی جاتی ہے

کسی سے مدد وہ مانگ نہیں سکتا تھا اور اس کے علاوہ اور کچھ وہ کر بھی نہیں سکتا تھا اور اسے مرتے دیکھنا اس کے بس سے باہر تھا

اس نے لائٹ آف کرتے ہوئے اپنی شرٹ اتاری۔ لیکن کہیں نہ کہیں آنا سراٹھا رہی تھی۔ دوبار اس کی انانے اسے اس کے قریب جانے سے روک لیا۔

لیکن دل کی بے چینی نے ساری حدیں پار کرنے پر مجبور کر دیا

لیکن یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی اسے سکون نہیں آیا تھا اس کے دل و جان میں ابھی سے بے
چینی پھیلی ہوئی تھی اس کے ساتھ پڑا وجود سسکیاں لے رہا تھا

کمرے میں آہستہ آہستہ روشنی پھیلتی جا رہی تھی شاید رات سونے سے پہلے وہ، کمرے کی کھڑکی
بند نہیں کرتی تھی

اس نے چہرہ پھیر کر اس کی جانب دیکھا تو دوسری طرف کروٹ لیے اب بھی رونے میں
مصروف تھی

عالم نے بے نرمی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ اسے لگا کے شاید وہ اس کے کندھے پر کچھ
تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہے

اس کا ہاتھ آہستہ آہستہ کندھے سے نیچے جا رہا تھا۔ دامن کی سسکیاں اچانک سے تھم گئی۔ اور
اگلے ہی لمحے وہ اس کے قریب سے اٹھتی بھاگتے ہوئے واش روم میں بند ہو گئی

اس کے اچانک اٹھ کر بھاگنے پر وہ بھی اٹھ کر بیٹھ گیا تھا وہ کتنی دیر واش روم کے بند دروازے کو
دیکھتا رہا

اس نے فوراً اپنا فون نکالتے ہوئے کسی کو فون کیا تھا۔ دو تین بار کال جانے پر احمد نے فون نہ اٹھایا لیکن اس نے بھی ہمت نہ ہاری مسلسل فون کرتا رہا آخر چوتھی بار فون اٹھالیا گیا

یس سر آئی ایم سوری میں سو رہا تھا اس کے سیکرٹری احمد نے کہا میں نے تمہیں ایک کام دیا تھا احمد وہ ہوا اس نے غصے سے پوچھا

سر کیا آپ پاکستان واپس آگئے ہیں وہ نمبر دوبارہ چیک کرتے ہوئے پوچھنے لگا بکو اس بند کرو جو سوال میں کر رہا ہوں اس کا جواب دو اس بات کا عالم بے حد غصے سے کہا تھا

سر میں نے آپ کا آفس پوری طرح سے چیک کر لیا ہے لیکن آپ کے آفس میں مجھے کسی بھی قسم کی پیپرز نہیں ملے وہ جلدی سے بولا

دوبارہ چیک کرو مجھے وہ پیپرز واپس چاہیے کیسی بھی حال میں وہ پیپر آج دوپہر میرے ٹیبل پر ہونے چاہیے میری بات سمجھ میں آرہی ہے نہ تمہیں

جی سر لیکن میں نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی ہر طرف دیکھ چکا ہو وہ پیپرز کہیں پر بھی نہیں ہیں شاید وہ پیپر چوری ہو چکے ہیں کیا وہ بہت اہم کاغذات تھے احمد نے پوچھا

ہاں وہ ضروری تھے احمد مجھے ہر حال میں چاہیے اور وہ انہیں کون چوری کرے گا بھلا دانیں کی پریگنسی رپورٹ سے کسی کا کیا لینا دینا وہ جیسے خود سے سوال کر رہا تھا

لیکن سر ابرو شن رپورٹس تو مل چکی ہے اس نے کچھ کہنا چاہا مطلب وہ جانتا تھا عالم کون سے اہم پیپرز ڈھونڈ رہا ہے

مجھے وہ نہیں اس سے پہلے والی چاہیے جو روحان نے مجھے دی تھی اس بار اس کی آواز میں تھوڑی نرمی شامل تھی

سریہ تو نہیں پتا مجھے لیکن سر اگر آپ کو یاد ہو تو آپ نے کسی ڈاکٹر کو ان رپورٹس کی کاپی سینڈ کی تھی اگر آپ کے لیپ ٹاپ ڈیٹا موجود ہے تو چیک کر لیں ہو سکتا ہے ہسٹری میں کہیں مل جائے اسنے جیسے آئیڈیا دیا تھا

ٹھیک ہے میں میں چیک کرتا ہوں اس کے کہنے پر اگلے ہی لمحے وہ فون بند کرتے ہوئے اپنا لیپ ٹاپ ان کیے پرانے سارے میلز چیک کرنے لگا۔ لیکن عجیب بات تھی اس کے لیپ ٹاپ سے صرف وہی میل مسنگ تھی

ڈیم۔۔ وہی میل کس نے ڈیلیٹ کی۔۔؟ شیٹ اب تو اس ڈاکٹر کا ای میل بھی نہیں ہے یہاں اور صرف وہی میل کیوں ڈیلیٹڈ ہے۔۔؟ اس نے پریشانی سے سر تھام لیا جب اچانک واش روم کا دروازہ کھلا

اس نے ایک نظر دانیل کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔
تمہارا دماغ خراب ہے لڑکی سردی کیا سر پر چڑھ چکی ہے سمجھ میں نہیں آ رہا رات کو سردی ہو گئی تھی تمہیں اوپر سے ٹھنڈے پانی سے نہا کر مرنے چاہتی ہو۔ وہ بے حد غصہ سے اس کے سر پر سوار ہو چکا تھا۔

کل رات اس کی جان بچانے کے لیے وہ اپنی انا کچھل چکا تھا اب اتنی آسانی سے اپنے آپ کو نظر انداز کیسے کرنے دیتا
جب کہ دانیل اس سے فاصلہ بناتی اپنی جانماز زمین پر بچھا چکی تھی آنکھوں میں سرخی چھائی ہوئی تھی

اسے نماز کے لیے نیت باندھنے دیکھ وہ کچھ شرمندہ ہو کر پیچھے ہٹا ہاں لیکن اس کا جواب نہ دینا اسے مزید بے چین کرنے لگا تھا

وہ لیپ ٹاپ ایک طرف پھینکتا صوفے پر لیٹ گیا۔
کھلی آنکھوں پر گزری رات کی پرچھائیاں تھی اور بند آنکھوں پر پرانی یادیں وہ کسی گہری سوچ میں جا چکا تھا

نماز سے فارغ ہو کر آہستہ سے کمرے سے نکلنے لگی جب اگلے ہی لمحے اس نے پکار لیا
تم یونیورسٹی میں سیکنڈ ایئر کی سٹوڈنٹ تھی نا اس کے اچانک پوچھنے پر اس نے ایک نظر مڑ کر دیکھا

جب کہ وہ جواب دیے بغیر نفرت سے چہرہ پھیر گئی
اس کا یوں چہرہ پھیر کر جانا عالم کو مزید شرمندہ کرنے لگا

اسے یاد تھا اس نے اس کا یونیورسٹی کارڈ دیکھا تھا جس پر صاف لکھا تھا کہ وہ سیکنڈ ایئر کی سٹوڈنٹ
ہے۔ تبھی تو وہما سے دو سال دینا چاہتا تھا پڑھائی کے لیے

وہ سیکنڈ ایئر کی سٹوڈنٹ تھی اور دانی لاسٹ ایئر کی وہ روحان کے ساتھ پڑھتی تھی۔ اتنی سی بات وہ سمجھ کیوں نہیں پایا۔۔

اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ وہ بے چینی سے آگے پیچھے گھومے لگا ایک لمحے کو بھی اسے سکون نہیں مل رہا تھا

کیونکہ وہ جان چکا تھا کہ روحان کی دانی کا نام دانیہ معارج تھا۔ اور یہ بات اسے کسی اور نے نہیں بلکہ خود روحان نے بتائی تھی

وہ لنڈن اسی لیے گیا تھا کیونکہ ڈھائی مہینے کے بعد روحان کو ہوش آچکا تھا۔ اس حادثے نے ایسی کومہ میں پہنچا دیا تھا ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اس کے بچنے کا کوئی چانس نہیں ہے اور نہ ہی وہ بچے کا اسی لئے اس کے اپنے گھر والوں کو کسی طرح کی کوئی امید نہیں دی تھی

وہ کوما میں تھا اور ڈھائی ماہ تقریباً ایک ماہ پہلے اسے خبر ملی کہ اسے ہوش آیا ہے۔ وہ اور تراب اس سے ملنے کے لیے جا چکے تھے

لیکن افسوس کے اسے چند پل کے لیے ہی ہوش آیا تھا جب عالم وہاں پہنچا تو اس کا ارادہ دانیں کے بارے میں کچھ بھی پوچھنے کا نہ تھا لیکن تراب نے جب یہ کہا کہ عالم تمہارا بدلہ دانیں یوسف سے لے رہا ہے

تو روحان کے لبوں پر دانیہ آیا نام آیا ہی نہیں وہ بے حد بری کنڈیشن میں بار بار دانیہ معارج کا نام لے رہا تھا۔ وہ کبھی دانی کہتا کبھی دانیہ تو کبھی دانیہ معارج۔

لیکن اس کی ادھوری بات سے کچھ بھی سمجھ پانا بے حد مشکل تھا اس کی زبان لڑکھڑاہی تھی وہ کچھ اور بولنے کی کوشش کر رہا تھا زبان سے کچھ اور نکل رہا تھا اسی لیے وہ لوگ دانیں کی بجائے روحان کی فکر میں لگے تھے

لیکن افسوس کی وہ دوبارہ کومہ میں جا چکا تھا۔ تراب نے تو یہی کہا تھا کہ اس کی دانن کا نام دانیہ ہے۔ اور اس کی بات پر ہی اس نے اپنے سیکریٹری کو فون کر کے اس کی پمیلر پورٹ تلاش لے لے کے لئے کہا تھا

جو اس نے اپنے آفس میں رکھی تھی لیکن اب اس کے آفس سے وہ غائب ہو چکی تھی

دائین کے کندھے پر کسی قسم کی کوئی آرکانشان نہیں تھا جس کے بارے میں اس سے عمر نے بتایا تھا

روحان نے اسے بتایا تھا کہ دانیہ اس کی کلاس فیلو ہے جبکہ دائین سیکنڈ ایر کاسٹوڈنٹ تھی بہت کچھ کھل رہا تھا

لیکن سارے ثبوت دائین کے خلاف تھے ایک ایک چیز اس کے خلاف تھی

وہ جس طرف نظر اٹھاتا سب اس کے خلاف تھا
تو کیا اسے پھسانے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔؟

کیا اسے اس کھیل میں مہرہ بنا کر استعمال کیا گیا تھا۔۔۔۔؟
مگر کس نے۔۔۔؟ اگر دانی بے گناہ تھی تو اصل گنہگار کون تھا۔۔۔۔
بریرہ کے فون میں اس کا نمبر کیسے تھا بریرانے سے پیسے کیوں بھیجے تھے۔۔۔؟
ابورشن رپورٹ پر اس کا نام کیوں لکھا تھا۔۔۔؟
اقصیٰ نے جھوٹ کیوں بولا تھا۔۔۔۔؟
اور عمر نے بھی تو اسی کو دانی نے کہا تھا۔۔۔۔؟

پرنسپل نے بھی تو 20, لوگوں کو بلا کر گواہی دی تھی تو کیا آپ سب جھوٹ تھا

کیا یہ سب کچھ دانی کو پھنسانے کے لیے کیا گیا تھا۔ اس کا دماغ درد سے پھٹنے لگا تھا

○○○○○○

لڑکی میں نے تجھے کیا کہا تھا سب سے پہلے صنم کو دودھ گرم کر کے دینا اور تو یہاں پر مزے کر رہی ہے

اسے چائے بناتے دیکھ چاچی سے بولی
پہلے وہی کیا تھا پھر چائے بنانے لگیا بھی رضیہ آپا آنے ہی والی ہیں انہیں دودھ دینے کے لیے وہ
دودھ کا گلاس رضیہ کے سامنے کرتے ہوئے بولی

سن لڑکی یہ تو نے نوکروں پر حکومت چلانا کب سے سیکھ لیا اپنی اوقات مت بھولا کرو وہ اسے ایک
دھکادیتی وہی سے پلٹ گئیں جب کہ دانی نے کاہاتھ گرم چائے کی کیتلی پر لگا

ہائے ظالم عورت نے ہاتھ جلادیا آپ کا رضیہ نے فوراً اس کا ہاتھ تھاما تھا

کوئی بات نہیں آپ جائیں دودھ دے کر آئے میں تائی امی کے کمرے میں چائے دے کے آتی ہوں۔ وہ ناراض ہوں گیں

اسے دودھ کے گلاس کی جانب بھی اشارہ کرتی وہ چائے کی پیالی اٹھاتی تائی کے کمرے کی جانب چل دی

اب بھی آنے کی کیا ضرورت تھی جب میں سر در سے مر جاتی تب مہارانی قدم رکھتی یہاں

کو بے حد غصہ سے کہتی اس سے پیالی لیتے ہوئے باہر نکلنے کا اشارہ کرتی اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔ وہ اسے اپنے کمرے میں نہیں آنے دیتی تھی کیونکہ اس کے قدم اس گھر کے ساتھ ساتھ ان کے کمرے کے لیے بھی منحوس تھے ان کی سوچ کے مطابق۔

اس نے جلدی سے کچن میں قدم رکھا اور دادی کے لئے چائے بنائی جس میں چینی بالکل بھی شامل نہیں تھی کیونکہ دادی شکر کی مرضہ تھیں

ان کی چائے بنا کر وہ فوراً ان کے کمرے کی جانب آئی تھی جبکہ وہ بھی اسی کے انتظار میں تھیں لیکن ہمیشہ کی طرح اپنی کرسی پر بیٹھیں تسبیح پڑھنے میں مشغول تھیں

اسے ایک نظر دیکھ وہ چہرہ جھکائیں پھر سے اپنے کام میں مصروف ہونے لگیں لیکن نجانے کیوں وہ ایک بار پھر سے اس کی جانب دیکھنے پر مجبور ہوئیں

رکولڑکی یہاں آؤ میرے پاس۔۔ ان کی پکار پر دروازے تک جاتی دانیں واپس پلٹ آئی وہ پاس رکھی دراز سے چند نوٹ نکالتی اس کے سر سے وارتیں اس کے ہاتھ میں دینے لگیں

یہ ملازمہ کو دے دو۔ اور اپنی نظر اتار لینا۔ اللہ عالم کی زندگی کو خوشیوں سے بھر دے۔ وہ دعائیں دیتیں ایک بار پھر سے اپنے کام میں مشغول ہو گئیں

دانیں نے ایک نظر اپنے ہاتھ میں موجود چند نوٹوں پر ڈالی تھی جس میں نظر تو اس کی اس کی اتاری گئی تھی لیکن دعائیں عالم کے لئے ہی تھیں۔ وہ کون سا ان کے لئے عزیز تھی جو اسے اپنی دعاؤں میں یاد رکھتیں خیر اسے تو بد دعائیں لگتی تھیں وہ اپنے نصیب پر ہنسی

○○○○

عالم نے ناشتہ کر لیا دادا جان کے کمرے میں قدم رکھتے ہی انہوں نے اس سے سوال کیا جی وہ ابھی سو رہے ہیں نہ جانے کیوں اس نے جھوٹ بولا

کیوں سو رہا ہے وہ تو جتنا مرضی تھکا ہوا ہو اس وقت کبھی نہیں سوتا تم جاؤ بلا کر لاؤ اسے ان کا انداز
راست تھا

جی وہ سو رہے ہیں اور میں کام کر رہی ہوں ابھی تو۔۔۔۔
اگر تم اس گھر میں کوئی کام کر رہی ہو تو وہ فرض ہے تمہارا اور اگر کچھ سہہ رہی ہو تو وہ سزا ہے
تمہاری ہم پر کوئی احسان نہیں ہے

اسی لئے جو کہا ہے وہ کرو جا کر بلا عالم کو وہ بیماری میں بھی اس وقت نہیں سوتا اور اس کو بلانے کے
بعد ہماری پوتی کے لئے اپنی نگرانی میں ناشتہ تیار کرو کل رات ہی ہماری پوتی لندن سے واپس آئی
ہے

اس کی خاطر داری میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے وہ ایک ہی ماہ میں واپس چلی جائے گی
ان کا لہجہ اور حکم دیتا انداز اسے روز ہی اپنی اوقات اچھے سے یاد دلاتا تھا

وہ صرف جی کہتی ہوئی اوپر کمرے جانب چل دی جتنی اسے اس شخص سے نفرت ہو رہی تھی نہ
جانے کیوں یہ اسے اسی کے پاس کیوں بھیج رہے تھے

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ فریش سا بال بنا رہا تھا
آپ کو داد ا جی اپنے کمرے میں بلارہے ہیں وہ بے حد مدہم سی کہتی واپس مڑنے لگی جب اچانک
عالم کی آواز سنائی دی

اچھا ٹھیک ہے جاتا ہوں ذرا میرے کپڑے نکال دو نین اس کے حکم پر اس نے مڑ کر دیکھا
آپ تیار ہو چکے ہیں اس نے جیسے یاد دلایا تھا۔ اس کا انداز اتنا زیادہ خطرناک تھا کہ عالم کے چہرے
پر مسکراہٹ آگئی

میں دوبارہ تیار ہونا چاہتا ہوں پلیز تم دوسرے نکال دو اس کی نرمی بھی پر فرق نہ آیا تھا
جبکہ دانی الماری کھولتی کپڑوں کا سوٹ نکالتے بیڈ پر پھینکتی وہاں سے بھاگنے والی تھی

جوتے بھی دے جاؤ۔ اور سردی بہت زیادہ ہے کوئی جیکٹ نکال دو۔ اور اگر تمہیں یوں لگتا ہے
کہ بھاگ کر تم مجھ سے چھپ جاؤ گی تو ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا اپنی یہ کوشش ہی بند کر دو

ورنہ سچ میں بہت برا ہو گا تمہارے ساتھ۔۔۔ اس کا یوں اس سے دور بھاگنا اسے بری طرح سے
کھلاتھا

عالم صاحب میں کل رات کو بھی آپ کو بتا چکی ہوں کہ جتنا برا آپ میرے ساتھ کل رات کر چکے ہیں اس سے برا اور کچھ نہیں ہوتا اسی لیے آپ مزید ڈرامے کرنا بند کریں اور اپنی حقیقت پر آجائیں

آپ پر یہ نرم لہجہ سوٹ نہیں کرتا۔ اپنا اصل دکھائیں۔ یا ابھی تک آپ کی ہوس پوری نہیں ہوئی۔ اگر نہیں بھی ہوئی تو بھی کوئی بات نہیں جہاں ایک بار زبردستی کر لی ہے وہ بار بار سہی

آپ کی ہوس پوری کرنے کے لیے مجھ جیسی ناپاک لڑکی۔۔۔۔۔
بس ایک لفظ اور نہیں نین۔ کل رات کو تمہاری جان بچانے کے لیے تمہارے پاس آیا تھا وہاں مر رہی تھی تم۔ اپنے پر لگے الزام پر چلاتے ہوئے بولا

تو مر جانے دیتے کم از کم اس زندگی سے وہ موت بہتر ہوتی اس کے انداز پر وہ کافی مدھم آواز میں بولی تھی اس کے سامنے چلانا وہ چھوڑ چکی تھی ورنہ وہ تھپڑ سے اس کا چہرہ سرخ کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگتا تھا

مرنے ہی تو نہیں دے سکتا تھا تمہیں وہ اپنے ہاتھ میں موجود اپنے موبائل کو بے حد بے دردی
سے زمین پر پھینکتے ہوئے دھاڑا تھا

ہاں بالکل اگر میں مرجاتی تو آپ اپنی ہوس کس پر مٹاتے۔ چلیں اسے بھی آپ اپنے بدلے میں
شامل کر لیں۔ کہہ دیجئے گا کہ بدلہ لینے کے لیے آپ نے میرے ساتھ زبردستی کی

کوئی زبردستی نہیں کی میں نے نکاح میں ہوں میرے۔ تم سے تعلق بنانے کا مکمل حق رکھتا ہوں
میں لیکن پھر بھی میری نیت خراب نہیں تھی جو بھی کیا تمہاری جان بچانے کے لئے کیا۔

اس وقت زندہ ہو یہاں کھڑی ہو کر میرے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ بکواس کر رہی ہو تو
صرف اس لیے کیوں کہ میں نے تمہیں بچا یا ورنہ مرجاتی وہیں تڑپ تڑپ کر

کاش مرجاتی۔ وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بے حد سفاکی سے بولی عالم کے پاس جیسے الفاظ ہی ختم
ہو چکے تھے۔ جب کہ وہ بے دردی سے اپنے گال رگڑتی اسی وہیں خیران چھوڑ کر باہر نکل گئی

کاش مرجاتی۔۔۔ اس کے الفاظ جیسے اسے بے جان کر گئے تھے۔

عالم نے اس پر زندگی اتنی تنگ کر دی تھی کہ وہ اپنی لیے موت کی دعا کرتی تھی۔ یہ جان کر ہی وہ
تڑپ اٹھا تھا

○○○○

تم یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو عالم۔ تمہیں کیسے پتا اور ویسے بھی صرف یونی کارڈ سے اندازہ لگانا کہ
وہ بے گناہ ہے بے وقوفی ہے۔ دادا نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

صرف یونیورسٹی کارڈ سے نہیں آغا جان اور بھی بہت ساری باتوں سے پتہ چل سکتا ہے۔ اور بھی
بہت سی باتوں سے پتا لگایا جاسکتا ہے۔ وہ ان کے سامنے یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک پاکیزہ لڑکی
ہے

ساری رات اس کی بے چینی میں گزر گئی تھی۔ صبح بے ساختہ نظر اس کے کندھے پر موجود تل پر
پڑی۔ بس اسے چھونے کی خواہش میں اس نے ہاتھ بڑھایا

اس کے کندھے پر اور کوئی نام کوئی ٹیٹو نہیں تھا اس بات کا اندازہ تو رات میں ہی لگا چکا تھا۔ وہ تو
اپنے حواس ہی نہیں تھا بس آہستہ آہستہ سے چھوتا اپنی راحت کا انتظام کر رہا تھا لیکن اگلے ہی لمحے
وہ جھٹکے سے اس کے قریب سے اٹھتی واش روم میں بند ہو گئی

ساری رات تو اس کی روتے ہوئے گزری تھی یقیناً وہاں پر بھی اس نے رونا ہی تھا۔ وہ ایک بار پھر انہی لمحات میں جا چکا تھا

عالم مجھے تمہاری باتیں سمجھ نہیں آرہی پہلے تمہیں اس لڑکی کو روحان کا گناہ گار کہہ کر اس گھر میں لائے تھے اور اب تم ہی اسے بے گناہ کہہ رہے ہو

وہ بھی صرف اس لیے کیوں کہ کارڈ پر وہ سیکنڈ ایئر کاسٹوڈنٹ تھی اور اصل میں روحان کے ساتھ لاسٹ ایئر کی یہ ایک بہت ہی بے تکی بات ہے میں اس پر یقین نہیں کر سکتا جبکہ باقی سارے ثبوت اس لڑکی کے خلاف ہیں ان پر بھی غور کرو

تو دو میں لا کر دوں گا آپ کو ثبوت میں بتاؤں گا آپ کو کہ وہ بے گناہ ہے۔ ہم نے ایک پاک دامن لڑکی کے دامن پر اتنا کیچڑا چھالا۔ اس کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک کیا جبکہ اس سب کا اصل حقدار کوئی اور تھا

میں ثبوت لا کر دوں گا آپ کو میں بتاؤں گا آپ کو کہ میری نین بے گناہ ہے اس نے کچھ نہیں کیا اس کا کوئی قصور نہیں ہے آغا جان وہ بالکل بے گناہ ہے مجھے بس ایک ہفتے کا وقت دیجیے میں کیسے بھی اسے بے گناہ ثابت کر دوں گا

اور ان جھوٹ بولنے والوں کو زندہ زمین میں گاڑ دوں گا میری نین پر الزام لگانے والے ایک شخص کو اس کے انجام تک پہنچا دوں گا لیکن اس سے پہلے یہ بتا کر ناہو گا کہ نین پر الزام لگانے والے لوگ تھے کون۔۔

کون ہیں وہ لوگ جو اسے گنہگار ثابت کرنا چاہتے ہیں جانے اس نے کسی کا کیا بگاڑا ہے وہ تو کسی کو کچھ کہتے بھی نہیں

وہ لڑکی جو اپنی معصومیت سے پہلے ہی دن اس کے دل میں اپنی جگہ بنائی گئی تھی آج اس کی حمایت میں عالم کے لبوں پر کتنے ہی الفاظ آگئے تھے۔ وہ بھول چلا تھا کہ وہ خود اس کے ساتھ کیا کرتا آیا ہے

ایک نجانی سی خلش تھی دل میں کہ کاش یہ سب کچھ پہلے ہو جاتا کاش اسے یہ سب کچھ پہلے پتہ چل جاتا کاش وہ پہلے اس کے قریب چلا جاتا تو یہ سب کچھ ہوتا ہی نہیں لیکن اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا ایک ہفتے کے اندر اندر وہ اس بے گناہی کے سارے ثبوت ڈھونڈ لائے گا

اسے سب کی نظروں میں ذلیل کرنے والا وہ ہے اسے سب کی نظروں میں برباد کرنے والا وہ تھا
اسے سب کی نظروں میں گرانے والا وہ تھا

مگر اب اسے سب کی نظروں میں اٹھائے گا بھی وہی وہ پوری دنیا کے سامنے اپنی نین کو بے گناہ
ثابت کرے گا اور اسے یقین تھا اور کوئی اس کا ساتھ دے یا نہ دے تراب ضرور دے گا

اسے یقین تھا آغا جان اس کی اس بات پر بھی یقین نہیں کریں گے کہ دانیل نے ان کے کارڈ پر
سیکنڈ ایئر لکھا تھا وہ اسے غلط فہمی کا نام دے چکے تھے اور اس کے علاوہ اپنے اور دانیل کے تعلق کو
ان کے سامنے کھول کر نہیں رکھ سکتا تھا

اسی لیے ان سے وقت مانگ رہا تھا۔

ٹھیک ہے عالم جیسا تم چاہو۔ میں تمہارے علاوہ اور کسی پر اعتبار نہیں کر سکتا اگر تمہیں وہ لڑکی
بے قصور لگتی ہے تو یقیناً ہوگی۔

لیکن ہمارا سوال یہ ہے یہ اگر یہ لڑکی وہ نہیں ہے تو ہمارے روحان کا قاتل کون ہے۔ وہ بھی بول
ہی رہے تھے کہ باہر سے کچھ ٹوٹنے کی اور پھر چلانے کی آواز آئی۔ وہ تیزی سے اٹھ کر باہر نکلا تھا
باہر چاچی اور تانی نے ہنگامہ مچا رکھا تھا

سوری آنٹی میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا پلینز مجھے معاف کر دیں اس کے چہرے پر تھپڑوں کی
برسات کرتیں تائی امی ہر لحاظ بھول چکیں تھیں

تو نے نہیں کیا تو کس نے کیا بد ذات ہمارے روحان کو تو جان سے مار چکی ہے اس بیچارے کی اب
کیا تصویر بھی تجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔

ویسے بے دردی سے تھپڑ مارتی چلاتے ہوئے بولیں تھیں جب عالم نے تیزی سے آگے بڑھتے
ہوئے دانیں کو اپنے پیچھے کر لیا اور ملازمہ کو زمین پر پڑے کانچ اٹھانے کا اشارہ کیا

کیا تماشا لگا رکھا ہے آپ نے کیوں کر رہیں ہیں اس کے ساتھ ایسا سلوک وہ چلاتے ہوئے بولا تھا
آج جیسے وہ ہر لحاظ بھول بیٹھا تھا اس کی دھار پر تائی امی ہر بھرا سی گئی

عالم بیٹا اس بد ذات۔۔۔۔

خبردار جو کسی نے دانیں کو گالی دی نہیں یہ بد ذات سمجھیں آپ۔ وہ چلایا تھا

عالم بیٹا اس نے روحان کی تصویر پھینک کر گرا دی ساری تصویر ٹوٹ گئی ہے کتنے چاہ سے
تمہارے دادا جان نے یہ تصویر حال میں لگانے کے لئے بنوائی تھی اور اس نے لمحے میں توڑ دی

اس لڑکی سے روحان برداشت ہی نہیں ہوتا روحان کے وجود کو اس دنیا سے ہی ختم کر دینا چاہتی
ہے۔ ان کے غصے کی کوئی انتہا ہی نہ تھی عالم کے چلانے پر وہ مزیر نفرت سے گویا ہوئیں جب کے
عالم کے پیچھے چھپی دانیں نے سختی سے عالم کا بازو تھام رکھا تھا

می۔۔۔ میں نہیں۔۔۔ جانتی وہ تصویر۔۔۔ کس۔۔۔ کی ہے۔۔۔ میرے۔۔۔ دوپٹے
میں۔۔۔ پھنس کر۔۔۔ گر گئی مجھے۔۔۔ پتا نہیں۔۔۔ چلا۔۔۔ وہ بے حد کم آواز میں کپکپاتے ہوئے
بتا رہی تھی عالم نے اس لے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مضبوط کیا

بس کر دیں ایک تصویر ہی تھی۔ اتنی سی بات پر جان لیں گے کیا اس کی تصویر دوبارہ بننا اس نے
ملازمہ کو تصویر اٹھانے کے لئے کہا تو وہ فوراً ہی اس کے حکم کی تاکید کر دی وہاں سے نکل گئی

تمہیں کتنا تیز بخار ہے نین اس کی طرف پلٹتے ہوئے اس کے ماتھے کو چھو کر بولے جب کہ اس
طرح سے کرنے پر وہ تیزی سے پیچھے ہٹی تھی

عالم نے فوراً اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا صفائی کا کپڑا لے کر پھینکا تھا۔ جب وہاں موجود ہر انسان لو
نظر انداز کر گیا تھا

اور یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے جاو اور کمرے میں آرام کرو۔ اور تم اس کا خیال رکھو
اسے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے وہ پیچھے کھڑی اینسہ کو دیکھ کر بولا۔

میں نے کہا جاو کمرے میں سنائی نہیں دیا اسے ابھی تک اپنی جگہ پر جمے دیکھ کر وہ زرا سختی سے بولا
گھر کے سب لوگوں کا دھیان اسی طرح بھی تھا۔ ہر کوئی عالم کو حیرانگی سے سن رہا تھا جبکہ تراب
ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا آرام سے ناشتہ کرتا مسکرایا

اسے یقین تھا کہ وہ روحان کی باتوں پر یقین کر چکا ہے اور وہ دین کو ہمیشہ سے گناہ سمجھتا ہے۔ یہ
سب کچھ آج سے نہیں بلکہ پہلے دن سے تھا جس دن وہ اسے یہاں لے کر آیا تھا

وہ ہمیشہ سے اس کی بے گناہی کے ثبوت ڈھونڈتا رہا تھا اور ہر بار اس کے سامنے کچھ ایسا آیا کہ وہ
دین کو غلط سمجھنے پر مجبور ہو گیا

عالم کے ورکر احمد نے اسے بتایا تھا کہ وہ دانیل کی بے گناہی کے ثبوت ڈھونڈ رہا تھا وہ دو تین بار اس کی سہیلی سے بھی ملنے کے لیے گیا تھا اس کے علاوہ عمر کی تلاش بھی جاری رکھے ہوئے تھا یہ ساری باتیں اسے سیکرٹری نے بتائی تھی

عالم واپس آنے کے بعد کافی زیادہ بے چین تھا۔ اور تراب کو اس کی یہی بے چینی راحت دے رہی تھی

آج جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا وہ ہیں بیٹھا تھا لیکن وہ کچھ بھی نہیں بولا وہ خاموشی سے اسے جانوروں کی طرح مار کھاتے ہوئے دیکھتا رہا کیونکہ اسے یقین تھا کہ آج عالم ضرور بولے گا

اور ایسا ہی ہوا تھا۔

دانیل ایک نظر سب کو دیکھتی کچھ شرمندہ سی اپنے کمرے کی جانب جانے کے لیے سیڑھیوں کی طرف مڑی جیسے پیچھے سے عالم کی آواز آئی

نین میرے کچھ کپڑے پیک کر دو میں ایک ہفتے کے لیے کہیں جا رہا ہوں اس کی آواز پر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور ہاں میں سر ہلایا۔

عالم کا یہ نرم لہجہ یہ انداز صرف کل رات کی وجہ سے تھا۔

مطلب کہ اگر وہ اس کے پاس نہیں آتا۔ کبھی اس کی بے گناہی پر یقین نہیں کرتا۔ تھا تو آخر مرد ہی نا۔ وہ اپنی ہی سوچ پر ہنسی جب پیچھے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی۔ بھاری قدموں کی چاپ سے وہ سمجھ چکی تھی کہ پیچھے کون ہے

وہ نہ پیچھے مڑے بنا کرے میں اندر داخل ہوئی۔ اور آتے ہی اس کا بیگ نکال کر اس کے کپڑے رکھنے لگی عالم گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ کیا وہ اسے معاف کرے گی۔ کیا وہ سب کچھ بھلا کر اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرے گی اس کے نازک سراپے کو گہری نظروں سے دیکھتا وہ اپنی غلطیوں کی طرف نظر دہراے لگا

پھر اس سے نظریں ہٹاتا آئینے کے سامنے آکر اور اپنی شرٹ کھولنے لگا۔ دانیل نے ایک نظر اسے دیکھا پھر نظر جھکا کر اپنا کام کرنے لگی۔

عالم کو پیٹھ پر جلن سی محسوس ہو رہی تھی اس کی پیٹھ پر زخموں کے نشان دیکھ کر دانیل نظر جھکا گئی

جبکہ اس کی نظریں چرانے پر وہ مسکرایا
جتنی تکلیف وہ اسے دے چکا تھا اس کے سامنے تو یہ کچھ بھی نہیں تھی لیکن پھر بھی اس کا شرمناہ
اس کے دل میں ہلچل پیدا کر رہا تھا

کوشش کروں گا ایک ہفتے میں واپس آ جاؤں۔ تب تک کوئی بھی کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے
میں گھر والوں کو بول جاؤں گا۔ کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا آرام کرو

میں نے ملازمہ کو کہہ دیا ہے وہ تمہارا خیال رکھے گی۔ اور۔۔۔۔۔
یہ سب کچھ کر کے کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں آپ۔۔۔۔۔؟ اپنے بھائی کی قاتلہ پر اتنے احسان کرنے
کی کوئی خاص وجہ۔۔۔

میرے لئے کیوں کر رہے ہیں یہ سب کچھ عالم سلطان شاہ صاحب شاید آپ بھول گئے ہیں کہ
میں کون ہوں لیکن میں یاد دلادیتی ہوں کہ میں آپ کے بھائی کی قاتلہ ایک بیچ ایک گری ہوئی
لڑکی ہوں جس کے ہزار مردوں سے تعلق رہ چکے۔۔۔

بس نین اب یہ الفاظ خود کے لئے مت بولنا تم نہیں ہو ایسی میں جانتا ہوں۔ اس نے تیزی سے
اس کے لبوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے خاموش کیا تھا۔ اگلے ہی لمحے دانیل نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا

کیوں نہیں۔۔۔؟ ایک ہی رات میں میں آپ کے لئے پاک دامن ہو گئی۔۔۔ جو چیز میں آپ کو بتا
بتا کر آپ کو یقین دلادلا کر تھک گئی آپ نے میرا یقین نہیں کیا
اور اب ایک ہی رات میں آپ کو یقین آ گیا کہ میں پاکیزہ ہوں۔ کیوں اتنا گھٹیا یقین تھا آپ کا اتنی
گری ہوئی سوچ تھی۔

دائین جو کچھ بھی ہوا۔۔۔ اس میں نقصان ہم دونوں کا ہوا ہے وہ سمجھا رہا تھا
اچھا کیا نقصان ہوا ہے آپ کو ذرا مجھے بھی بتائیں۔۔۔

عزت میری لوٹی۔ بے آبرو مجھے کیا گیا۔ بات بات پر مجھے مارے جاتے ہیں۔ جانوروں کی طرح
سلوک میرے ساتھ کیا جاتا ہے اور نقصان آپ کا ہوا ہے بتائیں مجھے کیا نقصان ہوا ہے آپ کا میں
جاننا چاہتی ہوں۔ ارے آپ کو تو الٹا فائدہ ہوا ہے۔

آپ کو اپنی ہوس پوری کرنے کے لیے ایک جائز راستہ مل گیا اب آپ جب چاہیں اپنی ہوس
پوری کر سکتے ہیں اور بعد میں اسے بدلنے کا نام دے دیجئے گا۔

کیوں کہ مجھ سے گری ہوئی بیچ بد کردار ہزار مردوں سے تعلق رکھنے والی لڑکی صرف بدلے کے لائق ہوتی ہے۔

اس وقت میرے پاس تمہیں بتانے کے لئے کچھ نہیں ہے لیکن جہاں تک بات کل رات کی ہے تو میری نیت خراب نہیں تھی۔ یہ میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں

تم سے تعلق رکھنے کے لیے مجھے کسی قسم کے بہانے کی ضرورت نہیں ہے داین اور نہ ہی مجھے کوئی جائز راستہ ڈھونڈنے کی ضرورت ہے ہمارا تعلق جائز ہے۔

ہاں میری سوچ گری ہوئی ہے کل بھی تمہارے پاس آنے سے پہلے میرے دماغ یہی چل رہا تھا کہ مجھے تمہارا یونیورسٹی کارڈ نکلوانا ہے۔

تاکہ مجھے پتہ چل سکے کہ میری سوچ میں کتنی سچائی ہے لیکن تمہارے خلاف ہزار ثبوت پا کر بھی میرا دل مطمئن نہیں تھا۔

تمہاری کسی بھی بات کا مجھے برا نہیں لگانی الحال میرے بارے میں جو بھی سوچ سکتی ہو سوچو۔ تمہاری ہر سوچ کا جواب میں ایک ہفتے بعد لوٹ کر دوں گا۔

بہت خاص ہوا تم۔۔ اپنا خیال رکھنا۔ اور ہو سکے تو اپنی دعا میں بھی یاد رکھنے کی کوشش کرنا۔

میں جلدی لوٹ آؤں گا۔ وہ اس کے ماتھے کو نرمی سے چومتا اپنا بیگ اٹھا کر وہاں سے نکل گیا

جب کہ اس کے جاتے ہی دانیل کے چہرے پر ایک تلخ سی مسکراہٹ کھل چکی تھی۔

وہ عالم سلطان شاہ صاحب۔ ایک رات میں میں آپ کے لئے خاص ہو گئی۔

اور وہ بھی صرف اس لیے کیوں کہ ایک بار مجھے لوٹ کے آپ کو سکون نہیں ملا۔ اب ہزار و آزمائشوں کے ساتھ ایک اور سزا بھی سہنی پڑے گی۔

اس کا دل تڑپنے لگا تھا۔

کیوں اس کے لئے اتنے امتحان تھے۔ اس میں کسی کا کیا بگاڑا تھا کیوں اسے لمحے کی افیت دی جا رہی تھی۔

اللہ مجھے ختم کر دے۔۔۔ میں تیری اس رحمت کے قابل نہیں ہوں۔۔۔ مجھ سے یہ سانسیں چھین لے اب مجھ سے یہ سب کچھ برداشت نہیں ہوتا۔

میں ہر چیز برداشت کر سکتے ہو لیکن اس شخص کے ہاتھ کامرہم نہیں جس نے روح پر زخم زخم لگائے ہیں

میں نہیں برداشت کرتے سکتی اس شخص کو جس نے پل پل مجھے افیت دی ہے میرے نفسیات کی توہین کی ہے۔ مجھے ختم کر دے۔ اس سے پہلے کہ وہ لوٹ آئے

اور بار بار مجھے اپنی ہوس کا نشانہ بنائے۔ وہ انسان نہیں درندہ ہے مجھے لوٹ کر بھی اسے چین نہیں ملا۔ مجھے تباہ کر کے بھی اس نے میری ذات پر ترس نہ آیا۔

نصیب لکھنے والے گر تو نے میرے نصیب میں اس شخص کو لکھا ہے تو اس سے بہتر ہے کہ میرے نصیب میں موت لکھ دے۔ ہاں جانتی ہوں میں تجھے ناراض کر رہی ہوں۔ لیکن پھر بھی اپنی رحمتوں کے سائے مجھ پر بنائے رکھنا

اللہ مجھے شخص سے دور کر دے۔ اتنا دور کر دے کہ یہ چاہ کر بھی مجھ تک نہ پہنچ پائے

وہ سسکتے ہوئے بیڈ پر پڑی مسلسل دعائیں مانگ رہی تھی

جب اچانک کمرے کا دروازہ کھلا انیسہ کمرے میں داخل ہوئی

والی لڑکی کیا گیم کھیلا ہے تو نے عالم صاحب کو اپنے اشاروں پر نچانا رہی ہیں وہاں نیچے مجھے حکم دے کر گئے ہیں کہ میں تیرے پاس رہوں تیرا خیال رکھوں ماننا پڑے گا تجھے اس گھر کے سارے مردوں کو پھسار کھا ہے بڑی پکی کھلاڑی ہے۔

وہ اونچی آواز میں نہ ہنستی تہقہہ لگاتی اس کی ذات کی توہین کر رہی تھی۔ دانیل کچھ بھی نہ بولیں وہ کیوں کچھ بولتی اس گھر میں اپنی اوقات اچھے سے جانتی تھی۔

کیا نوکر کیا مالک ہر کوئی اسے جوتے کی نوک پر رکھتا تھا۔ یہ انیسہ جیسے عالم اس کا خیال رکھنے کا حکم سنا کر گیا تھا وہ کچن میں آتے جاتے ہیں اسے تانے مارتی امیر مردوں کو پھنسانے کے طریقے پوچھتی تھی۔

اور اب بھی وہ ایسا ہی کر رہی تھی وہ خاموشی سے بیڈ پر پڑی اسے سن رہی تھی جب کہ وہ اس کی ذات کی دھجیاں اڑاتی اپنی ہی باتوں میں مگن تھی

○○○○

وہ کمرے میں آیا تو کہیں دنوں کی طرح آج بھی لالی مزے سے بیڈ پر الٹی لیٹی ہوئی تھی اسے دیکھتے ہی سیدھی ہو گئی اور سر پر دوپٹہ بھی رکھ لیا

کب تک چلے گا یہ سستی سا ویتری والا ڈرامہ۔۔۔؟ وہ پوچھنے لگا

کیا مطلب ہے آپ کی بات کا میں سمجھی نہیں وہ مسکراتے ہوئے بے حد مدہم آواز میں بولی تھی

پہلے شیر کو لگا کہ وہ اس سے ناراض ہے اس لیے یہ سب حرکتیں کر رہی ہے

لیکن کل رات جب شیر نے اسے اپنے قریب کھینچا تو وہ بنا مزاحمت اس کے پاس آگئی۔ جس کا مطلب تھا کہ وہ اس سے ناراض ہر گز نہیں ہے تو پھر یہ سارے ڈرامے کیوں کر رہی ہے

۔۔۔۔؟

صبح صبح اچھی بیویوں کی طرح اٹھ کر اس کے لئے چائے ناشتہ بنانا اس کے کپڑے استری کرنا
جو تے پالش کرنا اس کے گھر آنے سے پہلے اس کے سارے کام نبھانا آتے ہی اسے پانی دینا

اور کل تو حد ہی پار کر گئی وہ بیڈ پر لیٹا تو وہ اس کے پیر دبانے لگی

شیر کو پہلے تو یہ سب کچھ عجیب ہی لگ رہا تھا۔ اور شروع شروع میں اسے ان سب حرکتوں سے
مزہ بھی آ رہا تھا لیکن اب وہ اکتا گیا تھا

اسے تو اپنی شرارتی بیوی ہی پسند تھی ایسی ستی ساویتری حد درجہ ذمدار نیک پروین بیوی اس سے
ہضم نہیں ہو رہی تھی

میرا مطلب بہت صاف ہے لالی یہ ڈرامہ جو تم کر رہی ہو یہ مزید کتنے دن چلے گا۔ ختم کرو یہ سب
کچھ میں تنگ آ گیا ہوں

ایک تو کام کی اتنا زیادہ ٹینشن ہے اور گھر میں تمہاری ٹینشن سرد کھنے لگا ہے میرا وہ بیڈ پر لیٹا تو اگلے
ہی لمحے وہ اس کا سر دبانے لگی

ہائے ہائے میرے میاں کے سر میں درد ہے اور میں کتنی نافرمان بیوی ہوں۔ زرا احساس نہیں مجھے میرے میاں اتنے زیادہ بیمار ہیں اور میں یہاں عیش کر رہی ہوں لعنت ہے مجھ پر وہ اس کا سر دباتے ہوئے خود کو ڈانٹ رہی تھی

شیر نے ایک نظر اسے گھور کر دیکھا جبکہ اس کی انگلیوں کا لمس اپنے بالوں میں محسوس کر کے اسے سکون ملا تھا

تم میرے سر میں انگلیاں چلاؤ میں ٹھیک ہو جاؤں گا یہ ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ اس کی گود میں سر رکھتے ہوئے بولا تو لالی مسکرائی

یہ ڈرامہ نہیں آپ کی خدمت ہے اور میں اچھی بیویوں کی طرح آپ کی خدمت کر رہی ہوں تاکہ مجھے جنت ملے۔ وہ بے حد نرمی سے مسکراتے ہوئے آہستہ آہستہ اس کا سر دبا رہی تھی

یہ نئی تھیوری کہاں سے سیکھی ہے۔ تمہیں کس نے کہا ہے کہ یہ ساری حرکتیں کرنے سے جنت ملتی ہے اب وہ دلچسپی سے اس کی باتیں سننے لگا

امی نے کہا۔ وہ کہتی ہیں کہ اب میں کوئی چھوٹی بچی نہیں بلکہ ایک بڑی عورت ایک شادی شدہ لڑکی ہوں اب مجھے اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیے

آگے پیچھے ہر طرف منہ مارنے سے بہتر ہے کہ جب شوہر گھر آئے اس کی خدمت کروں۔ اس کی ہر چھوٹی بڑی ضرورت کا خیال رکھوں۔ جو چیز اسے بری لگے وہ ہر گز نہ کروں۔

تب ہی میں ایک اچھی بیوی بنوں گی۔ میں نے ٹی وی دیکھنا چھوڑ دیا فون یوز کرنا چھوڑ دیا یہاں تک کہ ناول پڑھنا بھی چھوڑ دیا

آپ میں صرف آپ کی خدمت کیا کروں گی۔ اور اپنی ذمہ داریاں نبھاؤں گی کیونکہ اب میں بڑی ہو گئی ہوں

اور اب مجھے اچھے والے کام کرنے چاہیے نہ کہ چھوٹے بچوں والے۔ وہ منہ بناتے ہوئے بولی یقیناً یہ سب کچھ وہ اپنی مرضی سے توہر گز نہیں کر رہی تھی

تو تمہیں یہ سب کچھ تائی امی نے کرنے کے لئے کہا ہے وہ بات کی تہ تک پہنچتے ہوئے بولا تو اس نے زور و شور سے ہاں میں سر ہلایا

میں آپ کے پیردباں۔ آپ کے پیروں میں درد ہو گیا ہو گا نا۔ کافی تھکے ہوئے لگ رہے ہیں وہ
ایک بار پھر سے بولی تو شیر سوچوں سے باہر نکلتے ہوئے اسے دیکھنے لگا

میں ایک بات کہوں۔۔۔؟

آپ مجھ سے اجازت نہیں مانگیں یہ رول کے خلاف ہے میں آپ سے اجازت مانگا کرونگی شوہر
اجازت مانگتے اچھے تھوڑی دیر لگتے ہیں یہ تو بیوی کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ہر بات اپنے شوہر سے
پوچھ کر کرے۔

اس کے کہنے پر وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی

مطلب کہ میں جو کہتا ہوں وہ بناتم سے اجازت مانگے کہہ سکتا ہوں وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامتے
ہوئے اب ریلیکس انداز میں اس کی گود میں سر رکھ کر اس کا چہرہ اپنی نظروں میں فوکس کیے بولا

ہاں کہیں۔۔ کیا کہنا چاہتے ہیں آپ وہ اپنے ہاتھ سے اس کا چہرہ تھامتے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنا
ماتھا ٹچ کرتی مسکرائی تو شیر کو بھی اس کی یہ معصوم سدا بہت بائی تھی

تم پر یہ ستی ساویتری والا کیریکٹر بالکل سوٹ نہیں کر رہا۔

لالی تو اپنے دابنگ انداز میں ہی پیاری لگتی ہے۔ تم کبھی ایک اچھی بیوی نہیں بن سکتی۔ صاف لگ رہا ہے کہ تم ڈرامے کر رہی ہو۔ باہر نکلو اس کردار سے تم پر سوٹ ہی نہیں کرتا مجھے تو میری گندی والی لانا نق بیوی پسند ہے

وہ جو بیڈ پر پیزا پھیلا کر رکھتی ہے۔۔۔

وہ جو ایک جوتا صوفے پر دوسرا زمین پر رکھتی ہے۔۔

وہ جو دوپٹہ اور پاجامہ الماری میں گرتا بیڈ پر رکھ بھول جاتی ہے۔

وہ جس کے ناول سرہانے کے نیچے سے ملتے ہیں۔

وہ جو فون پر کچھ دیکھتے دیکھتے سو جاتی ہے۔

وہ جو شوہر کی خدمت نہیں کرتی بلکہ اس سے حکومت کرواتی ہے

وہ جو رات کے دو دو بجے تک ٹی وی لگا کر اپنے شوہر کی نیند حرام کرتی ہے

وہ جو چپس کھا کے پیکٹ بیڈ کے نیچے پھینک دیتی ہے۔

وہ جس کا شوہر آنے کے بعد اسے پورے گھر میں ڈھونڈتا ہے

میری لالی پے وہی والا کردار پیارا لگتا ہے یہ اچھی بیوی والا کردار میری لالی پر بالکل سوٹ نہیں کرتا۔ اسی لئے باہر نکلو اس کردار سے میں اپنی لالی کو مس کر رہا ہوں۔

وہ بے حد نرمی سے اس کے چہرے کو چومتے ہوئے بولا تو لالی مسکرائی

میں تو ویسی ہی رہنا چاہتی ہوں لیکن امی اس نے منہ بنایا۔

امی کو بتادو کہ میرے شوہر کو اتنی ذمہ دار نیک پروین بیوی ہضم نہیں ہوتی اسے پرانی وہی بیوی چاہیے یہ اچھی بیوی اسے بالکل پسند نہیں ہے اپنا سر اس کی گود سے ہٹاتا تکیہ پر رکھ کر وہ اگلے ہی لمحے اسے کھینچ کر اپنے اوپر گرا چکا تھا

ٹھیک ہے میں امی کو بتادوں گی ویسے بھی ایک ہفتے سے پتہ نہیں مجھے کیا سے کیا بنا دیا ہے۔ مجھے خود بھی بالکل اچھا نہیں لگتا ایسے نیک پروین بن کر رہنا بس اب میں پرانی والی لالی ہوں اور یہ آپ نے ٹی پنک شرٹ کیوں پہنی ہے آپ کو پتہ ہے مجھے یہ کلر بالکل پسند نہیں ہے وہ اس کی شرٹ کو دیکھتے ہوئے بولی

تم نے ہی صبح دی تھی شیر نے یاد دلایا

ہاں تو میں نے تو اچھی بیوی بن کر دی تھی آپ کو کیا ضرورت تھی اچھا شوہر بن کر لینے کی وہ تو سنیما نے ایک بار کہہ دیا کہ یہ کلر بہت ڈیسنٹ ہے اور میں خود آج کل بہت ڈیسنٹ بنی ہوئی تھی تو آپ کو پکڑادی آپ کو کیا ضرورت تھی پہننے کی

چلیں ٹھیک ہے میں دوسری نکال کے دیتی ہوں وہ اس کے قریب سے اٹھنے ہی والی تھی کہ شیر نے اگلے ہی لمحے اسے کھینچ کر اپنے قریب واپس کر لیا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اپنی شرٹ اتار کر ایک طرف پھنک دی

اللہ جی پرانا شوہر بننے کے لیے کہا تھا عمران ہاشمی نہیں اس کے کھینچنے پر پیچھے ہٹتے ہوئے بولی

لیکن وہ تو جیسے اسے سن ہی نہیں رہا تھا ایک جھٹکے میں اسے بیڈ پر گراتا خود اس کے اوپر آگیا

اب جیسا بھی ہوں برداشت کرو اس نے مسکراتے ہوئے اس کی ناک سے اپنی ناک ٹچ کی

اور اس کے لبوں پر جھکنے لگا جب لالی بولی

خبردار جو آپ نے مجھے کسی کی۔ ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔ پہلے مجھے باہر لے کر چلیں کہیں گھمانے کے لیے گھر میں بور ہو گئی ہوں میں اس کا ارادہ لونگ ڈرائیو پر جانے کا تھا

یا اس وقت نہیں میں ابھی بہت تھکا ہوا ہوں وہ محبت سے سمجھاتے ہوئے بولا

تو میں کیا کروں مجھے جانا ہے جانا ہے جانا ہے۔ ایک ہفتے سے امی نے مجھے سولی پر لٹکا رکھا ہے اور اب آپ نخرے دکھا رہے ہیں۔ جلدی سے مجھے باہر لے کر چلیں شیر ورنہ۔۔۔۔۔

ورنہ۔۔۔؟

اس کی ورنہ پر اٹکنے پر وہ پھر شیر ہوا

ورنہ میں اچھی والی بیوی بن جاؤں گی اس نے معصوم سے دھمکی دی۔ جس پر شیر کا قہقہہ بلند ہوا

نہیں میری جان اللہ کا واسطہ ہے اب تم اچھی والی بھی مت بننا کیونکہ مجھے اچھی والی بیوی بالکل بھی اچھی نہیں لگتی۔

اٹھو شرٹ نکال کر دو تمہیں گھمانے لے کر چلتا ہوں واپس آکر میں اپنی گندی والی بیوی کا علاج کروں گا۔

وہ بے حد محبت سے اس کے لبوں کو چومتا بیڈ سے اٹھا تھا۔ جبکہ اس کے مان جانے پر لالی خوشی خوشی اس کے لیے اپنی پسند کی شرٹ نکالنے لگی

۔ جبکہ اس کے انداز پر مسکراتا اس کے ہاتھ سے شرٹ لیکر پہنتا اسے کھینچ کر اپنے قریب کر گیا
لالی نے قریب آتے ہوئے مسکرا کر اس کی شرٹ کے بٹن بند کیے اس دوران شیر اپنی جسارتوں
میں بیزی تھا

○○○○○○

دیکھو اللہ کا واسطہ ہے پلیز مجھے جانے دوا گر لیٹ ہو گئی تو میرے پاپا مر جائیں گے میرے پاپا
ہارٹ پیشنٹ ہیں کوئی بھی جھٹکا ان کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے

یونیورسٹی سے نکلتے ہی انہیں فون کر کے بتا چکی ہوں کہ میں گھر آرہی ہوں اگر میں لیٹ ہو گئی تو
انجانے کیا ہوگا

پلیز سمجھنے کی کوشش کرو آج مجھے دیکھنے کے لیے کچھ لوگ آنے والے ہیں میرا رشتہ جوڑنے
سے پہلے ٹوٹ جائے گا اقصیٰ سامنے بیٹھی مسلسل روئے جارہی تھی

جبکہ نہ تو عالم کو اس پر ترس آ رہا تھا اور نہ ہی تراب

لڑکی ہم نے کہا کہ ہم یہ ڈرامے دیکھنے نہیں آئے جلدی سے بتاؤ کہ تم نے دانیل کے لیے جھوٹ کیوں بولا کس کے کہنے پر جھوٹ بولا تھا تم نے اپنی سہیلی پر ایسا الزام لگاتے تمہیں شرم نہ آئی

کتنا اعتبار کرتی تھی وہ تم پر اور تم نے ہی اسے دھوکا دیا

کیسی دوست ہو تم تم جیسی تو دوست سے تو دشمن بہتر ہوتے ہیں۔۔۔ بتاؤ یہ سب کچھ کس کے کہنے پر کیا۔ ورنہ آج کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہو گی تراب بے حد غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا

میں نے کچھ نہیں کیا پلیز مجھے جانے دو میں تم لوگوں کو سب کچھ بتا دوں گی لیکن ابھی جانے دو

ہمیں صرف اس کا نام جاننا ہے اور یہ رونے دھونے کا ڈرامہ بند کرو ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تمہارا رشتہ ٹوٹتا ہے یا جڑتا ہے ہمیں بس یہ جاننا ہے کہ تم نے دانیل پر جھوٹا اور گھٹیا الزام کیوں لگایا

کیوں اسے پل پل کی افیت سہنے پر مجبور کر دیا کیا تمہیں ذرا شرم نہیں آئی اپنی ہی سہیلی کے دامن پر کیچڑا چھالتے ہوئے

اپنی ہی سہیلی کا نام کسی شخص کے ساتھ جوڑتے ہوئے اس کی زندگی پر برباد کرتے ہوئے کیا تمہیں سارا خیال نہیں آیا کہ وہ تمہاری بچپن کی دوست ہے

عالم کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

مجھے معاف کر دو مجھ سے غلطی ہو گئی اگر میں ایسا نہ کرتی تو میرے بابا کا آپریشن کبھی بھی نہیں ہوتا۔

مجھے میرے بابا کے آپریشن کیلئے پیسے چاہیے تھے اگر میں دانیل کے خلاف گواہی نہ دیتی تو اپنے باپ کو کھودیتی مجھے سہیلی سے زیادہ ضروری باپ کو بچانا لگا

خون تو خون ہوتا ہے نہ اسی لئے خون کے لئے دوستی قربان کر ڈالی۔ لیکن مجھے یقین تھا کہ آپ اس سے بہت پیار کرتے ہیں آپ اس کے ساتھ کچھ بھی برا نہیں ہونے دیں گے اس کے الفاظ

تھے یا چھپتا ہوا تیر۔۔۔۔۔ اگر یہ لڑکی جان جاتی کے عالم نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا یہ الفاظ کبھی نہ کہتی

۔ آپ نے جب تین بار مجھ سے ملنے کی کوشش کی تو میں جانتی تھی کہ آپ یہی پوچھنا چاہتے ہیں کہ داین بے گناہ ہے

لیکن میں آپ سے دور ہی رہی اگر میں آپ سے ملتی تو شاید میں کچھ بھی چھپا نہیں پاتی
میں بہت زیادہ مجبور تھی مجھے میرے بابا کی جان بچانی تھی میں جانتی ہوں وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی۔

میں بہت بد نصیب ہوں میں نے اپنی سہیلی کی زندگی برباد کرنے کی کوشش کی

وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

اقصیٰ رو نابند کرو ہمیں بس یہ بتاؤ کہ وہ کون ہے جس نے تمہیں تمہارے بابا کے لیے پیسے دیے
جس نے تم سے یہ کام کروایا اس کا نام بتاؤ۔۔ بتاؤ وہ کیسا دکھتا ہے تراب اس کے رونے سے اچھا

خاصہ ڈسٹرب ہو چکا تھا۔ عالم کچھ بھی بول نہیں پارہا تھا اور اقصیٰ کام کی بات کرنے کے بجائے اپنی ہی بولے جارہی تھی اسی لئے اسے بیچ میں ٹوکنا پڑا

میں نہیں جانتی اس کو میری صرف فون پر بات ہوئی تھی مجھے بس اتنا پتہ ہے کہ وہ باہر کا نمبر تھا یہاں کا نہیں تھا۔

وہ کوئی آدمی تھا اس نے مجھے میرے بینک میں پیسے ٹرانسفر کیے تھے۔ اس کے علاوہ میں کچھ نہیں جانتی

کیا تم نے اس آدمی سے اس کا نام بھی نہیں پوچھا کیا تم اتنی بے وقوف ہو کہ کوئی آدمی تمہیں اس طرح کی آفر دے رہا ہے اور تم نے فوراً قبول کر لیں ایک بار جانے کی کوشش نہیں کی وہ آدمی کون ہے اور ایسا کیوں کر ناچاہتا ہے تراب کا غصے سے برا حال تھا

نہیں میں نے پوچھا تھا اس سے کہ وہ کون ہے اور ایسا کیوں کر ناچاہتا ہے لیکن اس نے کہا کہ میں اپنے کام سے کام رکھوں

یہی میرے لئے بہتر ہوگا اگر میں اپنے بابا کی جان بچانا چاہتی ہوں تو خاموشی سے وہ کروں جو وہ کہہ رہا ہے۔ وہ جلدی سے بولی

مطلب اس شخص نے تمہیں اپنا نام بھی نہیں بتایا۔۔۔؟

نہیں اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا بس میرے بینک اکاؤنٹ میں پیسے بھیجے اور کہا کہ یہ کام کر دو

تو بینک میں ڈیٹیل ہوگی اور جس نمبر سے تمہیں فون آیا وہ نمبر دکھاؤ تراب نے اس سے فون مانگا

فون تو مجھے آیا تھا لیکن اس پر کوئی نمبر نہیں لکھا تھا بلکہ پرائیویٹ کنٹیکٹ لکھا تھا۔ وہ اپنا موبائل اس کے حوالے کرتے ہوئے بولی

کوئی بات نہیں ہم ڈیٹیل نکالیں گے کچھ نہ کچھ پتہ چل جائے گا وہ اس کے موبائل سے سم نکالتا عالم کے حوالے کر چکا تھا

عالم میں اسے اس کے گھر چھوڑ کے آتا ہوں پھر اس نمبر کی ڈیٹیل نکالتے ہیں تراب اسے دیکھتے ہوئے بولا تو عالم نے ہاں میں سر ہلایا

جبکہ تراب اقصیٰ کو باحفاظت گھر واپس چھوڑنے جا رہا تھا۔ جبکہ عالم نے ایک نظر اس سم پر ڈالی تھی۔ جو شاید اس کی نین کی بے گناہی کا ثبوت تھی

○○○○○

یہ میں کیا سن رہا ہوں تیری شادی ہو رہی ہے وہ اس کے آفس میں گھستا اس کی چلتی میٹنگ کی پرواہ کئے بغیر اس کے سر پر سوار ہوا

جبکہ وہاں موجود سب لوگ ہنسنے لگے تھے اس کے آنے کا سٹائل یہی تھا اور سبھی جانتے تھے

پیارے پیارے ڈاکٹر زاگر آپ لوگوں کو اعتراض نہ ہو تو میں ذرا اس بے غیرت سے بات کر سکتا ہوں اس نے سامنے موجود سارے ڈاکٹرز کو کہا تو سب ہاں میں سر ہلاتے اگلے ہی لمحے اٹھ کر باہر نکل چکے تھے

یار میں ایک بہت ضروری کیس ڈسکس کر رہا تھا زاہد نے اسے گھورتے ہوئے کہا

اس سے بھی زیادہ ضروری ہے کہ تیری شادی ہو رہی ہے۔ کھوتے آدمی بتایا کیوں نہیں مجھے
زایار غصے سے اس کا گریبان پکڑ چکا تھا

اوہیلو مسٹر خود تو دودو کر کے بیٹھا ہے میری ایک بھی ہضم نہیں ہو رہی زاہد اپنا کالر چڑوا کر ٹیبل پر
بیٹھ چکا تھا

واہ بیٹا کھوتا بھی گھوڑی چڑا نہیں نخرے پہلے شروع ہو گئے ہیں کس کی قسمت پھوٹ رہی ہے نام
بتاؤ بھی اس کے ساتھ ہی ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے بولا وہ دونوں جب ساتھ ہوتے تھے بھول جاتے
تھے کہ کرسی بیٹھنے کے لئے بنائی گئی ہے

ارے یار کوئی صنم ہے میں نے ابھی دیکھا نہیں لیکن۔۔

لیکن کیا۔۔ جلدی بولا اس طرح سے بات ادھوری مت چھوڑ کر ایک دن تیری بات ادھوری رہ
جائے گی اور تو اوپر پہنچ جائے گا

ارے بتا رہا ہوں جانو جلدی کس چیز کی ہے۔۔۔ وہ مزید اترایا

لڑکی کا نام صنم حیدر شاہ ہے اور اس کا تعلق تمہارے گاؤں سے ہے سب سے خاص بات تیرے دشمنوں کی بیٹی ہے۔ اپنی بات ختم کرتے ہوئے اس نے قہقہہ لگایا

کیا مطلب تو حیدر شاہ کی بیٹی سے شادی کر رہا ہے زایار کو جھٹکا ہی تو لگا تھا

بس یار میری جان تیرے ایکسپریشنز۔۔ یہی تو میں دیکھنا چاہتا تھا ہاں یار وہ حیدر شاہ کی بیٹی تم لوگوں کا تو کنکشن ہے نارشتے میں تمہاری کزن لگتی ہے شاید اس حساب سے تو میرا سالہ بننے جا رہا ہے

اور ایک بات کان کھول کر سن لے مجھے اس چیز کے بارے میں بالکل بھی کوئی انفارمیشن نہیں تھی۔ حیدر شاہ اور بابا کی ملاقات کی کسی پارٹی پہ ہوئی تھی۔ وہیں پر دوستی ہو گئی بات شادی تک آپہنچی

بابا نے دوستی بڑھانے کے لئے ان کی بیٹی کا رشتہ مانگ لیا مجھے تو خود کل پتہ چلا ہے جب اماں جا کر لڑکی بھی پسند کر کے آئیں

بس پھر میں نے ایک فرمانبردار بیٹے کی طرح سر جھکا لیا مشرقی لڑکا ہوں یا وہ شرمانے کی بھرپور
ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا

ہائے کتنا بے غیرت لگ رہا ہے۔ مبارک ہو بھی تجھے بھی دلہا بننے کا شرف حاصل ہونے جا رہا
ہے۔ وہ اسے گلے لگاتے ہوئے بولا

اچھا سن یہ گھوڑے والا سین نہیں کرنا کھوتا گھوڑے پر بیٹھ کر کتنا عجیب لگے گا زیار نے اسے مفت
مشورہ دیا تھا

اچھا اسی لئے تو دونوں شادیوں پر گھوڑے پر نہیں بیٹھا زہد نے ہی لمحے بدلہ لے لیا تھا جس پر
زیار نے مسکرا کر اس کے کندھے پر مکامارا

اچھا بتاؤ بریرہ کیسی ہے۔۔۔ اس کا پیر کچھ بہتر ہوا۔۔۔ ویسے یہ کون سے عقلمند ڈاکٹر نے کہا تھا کہ
اس کا پیر ٹوٹ گیا ہے۔ میں نے اس کی رپورٹ چیک کی تو اس کا پیر بالکل ٹھیک ہے ذرا سی موج
آئی ہے بس

وہ زیار کے لیے چائے کا آرڈر دیتے ہوئے اسے بتانے لگا تو زیار مسکرا دیا

پتا ہے یا۔۔۔۔۔ آج کل اسے اسٹینشن کم مل رہی تھی۔ تو سب کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ڈرامہ کرنے لگی

اور میری بیوی کو دیکھ محترمہ کی خدمت میں ایسے لگ گئی ہے جیسے مرتے مرتے بچی ہو۔ کبھی کبھی دل کرتا ہے پازیب کو لے کر کچھ عرصے کے لیے دنیا سے روپوش ہو جاؤں اس کی ٹھیک سے عقل ٹھکانے لگاؤں اسے صحیح غلط سمجھاؤں اور جب اسے واپس لے کے آؤں تب اس کی عقل اتنی ٹھکانے آجائے کہ اسے بریرہ کے ڈرامے سمجھ میں لگنے لگے

لیکن نہیں اسے کبھی بھی کچھ سمجھ نہیں آنا اللہ اتنی بیوقوف بیوی بھی کسی کو نہ دے وہ منہ بناتے ہوئے بولا تو زاہد نے قہقہہ لگایا

میرے یار تو نے کسی حال میں خوش نہیں ہونا پہلے عقلمند بیوی ملی تو وہ تیری برداشت سے باہر ہے اب کم عقل بیوی ملی تو وہ تجھ سے ہضم نہیں ہو رہی۔

تو ایسا کیوں نہیں کرتا بریرہ سے تھوڑی عقل لے کر پازیب میں ڈال دے تیرا بھی کام بن جائے گا اور۔۔۔۔۔ ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ جب زایار نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے

بریرہ سے عقل لینے سے بہتر ہے کہ وہ بے وقوف ہی رہے اس کے کہنے پر زاہد ہنسا اور پھر ہنستا ہی چلا گیا

یار تیرے ان بیویوں والے قصے سے میں سوچ رہا ہوں پتا نہیں میری بیوی کیسی ہوگی

صنم حیدر شاہ۔۔ اللہ کرے وہ ایک نارمل انسان ہو۔ جو مجھ جیسے نارمل انسان کو سمجھ سکے اس کی دعا پر زایا میں قہقہہ لگایا

ابت تو دانت مت نکال آمین بول۔۔ زاہد نے فوراً اس کے کندھے پر مکامارتے ہوئے زبردستی امین بلوایا تھا

○○○

بہت ہی تیز آدمی ہے عالم وہ لندن کے کسی پی سی آو سے فون کرتا رہا ہے اور ہم اس کی انفارمیشن نہیں نکلوا سکتے

میں نے کچھ لوگوں سے بات کی ہے ہو سکتا ہے کوئی فائدہ ہو جائے لیکن چانسز کم ہیں میرے خیال میں ہمیں یونیورسٹی کے پرنسپل کو پکڑنا چاہیے

پتہ تو چلے کہ اس نے یہ جھوٹ کیوں بلوایا اتنے سارے اسٹوڈنٹس سے

چل یونیورسٹی چلتے ہیں وہاں یقیناً کچھ نہ کچھ ضرور پتہ چل جائے گا تراب نے یقین سے کہا

ٹھیک ہے وہی چل کر دیکھ لیتے ہیں یہ آدمی بہت چالاک ہے ہم اتنی آسانی سے اس تک پہنچ نہیں پائیں گے

اس نے کتنی آسانی سے لندن سے ساری انفارمیشن ختم کروادی یقیناً یونیورسٹی میں بھی کوئی نہ کوئی انتظام کر رکھا ہوگا

عالم نے پریشانی سے کہا

یہ تو ظاہری سی بات ہے لیکن ہمیں چل کر دیکھنا تو چاہیئے ہو سکتا ہے کوئی نہ کوئی حل نکل آئے

اگر نہیں تو پھر بریر ایگم ہے ناوہ بھی تو محترمہ کچھ نہ کچھ اگلے گی وہ یہ نہ سوچے بیٹھی ہو کہ ہم اسے اتنی آسانی سے چھوڑ دیں گے یہ قصہ شروع تو اسی نے کیا ہے

اور بریرہ روحان کے بھی کافی قریب تھی اس سارے قصے کے بارے میں وہ جانتی تھی یونیورسٹی چلو اگر وہاں سے کچھ بھی پتہ نہ چلا تو گاؤں واپس جائیں گے اس بریرہ کے پاس وہاں سے کچھ نہ کچھ پتہ چل جائے گا باقی روحان کی حالت بھی اب کافی بہتر ہے۔

ڈاکٹر ز اچھی امیدیں رہے ہیں ہو سکتا ہے اسے جلد ہی ہوش آجائے پھر تو سچ اپنے آپ سامنے آجائے گا۔ تراب نے سمجھاتے ہوئے کہا وہ بہت زیادہ پریشان تھا

ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو پہلے یونیورسٹی چلتے ہیں اگر وہاں سے کچھ بھی پتہ نہ چلا تو پھر اگلا ٹارگٹ بریرا ہوگی

زایا آسانی سے ہمیں بریرہ کے پاس نہیں جانے دے گا اسی نمبر پر دوبارہ فون کر کے ہم بریرا کو الگ سے بلوائیں گے اگر خود اپنی مرضی سے سب کچھ بتاتی ہے تو ٹھیک ہے

ورنہ اس کے کھیل کو بھی سامنے لے آئیں گے

آخری پتہ تو چلے کہ کون ہے جو روحان کو مروانا چاہتا ہے۔ پولیس کو خبر ملی ہے راحیل امریکا میں
ڈرگزیچتے ہوئے پکڑا گیا ہے

اور کچھ ہی دن میں اسے وہاں سے ڈی پورٹ کر دیا جائے گا

اور یہاں آتے ہی ہمارے ہاتھ لگ جائے گا۔ عالم اسے دیکھتے ہوئے بولا

یہ تو اور بھی اچھی بات ہے کیوں کہ یہ بات تو ہم سب جانتے ہیں کہ روحان کو جان سے مارنے کی
کوشش راحیل نے ہی کی ہے

اور راحیل کو ہم اتنی آسانی سے ہاتھ سے جانے نہیں دیں گے اپنے کیے کا پھل تو کاٹنا ہوگا۔

راحیل کا تو کچھ نہ کچھ پتہ چل ہی جائے گا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ دانیل کو پھنسانے کی کوشش کیوں
کی گئی نجانے وہ کسی سازش کا حصہ ہے یا صرف اپنے نام کی وجہ سے شکار ہوئی ہے

بریرہ نے اس کا نام کیوں لیا اور بریرہ کے بعد یونیورسٹی پر نسیل اسٹوڈینٹس اقصیٰ عمر ہر کسی نے
دائین کا نام لیا تو مطلب صاف تھا کہ دائین کو پھسانہ ہی وجہ تھی یا تو کسی نے دائین کو پھسانے
کے لیے کیا ہے یا پھر کسی اور کو بچانے کے لئے دائین کا نام لیا ہے

یا تو کوئی دائین کا دشمن ہے۔ یا پھر دائین کو صرف ایک مہرے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے کون
دائین کا دشمن ہو سکتا ہے بھلا دائین جیسی لڑکی سے کسی کی کیا دشمنی ہوگی وہ جتنا سوچتے تھے اتنا
ہی الجھتے جارہے تھے

اب لوگوں کا ارادہ یونیورسٹی جانے کا تھا جہاں سے انہیں پتہ چلے گا کہ آخر پر نسیل نے جھوٹ
کیوں بولا

○○○○○

اب پیر کیسا ہے تمہارا۔۔۔؟ اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا

ٹوٹ گیا ہے میرا پیر بلا کیسا ہو سکتا ہے ٹوٹا ہوا پیر۔۔۔۔۔اپنے پیر پر چل تک نہیں پار ہی میں
بر حال شکر ہے آپ کو بھی پوچھنے کی فرصت ملی وہ اسے دیکھتے ہوئے کافی بد تمیزی سے بولی

اچھا لگتا ہے بہت زیادہ ہی ٹوٹ گیا ہے وہ فائل اس کی طرف پھینکتے ہوئے بولا

جب کہ کسی خوف کے زہر اثر بریرہ نے فوراً ہی فائدہ اٹھالی تھی

جس میں ایک ایکسرے رپورٹ تھی

آج زاہد کے پاس گیا تھا تو اس نے تمہاری رپورٹس دی تھی۔ تمہارا پیر ٹوٹا نہیں ہے دوسرے
ڈاکٹر نے جھوٹ بولا تھا خیر تمہیں بتانے کی کیا ضرورت ہے تمہارے ہی کہنے پر تو جھوٹ بولا
ہوگا

مگر اب تمہیں یہ مزید ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب تم اپنے پیروں پر کھڑی ہو سکتی ہو
چل پھر بھی سکتی ہو

ویسے کیوں کیا تھا اتنا ڈرامہ یہ تو بتاؤ۔۔۔؟ کوئی نیا گیم کھیل رہی ہو۔۔۔۔؟ اس بار کس کا شکار
کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔؟ تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔۔۔؟ سینے پہ ہاتھ باندھنے وہ مکمل
سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا

ہادی کو اپنے قریب اور پازیب سے دور کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔ تم 24 گھنٹے ہادی کو اپنے ساتھ چپکا کے رکھتی ہو۔ صاف نظر آتا ہے تم ہادی کے پاس کسی کو جانے نہیں دیتی۔

اور نہ ہی ہادی کو اس کمرے سے باہر نکلنے دیتی ہو کیا تم اس سب کی وجہ واضح کرنا پسند کرو گی کہ ایسا کیوں کر رہی ہو تم وہ سوال کر رہا تھا

ہادی میرا بیٹا ہے اور میں کسی کو بھی وضاحت دینا ہرگز پسند نہیں کروں گی آپ کو بھی نہیں

مجھے نہیں پسند کے آپ کی دوسری بیوی 24 گھنٹے میرے بیٹے کے ساتھ چپکی رہتی ہے یہاں تک کہ مجھے میرے بیٹے کے ساتھ وقت گزارنے کے لئے آپ کی دوسری بیوی کی اجازت لینا پڑتی ہے

ہادی میرا بیٹا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ وہ پازیب کے ساتھ رہے بس اسی لیے۔۔۔۔۔ وہ اپنی بات کہتی خاموش ہو گئی پھر بھی شاید جانتی تھی کہ زایا کیا کہنے والا ہے

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے پاس آیا اور اس کے بالکل سامنے بیٹھ گیا

کان کھول کر سن لو ہادی تمہارا نہیں میرا بیٹا ہے۔۔ تم ہادی کو چھ بار مارنے کی کوشش کر چکی ہو۔۔ جو عورت اپنی ہی اولاد کی جان لینا چاہیے وہ کبھی ایک ماں نہیں بن سکتی

تم ہادی کو پازیب سے صرف اس لئے دور کر رہی ہو کیوں کہ وہ اس کے بہت زیادہ قریب آنے لگا ہے اسے اپنی ماں سمجھنے لگا ہے اور تم سے یہ چیز برداشت نہیں ہو رہی

لیکن تم اسے پازیب سے دور نہیں کرو گی اور نہ ہی میں تمہیں ایسا کچھ بھی کرنے دوں گا۔ تین ماہ بعد ہادی سات سال کا ہو جائے گا اور پھر وہ خود فیصلہ کرے گا کہ وہ کس کے ساتھ رہنا چاہتا ہے

اور یقیناً میرا بیٹا تمہارا ساتھ کبھی قبول نہیں کرے گا اسے ماں کے روپ میں پازیب کی ہی ضرورت ہے تم اپنے دماغ سے یہ بات تو نکال ہی دوں کہ وہ کبھی بھی تمہیں اپنی ماں مانے گا

ہادی میرا بیٹا ہے زایا میں نے اسے جنم دیا ہے کوئی بھی پازیب آکر مجھ سے میرا بیٹا نہیں چھین سکتی

ہادی اب سے میرے پاس رہے گا میرے ساتھ رہے گا ورنہ

ورنہ کیا کروگی تم طلاق لے لوگی مجھ سے دور کر دوگی میرے بیٹے کو مجھ سے لیکن کب تک وہ میرا بیٹا ہے تین ماہ بعد میرے پاس آجائے گا کیونکہ تمہارے ملک کے مطابق 7 سال کا بچہ یہ فیصلہ کرنے کا حق رکھتا ہے کہ اسے کس کے ساتھ رہنا ہے

ہادی یقیناً تمہارے ساتھ رہنا پسند نہیں کرے گا۔ اس کے لہجے میں یقین تھا

وہ تو وقت بتائے گا زایار شاہ کے ہادی کس کے ساتھ رہنا چاہتا ہے اس کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ تھی جب اگلے ہی لمحے ہادی کمرے کے اندر داخل ہوا

ماما یہ ایروپلین نہیں چل رہا مجھ سے وہ اس کے پاس آتا اپنا کھلونا اسے دیتے ہوئے بولا

جبکہ بریرہ بے حد محبت سے ہادی کو بہلانے میں مصروف ہو چکی تھی۔

تو اب اس نے یہ طریقہ نکالا تھا اسے ہارنے کا

آپ کیا چاہتی ہو تم وہ بے حد غصے سے گھورتے ہوئے پوچھنے لگا

یا تو پازیب کو چھوڑ دیں یا پھر مجھے اور پازیب کو برابر کے حقوق دیں۔ ورنہ مجھے طلاق دیں اور ہادی
کو بھول جائیں

ہادی بیٹا ماما کے ساتھ پیرس چلو گے نہ۔ ماما آپ کو اس سے بھی بڑا ایر و پلین لے کر دے گی جو
آسمان میں اڑے گا ہم دونوں پیرس بھی تو ایر و پلین میں بیٹھ کر جائیں گے بادلوں کے بیچ سے ہم
بادلوں کو چیر کر جائیں گے چلو گے نہ آپ ماما کے ساتھ۔۔۔؟ وہ اسے اپنی گود میں بٹھائے کامیابی
سے اپنی چال چل رہی تھی

ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گا میں یاد رکھنا بریرا میں اپنے بیٹے کو خود سے دور نہیں جانے دوں گا اور نہ
ہی میں تمہاری کسی سازش کو کامیاب ہونے دوں گا

پازیب مجھ سے دور جائے گی نہ تم میری زندگی میں اور نہ ہی ہادی کو تم مجھ سے دور کر پاؤ گی۔ وہ
ایک جھٹکے میں ہادی کو کھینچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے بولا

وہ تو وقت بتائے گا زیار میں کیا کر سکتی ہوں۔ اور کیا نہیں

اس کے چہرے پر ایک سرسراہٹ تھی

ہادی چلوروم میں پازیب ماما آپ کا انتظار کر رہی ہیں پھر شام کو ہم باہر بھی جائیں گے وہ اسے اٹھا کر باہر لے جانے لگا تو ہادی مچلنے لگا

نہیں نہیں جانا ان کے پاس۔ وہ گندی ہیں انہوں نے بریرا ماما کو دھکا دیا ان کے پیر پر چوٹ لگی

اب وہ بالکل بھی اچھی ماما نہیں ہیں وہ گندے کام کرتی ہیں میں ان کے پاس نہیں جاؤں گا اور وہ سٹیپ مدر ہیں اور سٹیپ مدر اچھی نہیں ہوتی وہ مارتی ہے وہ بھی مجھے ماریں گی۔

میں نے نہیں جانا ان کے پاس۔ آئی ہیٹ ہر اگلے ہی لمحے اس کی گود سے اترتا واپس بریرا کے آنچل میں چھپ چکا تھا

بریرہ نے اسے اپنے سینے سے چھپاتے ہوئے فاتحانہ نظروں سے اسے دیکھا۔

وہ بچے کے دماغ میں زہر گھولنا شروع کر چکی تھی۔ وہ آسانی سے اسے زیر کر رہی تھی

آپ نہیں چاہتے کہ ہادی آپ کے متعلق بھی ایسا سوچے تو ذرا میری ڈیل پر غور کیجئے گا۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی زایار کا دل چاہا اس کا گلاد باکرا ایک ہی بار کہانی ختم کر ڈالے

شرم سے ڈوب مرو تو ایک بچے کے دماغ نے یہ ساری باتیں ڈال رہی ہو بریرہ اتنا بھی مت گرو کے کبھی اٹھ بھی نہ پاؤ۔

کل بڑا ہو کر یہ تم سے سوال کرے گا کیا اس کے سوالوں کے جواب دے پاؤ گی وہ اسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگا

آپ پہلے میرے سوالوں کے جواب دیں آپ کو میری ڈیل قبول ہے یا نہیں

ڈیل قبول نہ ہونے کی صورت میں میں ہادی کو لے کر ہمیشہ کے لیے یہاں سے چلی جاؤں گی

اور مجھے ہادی سے کتنی محبت ہے یہ تو آپ اچھی طریقے سے سمجھتے ہیں وہ ہادی کے ماتھے کو چومتے ہوئے اسے دیکھ کر بولی جب کہ وہ اس کے موبائل پر مصروف اپنی ہی مستی میں مگن تھا

زایار نے شدت سے خواہش کی تھی کاش وہ اپنی ماں کی ان چالبازیوں کو سمجھ پاتا

کہنے کو تو اس عورت نے اسے جنم دیا تھا لیکن وہ اس کا استعمال کر رہی تھی اور اس کی گود میں پڑا
معصوم بچہ اس بات کو بالکل بھی سمجھ نہیں سکتا تھا

○○○○○○

اسلام علیکم زاہد ادا کیسے ہیں آپ میں نے زایا ردا کو بلایا تھا تاکہ میں ان کے ساتھ تصویر بنوانے جا
سکوں

ایگزیمینز کی رجسٹریشن کے لیے تصویریں چاہیے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی اسے بالکل پتہ نہیں تھا
کہ یہاں زاہد آیا ہوگا

کیونکہ تھوڑی دیر پہلے ہی زایا نے اسے فون کر کے کہا تھا کہ وہ یونی سے باہر نکل آؤ میں آ رہا ہوں

پھر چلتے ہیں تمہاری پاسپورٹ سائز تصویر بنوانے کے لئے

اس نے تو سوچا تھا چلو اس کے ساتھ ساتھ سندس کا بھی فائدہ ہو جائے گا لیکن اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہاں زاہد آیا ہو گا پھر اس نے خود ہی سوچ لیا بلا زایا رگاؤں سے اتنی جلدی یہاں کیسے آسکتا ہے

بس گڑیا آپ کے بھائی کا حکم تھا تو ہم بھاگے چلے آئے چلو اب جلدی سے گاڑی میں بیٹھو میں تمہیں فوراً لے کر چلتا ہوں تصویریں بنوانے کے لیے اور پھر واپسی پر زبردست سی آنسکریم کھائیں گے

وہ اسے خوش کرتے ہوئے بولا تو سنیہا نے مسکراتے ہوئے پیچھے دیکھا

ایک منٹ میری سہیلی بھی آرہی ہے

اس کے کہنے پر وہ رک گیا

اچھا جلدی سے بلا کر لاؤ اپنی سہیلی کو ویسے تمہاری سہیلی ساتھ ہے تو پھر تو میرا خرچہ زیادہ ہو جائے گا یا یہ تو بڑی غلط بات ہے آج صبح ایک پیشینٹ کی جیب لوٹی تھی وہ بے حد شرارتی انداز میں کہتا اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

جبکہ یقیناً یہ خرچے والی بات کسی نے پیچھے سے سن لی تھی

حد ہوتی ہے کنجوسی کی بھی میں کو نسامرے جارہی ہوں ان کے پیسوں کی آئس کریم کھانے کے لئے۔ سندس نے غصے سے منہ بنایا اس کے گاڑی میں بیٹھتے ہی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولتے ایک کالی چادر میں لڑکی بیٹھی تھی اس نے بس ایک نظر اسے دیکھا اور گاڑی سٹارٹ کر دی

اس نے امی سے اجازت لی تھی کہ کیا وہ اپنی سہیلی کے بھائی کے ساتھ جائے مشکل سے ہی لیکن اسے اجازت مل گئی تھی کیونکہ عالم اور تراب بڑی تھے

اپنی سہیلی کا تعارف کرواؤ۔ زاہد ایک نظر پیچھے بیٹھی سرخ چہرہ لیے غصے سے اپنے ناخن توڑتی لڑکی کو دیکھتا ہوا بولا جو اسے کچھ عجیب اور دلچسپ لگی تھی

سنیہا کی ایسی غصیلی لڑکی کے ساتھ دوستی اسے کافی عجیب لگ رہا تھا اسی لیے اس نے پوچھا اور ویسے بھی کار میں عجیب سی خاموشی چھائی ہوئی تھی

یہ میری بیسٹ فرینڈ ہے اس کا نام۔۔۔۔۔

مس حیدر شاہ۔۔ میں نجان لوگوں کو اپنا نام نہیں بتاتی آپ مجھے مس حیدر شاہ کہہ سکتے ہیں اس سے پہلے سنیہا سے نام بتاتی وہ فوراً بول اٹھی

زاہد کو اس کا یہ روکھا سا انداز بالکل اچھا نہ لگا تھا

ایک تو اسے شروع سے ہی منہ بنائے رکھنے والے کھڑوس قسم کے انسان بالکل پسند نہیں تھے وہ خود زندگی کھل کر جینے کا عادی تھا۔ اسے اس طرح کی طبیعت کے لوگ کم ہی پسند آتے تھے

مس حیدر شاہ ضروری نہیں کہ ہر کوئی انجان ہو ہو سکتا ہے میں آپ سے واقف ہوں آپ کو جانتا ہوں۔ آپ اپنا نام نہیں بتا سکتی یقیناً حیدر شاہ آپ کے والد کا نام ہو گا اور ان کا تعلق شاہ حویلی سے ہو گا

یہ حیدر شاہ و جاہت شاہ کے بیٹے تو نہیں۔۔؟ اس کے سوال پر وہ چونک گئی تھی

آپ کو کیسے پتہ اس نے خیرانی سے کہا۔

مجھے تو اور بھی بہت کچھ پتہ ہے

اس نے مسکراتے ہوئے اپنا فون نکال کر اپنے گھر فون کیا

السلام علیکم امی جان اب میں کوئی ضد نہیں کروں گا آپ جب چاہیں جہاں چاہیں میری شادی کر سکتی ہیں بلکہ میں تو فون پر ہی نکاح کے لیے راضی ہو گیا ہوں

اب لڑکی دیکھنے کی بھی بالکل ضد نہیں کروں گا آپ میری طرف سے مکمل ہاں سمجھیں

وہ سامنے لگے میرے پر پیچھے بیٹھی سندس کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے بولا۔

سندس کو یہ آدمی کسی ٹھہر کی سے کم نہ لگا

اس کے بارے میں سنیہا نے ایک دوبار ذکر کیا تھا اس نے کہا تھا کہنے کو تو اس کے تین بھائی ہیں لیکن زاہد بھی سکے بھائیوں سے بڑھ کر ہے

وہ بھی اس کا سگی بہنوں کی طرح خیال رکھتا ہے۔ جب کہ اسے تو زاہد کو دیکھ کر ایسی کوئی فیلنگ نہیں آئی تھی بلکہ الٹا یہ تو اسے کسی قسم کا ٹھہر کی اور نظر باز شخص لگ رہا تھا

امی اسے بے شمار دعائیں دیتی خوشی سے پھولے نہ سمائے رہی تھیں۔ پچھلے کچھ دنوں سے اس نے ضد باندھ رکھی تھی کہ اسے ہر حال میں اپنی دلہن کو دیکھنا ہے ورنہ وہ یہ شادی ہی نہیں کرے گا یا شادی والے دن ہی گھر سے بھاگ جائے گا

اس کی دھمکیوں سے کوئی ڈرنے والا تو تھا نہیں اسی لئے کسی نے بھی اس کی دھمکیوں پر کان نہ دھریں

وہ خود ہی منگنی کے بعد اپنی ملاقاتوں کا انتظام کرنے والا تھا لیکن یہاں اپنے آپ ہی اس کا دیدار ہو گیا۔

امی کی طرف سے ملی انفارمیشن کے مطابق صنم کی ایک بہن بھی تھی اور وہ دونوں ہی سنیہا والی یونیورسٹی میں پڑھتی تھیں۔ لیکن اسے یقین تھا جیسے دیکھتے ہی اس کا دل بے ترتیب ہوا ہے وہ صنم ہی ہے

صنم کو پڑھائی میں زیادہ انٹرسٹ نہیں تھا لیکن پھر بھی اس نے یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے رکھا تھا جب دل کرتا تھا تب آجاتی تھی

یہ زاہد کی اچھی قسمت کپتھہ کہ آج اس کے نصیب میں صنم سے ملاقات لکھی تھی اسی لیے اس کا یونیورسٹی آنا ہوا

زایار تو کہہ رہا تھا کہ وہ آجائے گا اگر وہ بڑی ہے تو وہ خود ہی دوپہر تک آکر سنیہا کو اپنے ساتھ لے جائے گا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ آج آخری ڈیٹ تھی اور وہ روز سنیہا کو ٹال رہا تھا۔

بس اپنے یار کی مجبوری کو سمجھتے ہوئے زاہد نے اس کی بات مان لی تھی۔ لیکن اگر اسے پتہ ہوتا کہ یہاں اسے صنم ملنے والی ہے تو شاید صبح ہی یونیورسٹی کے گیٹ کے باہر کھڑا ہوتا

○○○○

ایسے کیسے پر نسیل چلا گیا

تم لوگوں کے ہاں کیا آئے دن پر نپسلز بدلتے رہتے ہیں ہمیں صرف مشتاق سے بات کرنی ہے
چاہے کہیں سے ڈھونڈ کے لاؤ

تراب کا غصے سے برا حال تھا صبح سے ہر طرف سے انہیں ناامیدی ہو رہی تھی کوئی سراہا تھا نہیں آ
رہا تھا وہ گنہگار تک نہیں پہنچ پارہے تھے

ہم نہیں جانتے اچانک انہیں کوئی ضروری کام پڑ گیا تو وہ ہمیں انفارم کر کے چلے گئے۔ ہمیں بالکل
اندازہ نہیں تھا کہ انہوں نے اس طرح کا کوئی کام کیا ہے یا کسی پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔

اگر آپ ان سٹوڈنٹس کی نشاندہی کر سکتے ہیں تو ہم اسٹوڈنٹ کو آپ کے سامنے پیش کر دیتے ہیں
۔ سامنے بیٹھی ٹیچر نے مسئلہ سلجھانے کی کوشش کی

مجھے ان سب کے نام نہیں یاد بہت سارے لوگ تھے اس دن یہی پر بلا کر گواہی دی گئی تھی عالم
پوری طرح الجھ چکا تھا

آئی ایم سوری سر اس طرح سے تو ہم آپ کی کوئی مدد نہیں کر پائیں گے۔ اور ویسے بھی ہم اس
طرح کے کسی کیس میں الجھنا نہیں چاہتے

اگر قتل کیس ہے تو ہمیں سے دور ہی رکھے ہماری یونیورسٹی کی رپوٹیشن کا سوال ہے وہ اس سے معذرت کرتے ہوئے بولی

اب محترمہ بریرا کے پاس ہی چلنا ہو گا تراب نے غصے سے کہا

جبکہ عالم کے پاس بھی اب اٹھنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ تھا۔

سب سوچیں الٹی جا رہی تھی یہ سب کیا ہو رہا تھا کسی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا یا تو وہ آدمی سب کچھ پہلے ہی تیار کر چکا تھا یا اب ان کے ساتھ کھیل رہا تھا

○○○○○

اس کے گاڑی روکتے ہی وہ تیزی سے گاڑی سے اتر کر زور سے دروازہ بند کرتی یونیورسٹی کے اندر داخل ہو گئی

تمہاری سہیلی نے کیا انگارے چھپا رکھے ہیں۔ میں نے اس کے لئے کتنی مہنگی آنسکریم منگوائی
تھی دل رکھنے کے لئے کھالیتی

بتادینا اس نوٹنکی کو بہت محنت سے کماتا ہوں میں مجھے اپنے ایک ایک پیسے کا ضائع ہونا بالکل پسند
نہیں۔

بس کر دیں بھائی صرف اسی روپے والی دو آنسکریمز تھی وہ منہ بناتے ہوئے بولی ساتھ ہی ہنستے
ہوئے گاڑی سے نکل کر دروازہ بند کیا

تمہیں اسی تھوڑے لگتے ہیں میرے چار بچے اسی روپے سے جی جی کھا سکتے تھے وہ غصہ ہوا
اچھا سوری۔ اچھے بہت زیادہ ہوتے ہیں مجھے سمجھنے میں غلطی ہوئی

وہ گاڑی سے نکلتے ہوئے ہنسی جس پر زاہد کے چہرے پر بھی مسکراہٹ کھل گئی تھی جب کہ
یونیورسٹی گیٹ سے نکلتے ہوئے کسی نے یہ منظر بہت غصے سے دیکھا تھا

اس کے ماتھے کی رگیں باہر آنے لگی۔ اس کا یوں ہنس ہنس کر کسی سے بات کرنا اسے آگ ہی تو لگا گیا تھا

عالم نے اسے رکتے ہوئے دیکھا تو اس کی نظروں کو دیکھتے ہوئے بات کو سمجھ گیا

اس نے تراب کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ جانتا تھا کہ اب یہ ناممکن ہے

oooo

تراب بے حد غصے سے آگے بڑھتا شاید وہ ہر قسم کا لحاظ بھول چکا تھا وہ یہ بھی بھول چکا تھا کہ اس وقت وہ یونیورسٹی کے گیٹ پر کھڑا ہے اس نے گاڑی سے نکلتے زاہد کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ دے مارا تھا

کون ہے تو۔۔۔۔ اور سنیہا کے ساتھ کیوں تھا۔۔۔۔؟

کیا کہا تھا میں نے تمہیں تم مجھے کسی بھی لڑکے کے ساتھ بات کرتی یا کھڑی نظر نہ آؤ تو کون ہے یہ
میں تم سے پوچھ رہا ہوں کیوں آئی ہو اس کے ساتھ نہ تو یہ تمہارا بھائی ہے اور نہ ہی تمہاری فیملی
ممبر

تو جلدی سے بتاؤ مجھے یہ تمہارا کیا لگتا ہے اور کس کی اجازت سے تم اس کے ساتھ گئی تھی اور کہاں
گئی تھی

منہ بند کیوں ہے کیا کہہ رہا ہوں میں جواب دو مجھے وہ اس کا منہ پکڑے دبا رہا تھا

کون ہو تم اور یہ کیا حرکت ہے دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا زہد کے ناک سے خون بہہ رہا تھا لیکن
خود سے زیادہ اسے اس وقت سنیہا کی پروا تھی جو اس کی دہشت سے خوفزدہ ہو کر کانپ رہی تھی

پیچھے ہٹ بیچ میں مت آنا یہ میرا اور میری منکوحہ کا مسئلہ ہے اپنا ڈبہ اٹھا اور نکل یہاں سے وہ
سنیہا کو چھوڑتا اس کی گاڑی کی طرف اشارہ کرتا اسے دھکادے کر بولا

منکوحہ۔۔۔۔۔ زہد کو جیسے جھٹکا لگا تھا اور ایسا ہی ایک جھٹکا سنیہا کو بھی لگا تھا۔

ہاں میری منکوحہ ہے یہ میرے نکاح میں ہے ہو گئی تسلی چل نکل یہاں سے اس سے پہلے کہ تجھے
تیرے ڈبے کے ساتھ اٹھا کر یہاں سے پھینک دوں

وہ اسے وہاں سے نکال رہا تھا جبکہ عالم شاید اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا

دس دن پہلے اس کی تصویر حیدر چاچو نے اسے دکھائی تھی شاید اسے صنم کے لئے پسند کیا گیا تھا

یہ وہی لڑکا تھا عالم کو سو فیصد یقین تھا کہ یہ وہی ہے لیکن یہ یہاں کیا کر رہا ہے اور اور بلا سنیہا کو
کیسے جانتا ہے

وہ یہاں تراب کو کسی قسم کا کوئی مسئلہ کھڑا نہیں کرنے دینا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا کہ بعد میں وہ اس
بارے میں سنیہا سے بات کر لے

لیکن نہیں اس کے دماغ پر تو یہ بات سوار ہو چکی تھی کہ سنیہا کسی کے ساتھ آئی ہے

اور یقیناً تراب اس انسان سے واقف نہیں تھا وہ حویلی کے ایک ایک انسان کو بہت اچھے طریقے
سے جانتا تھا

اور عالم کو اکثر سب کے بارے میں بتاتا بھی رہتا تھا زاہد کا کہیں کوئی ذکر نہیں تھا شاید اسی لیے تراب کو بھی غصہ چڑھ گیا تھا وہ کوئی شکی مزاج یا تنگ دماغ انسان نہیں تھا

بس وہ اپنی منکوحہ کو کسی غیر مرد کے ساتھ کہیں پر بھی کیوں جانے دیتا فی الحال تو اسے پتہ ہی نہیں تھا کہ انعم بھی اسی کے ساتھ آئی ہے ورنہ اب تک تو وہ انعم کی بھی اچھی خاصی عقل ٹھکانے لگا چکا ہوتا

دیکھو مجھے نہیں پتا تم کیا کہہ رہے ہو شاید تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے سنیہا تمہاری منکوحہ کیسے ہو سکتی ہے

دیکھ میرا دماغ خراب مت کرو میں نے کہا دفع ہو جاؤ تو یہاں سے دفع ہو جاؤ اگر کسی سے کچھ بھی پوچھنا ہے نہ تو اس کی ماں باپ سے پوچھو سب پتہ چل جائے گا لیکن ابھی میری نظروں سے دور ہو جاؤ ورنہ ضائع ہو جاؤ گے

وہ ہر قسم کا ادب و لحاظ بھولے بول رہا تھا زاہد کو اس کا انداز بے حد برا لگایا اسے کافی ضدی لڑکا لگ رہا تھا سنیہا کے لئے تو وہ بالکل بھی پرفیکٹ نہیں تھا

اس نے ایک نظر سنیہا کو دیکھا جس کی شکل سے صاف لگ رہا تھا کہ یہ نہ تو اس آدمی کو جانتی ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں اسے کبھی کچھ بتایا گیا ہے اگر ان دونوں کا نکاح ہوا بھی ہے تو بھی سنیہا کی انجان نظریں اس بات کی گواہی دے رہی تھی کہ اس آدمی سے اپنے تعلق کے بارے میں وہ کچھ بھی نہیں جانتی

دیکھو مسٹر میں نہیں جانتا تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے اگر وہ تمہاری منکوحہ ہے بھی تو مجھے اس بارے میں کچھ بھی علم نہیں ہے۔ زایار میرا دوست ہے ابھی وہ یہاں نہیں اس لیے۔۔۔

مجھے تمہاری بکو اس سے کوئی لینا دینا نہیں بس تم زایار شاہ کو بتا دینا کہ تم نہیں سمبال سکتے تو تراب شاہ اپنی ذمہ داری لے جائے گا۔ اور ہاں ایک اور پیغام اسے دے دینا جلد آؤں گا اپنی بیوی کو لینے کے لئے بہت ہو گئی ہے تم لوگوں کی من مانی نہ اب مزید نہیں۔ رخصتی کی تیاریاں کر لیں۔ وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

لہجہ وارنگ دینے والا تھا جب کہ اس کے ساتھ کھڑی سنیہا کا چہرہ زرد ڈرنے لگا تھا کل تک وہ اس آدمی کو جانتی تک نہیں تھی آج اس کا شوہر بن کے سامنے آرہا ہے یقیناً اس دن وہ کاغذات نکاح کے تھے سندس نے بالکل صحیح اندازہ لگایا تھا

ذاہد کو بیچ میں بولنا غلط لگ رہا تھا۔ اگر سنیہا اس آدمی کے نکاح میں تھی تو وہ ان میں کسی قسم کی غلط فہمی پیدا نہیں ہونے دے سکتا تھا

سنیہا اسے دیکھتی فیصلہ کر چکی تھی کہ بابا کو اس بارے میں ضرور بتائے گی پہلے سندس کی وجہ سے وہ یہ بات چھپا گئی تھی کہ یہ نہ ہو کہ اس کے بھائی اسے یونی نہ آنے دیں

لیکن اب پانی سر کے اوپر سے جارہا تھا پہلے وہ اسے دور دور سے تنگ کر رہا تھا لیکن آج جو کہہ رہا تھا وہ ماننا سنیہا کے لئے بے حد مشکل تھا اس کی باتیں سن کر اس کا دماغ گھومنے لگا تھا اسے لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے پیروں پر مزید ایک قدم بھی نہیں چل پائے گی

وہ غصے سے اس کی جانب دیکھتی وہاں سے جانا چاہتی تھی لیکن دو قدم ہی اٹھا پائی تھی کہ اس کا سر بری طرح سے چکرا گیا اور اگلے ہی لمحے وہ زمین پر جا گری

تراب نے بھاگتے ہوئے اسے زمین سے اٹھایا تھا اس کی تڑپ زاہد پر بہت کچھ ظاہر کر رہی تھی
زاہد نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو عالم نے اسے تھام لیا

ڈاکٹر زاہد۔ یہاں جو کچھ بھی ہو یقیناً نہیں ہونا چاہیے تھا تراب کو آپ پر ہاتھ ہر گز نہیں اٹھانا
چاہیے تھا لیکن وہ بہت زیادہ جذباتی ہے خود سے جڑے رشتوں کو لے کر بہت زیادہ جذباتی پن کر
جاتا ہے

میرے خیال میں اب آپ کو جانا چاہیے میں نہیں چاہتا کہ وہ مزید آپ کے ساتھ کسی قسم کی کوئی
بھی بد تمیزی کرے عالم کا لہجہ سمجھانے والا تھا جبکہ تراب اسے اٹھا کر اندر لے جا چکا تھا

زاہد نے صرف ہاں میں سر ہلایا حقیقت یہی تھی کہ وہ اپنی وجہ سے سنیہا کا رشتہ خراب نہیں
کر سکتا تھا اور نہ کوئی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اتنا بڑا جھوٹ بول سکتا تھا کہ وہ سنیہا کا شوہر ہے
یقیناً یہ حقیقت تھی اور صرف منہ بولی بہن کہہ کر وہ ہو سٹل کے اندر نہیں جاسکتا تھا ڈاکٹر ہونے
کے ناطے اس نے عالم کو کچھ ضروری ہدایات دی تھی یقیناً وہ ذہنی جھٹکے کی وجہ سے بے ہوش ہو
گئی تھی

اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہی زایار کو فون کر کے ساری کنڈیشن بتائی تھی زایار اس وقت گاؤں میں تھا سنیہا کی حالت کے بارے میں جان کر وہ فوراً ہی گاؤں سے نکل چکا تھا

لیکن یہ بات اس نے گھر میں کسی کو نہیں بتائی تھی کیونکہ صفدر چاچو اور پاکیزہ چاچی پہلے ہی بہت زیادہ پریشان رہتے تھے

ابھی تک ان کی طبیعت سمبلی نہیں تھی کہ وہ انہیں کسی بھی قسم کی اور پریشانی میں ڈال پاتا

○○○○○

ہادی آپ کہاں رہتے ہو آپ کو ماما کی یاد نہیں آتی وہ اس کے کمرے کے باہر سے گزر رہا تھا کہ پازیب نے بھاگتے ہوئے اسے پکڑ کر اپنے سینے سے لگایا

وہ ہادی کا کھینچا کھینچا سا انداز پہلے ہی محسوس کر چکی تھی آجکل ہادی اس کے بالکل قریب نہیں آتا تھا اگر وہ بلاتی تو بھی چھوڑ کر چلا جاتا

چھوڑیں مجھے آپ گندی ہیں آپ اچھی نہیں ہے میری ماما اچھی ہیں آپ سٹیپ مدر ہو وہ بہت گندی ہوتی ہیں سنٹر یلا کی مدر کی طرح آپ مجھے ڈانٹو گی اور بہت زیادہ مارو گی میں آپ کے پاس نہیں آؤں گا

وہ اپنے معصومانہ الفاظ سے اس کا دل چیر کر رکھ چکا تھا

نہیں ہادی میری جان کس نے بتائی ہیں آپ کو یہ ساری گندی باتیں ماما تو ایسی نہیں ہوتی ماما تو ماما ہوتی ہے

وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ہادی کا تو انداز کہہ رہا تھا کہ وہ کچھ بھی نہیں سمجھنا چاہتا نہ جانے اس کے دماغ میں یہ ساری باتیں کس نے ڈالی تھی

نہیں ہو آپ ماما آپ اسٹپ مدر ہو نہیں آؤں گا آپ کے پاس آپ گندی ہیں وہ مچلتے ہوئے اپنا آپ اس کی باہوں سے چھڑاتا نیچے بھاگ گیا تھا۔

جبکہ پاریب اس کے الفاظ کے زیر اثر ابھی کھڑی ہوئی تھی کہ اس کا سر بری طرح سے چکر آگیا اگر لالی بروقت اسے آکر نہ تھامتی تو یقیناً وہ گر جاتی

تم ٹھیک ہو پازیب تمہاری طبیعت بالکل ٹھیک نہیں لگ رہی چہرہ دیکھو کیسے زرد پڑ گیا ہے وہ اسے
تھام کر کمرے کے اندر لائیں اور بیڈ پر بٹھاتے ہوئے بولی

نہیں وہ ہادی کیا کہہ رہا۔۔ اس کے الفاظ یاد کرتے ہوئے وہ اپنے آنسو روک نہیں پائی تھی بلکہ
جملہ بھی مکمل نہ کر پائی

پچھلے چار ماہ سے وہ اسے اپنی ماما کہتا تھا اور آج وہ اسے سوتیلی کا لقب دے گیا۔ اور اس کے الفاظ
اسے چیرنے لگے تھے

کیا ہو گیا ہے کیا کہہ دیا ہے ہادی نے وہ اس کے لبوں سے پانی لگاتے پریشانی سے بولی

وہ کہہ رہا تھا کہ میں اس کی سوتیلی ماں ہوں اور اس سے پیار نہیں کرتی میں اسے ماروں گی اسے
ڈانٹوں گی

ماں تو ماں ہوتی ہے سوتیلی نہیں ہوتی لالی میں ہادی کے بارے میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی میں
نے کبھی نہیں سوچا کہ وہ میرا بچہ نہیں ہے

مجھے تو وہ ہمیشہ سے عزیز ہے اس کے لئے تو پہلی بار مجھے اس گھر میں لایا گیا تھا اس سے تو میں یہاں تک آئی ہوں میں سوتیلی نہیں ہوں لالی میں سوتیلی نہیں ہوں پتہ نہیں کس نے اس کے دماغ میں یہ ساری باتیں ڈالی ہیں وہ پریشانی سے اپنا سر پکڑ گئی

اگر شیر نے اسے قسم نہ دی ہوتی تو وہ اسی وقت بریرہ کا ہر راز اس کے سامنے کھول دیتی بریرہ کو نہ جانے کیا سے کیا سمجھتی تھی اسے یہ تو پتہ تھا کہ اسے بریرہ پسند نہیں کرتی

اس کی وجہ وہ زایار کا اپنی طرف کچاؤ سمجھتی تھی

جب اس کی شادی اس کے ساتھ ہوئی تھی اس نے بریرہ سے اپنے تعلقات ختم کر دیے تھے یقیناً یہ بات بریرہ کے لیے ناقابل برداشت تھی جس کی وجہ سے وہ اسے ناپسند کرنے لگی تھی

زایار کا بھی کچھ ایسا ہی انداز تھا وہ بھی کتنی بار اسے کہہ چکا تھا کہ وہ اس کے بریرہ کے ساتھ نظر نہ آئے بریرہ سے بات نہ کرے اس کی وجہ سے بھی بریرہ سے دور ہی رہتی تھی ہو سکتا ہے اس وجہ سے بھی بریرہ مزید اسے ناپسند کرنے لگی تھی وہ آتے جاتے اسے طعنہ بھی مار دیتی تھی

اکثر بے حد سختی سے بھی بات کر لیتی تھی لیکن اس نے کبھی بھی اس کی بد تمیزی کا جواب بد تمیزی سے نہیں دیا تھا وجہ یہ تھی کہ وہ کی عزت کی خاطر اس گھر میں لے کر آئی تھی

پانزیب کے لیے زایار کی محبت بھی چھپی ہوئی نہ تھی اسے ظر انداز کر پانا بے حد مشکل تھا

بس یہی وجہ تھی کہ وہ بریرہ کی بد تمیزی و طعنے تاشے کبھی زایار تک کبھی نہیں پہنچاتی تھی

صفیہ بیگم بھی اسے ہی اپنی بہو مانتی تھیں ہر کام اسی کو کہتی تھیں وہ کبھی بھی کھل کر بریرہ بات تک نہیں کرتی تھی

جب سے اس نے ساری ذمہ داریاں سنبھالنی شروع کی تھی پاکیزہ چاچی بھی زیادہ اسی کے ساتھ اٹیچ ہو گئی تھی کیونکہ بریرہ نے کمرے سے نکلنا ہی کم کر دیا تھا

لالی کا بہت دل چاہا کہ وہ بریرہ کی حقیقت کو کھول کر اس کے سامنے رکھ دے وہ ترکی میں آخری رات تھی

جب شیر بے حد پریشان تھا اس کے بعد بار بار پوچھنے پر شیر نے اسے بریرہ کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا

اس کا بھائی کتنی تکلیفوں سے گزرا تھا بس اس سوچ کو لے کر ہی بریرہ کی طرف سے اس کا دل میلا ہو گیا

وہ سب کے ساتھ اچھی بنی ہوئی تھی اسی لئے سب کو ہی زایار کے خلاف کررکھا تھا خاص کر سکندر صاحب کو تو اس نے بالکل ہی زایار سے دور کر دیا تھا

سات سال سے زایار اپنے باپ سے ناراض تھا لیکن سکندر صاحب نے بھی کبھی اسے منانے کی کوشش نہیں کی تھی

ان دونوں کا رشتہ بچپن سے ہی ایسا تھا کہ زایار اکثر ان سے ناراض ہو جاتا تھا سکندر صاحب اپنے لاڈلے کو منانے کی ہر ممکن کوشش کرتے تھے

لیکن بریرہ کے آجانے کی وجہ سے سکندر صاحب نے کبھی بھی زایار کی طرف دھیان ہی نہ دیا اور اگر کبھی دیتے تو بریرہ اتنی شکایتیں اور جھوٹے الزامات زایار پر لگا دیتی کہ سکندر صاحب نے زایار کو بالکل مخاطب کرنا ہی چھوڑ دیا

وہ اپنے باپ سے ناراض تھا ایک بار اگر وہ اسے منانے کی کوشش کرتے ہیں تو یقیناً مان جاتا لیکن بریرہ نے ان کے درمیان ایک ایسی دیوار کھڑی کر دی تھی کہ سکندر صاحب نے کبھی منانے کی کوشش کی ہی نہیں

اسے سمجھا کر لالی نے آرام پر مجبور کیا تھا اور اب خود وہ اپنے چھوٹے بھالو کی خبر لینے جارہی تھیں اس کے دماغ میں یقیناً یہ ساری باتیں بریرہ نے ہی ڈالی تھیں۔

○○○○○○○

پھوپو مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا وہ اس کی گردن میں باہیں ڈالتا معصومانہ انداز میں بولا

تو میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میرا بھالو پر بدھو ہے کچھ بھی نہیں سمجھے گا اب کیسے
سمجھاؤں۔۔۔؟ وہ جو آرام سے بیٹھی تھی اچانک ہی اس کی گود میں سر رکھتے ہوئے بولی تو ہادی
نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھاما

نہیں تو ہادی بہت سمارٹ ہے اب سمجھ آ جائے گا اس کے پیارے سے انداز پر لالی کو بڑا پیار آیا

پہلے تو مجھے یہ بتاؤ کہ اسٹپ مدر کا کیا مطلب ہوتا ہے میرے سمارٹ بھالو وہ اس کے انداز سے پیار
کرتے ہوئے بولی

بابا کی دوسری اسٹپ مدر ہوتی ہے اس کے جواب پر جیسے وہ بات کی گہرائی تک پہنچ چکی تھی اس
نے نہ میں سر ہلایا

تو پھر۔ ہادی پریشان ہوا

ہادی بالکل بھی سمارٹ نہیں ہے اس نے غلط آنسو دیا ہے اس اس کی گود سے سر ہٹاتے ہوئے سے
تھام کر اپنی گود میں لا چکی تھی

سٹیپ مدر کا مطلب ہوتا ہے وہ جو آپ کو مارے آپ کو کبھی پیار نہ کرے ہر وقت آپ پر غصہ کرتے رہے

آپ کے ساتھ نہ کھیلے آپ کو کہانی نہ سنائے بابا سے بھی لڑتیں رہیں

جبکہ ریل ماما وہ ہوتی ہے جو آپ کو کہانی سنائیں آپ سے پیار کرے آپ کے بالوں میں فنگرز چلائے آپ کے لئے یچی یچی کھانے بنائے آپ کی ہر فرمائش پوری کرے اور بہت سارا خیال رکھے اور جس سے بابا منع کریں اس کی بھی اجازت بابا سے لے کر دے تو بتاؤ ایسا کون کرتا ہے آپ کے لیے

اپ بتاؤ زیادہ پیار کون کرتا ہے آپ کے ساتھ کون کھیلتا ہے آپ کا اتنا سارا خیال کون رکھتا ہے

پازیب ماما بھی اس کا سوال ادھورا تھا کہ وہ نعرہ لگاتے ہوئے بولا

شباباش سہی جواب

اس کا مطلب کیا ہوا کہ پازیب ماما آپ کی ریل ماما ہیں اب میرے دوسرے سوال کا جواب دو وہ اسے شاباشی دیتی دوسرا سوال پوچھنے لگی وہ بالکل تیار ہو کر اس کی گود سے نکل کر سامنے بیٹھا

وہ کون ہے جو آپ کو ڈانٹتا ہے آپ کو مارتا ہے آپ کو بالکل پیار نہیں کرتا آپ کی کوئی وش پوری نہیں کرتا

بریرہ ماما اس کا جواب کافی مدہم تھا

لالی اس کے معصومانہ انداز پر مسکرائی تھی لیکن یہ اس کی مجبوری تھی

تو پھر سیٹپ مدر کون ہوئی اس کے سوال پر ہوا سے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے پوچھنے لگی

بریرہ ماما اس کے جواب نے لالی کو بھی اداس کر دیا تھا وہ ایسا ہر گز نہیں چاہتی تھی لیکن جو گیم وہ یہ وہ ہادی کے معصوم دماغ کے ساتھ کھیل رہی تھی اس سے وہ زایار اور پازیب کی زندگی کبھی خراب نہیں ہونے دے سکتی تھی

○○○○○

کرسی پر بندھے اس آدمی کو ڈنڈے پر ڈنڈے مارے جارہے تھے اس کی پیروں سے لے کر سر تک اچھے سے دھلائی کی جارہی تھی

وہ بے ہوش ہونے لگا جب آفیسر نے اسے سر کے بالوں سے پکڑ کر پیچھے کرتے ہوئے کانٹیل کو اشارہ کیا اور اگلے ہی لمحے اس نے پانی کی بالٹی بھر کر اس کے چہرے پر ڈالی تھی

بول کس کے کہنے پر تو نے یہ سب کچھ کیا۔۔۔۔؟

کیوں روحان کا قتل کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔؟

تیرے ساتھ جو لڑکی تھی وہ کہاں ہے۔۔۔۔؟ وہ بے دردی سے مارتے ہوئے بولا

اسے تین دن کے لیے یہاں رکھا گیا تھا راحیل میں یقیناً تین دن تک یہ سب کو سہنے کی ہمت ہر گز نہیں تھی۔ اس کے بعد اسے کورٹ میں پیش کرنا تھا

سنیما کو سندس کے حوالے کر کے وہ سیدھے یہی تھانے میں آئے تھے جہاں راہیل کی اچھی خاصی پٹائی ہو چکی تھی

"بریرہ زایار شاہ" میں نے یہ سب کچھ اس کے کہنے پر کیا ہے اس نے مجھے پیسے دیے تھے اس کے علاوہ میں کچھ نہیں جانتا مجھے معاف کر دو مجھ سے غلطی ہو گئی

وہ اونچی آواز میں چلاتے ہوئے بولا

اس کے رونے بیٹنے کی آواز باہر تک آرہی تھی

وہ افسر باہر آیا اور ان کے سامنے آ بیٹھا

مجرم نے ایک نام کی شناخت کی ہے بریرہ زایار شاہ کی میں دو گھنٹے میں گرفتاری کے کاغذات تیار کرواتا ہوں

اس کے علاوہ قاتل نے ایک اور نام کی بھی شناخت کی ہے جس کا نام ہے دانیہ معارج یہ کون ہے ابھی نہیں پتا لیکن ہم اس تک بھی جلدی ہی پہنچ جائیں گے اب آپ کے بھائی کا قتل کروانے کے

کوشش کرنے والے کو میں آسانی سے چھوڑوں گا نہیں افسر کافی سیریس انداز میں بولا تو عالم نے صرف ہاں میں سر ہلایا

سب کچھ جاننے کے بعد اب باقی تو کچھ نہ بچا تھا یہ سب کچھ زایار کی بیوی کروار ہی تھی اور یقیناً دانیل کو بھی اسی نے پھنسا یا تھا اس کی دانیل کے ساتھ کیا دشمنی تھی اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا

سب کچھ تو پولیس والوں نے نکلوا ہی لینا تھا انہیں واپس گھر جانا پڑ رہا تھا اگلے ہفتے صنم کی شادی کی ڈیڑھ رکھ دی گئی تھی کیونکہ زاہد کے ماں باپ حج پر جانے والے تھے

اور وہ چاہتے تھے کہ ان کی بہو اور بیٹا بھی ساتھ جائیں عالم صنم کے لیے کافی خوش تھا۔ یقیناً اب اس کے پاس دانیل کو بے گناہ ثابت کرنے کے لیے بھی ثبوت تھے اس نے ریلیکس ہو کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے تو تراب نے اسے دیکھا

پچھلے ایک ہفتے سے انہیں ایک پل کو بھی سکون نہ آیا تھا اب یقیناً عالم کی زندگی آسان ہونے والی تھی

○○○○

○○○○○○

سنیہا کی طبیعت اب کیسی ہے۔۔۔۔۔ کچھ بہتر ہوئی وہ۔۔۔۔۔؟

پاکیزہ بیگم نے کمرے میں قدم رکھا تو صفدر شاہ نے ان سے پوچھا

وہی ہی ہے صفدر میں نے آپ سے کہا تھا اسے وقت رہتے سب کچھ بتا دیتے ہیں لیکن آپ نے میری بات نہیں مانی

میں نے آپ کو کہا تھا کہ میں اسے دوسرے شہر پڑھنے نہیں جانے دوں گی

اب حالات آپ کے سامنے ہیں وہ سب کچھ جان چکی ہے وہ اور زہنی طور پر یہ سب کچھ قبول نہیں کر پار ہی

اب پتا نہیں کیا ہو گا حالت دیکھیں میری بچی کی جب سے زایا اسے لے کر آیا ہے ایک لفظ تک نہیں بول پار ہی وہ انہیں سنیہا کی حالت بتاتیں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں

پاکیزہ پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا اور یہ ایک حقیقت ہے آج نہیں تو کل سنیہا کو پتا چلنی تھی اور صرف ایک شخص کے ڈر سے ہم اپنی بچی کو گھر پر بٹھالیں یہ تو سنیہا کے ساتھ نا انصافی ہے نا

اور تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے کوئی بھی تم سے تمہاری بیٹی کو دور نہیں کر سکتا میں جلد ہی طلاق کے کاغذات بنواؤں گا

اور اس پر سنیہا سے سائن کروا کے ان لوگوں سے مطالبہ کروں گا

اور سنہا کو واپس جانا ہو گا کیونکہ یہ اس کی پڑھائی کا سوال ہے اور میں اس کا سال برباد نہیں ہونے سکتا

صرف اس ڈر سے کہ حویلی کے لوگ اب سنیہا پر نظر رکھے ہوئے ہیں میں اس کا خواب نہیں توڑ سکتا۔ وہ فیصلہ کرتے ہوئے بولے

مطلب آپ اسے واپس بھیجنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں ایسا سوچئے بھی مت صفر میں اب ایسا نہیں ہونے دوں گی کوئی ضرورت نہیں ہے اسے اب کہیں پر بھی بھیجنے کی گھر ہی رکھیں اسے

اس شخص کا کوئی بھروسہ نہیں نکاح نامہ جیب میں لے کر گھومتا ہے ہر سوال کا جواب ہے اس کے پاس اس نکاح نامے کی صورت میں

میں اپنا بیٹا کھو چکی ہوں بیٹی نہیں کھو سکتی وہ روتے ہوئے انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہی تھیں

میں تمہاری بیٹی کو تم سے دور نہیں ہونے دوں گا پاکیزہ یقین کرو مجھ پر اسے پر اس کی زندگی تنگ مت کرو وہ پڑھنا چاہتی ہے کچھ بننا چاہتی ہے اسے قید مت کرو اس کی اڑانے بہت اونچی ہیں

اسے اس کی زندگی اس کے مطابق گزارنے دو اور تراب حیدر شاہ کا مسئلہ میں خود حل کر لوں گا سنیا کو ٹینشن دینے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے

وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بولے

وہ جانتے تھے کہ اس وقت پاکیزہ بہت زیادہ ٹینشن میں ہیں پہلے بیٹے کو کھودینا اور پھر بیٹی کو دور کر دینے کا خیال بھی ان کی جان لے رہا تھا

لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ انہیں اپنے شوہر پر پورا یقین تھا اس نے زندگی کے ہر موڑ پر ان کا ساتھ دیا تھا وہ جانتی تھیں کہ وہ سنیہا سے کتنی محبت کرتے ہیں وہ سنیہا کے معاملے میں وہ خود بھی کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لے سکتے تھے انہیں یقین تھا کہ انہوں نے اپنی بیٹی کے لئے کچھ بہتر ہیں سوچ رکھا ہوگا

○○○○○

وہ ہاتھ میں پیکٹ دبائے پازیب کا آنچل پکڑے اسے بلارہا تھا اتنے دنوں کے بعد اس کا لمس محسوس کر کے وہ بے تابی سے زمین پر بیٹھ کر اسے خود میں بھیج چکی تھی

میرا گڈ امیری جان کیا چاہیے آپ کو۔۔۔۔؟

وہ اس کا چہرہ چومتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا کر بولی جب ہادی نے اپنے ہاتھ میں پکڑا نوڈلز کا پیک اس کے حوالے کیا

میرے بیٹے کو نوڈلز کھانے ہیں ابھی ماما بنا کے دے گی آپ کو۔

وہ بے حد پیار سے اپنے ساتھ لگاتی اس کے لئے نوڈلز بنانے لگی جب کے دروازے پر کھڑا زیار
مسکرا کر یہ منظر دیکھ رہا تھا

لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ابھی کچھ دن پہلے کی بات ہے جب ہادی اس سے کافی دور تھا اور
اسے اسٹیپ مدر کہہ رہا تھا اس کے بعد پازیب یہ بات اسے بتا کر بہت زیادہ روئی بھی تھی لیکن
اب ہادی اس کے پاس واپس کیسے آ گیا

وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا جب لالی نے اس کے کندھے پر سر رکھا

ادا ہم سے کوئی پیار نہیں کرتا ہمیں تو کبھی ہماری ماما نے نوڈلز بنا کر نہیں کھلائے وہ بڑی معصومیت
سے منہ بنا کر کہتی زیار کو مسکرا نے پر مجبور کر گئی تھی

جب کہ پازیب ان دونوں بہن بھائیوں کو دیکھتی اپنے لاڈلے کے لئے نوڈلز بنانے میں مصروف
ہو گئی

لیکن کسی اور کے لئے یہ منظر چبے کانٹے سے کم نہ تھا وہ تیزی سے کچن میں داخل ہوئی اور ہادی کو الگ کرتے ہوئے نفرت سے پازیب کو دیکھنے لگی

میں نے کیا کہا تھا میرے بیٹے سے دور رہنا تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آتی کیا پہلے پازیب نے جب ہادی سے بات کرنے کی کوشش کی تو بریرہ نے صاف الفاظ میں اس سے کہا تھا کہ میرے بیٹے سے دور رہو وہ تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا

وہ خود میرے پاس آیا ہے اس کے انداز نے زایار کو غصہ دلا کر دیا تھا وہیں پازیب کے منمنانے پر اسے مزید غصہ آیا

یہ لڑکی اپنے حق میں بول کیوں نہیں پاتی تھی

وہ تمہارے پاس نہیں آسکتا کیونکہ یہ سگی اور سوتیلی کافرق سمجھتا ہے اور خبردار جو تم نے آج کے بعد میرے بیٹے کی جانب دیکھا وہ ہادی کا ہاتھ تھا میں اسے زبردستی باہر لے جانے لگی جب اگلے ہی لمحے ہادی نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوا لیا

پانزیب ماما میری ماما ہیں ریل والی آپ سٹیٹ مدر ہو

آپ مجھے مارتی ہوڈانٹ بھی ہو غصہ کرتی ہو پیار بھی نہیں کرتی اسی لیے اسٹیٹ مدر آپ ہو میں
آپ کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گا اپنی ماما کے پاس رہوں گا وہ اسے اپنا ہاتھ چھڑاتا پانزیب کے
ساتھ چپک چکا تھا

اس سے پہلے کہ بریرہ مزید کچھ بھی کہتی یا ہادی کو کوئی نقصان پہنچاتی زیار نے اسے بازو سے پکڑ کر
پیچھے کر دیا تھا

مل گیا تمہیں تمہارا جواب اب نکلویہاں سے خبردار جو تم نے ہادی کو پانزیب سے دور کرنے کی
کوشش کی بہت ہو چکا ہے تمہارا اب اگر اس گھر میں رہنا چاہتی ہو تو اپنی حد میں رہو

ورنہ کیا کریں گے آپ وہ بے حد غصے سے اس کی بات کو کاٹتے ہوئے بولی

لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی بھی جواب دیتا باہر عجیب شور و مچ چکا تھا۔ ملازم نے بھاگتے ہوئے
اسے آکر بتایا تھا کہ باہر پولیس آئی ہے

وہ بھی بریر ابیگم کو گرفتار کرنے کے لیے زایار نے ایک نظر بریرہ کی اڑتی رنگت کی جانب دیکھا اور پھر باہر نکل گیا جب کہ اس کے پیچھے ہی باقی سب بھی باہر کی جانب آئے تھے

○○○○○

دماغ خراب ہو گیا ہے آپ لوگوں کا۔۔۔۔؟

یہ کیا بکواس کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔؟

آپ ہمارے گھر کی بہو بیٹی پر الزام لگا رہے ہیں سکندر صاحب کا غصے سے برا حال تھا

نہیں جناب ہم کوئی الزام نہیں لگا رہے ہیں ہمارے پاس پختہ ثبوت موجود ہیں اور گواہ کے طور پر راحیل کو گرفتار کر لیا گیا ہے اس نے خود ہی یہ گواہی دی ہے کہ بریرہ زایار شاہ نے اسے روحان کے قتل پر مجبور کیا تھا

اس سب میں اس کی گرل فرینڈ دانیہ معارج نامی ایک لڑکی بھی شامل تھی۔

اور اب ہمارے پاس آر سٹ ورنٹ ہے ہم بریرہ گرفتار کرنے آئے ہیں۔ وہ کسی کی بھی بات نہ مانتے ہوئے اسے کو گرفتار کر چکے تھے

بریرہ چیخ چیخ کر اپنی بے گناہی بیان کر رہی تھی لیکن پولیس اپنا کام کر رہی تھی اسے کوئی مطلب نہیں تھا کہ بریرا کیا کہتی ہے اور کیا نہیں

اگر ہمارے پاس ان کے خلاف ثبوت نہیں ہوتا تو ہم انہیں گرفتار کرنے سے پہلے آپ کو وارننگ دیتے لیکن ہمارے پاس ان کے خلاف ثبوت اور گواہ موجود ہیں کہ یہ دانیہ نامی کسی لڑکی کو پیسے بھیجواتی تھی

اور یہ دانیہ جو نمبر استعمال کرتی تھی وہ نمبر راحیل کے نام تھا جس کو ہم نے پکڑا ہے روحان کے قتل کے جرم میں باقی آپ لوگوں کو کچھ بھی کہنا ہے تو تھانے آنا ہوگا

عالم سلطان شاہ نے بریرہ کے ساتھ کسی بھی قسم کی رعایت نہ کرنے کا حکم دیا ہے ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہوگا جیسا ایک مجرم کے ساتھ ہوتا ہے

اور باقی اگر آپ لوگ اس پرائیکشن لینا چاہتے ہیں تو بھی ہمیں انہیں لے کر جانا ہو گا ہمارے پاس ان کے گرفتاری کے آرڈر ہیں وہ بریرہ کو ہاتھکڑی لگاتے ہوئے بولے

سکندر شاہ نے روکنے کی بہت کوشش کی زار شاہ بھی اسے بچانے کی کوشش کر رہے تھے جبکہ صفدر شاہ ضمانت کے کاغذ تیار کروانے جا چکے تھے

اچانک یہ سب کچھ ہو گا کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کوئی نہیں سوچ سکتا تھا کہ روحان کے قتل کے پیچھے کبھی بریرہ کا ہاتھ ہو سکتا ہے

ذایار اور شیر بھی پولیس کے پیچھے ہی گھر سے نکل چکے تھے اب جو بھی تھا مسئلہ ان کی عزت کا تھا اگر بریرہ کا روحان کے قتل کے میں ہاتھ تھا تو سزا سے ضرور ملنی چاہیے

لیکن جس طرح سے یہ سب کچھ ہوا تھا سوال ان پر بھی اٹھائے جاتے

○○○○○○○

شکر ہے اللہ کا دین کے حق میں تو ثبوت ملے اب ان شاء اللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تراب نے گاڑی چلاتے ہوئے ساتھ بیٹھے عالم کو دیکھا جس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی

ان شاء اللہ وہ بس اتنا ہی کہہ پایا

ویسے وہ لڑکی اقصیٰ جو دین کے بیسٹ فرینڈ ہے اسے ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیے تھی اگر اسے پیسوں کی ضرورت تھی تو وہ ہم سے تو کہہ سکتی تھی ہم اسے ضرور پیسے دیتے لیکن جھوٹی گواہی دینا کسی کی ذات پر الزام لگانا کتنا گھٹیا کام ہے

اسے اچانک ہی یاد آ گیا عالم نے ایک نظر سے دیکھا اور پھر مسکرایا

ہاں ہمیں بتاتی بالکل ہم تو اس کے چاچے کے بیٹے ہیں نہ کہ وہ ہم سے کہتی اور ہم فوراً پیسے لے کر اس کے پاس پہنچ جاتے

انسان جب مصیبت میں ہوتا ہے وہ صحیح غلط کی پہچان کھودیتا ہے اس کو اپنے باپ کو بچانے کے لیے پیسوں کی ضرورت تھی اور بنا محنت کیے اسے پیسے مل رہے تھے آج کے دور میں سگا بھائی

بھائی کا نہیں ہوتا تو اقصیٰ تو صرف ایک دوست تھی اس سے کیا گلہ کرنا عالم کا اندازہ سمجھانے والا
تھا

اور اکاؤنٹس ملا ریکور کر پائے تم ای میلز اسے اچانک ہی یاد آیا

نہیں اکاؤنٹ بالکل خالی ہو چکا ہے کوئی میل نہیں ہے اس میں میں نے ری کور کرنے کی کوشش
کی لیکن ایسا بھی ممکن نہیں ہے

شاید ہیک ہوا تھا ممکن ہے آج کل کسی کی انفو حاصل کرنا مشکل نہیں ہوتا لوگ پیسے پیسے پے یہ
کام کر رہے ہیں۔ شاید کسی نے صرف میلز ڈیلیٹ کروانے کے لیے ایسا کیا ہے اور ریکوارڈنگ
ڈیٹا بھی ڈیلیٹ کر دیا ہے

لیکن جس ڈاکٹر کو میں نے وہ رپورٹ بھیجی تھی اس نے واپس ری کور کر لی ہے اور اس رپورٹ پر
بھی دانیہ کا نام ہے نہ کہ دانیہ کا

افسوس ہے کہ اس وقت میں وہ سب کچھ دیکھ نہیں پایا اپنی نین پر کتنا ظلم کیا میں نے

کہ ہر حد پار کر دی پتہ نہیں وہ مجھے معاف کر پائے گی یا نہیں

وہ کافی زیادہ پریشان تھا

یار میرے خیال میں دانیں بہت صاف دل کی لڑکی ہے وہ تمہیں معاف کر دے گی۔ اور کون سا یہ سب کچھ تم نے اکیلے کیا ہے اس کے ساتھ جو بھی ظلم ہوا ہے اس میں شاہ حویلی کے سب لوگ شامل ہیں اور سب کو اس سے معافی مانگنی ہوگی

اور اس کے بعد وہ جو فیصلہ کرے اسے قبول کر لینا تراب نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو عالم کی نظروں میں عجیب سے سرخی تھی

اور اگر اس نے جدائی مانگی تو وہ سوال کر رہا تھا جس کا جواب تراب کے پاس ہر گز نہیں تھا

○○○○○○

نہیں وہ مجھ سے کسی قسم کا کوئی مطالبہ نہیں کر سکتی اپنے سوال کا جواب اس نے خود ہی دیا تھا
اور تراب نے حیرت سے اسے دیکھا

کیوں نہیں کر سکتی۔۔۔؟ وہ مکمل حق رکھتی ہے عالم اگر اس نے اس طرح کا کوئی مطالبہ کیا تو تمہیں اس پر غور کرنا ہوگا

تم صرف معافی مانگ سکتے ہو اس کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے اگر وہ تمہارے ساتھ نہ رہنا چاہے تو یہ غلط ہے تم اسے زبردستی خود کے ساتھ باندھ تو نہیں سکتے وہ اسے سمجھا رہا تھا

میں اس سے معافی مانگوں گا میری غلطی ہے میں نے اس کے ساتھ بہت زیادتیاں کی ہیں لیکن اسے خود سے دور کر کے میں اپنے آپ کو موت کے حوالے نہیں کر سکتا

میں نہیں جانتا یہ ظلم ہے یا کیا ہے لیکن میں اپنی نین کو خود سے دور نہیں جانے دوں گا میں بہت مطلبی انسان ہو تراب اگر اس نے مجھے معاف نہیں کیا تب بھی نہیں وہ میری ہے اسے ساری زندگی میرے ساتھ رہنا ہوگا

وہ اپنے بال مٹھیوں میں لیے بولا وہ کتنا پریشان تھا تراب سمجھ سکتا تھا

دائین جو بھی فیصلہ کرے لیکن وہ اپنے دوست کو اس پریشانی سے نکالنا چاہتا تھا

فکر مت کرو سب ٹھیک ہو گا ان شاء اللہ وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا اسے ہمت دینے لگا

اور اگر ٹھیک نہیں ہوا تو بھی میں سب کچھ ٹھیک کر لوں گا میں اسے اتنی خوشیاں دوں گا کہ وہ مجھ سے دور جانے کے بارے میں سوچے گی بھی نہیں وہ جیسے اپنے آپ سے وعدہ کر رہا تھا

ان شاء اللہ تراب اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا تھا

○○○○○○

آپ سے ایک بات پوچھوں سچ بتائیں گیں بھابھی عازنہ اس کے پاس کھڑی مسلسل سے دیکھ رہی تھی

اس کا چہرہ اسے بے حد پسند تھا آج سے نہیں بلکہ تب سے جب سے اس نے عالم کے کمرے میں اس کی پینٹنگ دیکھی تھی یہ اس کے بھائی کی محبت تھی وہ اسے بھولی تو ہر گز نہ تھی

پوچھو میں بھلا برا کیوں مناؤں گی اسے برا منانے کا حق اس گھر والوں نے دیا ہی کب تھا

عائزہ جب سے آئی تھی اس کی طرف سے دانیل کو کسی قسم کی زیادتی کا شکار نہیں ہونا پڑا تھا

وہ بہت معصوم پیاری سی لڑکی تھی باتیں بہت زیادہ کرتی تھی لیکن اس کا انداز بتاتا تھا کہ یہ عالم کیلئے بے حد عزیز ہے

عالم جب لندن سے واپس آیا تھا اسے اپنے ساتھ ہی لے آیا تھا اور اس کی ساری ذمہ داری دانیل پر تھی

کیا آپ نے سچ میں روحان ادا میرا مطلب ہے ہر کوئی آپ کو بلیم کرتا ہے آتے جاتے آپ کو طعنے مارتا ہے تھپڑ مارتا ہے

نرگھس چاچی نے آپ کو اتنی دیر دھوپ میں کھڑا کر دیا وہ بھی بنا کسی وجہ کے آپ کے چہرے پر داغ بھی بن گئے تھے میں نے دیکھے تھے

کیا آپ کو یہ سب کچھ تکلیف نہیں دیتا میرا مطلب ہے آپ کو تکلیف تو ہوتی ہو گی پھر بھی آپ کسی کو کچھ نہیں کہتی کیا سچ میں یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے روحان ادا آپ کی وجہ سے مرے ہیں

وہ چاہتی تھی کہ اس کا جواب نہ ہو وہ اپنی بے گناہی کی حقیقت بتائے وہ پہلے دن سے ہی اسے پسند کرتی تھی وہ عالم کی محبت تھی

ہاں میں نے کیا ہے۔۔ وہ اپنے کام میں مصروف بس یہ چند الفاظ کہہ گئی

عائزہ کے پاس تو جیسے الفاظ ختم ہو گئے وہ سر جھکا کر کچن سے باہر نکلنے لگی تھی کہ اچانک اس کے دوپٹے کے ساتھ رکھا برتن نیچے گر گیا اور اسے بچانے کے چکر میں گیس پر رکھا کھانا بھی کچھ عائزہ کے پیر کو اور باقی اس کے پیروں کو جلا گیا

وہ تو چار ماہ سے یہ سب کچھ برداشت کرتی آئی تھی اس بار بھی کر گئی لیکن عائزہ کی بے ساختہ چیخ بلند ہوئی تھی

اے میری بچی کو جلا ڈالا

ہائے میرے بچی کو مارنا چاہتی ہے منوس

ہم سب کو مار ڈال کسی کو زندہ مت چھوڑنا جس طرح روحان کو مارا ہے اس طرح ایک ایک کی جان لے لی چاچی لمحے میں اندر داخل ہو تیں تھیں اس کے چہرے پر در بدر تھپڑوں کی برسات کرنے لگیں

کل دھوپ میں سارا دن کھڑا ہونے کی وجہ سے پہلے ہی اس کے رخسار جل رہے تھے

کل سارے کپڑے دھونے کے بعد چاچی کو یاد آیا کہ ان کے کپڑے تو اس نے دھوئے ہی نہیں جو وہ گندے کپڑوں میں شامل کرنا بھول گئیں تھیں

جس کے لئے سزا کے طور پر دانیں کو سارا دن دھوپ میں کھڑا رہنا پڑا کیونکہ بقول ان کے یہ اس کی ذمہ داری تھی

اور اب عائرہ کے پیر ذرا سا کھانا گر جانے کی وجہ سے گھر میں ہنگامہ ہو گیا تھا

باری باری سب اسے سنا گئے تھے وہ گالیاں اور مار کھا کر اچھی خاصی ذلیل ہو کر اپنے کمرے میں آئی تھی

اس کے پیر پر کوئی چوٹ لگی تھی یہ تو وہ بھول ہی گئی تھی احساس تب ہوا جب عائرہ نے کمرے میں قدم رکھا

اپنے اپنے پیر پر کچھ نہیں لگایا ہو گا آپ کا پیر تو میرے پیر سے زیادہ جل گیا تھا میں نے یہ لگائی ہے مجھے اس سے کافی بہتر محسوس ہو رہا ہے آپ بھی اچھا محسوس کریں گی

وہ ٹیوب اس کے حوالے کرتے ہوئے کہنے لگی تو نے مسکرا کر اسے دیکھا

سب مجھ سے اتنی نفرت کرتے ہیں عائرہ تم کیوں نہیں کرتی نجانے کیوں وہ اس سے یہ سوال کرنے لگی تھی

انعم کے جب سے ایگز امز قریب آرہے تھے اس نے گھر آنا چھوڑ دیا تھا ایسے میں عازنہ ہمیشہ اس کے سر پر سوار رہتی تھی

کیونکہ میں جانتی ہوں آپ کے ساتھ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے میں روز دعا کر کے سوتی ہوں کہ اب بے گناہ ہوں

میرے عالم ادا کو ان کی خوشیاں مل جائیں۔

وہ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔

وہ ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھ کر طنزیہ ہنسی سی ہنسی۔

یہ بھی اپنے بھائی کی محبت میں اس کے قریب آرہی تھی اور وہ یہ سوچ رہی تھی کہ حویلی کے کسی انسان کے اندر تو نرم دل ہے لیکن یہاں سب ہی مطلبی تھے

○○○○○

گھر میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھے دادا جان کے کمرے میں گئے تھے اور باقی سب لوگوں کو بھی وہی بلا لیا تھا۔

حویلی کے سب لوگ یہاں موجود تھے

عالم نے فائل میں موجود تمام ثبوت سامنے رکھ دیے

اقصیٰ کے جھوٹ سے لے کر یونی کے تمام سٹوڈنٹس کی جھوٹی گواہی وہ دادا جان کے سامنے ثبوت کے ساتھ پیش کر رہا تھا

یہ سب کچھ کروانے والی بریرہ تھی بریرہ کو روحان سے کیا دشمنی تھی یہ تو کوئی نہیں جانتا تھا لیکن بریرہ اس وقت جیل میں تھی

ہر کوئی بے یقینی سے ثبوتوں کو دیکھ رہا تھا جس میں دانیہ کی جھوٹی پریگنسی کی رپورٹس بھی موجود تھی۔

دانیہ نامی یہ لڑکی کہاں ہے کوئی نہیں جانتا تھا لیکن اس کے نام پر جو ظلم دانیہ کے ساتھ ہوئے
تھے اس سوچ نے ان سب کو ہلا کر رکھ دیا تھا

وہ سب جیسے جیسے دانیہ کے ساتھ آپنے سلوک کو یاد کر رہے تھے ویسے ویسے شرمندگی کی
آخری گہرائی تک دھستے جا رہے تھے۔

دادی تو وہیں بیٹھی بے یقینی سے رونے لگیں تھیں دادا نے انیسہ کو اشارہ کیا کہ دانیہ کو باہر لان
میں بلائے

جبکہ انیسہ اپنے چہرے پر دوپٹہ رکھے آنسو بہاتی نفی میں سر ہلا چکی تھی

دادا جی مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے آپ تو اس سے بدلہ لے رہے تھے اس کے ساتھ ظلم کرتے
ہوئے وجہ دے رہے تھے

میں نے تو بنا کسی وجہ کے اس پر ظلم کیا ہے وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے بولی تو دادا جان نے
بڑی امید سے رضیہ کی جانب دیکھا جو ہاں میں سر ہلاتی دانیہ کے کمرے کی جانب گئی تھی

حقیقت جاننے کے بعد کہ آغا جان کے ہاتھ کانپنے لگے تھے
ایک غلط فہمی کی بنا پر انہوں نے اس معصوم سی بچی کے ساتھ کیا نہیں کیا تھا بس ایک غلط فہمی کا
شکار ہو کہ وہ اس کی زندگی برباد کر چکے تھے

وہ انسان جس نے کبھی کسی کے ساتھ نا انصافی نہیں کی تھی۔ ایک معصوم سی لڑکی کے ساتھ اتنا
ظلم کر چکے تھے

ان کا پورا گھر انا بچھتاوے کی زد میں تھا
شاید ہی ان سب لوگوں میں کوئی ایک بھی انسان ایسا تھا جس کے دامن ظلم کا شکار نہیں ہوئی تھی
اور سب سے زیادہ اسے تکلیف دی تھی عالم نے ہاں عالم سلطان شاہ جو اپنے آپ کو اس کا شوہر کہتا
تھا اپنے آپ کو اس پر ظلم کرنے کا حق رکھنے والا کہتا تھا
ہاں آج اس مغرور شخص کی نگاہیں جھکی ہوئی تھیں۔

کیونکہ اس پر ظلم کرنے والا اسے اس زندان میں لانے والا اور کوئی نہیں بلکہ عالم سلطان شاہ تھا

کیا وہ ہمیں معاف کرے گی دادی جان کی آنکھوں سے آنسو گرے کیا اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی وہ لڑکی انہیں معاف کر پائے گی

پچھلے چار ماہ گزرتے ہر لمحے کے ساتھ دانیل کو اس گھر سے زخم ملے تھے اور آج انہیں اچانک یہ پتہ چلا تھا کہ ان زخموں کا حقدار کوئی اور تھا ان سزاؤں کا حقدار کوئی اور تھا

وہ چار ماہ خاموشی سے سب کچھ برداشت کرتی رہی کچھ نہیں بولی ہر درد کر ظلم خاموشی سے برداشت کر گئی شروع شروع میں اس نے کوشش کی تھی اپنے حق کے لیے آواز اٹھانے کی اس نے سب کو بتانا چاہتا تھا کہ وہ غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں۔ لیکن تب اس خاندان کے ہر فرد کو اپنا بدلہ لایا تھا

شاید اسی لیے آج وہی بدلہ ان کا غرور توڑ چکا تھا ملازمہ نے جیسے ہی دانیل کو آغا جان کے بلاوے کے خبر دی وہ بھاگتے ہوئے حال میں آئی تھی سب کو ایک ساتھ کھڑا دیکھ کر ایک پل کے لئے وہ گھبرا گئی اور پھر اس ہفتے میں اپنی کوئی غلطی تلاش کرنے لگی جس کی سزا اسے ملنے والی تھی

ہاں جس دن اس کا شوہر گھر واپس آتا تھا اس گھر کے ہر فرد کے پاس اس کی کوئی نہ کوئی شکایت موجود ہوتی۔

اور پھر عالم ہر شکایت کے ساتھ گھر والوں کے بدلے کی آگ بجھاتا تھا

وہ ستمگر اس سے عشق کا دعویدار تھا۔ لیکن اپنے بھائی کے قتل کا ذمہ دار بھی اسے قرار دیتا تھا۔

آپ۔۔۔ نے بلایا۔۔۔ آغا جان۔۔۔ عالم کو سرخ آنکھوں سے خود کو دیکھتے پا کر وہ گھبرا کر ان کے قریب آنے لگی

اس کا کانپتا وجود دود سے بھی نظر آ رہا تھا اس کا خوف دیکھ کر عالم بے ساختہ نظر چڑا گیا کیا حال کر دیا تھا اس نے اس معصوم لڑکی کا

اس کے سوال پر آغا جان نے بس ہاں میں سر ہلا کر اسے اپنے قریب بلایا تھا۔
کیا مجھ سے پھر سے کوئی غلطی ہو گئی۔۔۔؟

دائین وہیں دروازے پر کھڑی سہمی ہوئی آواز میں بولی تو آغا جان ایک بار پھر سے تڑپ اٹھے

نہ پتر غلطی تجھ سے نہیں بلکہ ہم سے ہوئی ہے ہم سب کو غلط فہمی ہوئی تھی جس گناہ کی سزا ہم تجھے دیتے رہیں وہ تو نے کیا ہی نہیں

ہم سب سے بہت بڑی غلطی ہو گئی دانیل پتر بہت برا سلوک کیا ہوا ہم نے تیرے ساتھ جو رویہ رکھا ان چار ماہ میں جو سلوک ہم نے تیرے ساتھ کیا ہم آج ہاتھ جوڑ کے معافی مانگتے ہیں

ہم بھول گئے تھے تو بھی انسان ہے۔ ہمیں معاف کر دیں بیٹا ہم سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہم تیرے سامنے ہاتھ-----

خدا کے لیے آغا جان اس طرح سے نہ کریں۔

آپ تو میرے بڑے ہی بزرگ ہیں آپ کی غلط فہمی دور ہو گئی میرے لیے یہی بہت ہے۔
میں تو اللہ تعالیٰ سے یہی دعا مانگی تھی کہ آپ لوگوں کی غلط فہمی دور ہو جائے اور دیکھے میری دعا قبول ہو گئی

مجھے اب کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے بس آپ کو سچ پتہ چل جائے میرے لیے بہت ہے ان کے جوڑے ہوئے ہاتھوں کو الگ کرتے ہوئے دانیل نے سب گھر والوں کو دیکھا سب شرمندگی سے سر جھکائے کھڑے تھے

بیٹا جو بھی ہوا بہت برا ہوا ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا ایک غلط فہمی کی بنا پر ہم نے تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کیا۔

بڑی امی نے اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے معافی مانگی دین کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اس گھر میں سب سے زیادہ اس سے نفرت تائی امی کرتی تھیں لیکن ان کا محبت بھرا لمس سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

نہ میرا بچہ اب رونامت ان چار ماہ میں بہت آنسو بہا ہیں تم نے تائی امی کے بعد امی نے اس سے معافی مانگی

کل تک جو لوگ اس سے انتہا کی نفرت کرتے تھے آج کس طرح سے مسکرا مسکرا کر اس سے باتیں کر رہے تھے اپنی محبت جتا رہے تھے

بیٹا جی ہم سب نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا ہے لیکن اب جو تم کہو گی وہی ہو گا اب سے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہو گی کوئی زبردستی نہیں کوئی ظلم نہیں یہ گھر تمہارا ہے تم جیسا چاہو اس گھر میں رہ سکتی ہو۔

ہم سب کو معاف کر دو ہم سب تمہارے گناہ گار ہیں

بابا نے معافی مانگی تو مسکرائی

جو میں کہوں گی وہ ہوگا۔۔۔۔۔؟ اس نے پھر سے یقین چاہا عالم نے بس ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا

پھر مسکرا دیا۔ وہ بھی انسان تھی اس کی بھی کچھ خواہشیں ہو سکتی تھی پچھلے چار ماہ میں عالم بھول گیا تھا اپنے بھائی کی محبت میں اس نے اپنی محبت کو ہر طرح سے تکلیف پہنچائی تھی

ہاں بیٹا جو تم چاہو گی وہ ہو گا بس ایک بار کہو تم کیا چاہتی ہو یہ گھر تمہارا ہے یہ سب کچھ تمہارا ہے ہم سب تمہارے اپنے ہیں تایا ابونے آگے کے بڑھتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا

میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں۔ اس کے جملے نے سب گھر والوں کے چہروں سے مسکراہٹ نوچ کر چھینی تھی۔

اس بار عالم نے باقاعدہ اس کے چہرے کو دیکھا تھا

مجھے طلاق۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔ وہ بول رہی تھی کہ عالم کے تھپڑ نے اس کی بولتی بند کر دی۔

اور کسی بات کی پروا نہ کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھا جب تاپا ابوا اور بابا نے اسے تھام لیا

عالم ہوش میں آو عالم تم کیا کر رہے ہو شاید بھول گئے ہو ابھی ہم اس سے اپنے کیے کی معافی مانگ رہے ہیں۔

اس کا وحشی انداز دیکھ کر آغا جان غصے سے بولے

یہ جیسی تھی ویسے ہی ٹھیک تھی معافی مانگنے کی ضرورت ہی نہیں تھی اس سے۔ یہ کسی نرمی کے لائق ہی نہیں ہے تھوڑی سی محبت دکھائی تو پر نکل آئے اس کے۔

کان کھول کر سن لو بیوی ہو تم میری

غلطی ہوئی ہے ہم سے معافی مانگتے ہیں ہم سب لیکن آزادی کسی قیمت پر نہیں ملے گی تمہیں۔ وہ اس کے چہرے پر دھاڑتے ہوئے بولا

آپ۔۔۔ زیادتی۔۔۔ کر رہے۔۔۔ ہیں۔۔۔ آنکھوں سے آنسو پرے دھیکتی سہمے ہوئے انداز میں بولی کیونکہ سامنے کھڑے شخص سے کسی بھی قسم کی امید کی جاسکتی تھی جب کہ اس کا تھپڑ کھانے کے بعد بھی وہ بول رہی تھی اس کی ہمت پر عالم نے گھور کر اسے دیکھا تھا

عائزہ اسے کمرے میں لے کے جاؤ اس نے غصے سے عائزہ سے کہا
نی۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔ مجھے نہیں رہنا۔۔۔۔۔ یہاں تایا ابو۔۔۔۔۔ ابھی
آپ نے کہا نا۔۔۔۔۔ جو میں کہوں۔۔۔۔۔ گی وہ ہو گا۔۔۔۔۔ تو میں۔۔۔۔۔ میں نہیں رہوں گی یہاں۔
۔۔۔۔۔ سب کچھ آپ کے سامنے آ۔۔۔۔۔ چکا ہے میں۔۔۔۔۔ بے گناہ ہوں تو مجھے۔۔۔۔۔ سزا۔۔۔۔۔
کیوں دی جا رہی ہے۔۔۔۔۔ مجھے نہیں رہنا یہاں مجھے جانے دیں۔۔۔۔۔ یہاں سے بابا
۔۔۔۔۔ بابا پلینز مجھے جانے دیں یہاں۔۔۔۔۔ سے میں یہاں نہیں رہ سکتی
آغا جان۔۔۔۔۔

بس بہت ہوا جاؤ اپنے کمرے میں تمہیں اس میں دنیا کی ہر خوشی ملے گی لیکن میں تمہیں چھوڑ
دوں گا یہ بھول ہے تمہاری

۔۔۔۔۔ یہ نکاح ایک غلط فہمی کی بنا پر ہوا تھا۔
لیکن اب ہر طرح کی غلط فہمی دور ہو چکی ہے تم بیوی ہو میری یہ بات اپنے اس چھوٹے دماغ میں
ڈال لو

۔ اور یہاں سے باہر تو کبھی نہیں جاسکتی اگر نکلو گی تو عالم سلطان شاہ کے ساتھ۔ عالم نے کہتے ہوئے بس ایک نظر اس کے آنسو سے بھری آنکھوں کو دیکھا تھا

ایک بار یقین کر لو یا رکبھی ان آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کرنے لگا جبکہ داین نے غصے سے خود سے دور کیا

آپ کو یاد عالم سلطان شاہ آپ نے کہا تھا جب آپ کا دل مجھ سے بھر جائے گا آپ خود ہی مجھے چھوڑ دیں گے

کیونکہ مجھ جیسی عورت آپ کے قابل نہیں اب کیوں آپ مجھ جیسی عورت کو اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں۔۔۔؟ وہ اس کے روبرو کھڑی اس سے سوال کر رہی تھی جبکہ اس کی دلیری پر عالم مسکرایا

اگر تم وہ لڑکی ہوتی جسے میں سوچ رہا تھا تو کب کا فارغ کر چکا ہوتا۔
لیکن اب یہ دل تمہارا ہو چکا ہے تمہارا پردہ تمہاری پاکیزگی عالم سلطان شاہ کو ہر طرف سے بے بس کر چکی ہے

- اب یہ تم میری محبت سمجھو یا مجبوری تمہیں مجھ سے کوئی الگ نہیں کر سکتا مجھ سے آزادی تمہارے نصیب میں لکھی ہی نہیں ہے۔۔

مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ آپ انسان نہیں حیوان ہیں۔ آپ ہمدرد نہیں ستمگر ہیں۔ میں نہیں رہوں گی مجھے نہیں چاہئے آپ جیسے انسان کے ساتھ نفرت ہے مجھے آپ سے انتہائی نفرت۔ وہ چلاتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی

عالم نے ایک نظر مڑ کر سب گھر والوں کو دیکھا جو ناامیدی سے دیکھ رہے تھے وہ ایک نظر سب پر ڈالتا ہوا خاموشی سے باہر کی طرف نکل گیا۔ آنے والا وقت مشکل تھا۔ کیونکہ ہر ظلم ہر زخم کے بعد اب اسے اپنی محبت کا یقین دلانا ممکن تھا

oooo

وہ دوا یوں کے زہر اثر گہری نیند سو رہی تھی جب اندھیرے میں اسے محسوس ہوا کہ کمرے میں کوئی ہے اس کی آنکھ کھل گئی تھی

اندھیرے میں کسی کو دیکھ پانا اسے بہت مشکل لگا تھا لیکن ایک انجان سی خوشبو اس کے قریب سے آرہی تھی یہ اس کے اتنے پاس تھا کہ وہ اسانی سے محسوس کر پارہی تھی کہ کوئی اس کے بے حد قریب ہے

اس نے بیڈ سے اٹھنا چاہا لیکن اگلے ہی لمحے اس کے گرد کوئی گھیرا بنا چکا تھا اس احساس سے خوفزدہ ہو کر سنیہا کی چیخ نکلنے ہی والی تھی کہ کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا

خاموش کیوں چیخ رہی پو پو قوف لڑکی مانا کے پہلے تم جانتی نہیں تھی کہ کون ہے تمہارے آس پاس اب تو تم جانتی ہو نا کہ میں کوئی غیر نہیں بلکہ تمہارا محرم تمہارا شوہر تمہارا تراب حیدر شاہ ہو

پھر کیوں چلا چلا کر میرا موڈ خراب کرتی ہو
شہزادی اس طرح سے تو ہم دونوں کے حالات اور بگڑ جائیں گے وہ اس کے اتنا قریب تھا کہ سنیہا کو اپنی سانسیں مشکل لگنے لگی۔ اس کے ہونٹ بار بار سنیہا کے گالوں سے ٹچ ہو رہے تھے۔ جبکہ وہ اس کی باہوں کی مضبوط قید میں تھی

اس نے ہاتھ اٹھا کر اسے اپنے اوپر سے ہٹانا چاہا لیکن اگلے ہی لمحے وہ اس کے دونوں ہاتھ کو ایک ہاتھ میں منتقل کرتا اسے خود میں قید کر چکا تھا جبکہ لبوں پر اب بھی اس کا ہاتھ دبا ہوا تھا

یہ مزاحمت یہ احتجاج صرف چند دن اور میں تمہیں لینے آؤں گا شہزادی میں تمہیں بہت جلدی لے جاؤں گا اپنی دنیا میں اور اب تم مجھ سے ڈرنا نہیں میں کوئی جن نہیں ہوں میں مگر کسی جن سے کم بھی نہیں ہوں خیر وہ توجب میں تم پر قبضہ کروں گا تمہیں یہ بھی پتہ چل جائے گا ابھی ان باتوں کو رہنے دو

تم صرف یہ بتاؤ کہ کب آؤں میں تمہیں لینے کے لئے تم جب حکم کرو گی میں آ جاؤں گا اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکائے وہ بے حد محبت سے بول رہا تھا

آسے کل کا دن یاد آیا کس طرح وہ اس سے سوال کر رہا تھا اس سے جواب مانگ رہا تھا کتنا حق جتا رہا تھا

ارے تمہارے ماتھے پر پسینہ کیوں ہے اسے میں اپنی قربت کا انعام سمجھوں یا مجھ سے خوفزدہ ہو گئی ہو

اگر اب تم یہ چاہتی ہو کہ میں تمہارے لبوں سے ہاتھ ہٹاؤں پھر تو مجھے جواب دو گی تو میں ایسا بالکل بھی نہیں کرنے والا

کیونکہ تم بہت زیادہ اونچا چلاتی ہو یار کان پھار دیتی ہو تمہاری ہر ادا سر آنکھوں پر لیکن اپنے کان عزیز ہیں مجھے وہ اپنے لبوں سے اس کے ماتھے کو چھوتا اس کی ناک سے اپنی ناک ٹچ کرتے ہوئے اپنے ہاتھ پر اپنے لب رکھ چکا تھا

سنیما کو لگا جیسے اس کی جان نکل رہی ہو اس کا دل زور پکڑ چکا تھا اس کے نازک سے جان مشکل میں آنے لگی تھی

اچھا یار اب منہ بند ہی رکھنا جا رہا ہوں میں تمہیں دیکھنے آیا تھا تم بیمار ہو یہ سوچ کر میری جان جا رہی تھی بس رہا نہیں گیا اس لیے یہ آگیا

میری جان میری جان کا خیال رکھنا۔ بہت نازک سی شہزادی ہے تراب حیدر شاہ کی۔ وہ بے حد محبت سے اس کا ماتھا چومتا اس کے لبوں سے ہاتھ اٹھاتا اچانک ہی وہ اس کے لبوں پر جھک کر اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لے چکا تھا

سنہما زحمت کرنے لگی اپنے ہاتھوں سے اس کے کندھے پر مکے مارنے لگی لیکن اس کے نازک ہاتھوں کا سامنے والے پر کیا اثر ہونا تھا

چلانا نہیں چاہئے میری جان بیکار میں گلا خراب ہوتا ہے
ویسے میں نے سوچ لیا ہے شادی کے بعد اگر تم بہت زیادہ چلائی نا تو میں ایسے ہی تمہیں چپ
کرواؤں گا

اور پھر تمہیں مجھ سے شکایت ہوگی کیا کہا کروگی مجھے تراب آپ بہت زیادہ گندے ہیں اور ایک
بات بتاؤں تمہارے منہ سے ایسے الفاظ سننے کے لئے اپنے بے لگام جذبات کو مضبوطی سے لگام
لگائے رکھا ہے

تم میسر تو ہو پھر تو میں بتاؤں گا تراب حیدر شاہ تمہارے لئے کتنا بے تاب ہے اور ابھی یہ جو تم
چلانے کے لئے پر تول رہی ہو نامت کرو شہزادی مت کرو یہ حرکتیں مجھے تم پر مزید پیار آتا ہے

اور میرا پیار برداشت کرنا تمہاری برداشت سے باہر ہے اسی لیے مجھے اور میرے جذبات کو فی
الحال مجھ تک ہی محدود رہنے دو اگر تم پر حاوی ہو انہ بہت پچھتاؤ گی

اور ایک بات کان کھول کر سن لو میں تمہیں اس سمسٹر کا ٹائم دیتا ہوں سکون سے اپنے ایگزامز دو
اپنا خواب پورا کرو میں کبھی تمہارے خوابوں کے بیچ میں دیوار نہیں بنوں گا

اگر تم شادی کے بعد پڑھنا چاہو تو بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن اب تم سے دور رہنے پر یہ دل
اعتراض کرنے لگا ہے

اب تمہارا وقت ختم تمہاری آزادی ختم بس اس سمسٹر کے پیپر دو اور پھر رخصتی پھر تراب حیدر
شاہ تمہیں اپنی زندگی میں ویکم کرے گا

نہ اب کوئی چھوٹ نہیں تمہاری ہر طرح کی آزادی ختم ہونے والی ہے شہزادی جتنا ہوں تم ابھی
یہ نہیں چاہتی لیکن یہاں اب حالات بگڑ چکے ہیں اب جب تک تم نہیں ملتی میرا باغی دل سکون
سے نہیں بیٹھے گا

اب تمہیں آنا ہو گا بس اب یہ میرا آخری فیصلہ ہے تراب حیدر شاہ تمہارا انتظار کر رہا ہے لیکن
ابھی کے لیے میں تمہیں آزاد چھوڑتا ہوں

وہ بے حد آہستہ سے اس کے قریب سے اٹھا وہ نہ تو چلا رہی تھی اور نہ ہی شور مچانے کی کوشش کی
تھی

اس کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اترتا محسوس کر کے اس کا جسم جیسے مکمل بے جان ہو چکا تھا اس کی تیز تیز چلتی سانسیں ڈول کی طرح بج رہی تھی۔ اس کے فاصلہ قائم کرنے پر بہت اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی

تراب کب کا بھی اس کے قریب سے اٹھ کر چلا گیا اسے پتہ بھی نہیں چلا احساس تب ہو واجب کمرے میں اس کی خوشبو آہستہ آہستہ ختم ہونے لگی

نہ تو یہ خوشبو انجان تھی اور نہ ہی یہ آواز اور نہ ہی یہ لمس وہ کوئی جن یا بھوت نہیں بلکہ تراب حیدر شاہ تھا جو پہلے بھی اس کمرے میں کہیں بار اس سے ملنے آچکا تھا شادی میں روم میں بھی یہی تھا اور چھت پر بھی

وہ کتنے عرصے سے اس کے حصار میں تھی وہ شخص پل پل اسے اپنے نظروں میں قید کئے ہوئے تھا اور وہ اس بات سے بالکل انجان تھی وہ شخص اس کے اتنے قریب تھا اور وہ اسے کبھی محسوس ہی نہ کر سکی

امی کی پریشانی اس بات کی گواہی تھی کہ سچ میں اس کا نکاح ہوا ہے اور وہ اس نکاح سے واقف تک نہیں تھی

جب وہ نیند میں تھی تب اسکے آس پاس زایار شاہ اور صفدر شاہ بات کر رہے تھے کہ وہ لوگ سنیہا سے طلاق کے کاغذات سائن کروا کر تراب کے گھر بھیجیں گے وہ دوائیوں کے زہر اثر تھی لیکن اس کے باوجود بھی اس کے آگے پیچھے کیا ہو رہا تھا وہ ٹھیک سے سمجھ پارہی تھی

اس وقت گھر میں کوئی بھی مرد موجود نہ تھا سب لوگ شہر گئے ہوئے تھے روحان کے قتل کیس میں بریرہ کا نام آیا تھا

وہ تو اس کو لے کر بے حد پریشان تھی لیکن لالی اس سے عجیب ہی باتیں کر کے گئی تھی

کا کہنا تھا کہ برے لوگوں کے ساتھ برا ہی ہوتا ہے اس کی بات کی گہرائی کو سمجھ تو نہیں سکی تھی لیکن اسے یہ سوچ کر برا ہی لگ رہا تھا کہ بریرہ کو پولیس گرفتار کر کے لے گئی ہے

اور اس کو گرفتار کروانے والا عالم سلطان شاہ تھا جو کہ تراب کا کزن تھا

اس فن شاید وہی ساتھ تھا اس کے

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ان لوگوں کو سے کیا دشمنی ہے یہ لوگ بڑی حویلی والوں کے ساتھ اس طرح کیوں کر رہے ہیں۔ آخر کیا بگاڑا ہے ان لوگوں نے ان کا

وہ بے حد پریشان تھی۔ ایک اچانک اس کے نکاح کا پتہ چلنا اور پھر کچھ دن میں سمسٹر سٹارٹ ہونے والا تھا اسے میں زایا کا اسے وہاں سے یہاں لے آنا اور پھر اب بریرہ کی گرفتاری گھر کا ماحول بری طرح سے ڈسٹرب تھا

سب پریشان تھے پتا نہیں اب آگے کیا ہونے والا تھا اسے اتنا سمجھ آچکا تھا کہ وہ لوگ ان کے دشمن ہیں اور اس سے آگے وہ سوچنا نہیں چاہتی تھی

○○○○○○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ تیزی سے اپنی چیزیں اپنے بیگ میں ڈالنے میں مصروف تھی۔ وہ اپنے کام میں اتنی مصروف تھی کہ اسے دیکھا بھی نہیں

عالم نے دروازے سے ٹیک لگاتے ہوئے نوٹ کیا تھا کہ وہ صرف وہی چیزیں اٹھا رہی تھی جو وہ پہلے دن اپنے ساتھ لائی تھی

یہ تو اس کا حکم تھا اور خواہش بھی کہ اس کی بیوی اس کی لائی ہوئی چیزیں استعمال کرے گی اور کرتی بھی تھی

کیونکہ وہ کسی قسم کی کوئی لڑائی نہیں چاہتی تھی اور عالم کے غصے سے بھی خوفزدار ہتی تھی

اور عالم سے بات کرنا تو اسے ویسے بھی بالکل پسند نہیں تھا اسی لئے خاموشی سے اس کی بات مان لیتی تھی

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں اس کے اچانک کہنے پر وہ اچھل کر پیچھے ہٹی۔ اس کے اچانک آنے پر دانیل کا دل کاپنے لگا تھا

لیکن پھر ہمت کرتے ہوئے بنا بولے اپنا کام جاری رکھا

جواب نہ ملنے پر عالم کمرے کے اندر آتا خود بیڈ پر بیٹھ گیا تھا اس کے بالکل ساتھ ہی اس کا بیگ پڑا تھا جس میں وہ اپنی چیزیں رکھ رہی تھی

لیکن اس میں ہمت نہ تھی کہ اب عالم کے ہوتے ہوئے وہ اس کی مرضی کے خلاف کوئی بھی کام کر پاتی اسی وہ الماری سے اپنی باقی چیزیں نکالنے لگی

ہاں بہت فضول ہے یہ سب کچھ جلانے کے لئے جارہی ہوں اس نے ماحول کے تناؤ کو کم کرنے کی کوشش کی تھی

ایک پل کے لیے دانیں کے ہاتھوں کے لیکن اگلے ہی لمحے وہ اسے نظر انداز کرتی ایک بار پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی

کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے ملازمہ اندر داخل ہوئی
شاہ صاحب آپ کی چائے وہ چائے کا کپ میز پر رکھتی واپس پلٹنے لگی تھی جب عالم نے بلا لیا

لڑکی یہ بیگ اپنے ساتھ لے جاؤ وہ ایک ہی پل میں دانیں کے سامنے سے بیگ اٹھاتا ملازمہ کے پیروں میں پھینک چکا تھا

وہ میری چیزیں ہیں میرا ضروری سامان ہے وہ بے حد مدہم لہجے میں بولی اس وقت بھی وہ کسی قسم کا تماشہ نہیں چاہتی تھی وہ بس اس گھر کو چھوڑ کر چلے جانا چاہتی تھی

کوئی بات نہیں جان ہم ویسے بھی صنم کی شادی کے لیے شاپنگ پر جا رہے ہیں میں تمہیں اس سے بھی پیاری چیز لے دوں گا اور ویسے بھی مجھے کچھ خاص پسند نہیں وہ ملازمہ کو بیگ اٹھانے کا اشارہ کر کے جانے کا کہہ رہا تھا

مجھے آپ سے کچھ نہیں چاہئے سمجھے آپ ملازمہ کی جاتے ہی وہ سخت آواز میں بولی ایسے کیسے نہیں چاہیے میں تمہیں دینا چاہتا ہوں تمہاری زندگی کی ہر خوشی محبت چاہت پیار وہ سب کچھ جو عالم سلطان شاہ نے صرف تمہارے لئے رکھا ہے ایسے کیسے نہیں چاہیے تمہیں سب کچھ لینا ہوگا

وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے مسکراتے ہوئے بولا تھا

ان کا دل چاہا کہ سب حد بلا کر اس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ مار کر بتائیے اس کے علاوہ اس شخص نے اسے اور کچھ نہیں دیا اور نہ ہی وہ اس سے زیادہ کی امید کرتی ہے

مجھے آپ سے صرف آزادی چاہیے۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی وہ اپنے غصے پر قابو کر گیا۔ کیونکہ وہ حق پر تھی

عالم سلطان شاہ۔۔۔ تمہیں سب کچھ دے سکتا ہے سوائے آزادی کے وہ اسے جھٹکے سے کھنچتا
اپنے قریب کر گیا

آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے بہت ہو چکا اب مزید برداشت نہیں کروں گی چھوڑیں
مجھے میں کہتی ہوں چھوڑ دیں مجھے۔ کیوں آپ بار بار میرے ساتھ زبردستی کر کے زندگی عذاب
کر رہے ہیں

ثابت ہو گیا نہ میں نہیں ہوں لڑکی ڈھونڈ لئے ہیں نہ آپ ثبوت سب سچ آپ کے سامنے آچکا ہے
تو کیوں مجھے آزادی نہیں مل رہی میں کس چیز کی سزا کاٹوں

نہیں رہنا آپ کے ساتھ میں ہاتھ جوڑتی ہوں آپ کے سامنے بنا کسی تماشے کے مجھے یہاں سے
جانے دیں میں آپ کو کبھی بددعا بھی نہیں دوں گی۔

اس کے علاوہ اور میں ویسے بھی کچھ نہیں کر سکتی اپنے ہوئے زخموں پر آپ کو بددعا دے سکتی
ہوں کیونکہ بدلہ لینے والی اوقات نہیں ہے میری لیکن میں ایسا بھی نہیں کروں گی بس مجھے یہاں
سے جانے دے

نین میں پہلے بھی بتا چکا ہوں ایک بار پھر سے بتا رہا ہوں تمہاری ہر خواہش کو میں پوری کروں گا

دنیا کی ہر خوشی تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دوں گا لیکن مجھے چھوڑنے کی بات مت کرو بہت
پیار کرتا ہوں تم سے

تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا ساری زندگی معافی مانگوں گا بس میری آنکھوں سے دور مت ہونا
تمہیں اگر نہیں دیکھا نہ تو مر جاؤں گا

تو مر جائیں میرے طرف سے کسی قسم کی کوئی امید مت رکھیں میں نہیں رہوں گی آپ کے
ساتھ مجھے آپ کے وجود سے گھن آتی ہے نفرت مجھے آپ سے۔

آپ جیسے مرد صرف اور صرف اپنی مردانگی دکھا کر عورت کا منہ بند کروانے کے لئے اس کے
چہرے پر تھپڑوں کی برسات کر سکتے ہیں

ارے آپ کیا انصاف کریں گے کسی کے ساتھ آپ تو مجھے ان تھپڑوں کا حساب نہیں دے سکتے
جوان چار ماہ میں آپ نے میرے چہرے کے مارے ہیں کس منہ سے آپ مجھ سے امید رکھ رہے
ہیں کس منہ سے آپ مجھ سے معافی مانگ رہے ہیں

وہ اس کی بات کاٹتے چلاتے ہوئے بولی جب اگلے ہی لمحے عالم نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لئے

جتنے میں نے مارے ان چار ماہ میں تم سے اس زیادہ مار کے حساب برابر کر لو اسے لگتا تھا جیسے وہ کوئی مذاق کر رہا ہے لیکن اگلے ہی لمحے جب اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے چہرے پر پوری شدت سے مارا وہ سچ میں کانپ کر رہ گئی تھی

ابھی وہ اس کی پہلی بار سے نہ سمجھتی تھی جب عالم نے اس کے دوسرے ہاتھ کو بھی اسی شدت سے حرکت دی

اتنا برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ اس کے ہاتھ کو حرکت دیتا ہوں اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے چھڑواتی پیچھے ہٹ چکی تھی

کیا ہوا حساب کرنا ہے نایا یہاں نہیں کرنا سب کے سامنے کرنا ہے نیچے چلو میں نے تمہیں سب کے سامنے تھپڑ مارے تم سب کے سامنے مارو

میں نے تمہیں سب کے سامنے ذلیل کیا تم سب کے سامنے کرو تبھی جا کر حساب پورا ہو گا
شرط یہ ہے کہ اس کے بعد تمہیں مجھے معاف کرنا ہو گا میری زندگی میں آنا ہو گا ہمیشہ میرے
ساتھ رہنا ہو گا

میں تمہاری معافی حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی کروں گا نین لیکن تمہیں خود سے دور جانے
دوں گا یا تمہیں خود سے الگ کر دوں گا ایسا ممکن نہیں ہے تمہیں مجھ سے کوئی الگ نہیں کر سکتا

ہاں تم وہ لڑکی نہیں ہو میں غلط فہمی کا شکار تھا لیکن اگر تم وہ لڑکی ہوتی بھی ناتو بھی میں تمہیں کبھی
نہیں چھوڑتا یہ فیصلہ میں بہت پہلے کر چکا تھا

تم اللہ کا تحفہ ہو جسے میرے لیے بھیجا گیا ہے خود کو مجھ سے دور کرنے کے بارے میں سوچنا بھی
نہیں

بہت نازک ہو تم نین بدل لے نہیں سکتی۔ معاف کرنا نہیں چاہتی کیسی ہو تم کتنی پیاری ہو تم خود
بھی تڑپ رہی ہو مجھے بھی تڑپا رہی ہو

اور ان سب باتوں کو چھوڑ کر ہم زندگی کی شروعات کرتے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ ایک نئی زندگی جیتے ہیں جس میں میں تم اور ہماری چھوٹی سی دنیا کوئی نہیں عیجب دیوانہ تھا اس کی سنے بغیر اپنی ہی بولے جارہا تھا

لیکن میرا تو کوئی قصور نہیں ہے میں بے گناہ ہوں اب تو آپ کو پتہ بھی چل گیا ہے کہ میں بے گناہ ہوں میں نے کچھ نہیں کیا تو پھر یہ سزا کیوں۔۔۔ اور سچ میں رونے لگی تھی اس سے زیادہ برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا

کیونکہ تم میری محبت ہو۔ یہ سزا نہیں ہے یہ میری چاہت ہے میری محبت ہے نین میرے لیے سزا ہی ہے۔۔۔ وہ رورہی تھی

سمجھنے کی کوشش کرو نین میں تمہیں بہت چاہتا ہوں میں تمہارے پر زخم کا مداوا کروں گا میں نہیں رہ سکتا تمہارے بنا

تو میرا کیا قصور ہے میں نہیں کہا کہ مجھ سے محبت کریں آپ کچھ نہیں ہیں میرے لئے کچھ بھی نہیں عالم شاہ چاہ کر بھی مجھے آپ سے کبھی محبت نہیں کر سکتی کیونکہ اس دل میں آپ کے لیے نفرت پیدا ہو چکی ہے

مٹاؤں گا اس نفرت کو وہ بضد تھا
ایسا ب ممکن نہیں ہے۔ وہ چلائی
محبت میں سب ممکن ہے۔ اس کا عوا بر قرار تھا

ooo

لیکن یہ ممکن نہیں ہے۔۔ اب برداشت کی انتہا ہو گئی تھی وہ رونا نہیں چاہتی تھی لیکن یہ آدمی
اسے مجبور کر رہا تھا

میں اسے ممکن بناؤں گا۔ وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کرنے لگا لیکن وہ لمحے میں اس
سے دور ہو گئی

مجھے آپ سے کوئی تعلق نہیں رکھنا وہ فاصلہ قائم کرتے ہوئے بولی
تعلق تو اب بن چکا ہے نین اب تو بس اس تعلق کو تا قیامت نبھانا ہے۔

قیامت تک۔۔۔۔؟ میں تو آپ کے ساتھ ایک پل نہیں گزار سکتی عالم صاحب آپ قیامت
تک کی بات کر رہے ہیں۔

مجھے تو لگ رہا تھا کہ یہ سب کچھ ہو جانے کے بعد آپ میرے سامنے آنے کی ہمت نہیں کریں گے لیکن آپ کے ڈھیٹائی تو عروج پر ہے

آپ کو رتی بھر افسوس نہیں ہے کہ آپ نے میرے ساتھ کیا کیا ہے۔ لگتا ہے آپ بھول گئے ہیں کہ آپ ایک بے گناہ لڑکی کو زبردستی اپنے نکاح میں اس گھر پر لائے

اس کو اپنے ظلموں کا شکار بنایا

اس پر دن رات جھوٹے الزام لگائے

اسے بے مقصد ٹارچر کیا

اور دن رات اس کی ذات کو اچھال کر اس کی عزت کی دھجیاں اڑادی

اور آپ چاہتے ہیں کہ میں اس سب کے بعد آپ کے ساتھ نئی زندگی کی شروعات کروں آپ کے ساتھ جینے سے میں مرنا زیادہ پسند کروں گی

میری لیے زندگی کا ہر وہ لمحہ جو آپ کے ساتھ گزرا ہے وہ ایک نئی موت ایک نئی اذیت سے کم نہیں تھا

مت کریں میرے ساتھ یہ سب کچھ اس سے زیادہ برداشت نہیں کر پاؤں گی میں میں نہیں رہ سکتی آپ کے ساتھ مجھے طلاق۔۔۔۔

بس اب یہ لفظ بھی زبان پر مت لانا میں

مجھے بار بار تم پہ ہاتھ اٹھانا اچھا نہیں لگتا۔ میں جانتا ہوں یہ سب کچھ بھلا دینا آسان نہیں ہے میں نے تمہاری زندگی کی چار مہینے برباد کر دیئے

لیکن آنے والی زندگی کے چالیس سال میں خوشیوں سے بھر دو نگاہم مجھے موقع تو دو وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے بے حد محبت سے بولا تھا

آپ کو لگتا ہے کہ جو لڑکی آپ کے ساتھ اگلا لمحہ گزارنے سے پہلے موت کی دعا مانگتی ہے وہ آپ کے ساتھ پوری زندگی گزارے جیے گی تو غلط فہمی ہے آپ کہ مجھے موت قبول ہے آپ نہیں

مجھے کوئی انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور نہ کریں
آپ کو لگتا ہے میں کمزور ہوں بے بس ہوں کچھ کر نہیں سکتی تو غلط لگتا ہے آپ کو ٹھیک ہے میں
آپ کو ہر انہیں سکتی لیکن خود زندگی سے ہار سکتی ہوں

آپ نے مجھے اتنی تکلیفیں دی ہیں عالم صاحب کہ اب موت کا خوف میرے اندر ختم ہو گیا ہے
یہ یاد رکھیے گا

میں آپ سے لڑ نہیں سکتی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتی لیکن اس زندگی کا مقابلہ کر سکتی ہوں

آپ نے مجھ پر اپنے بھائی کی موت کا جھوٹا الزام لگایا تھا نہ لیکن میرے پاس آپ کے لئے ایک
سچا الزام ہے

میں نے کسی کا قتل نہیں کیا تھا لیکن آپ نے میرے اندر کی دانیں یوسف کا قتل کیا ہے اب

بتائیں میں کس سے بدلہ لوں۔۔۔؟

میں کس پر ظلم کروں۔۔۔؟

اس کی ذات اچھا لوں۔۔۔؟

دن رات کس پر الزام لگاؤں بد کرداری کے۔۔۔۔؟

کس کی روح کو چھنی کروں۔۔۔؟

کس سے جا کر انصاف مانگوں۔۔۔؟

۔ کون سے قانون کا سہارا لوں۔۔۔۔؟

جواب دیجیے مجھے۔ کون دلائے گا مجھے انصاف۔۔۔۔؟

آپ کو صرف اپنی آنے والی زندگی سے مطلب ہے۔ لیکن میں اپنے گزرے یہ چار مہینے بھول نہیں سکتی جس میں ہر روز میرے محرم نے مجھے بد کردار کہا ہے

نہ مجھے آپ کے تھپڑوں کا افسوس ہے نہ کسی اور کی باتوں کا لیکن آپ نے میرے کردار کا قتل کیا ہے

آپ کے لیے شاید یہ بات کوئی معنی نہیں رکھتی لیکن ایک عورت سے پوچھیں جب اس کا شوہر اسے بدکردار کہتا ہے تو وہ ساری زندگی کے لیے اس کے دل سے اتر جاتا ہے

- یہ حقیقت ہے عالم صاحب کے میں ایک مشرقی لڑکی ہوں میرے تمام تر جذبات پر میرے شوہر کا حق ہے۔

لیکن یہ بھی جان لیجیے کہ ایک مشرقی لڑکی اپنی ہی محرم کے ہاتھوں جب ٹوٹ کر بکھرتی ہے نہ تو اس آپ کے پاس کچھ نہیں بچتا

آپ نے مجھے اپنے ہاتھوں سے توڑ کر پھینک دیا ہے۔ مجھے بکھیر کر ریزہ ریزہ کر دیا ہے آپ اگر بنایہ سب کچھ کیے میرے گھر میں رشتہ لے کر آتے مجھے عزت سے اپنے نکاح میں شامل کرتے تو شاید مجھے کچھ اور پاتے

لیکن آپ نے تو مجھے مار ہی ڈالا۔ اب ایک مردہ انسان سے کیا چاہتے ہیں آپ۔۔۔؟ آپ مجھے ختم کر چکے ہیں عالم صاحب

پچھلے چار ماہ میں آپ نے ایک ایک لمحہ اپنی زبان کے تیر چلا کر مجھے قتل کیا ہے اور میں اپنے قاتل کو اس طرح سے معاف نہیں کر سکتی

میں آپ کے ساتھ ایک پل نہیں گزار سکتی۔ رحم کریں مجھ پر اس افیت سے نکال دیں مجھے

بخش دیں مجھے اور۔ بس کر دیں اب تو ترس کھائیں مجھ پر
ذرا سوچئے تو سہی کیا بگاڑا رہا ہے میں نے آپ کا۔۔۔ وہ بے تحاشا روتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ
عالم خاموشی سے کھڑا اسے سن رہا تھا

اور اب وہ بھی خاموش ہو گئی۔ اب مزید بولنے کی ہمت نہیں تھی
اس کے چپ ہونے پر عالم پیچھے ٹیبل کی جانب آیا۔ اور جگ میں سے پانی کا گلاس بھر کر اس کے
لبوں سے لگانے لگا۔ جبکہ اس کی اس حرکت پر وہ چہرہ ہی پھیر گئی

پانی پی لو نین تمہارا گلاس کھ رہا ہے۔ گلے میں درد ہو جائے گا۔ زبردستی کلاس اس کے لبوں سے
لگاتے ہوئے نرمی سے بولا۔

اس بار چہرہ موڑ نہیں پائی تھی کیوں کہ اس کی نرمی میں ذرا زبردستی بھی شامل تھی

چل اب بولو کیا بول رہی تھی تم۔۔؟
وہ ایک بار پھر سے ویسے ہی گلاس رکھ کر کھڑا ہو گیا جیسے کچھ دیر پہلے کھڑا تھا نین نے بے یقینی سے
اس کے چہرے کو دیکھا

کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔؟ وہ اپنے آنسو صاف کرتی سے پوچھنے لگی
نہیں کوئی مطلب نہیں ہے تم جو کہہ رہی تھی وہ کہو۔ جتنی بھڑاس ہے سب نکال دو۔ آرام
سکون سے ادھر آؤ یہاں بیٹھو وہ اس کا بازو تھام تھا اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے خود زمین پر بیٹھا۔ اور
ساتھ ہی اس کی باتیں برداشت کرنے کے لیے سگریٹ جلا لی

جو کہنا ہے جو سنانا ہے سنا دو غصہ کرنا ہے بھڑاس نکالنی ہے گالیاں دینی ہیں یا مارنا ہے تمہارا مجرم
تمہارے سامنے بیٹھا ہے مجھے ہر سزا منظور ہے

تم جو کہو گی وہ کروں گا تمہاری ہر سزا پر اف تک نہیں کروں گا
تم چاہیے پوری دنیا کے سامنے ذلیل کر دو یا بے شک کچھ بھی کرو اف تک نہیں کروں گا
بس جو تم مجھے چھوڑ دینا چاہتی ہونا مجھ سے دور جانا چاہتی ہو یہ جو بار بار طلاق کا لفظ یوز کر کے مجھے
چیر رہی ہو یہ مت کرو

تم سے دوری کا خیال بھی میری جان لے لیتا ہے نین میں جانتا ہوں میں غلط تھا بلکہ بہت غلط تھا
میں نے تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہے تمہیں لمحہ لمحہ اذیت دی ہے تمہارے لئے بے حد
بے ہودہ الفاظ استعمال کیے ہیں

میری زبان کاٹ کر پھینک دو نین مگر مجھ سے دور جانے کی بات مت کرو۔ تمہاری ایک ایک
بات درست ہے
تمہارا ایک ایک لفظ صحیح ہے

لیکن میری محبت بھی غلط نہیں ہے نین۔ ان سب چیزوں کے دوران میری محبت کو نظر انداز
مت کرو میں تمہیں بہت چاہتا ہوں

میں تمہاری ہر بات ماننے کو تیار ہوں ہر درد ہر تکلیف سہنے کو تیار ہوں لیکن تمہیں چھوڑ کر اپنے
لئے موت کا انتظام نہیں کر سکتا

تم میری زندگی ہو۔۔۔

اور آپ میری موت ہیں۔

کیا آپ کو سمجھ نہیں آ رہا مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ مجھے نہیں چاہئے آپ کی یہ محبت کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی میں آپ کے ساتھ میرے لیے آپ خود ایک جیتی جاگتی موت ہیں۔ وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بے حد غصے سے کہتی اٹھتی وہاں سے جانے والی تھی کہ اچانک عالم نے اسے پکڑ کر اپنی بے حد قریب کر لیا

میں موت ہوں نا تمہاری۔۔۔؟ تو ٹھیک ہے موت ہی سہی۔۔۔ لیکن تمہیں اس موت سے کوئی الگ نہیں کر سکتا کیونکہ تم اپنی موت کی زندگی ہو۔۔۔

تم مجھے موقع نہیں دینا چاہتی نہ سہی مت دو لیکن میں اپنے آپ کو موقع دینا چاہتا ہوں۔ مجھے ایک مہینہ چاہیے۔ میں تمہیں اپنی محبت کا یقین دلاؤں گا

تم اپنی خوشی سے میری زندگی میں شامل ہوگی تمہیں ساری زندگی میرے ساتھ رہنا ہوگا ایک مہینے میں تمہیں خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دوں گا

تم اپنے آپ مجھے معاف کر دو گی

یہ میرا وعدہ ہے عالم سلطان شاہ کا تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے نانہ سہی لیکن اس ایک مہینے میں
میرا جنون تمہیں مجھ سے عشق کرنے پر مجبور کر دے گا وہ جیسے چیلنج کر رہا تھا

میں آپ کو کوئی موقع نہیں دینا چاہتی۔ اور نہ ہی میرے پاس آپ کو کچھ بھی دینے کے لئے ہے

میں آپ کے ساتھ ایک پل نہیں گزار سکتی ایک مہینہ تو دور کی بات ہے نہ تو میں آپ کو کبھی
معاف کروں گی اور محبت۔۔۔۔۔ معاف کیجیے گا عالم صاحب جہاں نفرتوں کے دروازے کھل
جائیں وہ محبتوں کے پردے کبھی پر بھی نہیں مار سکتے

اور میرے دل میں تو نفرتوں کے دروازے بنانے والے بھی آپ خود ہیں میں آپ کو کوئی موقع
نہیں دوں گی وہ اسے خود سے دور کرتی چلاتے ہوئے بولی تھی

جان میں تم سے کوئی موقع مانگ بھی نہیں رہا۔ کیونکہ میں تم پر تمہاری زندگی پر تمہاری سانسوں
پر پورا حق رکھتا ہوں

اور اپنا حق ہر طریقے سے وصول کرنا آتا ہے مجھے میں تم سے کوئی موقع نہیں مانگ رہا بلکہ خود کو
موقع دے رہا ہوں
وہ بھی تمہاری طرف سے

اور پھر ایک مہینے میں تمہیں ویسے بھی مجھ سے محبت ہو جائے گی

مجھ سے غلطی جانتا ہوں اور یہ بھی کہ تم معاف بھی کر دو گی تمہارے دل کے بہت قریب سے ہو
کر آیا ہوں میں

ان چار ماہ میں اتنا تو سمجھ گیا ہوں تمہیں۔ بس تیار ہو جاؤ جلد ہی تم مجھ سے محبت کرنے والی ہو۔ وہ
جیسے دعویٰ کر رہا تھا

ایسا کبھی نہیں ہو سکتا یہ ناممکن ہے باہر نکلے اپنے اس جھوٹے دعوے سے ایک بار حقیقت دیکھیں
اس آئینے میں اپنا چہرہ دیکھیں یہ بتائے گا آپ کو کہ جو کچھ آپ کر چکے ہیں اس کے بعد آپ محبت
کے قابل نہیں ہیں

اگر اس دنیا میں نفرت سے بھی بڑا کوئی جذبہ ہوتا تو اب تک میں آپ سے وہ بھی کر چکی ہوتی

لیکن افسوس کہ اس جذبے کو بیان کرنے کے لیے نفرت سے بڑھ کر کوئی لفظ نہیں بنا۔ میں آپ سے نفرت کرتی ہوں عالم سلطان شاہ۔ میری ایک کاک سانس ایک ایک دھڑکن کو آپ سے نفرت ہے میں آپ سے محبت کروں ایسا تم میرے مرتے دم تک نہیں ہو سکتا

ایک مہینہ تو کیا ایک زندگی کا چیلنج لے لیں آپ کو یہاں سے کچھ نہیں ملے گا

وہ نفرت سے اسے دیکھتی کمرے سے باہر نکلنے لگی تھی کہ اچانک عالم نے اس کا ہاتھ تھام لیا

اس کے صرف دو انگلیاں ہی اس کے ہاتھ میں تھی جنہیں وہ اپنے لبوں سے لگا چکا تھا
تمہارے ہاتھ کی کپکپاہٹ اس بات کی گواہ ہے نین کے تم ڈر رہی ہو تمہیں ڈر لگ رہا ہے کہ
کہیں تمہیں مجھ سے محبت نہ ہو جائے اسی لئے تو تم مجھے موقع نہیں دینا چاہتی
تمہیں ڈر ہے کہ کہیں تمہاری نفرت ہار نہ جائے

تمہاری نفرت اتنی مضبوط نہیں کہ میری محبت کا سامنا کر سکے تم سچ میں ایک کمزور لڑکی ہو۔

تم میں اتنی ہمت ہی نہیں ہے کہ تم مجھے موقع دے سکو۔ وہ ہنستے ہوئے بولائیں کہ جیسے اس کا مذاق اڑا رہا ہو

میں مضبوط نہیں ہوں عالم صاحب لیکن میری نفرت بہت مضبوط ہے مجھے خود پر نہیں اپنی نفرت پر یقین ہے اور آپ کے دعوے پر حیرانگی۔ وہ اسے خیریت سے دیکھتے ہوئے بولی

لیکن سامنے والا بھی تک اپنی مسکراہٹ برقرار رکھے ہوئے تھا جیسے وہ کوئی مذاق کر رہی ہو اور اس کی مسکراہٹ ہی دانیں کو آگ لگا رہی تھی

یقین ہے نہ آپ کو اپنے دعوے پر۔ وہ اپنا ہاتھ چھڑو آتی اس کے روبرو آکر پوچھنے لگی ہاں ہے یقین بہت یقین ہے مجھے اپنے دعوے پر تمہیں مجھ سے محبت ہو جائے گی وہ اپنے الفاظ پر قائم تھا

ٹھیک ہے تو پھر لگائیں شرط اگر آپ کا دعویٰ جیت گیا۔ اور اس ایک مہینے میں اگر آپ نے میری طرف سے اپنے لئے کوئی بھی جذبات محسوس کیے تو میں کبھی آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی

وہ اپنا ہاتھ اس کے سامنے کرتی بولی تو عالم کا دل مچل اٹھا وہ ایک ہی لمحے میں اس کا ہاتھ مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں قید کر چکا تھا وہ اسے موقع دے رہی تھی اسے اور کیا چاہیے تھا

لیکن اس کے اگلے الفاظ نے جیسے عالم کی جان نکال دی تھی
اور اگر آپ کا دعویٰ جھوٹا ثابت کر دیا تو آپ اسی وقت مجھے طلاق دے کر ہمیشہ کے لئے آزاد کر دیں گے

اس کا ہاتھ لمحے میں اس کے ہاتھ سے چھوٹا تھا۔ لیکن اس کی اس حرکت میں دانیل کے چہرے پر ایک بھرپور مسکراہٹ چھوڑی تھی وہ مسکراہٹ جو تھوڑی دیر پہلے عالم کے چہرے پر تھی وہ اب دانیل کے خوبصورت چہرے کا حصہ بن چکی تھی

ارے آپ تو اپنے دعوے میں بہت ہی کمزور نکلے اتنی جلدی ہار گئے۔
اتنا بھی یقین نہیں ہے آپ کو اپنی محبت پر بڑی کمزور نکلی آپ کی محبت وہ اس کے الفاظ اسی پردہ را رہی تھی

عالم نے ایک نظر اس کے معصوم سے چہرے کو دیکھا اس کے چہرے پر ایک بار پھر سے دلکش مسکراہٹ بکھر گئی تھی

اور اگلے ہی لمحے وہ اسے کندھوں سے تھام کر اپنے سینے میں بھیج چکا تھا
مجھے منظور ہے تمہاری شرط۔ شکریہ میری محبت کو موقع دینے کے لیے میں تمہارا زندگی بھر شکر
گزار رہوں گا

۔ وہ اس کے ماتھے کو شدت سے چومتا اسے ایک بار پھر سے خود میں بھیج گیا جبکہ اس کی مزاحمت
کو مکمل نظر انداز کر رہا تھا

شکریہ بولنے کی ضرورت نہیں جہاں چار مہینے برداشت کیا ہے وہاں ایک مہینہ اور سہی کم از کم
اس بار مجھے یہ یقین تو ہے کہ یہ سزا صرف ایک مہینے کی ہے۔
وہ بھرپور مزاحمت کرتے ہوئے بولی۔

جبکہ عالم کو یقین تھا کہ وہ اس کی اس غلط فہمی کو دور کر دے گا
وہ اسے ایک ماہ میں اسے خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دے گا۔ وہ جانتا تھا یہ نازک سی لڑکی اس
کی محبت کے سامنے گٹھنے ٹیک دے گی

کب تک لڑے گی۔۔ کب تک بھاگے گی۔۔ سامنے بھی تو عالم سلطان شاہ تھا۔

وہ اسے خود میں بھیجے اپنی ہی سوچوں میں مصروف تھا کہ اچانک ملازمہ دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اندر داخل ہوئی اس نے لمحے میں سے خود سے الگ کیا تھا

عالم صاحب آپ کو دادی جی بلارہے ہیں اور آغا جان کہہ رہے ہیں کہ دانی بی بی کو گھمانے لے جائیں اچھا محسوس کریں گی وہ نظر جھکائے اپنی بات کہتی باہر نکل گئی تھی

نین تم جلدی سے تیار ہو جاؤ ہم دونوں باہر کہیں چلتے ہیں تب تک میں دادی کی بات سن کے آتا ہوں وہ اس کے واپس قریب آتے ہوئے بولا

اس سے پہلے کہ دانی انکار کرتی ہو بے حد چاہت سے اس کے چہرہ تھا متا اس کے لبوں پر جھک گیا۔ اس اچانک ہونے والے حملے پر نین کو جیسے مزاحمت کا ہوش ہی نہ رہا اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی سمجھ پاتی عالم اس کا گال تھپتھپاتا باہر نکل گیا

وہ اس کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی لیکن وہ انکار تک نہ کر پائی۔ شاید یہ بے ہودا حرکت اس نے اسی لئے کی تھی کہ وہ انکار نہ کر پائے۔

لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنے ساتھ کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں ہونے دے گی اس شرط میں ایک شرط اور بھی ہوگی

کہ عالم سلطان شاہ اس کے قریب نہیں آسکتا۔
وہ اپنے آپ کو کسی بھی معاملے میں کمزور نہیں پڑنے دے سکتی تھی اس کی نفرت کے سامنے عالم کی محبت نے ہارنا تھا

عالم نے شاید اسے بے حد کمزور تصور کر رکھا تھا لیکن یہ الگ بات تھی کہ اب وہ کمزور سی لڑکی بہت بہادر ہو چکی تھی۔ اور یہ بات عالم کو آنے والے وقت میں پتہ چل ہی جانی تھی
○○○○○

وہ لوگ بریرہ کو چھڑوانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر چکے تھے لیکن ایسا جیسے ناممکن تھا عالم کی طرف سے کیس بہت زیادہ مضبوط تھا

ان لوگوں کے پاس بریرہ کے خلاف بہت مضبوط ثبوت تھے وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتے تھے
اس کیس کے معاملے میں

بریرہ بیٹا میں پوری کوشش کروں گا کہ میں تمہیں یہاں سے نکلوا سکوں

لیکن مجھے نہیں لگتا کہ ایسا ممکن ہو گا تم مجھے یہ بتاؤ کیا تمہارا اس لڑکی سے کسی بھی قسم کا رابطہ تھا جسے روحان پسند کرتا تھا وہ جیل کی سلاخوں کے باہر کھڑے اس سے سوال کر رہے تھے

جی چاچو میں اس لڑکی کو جانتی تھی جس سے روحان محبت کرتا تھا لیکن اتنے بھی اچھے طریقے سے نہیں جانتی تھی

بس روحان نے دو تین بار مجھے کہا تھا کہ اسے پیسوں کی ضرورت ہے اور میں اس سے پیسے بھجوا دیتی تھی

روحان کے کہنے پر ہی میں نے اسے پیسے بھجوائے تھے اس کے علاوہ میں اسے نہیں جانتی میرا اس لڑکی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے

چاچو میں قسم کھا کے کہتی ہو میرا روحان کے قتل سے کوئی لینا دینا نہیں ہے میں روحان کا قتل کیوں کرواؤں گی بلا مجھے روحان کو قتل کروانے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے

اور کوئی بھی نہیں آپ تو مجھ پر یقین کریں چاچو میں ایسا نہیں کر سکتی وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے صفدر چاچو سے کہہ رہی تھی کیونکہ اسے یقین تھا اور اس کیس میں کوئی شاید کچھ نہ کر سکے لیکن صفدر چاچو کوئی نہ کوئی حل نکال سکتے تھے

میں پوری کوشش کروں گا کہ میں تمہیں یہاں سے نکلوا سکوں مجھے سمجھ نہیں آرہا نہ جانے کیوں سارے ثبوت تمہارے خلاف ہیں

اگر تم نے کچھ کیا نہیں تو وہ قاتل تمہارا نام کیوں لے رہا ہے وہ تمہیں کیسے جانتا ہے۔ اتنی آسانی سے اس نے تمہارا نام لے لیا کیا تم نے اس آدمی کا پہلے کبھی نام سنا تھا اس سے سوال کر رہے تھے

چاچو میں جس نمبر پر فون کرتی تھی یا پھر دانیہ جس نمبر سے مجھے فون کرتی تھی وہ نمبر اسی لڑکے کے نام تھا پولیس والوں نے تو بس اتنا ہی بتایا ہے اس کے علاوہ مجھے اس سب کے بارے میں کچھ بھی نہیں پتا

ٹھیک ہے تم گھبراؤ مت میں جلدی ہی تمہیں نکلوانے کی کوشش کروں گا حوصلہ رکھو ڈرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے ہم سب تمہارے ساتھ ہیں

پتہ چل جائے گا کہ وہ کون ہے جو تمہیں پھسنے کی کوشش کر رہا ہے۔ باقی ہم سب سنبھال لیں گے۔ تم گھبرانا نہیں اور رونامت کوئی بے آسرا بے سہارا نہیں ہو تم کچھ نہیں ہونے دیں گے ہم تمہیں

مجھے تو لگتا ہے یہ شاہ حویلی والوں کی سازش ہے روحان کو اپنی طرف کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جب وہ نہ رہا تو اس طرح سے ہماری فیملی پر الزام لگا کر پھسانے کی کوشش کر رہے ہیں

لیکن چھوڑیں گے تو ہم بھی نہیں ہم بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے

وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے دوبارہ انسپکٹر کے پاس جا چکے تھے وہ ہر ممکن طریقے سے اس کی ضمانت کروانے کی کوشش کر چکے تھے لیکن فی الحال ایسا ممکن نہیں تھا

کیونکہ عالم کی وجہ سے یہاں کاروائی بہت سخت چل رہی تھی بریرہ کو آسانی سے وہ لوگ چھوڑ نہیں سکتے تھے یہاں تک کہ ضمانت کروانے کی کوشش بھی بری طرح ناکام ہو چکی تھی

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس سب میں اس کا نام کیسے شامل ہو گیا

اس نے تو کبھی بھی راحیل سے رابطہ نہیں کیا نہ ہی راحیل کو وہ جانتی تھی اسے بس اتنا پتا تھا کہ راحیل کا تعلق دانیہ سے ہے اور راحیل کہیں نہ کہیں دانیہ کے دماغ کا استعمال کرتا ہے راحیل کے کہنے پر ہی دانیہ اس سے دن بدن زیادہ پیسوں کی ڈیمانڈ کر رہی تھی

لیکن اس نے اسے کیوں پھنسا یا کیوں جھوٹ بولا کہ یہ سب کچھ بریرہ نے کروایا ہے بھلا راحیل کا اس نے کیا بگاڑا تھا۔

راحیل کو تو جانتی بھی نہیں تھی

○○○○○

دانیہ کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے دادا جی سے اندر آنے کی اجازت مانگ رہی تھی اسے دیکھتے ہی دادا جی مسکرائے

وہ تو یہ سوچ کر ہی بے حد خوش تھے کہ دانیہ نے انہیں معاف کر دیا وہ اب بھی اس سے نظریں نہیں ملا پا رہے تھے

جو کچھ ہوا تھا وہ اتنی آسانی سے بھولا تو نہیں جاسکتا تھا وہ جانتے تھے دانی کے لیے یہ سب کچھ
بھلانا بے حد مشکل ہے

لیکن پھر بھی وہ چاہتے تھے کہ دانی کو کسی بھی قسم کی کوئی تکلیف نہ دیں۔ اور وہ ایسا ہی کرنے
والے تھے عالم کی طرف سے اس کے ساتھ اب بھی زیادتی ہو رہی تھی وہ حق پر تھی اور عالم غلط
لیکن وہ یہ بھی سمجھ چکے تھے کہ عالم اس سے محبت کرتا ہے اور جس شخص کو ہر چیز بنانا گئے مل جاتی
ہو

وہ انسان اور چیزوں میں فرق کرنا بھول جاتا ہے
عالم بھی بھول گیا تھا ہر چیز کو صحیح کرتے کرتے وہ اپنی زندگی خراب کر چکا تھا اور وہ جانتے تھے کہ
دانی اسے آسانی سے ہر گز معاف نہیں کرے گی وہ بھی تب جب وہ ہر کام اس کی مرضی کے
خلاف کر رہا ہے

آپنے سارے کارنامے وہ انہیں سنا کر ہی دادی کے پاس گیا تھا
دانی بیٹا وہاں دروازے پر کیوں کھڑی ہو وہ ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولے تو دانی آہستہ سے چلتی ان
کے پاس آکر رکی

اس کے ساتھ کی گئی اپنی نا انصافی یاد کرتے ہوئے دادا جان نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا
بٹی ہم تمہارے شکر گزار ہیں کہ تم نے ہمارا اتنا بڑا گناہ معاف کر دیا ہم تمہارا یہ احسان زندگی بھر
نہیں بھولیں گے لیکن ایک سوال ہے جو ہمارے دل میں ہے کیا ہم تم سے پوچھ سکتے ہیں
---؟ اسے اپنے قریب بٹھاتے ہوئے وہ اس سے سوال کر رہے تھے

جی ضرور پوچھیں آپ اس طرح سے پوچھ کیوں رہے ہیں۔ جب سب کچھ ٹھیک ہوا تھا وہ کافی
زیادہ پریشان رہنے لگی تھی

تم نے ہماری غلطی معاف کر دی سب گھر والوں کو معاف کر دیا جب کہ ہم سب تمہارے مجرم
تھے

تم نے ہم سب کے گناہ کو نظر انداز کر دیا ہم سب کی غلطیوں کو معاف کر دیا اپنے ساتھ ہوئی
زیادتیوں کو معاف کر دیا بیٹا تمہارا دل بہت بڑا ہے لیکن ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر تم سب کو معاف
کر سکتی ہو تو عالم کو کیوں نہیں۔۔۔؟

ہم نہیں جانتے کہ تمہیں ہم پر یقین ہے یا نہیں لیکن وہ تم سے محبت کرتا ہے دادا جان کے لفظوں
میں حقیقت تھی لیکن دانیل یہ الفاظ سننا ہی نہیں چاہتی تھی
آپ کی اور ان کی غلطی میں بہت فرق ہے دادا جان

سب سے بڑا فرق تو یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو میرا شوہر کہتے ہیں لیکن انہوں نے کبھی ایک شوہر بن کر میری حفاظت کرنے کی کوشش نہیں کی

انہوں نے کبھی بھی نہیں سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں بے قصور ہوں

وہ بنا میرا قصور جانے مجھے سزا دیتے رہے۔ ہاں مجھے کسی سے کوئی شکایت نہیں کوئی میرے بارے میں کیا کہتا ہے کیا کرتا ہے یا میرے ساتھ کس طرح کا سلوک رکھتا ہے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا

لیکن دانیل پوسف نے اپنے شوہر کے لیے کچھ خواب سجائے تھے اپنے ہمسفر کو لے کر ایک نقش بنایا تھا

لیکن عالم سلطان شاہ نے میری زندگی میں زبردستی شامل ہو کر اس نقش کو مٹا دیا ہے وہ ایک شہزادہ تھا داداجان لیکن یہ ایک حیوان ہے میں چاہ کر بھی اس شخص کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گی

آپ لوگ میرے بزرگ ہیں۔ آپ لوگوں کی کسی بات کا میں نے کبھی برا نہیں منایا اور نہ ہی کبھی مناؤں گی آپ میرے لئے بہت اہم ہیں داد ا جان میں آپ کی بہت عزت کرتی ہوں

لیکن میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ اپنے پوتے کے لیے مجھ سے معافی کبھی مت مانگے گا میں سب کچھ کر سکتی ہوں لیکن اس شخص کو معاف کرنا میرے بس میں نہیں میرا دل مجھے کبھی اس چیز کی اجازت نہیں دیتا

میں اپنے ضمیر کو مار کر کبھی جی نہیں سکتی میرے پاس آپ کے پوتے کے لیے کوئی معافی نہیں ہے

اور اگر ہو سکے تو پلیز میرا ایک کام کر دیں وہ اپنی بات ختم کرتے ہوئے انہیں دیکھنے لگی

ہاں بیٹا بولو میں تمہارے لیے کیا کر سکتا ہوں

میں اپنے گھر جانا چاہتی ہوں اپنے چاچو سے ملنا چاہتے ہو میرے چاچو کی طبیعت 4 ماہ پہلے بھی ٹھیک نہیں تھی اور میں آج بھی نہیں جانتی کہ میرے چاچو کس حال میں ہیں

اگر میں عالم سے پوچھوں گی تو وہ مجھے کبھی اجازت نہیں دیں گے
اور زبردستی کرنا ان کے لیے کوئی بڑی بات نہیں ہے

اگر سچ بات کروں گی زیادہ سے زیادہ ایک اور تھپڑ لگا کر میرا منہ بند کرنے کی کوشش کریں گے

وہ اس انداز میں بولی کے دادا جان کو اپنی تربیت پر شرمندگی ہوئی
ہم اسے سمجھائیں گے دانی کہ وہ تم پر کبھی ہاتھ اٹھائے یہ گناہ ہے مرداگر عورت پر ہاتھ اٹھا کر اس
کا منہ بند کر دینا چاہتا ہے کہ یہ ایک عورت کے ساتھ زیادتی ہے ایک عورت کو بھی پورا حق ہے
اپنے لیے آواز اٹھانے کا ہم عالم سے بات کریں گے

تم اس کی بیوی ہو تم سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے تو اسے تم پر ہاتھ اٹھانے کا کوئی حق نہیں بنتا وہ کچھ
شرمندہ سے اسے یقین دلانے والے انداز میں کہہ رہے تھے

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے دادا جان۔ آپ تو میرے لئے کچھ بھی کہنے کی کوئی ضرورت نہیں
ہے ویسے بھی ایک مہینے میں یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا یقیناً آپ کے پوتے نے آپ کو بتا دیا ہو گا
کہ ایک ماہ کے بعد وہ مجھے طلاق دینے والے ہیں وہ اس قدر یقین سے بولی دادا جی کچھ بھی نہ کہہ
سکے

ہاں اس نے مجھے بتایا تھا۔ کہ اس نے تم سے ایک مہینے کا وقت مانگا ہے
وقت مانگا نہیں ہے چھینا ہے دادا جان زبردستی انہیں ہر کام میں زبردستی کرنے کی عادت ہے

انہیں لگتا ہے کہ یہ زبردستی مجھے اپنے ساتھ زندگی گزارنے پر مجبور کر دیں گے لیکن کچھ کام کبھی
بھی ممکن نہیں ہوتے جس میرے لیے عالم کا ساتھ قبول کرنا ممکن نہیں ہے

میں چاہے کتنی بھی کوشش کیوں نہ کر لوں لیکن ان کو معاف کر کے ان کے ساتھ زندگی گزارنا
میرے لیے ایک عذاب سے کم نہیں ہے اور میں مزید کسی بھی قسم کا عذاب نہیں جیل سکتی

ان کو لگتا ہے کہ مجھے ہر اسکتے ہیں ان کو لگتا ہے کہ میں ایک کمزور سی لڑکی ہوں جو ان کی دکھاوے
کی محبت کے سامنے گٹھنے ٹیک دے گی۔

لیکن غلط فہمی کا شکار ہیں وہ اور ان کی اس غلط فہمی کو میں جلد ہی دور کر دوں گی۔ میں اس ایک ماہ
کے بعد ان کی محبت کو ہرا کر ان کو غلط ثابت کروں گی

وہ پورے یقین سے کہہ رہی تھی

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے دعوے میں جیت جائے ہو سکتا ہے وہ تمہاری نفرت کو محبت میں بدلنے میں کامیاب ہو جائے دادا جان نے سرسری سے انداز میں کہا کہ وہ اس کارڈ عمل جاننا چاہتے تھے

نہیں ہو گا ایسا کبھی نہیں ہو گا نہ ہی میں کبھی ایسا ہونے دوں گی وہ میری نفرت کو محبت میں کبھی بھی نہیں بدل سکتے

ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ برحل میں یہ ساری باتیں کرنے آپ سے نہیں آئی تھی اور نہ ہی میں آپ کا دل دکھانا چاہتی ہوں دادا جان میں کسی کو کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتی میں بس خاموشی سے یہاں سے چلی جانا چاہتی تھی

لیکن آپ کا پوتا مجھے یہاں سے نہیں جانے دے رہا میرے بس میں ہوتا تو میں اسے ایک سیکنڈ نہ دیتی لیکن مسئلہ یہ ہے اس وقت میں اس کے نکاح میں ہوں اور یقیناً آپ مجھے اپنی مرضی سے ہی چھوڑیں گے

میرے لیے ایک ایسے شخص کے ساتھ رہنا بہت مشکل ہے جو میرے کردار کو دن رات کو کچلتا رہا ہوں

انہوں نے مجھ سے ایک ماہ کا وقت مانگا ہے نہ انہیں لگتا ہے کہ وہ مجھ پر لگائے ہر زخم کا ازالہ کریں گے

تو میں بھی دیکھنا چاہتی ہو کہ وہ اس ایک ماہ میں کیا کر سکتے ہیں
فی الحال تو اپنی مرضی ہی کر رہے ہیں

اگر وہ یہ لگتا ہے کہ مجھ پر رعب جمع کر مجھ پر ہاتھ اٹھا کر یا مجھے اپنے ساتھ زبردستی رکھ کر وہ مجھے
خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دیں گے یہ ان کی غلط فہمی کے علاوہ اور کچھ نہیں

اس ایک ماہ میں انہیں بھی یقین ہو جائے گا کہ میں اتنے بھی کمزور نہیں جتنی انہیں لگتی ہوں۔

میں چلتی ہوں دادا جان وہ ذرا سا مسکرائی تھی دادا جان بدلے میں کچھ بھی نہ کہہ سکے

○○○○○

وہ کمرے سے نکل رہی تھی کہ عالم اندر داخل ہوا

میں نے تمہیں تیار ہونے کے لیے کہا تھا اور تم دادا جان کے کمرے میں ہو پوری حویلی میں تلاش کر کے آرہا ہوں تمہیں

جاؤ جلدی سے جا کر چینج کرو کہیں باہر چلتے ہیں تاکہ تمہارے دماغ کی گرمی کو تھوڑا کم کیا جاسکے اس بار وہ ذرا فاصلے پر کھڑا تھا شاید وجہ اس کا دادا جان کے کمرے میں موجود ہونا یا اپنے بیڈ روم سے باہر ہونا تھا ورنہ اس کی بے باکی کی ایک جھلک تو وہ دیکھی جا چکی تھی

یار ایسے گھور کر مت دیکھو جانتا ہوں بہت ہی ہینڈ سم ہوں مگر مجھ پر صرف تمہارا حق ہے عالم شاہ نے محبت میں کبھی بے ایمانی نہیں کی۔

عالم سلطان شاہ کی سانس سانس پر صرف دانیل عالم شاہ کا حق ہے چلو جاؤ جلدی سے تیار ہو جاؤ اس کے کان کے قریب جیسے گنگناتے ہوئے پیچھے ہٹاؤ اور حکم دیتا انداز سے دانیل کو آگ لگا گیا تھا

مجھے کہیں نہیں جانا وہ سختی سے بولی
پوچھا نہیں بتایا ہے بلکہ تمہیں لگتا ہے کہ میں اپنی مرضی چلاتا ہوں تو حکم دیا ہے جاؤ تیار ہو کے آؤ
- ویسے اس میں بھی بری نہیں لگ رہی ہے لیکن میرے ساتھ پہلی بار جارہی ہو اسی لئے تیار ہونے کا کہہ رہا ہوں

بھولومت کے تم نے مجھے ایک مہینے کا وقت دیا ہے بلکہ چیلنج دیا ہے اور اس چیلنج کو میں اپنے انداز میں پورا کروں گا اس ایک مہینے میں تم میری بیوی ہو میری ہر بات مانتا تمہارا فرض ہے اور اس ایک ماہ کے بعد جب تمہیں مجھ سے محبت ہو جائے گی پھر میں تمہاری ساری باتیں مانوں گا

لیکن میں یہ سوچ کر خوش ہوں کہ سرپو چھڑالوں کا زیادہ خوش ہونے تمہاری ضرورت نہیں ہے تمہاری ناجائز ڈیمانڈ تب بھی پوری نہیں ہوگی

اب محبت کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ بندہ اپنی محبت کی غلط باتیں بھی ماننے اسی لئے مجھ سے زیادہ امید باندھنے کی ضرورت نہیں ہے اور مجھے زیادہ نخرے کرتی لڑکیاں بھی پسند نہیں ہیں چلو اب جاؤ تیار ہو جاؤ

ٹائم نہیں ہے یار واپس آتے ہوئے اندھیرا ہو جائے گا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی وہ اس کا رخ سیڑھیوں کی جانب مڑ گیا

جار ہی ہوں وہ اس کے ہاتھ کندھے سے ہٹاتے ہوئے بولی تو عالم نے مسکرا کر اسے دیکھا
عالم صاحب ایک بات کہنا چاہتی ہوں آپ سے وہ جاتے جاتے مڑی

اس کا تو جیسے سارا وجود سماعت بن کر اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا
اگر آپ کو لگتا ہے کہ یہ ساری حرکتیں بہت زبردست ہیں یا آپ کا یہ انداز مجھے آپ سے محبت
کرنے پر مجبور کر دے گا

تو آپ کی انفرمیشن کیلئے غرض ہے کہ یہ سب چیزیں مجھے آپ سے محبت پر نہیں لیکن مزید
نفرت پر ضرور اکسار ہی ہیں وہ بے حد مضبوط لہجے میں بولی

جس سے آپ عالم کے چہرے پر تو مسکراہٹ پھیل گئی تھی

تو تم چاہتی ہو کہ میں وہ حرکتیں کروں جو تمہیں پسند آئے تم چاہتی ہو کہ میں بہت سارے کام
کروں جو تمہیں اچھے لگے مطلب تم چاہتی ہو کہ میں کوشش کروں گا کہ تمہیں مجھ سے محبت ہو
جائے وہ اس کا ہاتھ تھا منے ہی والا تھا کہ دانیل نے اپنے دونوں ہاتھ اس سے دور کرتے ہوئے چند
قدم کا فاصلہ بنالیا

میں آپ سے کچھ بھی نہیں چاہتی اللہ کے واسطے مجھ سے دور رہے وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتی
تیزی سے اوپر سیڑھیاں چڑھ گئی۔ جبکہ وہ اسے جانتا ہوا دیکھتا رہا

○○○○○

عالم کے چہرے کی مسکراہٹ سے سمٹ چکی تھی
وہ جانتا تھا وہ اسے تکلیف دے رہا ہے اس کے آنسو کی وجہ بن رہا ہے لیکن اس کے جذباتی فیصلے پر
عمل بھی نہیں کر سکتا تھا

اگر اس کی زندگی کا کوئی بھروسہ ہوتا اگر کوئی اس کی خوشیوں کی ضمانت لیتا تو اس کی خوشی کے
لئے اسے چھوڑ دیتا

ہاں وہ اس کی خوشی کے لئے اپنی موت کا سامان تیار کر لیتا
کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ اس معاشرے میں عورت کا کیا مقام ہے ایک طلاق یافتہ عورت کس طرح
سے زندگی گزارتی ہے۔۔۔؟

وہ سب جانتا تھا وہ اسی معاشرے کا مرد تھا

وہ جانتا تھا کہ یہ معاشرہ ایک طلاق یافتہ عورت کے ساتھ کیا کرتا ہے۔ وہ جانتا تھا وہ غلط ہے اس نے بہت غلط کیا ہیں لیکن وہ اسے یہ بتا نہیں سکتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ایسا کیوں کر رہا ہے ورنہ یقیناً وہ یہی سوچتی کے عالم اس پر ترس کھا رہا ہے لیکن حقیقت تو یہ تھی

کہ وہ خود ترس کھانے کے مقام پر تھا
وہ اس سے اپنی محبت کی بھیک مانگ رہا تھا وہ جانتا تھا کہ جتنے تکلیفوں سے دے چکا ہے اس کے بعد وہ نفرت کے علاوہ اسے اور کچھ نہیں دے سکتی

لیکن وہ کیا کرتا اسے طلاق دے کر وہ اس کی زندگی کو مزید مشکل بھی نہیں بنا سکتا تھا۔

سب سے پہلے تو اس کے اپنوں نے ہی اس کا جینا حرام کر دینا تھا جس چاچا کے در پہ جا کر بیٹھنے والی تھی اس کی اپنی تین بیٹیاں تھیں کیا جواب دیتا ہو وہ این معذور شخص دنیا والوں کو کس کس کی زبانی بند کرتا

دائین کو لگتا تھا کہ یہ سب کچھ عالم صرف اور صرف اپنے لئے کر رہا ہے لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ وہ اپنی نی کو درد رہھکتے نہیں دیکھ سکتا تھا

ہاں وہ اس کی نفرت میں جل کر مرنے کو تیار تھا لیکن اسے طلاق دے کر اس کی زندگی کو حرام کرنے کے لیے نہیں

اسے صرف ایک موقع چاہیے تھا اور وہ جانتا تھا کہ دانیل اسے کوئی موقع نہیں دے گی اسی لئے تو اس نے خود اپنے آپ کو موقع دے دیا تھا

اس نے جان بوجھ کر صرف ایک ماہ مانگا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ اس ایک ماہ میں اور کچھ نہ سہی لیکن اس کی نفرت کو ہر ادے گا

شاید اس کے نصیب میں دانیل کی محبت کبھی بھی نہ لکھی ہو لیکن وہ اسے نفرت کو مرنے نہیں دے گا

○○○○○○

وہ اپنے ہی سوچوں میں سیڑھیوں کو دیکھ رہا تھا جب سامنے والے کمرے سے صنم نکلی وہ جب سے آیا تھا اسے پہلی بار دیکھا تھا اس کی آنکھیں سرخ صاف رونے کا پتا دے رہی تھی

کیا بات ہے صنم تمہاری آنکھیں اتنی لال کیوں ہیں خیریت طبیعت ٹھیک ہے نہ۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا ایک ہفتے میں اس کا نکاح تھا اور یہاں اس نے رورو کر اپنی حالت بھی کر رکھی تھی

آپ کو کوئی فرق پڑتا ہے اس بات سے کہ میں کیسی ہوں زندہ ہوں یا مر چکی ہوں آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میرے ساتھ اس گھر میں کیا کیا جا رہا ہے

صرف آپ کی وجہ سے یہ سب لوگ میری شادی ڈاکٹر زاہد سے کر رہے ہیں وہ جانتا ہے کہ اس کے لیے کیسے جذبات رکھتی ہے لیکن آج وہ کھل کر اس کے سامنے آچکی تھی

اسی لیے میں نے تم سے کہا تھا کہ اپنے جذبات پر کنٹرول کرو قسمت کا لکھا کوئی نہیں جانتا میرے حصے میں دانیں ہے اور تمہارے حصے میں زاہد اور آج کے بعد کچھ نہیں ایسی بے فضول گفتگو کرنے سے پہلے ایک بات یاد رکھنا ایک عورت کو اپنے جذبات اپنے شوہر تک محدود رکھنے چاہیے

اور ایک عورت کو یہ کام تب زیب دیتا ہے جب وہ کسی کے نکاح میں ہو جہاں تک بات ہے میں نے تمہارے جذبات کی کبھی حوصلہ افزائی نہیں کی اور آج کے بعد میرے سامنے ایسی بے ہودا گفتگو کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنا۔

دفع ہو جاؤ آنسو بہاؤ یا شور مچاؤ ایک ہفتے میں نکاح ہے تمہارا اور اس میں تمہارے بابا کی مرضی شامل ہے اس کے علاوہ اور کوئی بات اہمیت نہیں رکھتی ماں باپ سے بہتر اولاد کے لیے اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا

اور جہاں تک بات ہے تمہارے جذبات کی تو تمہارے جذبات غلط ہیں۔
اور تم مجھے سے سوال کرنے والی کوئی نہیں ہوتی اس کا جواب تم صرف ایک عورت سے مانگو اپنی ماں سے جس نے تمہیں ایسے خواب دیکھنے کی اجازت دی

وہ ایک نظر اس پر ڈالتا تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا تھا جبکہ صنم کو تو یہ لگ رہا تھا کہ وہ عالم کے سامنے رونادھونا کرے گی تو یقیناً کو اس کی زبردستی کی شادی کو روک لے گا

لیکن یہاں تو عالم الٹا اسے ہی سنا گیا تھا وہ سب کے لئے آواز اٹھاتا تھا ان کے حق میں بولتا تھا لیکن صنم کے لئے بولنے کے لیے اس کے پاس کوئی الفاظ ہی نہ تھے بلکہ الٹا ہو تو اسے صاف جواب دے گیا تھا

تو کیا اس کا مطلب تھا کہ ایک ہفتے کے بعد اس کا نکاح ڈاکٹر زاہد سے ہو جائے گا وہ بے حد پریشانی سے سوچ رہی تھی

ایسا نہیں ہو سکتا مجھے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہو گا مجھے نہیں کرنی کسی سے بھی شادی ہے میں صرف عالم سے محبت کرتی ہوں میں کسی ڈاکٹر صاحب کو اپنی زندگی میں شامل نہیں ہونے دوں گی اس کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے

وہ جذباتی ہو رہی تھی یقیناً وہ اپنی ہی زندگی برباد کرنے کے لئے قدم اٹھانے جا رہی تھی۔

○○○○○○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو سامنے ہی نین کا لے رنگ کے بے حد خوبصورت لباس میں بالوں کو سکھا رہی تھی اسے دیکھتے ہیں چہرہ پھیر گئی

اس کا یوں چہرہ پھیرنا اسے اندر سے تڑپا گیا تھا
تم تیار نہیں ہوئی جلدی کرو یا راتنا ٹائم کون لگاتا ہے تمہیں زیادہ سجنے سنوارے کی ضرورت نہیں ہے

بنہار سنگھار کے بھی سیدھی دل میں اتری ہو وہ اس کے قریب آتا اس کے بالوں کی خوشبو کو اپنے
اندر اتار اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ چکا تھا

اگر تمہیں مجھ سے نفرت ہوتی تو میری اس حرکت پر مجھے دھکے دیتی اور جو حرکت میں نے تھوڑی
دیر پہلے اس کمرے سے جانے سے پہلے کی تھی کہ اس حرکت پر تھپڑ مارتی
وہ جیسے اسے اکسار ہا تھا

لیکن میں جانتا ہوں تم میں ہمت کی کمی ہے کوئی بات نہیں ایک ماہ کے بعد ویسے بھی تمہیں میری
یہ ساری حرکتیں اپنے آپ اچھے لگنے لگیں گی

وہ آنکھ دبا تاثرات سے کہتا آگے بڑھنے ہی والا تھا کہ اس کا ہاتھ اچانک اپنے ہاتھوں میں تھام
لیتے ہوئے وہ بنا آگے پیچھے دیکھیں اس کے ہاتھ کو کاٹ چکی تھی

جنگلی بلی یہ کیا حرکت ہے وہ اپنا ہاتھ چھڑاتا بے حد سختی بولا تھا جبکہ وہ اس کا ہاتھ سختی سے اپنے
دانتوں میں دبائے اپنی تمام تر ہمت اس کے ہاتھ پر دکھا چکی تھی

درد کی شدت سے عالم نے چاہا کہ اپنا ہاتھ جھٹکے سے سے آزاد کروالے لیکن یقیناً اس حرکت سے اسے دھک لگتا اور وہ ایسا کچھ بھی نہیں کرنا چاہتا تھا

خون کا ذائقہ اپنے منہ میں گھلتے محسوس کرتے ہی وہ اس کے ہاتھ کو چھوڑ چکی تھی۔ اس کے ہاتھ پر زخم کا نشان دیکھ کر وہ نظریں چرائے چہرہ پھیر چکی تھی اب اسے خود بھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ یہ حرکت کر چکی ہے

عالم نے اپنے ہاتھ میں موجود گہرا زخم دیکھا اور پھر مسکرا کر اسے دیکھا اس کا بدلہ میں ایک ماہ بعد رہو نگاہ اس کے دانتوں کے نشان پر اپنے ہونٹ رکھتا اسے شرمندہ کر گیا تھا

عالم ہاتھ روم کی جانب بھر گیا جب کہ دانتوں کا سارا دھیان اس کے ہاتھ پر تھا جہاں اس کے دانتوں کا گہرا نشان بن چکا تھا

○○○○

نہیں اپنا تمام تر غصہ اس کے ہاتھ پر نکال چکی تھی وہ جانتی تھی کہ عالم کو شدید تکلیف ہو رہی ہے اس کا انداز ہی کچھ ایسا تھا

لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ اس کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے اسے خود پر غصہ آرہا تھا وہ ایسی حرکت کیسے کر سکتی ہے

میں نے کچھ غلط نہیں کیا انہوں نے بھی تو مجھے اتنا مارا تھا مجھے بات بات پر ذلیل کیا ان کے مقابلے میں تو یہ کچھ بھی نہیں ہے انہیں اس سے زیادہ سزا ملنی چاہے اس نے اپنے دل کو تسلی دی

انہوں نے میرے ساتھ ایسا کیا مجھے تکلیف پہنچائی تو کیا بدلے میں انہیں تکلیف پہنچا کر میری تکلیف کم ہو جائے گی۔۔۔؟

اس طرح تو میں بھی بے حس بن جاؤں گی

ان سے دور جانے کے بعد کیا میں بھی ان جیسا ڈائنا سور خود میں انسٹال کر کے جاؤں گی

کبھی نہیں میں ان جیسے کبھی نہیں بنوں گی

مجھ میں اور ان محترم میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ وہ تیزی سے بال بناتے ہوئے عالم کے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگی

پوری جنگلی بلی ہے۔ وہ ہاتھ کو ٹھنڈے پانی کے نیچے رکھتا کتنی دیر سے اس کی تکلیف کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا

اس کے ہاتھ پر چھوٹے چھوٹے دانتوں کے نشان واضح بن چکا تھا
ہاں لیکن ہاتھ میں اتنی زیادہ تکلیف تھی کہ برداشت کرنا کافی مشکل لگ رہا تھا
نہیں اگر تو تم اس طرح سے بدلہ لینا چاہتی ہو تو تمہارا یہ انداز مجھے بے حد پسند ہے وہ بے حد نرمی
سے اپنے لب ہاتھ پر رکھتا مسکرایا

چار مہینے سے وہ حویلی سے نہیں نکلی تھی وہ اسے تھوڑی دیر باہر لے کر جانا چاہتا تھا
تاکہ گاؤں گھم لے وہ بالکل بھی پہلے اس گاؤں میں نہیں آئی ہوئی تھی

اسے یقین تھا اس گاؤں بہت پسند آئے گا
اور یقیناً ساری سوچوں سے نکل کر تھوڑی دیر کے لئے اس کا دل بھی بہل جائے گا

اپنے ہاتھ کی تکلیف کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ باہر نکلا تو وہ سامنے ہی صوفے پر بیٹھی
تھی

اس کی شکل دیکھ کر عالم کو ہنسی آگئی

وہ بالکل اس کی سوچ کے مطابق تھی معصوم سی اس کے ہاتھ میں ٹیوب تھی عالم اچھے سے جانتا تھا کہ یہ اس کے ہاتھ میں کیوں موجود ہے

اس کے اوپر دیکھنے پر عالم نے فوراً اپنی ہنسی دبا کر مسکین سی شکل بنائی جب کہ نین اپنے ہاتھ میں پکڑی ٹیوب اس کے سامنے کرتے ہوئے بولی یہ لگالے آپ کو کم تکلیف ہوگی

بہت شکریہ لیکن میرے دائیں ہاتھ پر چوٹ لگی ہے مطلب ایک چوہیا نے کاٹا ہے یہ ہاتھ میرا اتنا کام کا ہے نہیں ہے کہ میں ڈکن بھی کھول سکوں اس ٹیوب کا تو آپ تھوڑی سی میری مدد کریں گی

وہ اپنا ہاتھ اس کے سامنے کرتے ہوئے بولا جب کہ دانیل خود کو چوہیا کہلوا کر اسے غصے سے گھور رہی تھی

اب تم مجھے ایسے گھورو گی تو پھر سے مجھ سے کوئی گستاخی ہو جائے گی جو تمہیں بالکل بھی پسند نہیں آئے گی

اس کا اندازہ شرارت سے بھرپور تھا

عالم نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلا دیا۔ جب دانیل نے ٹیوب کا دکن کھول کر اس کے ہاتھ پر رکھا

انسان کو اپنے تکلیف کا مرہم خود بننا چاہیے کوشش کریں ہو جائے گا وہ کہہ کر واپس آئینے کی طرف مڑ گئی

بڑی بے حس ہو یا وہ بد مزہ نہ ہوا

لیکن اس کی بات پر دانیل نے اسے دیکھا اس کے چہرے پر ایک طنزیہ سے مسکراہٹ تھی
بے حس بس اس نے یہ لفظ دہرایا اور اس کی مسکراہٹ عالم کو شرمندگی کی آخری انتہا تک لے گئی

ایسے الفاظ مجھ سے زیادہ آپ پر سوٹ کرتے ہیں

میرا نہیں خیال کہ آپ گاڑی چلا سکتے ہیں اسی لیے باہر جانا کینسل کر دیں وہ اسے دیکھ کے بولی
اب وہ نیچے جانے کا ارادہ رکھتی تھی

لیکن اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے نکلتی عالم اس کا بازو تھام چکا تھا

اتنا بھی لاچار نہیں ہے عالم سلطان شاہ کے ایک گاڑی بھی نہ چلا سکے نیچے آ جاؤ وہ اسے حکم دیتا جا چکا تھا

واہ یوب کا ڈکن کھولتے ہوئے جناب کی جان جارہی تھی اور گاڑی چلاتے ہوئے نہ کوئی تکلیف نہیں ہوگی اتنے ہی کوئی تیس مار خان ہے مجھے کیا کون سا مجھے درد ہو گا وہ کندھے اچکا آتی اس کے پیچھے چادر اٹھا کر نیچے آگئی

○○○○○○○

صنم بچن سے نکل کر اوپر اپنے کمرے میں جارہی تھی جب سیڑھیوں سے اترتے ہوئے اسے دیکھا

کالے رنگ کی بالکل سادہ سے فرائڈ میں بھی وہ آسمان سے اتری کیسی پری سے کم نہ تھی صنم کو دیکھتے ہی اس نے رستہ چھوڑ دیا صنم گھر میں واحد انسان تھی جس نے اب تک اس سے معافی نہیں مانگی تھی

معافی تو نر جس چاچی نے بھی نہیں مانگی تھی لیکن جب یہ سارا واقعہ ہوا تو وہیں پر تھیں۔

اور اس سب کے دوران وہ کچھ بھی نہیں بول رہیں تھیں جب کہ دانیل نے سارے گھر والوں کی طرف سے معافی مانگی تھی
اے لڑکی کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟

وہ اس کے قریب سے گزرنے ہی والی تھی کہ اچانک صنم نے اس کا بازو تھام لیا۔ اس کی پکڑ بے حد شدید تھی

جی میں عالم کے ساتھ باہر جا رہی ہوں وہ اپنے بازو کی جانب دیکھتے ہوئے بولی اس کی پکڑ سے اس کے بازو سے ٹیسس سے اٹھ رہی تھی

بہت خوش ہو رہی ہو گی عالم شاہ تمہاری زندگی کا حصہ بن گیا تم نے اسے مجھ سے چھین لیا

لیکن ایک بات یاد رکھنا اگر وہ میرا نہ ہو سکا تو ہونے میں اسے تمہارا بھی نہیں دوں گی وہ اس کے بازو کو اور شدت سے جھٹکا دیتے ہوئے بولی

مجھے نہیں پتہ آپ کیا کہہ رہیں ہیں آپ کا عالم سلطان شاہ آپ کو مبارک ہو مجھے نہیں چاہیے

کیونکہ میں ایک ماہ بعد ویسے بھی یہاں سے چلے جاؤں گی۔ وہ ایک ماہ بعد مجھے چھوڑنے کو تیار ہیں۔ اور میں اپنی زندگی میں عالم شاہ کو دوبارہ نہیں دیکھنا چاہتی اس لیے میں ان کو یہ ایک ماہ دیا ہے

مجھے نہ عالم سلطان شاہ سے کوئی تعلق رکھنا ہے اور نہ ہی میرے دل میں اس کے لئے کوئی جذبات ہیں

لیکن آپ کو ایک مشورہ دینا چاہتی ہوں عالم شاہ جیسے انسان کے لیے اپنی زندگی خراب نہ کریں وہ بے حس انسان ہیں کسی سے محبت نہیں کر سکتے

آپ کی شادی ہونے جارہی ہے اپنے جذبات کو شخص کے لئے رکھیں یقین کریں اگر ایک عورت اپنے تمام تر جذبات اپنے شوہر اپنے محرم تک محدود رکھے۔ ان کی زندگی بے حد خوبصورت ہو جائے گی

آپ مجھ سے بڑی ہیں یہ ساری باتیں مجھ سے بہتر سمجھتی ہوں گیں میرا اور عالم کا ساتھ دور تک نہیں ہے لیکن آپ سے اتنا ضرور کہوں گی اس شخص کے لئے خود کو بے مول نہ کریں وہ مسکرا کر اپنا ہاتھ چھڑواتی سیڑھیاں اتر چکی تھی

صنم کو تو اس کی ایک بھی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔ کیا مطلب تھا اس کی ایک مہینے والی بات کا کیا ایک مہینے میں وہ عالم کو چھوڑ کر جانے والی تھی

اگر تو ایسا تھا تو اس۔ عالم کو حاصل کرنے کے لئے ایک موقع تھا جسے وہ گنوا نہیں سکتی تھی

لیکن ایک ہفتے میں اس کا نکاح تھا اسے کچھ تو کرنا ہی تھا اسے اپنی زندگی کے ہمسفر کی صورت میں ڈاکٹر زاہد نہیں بلکہ عالم سلطان شاہ چاہیے تھا

عالم اس کے سامنے تھا اس کی زندگی کا ہر ایک پہلو اس کے سامنے تھا وہ کیسے کہہ سکتی تھی کہ عالم محبت کے لائق نہیں ہے

دائین یوسف تم نے عالم سلطان شاہ کو سمجھا ہی نہیں وہ اپنے ایک ایک رشتے کو تاقیامت نبھانے والوں میں سے ہے

وہ نفی میں سر ہلاتے اوپر جا چکی تھی۔
اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے

○○○○○○○

اس نے دروازہ کھول کے کمرے کے اندر قدم رکھا دروازے کے اوپر باندھا پانی کا جگ اس کے سر پہ لگا تھا

اس نے پہلے تو حیرانگی سے دروازے کو دیکھا اور پھر زمین پر پڑے ہوئے جنگ کو اور پھر ایک نظر اس نے اپنے کپڑوں کی طرف دیکھا تھا وہ سر سے پیر تک بھیگ چکا تھا

اور اب اس نے پوری نظر کمرے میں دھرائی تھی اگر وہ یہاں سامنے ہوتی تو یقیناً اس شرارت کے بعد تو ہر گز نہ بچتی

لالی۔۔۔۔۔ وہ اونچی آواز میں چلایا اور تیزی سے کھڑکی کی جانب بڑھا جبکہ لالی پردے سے نکلتی پوری سپیڈ کے ساتھ کمرے سے باہر کی جانب دوڑ لگانے ہی لگی تھی

لیکن یہ اس کی بد قسمتی تھی کہ شیر نے سے پکڑ چکا تھا
کیا مسئلہ ہے جانے کیوں نہیں دے رہے مجھے وہ انجان بن کر پوچھنے لگی

کیا کی بچی یہ کیا حال کیا ہے میرا اس سخت لہجے میں گویا ہوا
کیا کی نہیں سکندر شاہ کی بچی ہوں اور میں نے کچھ نہیں کیا آپ کو خود ہی دروازہ کھولنے کی تمیز
نہیں ہے

بند دروازہ ہے کچھ بھی ہو سکتا ہے آپ کو احتیاط کرنی چاہیے یہ کیا ہو اور دروازہ کھول کر اندر گھس
گئے

خود بھی تو تھوڑی کیا احتیاط کرنی چاہیے

اور اپنی عقل کا بھی استعمال کرنا چاہیے دروازہ تو بیچارہ بے جان ہے اسے کیا پتا کہ مسٹر شیر زار
شاہ اندر آرہے ہیں۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بے حد معصوم بنے بولی تھی

کیا مسئلہ ہے لالی گھر میں اتنی پریشانی چل رہی ہے اور تم مستی کیا کر رہی ہو ہم بریرہ کو جیل سے
نکلوانے میں کامیاب نہیں ہو پارہے وہ پریشانی سے بولا

لالی میں تمہیں بریرہ کے بارے میں سب کچھ اس لئے تو نہیں بتانا چاہتا تھا کہ تم بے حس ہو جاؤ
اس کے منہ بنانے پر وہ زرا سخت لہجے میں بولا

بات بے حس ہونے کی نہیں ہے شیر بات صحیح اور غلط کی ہے
عالم شاہ کوئی بچہ نہیں ہے اس نے ثبوت دیے ہیں

بریرہ بھابھی کیسی ہیں یہ تو آپ بہت اچھے سے جانتے ہیں عالم شاہ یوں ہی تو کسی پر الزام نہیں لگا
دیں گے ضرور ان کے پاس ثبوت موجود ہوگا

ایک اور بات اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں بریرہ کی ٹینشن لے کر بیٹھ جاؤں تو کم از کم مجھ سے ایسا
نہیں ہوگا

اور اگر آپ نے مجھے زبردستی منہ بنا کر بیٹھنے پر مجبور کیا تو یاد رکھیں میں بھی اچھی والی بیوی بن
جاؤں گی پھر آپ کو ہی پتی ورتا پتی پسند نہیں آئے گی وہ اسے دیکھتے ہوئے منہ بنا گئی

جبکہ اس کی بات سن کر نہ چاہتے ہوئے بھی وہ مسکرا دیا تھا
انڈین ڈرامہ کم کم دیکھا کرو وہ مفت مشورہ دینے لگا

ہاں ڈرامے دیکھنا چھوڑ دوں ناول پر نہ چھوڑ دوں اور بریرہ بی بی کی ٹینشن لے کر اپنے سر پر سوار
کر لوں وہ اب بھی مکمل لڑائی کی موڈ میں تھی

لالی کیا تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا گھر میں کیا چل رہا ہے وہ اسے تھام کر اپنے قریب کرتے ہوئے
پوچھنے لگا

فرق پڑتا ہے شہر میرے ماں باپ پریشان ہیں میرے بھائی پریشان ہیں آپ پریشان ہیں لیکن
آپ کے پریشان ہونے سے مسئلے کا حل نہیں نکل آئے گا اور سچ تو یہ ہے کہ میں آپ کو ایسے نہیں
دیکھنا چاہتی

آپ ہنستے نہیں ہیں نہ تو میرا سارا دن بہت خراب گزرتا ہے وہ اس کے سینے پر سر رکھ کے بہت لاڈ
سے بولی

جب آپ مسکراتے ہیں تب مجھے لگتا ہے جیسے میری زندگی مسکرا رہی ہو اسی لئے آپ یہ منہ بنا کر
نہ رہا کریں پورے زکوٹا جن لگتے ہیں

وہ مذاق ہی مذاق میں اس کے ساتھ لگی اپنی ہی باتیں کیے جا رہی تھی جبکہ وہ جانتی بھی نہیں تھی کہ یہ باتیں شیر کے دل کے سارے تار چھیڑ چکی ہیں

اچھا چلے اب بہت ہو گیا بعد میں ایوایں سر پر چاڑھ جائیں گے وہ اس سے دور ہوتے ہوئے بولی جب اگلے ہی لمحے شیر نے اسے کھینچ کر اپنے مزید قریب کر لیا

اب تو میں سر پہ چڑھ کر رہوں گا۔ وہ بے حد شرارت سے کہتا اس کی کمر کے گرد بازو کا گھیرہ بنا کر اسے اپنے بالکل قریب کر چکا تھا

آپ جا کر پہلے کپڑے چینج کریں سارے بھینگے ہوئے ہیں وہ اس سے ذرا فاصلہ بناتے ہوئے بولی۔

اب سب کچھ بریک کے بعد وہ اسے اپنے قریب کرتا اگلے ہی لمحے سارے فاصلے طے کر چکا تھا۔ جب کے کمرے میں لالی کی ہنسی کی کھنکھناہٹ گونجی تھی

○○○○○

کوئی حل نکلا۔۔۔؟ زایا نے کمرے میں قدم رکھا تو پازیب جو ہادی کو اپنے ساتھ لگائے سلانے کی کوشش کر رہی تھی اس سے پوچھنے لگی

نہیں ان لوگوں کے پاس ثبوت ہے جو وہ عدالت میں پیش کرنے والے ہیں ان کا کہنا ہے کہ
بریرہ کسی کو پیسے بھیج دے رہی ہے اور بریرہ کی اکاؤنٹ ڈیٹیلز کے مطابق اس نے کسی کو پندرہ
کروڑ روپے بھیجے ہیں

اور سہی بات ہے اتنی بڑی رقم کسی عام چیز کے لیے تو نہیں ہو سکتی وہ بیڈ پر لیٹے ہوئے بولا آج کے
دن نے اسے اچھا خاصہ تھکا دیا تھا

مطلب کیا آپ کو لگتا ہے کہ وہ ایسا کر سکتی ہی نہیں زایا وہ ایسا کبھی سوچ بھی نہیں سکتی

انہیں بلاروحان کو مار کر کیا حاصل ہو گا وہ تو گھر سے بھی نہیں نکلتی اور۔۔۔۔۔
تم بریرہ کو نہیں جانتی بس یہ ساری باتیں رہنے دو وہ کیا ہے کیا نہیں میں اسے سمجھتا ہوں وہ اس کا
ہاتھ تھامتے ہوئے اپنے سر پر رکھ چکا تھا

اسے اس وقت سچ مچ میں پازیب کی ضرورت تھی اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا آج جو چیزیں اس
کے سامنے آئی تھی اس سے وہ خود ہی شک میں مبتلا ہو چکا تھا

وہ جانتا تھا کہ بریرہ پسند نہیں کرتی روحان کو تو کیا اس گھر میں کسی کو بھی پسند نہیں کرتی اور بریرہ کے مطالبے بھی ایسے تھے

بریرہ اگر پازیب کی ذات پر الزام لگا سکتی تھی۔ اس کے دوست کو موت کے منہ تک پہنچا سکتی تھی ہادی کو مارنے کی کوشش کر سکتی تھی تو روحان اس کے سامنے کیا تھا

اگر وہ عورت اپنے بچے کی جان لے سکتی ہے تو ایک غیر کی کیوں نہیں لیکن کیا وجہ ہو سکتی ہے

کیا مجھے عالم سے رابطہ کرنا چاہئے۔۔۔؟ پازیب کی انگلیاں اپنے سر میں محسوس کرتے ہوئے وہ سکون سے آنکھیں موند چکا تھا

لیکن دماغ میں بہت سارے سوالات چل رہے تھے۔ پروہ روحان کی موت کو نظر انداز نہیں کر سکتے تھے ہر ممکن کوشش کے باوجود بھی پولیس اب تک اس قاتل تک نہیں پہنچ پائی تھی جبکہ عالم پہنچ چکا تھا

اور تو اور کامیاب ہو گیا تھا بریرہ پر ایک اور کیس بھی چلا تھا

اس نے کسی بے گناہ لڑکی پر جھوٹا الزام لگایا تھا کی غلط آئیڈینٹی دی تھی عالم کو غلط انفارمیشن دی تھی تو عالم اس سے کب ملا۔ جب وہ لوگ یہاں پر نہیں تھے شاید تب۔ اس کے سارے سوالوں کا جواب اب صرف عالم بھی دے سکتا تھا

اس نے کچھ سوچتے ہوئے ذرا سی آنکھیں کھولیں تو پازیب کو خود کو دیکھتے ہوئے پایا کی اس کے لب پہ مسلسل ہل رہے تھے۔
وہ سمجھ کر مسکرایا

جب کہ وہ آہستہ سے اس کے چہرے پر پھونک مارتی اس کے مسکرانے پر مسکرا دی
نظر اتار ہی تھی میری یابیوں کو کا کوئی الگ وظیفہ ہے وہ شرارت سے کہتا اس کا چہرہ اپنے قریب
کر چکا تھا

کچھ نہیں بس اللہ سے دعا مانگ رہی تھی کہ آپ پر کوئی مصیبت نہ آئے اور آپ کی ہر پریشانی حل
ہو جائے

کیس کی فکر نہ کریں بریر ایگم کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا وہ جلد ہی جیل سے چھوٹ جائیں گی وہ
بے حد پیار سے بتا رہی تھی

تم بس دعائیں مانگتے رہنا یہاں میں خوش ہو رہا ہوں جان چھوٹنے پر کم از کم اب ہمارے رومانس پر کسی کو اعتراض تو نہیں ہو گا وہ ایک لمحے میں اسے کھینچ کر اپنے اوپر گرا چکا تھا

استغفر اللہ یہ سب سوچ بھی کیسے سکتے ہیں ایسا یہاں میں یہ سوچ سوچ کے پریشان ہو رہی ہوں کہ بیچاری بریرہ بیگم وہاں کس حال میں ہو گی اور۔۔۔۔۔

مذاق کر رہا ہوں یا تمہیں کیا لگتا ہے میں بریرہ کو وہاں جیل میں چھوڑ دوں گا میرا بے شک اس سے کوئی تبدیلی رشتہ نہیں ہے لیکن پھر بھی وہ میرے نکاح میں ہے میرے چاچا کے بیٹی ہے میں اپنے چاچا کی روح کو کبھی تکلیف نہیں دے سکتا

اور تم کو بالکل بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ معاملہ میرا میں حل کر لوں گا تم صرف وہ کرو جو تمہیں کرنا چاہیے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

اور مجھے کیا کرنا چاہیے وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی
میرے سکون کا سامان بننا چاہیے وہ اس کے لبوں پر جھک نے لگا تھا کہ اچانک ہی پازیب نے اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا

بس زایار ہادی جاگ جائے گا وہ ہادی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تو زایاد نے ایک نظر گھور کر اسے دیکھا

اس ہادی کے بچے کا حل تو میں نکالتا ہوں وہ اٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں اٹھائے لے کر جانے لگا

زایار کیا کر رہے ہیں آپ کہاں لے کے جا رہے ہیں اس معصوم کو وہ اس کے پیچھے پیچھے آئے تھی

جناب کو ان کے دادا کے پاس ہونے جا رہا ہوں ویسے بھی پوتہ تو ان جناب کو ہی چاہیے تھا تو ایک رات کے لیے دادا دادی کے پاس رہیں گا تو کوئی بات نہیں کوئی فرق نہیں پڑتا وہ انکھ دباتا کمرے سے باہر نکل گیا ان جاتے جاتے مرا

ایک منٹ میں واپس آ رہا ہوں اگر سونے کی کوشش کی نہ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا کچھ باتیں کرنی ہیں مجھ سے تم سے

وہ دھمکاتے ہوئے بوجہ کہ پازیب اپنا سر پکڑ کر رہ گئی

ابھی وہ زیار کے ساتھ مستی کرنے کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ زیار کمرے میں پھر سے حاضر ہو گیا

ارے آپ انسان ہیں یہ بوتل کے جن ابھی تو گئے تھے اس کے اچانک آنے پر جلدی سے بولی

تم جو بھی کہہ لو ڈار لنگ ویسے تم میری بے تابی بھی کہہ سکتی ہو دیکھو تمہارے پاس آنے کو اتنا بے تاب تھا کی سیڑھیوں پر ہی پاکیزہ چاچی نظر آئی بیچاری کمرے میں اکیلی تھیں ہادی کو لے جاتے دیکھا تو کہنے لگی کہ آج مجھے دے دو

کیونکہ صفدر چاچو تو آج گھر ہیں ہی نہیں وہ شہر بریرہ کیس کے سلسلے میں ہے۔ وہ اسے اپنی باہوں میں اٹھا بیڈ پر رکھتے پوئے بولا

کیا بات کرنی ہے آپ نے وہ پوچھنے لگی جب زیار نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھا۔

سب بعد میں اس کی آنکھوں کو بوسہ دیتے وہ اس پوری طرح قید کر گیا تھا۔ جبکہ اس کے حصار میں وہ ہمیشہ سے بے بس تھی

○○○○○

میں تمہیں اپنے ساتھ کچھ لوگوں سے ملوانے کے لئے لایا ہوں ہمارے گاؤں میں ایک مائی ہیں
میں ان سے اکثر ملنے جاتا ہوں۔

مجھے بہت اچھا لگتا ہے ان کے ساتھ وقت گزارنا میں چاہتا ہوں تم بھی ان سے ملو وہ گاڑی چلاتے
ہوئے اسے بتا رہا تھا

نین نے کوئی جواب نہ دیا۔

نین یار کوئی بات کرو میں تمہارے ساتھ یہ سفر بہت خوبصورت بنانا چاہتا ہوں اور تم یوں
خاموش ہو جیسے اپنے لبوں سے کوئی لفظ ادا ہی نہیں کرو گی ایسا تو نہیں چل سکتا نہ میری جان میری
زندگی کا سب سے خوبصورت سفر میں یوں خاموشی سے نہیں کر سکتا

وہ ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے بولا

میں تم سے بات کر رہا ہوں اس کے کچھ دیر نہ بولنے پر اس نے پھر سے مخاطب کیا

کس سے ملنے جا رہے ہیں ہم وہ بالکل نارمل انداز میں بولی

وہ نوٹ کر رہا تھا۔ وہ اس کی سوچ سے زیادہ نارمل ہو رہی تھی صبح تک وہ اس سے بات کرنے کو تیار نہیں تھی لیکن عالم کی سختی کرنے پر اور پھر زبردستی موقع حاصل کرنے کے بعد وہ کافی حد تک نارمل ہو چکی تھی

اگر تو وہ اسے موقع دے رہی تھی تو یہ بہت اچھی بات تھی

عالم کو لگا تھا کہ اسے سمجھانے میں اسے بہت وقت لگ جائے گا لیکن یہاں تو یہ سب کچھ کافی آسان لگ رہا تھا لگتا تھا وہ یہ سب کچھ قبول کر رہی ہے اگر تو وہ یہ سب کچھ قبول کر رہی تھی تو بہت اچھا تھا

اب اس کے پوچھنے پر عالم ذرا سا مسکرایا اور پھر سے ان مائی کے بارے میں بتانے لگا

یہاں ہمارے گاؤں میں ایک بوڑھی عورت ہیں وہ ہاتھ دیکھتی ہیں قسمیں بتاتی ہیں پہلے تو میں ان سب باتوں پر بالکل یقین نہیں کرتا تھا لیکن آج میں اپنا ہاتھ دکھاؤں گا

اس کے بعد ایک اور بہت خوبصورت جگہ ہے ایک ندی ہے ہمارے گاؤں میں لیکن اس وقت میں تمہیں وہاں نہیں لے کر جاؤں گا

کیوں کہ ہمارے گاؤں کے قصے مشہور ہیں کہ وہاں چڑیلیں رہتی ہیں اور خوبصورت لڑکیوں پر عاشق بھی ہو جاتے ہیں تو میں اپنی بیوی پے کوئی رسک لے نہیں سکتا اس نے مسکراتے ہوئے کہا

اور پھر گاؤں گھمانے میں تمہیں کسی اور دن لے آؤں گا کیوں کہ اب کافی زیادہ اندھیرا ہو چکا ہے اور ہمیں بڑی پہاڑی کی طرف جانا ہے تمہیں میں وہاں کے رات کا منظر دکھاؤں گا خاموشی سکون وہاں ہر چیز ہے

مجھے اس گاؤں میں سب سے زیادہ وہ جگہ پیاری لگتی ہے وہاں پر جو سکون ہے وہ کہیں نہیں میں جانتا ہوں تمہیں بھی وہ جگہ بے حد پسند آئے گی۔ وہ ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرتا اسے بتا رہا تھا

لیکن وہاں لے کر جانے کا کیا فائدہ ہوگا آپ مجھے یہاں کے لوگوں سے ملوائیں۔ دانیل اسے دیکھتے ہوئے بولی

تمہیں یہاں کے لوگوں سے ملوانے کا بلا مجھے کیا فائدہ ہوگا۔ عالم اسے مزید بولنے پر اکسارہا تھا

آپ اپنے آپ کو اچھا ظاہر کرنا چاہتے ہیں نہ مجھ پہ کہ آپ بہت نیک بہت اچھے انسان ہیں ہر کوئی آپ کی تعریف کرتا ہے آپ نے گاؤں والوں کے لئے بہت کچھ کیا ہوگا

گاؤں والوں پر بہت سارے احسانات کئے ہوئے ہوں گے۔ اور مجھے دیکھتے ہی وہ سب لوگ آپ کی تعریفوں کے پل باندھے گے

اور پھر مجھے آپ سے محبت ہو جائے گی میں آپ کو چھوڑنے کے بارے میں سوچوں گی بھی نہیں --- کچھ ایسی ہی پلیننگ کی ہوگی آپ نے میری نظروں میں اچھا بننے کے لئے

تو پھر وہ سارے ڈرامے کریں نایہ کبھی پہاڑی پر لے کر جانا کبھی کسی مائی سے ملوانا پھر کسی ندی میں چڑیلوں کے پاس لے کر جانا

میرا نہیں خیال کہ یہ زیادہ فائدہ مند ثابت ہوگا۔ آپ وہ کریں جو آپ کو کرنا چاہیے۔ لیکن میں پھر بھی آپ کو بتا دوں۔ کہ میں آپ کی حقیقت سے بہت اچھے طریقے سے واقف ہوں آپ کو سر سے لے کر پیر تک سمجھ چکی ہوں

ان چار ماہ میں آپ کی رگ رگ سے واقف ہوں۔ اچھا بننے کے ڈرامے مت کیجئے گا آپ جیسے ہیں ویسے ہی رہیں۔ جیسے ہیں ویسا ہی اپنے آپ کو ظاہر کریں۔ میرے سامنے خود کو ہمدرد یا نیک ثابت کرنے کی کوشش مت کریں

آپ کتنے اچھے ہیں بہت اچھے طریقے سے جان گئی ہوں میں ان چار مہینوں میں وہ بے حد آہستہ آواز میں بالکل تحمل سے بات کر رہی تھی

نہیں میں تمہارے سامنے خود کو اچھا ثابت کرنے کی کوشش کیوں کروں گا اور وہ بھی تب جب میں جانتا ہوں کہ تم میری نیچر کو جیسے سمجھ چکی ہو۔

تم جانتی ہو مجھے کیا پسند ہے کیا نہیں۔ کون سی چیز مجھے غصہ دلاتی ہے۔ کون سی چیز مجھے بری لگتی ہے تمہیں ایک ایک بات پتا ہے تمہارا دعویٰ ہے کہ ان چار مہینوں میں تم مجھے بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی ہو۔ تو مجھے تمہارے سامنے خود کو فرشتہ ثابت کرنے کی کیا ضرورت ہے

میں تمہیں جس عورت سے ملوانے لے کر جا رہا ہوں وہ ایک بوڑھی عورت ہیں بہت اچھی ہیں ہاتھ وغیرہ دیکھتی ہیں ان سے مل کر اچھا محسوس کرو گی صرف اس لئے لے کر جا رہا ہوں

اور میں نے یہ کہا ہے کہ میں تمہیں ندی پر نہیں لے کر جا رہا ہوں پھر کسی دن تم لے جاؤ گا آج میں تمہیں پہاڑی پر لے کر جا رہا ہوں۔ میں یہاں کے لوگوں سے اپنی گواہی نہیں دلوؤں گا

اور نہ ہی میں نے کسی کو یہاں پیسے دے رکھے ہیں اپنی تعریفوں کے لیے جو تمہارے سامنے مجھے اچھا ثابت کرنے کی کوشش کریں گے

میں جیسا ہوں تمہارے سامنے ہوں۔ مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے خود کو فرشتہ بنا کر تمہارے سامنے پیش کرنے کی

تمہیں ساری زندگی اسی عالم سلطان شاہ کے ساتھ زندگی گزارنی ہے جس کے ساتھ پچھلے چار مہینے گزرے ہیں۔ جس تحمل سے دانیں نے بات کی تھی بالکل اسی انداز میں عالم نے بھی ٹھنڈا سا جواب دیا

ساری زندگی نہیں صرف ایک مہینہ اپنے الفاظ کی درستی ابھی سے کرنا شروع کر دیجئے

اور کسی غلط فہمی کا شکار مت رہیں میں خاموش اس لیے ہوں کیوں کہ میں بعد میں کسی قسم کا کوئی
تماشا نہیں چاہتی

آپ نے مجھ سے ایک مہینہ مانگا میں آپ کو دے چکی ہوں۔ اور اس مہینے کے بعد آپ جب ہار
جائیں گے

اس کے بعد آپ خاموشی سے میری ڈیمانڈ کو پورا کریں گے اور زندگی میں کبھی بھی میرے
راستے میں نہیں آئیں گے۔

میں خاموش صرف اس لئے ہوں۔ کیوں کہ میں اپنی آنے والی زندگی میں آپ کا نام و نشان نہیں
چاہتی اگر آپ میری خاموشی کا اپنے الفاظ میں کوئی مطلب نکال رہے ہیں تو قصور آپ کے دماغ
کا ہے۔

مجھ سے کسی بھی قسم کی امید رکھ کر آپ صرف اپنا وقت برباد کر رہے ہیں۔ اور میں صرف یہ
ایک مہینہ گزار رہی ہوں۔

کیوں کہ میں اپنی آنے والی زندگی پر عالم سلطان شاہ کا کالہ سایہ نہیں چاہتی۔ تو بہتر ہو گا کہ آپ اپنے دماغ سے سو کو لڈ اچھے کی امید نکال دیں۔ کیونکہ میں آپ کو کبھی معاف نہیں کر سکتی۔ وہ بے حد سختی سے کہتی منہ پھیر گئی تھی

جب کہ اس بار اس کے الفاظ نے عالم کو غصہ دلادیا تھا وہ ایک جھٹکے سے گاڑی روکتا اس کا بازو تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔

مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ کس چیز کی اکڑ دکھا رہی ہو۔۔۔؟

اگر میں نرمی سے بات کر رہا ہوں پیار سے پیش آرہا ہوں تو بالکل ہی سر پہ چڑتی جا رہی ہو۔ تمہیں کیا لگتا ہے عالم شاہ تم سے بھیک مانگے گا تمہارے سامنے جھک کر اپنی محبت کے لیے گر گڑائے گا روئے گا تڑپے گا۔ نہیں دانیں عالم شاہ۔ عالم شاہ جو چاہتا ہے اسے حاصل کرتا ہے

کسی سے کچھ مانگنا عالم شاہ کے اصولوں کے خلاف ہے۔

اگر تم سے ایک مہینہ مانگا ہے بلکہ لیا ہے تو خود سے زیادہ تمہیں وقت دینے کے لیے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اس ایک مہینے کے اندر اندر تمہیں مجھ سے محبت ہو جائے گی۔

آج تم مجھے بار بار چھوڑنے کی مجھ سے دور جانے کی بات کرتی ہو ایک ماہ کے بعد یہ سوچ بھی تمہاری روح کو جھنجھوڑ کر رکھ دے گی۔ پر یہ عالم سلطان شاہ کی انا نہیں بلکہ اس کی محبت کرتی ہے۔

خود کو مجھ سے دور جانے کے لیے نہیں بلکہ مجھ سے محبت کرنے کے لئے تیار کرو نین بی بی۔ کیونکہ عالم سلطان شاہ نفرت جتنی شدت سے کرتا ہے محبت بھی اتنی ہی شدت سے نبھائے گا۔

مجھ سے غلطی ہوئی میں مانتا ہوں میں غلط فہمی کا شکار تھا۔ میں نے تمہارے ساتھ بہت برا رویہ رکھا۔ تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کیا۔ تمہیں تکلیف دی۔ تمہارے لئے غلط الفاظ کا استعمال کیا۔ تمہاری ذات پر گندے الزامات لگائے۔ اپنے لفظوں کے تیر سے تمہاری روح کو گھائل کیا۔

ہاں میں ہوں قصور وار ہوئی ہیں مجھ سے غلطیاں۔۔ میں ایک ایک غلطی کی تم سے معافی مانگتا ہوں۔ اپنے ایک ایک لفظ کا ازالہ کروں گا۔

دائین ایک معافی تم دو۔ تمہیں ساری زندگی کی خوشیاں میں دوں گا

شہزادی تو میں اپنی زندگی میں لایا ہی تھا۔ ملکہ بنا کر میں رکھوں گا

میں تم سے اپنی ہر غلطی کی معافی مانگتا ہوں۔ کیا تم میری ایک غلطی معاف نہیں کر سکتی اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے وہ بھول چکا تھا کہ وہ اس وقت گاؤں کی کچی سڑک پر کھڑا ہے۔ وہ پوری طرح اسے اپنی نظروں کے حصار میں قید کئے ہوئے تھا دائین بس اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

اس کا معافی مانگنا۔ کھلے لفظوں میں اظہارِ محبت کرنا۔ اپنی غلطی کو قبول کرنا یہ سب کچھ تو وہ چاہتی تھی لیکن کیا وہ اسے معاف کر سکتی تھی عالم کا ہی سوال اس کے اپنے دل نے اس سے پوچھا

نہیں۔۔ اس کے ہاتھ لمحے میں خود سے دور کرتے کوئی ایک لفظی جواب دیتی چہرا پھیر گئی

کیوں معاف نہیں کر سکتی وجہ بتاؤ۔۔۔؟ سب کو معاف کر دیا نہ تم نے صرف مجھے کیوں سزا
۔۔۔؟

ہر کوئی تمہاری نظروں میں معافی کا حقدار ہے تو عالم سلطان شاہ کیوں نہیں۔ جبکہ سب کا ایک جتنا قصور ہے سب کی ایک جیسی غلطی ہے تو سزا صرف مجھے کیوں جواب دو۔۔۔؟

تمہاری نظروں میں گنہگار صرف عالم سلطان شاہ ہے

مجھ سے برداشت نہیں ہوتی تمہاری نفرت نین میں پاگل ہو جاؤں گا کتنی آسانی سے سب کو معاف کر دیا لیکن مجھے نہیں تمہاری نفرت کا مستحق صرف عالم سلطان شاہ کیوں ہے۔ کیوں تم بس میری ایک غلطی پر میرے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات نہیں کر سکتی

تمہارا گناہگار صرف میں تو نہیں ہوں تو سزا صرف مجھے کیوں وہ اس کا بازو تھامے اسے اپنے بالکل قریب کیے اس سے جواب چاہتا تھا

میں آپ کو جواب دے چکی ہوں عالم صاحب بار بار ایک ہی جواب مانگ کر آپ یا تو میری بے حسی دیکھنا چاہتے ہیں یا اپنا ضبط آزمانا چاہتے ہیں

لیکن آپ پھر سن لیجئے مجھے آپ سے نفرت ہے آپ کے وجود سے مجھے گھن آتی ہے جس دن سے آپ نے مجھے چھوا ہے مجھے اپنے وجود سے نفرت ہو گئی ہے۔

مجھے فرق نہیں پڑتا کہ لوگ میرے بارے میں کیا کہتے ہیں

کوئی میری ذات پر کیا الزام لگاتا ہے کوئی مجھے کتنا ناپاک کرتا ہے۔

ہاں مگر اس بات سے پڑتا ہے کہ میں اپنے شوہر کی نظروں میں کتنی معتبر ہوں۔ میں چاہتی تھی میری زندگی میں شامل ہونے والا شخص میرے کردار کی گواہی دے

جو میری آنکھوں میں دیکھ کر میری پاکیزگی میری پاکدامنی کی مثال دے عالم سلطان شاہ صاحب میرا شمار ان لڑکیوں میں ہوتا ہے جو اپنے آپ کو شوہر کی امانت سمجھ کر دنیا کے ہر فرد ہر جرم سے بچا کر رکھتی ہیں

جس کیلئے اس کی زندگی میں شامل ہونے والا مرد ہی سب کچھ ہے عالم سلطان شاہ صاحب میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہوں جن کو محبت چاہیے ہوتی ہے آپ اپنی محبت رکھے اپنے پاس مجھے اپنے شوہر سے عزت کی امید تھی جو آپ دیں نہیں سکے تو بلا اور آپ مجھے کیا دے سکتے ہیں۔

وہ رونا نہیں چاہتی تھی اس کے آنسو اسے کمزور کرتے تھے۔ وہ خود پر ضبط کرتی پھر بولی

محبت کے دعوے

دیوانگی کی مثالیں

مجھے نہیں ہے ضرورت آپ کی محبت کی اپنی دیوانگی آپ کا جنون آپ کا عشق یہ خوشیوں کے
دکھاوے رکھیں اپنے پاس نہیں چاہیے مجھے آپ کی دی ہوئی بھیک کی خوشیاں نہیں چاہیے مجھے
آپ کی محبت کی چاشنی میں ڈوبے الفاظ

اور کچھ نہ کرتے آپ اتنا لحاظ تو کر جاتے کہ حویلی میں آنے والی لڑکی آپ کے نکاح میں آئی
ہے۔ اس کی عزت آپ کی عزت ہے اس کی رسوائی آپ کی رسوائی ہے۔ اس کے گلے میں آنسو کا
گولا پھسنے لگا

آپ دن رات مجھے مارتے کوروں کی برسات کرتے میری ذات کو نہ اچھالتے میری روح کو
گھائل نہ کرتے تو آج میں آپ کو آپ کی قدموں میں پڑی ملتی۔ آپ کے سارے ظلم و ستم سہ
کر آپ کو اپنا سب کچھ مان لیتی

ہاں میں بھول جاتی کہ آپ مجھے اپنے بھائی کے قتل کے الزام میں اپنے ساتھ اپنی حویلی میں لائے ہیں میرے لئے یہی سب سے عزت کی بات ہوتی کہ میں آپ کے نکاح میں ہوں آپ میرے شوہر ہیں میری ذات پر آپ کا حق ہے

لیکن آپ نے تو تڑپ کر رکھ دیا تھا آپ نے میں طوائف۔۔۔۔۔ طوائف سے بھی گندی۔۔۔۔۔

مت دوہراویہ لفظ بار بار میرے سامنے نین اللہ کا واسطہ ہے مجھ سے غلطی ہوئی ہے معافی مانگتا ہوں میں تمہارا گنہگار ہوں۔ یہ سب کہہ کر بار بار مجھے افیت سے دوچار مت کرو وہ تڑپ رہا تھا

افیت۔۔۔۔۔! کون سی افیت۔۔۔۔۔؟ یہ تو آپ کے ہی الفاظ ہیں آپ نے تو ادا کیے تھے

ارے آپ تو اپنے ادا کیے ہوئے ایک لفظ پر تڑپ رہے ہیں آپ نے تو اور بھی بہت کچھ کہا تھا مجھے کتنے مردوں کے ساتھ رات گزاری تو میں نے۔۔۔۔۔؟

اس کے تڑپنے پر اسے سکون ملا تھا وہ بھی ایسے ہی تڑپتی تھی جب اس نے اپنی ذات پر الزامات برداشت کیے تھے وہ بھی اسی افیت سے گزری تھی

اور جو لوگ کہتے ہیں کہ مرد ہر چیز برداشت کر سکتا ہے غلط کہتے ہیں مرد اپنی پاک دامن عورت پر الزام برداشت کبھی نہیں کر سکتا۔

جب بات اپنی عورت پہ آتی ہے تب غیرت کچھ بھی برداشت نہیں کر پاتی غیرت تو قتل کو بھی واجب کر دیتی ہے لیکن کوئی انسان اپنا ہی قتل کیسے کرے اس کی برداشت ختم ہو چکی تھی عالم نے اسے لمحے میں خود سے دور کیا وہ گاڑی سے نکلتا گاڑی کا دروازہ پوری شدت سے بند کر چکا تھا

○○○○○○

وہ مسلسل رورہی تھی اس کے آنسو لڑیوں کی صورت بہہ رہے تھے

وہ جانتی تھی کہ عالم یہ سب کچھ سن کر اب کس حال میں ہو گا اسے افسوس نہیں تھا اس نے جو بھی کہا تھا اس کا ایک ایک لفظ سچا تھا

کس منہ سے معافی مانگ رہا تھا کس منہ سے اس کے ساتھ نئی زندگی کی شروعات کا کہہ رہا تھا

دائین کو تو یہ لگا تھا کہ شاید اب عالم اس کے سامنے آنے کی ہمت نہیں کرے گا اس سے نظریں ملانے کی بھی ہمت نہیں کرے گا

لیکن عجیب ڈھیٹ آدمی تھا اس کی ذات کو تباہ کر کے اب وہ اس سے معافی کی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی امید کر رہا تھا

ہاں وہ کسی کو تکلیف نہیں پہنچانا چاہتی تھی کسی کو ہرٹ کرنا کے اصولوں میں شامل ہی نہیں تھا

کسی کو تکلیف پہنچا کر وہ خود تڑپ اٹھتی تھی لیکن آج اسے افسوس نہیں تھا ہاں اسے کوئی افسوس نہیں تھا اس بات کا عالم اس کی وجہ سے تڑپ رہا ہے اس کی وجہ سے وہ تکلیف کا شکار ہے

وہ آرام سے گاڑی کی سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر اس کے واپس آنے کا انتظار کر رہی تھی

گاڑی ایک کچی سڑک پر کھڑی تھی دائیں بائیں دونوں طرف دور دور تک فصلیں پھیلیں ہوئی تھیں

دورانِ دھیرے میں روشنی کے چھوٹے چھوٹے دیپ نظر آرہے تھے شاید گاؤں کے آباد گھروں
میں اس وقت سکون سے سونے کا وقت تھا

اس نے عالم کا سکون تباہ کر دیا تھا اس نے آگے پیچھے مڑ کر دیکھا تو دور دور تک عالم اسے کہیں نظر
نہ آیا اندھیرا پوری طرح چھا چکا تھا

پتہ نہیں وہ کس طرف نکل گیا تھا اسے بیچ سڑک پر تنہا چھوڑ کر۔ اس کا دل چاہا کہ وہ گاڑی سے نکل
کر ایک نظریہ سہی مگر اسے دیکھ لے لیکن پھر سوچا نہ جانے وہ اس سب کا کیا مطلب نکالے

اس پر وہ یہ ظاہر ہر گز نہیں ہونے دے سکتی تھی کہ وہ اس کی پرواہ کرتی ہے بلکہ اس ایک مہینے میں
وہ اسے یہ ثابت کرنے والی تھی کہ اس کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا

وہ ایک مہینے میں اپنی بھرپور نفرت کا اظہار کر کے اس کے دل سے اس کی محبت کو بھی نوچ لینا
چاہتی تھی

لیکن اس کے سامنے خود کو بہادر ظاہر کرتے ہوئے یہ بھول گئی تھی کہ وہ کمزور سی لڑکی ہے۔ اور اب اسے گھپ اندھیرے میں اکیلے بے حد خوف محسوس ہو رہا تھا

○○○○○○

اس کے الفاظ نے اسے اندر تک گھائل کر دیا تھا۔ ہاں اب اس کے اندر ہمت نہیں تھی معافی مانگنے کی۔

وہ اس کا نام کتنے مردوں کے ساتھ جوڑ کر چکا تھا

اسے طوائف سے بھی گرا ہوا کہہ کر اس نے نین کو نہیں بلکہ اپنے آپ کو بے لباس کیا تھا۔

کیا وہ معافی کے لائق تھا اس کا دل اس سے سوال کر رہا تھا

اس کا دل بھی یہی گواہی دیتا تھا کہ وہ معافی کے لائق نہیں ہے اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو برباد کیا تھا اپنے ہاتھوں سے اپنی محبت کا گھر وند اجاڑ دیا تھا

اس نے اپنے ہاتھوں سے خود کو لوٹا تھا۔ وہ کتنی ہی دیر گاڑی سے کافی زیادہ فیصلے پر کھڑا خود سے جنگ لڑ رہا تھا اس کے ہاتھ میں دبا سگریٹ مسلسل دھواں کاروپ اختیار کر رہا تھا۔

وہ بار بار اپنے ہاتھ سے مکاناتے پوری شدت سے پتھر پر مار رہا تھا

پھر اسے احساس ہوا کہ اسے یہاں رکے کافی وقت ہو چکا ہے نین گاڑی میں اکیلی تھی۔ وہ اسے اکیلے نہیں چھوڑ سکتا تھا

بلکہ وہ اسے چھوڑ ہی نہیں سکتا تھا وہ اس کی محبت تھی

جنون دیوانگی عشق کتنے چھوٹے لفظ محسوس ہوتے تھے اس کے احساسات کے سامنے وہ تیزی سے واپس گاڑی کی جانب بڑھا جب دھیان اپنے ہاتھ پر گیا

اس پر اچھا خاصا بڑا زخم ہو چکا تھا غصے میں اپنے آپ کو تکلیف پہنچانا اس کے لیے ایک عادت بن چکی تھی جب سے نین اس کی زندگی میں شامل ہوئی تھی خود کو ایسی کتنی ہی چھوٹیں دے چکا تھا

جب جب اس نے اپنی محبت پہ ہاتھ اٹھایا تھا اس نے اپنے آپ کو بھی سزا دی تھی کیونکہ نین سے محبت کو تو وہ اپنی غلطی تسلیم کرتا تھا

اس نے اپنے کندھے پر رکھی ہوئی چادر کا بڑا ٹکڑا پھاڑ کے اپنے ہاتھ پر لپیٹا۔ اور اس انداز میں لپیٹا کے اس کے زخم کا ذرا سا بھی اندازہ نین کو نہ ہو۔

وہ گاڑی میں آکر بیٹھا وہ محسوس کر چکا تھا کہ وہ ڈری ہوئی ہے اس کی آنکھوں کی سرخی دیکھ کر نین رخ پھیر گئی پتہ نہیں کیوں لیکن اب عالم کا یہ انداز اسے اس سے خوفزدہ کر رہا تھا۔

ڈر تو نہیں لگا وہ بے حد نرمی سے پوچھنے لگا

اس نے ہاں میں سر ہلایا۔ ارادہ اسے احساس دلانے کا تھا کہ وہ اسے بیچ سڑک پر آدھی رات کو اکیلے چھوڑ کر کیسے چلا گیا

کوئی بات نہیں جان اب تو ساری زندگی یہی رہنا ہے۔ ابھی تم گاؤں کی سڑکوں سے واقف نہیں ہو یہ بالکل بھی خطرناک جگہ نہیں ہے میرے خیال میں ہم دونوں کو نہ یہاں روز شام کو واک کے لئے آنا چاہیے

ویسے بھی کافی رومنٹک لگتا ہے اور میں کافی رومنٹک انسان ہوں خیر یہ ساری باتیں تو ایک مہینے کے بعد ہم کریں گے ابھی تو تمہیں اس ایک ماہ مجھ سے محبت بھی ہونی ہے وہ بے حد دلکشی سے مسکراتا اسے حیران کر گیا تھا

اس نے حیرانگی سے اس کے چہرے کی جانب دیکھا جبکہ وہ آنکھ دباتا اپنی مسکراہٹ برقرار رکھے ہوئے تھا نین نفی میں سر ہلاتے ہوئے چہرہ ہی پھیر گئی

یہ ڈھیٹ نہیں ماہا ڈھیٹ انسان تھا۔ دانیل پر جیسے انکشاف ہوا تھا۔ جبکہ عالم اس کی خیرانگی پر کندھے اچک آگیا

○○○○○○○

تھوڑی دیر دادا جان کے پاس رک کر اب وہ کمرے میں آیا تو نین گہری نیند سو رہی تھی اسکا صوفے پر سونا اسے بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

وہ بھی تب جب ہر طرح کے فاصلے مٹ چکے تھے اس رات جو کچھ بھی ہوا وہ عالم نے صرف اور صرف اس کی جان بچانے کے لئے کیا تھا۔

اور اب وہ اسے خود سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا۔ یہ سچ تھا کہ جب تک وہ اپنے دل سے راضی نہ وہ اسے فورس نہیں کرنے والا تھا لیکن یوں صوفے پر سو کر وہ اپنی نیند خراب کر رہی تھی

عالم آہستہ آہستہ چلتا اس کے پاس آیا اور اس کا نازک سا وجود اپنی باہوں میں بھر کر بیڈ کی طرف لایا اس نے بہت احتیاط سے اسے سمیٹا ہوا تھا تاکہ اس کی نیند نہ کھلے

وہ آہستہ سے اسے بیڈ پر رکھتا اس پر کمبل ٹھیک کرنے لگا جب بے ساختہ ہی نظریں اس کی ناک میں موجود چھوٹی سی نتھلی پر رک سی گئی۔

اس کا دل اس کی نتھلی کو چھونے کے لئے مچل اٹھا تھا۔ وہ اس کے چہرے پر جھکا لیکن پھر یہ سوچ کر کہ اس کی نیند خراب ہو جائے گی اس کی ناک کو اپنی ناک سے ٹچ کر تاغیر محسوس انداز میں اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے چھوتا پیچھے ہٹ گیا۔

اس پر کمبل ٹھیک کرتے ہوئے وہ اس کے پیروں کو کمبل لپیٹنے لگا تو دھیان اس کے سرخ و سفید پر پرے جلنے کے نشان پر گیا۔

اس کا پیر جلا ہوا تھا زخم بالکل تازہ تھا یقیناً تو یہ چوٹ آج لگی تھی یا پھر کل کتنا بے خبر تھا وہ اس سے اسے خود سے نفرت سی ہونے لگی تھی اپنی ہی محبت کو کتنی تکلیفوں سے دوچار کیا تھا اس نے۔

وہ جلدی سے فاسٹ ایڈ باکس سے اس کے لیے ٹیوب نکال کر لایا اور بے حد احتیاط سے اس کے پیر کی مساج کرنے لگا کوئی اس وقت اگر عالم سلطان شاہ کو دیکھتا تو کبھی یقین نہ کرتا کہ وہ کسی کے پیروں پر یوں جھک سکتا ہے۔

لیکن اس وقت اس کی محبت تکلیف میں تھی وہ اپنا غرور اپنا اسٹیڈ اپنا آئیوٹ ہر چیز بلا کر صرف اور صرف اسے اس تکلیف سے نجات دلانا چاہتا تھا۔

اس نے بے حد نرمی سے یہ کام کیا تھا تاکہ سے بالکل تکلیف نہ ہو اور نہ ہی اس کی نیند خراب ہو اور ایسا ہی ہوا تھا شاید وہ بہت زیادہ تھک چکی تھی اسی لیے وہ اپنے پیر پر ہوتی حرکت کو محسوس ہی نہ کر پائی

اسے مکمل سردی سے بچا کر وہ اس کے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹ گیا اس نے دوسری طرف کروٹ لے کر اس حسین وجود کے حصار سے نجات چاہیے لیکن یہ ممکن ہی نہیں تھا۔

اس کا دل اس کی قربت کے لئے میں مچل رہا تھا۔ وہ ایک دفعہ پھر اس کی طرف کروٹ لے کر اس کے چہرے پر نظریں جمائے اسے دیکھنے لگا لائٹ بلب کی روشنی میں اس کی ناک کی چھوٹی سی نتھ خوب چمک رہی تھی

تو خوبصورت تھی بے حد حسین تھی لیکن اس کی نام کی نتھ نے اس کے چہرے کو الگ ہی رونق بخشی تھی۔ اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے دل و دماغ میں محفوظ کرتا آہستہ سے آنکھیں بند کر گیا

○○○○○○○

آپ کی بیگم پر ایک اور کیس چل نکلا ہے آپ کی بیگم نے اون ڈیوٹی ایک آفیسر کو رشوت دینے کی کوشش کی ہے

ہم ان پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتے تھے لیکن انہوں نے ہمیں مجبور کیا۔ ایک تو اتنے ثبوتوں اور گواہوں کے باوجود وہ اپنے جرم کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں رہی۔ ہم لیگل ایکشن لیں گے انہیں ریمانڈروم میں رکھا جائے گا تا کہ وہ اپنا جرم قبول کرے۔

قانون ہمیں ان کے ساتھ کسی بھی قسم کا سلوک کرنے کی پوری اجازت دیتا ہے۔ پلیز آپ ان سے کہیں کہ اپنا جرم قبول کر لیں ہم ان کو کم سے کم سزا دلوانے کی کوشش کریں گے

ویسے آپ بہت مہذب انسان ہیں لیکن ہمیں افسوس ہے کہ آپ لوگ ہمارا ساتھ دینے کے بجائے ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ آپ کو ایک مشورہ دینا چاہوں گا میں۔ کہ آپ کی بیگم بچ تو ویسے بھی نہیں سکتی اس کیس میں وہ پوری طرح سے انوکھ تھی اور ثبوت ان کے خلاف ہیں

تو بہتر ہو گا کہ آپ اپنا پیرینچ میں سے نکال لیں اگر آپ کو یہ لگتا ہے کہ ہم لوگ رشوت کھا کر آپ کی بیگم کو چھوڑ دیں گے تو ایسا کچھ نہیں ہونے والا یہ کیس بند نہیں ہو گا کیونکہ یہ کیس عالم سلطان شاہ نے کروایا ہے

آپ خود اتنے بڑے وکیل ہیں جناب آپ کم از کم غلط کا ساتھ نہ دیں آپ کو خود ثبوتوں اور گواہوں کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرنا چاہیے۔

برحل آپ مل سکتے ہیں ان سے اور انہیں سمجھا بھی دیجیے کہ دوبارہ ایک اون ڈیوٹی افسر کو رشوت دینے کی غلطیاں ہر گز نہ کریں ورنہ ہر بار ہم معاف نہیں کریں گے

پولیس افسر کا نسیبیل کو اشارہ کرتے ان سے کہہ کر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

جبکہ بریرہ کی اس حرکت نے صفدر شاہ کو شرمندہ کر دیا تھا وہ خود ایک بے حد قابل وکیل تھے۔ ایک تو بریرہ کے خلاف اتنے سارے ثبوت تھے اور دوسری طرف وہ لوگوں کو رشوت دینے کی کوشش کر رہی تھی

وہ اپنے خلاف کو مزید مضبوط کرتی جا رہی تھی جو ان کے کیس کو مزید مشکل بنا رہا تھا

○○○○○○

نہ تو کسی سے بات نہ کروانہ اپنے حق میں آواز اٹھاؤ تو کیا کروں یہاں جیل میں پری رہوں کیسے وکیل ہیں آپ اتنا نہیں کر سکتے میرے لیے

فی الحال تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں روحان کے قتل میں میرا کوئی ہاتھ نہیں ہے جب میں بے گناہ ہوں تو آپ کچھ نہیں کر سکتے اگر میں گناہ گار ہوتی تو آپ تو خود مجھے پھانسی پر چڑھا دیتے

کیا فائدہ ہے آپ کے اتنے بڑے وکیل ہونے کا کیا فائدہ ہوا آپ کی اتنی بڑی ڈگری کا اتنے سالوں کی محنت کا جب مجھے ہی جیل سے آزاد نہیں کروا سکتے

بس کرو بریرہ بد تمیزی کرنا بند کرو۔ بات کرنے سے پہلے ہوش کیا کرو کہ تم کس کے سامنے بول رہی ہو

ہم ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں تمہیں چھڑوانے کی لیکن تم خود اپنے خلاف کیس پر کیس بنائے جا رہی ہو

تمہاری بینک ڈیٹیل آچکی ہیں پندرہ کروڑ میں تم نے کوئی بزنس نہیں شروع کیا تھا بلکہ کسی لڑکی کو بھیجے تھے اور تم نے وہ کون سے گناہ کے تحت بھیجے تھے یہ تو تم خود ہی بتاؤ گی

اور وہ تو پوپولیس ریمانڈ روم میں تم سے پوچھے گی بہتر ہے کہ پہلے پہلے اپنا گناہ قبول کر لو ورنہ ریمانڈ تو میں تمہارا کیا حال ہو گا تم سوچ بھی نہیں سکتی

دوسرا کیس عالم سلطان شانہ ے تم پر بنایا ہے اپنی بیوی پر گھٹیا الزام لگانے کا۔ تم نے عالم سلطان شاہ کی بیوی پر یہ الزام لگایا کہ روحان کے ساتھ اس کے غلط تعلقات تھے۔ تم نے اس لڑکی کی غلط نشاندہی کی

اور اب تم اپنے کیس کو مزید مضبوط کرتے ہوئے آفیسر کو رشوت دینے کی کوشش کر رہی ہو۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ کیسا عالم سلطان شاہ کے ہاتھ میں ہے

اگر تم روحان کے قتل میں شامل نہیں ہو تو بھی دو گناہ تم اور کر چکی ہو ان کی سزا تمہیں ضرور ملے گی

اور یہ کیس چھ ماہ تک چلے گا تب تک تو یہی جیل میں رہو گی کیونکہ تمہاری ضمانت کو ہر طرح سے رد کر دیا گیا ہے

اور ہم تمہیں یہی بتانے کے لئے یہاں آئے ہیں اپنی غلطیوں کی وجہ سے تم اس کیس کو بہت مضبوط کر چکی ہو۔ اور چاہے اب ہم کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرنے تو میں یہاں سے آزاد نہیں کروا سکتے

اور اب ہم سے کسی بھی قسم کی امید مت رکھو۔

یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی تم ہم سے اچھی امید رکھ رہی ہو میرا تو یہاں آنے کا دل نہیں کر رہا
تھا تمہاری شکل دیکھنے کا دل نہیں کر رہا تھا

یہاں آیا ہوں تو صرف اپنے باپ کے لئے۔ جو بار بار تمہاری فکر میں اپنی طبیعت خراب کر رہے
ہیں انہیں تو ابھی پتہ ہی نہیں تمہارے کرتوتوں کا۔ سنبھل جاؤ بریرہ اگر تم نے روحان کے خلاف
کچھ نہیں کیا دنیا کا کوئی قانون تمہیں سزا نہیں دلواسکتا

لیکن اس گناہ کو قبول کر لو کہ تم نے عالم سلطان شاہ کی بیوی کی غلط نشاندہی کی ہے۔ اسے ہلکے میں
لینے کی غلطی مت کرنا وہ جنونی انسان ہر حد پار کر سکتا ہے

صفر شاہ تو کچھ بھی نہ بولے لیکن زایا نے کوئی کمی بھی نہ چھوڑی تھی وہ بریرہ کو مزید غلطیاں
کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا تھا وہ ان کی عزت کو جیل کے اندر رہ کر اچھال رہی تھی

اگر وہ غلط نہیں تھی تو کیوں پولیس کو رشوت دینے کی کوشش کر رہی تھی

آج گاؤں کی ندی پر عالم اس سے ملنے آنے والا تھا۔ یقیناً عالم کے پاس جو ثبوت ہے وہ اسے ضرور دکھانے والا تھا۔

جب کہ آج صبح ہی عالم نے اسے ایک وائس نوٹ بھجوا تھا جس میں بریرہ کسی لڑکی کو بھی یہ کہہ رہی تھی کہ وہ اسے پیسے بھجوادے گی لیکن وہ روحان کو یوں ہی بے وقوف بناتی رہے اپنی محبت کے جال میں پھنسا کر رکھے

اور اس کے بعد جس طرح سی زایا نے وعدہ کیا تھا کہ وہ روحان کے لئے عالم کا ساتھ دے گا تو اسے عالم کا ساتھ دینا ہوگا

زایا میں یہاں نہیں رہ سکتی سمجھنے کی کوشش کریں مجھے یہاں سے باہر نکالو مجھے یہاں گھٹن ہو رہی ہے پلیز زایا میں بیوی ہوں آپ کی آپ میرے سے کیسے کر سکتے ہیں ٹھیک ہے ہوگی مجھ سے غلطی آئندہ نہیں کروں گی

ٹھیک ہے آپ اپنی بیوی کے لیے نہیں لیکن ہادی کی ماں ہونے کے ناطے تو مجھے آزاد کروانے کی کوشش کریں میں یہاں نہیں سکتی

وہ بری طرح سے روتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ رہی تھی جیل کے تہ خانے میں رہنا کتنا مشکل تھا اب اسے احساس ہو چکا تھا

یہ سب کچھ تو تمہیں تب سوچنا تھا جب تم نے کسی پاکدامن لڑکی کے دامن پر کیچڑا چھالا تھا میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا سوائے کوشش کے اور کوشش بھی میں صرف اس لئے کروں گا کیوں کہ تم میرے چاچا کی بیٹی ہوں ہادی کی ماں تم کبھی بن نہیں پائی اور اپنی بیوی میں تمہیں مانتا نہیں

وہ اس کے ہاتھ اپنے کالر سے نیچے کرتا بولا جب اس کا فون بجنے لگا

السلام علیکم لالی خیریت تو ہے تم اتنے پریشان کیوں ہو۔۔۔۔۔ وہ چہرہ دوسری طرف پھیرے پریشانی سے بولا تھا صفدر شاہ اس کے پریشان ہونے پر اس کی طرف دیکھنے لگے تھے کوئی نہ کوئی بات ضرور ہوئی تھی

تم لوگ اسے ہسپتال لے کر جاؤ میں ابھی گھر پہنچ رہا ہوں وہ صفدر شاہ اشارہ کرتے ہوئے بولا اور فون بند کرتے ہوئے ان کی طرف متوجہ ہوا

چاچو پازیب بے ہوش ہو گئی ہے۔ مجھے ابھی گھر جانا ہے وہ پریشانی سے کہتا باہر کی جانب بھاگا تھا جبکہ اس کی جلد بازی کو دیکھتے ہوئے بریرہ کی آنکھیں جلنے لگی تھیں

خیال رکھنا اپنا ہم کو شش کریں گے۔ وہ بریرہ کے سر پہ ہاتھ رکھتے باہر نکل چکے تھے۔

بریرہ کو یہ تو سمجھ میں آچکا تھا کہ یہ کیس بہت مضبوط ہے وہ آسانی سے نہیں نکلنے والی تمام ثبوت اس کے خلاف ہو چکے ہیں جیل میں رہنا اس کے لیے بے حد مشکل ہے کوئی اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتا اسے خود ہی اپنے لئے قدم اٹھانا ہوگا

○○○○○

وہ بھاگتا دوڑتا گھر آیا تھا لیکن یہاں تو سب کچھ نارمل تھا سب مسکرا رہے تھے ہنس رہے تھے آج تو سکندر شاہ اس کے کمرے میں موجود تھے

سب کو نظر انداز کرتا وہ پازیب کے پاس آیا تھا جہاں ہادی کے ساتھ چپکا ہوا تھا

بابامیری بہن آنے والی ہے۔۔ اس سے پہلے کوئی بھی اسے کچھ اور بتاتا ہادی چہکتا ہوا اس کے سینے سے لگا تھا

جب کہ اس کے اس طرح اچانک اعلان کرنے پر پازیب شرمندہ ہو گئی تھی لالی سب کا منہ میٹھا کر رہی تھی وہ ہادی کے انداز پر کھکھلائی

زایار نے ایک نظر پازیب کے شرمائے ہوئے روپ پر ڈالی۔ اس کا دل تو کہہ رہا تھا وہ اسے باہوں میں بھر کر اپنی خوشی کا کھل کا اظہار کرے

لیکن فی الحال ایسا ممکن نہیں تھا اسی لئے تو وہ ہادی پر بھی اپنا تمام تربیاریار لوٹا رہا تھا

اپنی خوشی میں اتنا خوش تھا کہ احساس بھی نہ ہوا کہ کب سکندر شاہ نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے اسے اپنے ساتھ لگایا

آج سات سال بعد اس نے اپنے باپ کا لمس محسوس کیا تھا مبارک ہو۔۔۔ مٹھائی کا ٹکڑا اٹھاتے اس کو کی جانب کرتے ہوئے بولے تو خوشی سے زایار کی آنکھیں چھلک پڑیں اگلے ہی لمحے وہ ان کے سینے سے لگ چکا تھا

صفیہ بیگم خوشی سے رونے لگیں۔ آج سات سال کے سارے فاصلے مٹ چکے تھے۔ وہ فاصلے جو
بریرہ نے بنائے تھے پازیب کی وجہ سے مٹ گئے تھے

صفیہ بیگم نے آگے بڑھتے ہوئے زایار کی پیشانی چوم کا اسے مبارک باد دی
آج ان کا بیٹا خود باپ بننے والا تھا۔ دنیا کے سامنے وہ ہادی کا بھی باپ تھا۔ لیکن اس خوشی کو وہ خود
پہلی دفعہ محسوس کر رہا تھا

بس ثابت کر لیا نا آپ لوگوں نے کہ مجھے کچرے کی ٹوکری سے اٹھا کر لائے ہیں ان تینوں کی
محبت لٹاتے منظر پر لالی کی دہائی نے زایار اور سکندر شاہ کو قہقہہ کر لگانے پر مجبور کر دیا

ارے تم تو میری شہزادی ہو میری جان ہو اس کے گال کھینچتے ہوئے اس کے ماتھے پر لب رکھتا
خوشی سے بولا

تولالی کا بنا ہوا موڈ سکندر شاہ کے سینے سے لگتے ہی بحال ہو گیا

سب ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔ ہادی بار بار پازیب کے گال کو چومتا خوشی سے چہک رہا تھا جب پازیب نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بہت پیار سے اس کے گال پر بوسہ دیا

اس سے پہلے کہ وہ اپنے گال کو ہاتھ لگا زایار نے سے اپنی طرف کھینچتے ہوئے ہادی کے گال پر بوسہ دیا اور ساتھ یہ مسکرا کر پازیب کو آنکھ دبائی۔

زایار کی اس حرکت پر پہلے تو اس نے آنکھیں دکھائی پھر نظریں جھکا کر شرمادی

○○○○○

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے لڑکی کہیں نہیں جا رہی ہو تم کسی نکاح میں جانے کی ضرورت نہیں ہے گھر پر رہو

اب یا تو تم ہو سٹل جا سکتی ہو یا گھر پے اور آگے پیچھے ہم تمہیں کہیں پر نہیں جا سکتی پہلے ہی مصیبتیں سر پر منڈلا رہی ہیں

پاکیزہ بیگم بے حد غصے سے بولی تھیں وہ صبح سے ضد کر رہی تھی کہ امی مجھے جانے دیں سندس کی بہن کا نکاح ہے

وہ ہر گز بھی اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں تھیں۔ پازیب کی طرف سے ملی اتنی بڑی خوشخبری کو وہ اپنے طریقے سے استعمال کرنے کی کوشش کر رہی تھی

اس نے سوچا تھا پاکیزہ بیگم کا موڈ ٹھیک ہے تو وہ اسے جانے کی اجازت دے دیں گے لیکن ایسا بھی نہ ہوا

دوسری طرف سندس اسے فورس کر رہی تھی وہ منہ بنا کر اداسی سے بیٹھی جب صفدر شاہ نے کمرے میں قدم رکھا

کیا ہو گیا ہماری شہزادی کا موڈ کیوں آف ہے وہ اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے اس کی خراب موڈ کی وجہ پوچھنے لگے

آپ کی شہزادی کا دماغ خراب ہو گیا ہے کسی کے نکاح میں جانا چاہتی ہے یہ پاکیزہ صاحب بیگم بھری ہوئی تھی شروع ہو گئیں

ہاں تو اس میں غلط کیا ہے وہ بھی سہیلی کی شادی میں جانا چاہتی ہے ضرور جائے ایک شخص کے ڈر سے ہم اپنی بیٹی کو قید تو نہیں کر سکتے پاکیزہ بیگم جو یہ سوچ رہی تھیں کہ وہ اس معاملے میں اس کا ساتھ دیں گے

ان کے کہنے پر انہیں دیکھنے لگیں جبکہ سنیہا خوشی سے چہکتی ہوئی ان کے سینے سے لگ چکی تھی

میں ابھی سندس کو گڈ نیوز سے آتی ہوں وہ بے حد خوشی سے ہنستی کھیلتی باہر بھاگ گئی تھی پاکیزہ بیگم ارے ارے ہی کرتی رہیں گیں

oooo

کیا تم سچ کہہ رہی ہو سنیہا مجھے یقین نہیں آ رہا کیا سچ میں تمہارے گھر والوں نے تمہیں یہاں آنے کی اجازت دے دی مجھے لگتا ہے کہ میں خوشی سے بے ہوش ہو جاؤں گی۔ سندس سچ میں بے حد خوش تھی اور اس کی خوشی کو محسوس کرتے ہوئے سنیہا بھی چہک رہی تھی۔

میں جھوٹ کیوں بولوں گی بلا۔۔۔؟ بالکل سچ کہہ رہی ہوں میں آرہی ہوں تمہاری بہن کے نکاح میں ہم وہاں خوب مستی کریں گے خوب انجوائے کریں گے۔ وہ خوشی سے اسے اپنی پلاننگ بتا رہی تھی

جبکہ سندس تو بس اس بات کا انتظار کر رہی تھی کہ کب سنیہا کی کال ختم ہو اور وہ بھاگ کر تراب کے پاس جائے اسے یہ خوشخبری سنانے کے لیے کہ اس کی بیگم صاحبہ ان کی حویلی میں آنے والی ہے۔

لیکن وہ کال ختم کرنے کا نام نہیں لے رہی تھی وہ اس سے اپنی ہی من پسند باتیں کئے جارہی تھی نکاح میں کس طرح سے انجوائے کرنا ہے وہ پہلی بار اس کے ساتھ کوئی فنکشن اٹینڈ کر رہی تھی۔

اس وقت وہ پوچھ رہی تھی کہ اس کے گھر کا ماحول کیسا ہے اس کے گھر میں کون کون ہے اس کا ارادہ تھا کہ وہ دونوں بالکل ایک جیسا ڈریس پہنے گی۔ وہ تو اس نکاح کو اٹینڈ کرنے کے لیے بہت زیادہ پر جوش تھی

وہ کتنی ہی دیر اس سے باتیں کرتی تھی اسے سب کچھ بتاتی رہی۔۔۔ اس نے اسے سب کے بارے میں بتایا تھا ادا دادی تا یا تائی چھوٹے تا یا چھوٹی تائی۔ بڑا بھائی اس کی بے حد پیاری سی بیگم سب کے بارے اسے سچ سچ بتایا تھا ساتھ ہی سب کی نیچر بھی بتائی۔ اور پھر آخر میں تراب

اس نے نام تو نہیں لیا تھا لیکن پھر بھی اسے تراب کے بارے میں بہت کچھ بتایا تھا۔ باقی سب کچھ جان کر تو بہت خوش تھی لیکن تراب کے بارے میں جاننے میں اسے کوئی خاص انٹر سٹڈ نہیں تھا۔ کیونکہ اس سے کوئی مطلب ہی نہیں تھا

اسے بس اجازت مل گئی تھی نکاح میں جانے کی اس سے بڑی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی تھی اگر امی کے بس میں ہوتا تو وہ اسے کبھی بھی نہ جانے دیتی وہ تو بابا تھے جو اس پر کسی قسم کی کوئی روک ٹوک نہیں کرتے تھے وہ اپنی بیٹی کو بہادر بنانا چاہتے تھے۔

وہ اپنی بیٹی کو ایک کامیاب وکیل بنتے ہوئے دیکھنا چاہتے تھے انہوں نے روحان کے لیے یہ خواب سجایا تھا لیکن روحان کو ان سب چیزوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی وہ اپنی زندگی کی موجِ مستی میں ہیں مگن رہنے والا انسان تھا

مزید تھوڑی دیر باتیں کرنے کے بعد سنہانے کال بند کی تو وہ بھاگتی ہوئی تراب کے کمرے میں
آئی تھی

○○○○○○

ادا میں آپ کے لیے بہت بڑی خوش خبری لائی ہوں نکالے پانچ ہزار روپے پھر بتاتی ہوں وہ اس
کے کمرے میں داخل ہوتی چہکتے ہوئے کہنے لگی

اپنی خوشخبری رکھواپنے پاس میں تمہیں پھوٹی کوڑی بھی نہیں دوں گا تم نے سمجھا کیا ہے مجھے میں
کوئی تمہارا آئے ٹی ایم ہوں۔ جب دل کرے پیسے نکلوانے آ جاؤ

ویسے بھی مجھے ہو سٹل سنیہا کے نام پر تم نے بڑا تنگ کیا ہے اب مجھ سے کسی قسم کی کوئی امید
مت رکھنا

جب تمہارا دل کرتا ہے اٹھ کر پیسے مانگنے لگتی ہو جاتی تمہارے آبا تمہیں خرچہ نہیں دیتے جا
کر اپنے ابا سے مانگو وہ اسے ہری جھنڈی دکھاتے ہوئے بولا

اتفاق سے آپ کے بھی ابا حضور وہی ہیں جو میرے ہیں آپ ہی ایک نمبر کے کنجوس لیکن میں آپ کو بتا دوں جو خبر میں آپ کو سنانے والی ہوں اس کے بعد آپ پانچ کیا مجھے دس ہزار دینے کے لیے بھی خوشی تیار ہو جائیں گے وہ اپنی بات میں وزن لانے کے لئے بولی

تم آسمان لا کر زمین پر رکھ دو۔ میرے لیے کوئی بڑی بات نہیں ہوگی۔ اور نہ ہی تمہیں مجھ سے ایک بھی پھوٹی کوڑی ملے گی چلو اب رستہ ناپو اپنا اور اپنی خوشخبری کسی لفافے میں پیک کر کے اپنے پاس ہی رکھو مجھے نہیں سنی

وہ اسے باہر کا رستہ دکھاتے ہوئے بولا

ایک بار پھر سے سوچ لے تراب حیدر شاہ آپ کی سوچ سے زیادہ بڑی خوشخبری ہے ایک اور ناکام سی کوشش کرنے لگی اس کی دلچسپی بڑھانے کی

اب تھپڑ کھاؤ گی میرے ہاتھ کا نکلویہاں سے۔ اور یوں منہ اٹھا کر میرے کمرے میں نہ آجایا کرو پہلے دروازے پر ناک کیا کرو اگر میں تم سے بات کرنے میں ایزی ہوں تو آجاؤ ورنہ وہی سے دفع

وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تو سندس نے بھی اسے گھور کر دیکھا۔

تراب ہر کسی کو بہت آسانی سے غصہ دکھالیتا تھا اپنی بات مکمل کر کے اسے پرواہ ہی نہیں ہوتی تھی کہ سامنے والا اس کا نے کیا سوچتا ہے

لیکن جب اسے سندس سے اس کی تھوڑی بہت اٹچمنٹ ہوئی تھی اس کی کوئی بات بری نہیں لگتی تھی بلکہ وہ اس کی حرکتیں کافی زیادہ انجوائے کرتا تھا

اور اس میں بھی زیادہ عمل دخل سندس کا ہی تھا وہ کھل کر بات بھی نہیں کرتا تھا لیکن سندس ہر بات اس کے سامنے رکھ دیتی تھی اور جب سے ہو سٹل گئی تھی سنیہا کے ساتھ اس کی دوستی ہوئی تھی

وہ غیر محسوس انداز میں اس کے بے حد قریب آچکی تھی۔ سندس کے ساتھ باتیں کرنا اسے تنگ کرنا نہ جانے کیوں اسے اچھا لگتا تھا آہستہ آہستہ اس پر یہ بات ظاہر ہو گئی تھی کہ سندس صنم اور ان کی ماں نر جس میں زمین آسمان کا فرق ہے

وہ سندس کو اپنی ہر بات بنا چکچکائے کہہ دیتا تھا اور اسے تنگ بھی بہت کرتا تھا لیکن اس کی کسی بھی بات کا برا نہیں مناتی تھی

کیونکہ وہ جانتی تھی اسے رشتے نبھانے کی عادت نہیں ہے رشتوں کو کس طرح سے رکھا جاتا ہے اسے آتا ہی نہیں ہے

اس نے خود ہی اپنے ہر رشتے کو خود سے دور کر رکھا تھا۔ اسے کسی کے ہونے یا نہ ہونے سے فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔

پہلے تو سندس کو بھی فرق نہیں پڑتا تھا اس نے تو کبھی محسوس بھی نہ کیا تھا کہ ان کا ایک بھائی بھی ہے اور نہ جانے کیا وجہ ہے کہ وہ اپنی ہی ذات تک محدود ہے وہ کیوں خود تک محدود رہتا ہے کسی سے بات نہیں کرتا سندس نہیں جانتی تھی نہ ہی اس نے جاننے کی کوشش کی تھی

لیکن وہ رشتے نبھانے والی لڑکی تھی اپنے اکلوتے بھائی کو نظر انداز نہیں کر سکتی تھی بے شک وہ سوتیلا ہی کیوں نہ ہو اسی لیے وہ تراب کے بارے میں جاننے لگی تھی اسے سمجھنے لگی تھی اور تراب بھی اپنے کام سے کام رکھنے والا انسان تھا

سندس کا دل کرتا تھا کہ وہ اپنے بھائی سے بات کرے اس کے پاس جائے لیکن اس کا سر درو یہ دیکھ کر اس میں کبھی ہمت ہی نہ ہوئی کہ وہ اس کے پاس جاسکے

پھر اتفاق سے وہ یونی میں ایڈمیشن لے چکی تھی جہاں سنیہا پڑھتی تھی وہ دونوں ایک ہی کلاس میں تھی۔

اسے بالکل بھی پتا نہیں تھا کہ سنیہا سے اس کا اتنا گہرا رشتہ ہے وہ تو اس میں ایک بار حیدر صاحب کو اس سے بات کرتے ہوئے سن لیا کہ وہ پاکیزہ کی بیٹی سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے تھے اور وہ طلاق چاہتے ہیں جس پر تراب بھڑک تھا

ایک لڑکی کیلئے اپنے بھائی کو اس طرح سے تڑپتے لڑتے دیکھ کر وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ اس کے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے

اس نے دادی سے جا کر سب کچھ پوچھا کہ اس نے سنہا کون ہے تو انہوں نے بتایا کہ وہ اس خاندان کی پوتی ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ وہ یہاں آجائے۔ اور اس کا سب سے گہرا رشتہ تراب سے تھا وہ تراب کی منکوحہ تھی

اپنے بھائی کو کسی کیلئے یوں مچلتے دیکھ کر اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اپنے بھائی کی واحد خوشی کو اس سے دور نہیں ہونے دے گی

اسے سنیہا کی پہچان نہیں تھی لیکن اپنی کلاس میں پڑھتی ہے لڑکی اسے بے حد پسند تھی پہلے انکی دوستی بہت زیادہ نہیں تھی لیکن پھر اس نے ایک دن اس کے موبائل میں چوری سے سنیہا کی تصویر بھی دیکھ لیں اور پھر اس نے سنیہا سے مزید اپنی دوستی بڑھائیں

اسے سنیہا اپنے بھائی کے لیے ہر لحاظ میں پرفیکٹ لگی تھی

اور آہستہ آہستہ سنیہا کی بدولت وہ اپنے بھائی کے قریب ہوتی جا رہی تھی۔ اور اسے جو بات سب سے اچھی لگی تھی وہ یہ تھی کہ تراب اس گھر میں وہ واحد شخص تھا جو اسے سندس کہہ کر پکارتا تھا

سندس آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی دروازے کی جانب جا رہی تھی جب کہ تراب اسے نظر انداز کرتا اپنے ساتھ کام میں مصروف ہو گیا

میں آخری موقع دے رہی ہوں تراب حیدر شاہ پوچھ لے مجھ سے ورنہ پچھتائیں گے دروازے پر
کھڑی ہو کر دھمکی دینے لگی تراب نے کپ اٹھا کر اسے مارنے کا اشارہ کیا

تو وہ منہ بنا گئی لیکن جاتے جاتے دروازے پر پلٹ کر اس نے اپنا کام کر دیا تھا

مجھے ویسے کوئی شوق نہیں آپ کو کچھ بھی بتانے کا اور نہ ہی یہ خوشخبری کیش کرنے کا میں پانچ
ہزار روپے آپ سے آپ کی بیگم کی خدمت کے لیے مانگ رہی تھی

ظاہر سی بات ہے اب اگر وہ نکاح میں آئے گی تو اسے کسی بھی چیز کا دل کر سکتا ہے کچھ کھانے پینے
کا وہ گول گاپوں کی شوقین ہے وہی بھلے اچھے لگتے ہیں معصوم سی بچی ہے کسی بھی چیز میں دل آ
سکتا ہے

لیکن نہیں یہاں تو سب کو خرے دکھانے ہیں تو دکھاتے رہے بھی ہمیں کیا اب کوئی ہمارے
پیچھے بنائے کچھ بھی پوچھنے کے لئے وہ بنا مڑ کے دیکھے باہر کی جانب دوڑ لگا چکی تھی جب کہ تراب
کی باتوں پر غور کرتا ہے اس کے پیچھے تقریباً بھاگنے کے انداز میں آیا تھا

○○○○○

سندس مجھے پوری بات بتاؤ۔۔۔ وہ اس کے پیچھے پیچھے آتا بول رہا تھا جب کہ وہ پورے گھر میں
بھاگ دوڑ کر رہی تھی

کیوں آپ تو مجھے پھوٹی کوڑی بھی نہیں دینے والے تھے اب کیوں بتاؤں آپ کو وہ بھی مکمل
نخرے دکھاتی صوفے کے آگے پیچھے گھوم رہی تھی جب کہ وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے پورے ہال
کے چکر کاٹ رہا تھا

سندس دیکھو اس طرح سے مجھے تنگ کر دو رنہ

مجھے آپ کی ورنہ سے ڈر نہیں لگتا۔ لیکن میری ورنہ سے آپ کا کام بگڑ سکتا ہے وہ دھمکی دے
رہی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے میں کچھ نہیں کہتا تمہیں پانچ ہزار چاہیے دینا وہ اپنا وولٹ نکالتے ہوئے بولا

بیس ہزار بھی چلیں گے وہ بھر پور نخرے دکھاتے ہوئے بولی تراب نے گھور کر اسے دیکھا

اچھا ٹھیک ہے آپ کا کارڈ بھی چلے گا زیادہ خرچہ بھی نہیں کروں گی میں میڈیکل اسٹوڈنٹ ہوں
اداد نیا سے بیزار ہوں پریشان نہیں ہوں وہ شرارت سے کہتی ایک بار پھر سے بھاگنے لگی

دادا جان کے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ تھی تراب کو اس طرح سے سندس کے پیچھے لگے دیکھ وہ
بے حد خوشی سے ان کے بچوں جیسی حرکتیں دیکھ رہے تھے

جبکہ یہ شور سن کر دادی بھی باہر آ گئیں تھیں۔ نر جس اپنی بیٹی کی ان حرکتوں پر پہلے پریشان ہو
گئیں ان کو لگا تھا کہ یقیناً اب تراب انہیں ذلیل کرے گا کہ اپنی بیٹی کو کچھ سیکھا یا نہیں بد تمیز ہے

لیکن ایسا بھی کچھ نہ ہوا تھا وہ تو اپنی ہی مستی میں لگے ہوئے تھے

اس سے اپنے مطلب کی بات نکلوانے کے لیے تراب کو ہمت ہار ہی پڑی اس نے اپنے والٹ سے
کارڈ نکال کر اس کی جانب پھینکا تھا

جس پر سندس صوفے پر بیٹھی ٹانگ پر ٹانگ رکھ کے برے سٹائل سے بولی تھی

ہم زمین پر پڑے پیسے نہیں اٹھاتے۔ جس پر تراب نے اسے پھر گھورا اس سے پہلے کے تراب کارڈ واپس اٹھاتا وہ زمین سے اٹھا کر بولی کہ کبھی کبھی اٹھا بھی لیتے ہیں اور پھر بھاگ گئی تھی

رک جاؤ میسنی بندری پہلے پوری بات بتا کر جاؤں وہ اس کے پیچھے ہی باہر آیا تھا

ٹھیک ہے آپ پہلے مجھے جھولا جھلائے پھر بتاؤں گی وہ اسے دیکھ کر فرمائش کرنے لگی

یہ کچھ زیادہ ہی نہیں ہو رہا اب وہ اسے دیکھ کر گھورتے ہوئے بولا

میں جو بھی کرتی ہوں وہ زیادہ ہی ہوتا ہے اور ابھی میں جھولا جھولنے کا دل کر رہا ہے تو اگر آپ مجھے جھولا جھلائے ورنہ آپ دو گھنٹے کے بعد آجائیے گا پھر بتاؤں گی آپ وہ اسے دیکھتی ہوئی دانت دکھا کر بولی

تمہاری بتیسی پوری کی پوری توڑ کر رکھ دوں گا وہ اس کے پیچھے آتے ہوئے بولا تو سندس خوشی خوشی جھولے پر چڑھ چکی تھی

اور اب وہ اس سے خوب نخرے اٹھا رہی تھی

آج تو سب کو حیرت کے جھٹکے لگ رہے تھے تراب اور سندس میں اتنی دوستی یہ کوئی عام بات تو ہر گز نہ تھی۔

وہ تو کسی سے بات تک کر ناپسند نہیں کرتا تھا اور کہاں وہ اس کے نخرے نہیں اٹھا رہا تھا

دو گھنٹے خوب کھجلی کرنے کے بعد آخر اس کو تراب پر ترس آ ہی گیا تھا

○○○○○

اس کی آنکھ کھلی تو عالم شیشے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا

وہ بیڈ پر کیسے آئی اسے اندازہ نہیں تھا یقیناً وہ ہی اٹھا کر لیا تھا

گڈ مارنگ جان تیار رہنا آج دوپہر میں شاپنگ پر چلنا ہے آج آفس میں بھی بہت کام ہے تھوڑا وقت نکال کے آؤں گا پھر چلیں گے صنم کا نکاح ہے جمعے کو اور صرف دو دن ہی رہتے ہیں تو تم بھی تیاری کر لینا۔

وہ اس کے قریب آتا اس کا ماتھا چومتا اپنے کوٹ کے بٹن بند کرنے لگا۔

آج کے بعد تم مجھے صوفے پر نہ ملو مسئلہ مجھ سے ہے اپنی نیند سے کیا دشمنی ہے تم مجھے پر کسی قسم کا ترس نہیں کھانا چاہتی جانتا ہوں لیکن خود پر رست کھاؤ مجھے سزا دینے لے لیے خود کو سزا مت دو

وہ بے حد نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا جبکہ وہ اسے نظر انداز کرتی اٹھ کر واش روم میں بند ہوئی تھی۔ اس کا یوں نظر انداز کرنا عالم کو برا نہ لگا تھا وہ حق پر تھی

یقیناً یہاں کوئی اور ہوتا تو اب تک اس حرکت پر عالم سلطان شاہ کے سامنے اپنی ناک رگڑ رہا ہوتا

لیکن یہاں کوئی عام انسان نہیں بلکہ اس کی محبت تھی اس کی چاہت اس کا جنون اس کا سب کچھ تھی

○○○○○

وہ کب سے بیٹھی ان دونوں کی بحث سن رہی تھی۔ ہادی کا کہنا کہ میرا بھائی آئیں گا وہیں زایار کا کہنا کہ مجھے بیٹی چاہے زایار ہادی کے ساتھ بچہ بنا ہوا تھا

پاس جہاں یہ سب کچھ بہت زیادہ انجوائے کر رہی تھی وہی اس کی آنکھیں شرم سے جھکی ہوئی تھی اور لبوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ نے جیسے بسیرا کر لیا تھا کتنے خوبصورت لمحات تھے یہ اس کی زندگی کے اسے یاد نہیں پڑتا تھا کہ اتنی خوشی سے اور کبھی ہوئی تھی

ابے تو سوتا کیوں نہیں ہے بس اب سو جا وہ زور سے پکڑ کر اسے اپنی باہوں میں بھیجتا زبردستی سلانے کی کوشش کر رہا تھا

جو کہ ہادی کے لئے آگے سے ناممکن تھا اس نے شرط لگا رکھی تھی یا تو زایار پہلے سوئے گا یا وہ پہلے سوئے گا اور آج تو شام سے ہی وہ پازیب کے ساتھ چپکا ہوا تھا ایک لمحہ کے لئے بھی اسے اکیلے نہ چھوڑا

یہاں تک کہ آج تو واش روم جانے کے لیے بھی وہ پازیب کو اپنے ساتھ لے کر گیا تھا کہ کہیں وہ بابا کی سن کر بھائی کی جگہ ہی نہ لے آئے

پازیب تو اسے آسان لفظوں میں سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی کہ اللہ نے جو دینا ہوا وہ دے گا وہ دونوں ہی صرف تمہارے ہوں گے چاہے بہن ہو یا پھر بھائی ہو لیکن ہادی کا کہنا تھا کہ بہن ہو تو اسے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اس سے اپنا کرکٹ پارٹنر چاہیے

جبکہ ہادی نے تو صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ اسے بیٹی چاہیے جس کا نام وہ پیار رکھے گا۔

پیار یعنی کے پازیب کے شروع سے لے کر سے زایار کے آخر تک وہ ان کی محبت کی نشانی ان کے پیار کا پہلا تحفہ

لیکن معصوم سے ہادی کو کہاں یہ ساری باتیں سمجھ آنی تھی وہ تو بس یہی سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ اسے اس کا کرکٹ پارٹنر ملنے والا ہے ہاں لیکن اگر زایار کی ضد جاری رہی تو اس کی ماں بھائی کی جگہ بہن بھی لاسکتی ہے

جب لالی اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھی تب اس نے کہا تھا کہ اپنی بہن سے بولو کہ تمہارے لیے بھائی لے آئے لیکن ہادی کا جواب ایسا تھا لالی اور پازیب دونوں کو چپ لگ گئی

اس نے در لے کہا تھا کہ پھوپھو کا بیٹا نہیں بیٹی ہوگی اور وہ صرف میری ہوگی پازیب تو اس کے آگے کچھ بھی نہ بول پائی لیکن لالی نے اسے اپنے گلے سے لگاتے ہوئے آمین ثم آمین بھی کہا تھا

لیکن پازیب نے اسے ٹوک دیا تھا ایسا نہیں بولنا چاہیے تھا بچوں کو ان کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنی چاہئے بچپن سے ہی بچوں کو کسی کے ساتھ پابند کر دینے سے کتنے مسائل پیدا ہو سکتے تھے آج اسے سنیہا کو دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا لیکن لالی کا کہنا تھا

اگر اللہ نے چاہا تو کوئی مسئلہ نہیں ہوگا پہلے بیٹی کو تو آنے دو جب پازیب کی طرف سے خوشخبری ملی تھی روہر کوئی لالی سے بھی امید لگا بیٹھا تھا جس کی وجہ سے وہ بھی بوکھلائی بوکھلائی سارے گھر میں گھوم رہی تھی

لیکن نہ جانے اللہ نے اس کے نصیب میں کیا لکھا تھا

○○○

○○○○○○

اس کا ہاتھ بہت کھلا تھا۔ وہ جس چیز کی جانب دیکھتی وہ فوراً اس کے لیے لے لیتا۔ اگر وہ اس کے لیے کچھ پسند کرتا تو آگے سے کوئی جواب نہ پا کر بھی وہ اس کے لیے خرید لیتا جس پر دانیل اسے مکمل نظر انداز کرتی۔

اب وہ دونوں جویلری کی شاپ پر تھے جبکہ صنم اور انعم دونوں اسی مارکیٹ میں باقی شاپنگ کر رہیں تھیں۔ انعم کو یہ جان کر بہت خوشی ہوئی تھی کہ دانیل بے گناہ ہے اور عالم کی محبت بھی سب گھروالوں کے سامنے تھی

گھر میں ہر کوئی دانیل کو سر آنکھوں پر بٹھا رہا تھا۔ سب باتوں ہی باتوں میں اسے سمجھتے کہ شوہر کے بغیر زندگی کتنی مشکل ہو سکتی ہے لیکن دانیل کو پروا نہ تھی وہ اپنی ضد پر قائم تھی کہ اسے عالم سے طلاق لینا ہے۔ اور ایک ماہ بعد عالم سے جڑا ہر رشتہ وہ ختم کرنے والی تھی

جس کو لے کر گھر میں سب پریشان تھے لیکن عالم کو تو جیسے اس بات کی پروا ہی نہ تھی۔ اس کا رعب جمانا حکم چلانا اب بھی وہیں تھا

نہیں یہ بھی نہیں ان ٹچ دیکھا۔ جس پر ابھی تک کسی کی نظر بھی نہ پڑی ہو۔ وہ شاپ کپر حکم دیتا سامنے دیکھے تمام جویلری سیٹ کو ریجیکٹ کر چکا تھا۔

سر یہ آج ہی تین نئے ڈائزین آئے ہیں اور ابھی تک یہ کسی بھی کسٹمر کو نہیں دیکھائے وہ تین بے حد خوبصورت ڈائزین سامنے کرتے ہوئے بولا۔

جس میں دو کافی بھارے سیٹ تھے لیکن ایک بے حد نفیس ہلکا و نازک سا تھا

دائین کو تیسرا پسند آیا تھا لیکن عالم پہلے ہی شاپ کپر سے بھاری سیٹ کی ڈیمینڈ کر چکا تھا۔ اور اس نے تیسرا چھوڑ کر باقی دونوں بیک کر والیے تھے۔ جس میں سے ایک اسے نکاح والے جبکہ دوسرا صنم کی شادی کے کسی اور فیکشن میں پہنانا تھا۔

وہ بنا کچھ بولے اس کے ساتھ آگئی تھی اس نے دائین کے لیے کوئی ڈریس نہ خریدی تھی کیونکہ اس معاملے میں وہ اپنے اصول پر برقرار تھا۔ وہ نہ خود کسی کے ٹچ کیے کپڑے پہنتا تھا اور نہ ہی دائین کو پہنے دے سکتا تھا

شاپ سے باہر نکل کر اس نے انعم کو فون کر کے کہا تھا کہ وہ دائین کے ساتھ لانچ کرنے پاس کے ہوٹل میں جا رہا ہے۔ وہ لوگ آرام سے شاپنگ کر کے ادے کال کر لیں

فون بند کرنے کے بعد وہ اس کا ہاتھ تھا میں ہوٹل میں آگیا نہ دانیں نے مذاحت کی نہ ہی اس سے کچھ کہا بس خاموشی سے اس کے ساتھ آگئی

وہ اس کے ہر سوال کا صرف ہاں یا نہ میں جواب دیتی باقی اس کی باتوں کا دانیں کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ اس کا اس خوبصورتی سے نظر انداز کرنا عالم کو برا نہیں لگا تھا

○○○○○

وہ اس کے سینے پر سر رکھے اپنی انگلی سے اس کے سینے پر کچھ لکھنے میں مصروف تھی جب کے زایار اس کی حرکتیں نوٹ کرتا مسکرائے جارہا تھا

زایار بریرا بیگم کا کیا ہوا۔۔۔۔؟

وہ جیل سے کب چھوٹے گی۔۔۔؟

جب سب کچھ ٹھیک ہو گا نہ۔۔۔۔؟

ان پر یہ جو بے بنیاد الزامات لگائے جارہے ہیں۔۔۔۔

پانزیب اس پر لگا کوئی بھی الزام بے بنیاد نہیں ہے وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

کیا مطلب۔۔۔۔ میں کچھ سمجھی نہیں وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی

مطلب صاف ہے بریرہ پر لگنے والے الزامات میں کچھ بھی جھوٹ نہیں ہے جو کچھ بریرہ کے بارے میں بتایا جا رہا ہے سب کچھ صحیح ہے اس نے ان ڈیوٹی افسر کو رشوت دینے کی کوشش کی ہے ایک اور کیس بن چکا ہے اس پر

دوسرا اس نے کسی لڑکی کی ذات پر الزام لگا کر اس کی سارے زندگی برباد کر دی ہے اور اب وہ لڑکی عالم سلطان شاہ کی بیوی ہے جس پر اٹھنے والے ہر انگلی کو وہ جڑ سے اکھاڑ دے گا

اور باقی جہاں تک روحان کی ہے مجھے نہیں لگتا کہ اس میں بھی کچھ بھی جھوٹ ہو گا بریرہ اپنے مطلب کے لئے کسی بھی حد تک جاسکتی ہے مجھے لگ رہا ہے ممکن ہے بریرہ کا ان سب سے تعلق ہو

وہ بالکل سیریز انداز میں بول رہا تھا جب کہ پازیب کے لیے ان سب باتوں پر یقین کرنا بے حد مشکل تھا اس کی نظر میں بریرہ ایک بہت اچھی عورت تھی

اپنے ساتھ اس کے برے رویے کو وہ زایار کے لئے اس کی محبت کا نام دے چکی تھی زایار کا اسے نظر انداز کرنا شاید پازیب سے اس کی نفرت کی وجہ تھی

اور اس معاملے میں تو پازیب کو بھی لگتا تھا کہ زایا اس کے ساتھ بہت زیادتی کر رہا ہے لیکن اب جو زایا کر رہا تھا وہ اور بھی غلط تھا وہ اس پر لگے الزامات کو جھٹلانے کی بجائے یہ کہہ رہا تھا کہ وہ جو بھی ہے سب سچ ہے

زایا بریرہ بیگم کبھی کسی کے قتل کی سازش نہیں کر سکتی کیا ہو گیا ہے آپ کو آپ کو اپنی بیوی پر اتنا یقین تو ہونا چاہیے

آپ کو ان کی نیت میں کھوٹ نظر آتی ہے وہ ایک بے حد اچھی عورت ہیں وہ بریرہ کے بارے میں ایسا سوچ بھی کیسے سکتا تھا پازیب کو اس کی سوچ پر خریت کے ساتھ صدمہ بھی ہوا تھا

اچھا کتنی اچھی ہے ذرا بتاؤ مجھے کتنی اچھی ہے وہ پھر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کتنی اچھی ہے وہ اٹھ کر بیٹھتا ہوا ایسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگا

وہ اتنی اچھی ہیں کہ مجھے اس گھر میں لے کر آئیں وہ بھی اپنی سوتن بنا کر کون عورت اپنے شوہر کو دوسری عورت کے ساتھ بانٹتی ہے کون سی عورت ایک بدنام لڑکی کو اپنی سوتن بنا کر اسے اعلیٰ مقام دلواتی ہے بریرہ بیگم۔۔۔۔۔

بہت ہوا اب اس سے زیادہ اس کی اچھائیاں بیان نہ کرو کہ حقیقت جاننے کے بعد تمہیں اپنے الفاظ پر شرمندگی ہو وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

مطلب کیا ہے آپ کی اس بات کا زیار بریر اینگم مصیبت میں ہیں انہیں آپ کی ضرورت ہے اور آپ اس وقت یہاں مجھے ان کی خلاف بھڑکار ہے ہیں اسے سچ میں زیار کا یہ انداز برا لگ رہا تھا

میں کچھ نہیں کر رہا جان میں صرف تمہیں بتا رہا ہوں کہ تمہیں غلط فہمی ہو رہی ہے وہ عورت جس کے احسانوں تلے تم ڈوبی ہوئی ہو اس کے احسانوں کے بوجھ میں تم خود کو بے حد کم تر محسوس کرتی ہو اس کی حقیقت میں تمہیں بتانا ہوں

بریرہ ویسی نہیں ہے جیسی دیکھتی ہے تم پر جو الزامات لگے تھے وہ لگانے والی کوئی اور نہیں بلکہ بریرہ ہی تھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے تم سے محبت ہو گئی تھی میں تم سے نکاح کا خواہشمند تھا

میں تم سے شادی کرنا چاہتا تھا اور یہی بات میں نے بریر کو بتائی تھی اس کے بعد اس نے یہ پلاننگ کی کہ وہ تمہیں بدنام کر دے گی اور تم زندگی سے تنگ آ کر خود کشی کر کے مر جاؤ گی

اس کا راستہ صاف ہو جائے گا لیکن میں نے اس کا کھیل خراب کر دیا غلط ٹائم پر تمہارے گھر جانے کا پلان بنا کے میں نے گھر آتے ہی اسے کہا کہ ہمیں ابھی تمہارے گھر جانا ہے تمہارا رشتہ لینے کے لیے جب ہم وہاں پہنچے تو خود کشتی کرنے کی کوشش کر رہی تھی

اور وہیں پر کھڑے کھڑے محترمہ نے یہ پلان بنا لیا کہ وہ تم پر احسان کر کے تمہیں اپنی سوتن بنا کر اس گھر میں لے کر آئے گی جس کے بعد تم ہمیشہ اس سے دب کر رہو گی ہمیشہ اپنے احسانوں کے بوجھ تلے محسوس کرو گی اور ایسا ہی تو ہو رہا ہے

وہ عورت اپنا کام کر کے جا چکی ہے اب تم یہ سوچ رہی ہو کہ وہ کوئی بہت ہی نیک پروین ہے جس نے تم پر اٹھنے والی ہر انگلی کو تمہیں اپنی سوتن بنا کے جواب دیا ہے

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا پازیب میں خود تم سے شادی کرنا چاہتا تھا مجھے افسوس ہے کہ میری وجہ سے تمہیں بدنام کیا گیا۔ اس کے بارے میں مجھے بالکل بھی کچھ پتہ نہیں تھا

اور تمہیں یہ جو لگتا ہے کہ بریرہ یہ سب نہیں کر سکتی یا روحان کے قتل میں اس کا ہاتھ نہیں ہو گا تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے

تھوڑی دیر پہلے عالم سلطان شاہ سے مل کر آیا ہوں
اس نے مجھے بہت ساری ایسی وائس سنائی ہے جس میں بریرہ یہ کہہ رہی ہیں کہ دانی روحان کو اپنی
محبت کے جال میں پھنسا کر رکھو

میں یہ نہیں کہتا کہ وہ روحان کو مر وانا چاہتی تھی لیکن وہ روحان کو گھر والوں سے بغاوت پر مجبور
کر رہی تھی یہاں تک کہ لالی کی شادی والے دن روحان اپنی تمام حدود نظر انداز کر کے پاکیزہ
چاچی کی ذات پر انگلی اٹھا کر گیا تھا

بریرہ اتنی گری ہوئی عورت ہے کہ اس نے روحان کے ذہن میں اپنی ہی ماں کے خلاف ایسا گند
بھردیا کہ وہ اپنی ماں سے کھڑے ہو کر سوال کر رہا تھا اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے
اپنے باپ سے طلاق لینے کی وجہ پوچھ رہا تھا

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا پازیب کو ان سب باتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا
دیکھو پازیب ابھی ان سب باتوں کو اپنے دماغ سے نکال دو فی الحال صرف اور صرف ہمارے بچے
کی صحت پر دھیان دو اپنی صحت پر دھیان دو بریرہ کو میں سنبھال لوں گا

اس نے روحان کے قتل کی پلاننگ نہیں کی لیکن روحان کو غلط راستے پر لانے والی وہی تھی اور اس چیز کی سزا اسے ضرور ملے گی باقی عالم سلطان شاہ اسے پر اپنی بیوی کی پاکدامنی پر گندال لازم لگانے پر کیس بنا چکا ہے اور اس کو اتنی آسانی سے اسے چھوڑنے والا نہیں ہے

آج صبح ہی عالم نے یہ کہا ہے کہ بریرہ اس سے ملنے آئی تھی اور اس نے ایک تصویر دیکھ کر کہا تھا روحان جس لڑکی دانی سے محبت کرتا ہے وہ اس لڑکی کی تصویر ہے لیکن ایسا نہیں تھا

اس کے موبائل میں دانی نام سے دو نمبر سیو تھے ایک نمبر بند تھا اور دوسرے نمبر والی لڑکی کو عالم سلطان شاہ نے روحان کے قتل کی سزا دینے کے لیے اپنے نکاح میں لے لیا

جانے کون تھی وہ معصوم لڑکی جس نے چار مہینے ایک ایک لمحہ افیت سے گزارا ہے عالم کا کہنا ہے کہ وہ اپنی بیوی کو بے حد چاہتا ہے اور اس کے ساتھ بہت زیادتیاں کر چکا ہے جس کی وجہ سے صرف اور صرف بریرہ اب وہ بریرہ کو اس کے انجام تک پہنچا کر اپنی بیوی کو انصاف دلائے گا

اور وہ ایسا ہی کر رہا ہے وہ اسی لیے اب وہ اس کیس کو کسی بھی طرح بند نہیں دے رہا اور نہ ہی بریرہ کو آزادی مل سکتی ہے وہ اسے تفصیل سے بتاتا اب اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا جہاں اب بے یقینی تھی

زایار دانی نام کی ایک لڑکی ہمیں ہسپتال میں بھی ملی تھی ہمارے نکاح کے کچھ روز بعد بریرہ بیگم مجھے ہسپتال لے کر گئی تھی وہاں ایک لڑکی کا پرس گم ہو گیا تھا جسے کچھ پیسوں کی ضرورت تھی

بریرا بیگم نے اسے پیسے دیے تھے اور اس کا نام تھا دانی مجھے یاد ہے وہ لڑکی بہت پیاری تھی اس کے چاچو شاید طبیعت بہت زیادہ بیمار تھے

بریرا بیگم نے اس کی مدد کی تھی اسے وہیں پر پیسے دیے تھے اور اس لڑکی نے کہا تھا کہ وہ پیسے واپس کرے گی اسی لئے بریرہ بیگم نے اس کا نمبر اپنے موبائل میں دانی کے نام پر سیو کیا تھا

اسے جو یاد تھا وہ سب کچھ بتا چکی تھی اسے تکلیف ہوئی تھی یہ جان کر کے اس پر گندا الزام لگانے والی بریرہ تھی مگر یہ بھی حقیقت تھی کہ کوئی بھی عورت اپنی سوتن کو برداشت نہیں کر سکتی اگر زایار کو اس سے محبت ہو گئی تھی

تو اس میں بریرہ کا کوئی قصور نہیں تھا وہ سات سال سے اس کے ساتھ رشتہ نبھا رہی تھی ایک پیارا سا بچہ بھی دیا تھا

اس سب کے بعد تو بے وفائی زایار کی جانب سے ہوئی تھی اور ایک عورت کیسے برداشت کر سکتی تھی اپنے شوہر پر کسی اور کا قبضہ لیکن بریرہ بیگم چھ مہینے سے یہ سب کچھ برداشت کر رہی تھی

ہو سکتا ہے یہ لڑکی وہی ہوں میں عالم کو اس بارے میں بتاؤں گا ہو سکتا ہے اس کے لئے تھوڑی آسانی ہو جائے تم اتنی دور کیوں بیٹھی ہو میرے پاس آؤ اور اپنے دماغ سے ساری ٹینشن سے نکال دو

فی الحال صرف اور صرف میرے اور اور ہمارے بیٹی کے بارے میں سوچو وہ آہستہ سے اسے شانوں سے تھام تھا ایک بار پھر سے اپنے سینے سے لگا چکا تھا

ضروری تھوڑی ہے کہ بیٹی ہی ہو میرے ہادی کا کرکٹ پارٹنر بھی آسکتا ہے اس کے سینے سے تھوڑی ٹکائے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی تو زایار نے نہ میں سر ہلایا

ہادی کا کرکٹ پارٹنر بعد میں پہلے تو مجھے میری پیار چاہیے ہمارے پیار کی پہلی نشانی وہ بے حد محبت ہے اس کا ماتھا چومتا مسکرا کر بولا

اور اگر پہلے ہادی کا کرکٹ پاٹنر آگیا تو پھر کیا نام رکھیں گے کہ بیٹی کا نام تو آپ نے ہم دونوں کا نام جوڑ کر رکھ دیا لیکن بیٹے کا کیا رکھیں گے ہمارے بیٹے کے لئے بھی پیارا سا نام سوچیں

کہانا بھی نہیں آئے گا اس کی تیاری ہم اگلے سال کر لیں گے ابھی صرف ہیار کو سوچو میری ننھی سی پیار جسے میں بے حد پیار کروں گا میرے گھر آتے ہی وہ میری ٹانگوں سے لپٹ جائے اور اگر میں گھر پر ہوں تو مجھے فون کر کے تمہاری بہت ساری شکایتیں سنائے

اور پھر جب تم اسے ڈانٹو گی تو میں اس کی ساری شکایت سن کر اس کا انتقام لوں تم سے تمہیں بہت ڈانٹوں کا اپنی بیٹی کے سامنے پھر وہ اور بھی زیادہ میرے قریب ہو جائے گی کتنے خوبصورت دن ہوں گے وہ نرمی سے اسے اپنے بے حد قریب کیے وہ اپنے ہی خیالوں میں گم تھا

آپ مجھے ڈانٹا کرو گے۔۔۔؟ پازیب جو بڑے مزے سے اس کی باتیں سن رہی تھی اس کے ڈانٹنے والی بات پر منہ بنا کر بولی

ہاں تو تم میری بیٹی کو کچھ بھی کہو گی اور میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا اگر تم میری بیٹی کو ڈانٹو گی تو میں تمہیں زیادہ ڈانٹوں گا اور اگر میری بیٹی مجھے تمہارے بال کھینچنے کے لئے کہے گی تو میں اس

سے بھی انکار نہیں کروں گا زایا اس کے چہرے پہ آئے بالوں کی لٹ کو کھینچتے ہوئے بولا تو
پانزیب منہ بناتی اس سے دور ہو گئی

جائیں پھر کوئی بات پیار نہیں آنے والی میرے ہادی کا کرکٹ پارٹنر آئے گا اور ہم تینوں مل کر
آپ کو تگنی کا ناچ نچائیں گے۔

وہ اسے گھورتے ہوئے بولی جبکہ زایا اس کے دور ہونے پر مزید اس کے قریب ہوا اسے لگا تھا وہ
اسے کھینچ کر اپنے قریب کرے گا لیکن اب ایسا نہیں تھا

وہ اس کے معاملے میں بے حد پوزیسو سے ہو گیا تھا وہ چھوٹی سے چھوٹی چیز لے کر بڑی سے بڑی
چیز کا خیال رکھتا تھا شاید وہ پہلے بھی ان حالات سے گزر چکا تھا اس لیے

شاید سات سال پہلے اس نے بریرہ کی پر یگننسی کو بھی اسی طرح سے انجوائے کیا ہو گا وہ آہستہ
سے اس کے چہرے کے نقوش کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھوتا اسے دیکھ رہا تھا پھر اچانک یاد
آنے پر بولا

ہاں مجھے یاد آیا پرسوں زاہد کا نکاح ہے مکمل تیاری کر کے رکھنا ہم دونوں جارہے ہیں جانا تو ہم سب نے تھا لیکن بڑی حویلی والوں سے ہمارے تعلقات اتنے اچھے نہیں ہیں اسی لئے صرف میں اور تم ہی جائیں گے

زاہد کا کہنا ہے کی اگر میں اسے نکاح کے گواہوں میں نہ شامل ہوا تو نکاح نامے پر سائن نہیں کرے گا بے غیرت آدمی نے بہت بلیک میل کیا ہے مجھے جبکہ یہ شیرچاہ کر بھی نکاح میں شامل نہیں ہو سکے گا کیوں کہ اسے پرسوں کسی بہت ضروری کام کے لیے جانا ہے اور بڑی حویلی وہ یانا بھی نہیں چاہتا

ٹھیک ہے میں تیاری کر لوں گی بلکہ ایسا کرتی ہوں ابھی ہی تیاری کر لیتی ہوں کیونکہ دن میں تو امی کچھ کرنے نہیں دیتی وہ اس کے قریب سے اٹھنے ہی لگی تھی کہ جب زایا نے اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار تنگ کرتے ہوئے اس کی راہ فرار بند کر دی

میں نے جانے کی اجازت دی۔۔؟ نہیں نہ۔۔؟ پھر کس سے پوچھ کر بھاگنے کی تیاریاں کر رہی تھی۔۔؟

کل جب بھی وقت ملے کر لینا یہ وقت میرا ہے اور اس میں سے ایک سیکنڈ بھی میں کسی فالتو چیز کو نہیں جانے دوں گا وہ اس کے گرد اپنا حصار تنگ کرتا ہے اس کے لبوں پر جھکا تھا

اس کے ہاتھ زایار کے مضبوط ہاتھوں میں قید ہو چکے تھے جب کہ اس کی شرمیلی سی مسکراہٹ پر اس کے گرد باندھا حصار تنگ سے تنگ تر ہوتا جا رہا تھا

oooo

شیر یہ کیا مذاق ہے تو بے حد برا مذاق ہے ہٹائیں ان سب کو میری بیڈ سے میں آرام کرنا چاہتی ہوں ورنہ سچ میں میں نے اس بیڈ سے کود کر خودکشی کر کے مر جانا ہے وہ صدمے سے کبھی بیڈ پر ہڑی ہوئی کتابیں دیکھ رہی تھی تو کبھی شیر کو

یہ کوئی مذاق نہیں ہے لالی میں بالکل سیریز ہوں تم پھر سے اپنی پڑھائی شروع کر رہی ہو۔ کالج نہیں جانا چاہتیں کوئی بات نہیں تم گھر پر رہ کر پڑھو میں تمہیں پڑھاؤں گا لیکن جس طرح سے تم دو دوسپلیاں لے کر بڑے مزے سے بیٹھی ہو بہت غلط بات ہے

چھ ماہ گزارنے کو ہیں اب اپنی سپلیاں پاس کرو ورنہ۔۔۔۔۔

ورنہ ورنہ کیا جواب دیں مجھے کیا کریں گے آپ مجھے نہیں پڑھنا بس میں انپرٹھ ہی ٹھیک ہوں میں وہ ضدی انداز میں بولی۔

اگر تم نے میری بات نہیں مانی تو میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا میں کبھی بات نہیں کروں گا کیونکہ پورے خاندان میں تمہارا شوہر سب سے زیادہ پڑھا لکھا انسان ہے کم از کم تمہیں گریجویٹ تو ہونا ہی ہوگا

وہ فیصلہ کر رہا تھا جبکہ لالی سوچ رہی تھی کہ اس کے زیادہ پڑھا لکھا ہونے میں اس کا کیا قصور تھا اس کی ایک نہیں چل رہی تھی شیر اس کی کسی بات کسی وجہ کو اہمیت نہیں دے رہا تھا

شیر آپ کو پتا ہے نہ میں آپ سے کتنا پیار کرتی ہوں۔ اب وہ اپنے انداز میں آچکی تھی اس کے اوپر تقریباً اپنا سارا وزن ڈالے آنکھیں پٹیٹا کر بولی

ہاں مجھے پتا ہے چلو یہ بکس اندر رکھو رات کو پڑھائی اسٹارٹ کرنی ہے۔ وہ اس کے پیار بھرے انداز کو دل پر پھتر رکھ کر نظر انداز کرتا ہوا بولا لالی منہ بنا کر رہ گئی

ooooo

کوئی پیار نہیں کرتا مجھ سے سب جھوٹے دعوے اور دکھاوے ہیں
ہر کوئی اپنا کام نکلا کر پڑھنے بٹھا دیتا ہے کسی کو احساس نہیں کہ یہ کتنا مشکل ہے یہ سب کچھ سوچا
تھا اور کوئی نہ سہی شوہر تو سمجھے گا۔ لیکن . شوہر بھی ہٹلر ٹیچر نکلا۔
کیوں اللہ جی کیوں۔۔۔؟ میرے ساتھ ہی ایسا ظلم کیوں۔۔۔۔؟

کیوں کہ اس زندگی کی سب سے فرمبدار بیوی ہوں اس لیے مجھ پر یہ ظلم ہو رہے ہیں۔ جواب
دیں مجھے کیا میرا یہی قصور ہے کہ میں نے زندگی میں کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا۔

کیا شوہر کی ہر بات منانے والیوں کے ساتھ ایسا ہی سکون پایا جاتا ہے۔۔۔؟ کیا شوہر سے پیار کرنے
والیوں کو اس طرح سے سزا ملتی ہے
کیا شوہر کی۔۔۔۔؟

لالی میری جان ان ڈراموں کا کوئی فائدہ نہیں۔ تم اپنا ٹائم ضائع کر رہی ہو۔ میں ٹھیک پندرہ منٹ
بعد تم سے ٹیسٹ لوں گا

اس لیے فصول میں دہائیاں دینے سے بہتر ہے کہ ٹیسٹ تیار کرو۔۔۔۔
میں کسی بھی قسم کی رعایت نہیں دوں گا۔ اس کی اونچی آواز میں دائیاں دینے پر بیڈ پر لیٹا شیر بے
حد ریلکس موڈ میں بولا

بیوی پر ظلم کرنے والے سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔ مجھے چھوڑیں اللہ کو ناراض نہ کریں شیر وہ بے حد معصومیات سے اٹھ کر اس کے پاس آنے لگی۔

وہیں رہو لالی خبردار جو میرے پاس آکر کوئی بھی مستی کی میں فیصلہ کر چکا ہوں اور اب میں اسے بدلوں گا نہیں اپنی پڑھائی کرو شہناش۔ اگر ٹیسٹ اچھا ہوا تو میں تمہیں گھومنے لے کر جاؤں گا اور گول گپے بھی کھلاؤں گا وہ لالچ دے رہا تھا

لالی کے منہ میں گول گپے کا نام سن کر پانی آیا تھا لیکن وہ تو شیر کو پیار سے بہلا کر بھی کھائے جا سکتے تھے۔ اس کے لیے اتنی موٹی موٹی کتابیں رٹنے کی کیا ضرورت تھی۔

وہ آہستہ سے صوفے سے اٹھ کر اس کے پاس آئی اور اس کے ساتھ بالکل چپک کر بیٹھتے ہوئے اس کی گردن میں باہیں ڈال کر پیار سے بولی

میرے پیارے زکوٹو میرے شونے میاں جی اب میں کوئی اسٹوڈیٹ نہیں ہوں جو یہ فارمولے یاد کروں گی۔ اب میں ایک شادی شدہ لڑکی ہوں۔ مجھ پر بہت سی ذمہ داریاں ہیں جن کو۔۔۔۔

کون کون سی زمہ داریاں وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔
لالی نے اسے گھور کر دیکھا شاید آج اس کی دال نہیں گلنی تھی۔

اپ کے ہزاروں کام ہیں شیر۔۔ آپ کے کپڑے استری کرتا آپ کے جوتے پوش کرنا۔ آپ کا
کھانا اور بھی بہت سارے چھوٹے چھوٹے کام۔ وہ انگلیوں پر گنتی شیر کی آنکھوں کر دیکھ بات ختم
کر گئی

مت کرو۔ میرا کوئی کام اگر تمہیں لگتا ہے کہ پڑھائی کے ساتھ تم یہ سب نہیں کر سکتی تو مت کرو
اگر یہ سب زیادہ ہے یا میری زمہ داری کے ساتھ پڑھائی مشکل ہے تو مت کرو۔ میں بوجھ نہیں
بننا چاہتا۔ وہ ٹھنڈے ٹھاڑ لہجے میں بولا۔

شیر کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔! آپ شوہر ہیں میرے آپ کا کوئی بھی کام میرے لیے
مشکل نہیں ہے۔

میں خوشی سے آپ کے سارے کام اپنے ہاتھوں سے کرتی ہوں آپ بوجھ نہیں میرے لیے یہ
سب میرا فرض ہے جیسے میں بہت خوشی سے نبھاتی ہوں

ہاں لیکن پڑھائی کرنا مجھے پسند نہیں ہے لیکن اگر یہ آپ کی خواہش ہے تو میں کروں گی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں پڑھوں تو میں ضرور پڑھوں گی۔

لیکن آپ ناراض مت ہوں۔ آپ جب ناراض ہوتے ہیں میری جان جاتی ہے شیر آپ کی ناراضگی مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔ وہ اس کے سینے سے لگتی بس رونے ہی والی تھی۔ یہ سچ تھا کہ شیر کی ناراضگی کا سوچ کر اس کی جان لبوں پے آ جاتی تھی

شیر نے اپنا سیریس موڈ بڑی مشکل سے برقرار رکھتے ہوئے اس کے گریفہ حصار بنایا لالی اگر یہ تھوڑی دیر کے لیے امو شنل ہو کر بول رہی ہو تو رہنے دو

مجھے تمہارا تھوڑی دیر کا پیار نہیں چاہیے اگر تم نہیں کر سکتی تو رہنے دو وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتے اپنی مسکراہٹ کو اس کے ماتھے پر ہی دبا گیا

نہیں شیر میں کروں گی۔ میں وعدہ کر رہی ہوں میں پڑھائی کروں گی اور بہت محنت بھی کروں گی میں آپ کو ناراض نہیں ہونے دوں گی۔ اور نہ ہی آپ کو ناامید کروں گی۔

میں اچھے سے پڑھائی کروں گی اور اب میں آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔ میں اس بار ان پیپرز کو بھی پاس کر لوں گی۔ اس کے گردن میں چہرہ اچھپائے وہ پوری ایمان داری سے وعدہ کر رہی تھی۔

اب شیر سے اپنی ہنسی چھپائی نہیں جا رہی تھی۔ وہ سب کو تنگی کا ناچ ناچنے والی کتنی آسانی سے اس کے ہاتھوں بے وقوف بن گئی تھی۔ سچ ہی کہتے ہیں عورت صرف محبت کے سامنے بے بس ہوتی ہے۔

شیر نے نرمی سے اس کا چہرہ اپنی گردن سے نکال کر سامنے کیا۔ اور پوری شدت سے اس کے نرم و نازک لبوں پر جھک گیا۔ اس کا لمس محسوس کرتی وہ اپنی تیز تیز چلتی سانسوں کے ساتھ اپنی آنکھیں بند کر گئی۔

اس کا نازک سا وجود اپنی باہوں میں بھرے وہ کروٹ بدل کر اس کے مزید قریب ہوا۔ شیر اب آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں نا اسے خود پر جھکتے دیکھ وہ پھر سے پوچھنے لگی تو شیر کے لبوں پر ایک دلکش مسکراہٹ اتر آئی۔

دل اپنی دھڑکن سے ناراض ہو جائے تو دھڑکے کا کیسے۔۔۔؟ وہ اس کے چہرے کے ہر ہر نقوش پر اپنے لبوں سے مہر ثبت کرتا بے حد پیار سے بولا تولالی نے بھی مسکرا کر اس کی گردن میں باہیں ڈالی۔

اچھا اب میں پڑھائی کرتی ہوں پھر کچھ دیر میں اچھے سے پڑھائی کر کے آپ کو ٹیسٹ دیتی ہوں وہ ریلکس ہو کر کہنے لگی۔

اب صبح ہی پڑھنا۔ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے شیر خمار آلود لہجے میں بولا۔ اسے اپنے قریب پا کر وہ بہکنے لگا تھا اسے بنا کچھ بھی بولنے کا مواقع دیے وہ اسے خود میں قید کرنے لگا۔ تولالی نے شرما کر اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا۔

○○○○○

یہ کیا سنیا ایسی ماسیوں جیسی حالت بنا کر جاوگی۔ بے وقوف لڑکی تم اس خاندان کی وہ خوش نصیب لڑکی ہو جیسے باہر کے فیکشن میں شرکت کرنے کا موقع مل رہا ہے اور تم یوں ماسی بن کر جاوگی تف ہے تم پر لالی اس کی سادگی پر اسے دیکھ کر سخت مایوس ہوئی۔

یارو۔ ہاں نہ سندس نے میرے ڈریس لی ہوئی ہے۔ اپنے جیسی سیم ٹو سیم اس نے بولا تھا وہاں آ کر تیار ہونا ہے اس لیے میں نے اپنی تیاری نہیں کی۔ وہ بے حد معصومیات سی بولی وہ سادگی میں بھی چلتی پھیرتی قیامت تھی

خود کو سجانا سنوارنا اسے آتا کہاں تھا۔ اس کی سادگی بھی غضب کی تھی۔ یوں ہی تو نہیں اس کی ماں اسے چھپا کر رکھتی تھی

اچھا یہ بھی اچھی بات ہے وہاں جاتے جاتے ہی میک اپ کا بیڑا غرق ہو جاتا۔ وہ آہستہ سے سامنے پڑی لب اسٹک اٹھا کر اپنے لبوں کو رونق بخشی تھی۔

ماشا اللہ میری پٹخا کیا لگ رہی ہو۔۔۔ سنیہا نے اس کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے کہا تو لالی خوش ہو گئی۔

اچھا سچی میں پیار لگ رہی ہوں۔۔۔؟ یہ لب اسٹک لے کر جا رہی ہوں رات کو شیر کو لگا کر دیکھوں گی۔ وہ ارادہ بناتے ہوئے سنیہا کی لب اسٹک پر قبضہ جمایا۔

اف لاڈ واس طرح کھلے عام نہیں بولتے کہ میاں کو لگا کر دیکھوں گی۔ سنیہا نے اس کی بے شرمی پر ٹوکا۔

اے لویہ بھی نہیں بولتے مطلب حد ہے تو بولتے کیا ہے شادی سے پہلے امی کہتی تھیں کہ یہ ہار سنگار شادی کے بعد میاں کو دیکھانا۔ اب میاں کو دیکھنے کی بات کرتی ہوں تو سب بے شرم کہتے ہیں میں کیا کروں یار۔ وہ پریشانی سے بولی تو سنیہا کھلکھلائی۔

ابھی مجھے نہیں پتا میں تمہیں کوئی مشورہ نہیں دے سکتی دو سال بعد آنا پھر بتاؤں گی وہ آنکھ دباتی شرمانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی

اللہ کتنی نے شرم ہو گئی ہو تم ہوز ٹل میں جا کر سنیہا۔ اور یہاں ہم شادی کے بعد بھی معصوم ہیں لالی شرارت سے بولی۔

ہاں جی یہ معصومیات ہی تو ہے جو ریڈ لپ اسٹک تم نے صرف میرے ادا کو دیکھانی ہے وہ بھی رات کو۔ سنیہا نے اسے اڑے ہاتھ لیا

ہاں تو اب کیا راہ چلتے کسی انجان کو دیکھا تو اور رات اس لیے کیوں کہ تمہارا ادب رات لیٹ گھر آنے والے ہیں ورنہ اگر گھر پر ہوتے تو میں ابھی دکھا دیتی سننی تو میں نے صرف تعریف ہی ہے۔ وہ ڈھٹائی سے بولی۔

تو ایسا کرو میری سیلفی کو نین ایک زبردست سی تصویر بنا کر ادا کو سینڈ کرو۔ اور ساتھ ہی میرے ساتھ چلنے کی اجازت مانگ لو۔ یار سندس بھی تم سے ملنا چاہتی ہے پلیز سمجھنے کی کوشش کرو میں پہلے کبھی اکیلی گئی بھی نہیں ہوں رم بھی ساتھ ہوگی تم کتنا اچھا ہو گا وہ بہت پیار سے اس کی مینتیں کر رہی تھی۔

اگر تمہارا ادا صاحب نے اجازت دینی ہوتی نہ جانی تو زہا ادا کے نکاح میں جانے کی دیتے جہاں میں زایا ادا کے ساتھ جاتی

لیکن ان کا صاف کہنا تھا گھر ہو۔ ہم رات کو لونگ ڈرائیو ہر چلیں گے بس پھر۔۔۔۔۔
ہاں بس پھر تمہاری رال ٹپک پڑی اور تم نے ان کی بات مان لی۔ وہ رکھ کر ایک زوردار مکا اس کے کندھے پر جھاڑتے ہوئے بولی اپنی اتنی پیاری دوست اسے یہ امید ہر گز نہ تھی

ہاں تو وہاں کسی کے نکاح میں جانے سے بہتر ہے کہ میں اپنے میاں جی کے ساتھ پیارا سا وقت گزاروں ان کے ساتھ کہیں گھومنے پھیرنے جاؤں۔ ان سے اپنی فرمائش پوری کرواؤں۔ ان سے ضد کروں۔ اور ان کی ہر بات مانوں وہ بتاتے بتاتے اپنے ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر شرمائی جبکہ سنیہا تو خیر انگی سے اس کی سن رہی تھی

لالی کیا ہو گیا ہے تجھے یار۔۔۔ تو تو صرف شیر ادا کی ہی ہو کر رہ گئی ہے آگے پیچھے بھی زرا غور کر شیر ادا کے علاوہ بھی دنیا میں کچھ ہے۔ دل ہی دل میں سنیہا اس کی نظر اتارتی شرارت سے بولی

میری دنیا تمہارے ادا ہی ہیں سنیہا۔ میرا سب کچھ تمہارے ادا ہی ہیں۔ وہ بالکل سیریس انداز میں بولی اس کے لہجے سے ہی سنیہا نے اس کی بات کی گہری کو محسوس کیا تھا۔

اللہ تمہیں خوش رکھے۔ اور تم پر کبھی کوئی مصیبت نہ آئے۔ سنیہا نے دل سے اسے دعا دی تھی

آمین ثم آمین۔

اور ساتھ میں یہ دعا بھی دو کہ اگر کوئی مصیبت آ بھی جائے تو میرے زکوٹا جن میرے ساتھ ہوں اور نظر کا ٹیکا بھی لگاؤں مجھے تاکہ اللہ مجھے اور میرے شیر کو ہر بُری بظہر سے بچائے اور فرمائش کرتے ہوئے بولی تو سنیہا نے فوراً اس کی بات مانی تھی جس پر وہ اور بھی خوش ہو گئی

○○○○

سنیہا کو ڈرائیور چاچا کے ساتھ اس کی سہیلی کے گھر روانہ کر کے وہ کمرے میں آیا جہاں وہ پازیب کو تیار ہونے کا کہہ کر گیا تھا۔

ابھی وقت تو بہت تھا لیکن زاہد نے اسے جلدی آنے کے لیے بولا تھا۔ اس لیے وہ بھی ابھی ہی نکلنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ لیکن اس کے سارے ارادے دھڑے کے دھڑے رہ گئے جب اس نے کمرے کے اندر قدم رکھا۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنی تیاری کو فائنل ٹچ دے رہی تھی۔ سرخ رنگ کی خوبصورت انار کلی فراک میں بالوں کو کمر پر کھلے وہ آسمان سے اتری کوئہ پری ہی لگ تھی۔ اب اس کا مدہوش ہونا تو بنتا تھا

زایار میں تیار ہوں چلیں ورنہ پھر زاید ادا ناراض ہوں گے۔ وہ اس کے کمرے میں آتے ہی بولی
۔ جبکہ زایار تو جیسے ہوش و حواس کی دنیا میں ہی نہ تھا

کیا ہو زایار آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں کیا میں اوور لگ رہی ہوں۔ آپ ایسے کیوں دیکھ رہے
ہیں۔ وہ اسے خود کو گھورتے پا کر بولی۔

ہاں کچھ زیادہ ہو گیا ہے وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولا۔
سچ میں زیادہ ہو گیا۔ مجھے بھی یہی لگ رہا ہے مجھے یہ والی ڈریس نہیں پہنی چاہے تھی وہ اپنے ہی
دھیان میں بولی جب اچانک زایار نے اسے اپنی باہوں میں بھر کر اپنے ساتھ لگایا

ہاں تمہیں آج یہ ڈریس نہیں پہنی چاہے تھی۔ اب تمہیں پھر سے تیار ہونا ہو گا وہ مدہوشی سے
کہتا اس کی گردن پر جا بجا اپنا لمس چھوڑنے لگا

زایار یہ آپ کیا کر رہے ہیں ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔ وہ اپنا آپ اس کی باہوں سے آزاد کرتی اسے
سمجھنے لگی۔

تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا پازیب غلطی تمہاری ہے اس کا نازک سامر میں وجود اپنی باہوں میں بھرے وہ بیڈ کی طرف لایا۔

زایار ذاہد بھائی ناراض ہوں گے۔ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی۔

مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے لیکن تم بے فکر رہو وہ میری مجبوری کو سمجھ جائے گا۔ اس کے دونوں نازک ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں قید کرتا وہ اس لے لبوں پر جھک چکا تھا۔ وہ پازیب ہمیشہ کی طرح اس کے حصار میں قید اس کی مانمنا بربداشت کر رہی تھی۔

oooo

واشہزادے کمال لگ رہا ہے عالم تراب کے کمرے میں آتا اسے دیکھ کر بولا تو وہ مسکرایا۔
کمال تو ہم ہمیشہ ہی لگتے ہیں وہ آنکھ دباتا اپنے بال بنانے لگا

ہاں بات تو سہی ہے لیکن آج چہرے کی رونق میں کمال کا فرق پے۔ عالم نے مسکرا کر کہا۔
آج وجہ بھی تو خاص ہے میری جان وہ دلکشی سے مسکرایا تھا۔

ویسے تم نے مجھے پورا قصہ نہیں سنایا عالم کو سچ میں تجسس تھا

کوئی قصہ نہیں ہے یار سندس نے یونی میں اس سے دوستی کر لی تھی اور اب اسے نکاح میں بلا لیا ہے۔

اور اب وہ آرہی ہے میرے پاس تراب کے انداز میں استحقاق تھا اس کے چہرے سے خوشی صاف جھلک رہی تھی۔

مطلب انعم نے ایک اچھی بہن ہونے کا حق ادا کر دیا۔ عالم نے اس کا دھیان انعم کی جانب کیا تھا جو اپنے بھائی کی خوشی کے لیے اپنی دوستی داؤ پر لگا رہی تھی

ہاں لیکن سچ جان کر سنیما اس سے ناراض بھی ہو سکتی ہے۔ تراب اب زرا سیریس انداز میں بولا۔

تو تم اس کے سامنے مت جانا۔ عالم نے اسے مشورہ دیا تو وہ اسے گھورنے لگا یقیناً اس کا مشورہ اسے بہت برا لگا تھا

تم چاہتے ہو کہ وہ یہاں آئے اور میں اس کے سامنے بھی نہ جاؤں کیوں بھی میرا

بس چلے تو میں اسے اپنے کمرے سے نہ نکلنے دوں۔ اور تم کہہ رہے ہو میں اس کے سا! نے نہ آوں۔

سندس اسے میرے لیے بلا کر لائی ہے اس صنم کے لیے نہیں۔ وہ یہ پورا فیکشن میرے ساتھ رہے گی۔ مجھے کوئی پروا نہیں ہے اس نکاح کی میں صرف اپنی شہزادی کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے اس فیکشن میں آیا ہوں وہ بنا ہچکچائے بولا۔

تراب صنم بھی تو بہن ہے نہ میں اور کچھ نہیں کہتا صرف نکاح کے وقت اس کے سر ہاتھ رکھنا وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا سمجھانے والے انداز میں بولا تو تراب نے صرف ہاں میں سر ہلادیا عالم نے خوشی سے اسے لگے لگایا تھا

اسے کسی بھی بات کے لیے منانا یا اسے کچھ بھی سمجھانا قریباً ناممکن تھا لیکن کبھی کبھی وہ اس کی بات سمجھ بھی جاتا تھا۔

○○○○○

کون ہو تم اور کیوں بار بار دماغ خراب کر رہے ہو۔۔۔؟ تیرویں کال پر سندس نے مجبور ہو کر فون اٹھایا تھا۔

تمہارا عاشق۔۔۔ دوسری طرف بڑے لوفرانہ انداز میں بتایا گیا

پانچ نمبر زبلاک کرنے کے بعد اسے پھر سے اسی شخص نے کسی اور نمبر سے فون کیا تھا

تم لوفر آدمی تمہیں عزت راس نہیں آتی۔ اب بہت ہو گیا تمہاری ہڈیوں کو نمک میرے بھائی لگائیں گے تم بس شام کا انتظار کرو وہ بے حد غصے بولی

شام کو کیا ہو گا جانے من آپ زرا تفصل سے بیان کریں تو کچھ سمجھ بھی آئے نہ

کہیں آپ کے بھائی نمک کی فیکٹری میں کام تو نہیں کرتے جو ہڈیوں کو بھی نمک لگاتے ہیں ویسے اگر اس طرح کے کیسز ہیں تو آپ میرے پاس بھی بھیج سکتی ہیں ہم پیشے سے ڈاکٹر ہیں وہ بھرپور شرارت سے اسے تنگ کرتے ہوئے بولا

وہ تو تمہیں شام کو پتا چلے گا جب میرے بھائی تمہاری ٹانگیں توڑیں گے اپنا علاج تم خود ہی کر لینا
کیونکہ پیشے سے تو تم ڈاکٹر ہو نہ وہ غصے سے فون کاٹتی اب آخری فیصلے پر پہنچ چکی تھی

اس آدمی نے تقریباً دو ہفتوں سے اس کا جینا حرام کر رکھا تھا

جبکہ اس کے خطرناک ارادوں پر دوسری طرف آئینے کے سامنے کھڑا زاہد دلکشی سے مسکرایا۔

جانم شام تک تو بہت دیر ہو جائے گی۔ آپ کے تمام تر جملہ حقوق میرے نام ہو جائے گے۔ اور
پھر تو آپ کلوستانا پمارا حق ہو گا۔ ار ایک ہفتے کے اندر اندر آپ میری باہوں میں

وہ مزے سے کہتا اپنی تیاری دیکھنے لگا

اس کا نمبر تو وہ سنیسا کے فون سے اس دن ہی چرچا تھا۔ جہاں پر سندس کا نام تو نہیں لکھا تھا لیکن
فوٹو کے ساتھ بیسیٹی لکھا ہوا تھا زاہد کو اس کی خوبصورتی نے نہیں بلکہ اس کی تلوار زبان اور
آنکھوں کی سختی نے اس کی طرف متوجہ کیا تھا

وہ ہر انجان شخص کو جوتے کی نوک پر رکھتی تھی۔ اور اس کے اس انداز نے ہی اسے اس سے محبت لکرنے پر مجبور کر دیا تھا اور آج تو وہ اس کی ہونے والی تھی اس کی زندگی پر اب سے اس کا پورا حق تھا

اس نے اپنے آپ کو آئینے میں دیکھتے ہوئے فون اٹھا کر زیار کا نمبر ملا یا جو اس بار بھی اس نے نہیں اٹھایا ایک نظر فون کو گھورتا وہ زیار کو دو چار موٹی موٹی گالیاں دے کر اسے میسج سینڈ کر دیا اور پھر سے اپنی تیاری میں مگن ہو گیا۔

○○○○

ساری تیاری مکمل ہو چکی تھی وہ اپنا تمام کام نپٹا کر اب کمرے میں خود چینیج کرنے آیا تھا

ابھی اس نے کمرے کے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ اسے عائرہ کی آواز سنائی دی

ماشاء اللہ بھابھی آپ کی اتنی خوبصورت لگ رہی ہیں اللہ آپ کو ہر بری نظر سے بچائے۔ آج میں سب سے آپ کو اپنی بھابھی کے طور پر انٹرویو کرواؤں گی

دیکھنا سب عورتوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی کہ میری بھابھی اتنی زیادہ خوبصورت ہے
عائزہ چہک رہی تھی

اس کی معصوم باتوں پر عالم مسکراتے ہوئے کمرے کے اندر داخل ہوا لیکن اسے دیکھتے ہی جیسے
اس کے قدم کمرے کے دروازے نے ہی جکڑ لیے تھے

یقین کرنا سچ میں بے حد مشکل تھا اس کے سامنے کھڑی لڑکی وہی تھی جو اپنی سادگی سے اس کے
دل پر قیامت ڈھاتی تھی

آئینے کے سامنے کھڑی وہ ڈارک بلو شرارے میں آسمان سے اتری کوئی پری لگ رہی تھی

جبکہ اس کے کمر پر بکھرے لمبے حسین بال اور لبوں پر لگی سرخ لپسٹک نے عالم کو اس کی طرف
قدم اٹھانے پر مجبور کر دیا تھا عالم کو اپنی نگاہیں پلٹنا بے حد مشکل لگا

ادادیکھیں بھابھی کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اللہ نے انہیں بنایا ہی
بہت فرصت سے ہے لیکن آج دیکھیں میں نے ان کو کتنی خوبصورتی سے سجایا ہے

بتائیں یہ کیسی لگ رہی ہیں وہ اس کا بازو پکڑتی اس کے سامنے لے آئی تھی۔ اسے اپنی جانب دیکھتے
پاکردانین نے فوراً نگاہیں چراتے ہوئے چہرہ پھیر لیا

اس کے سامنے آتے ہی نہ جانے عالم کو کیا ہوا تھا اس کے چہرے پر سختی سی آگئی تھی
عائزہ جاؤ باہر تمہیں اماں تلاش کر رہی ہیں وہ اسے سختی سے کہتا باہر بھیجنے لگا تو اس کے سخت لہجے پر
وہ بھی سر جھکا کر باہر نکل گئی

جب کہ اب عالم کا سارا دھیان دانیان کی جانب تھا
یہ بال باندھواپنے وہ جواپنے آپ کو آئینے میں آخری بار دیکھنے لگی تھی اس کے اچانک حکم پر اسے
دیکھنے لگی

جی۔۔۔۔؟ وہ بے یقینی سے اس سے پوچھنے لگی
جی۔۔۔۔کیا۔۔۔؟ بال بند کرو اپنے اور یہ دوپٹہ ٹھیک کرو۔ اتنی گہری لپسٹک بھی صاف کرو۔

صنم کا نکاح ہے تمہارا نہیں جو دلہن بن کر نیچے جاؤ گی اس کے لہجے میں بلا کی سختی تھی دانیں کو یقین نہ آیا اتنے دنوں سے اس کی ہر بات کو حکم کا درجہ دینے والا انسان اچانک ہی یوں بدل کر سخت خول میں لپٹ چکا تھا

کیا مطلب ہے آپ کا کہنا کیا چاہتے ہیں آپ اس کا لہجہ اسے ناگوار گزر رہا تھا دیکھو نین تم مجھے اپنے حقوق نہیں دینا چاہتی تھی ٹھیک ہے مجھے منظور ہے لیکن خبر داریوں میرے حق میں کسی کو حصہ دار بنانے کی کوشش کی تمہارے اس روپ پر صرف اور صرف عالم سلطان شاہ کا حق ہے

اگر میں تم سے اپنا حق نہیں مانگتا تو اس کا یہ ہر گز مطلب نہیں ہے کہ تم۔ یہ سب کرو گی یہ دوپٹہ اپنے سر پر لو وہ سامنے ٹیشو کے ڈبے سے چند ٹیشو نکالتا اس کے لبوں سے خود ہی صاف کرنے لگا

وہ حیرانگی سے اس کی حرکتیں دیکھ رہی تھی مجھے گھورنا بند کرو اور اپنے بال بند کرو۔ میں تمہارا ہر حکم ہر بات ماننے کو تیار ہوں لیکن کچھ چیزیں ماننا میرے بس سے باہر ہے

پیار محبت سب اپنی جگہ لیکن اپنے حق پر میں کسی اور کو ڈاکہ نہیں ڈالنے دوں گا اس کے لبوں کو صاف کرنے کے بعد وہ بال بھی خود ہی باندھنے لگا تو دانیں کو غصہ آگیا

عالم صاحب میں کوئی مردوں کے فنکشن میں نہیں جا رہی ہیں جہاں اپنا روپ کسی غیر مرد کی نگاہوں میں چھوڑاؤں گی جو آپ اس طرح سے شک کر رہے ہیں مجھ پر وہ بے حد غصے سے دھکا دیتے اس سے چند قدم کے فاصلے پر ہوئی تھی

لیکن اس بار عالم نے بنا اس کی پرواہ کیے اگلے ہی لمحے اس کا بازو کھینچ کر اسے اپنے بے حد قریب کرتے ہوئے اس کی کمر کے گرد باہوں کا حصار تنگ کیا

میں کسی مرد کی بات کر بھی نہیں رہا میں میں اپنی بات کر رہا ہوں صرف اپنی تمہارے اس روپ میں صرف میرا حق ہے

تم صرف میری ہو سر سے لے کر پیر تک تم پر صرف اور صرف عالم سلطان شاہ کا حق ہے تمہارے اس روپ کو کوئی دوسری عورت بھی نہیں دیکھ سکتی

جو میرا ہے وہ صرف میرا ہے اور تاقیامت صرف میرا ہی رہے گا۔ اس لیے بہتر ہو گا کہ اپنے آپ کو یہ بات سمجھا لو کہ تمہیں میرا ہونا ہے

میں اپنی ہر غلطی ہر خطا قبول کر رہا ہوں اپنا ہر قصور اپنا ہر گناہ کی معافی مان رہا ہوں صرف اس لئے کیونکہ مجھے تمہارا ساتھ چاہیے قیامت تک تمہیں اتنی سی بات سمجھ میں نہیں آتی کہ پیار کرتا ہوں تم سے

لیکن اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے یہ سارا قصور میرا ہے میں نے تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہے تم حق پر ہو لیکن تمہارے حق پر ہونے کے باوجود بھی میں تمہیں اتنا حق نہیں دیتا کہ تم میرا حق کسی اور کے دامن میں ڈال آؤ

خود کو چھپا کر رکھو میرے لیے قبول کرو اس بات کو کہ تم پر صرف عالم سلطان شاہ کا حق ہے تم میری ہوا ایکسیپٹ اٹ وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرے شدت سے کہتا اس کے چہرے پر جھک چکا تھا

اس کی سانسوں میں جلتی دانیں نے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی لیکن ناجانے آج وہ کس موڈ میں تھا اس کے لبوں کو آزاد کرتا اس کی گردن پر جھکا تھا۔

دائین کے لئے آنے والا ہر لمحہ مشکل سے مشکل تر ہوتے جا رہا تھا اسے خود سے دور کرنے کی ہر کوشش ناکام ہو رہی تھی اس کے سینے پر رکھے ہوئے ہاتھ اب عالم اپنے ہاتھوں میں قید کرتا اس کے پیچھے لے جا چکا تھا

اس کے لب جیسے سل چکے تھے وہ کسی بھی طرح اسے آزاد کرنے کو تیار نہیں تھا اس کی ساری مزاحمتیں بیکار جا رہی تھی عالم نے اس کے بالوں میں انگلیاں پھنساتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے لبوں پر جھک کر اپنے لبوں سے مہر ثبت کی۔

اور پھر آہستہ سے اس کے نازک سے وجود کو چھوڑتے ہوئے ایک نظر میں اسے دیکھ کر واش روم میں بند ہو گیا دائین کتنی دیر اپنی اتھل پتھل سانسوں سے لڑتے ہوئے اپنے سرخ چہرے کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

اپنی حالت درست کرتے ہوئے جلدی ہی باہر نکل گئی تھی ڈر تھا کہ کہیں عالم واش روم سے باہر نکل کر دوبارہ اس طرح کی کوئی حرکت نہ کرے جس سے اس کی نازک جان مشکل میں پڑ جائے

پچھلے تین دن سے وہ جتنا شریف اور اچھا بنا ہوا تھا آج وہ اپنا آپ پھر سے واضح کر گیا تھا ایک بات تو وہ بہت اچھے سے سمجھ چکی تھی یہ ڈھیٹ انسان اتنی آسانی سے اسے چھوڑنے والا ہر گز نہیں ہے

○○○○○

لڑکے والے آچکے تھے آج صرف نکاح ہونا تھا ان کے گھر کا رواج تھا کہ نکاح شادی سے ایک ہفتہ پہلے کیا جاتا تھا۔

سب لوگ بہت خوش تھے خاص کر سب سے زیادہ خوش تھے حیدر شاہ جن کی بیٹی ان کی دوستی کو رشتہ داری میں بدلنے میں سب سے اہم کردار ادا کر رہی تھی۔

نکاح کی رسم ادا کرنے کے لیے ہر طرح کی تیاری کر لی گئی تھی لیکن مسئلہ یہ تھا کہ بیوٹیشن کو وہ چار دفعہ صنم کے کمرے میں بھیج چکے تھے لیکن ہر دفعہ بیوٹیشن یہ کہہ کر باہر آ جاتی کہ صنم دروازہ نہیں کھول رہی

پہلے تو یہ ساری باتیں بہت عام تھی لیکن لڑکے والوں کے آجانے کی وجہ سے اب حیدر شاہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اپنی بیگم کو اشارے کر رہے تھے جن کا پیغام سمجھتے ہوئے انہیں خود ہی صنم کے کمرے میں جانا پڑا

کیونکہ ابھی تو مولوی صاحب بھی آچکے تھے وہ مہمانوں میں کسی قسم کی بات نہیں بننے دینا چاہتے تھے اس کے لئے ہر طرح کی پریشانی سے نکل کر وہ صرف اور صرف مہمانوں کو وقت دے رہے تھے

لیکن اب وقت بہت زیادہ گزر چکا تھا مولوی صاحب نے تھوڑی ہی دیر میں نکاح شروع کرنے کا کہہ دیا تھا جس کی وجہ سے انہیں خود ہی صنم کے کمرے میں آنا پڑا صنم کا کمرہ اندر سے بند تھا

جب تین بار دروازہ کھٹکھٹانے کے بعد بھی اندر سے کوئی جواب نہ ملا تو انہیں دوسرے کمرے سے تراب نکلتا ہوا نظر آیا

ان کے چہرے پر پریشانی دیکھتے ہوئے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ان کی طرف چلا آیا ویسے بھی وہ ان سے بات کرنے والا تھا

میری بات سنیں آج سنیہا یہاں آئی ہے تو میں نہیں چاہتا کہ کسی قسم کا کوئی بھی ڈرامہ ہو آپ نے اسے بہت اچھے سے ٹریٹ کرنا ہے اسے بالکل بھی محسوس نہیں ہونا چاہیے کہ آپ میری سوتیلی ہے

اس نے صرف سوتیلی کا لفظ استعمال کیا تھا ماں کہنے کی غلطی وہ کبھی بھی نہیں کرتا تھا کیونکہ اس کی نظر میں یہ عورت اس کی ماں کبھی نہیں بن سکتی تھی

ہاں بیٹا میں مل چکی ہوں وہ نیچے آچکی ہے بہت پیاری بچی ہے لیکن اس وقت صنم دروازہ نہیں کھول رہی میں کب سے دروازہ کھٹکھٹا رہی ہوں وہ پریشانی سے اسے ہی اپنا مسئلہ بتانے لگیں

ڈبلیکیٹ کی سے کھولے یہاں پر کھڑے ہو کر پریشان ہو کر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کیا ضرورت ہے وہ انہیں آئیڈیا دیتا ہوا نیچے کی جانب چلا گیا تھا

اور نیچے آکر اب وہ سنیہا کو تلاش کرنے لگا لیکن یہاں اور انعم دونوں ہی اوپر جا چکی تھی جہاں سینہا نے دلہن سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا

ان دونوں نے ایک جیسے کپڑے پہن رکھے تھے وہ اسے اپنے ساتھ صنم کے کمرے میں لے کر گئی تو وہ اپنی ماں کو باہر ڈوبلیکیٹ کی سے دروازہ کھولتے ہوئے دیکھا

کیا بات ہے امی خیریت وہ ان کے پاس آکر پوچھنے لگی تو انہوں نے نا میں سر ہلایا لیکن سنیہا کے سامنے وہ کھل کر بات بھی نہیں کر پار ہی تھیں جو بات سنیہا خود بھی نوٹ کر چکی تھی

آئی میں پانی پی کر آتی ہوں سندس پانی نیچے ہے نہ میں دو منٹ میں آتی ہوں یا مجھے بہت پیاس لگی ہے وہ ان دونوں کو تنہا چھوڑ دیتی واپس سیڑیاں اتر چکی تھی

کیا بات ہے امی آپ اتنی پریشان کیوں ہیں سنیہا کے جاتے ہی وہ اپنی ماں سے پوچھنے لگی سنیہا بہت سمجھدار تھی کسی کی پرسنل لائف میں انٹرفیر کرنا اسے بالکل بھی پسند نہیں تھا

صنم دروازہ نہیں کھول رہی ہے نکاح کے لئے راضی نہیں ٹپتھی اور اب آگے سے جواب بھی نہیں دے رہی بیوٹیشن ہزار چکر لگا چکی ہے اس کے کمرے کے ابھی پندرہ منٹ کے بعد نکاح ہے مجال ہے جو لڑکی میری بات آسانی سے مان لے

پھر سے اپنے باپ کے سامنے ذلیل کر رہی ہے مجھے وہ دروازہ کھولتے انتہائی غصے سے اندر داخل ہوئیں لیکن اندر کا منظر دیکھ کر ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں

زمین پر نیند کی گولیاں پڑی تھی جبکہ صنم بیڈ پر بے ہوش پڑی تھی۔ امی تو اسے دیکھتے ہی چیخنے چلانے لگیں لیکن انعم نے سمجھ داری کا ثبوت دیتے ہوئے انہیں خاموش کروایا

امی اللہ کا واسطہ ہے چپ کریں گھر لوگوں سے بھرا ہوا ہے بہت بدنامی ہوگی میں بابا کو بلا کر لاتی ہوں آپ پلیز خاموش ہو جائیں وہ انہیں بیڈ پر بٹھاتی تیزی سے نیچے بھاگی نہ جانے کب صنم کو عقل آنی تھی

گولیاں دیکھ کر ہی اندازہ تو لگا ہی چکیں تھیں کہ اس نے صرف 2 سے 3 ٹیبٹ ہی کھائی تھی وہ تیزی سے اس کے منہ پر پانی کے چھنکے مارنے لگیں لیکن بہت کوشش کے باوجود بھی صنم نہ اٹھی

یا اللہ میں کیا کروں وہ پریشانی سے سر تھامتیں اسے جھنجھوڑنے لگیں لیکن نہ تو صنم نے اٹھنا تھا اور نہ ہی صنم اٹھی تھی یہاں تک کہ بات اب ان کی عزت پر آچکی تھی

یہ بہت بڑی حویلی تھی سندس نے اسے ایک ایک شخص سے ملوایا تھا۔ باقی سب کچھ تو ٹھیک ہے لیکن ایک آدمی کو دیکھ کر اسے لگا جیسے وہ اسے جانتی ہے اور وہ تھا عالم نامی سندس کا بڑا بھائی۔

جسے اس نے کہیں تو دیکھا تھا لیکن اسے بالکل بھی یاد نہیں آ رہا تھا

سارے رشتہ دار اور دلہا الگ کمرے میں بٹھائے گئے تھے یہاں پر صنم کے نکاح کی رسم ادا ہونی تھی

وہ کمرے میں جانے کی بجائے باہر لان کی جانب آچکی تھی جو پھولوں کی خوبصورتی اور دل فریب خوشبو سے بھرا ہوا تھا

جانے کیوں اسے احساس ہوا کہ وہ پہلے بھی اس جگہ آچکی ہے اسے یاد نہیں تھی نہ ہی کوئی دھندلا سا عکس بس اسے اس جگہ اپنائیت سی محسوس ہوئی تھی

اسے سندس نے لان میں لگی ایک بڑی سی تصویر دیکھی تھی جس میں چار مرد تھے سندس نے کہا
تھان میں سے ایک اس کے بابا اور باقی تینوں تایا چاچا ہے

لیکن نہ جانے کیوں ان میں سے ایک شخص اسے عجیب سا لگا اسے لگا جیسے اس شخص کو جانتی ہے

اس کا چہرہ کافی حد تک روحان سے ملتا جلتا تھا اسے اپنے بھائی کی یاد بھی آج آگئی تھی پر روحان کے
ساتھ اس کا دلی رشتہ کبھی بھی نہیں رہا تھا اس نے کبھی بھی ایک بھائی ہونے کا نہ تو فرض ادا کیا تھا
اور نہ ہی اسے بھائی ہونے کا احساس دلایا تھا

وہ شروع سے ہی اپنے آپ میں مگن رہنے والا انسان تھا بہنوں کے ساتھ وقت گزارنا یا اہمیت دینا
روحان کی طبیعت کا حصہ ہی نہیں تھا

لیکن پھر بھی اس شخص میں اسے کہیں نہ کہیں روحان کی جھلک نظر آئی تھی وہ اپنی ہی سوچوں
میں گم اس خوبصورت لان کی خوبصورتی کو دیکھ رہی تھی یہاں لائٹنگ کی گئی تھی کہ اچانک ہی
اسے اپنی گردن پر کسی کے لبوں کا لمس محسوس ہوا اور اگلے ہی لمحے وہ پوری طرح کسی کی قید میں آ
چکی تھی

کسی نے اسے اتنی بری طرح سے اپنے حصار میں قید کر رکھا تھا کہ وہ چہرہ پھیر کر اسے دیکھتے
نہیں پار ہی تھی

آخر اپنے گھر آ ہی گئی تم میرے پاس دیکھا کھینچ لائی نا تمہیں میری محبت بہت جلد تم ہر رشتہ چھوڑ
کر میرے پاس آ جاؤ گی شہزادی

سب کچھ چھوڑ کر صرف میری ہو جاؤ گی اور مجھے اس دن کا بے چینی سے انتظار ہے وہ اس کی آواز
پہچان چکی تھی

لیکن سوال یہ تھا کہ وہ یہاں کیا کر رہا ہے کیا وہ اس کا پیچھا کر رہا تھا وہ جہاں جاتی تھی یہ وہاں آ جاتا
تھا لیکن بھلا یہ کیسے ممکن تھا وہ کیسے جان گیا تھا کہ وہ یہاں آ رہی ہے

ابھی تک تو اس نے یونیورسٹی بھی دوبارہ جوائن نہیں کی تھی اس کے ڈر سے وہ اپنی ہی سوچوں میں
گم اپنے آپ کو اس کے حصار سے آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی جب اچانک ہی تراب نے
اسے سیدھا کرتے ہوئے اپنے بے حد قریب کر لیا

دور نہیں جاسکتیں تم مجھ سے مجھ سے آزادی تمہارے نصیب میں لکھی ہی نہیں ہے تم ہمیشہ قید
رہو گی میری پناہوں میں وہ اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا

اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دستر سمیں لیے وہ اس کی تمام تر مزاحمتوں کو نظر انداز کر چکا تھا۔

اسے آزادیب بخشے ہوئے وہ اسے پوری طرح سے خود میں قید کئے ہوئے تھا
کان کھول کر سن لو شہزادی تم صرف میری ہو اور صفدر شاہ کو بتادینا کہ رات حیدر شاہ آرہا ہے
اپنی امانت لینے بس اب اور کوئی دوری میں برداشت نہیں کروں گا

جو میرا ہے اسے اپنا بنانے میں مجھے اب مزید دیر نہیں کرنی خود کو تیار کر لو میرے رنگ میں رنگنے
والی ہو تم میری شدتوں میں سانس لے کر میری دل میں دھڑکن بن کر دھڑکنے لگی ہو

اب یہ دوریاں مٹانے کا وقت آگیا ہے اب وقت آگیا ہے کہ تراب حیدر تمہیں اپنی زندگی میں
مکمل طور پر شامل کر لے ہر طرح سے تمہیں اپنا بنالے۔ تیار کرو خود کو

اس کا چہرہ تھام کر وہ ایک بار پھر سے اس کے لبوں کو نرمی سے چومتا اس کا نازک رخسار چھوتا وہاں
سے نکل چکا تھا

سنیما کو لگا کے وہ ایک اور لمحہ بھی اپنے پیروں پر کھڑی نہیں رکھ پائے گی اسی لیے وہیں پر لگی
کر سی کا سہارا لیتی وہیں پر بیٹھ گئی

یہ شخص یہاں کیسے آیا تھا اسے بالکل سمجھ نہیں آرہا تھا اس کا دماغ ہر سوچ سے مفلوج ہو چکا تھا اس
کے ہاتھ پیر ڈر سے کانپنے لگے تھے

اس کے ڈر سے وہ اپنی زندگی اپنی خوشیوں اپنے مقصد سے دور بھاگنے لگی تھی اور وہ کتنے دن پہلے
سے ہر طرح سے اس کی زندگی کے ایک ایک لمحے میں شامل ہو رہا تھا۔

وہ کتنی دیر سے وہاں بیٹھی وہ نہیں جانتی تھی جب اچانک ملازمہ بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئی

بی بی جی آپ ٹھیک تو ہیں اندر چلے اندر نکاح کی رسم ادا ہو رہی ہے ملازمہ اس کے کندھے پر ہاتھ
رکھتے ہوئے بتانے لگی

وہ جلدی سے اپنا چہرے سے ڈر اور خوف ختم کرنے کی کوشش کرتی زردپن پر قابو پانے لگی جب
کہ ملازمہ آہستہ سے اسے سہارا دیتی اندر لے آئی تھی

نکاح کی رسم کیلئے دلہن کو ایک چھوٹے سے کمرے میں بٹھایا گیا تھا جس کے دولہا اور اس کے عزیز
رشتہ دار مردوں والے کمرے میں تھے۔

وہ ہر طرف نظریں دہراتی انعم کو تلاش کرنے لگیں

لیکن یہ کیا.....

اس کی نظر اچانک ہی سامنے بیٹھی دلہن کا دوپٹہ اڑے اپنی سہیلی پر پڑی۔ جو خود بھی خاموشی سے
جیسے بے یقینی کی کیفیت میں تھی سنیما آہستہ سے آکر اس کے قریب بیٹھی تو اس نے سینما کے
دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے تھام لیا

ooooo

نکاح کی رسم شروع ہو چکی تھی مولوی صاحب دلہن کی طرف سے جواب لاچکے تھے اور اب وہ
سوالوں کے جواب دے رہا تھا

جب اچانک ہی مولوی صاحب نے صنم کے بجائے کسی انعم سندس کا نام لیا

-
اس نے خیر انگی سے اپنے باپ کی جانب دیکھا تھا جس کے چہرے پر پر ایک مسکراہٹ تھی اسے کچھ بھی عجیب نہ لگا لیکن اس نام کو سن کر اسے کچھ عجیب لگ رہا تھا اس کے خیال میں دلہن کا نام صنم تھا

اس کا دل چاہا کہ وہ پہلے کنفرم کر لے لیکن باپ اور دوست کے سات یہاں اور بھی بہت سارے لوگ تھے جن کے بیچ میں اس طرح کا سوال یقیناً تماشنا بنا سکتا تھا

اس نے خاموشی سے کاغذات پر سائن کر دیے۔ دل میں عجیب سے وہم اٹھنے لگے تھے۔ نکاح کی رسم ادا ہوتے ہی ہر طرف مبارک ہو کا شور شروع ہو گیا

اور تھوڑی ہی دیر میں انعم کو لا کر اس کے ساتھ بٹھا دیا گیا جب اسے اس کے ساتھ بٹھایا گیا آہستہ آہستہ اس کے گھر کی عورتیں اس کا گھونگھٹ اٹھا کر اسے سلامی پیش کرنے لگیں۔

زاہد بے فکر ہو چکا تھا اس کے ساتھ بیٹھی اس کی دلہنیا کی من پسند لڑکی تھی شاید اس کے والدین نے ہی اسے نام غلط بتایا تھا۔

وہ بالکل ریلیکس ہو کر سب کی نوک جھوک کو انجوائے کرنے لگا۔ جب کہ سندس کو تو جیسے کسی چیز کا ہوش نہ تھا نکاح کی رسم ادا ہوتے ہی سنیما کا ڈرائیور اسے لینے آ گیا تھا وہ سندس سے ملتی پریشانی سے واپس اپنے گھر کی راہ لے چکی تھی

گھر میں سب لوگ ہی پریشان تھے مگر تراب نجانے غصے سے سندس کے حق میں لڑ لڑ کر کہاں جا چکا تھا۔ لیکن سندس نے تراب کے سامنے کہا کہ یہ سب وہ اپنی مرضی سے کر رہی ہے جبکہ عالم اس وقت چاچو کا ساتھ دیتے ہوئے ان کے ساتھ ہی کھڑا تھا

احسن صاحب (زاہد کے والد) نے صرف اور صرف ان کے گھر کی بیٹی کو اپنے گھر کی بہو بنانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا انہیں فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ چھوٹی بیٹی کا رشتہ کرتے ہیں یا بڑی کا

حیدر صاحب نے بہت مشکل سے ان کے سامنے اپنی بیٹی کی بغاوت رکھی تھی لیکن اپنی چھوٹی بیٹی کی رضامندی کا بتاتے ہوئے انہیں بہت فخر بھی ہوا تھا کہ ان کی چھوٹی بیٹی تو ان کی عزت کی خاطر اپنی زندگی داؤ پر لگانے کو بھی تیار تھی

احسن صاحب نے اچھے دوست کا فرض نبھاتے ہوئے ان کی عزت کو نہ صرف بچایا بلکہ ان کی چھوٹی بیٹی کو بہو کے روپ میں قبول کرتے ہوئے خاموشی سے نکاح کروادیا لوگوں میں باتیں بھی ہونے لگی تھی

صنم کا نکاح تھا اور یہاں انعم کا نکاح کیا جا رہا ہے جس پر نر جس بیگم اور باقی سب گھر والوں نے کہا کہ نکاح انعم کا ہی تھا سب کو غلط فہمی ہوئی ہے بلکہ صنم تو بہت زیادہ بیمار ہے اور اپنے کمرے میں موجود ہے۔

کچھ لوگوں نے تو شک کی بنا پر صنم کو آکر دیکھا بھی تھا لیکن اس کی حالت نے سب کو ہی اس کی بیماری ظاہر کر دی تھی

یہ تو اللہ کا شکر تھا کہ صنم جو اپنی ماں سے کہہ رہی تھی کہ وہ گھر سے ہی بھاگ جائے گی اس نے ایسا کوئی قدم اٹھا کر ان کی عزت کو برباد نہ کیا

○○○○

تو نکاح کے اتنی دیر بعد آیا ہے

یہاں میں دلہا بن بھی گیا نکاح بھی ہو گیا

اب بھی آنے کی کیا ضرورت ہے کل یا پرسوں آنا تھا تیری شرکت تو ویسے بھی ضروری نہیں تھی۔

اسی لیے تو اب آرہا ہے

وہ بے حد غصے میں تھا اس کے پاس بیٹھتے ہی شروع ہو گیا

سوری یار ایک تو ہم لوگوں کو گھر سے نکلتے ہوئے دیر ہو گئی اور پھر راستے میں گاڑی خراب ہو گئی۔ بڑی مشکل سے آئے ہیں یقین نہ آئے تو پازیب سے پوچھ لے

اچھا نہ موڈ ٹھیک کر یار کیا شکل بنائی ہوئی ہے
دلہا بنا بہت پیارا لگ رہا ہے

زارا اسے پیار سے پچکا رتے ہوئے بولا

اور ساتھ ہی آہستہ سے انعم کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے دعائیں دیں۔
جبکہ پازیب انعم کے ساتھ بیٹھی انہیں مبارکباد دینے لگی تھی۔

تم لوگوں کو کہا بھی تھا کہ جلدی آجانا ایک تو ویسے بھی تم لوگوں کے گھر سے کوئی نہیں آیا

اور دو لوگ آئے ہیں وہ بھی نکاح کی رسم کے بعد یہ بدلہ لوں گا میں تجھ سے یہ مت سوچنا اس چیز
کو میں بھول جاؤں گا
وہ اب بھی بھرپور ناراضگی کا اظہار کر رہا تھا

اچھا نہ یار تو تو بیویوں کی طرح ناراض ہو رہا ہے اب تیری بیوی آگئی ہے تھوڑا ہوش کرو وہ شرارت
سے بولا

جس پر اس نے ناراضگی سے دیکھا تھا اپنی نئی نویلی بیوی کے سامنے شرمندہ تو ہر گز نہیں ہونا چاہتا
تھا

یہ زندگی میں زاید کا پہلا ایکسپیرینس تھا کہ وہ اس حویلی میں آیا ہے وہ جانتا تھا اس حویلی کے ساتھ
ان لوگوں کے گہرے تعلقات ہیں

صدام شاہ میں نے اپنی مرضی سے شادی کی تھی سارے خاندان سے بغاوت کر کے انہوں نے اپنی من چاہی بیوی کو اپنے دل اور اپنی حویلی کی مالکن بنایا تھا

شاہ حویلی والوں نے ان کے اس نکاح کو قبول نہ کیا وہ والدین کو چھوڑ نہیں سکتے تھے اسی لئے اپنی بیوی کو لے کر بڑی حویلی میں شفٹ ہو گئے۔

جہاں وہ ہنسی خوشی اپنی بیوی اور تین بچوں کے ساتھ زندگی گزار رہے تھے لیکن ان کے والدین کی خواہش تھی کہ ان کی شادی ان کے خاندان میں کی جائے آخر اپنے خاندان والوں کے دباؤ میں آکر انہوں نے اپنے باپ کی مرضی کے سامنے سر جھکا لیا

لیکن اس کے باوجود بھی اپنی من چاہی ہم سفر فائزہ کے ساتھ کسی قسم کی کوئی نا انصافی نہ ہونے دی

انہوں نے فائزہ اور اپنے تین بچے بڑی حویلی میں ہی رکھتے تھے اور شاہ حویلی میں ان کی دوسری بیوی اور دو بچے پروان چڑھنے لگے ان کی دونوں بیویاں ہی انہیں بے حد عزیز ہو چکی تھیں جو ان کی نسل کی امین تھیں

انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی ان دونوں کے ساتھ کوئی نا انصافی نہیں کی تھی لیکن ان کے بچوں نے اپنے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر لی

ایک نفرت کی عمارت تعمیر کر لی جیسے وہ اپنی زندگی میں کبھی بھی گرانے میں کامیاب نہ ہو سکے

ان کے بچوں کو لگتا تھا ان میں سے کوئی بھی صدام شاہ کی بھرپور محبت کو پا نہ سکا
وقت گزرتا گیا سکے رشتوں کے بیچ سو تیلے کا بیج ایسا پروان چڑھا کوئی بھی اسے اکھاڑ نہ پایا

پہلی بیوی میں سے ان کا ایک بیٹا زعفران شاہ اور دو بیٹیاں مسرت اور نزہت تھیں جبکہ دوسری بیوی میں سے ان کے دو ہی بچے تھے آغا سکندر اور نگہت

ان کو اپنے سب ہی بچے عزیز تھے وقت کے ساتھ ساتھ صدام شاہ کا وقت بھی مکمل ہو گیا اور وہ ساری زندگی ان نفرتوں کو مٹانے میں ہی لگے رہے۔ انہیں پتا نہ تھا کہ کب یہ سکے رشتے خاندانی دشمنی میں بدلتے چلے گئے

نفرت کی یہ دیوار آج بھی ویسے ہی قائم و دائم تھی۔ ان دونوں حویلیوں کے دوران ایک ندی کا فاصلہ تھا جیسے طے کر کے صدام شاہ اپنی دونوں بیویوں کو محبت اور برابر کے حقوق دیتے تھے

لیکن انہیں کبھی بھی اس بات کا گمان نہ تھا کہ یہ ندی نفرتوں کی لکیر بن جائے گی

○○○○○

زایار آج پہلی بار اس حویلی میں آیا تھا جہاں اس کے دادا نے اپنی زندگی کا خوبصورت وقت گزارا تھا

عالم کے دادا کو دیکھ کر اسے اپنے پیارے دادا کی یاد آرہی تھی یہ خونی رشتے تھے جن کے خون سے دھویا نہیں جاسکتا تھا

لیکن اس کے باوجود بھی یہ رشتے ایک دوسرے سے الگ تھے اپنے اپنے خاندان اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف کسی کو اس بات کا احساس نہ تھا کہ یہ خود ساختہ جنگ اب ختم ہو جانی چاہیے

اس نے جب پازیب کے ساتھ اس حویلی میں قدم رکھا تو عالم بہت گرمجوشی سے آکر اس سے ملا تھا

یقیناً اس کا یہاں آنا اسے برا نہیں لگا تھا اور اسے بھی خوشی ہوئی تھی عالم کے اس انداز پر زیار کو بھی بہت اپنا پن! حسوس ہوا تھا

اسے یقین تھا کہ اگر وہ عالم کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار کرے تو وہ ان دونوں خاندانوں کو ایک کرنے میں اس کی مدد ضرور کرے گا

لیکن سترہ سال پہلے کی وہ بیانک رات جس میں اپنوں میں ہی ایک دہی چنگاری نے ان کی پرسوں سے ٹھنڈی پڑی آگ کو ایک بار پھر سے ہوا دے کر تباہ آتش میں دل دیا۔ اور باقی کی کسر بریرہ پوری کر چکی تھی

لیکن اب بھی دیر نہ ہوئی تھی یہ خون کے رشتے آج بھی ایک ہو سکتے تھے

اور ایسا صرف ایک ہی کنڈیشن پہ ہو سکتا تھا اگر سنیہا اور تراب کی شادی ہو جائے لیکن اسے تراب پسند نہیں تھا

وہ بہت عجیب تھا مغرور بد لحاظ یہاں تک کہ اپنی بہن کے نکاح تک میں شامل نہ تھا وہ بلا اس کی پھولوں جیسی بہن کا خیال کیسے رکھتا

وہ تھوڑی دیر مزید زاہد کو تنگ کر کے پازیب کے ساتھ اٹھ کر اسٹیج سے نیچے آگیا

○○○○○

زایار آپ کو یاد ہے کچھ دن پہلے میں نے آپ کو ایک لڑکی کے بارے میں بتایا تھا جو ہمیں ہسپتال میں ملی تھی جس کا نام بریرہ بیگم نے دانی کے نام سے سیو کیا تھا

میں نے اسے یہاں دیکھا ہے

زایار کے ساتھ اسٹیج سے نیچے آتے ہوئے وہ اسے بتانے لگی جس پر زایار نے بھی عالم کے ساتھ کھڑی اس چھوٹی سی پیاری سی لڑکی کو دیکھا تھا اس کے چہرے پر برسوں کی ویرانی تھی

سر پہ خوبصورتی سے دوپٹہ جمائے وہ ایک باوقار لباس میں تھی۔

یہی ہے وہ لڑکی جیسے بریرہ بیگم نے پیسے دیے تھے۔ پازیب نے انہیں اپنی جانب آتے ہوئے دیکھا تو زایار کو بتایا

اس سے ملوئیں یہ میرے کزن ہیں میرے چچا کے بیٹے رشتے میں تمہارے دیور لگتے ہیں عالم نے اسے زاہد کے دوست کے طور پر ملوانے کے بجائے خود سے جڑے تعلق سے متعارف کروایا تو پازیب کو بھی یہ بات جان کر حیرانگی ہوئی تھی

جب کہ اس کے ساتھ کھڑی لڑکی کچھ بھی نہیں بول رہی تھی یہاں تک کہ اس کے چہرے پر انہیں دیکھ کر ایک مسکراہٹ تک نہ آئی۔ بس عجیب نظروں سے پازیب کو دیکھ رہی تھی

یہ لڑکی اور اس کے ساتھ موجود اس دن وہ دوسری لڑکی اس کی بربادی کی وجہ تھی جنہیں وہ بھلا نہیں سکتی تھی۔ اس کے دامن پر داغ لگانے والی یہ دونوں بھی اس کی گناہگار تھی

کیا ہوا نین تم تھکی ہوئی لگ رہی ہو وہ اس کے مرجھائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر عالم پر ہشانی سے بولا وہ کافی دیر سے اس کی حالت کو محسوس کر رہا تھا

تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا اور بے حد محبت سے پوچھ رہا تھا جب کہ دانین نے اس کا ہاتھ خود سے ذرا دور کیا اور ذرا فاصلہ بناتے ہوئے ہاں میں سر ہلا گئی

ہم پہلے بھی مل چکے ہیں دانین ہسپتال میں اگر تمہیں یاد ہو تو پازیب نے بات کی شروعات کی۔

جی آپ کی اس ملاقات کا انعام تو میں آج بھی بھگت رہی ہوں وہ بے حد نفرت سے کہتی اگلے ہی لمحے عالم کی پرواہ کیے بغیر وہاں سے نکل سکی تھی

عالم نے ایک نظر انہیں دیکھا پھر ذرا سا شرمندہ ہوتا انہیں ایکسکوز کرتا دانیں کے ساتھ ہی اوپر کی جانب چلا گیا

ooooo

آپ لوگ یہاں آئے ہمیں بہت خوشی ہوئی ہماری خوشیوں میں شرکت کرنے کے لیے بہت بہت شکریہ سلطان صاحب اور نسرین بیگم زایار اور پازیب کو دیکھ کر بے حد خوش تھے

صدیوں سے چلتی اس خاموش جنگ کی جیسے آخری تاریخیں تھی خوشی تو ہمیں بھی بہت ہوئی لیکن میان بہت شرمندہ ہوں کے بریرہ کی وجہ سے آپ لوگوں کو اتنی ساری مصیبت اٹھانی پڑی اور سب سے زیادہ اس کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے وہ ہمارے اور آپ کے گھر کا بچہ روحان ہے

اور یقیناً بریرہ کو اس کے کیے کی سزا ضرور ملے گی۔ مجھ سے جتنا ہو سکا میں آپ کی مدد کرنے کی کوشش کروں گا

مجھے افسوس ہے کہ جس کی وجہ سے آج وہ اس دنیا میں نہیں رہا اس لڑکی کی ذات میرے نام کے ساتھ جڑی ہے

اور افسوس کی بات تو یہ ہے کہ دانیل بھابھی کے دامن پر داغ لگانے والی بھی میری ہی بیوی ہے۔ وہ بے حد شرمندگی سے بول رہا تھا

بیٹے یہ سب کچھ تو اب اللہ کی مرضی ہے تم آئے ہمیں بہت خوشی ہوئی اب ہم بھی یہ بے فضول کے فاصلے ختم کر دینا چاہتے ہیں جن لوگوں کی وجہ سے یہ دوریاں بنی ہو تو ہم سے دور ہو گئے

اور ہم لوگ انہیں دوریوں میں جی رہے ہیں یہ جانتے ہوئے بھی کہ خون کے رشتے خون سے دھوئے نہیں جاسکتے

ہم بڑی حویلی آنا چاہتے ہیں ان فاصلوں کو سمیٹنے کے لیے ایک بے حد خاص وجہ سے لے کر ہمیں یقین ہے تم لوگ ہمیں ناراض نہیں کرو گے

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بہت مناسب الفاظ میں سنیما اور تراب کے بارے میں بات کر رہے تھے زایار کے پاس کوئی جواب نہ تھا

یہاں تک کہ اس بار وہ مسکرا بھی نہ سکا اس کے اختیار میں کوئی فیصلہ نہ تھا اس کا فیصلہ تو صرف صفدر شاہ ہی کر سکتے تھے

○○○○○

سنیما یہاں آئی تھی تم لوگوں نے ہمیں کیوں نہیں بتایا ہماری بوڑھی آنکھیں ہماری پوتی کو دیکھنے کے لئے ترس رہیں ہیں

اور تم نے ہمیں بتایا تک نہیں کتنا ٹرپے ہیں ہم اپنے واصف کے بچوں کو سینے سے لگانے کے لئے اور وہ ہمارے اتنے قریب آکر ہم سے دور چلی گئی اور تم لوگوں نے ہمیں بتانا ضروری بھی نہیں سمجھا

دادا جان کا غصے سے بی پی ہائی ہو چکا تھا۔ جب نر جس نے کمرے میں آکر انہیں یہ بتایا اس نے کہ سنیما یہاں آئی ہوئی تھی لیکن تراب نے یہ بات کسی کو بھی بتانے سے منع کر رکھی تھی

باباجان ہم لوگوں نے صرف اور صرف تراب کی بات مانی ہے اس نے جو کہا ہم نے وہی کیا کی
حالات بگڑتے دیکھ کر وہ بڑے آسان الفاظ میں سارا الزام تراب کے سر لگائی تھیں

مجھے اکیلا چھوڑ دو چھوٹی بہو اس وقت ہم کسی سے بات نہیں کرنا چاہتے وہ بے حد غصہ میں تھے
یقیناً تراب سے ان کی ناراضگی جائز بھی۔

انہوں نے نر جس اور حیدر کو یہاں ان کی بیٹی صنم کی بغاوت کی تفصیل جاننے کے لیے بلایا تھا
لیکن آگے سے نر جس نے اس انداز میں بات گھمائی کیوں غصے سے ان کی آنکھیں لال ہو گئیں

جبکہ صنم کو تو ابھی تک ہوش بھی نہ آیا تھا۔ بہت آسانی سے وہ ان کی عزت کو داؤ پر لگا کر گہری نیند
سو گئی تھی

۔ ڈاکٹر کے مطابق اس نے صرف تین گولیاں کھائیں تھیں جو خطرناک تو ضرور تھی لیکن جان لیوا
ہر گز نہ تھی

حیدر صاحب کا غصے سے برا حال تھا۔ لیکن فی الحال ہزاروں مہمانوں میں وہ خاموشی سے اپنی بیٹی انعم کے نکاح کی مبارک باد وصول کر

oooo

نین کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔!!

مجھے کچھ بتاؤ تو سہی۔۔۔۔۔

اس طرح سے خاموش کیوں ہو۔۔۔!!

عالم اس کے پیچھے کمرے میں آتا بے حد بے چینی سے پوچھنے لگا تھا جب کہ وہ اس سے سخت بیزار نظر آرہی تھی

کچھ نہیں ہے مجھے کچھ بھی نہیں ہے بس آپ بار بار میرے قریب نہ آئے گھٹن ہو رہی ہے مجھے اس ماحول میں مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ اتنی سی بات آپ کو سمجھ میں نہیں آتی وہ چلائی تھی

میں کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔

نہیں ہوتا مجھ سے برداشت ہے سب کچھ۔۔۔۔

۔ وہ بیڈ پر بیٹھ کر اچانک ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی یقیناً بہت سارے دبوں کا غبار ایک ساتھ ہی نکالنے لگی تھی اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے وہ عالم کی جان نکال رہی تھی

وہ بے حد آہستہ سے زمین پر اس کے پیروں کے قریب بیٹھا تھا اس کے چہرے سے ہاتھ بٹانے لگا

کیا ہوا نین کیا تمہیں محفل میں کسی نے کچھ کہا ہے۔۔۔!!

کیا کسی کی بات تمہیں بری لگی ہے۔۔۔۔!!

مجھے بتاؤ کس نے کچھ کہا ہے تمہیں۔۔۔!!

میں اس کی جان نکال دوں گا

بس تم مت رو میری جان تمہارے آنسو میری جان نکال دیں گے۔۔

بتاؤ مجھے کسی نے تکلیف پہنچائی ہے تمہیں۔۔۔۔!! اس کا چہرہ نرمی سے تھا میں وہ اپنی انگلیوں کے پوروں سے اس کے آنسو پونچتا اس سے سوال کر رہا تھا

اس نے بس سسکی لی کر اپنی آنسو سے بھری آنکھیں اس کی نگاہوں سے ملائی تھی۔

کیوں بار بار آپ اپنا نام سننا چاہتے ہیں۔۔۔۔!!

کیا آپ نہیں جانتے مجھے تکلیف پہنچانے والا کون ہے۔۔۔۔!!

کیا آپ نہیں جانتے مجھے کس نے ہرٹ کیا ہے۔۔۔۔!!

یہ سب میری برداشت سے باہر ہے پلیز رحم کریں مجھ پر بس سب کچھ کر لوں گی لیکن آپ کے ساتھ زندگی گزارنا میرے بس میں نہیں ہے

میں ہاتھ جوڑتی ہوں آپ کے سامنے مجھے جانے دیں

آپ کا پاس انا مجھے چھو کر یہ ظاہر کرنا کیا آپ مجھ پر حق رکھتے ہیں

بڑی محفل میں سب کے سامنے مجھے اپنی بیوی متعارف کروانا جبکہ یہ سب صرف چند دن کے لیے ہے

مجھے یہ سب کچھ تکلیف دیتا ہے عالم میں ہر شخص کو معالج نہیں کر سکتی جس نے میری روح کا قتل کیا ہے۔

میں ہاتھ جوڑتی ہوں آپ کے آگے بس کر دیں
اب تو میرے پاس وہ الفاظ بھی ختم ہو چکے ہیں جن کا استعمال کر کے میں اپنی آزادی کی راہ تلاش کرو

آپ پر میرا کوئی لفظ ہر گز کوئی کام نہیں کرتا بس میں تھک گئی ہوں اب اور نہیں نہیں سہا جائے گا
مجھ سے بس کر دی خدا را بس کریں۔ مجھے لگ رہا تھا میں ایک ماہ یہ سب کچھ برداشت کر لوں گی
لیکن اب نہیں ہو رہا۔۔۔۔۔

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی
عالم تو اس کی خاموشی کو پوزیٹو سائن میں لے رہا تھا اس کے اس طرح سے رونے پر جیسے ٹوٹ
سا گیا۔ وہ اندر ہی اندر مر رہی تھی خاموشی سے برداشت کر رہی

تھی

اس نے نرمی سے اس کے ہاتھوں کو تھاما تھا بے حد آہستہ سے اس کے ہاتھوں کو اپنے لبوں سے لگاتا وہ اپنی تمام تر ہمت جمع کرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

--- "دن ہی کتنے رہ گئے ہیں یہ چند دن جینے دو مجھے کر دوں گا آزاد تمہیں بھی اور اپنی روح کو بھی یہ بھی تنگ آگئی ہے علم سلطان شاہ سے۔۔۔" ---

یہ الفاظ اس نے کیسے ادا کیے تھے یہ صرف وہی جانتا تھا دانیل نے بے یقینی سے اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھا تھا جہاں سے آنسو چھلکنے کو بے چین تھے

لیکن وہ مرد تھا وہ رو کر اپنی انا کو جھکنے نہیں دے سکتا تھا۔

آپ سچ میں مجھے چھوڑ دیں گے۔۔۔ اس کے انداز میں عجیب سی بے قراری تھی۔ اسے لگتا تھا بھی وہ انکار کر کے قہقہہ لگائے گا اور کہیں گا کہ ایسا ممکن نہیں ہے

اس کے سوال کا مذاق بنائے گا۔

اسے کہہ دے گا تم قیامت تک علم سلطان شاہ سے الگ نہیں ہو سکتی لیکن اس نے نہیں کہا تھا

ہاں اگر تمہاری خوشی مجھ سے دور رہنے میں ہے تو میں تمہاری خوشی کے لئے کچھ بھی کروں گا
لیکن یہ جو 23 دن ہے میرے لیے گئے اس ایک مہینے میں سے مجھے کوشش کرنے دو

اگر میں ناکام ہوا تو میں کبھی پلٹ کر تمہارے راستے میں نہیں آؤں گا۔
ہاں میں براہوں میں بہت براہوں میں نے تمہیں ہر ممکن طریقے سے تکلیف پہنچائی میں بہت برا
انسان ہوں لیکن تم نرمی نہیں ہوں۔

تم مجھے مواقع ضرور دو گی اگر تم سب کو معافی دے سکتی ہو تمہیں تو صرف ایک موقع مانگ رہا
ہوں مجھ سے نفرت کرو بے تحاشہ نفرت کرو میں قابل ہی نفرت کے ہوں۔

لیکن پھر بھی میں کہوں گا کہ مجھے ایک کوشش کرنے دو میں جانتا ہوں میری یہ کوشش تمہارے
دل پر لگے زخموں کو ابھی بھی کم نہیں کر پائے گی

لیکن مجھے بس تیس دن کا وقت دے دو اس کے بعد میں تم سے کبھی نہیں کہوں گا میرے ساتھ
رہو اگر میں ناکام میاب ہو گیا تو میں پیچھے ہٹ جاؤں گا نین میں وعدہ کرتا ہوں میں تمہارے ساتھ
کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں کروں گا

بس مجھے یہ چند دن دے دو۔ اگر تم نہیں ملی تو تمہارے ساتھ گزرے ان چند دنوں کو اپنی زندگی کے خوبصورت ترین دن سمجھ کر ساری زندگی کاٹ لوں گا وہ اس کے سامنے کچھڑا اس کے چہرے کو نرمی سے پکڑے ہوئے بولا

وہ خاموشی سے اسے سنتے ہوئے کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ اچانک ہی کمرے کا دروازہ کسی نے کھٹکھٹایا عالم دور ہو کر کھڑا ہوا جب عازرہ کمرے میں داخل ہوئی

کیا ہوا آپ کو بھابھی آپ اوپر کیوں آگئی نیچے تائی امی آپ کو بلارہی ہیں آپ کو کسی سے ملو آنا ہے چلیں وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تو دانیں جلدی سے اپنے آنسو صاف کرتی مسکرا کر اس کے پیچھے ہی کمرے سے نکل گئی

عالم نے اسے جاتے ہوئے دیکھا مگر بولنے کے لئے کچھ بھی نہ تھا اسکے لیے عالم ایک موقع کے بھی قابل نہیں تھا اس کا کب سے رکنا آنسو چھلک گیا

صرف ایک موقع دو نین میں اپنے سارے گناہوں کی تلافی کر لوں گا

پوری دنیا ایک کردوں گا صرف تمہیں منانے کے لیے
صرف ایک موقع دو مجھے میں ہر حد پار کر جاؤں گا۔ تمہیں دنیا کے ہر خوشی دوں گا تمہیں اتنا
چاہوں گا ساری دنیا کی چاہت میری چاہت کے سامنے تمہیں کم لگے گی

بس مجھے ایک موقع دے دو وہ ڈرینگ ٹیبل پر پر اس کے جھمکوں کو اپنے ہاتھوں میں لے لیتا
اپنے لبوں سے لگائے وہ سختی سے اپنے ہاتھ میں تھا میں بیڈ پر آ بیٹھا

پھر نہ جانے اسے کیا ہوا کہ اگلے ہی لمحے وہ زمین پر سجدے کی حالت میں رو رہا تھا۔
"----" یا اللہ میں گناہگار ہوں میں انسان ہو کر اپنی اوقات سے بھر گیا تھا میں بھول گیا
تھا کہ میری اوقات کیا ہے۔۔۔"----

میں ظالم بن گیا تھا لیکن تو بے نیاز ہے میرے مولا اس کے دل میں میرے لئے رحم ڈال دے
اگر وہ نہ ملی تو مر جاؤں گا۔

اے اللہ میرے گناہ بخش دے۔ میری نین کو مجھ سے دور نہ کر میری محبت کو میرے دامن میں
ڈال دیں۔ تیرے علاوہ کوئی میری مدد نہیں کر پر سکتا

مجھ گنہگار کو بخش دے

بے شک میں نے تیرا سب سے ناپسندیدہ کام کیا ہے ایک پاک دامن کے دامن پر کیچڑا چھالا ہے
اسے لمحہ لمحہ افیت دی ہے اسے دنیا کے سامنے رسوا کیا ہے۔

میں معافی کے لائق نہیں ہوں لیکن تو بے نیاز ہے بخش دے میری خطا معاف کر دے میرا گناہ
اور نواز دے مجھے مجھے میری زندگی دے دے میرے مولا مجھے میری زندگی دے دے۔

وہ سجدے کی حالت میں زمین پڑا بلک بلک کر رو رہا تھا۔
جب کہ دروازے پر کھڑی ساکت سی دانیں جو اپنے جھمکے لینے واپس آئی تھی اسے اس حالت
میں دیکھ کر اپنے منہ پر ہاتھ جما کر تیزی سے وہاں سے بھاگ نکلی۔

اس کی دعاؤں میں اتنی شدت تھی کہ اس کے دل میں ڈر پیدا ہو گیا تھا کہ اللہ اس کی دعا کو قبول
کرتے ہوئے اس کے دل میں عالم کے لیے رحم ڈال ہی نہ دے لیکن شاید وہ بھول گئی تھی کہ وہ
پاک ذات ہر انسان کے دل کی کیفیت سے اس کے دل سے زیادہ اچھے سے واقف ہے

وہ جس کے دل میں چاہے محبت ڈالی۔۔۔

جس کے دل میں چاہے عزت دے ڈالے۔۔۔

جس کے دل میں چاہے معافی کا جذبہ پیدا کر دے۔۔۔۔۔ دامن اس سے دور بھاگ کر عالم سے دور ہو سکتی تھی لیکن اللہ سے دور ہونا تو مشکل تھا بلکہ ناممکن تھا

○○○○○○

اس کا رور و کر برا حال تھا اسے کیوں رونا آ رہا تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی بس اتنا پتا تھا کہ اس کی وجہ سے عالم تکلیف میں ہے

یہ حقیقت تھی کہ عالم نے اسے بہت تکلیف دی تھی لیکن وہ اپنی ذات کو کسی کی تکلیف کی وجہ نہیں بنانا چاہتی تھی

لیکن وہ عالم کو معاف بھی نہیں کرنا چاہتی تھی وہ اس کے ساتھ زندگی نہیں گزارنا چاہتی تھی وہ جانتی تھی کہ عالم کبھی بھی اس کی محبت نہیں بن سکتا اور نہ ہی وہ اس جیسے انسان سے محبت کر سکتی ہے جو اس کے کردار پر انگلی اٹھا چکا ہوں

وہ خود کو جتنا بھی سخت دل ثابت کرے
لیکن حقیقت یہ تھی کہ عالم کو آج روتاڑ پتا دیکھ خود کے لیے سسکتا بے چین دیکھ کر اس کا دل
عجیب سا ہونے لگا تھا
اس کی آنکھوں سے آنسو رک نہیں پار ہے تھے وہ تو بھاگ کر نیچے چلی گئی تھی اس کے بعد عالم نہ
جانے کہاں چلا گیا

آہستہ آہستہ کر کے سب مہمان رخصت ہو گئے لیکن عالم وہاں نہیں تھا
وہ اسے کہہ رہا تھا کہ وہ اسے کچھ دن کے بعد چھوڑ دے گا اسے طلاق دے کر آزاد کر دے گا۔ اگر
وہ اسے آزاد کرنے کو تیار تھا تو وہ اسے اللہ سے کیوں مانگ رہا تھا
- کیوں رو رہا تھا وہ اس طرح سے اگر وہ اسے چھوڑنے کے لیے تیار تھا تو پھر کیوں اس کے لئے
تڑپ رہا تھا

لیکن وہ تو اللہ اور اس کا معاملہ تھا نہ وہ اس کے سامنے اسے چھوڑنے کے لیے تیار ہو گیا تھا لیکن اللہ
سے تو وہ مانگ سکتا تھا وہ کون ہوتی تھی بیچ میں بولنے والی اسے کوئی حق نہیں تھا اس سے وجہ
پوچھنے کا

لیکن اگر اللہ نے اس کا دل نرم کر دیا تو۔۔۔؟
اگر اس کے دل میں عالم شاہ کی محبت بھر دی تو۔۔۔؟
کیا وہ اسے معاف کر پائے گی کیا بھول جائے گی وہ سب کچھ جو عالم نے اس کے ساتھ کیا
۔۔۔۔۔؟

وہ الفاظ جو عالم نے اس کے لئے استعمال کیے۔۔۔؟
کیا وہ سب کچھ بھول کر آگے بھرنا اتنا آسان ہو گا۔۔۔۔۔؟
نہیں۔۔۔ مجھے نہیں رہنا ان کے ساتھ۔۔۔۔۔ میں نہیں رہ سکتی عالم سلطان شاہ کے ساتھ

آپ میرے دل میں اس کے لئے کچھ نہیں ڈال سکتے
میں نہیں معاف کرنا چاہتی انہیں
آپ میرا دل نہیں بدلو گے اگر وہ سجدے میں گر کر آپ سے مجھے مانگ سکتا ہے تو میں بھی آپ
سے اپنی بہتری مانگتی ہوں

اللہ جی مجھے اس شخص کے ساتھ نہیں رہنا مجھے گھٹن ہوتی ہے

آپ میری مدد کریں میں اس شخص کے ساتھ نہیں رہ سکتی جو میرے کردار کو داغدار کر چکا ہو وہ شدت سے روتی ہوئی اپنے حق میں بہتری کی دعا مانگتی جا نمازا اٹھی تھی

جب اچانک اپنے پیچھے ایک سایہ سا محسوس ہوا اس نے گھبرا کر پیچھے دیکھا جہاں عالم کھڑا سے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا

تم ٹھیک ہو۔۔۔ نین تم رورہی تھی وہ اس کے آنسو صاف کرنے کے لئے آگے بڑھا جب وہ دو قدم پیچھے ہٹے ہوئے اسے رکنے پر مجبور کر گئی

تم کیوں رورہی تھی۔۔۔؟

تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔! وہ کافی بے چین لگ رہا تھا میں نے صرف ہاں میں سر ہلایا اور اس کا راستہ چھوڑ کر جا نماز تہہ کرتی خاموشی سے آکر بیڈ پر لیٹ گئی

اور ساتھ ہی اپنی آنکھیں سختی سے بند کر لی اسے عجیب سا خوف محسوس ہونے لگا تھا اسے لگتا تھا اگر وہ اس شخص کو دیکھتے رہے گی تو یقیناً اس کے دل کا کوئی حصہ اسے اس کی جانب متوجہ کرے گا

اگر وہ اس سے بات کرے گی تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی

اگر وہ اس کے پاس رہے گی اس کے دل میں کہیں اس کے لیے محبت۔۔۔۔۔ نہیں۔۔ نہیں کرنا
چاہتی تھی وہ اس سے محبت وہ سختی سے آنکھیں بند کیے عالم کو پریشان کر گئی تھی

اور اس سے وجہ پوچھنا چاہتا تھا لیکن شاید وہ کوئی بھی وجہ بتانے کو تیار ہی نہیں تھی وہ آہستہ سے
اس کے قریب بیڈ پر لیٹا لائٹ آف کرتے ہوئے اس کی مشکل آسان کر گیا تھا

رات دونوں کے لئے ہی بے چین تھی شاید کوئی بھی سو نہ سکا عالم اسے کھودینے کے ڈر سے سو
نہیں پارہا تھا اور دانیل عالم سلطان شاہ کی دعا کے قبول ہونے کے ڈر سے سو نہیں پارہی تھی

ooo

شیر ایسے مت کھولے پہلے درود شریف پڑھیں پھر اوپن کیجیے گا اور آسان آسان سوال
پلیز۔۔۔۔۔ وہ کتاب کھولنے ہی لگا تھا جب لالی نے اسے پہلے کچھ یاد کروایا

ایسا کرتا ہوں 6 کلمے آیت الکرسی دعائے قنوت اور دعائے جنگ پڑھ کتاب کھولتا ہوں پھر تم سے
ٹیسٹ لکھواتا ہوں ہو سکتا ہے تب تمہیں ایزی لگے وہ بھنا کر بولا

ایسے کیوں بات کر رہے ہیں میں رات کو یاد کر رہی تھی نہ تب آپ نے شطان کی طرح آکر مجھے
ورغلا یا اور اب اگر مجھے ٹھیک سے یاد نہیں ہے تو آنکھیں بھی دکھا رہے ہیں

یہی تو مسئلہ ہے آپ مردوں کا آپ کو کہیں پر بھی اپنی غلطی نظر ہی نہیں آتی اس دنیا کے سارے
غلط کام تو ہم لڑکیاں کرتی ہیں آپ مرد لوگ تو دودھ کے دھلے ہوتے ہیں
وہ بات پلٹنے کی خاطر بولی

لالی کوئی فائدہ نہیں ہے اس فضول بحث کا ٹیسٹ تو میں ضرور لوں گا بہت مستیاں کر لی تم نے دو
دن سے میں پوچھتا ہوں دو دن سے تم نے کیا کیا ہے سارا دن کیا کرتی ہو
جو تم سے یہ دو سوال یاد نہیں ہوتے اتنا آسان ہے یہ سب کچھ اگر تم فزکس پاس کر سکتی ہو تو اس
کے حساب سے تو یہ کچھ بھی نہیں ہے

وہ اسے سمجھاتے ہوئے پڑھائی کی جانب متوجہ کر رہا تھا پہلے ہی چھ مہینے وہ بری طرح سے ضائع
کر چکی تھی اب آخری چانس تھا اگر وہ بھی سپلیاں دیے بغیر ضائع کر دیتی تو اس کے دو سال بھی
برباد ہو جاتے اتنی سی بات کو سمجھنا نہیں چاہتی تھی

کہانہ شیر مجھے کل یاد تھا کل تو آپ کو رو مینس سو جھ رہا تھا اب آپ نے مجھ سے ٹیسٹ لیا نہیں اب
نہیں آتا مجھے اور اس کے ہاتھ سے کتاب لے کر ایک طرف رکھ چکی تھی

کیوں صرف کچھ وقت کے لئے یاد کیا تھا کیا دیکھو لالی میری بات غور سے سنو تم خود جانتی ہو کہ
میں اس خاندان کا سب سے بڑا لکھا انسان ہوں اب کیا میری بیوی ایف ایس سی فیل اچھی لگے گی
خود پر نہ سہی مجھ پر تھوڑا رحم کر لو

تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تم میرے لیے پڑھو گی اب تم اپنا وعدہ کیسے توڑ سکتی ہو کیا تم مجھ سے
پیار نہیں کرتی وہ پھر سے موشنل بلیک میلنگ پر اتر آیا تھا جس پر لالی نے منہ بنایا

یار مجھے آپ کی سمجھ نہیں آتی اس پڑھائی سے ایک پل دھیان ہٹا نہیں آپ کو پیار یاد آ جاتا ہے کیا
آپ اس طرح آپ میرے پیار کا اندازہ لگائیں گے وہ کتاب اٹھاتی مایوسی سے بولی

شیر کوچ میں یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کی یہ بات لالی کے دماغ پر کتنے اچھے سے اثر کرتی ہے

مجھے یہ سب کچھ نہیں پتہ لالی بس یہ پتا ہے کہ اگر تم اس بار بھی پاس نہیں ہوئی تو سارے خاندان
میں میری بے عزتی ہوگی

چھوٹے یا لاڈلے ہونے کا مطلب یہ تو نہیں ہے نہ کہ پڑھائی سے دوری اختیار کر لی جائے فرض کرو اگر کل میں نہیں رہا تو کم از کم تمہاری ایجوکیشن کو اتنی ہونی چاہیے۔۔۔۔۔

شیر دماغ خراب ہو گیا ہے آپ کا کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ اس کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی لالی اس کے منہ پر ہاتھ رکھ چکی تھی۔ جب کہ اس کی آنکھوں میں بہتے آنسو نے شیر کو سیریس ہونے پر مجبور کر دیا تھا

میں کوئی غلط بات نہیں کر رہا لالی آج نہیں تو کل ہم سب نے مر جانا ہے اور میں نے حالات دیکھے ہیں آج کے زمانے میں ہر انسان دوسرے انسان کا سہارا بنا ہوا ہے اور جب وہ انسان نہیں رہتا جب اس کا سہارا اس سے چھن جاتا ہے تو میں نے دوسرے انسان کو بے موت مرتے دیکھا ہے

لالی میری خواہش ہے کہ تم بہت پڑھو لکھو کم از کم میرے جانے کے بعد تم کسی کے سہارے پہ نہ بیٹھو کیا ہے لالی یار تم رو کیوں رہی ہو میری جان میں کوئی انہونی بات نہیں کر رہا

میں صرف تمہیں سمجھانے کی کوشش۔۔۔۔۔ لالی رونا بند کرو یا روہ سیریس انداز میں اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن لالی کے پھوٹ پھوٹ کر رونے پر وہ خود ہی بری طرح سے بوکھلا کر اسے خود میں چھپا چکا تھا

مجھے نہیں بات کرنی ہے آپ سے چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔
مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ سب کو بتاؤں گی آپ مجھ سے اس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔

چھوڑیں مجھے ہاتھ مت لگائیں مجھے اس وقت بہت برے لگ رہے ہیں مجھے۔۔۔۔
کبھی بات نہیں کرنی آپ سے

وہ اپنا آپ اس کے تنگ حصار سے نکل آنے کی ناکام کوشش کرتی اسے بری طرح سے مارنے لگی

شیر پہلے اس کے آنسو دیکھ کر پریشان ہو چکا تھا اب اس کی بچکانہ حرکتوں پر ہنسنے لگا

اچھا یاد سوری میرا وہ مطلب نہیں تھا میں تو صرف ایک نیچرل سی بات کر رہا ہوں
اپنے پاس رکھے اپنی نیچرل باتیں مجھے نہیں سنی وہ اپنا آپ چھڑواتے بے حد غصے سے بول رہی
تھی

اچھا نہ بابا سوری بات تو سنو میری شیرنی وہ اسے کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا
نہیں سنی آپ کی باتیں چھوڑیں مجھے وہ اب بھی اس کے قابو میں نہیں آرہی تھی

لالی میں کہیں نہیں جا رہا تمہیں چھوڑ کے یار کیوں بچکانہ حرکتیں کر رہی ہو غلطی ہو گئی مجھ سے
بس ایک چھوٹی سی بات سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا آئندہ نہیں کروں گا

اور نہ ہی آئندہ تمہیں پڑھنے کے لیے کہوں گا جو دل میں آئے وہ کرو بے عزتی تو میری ہوتی ہے
نہ جب لوگ کہتے ہیں کہ میری بیوی ایف ایس سی فیل ہے تمہیں کیا فرق پڑتا ہے تم بس ذرا ذرا
سی بات پر رونادھونا مچا لیا کرو وہ سختی سے گویا ہوا

یہ ذرا سی بات نہیں ہے زکوٹا جن
آپ مجھے چھوڑنے کی بات کر رہے ہیں
آپ مجھ سے دور جانے کے بات کر رہے ہیں

صرف اس پڑھائی کی وجہ سے آپ مجھ سے بچھڑنے کی بات کر رہے ہیں
مجھے بے سہارا کرنے کے بات کر رہے ہیں کیا آپ کی نظر میں میری محبت کوئی اہمیت نہیں رکھتی

اس کی ذرا سی بات کہنے پر وہ چیخ اٹھی تھی

میری جان میں صرف تمہیں سمجھا رہا تھا میرا مقصد تمہیں تکلیف پہنچانا نہیں ہے صرف یہ سمجھانا ہے کہ یہ دنیا بہت مشکل ہے یہ دیکھنے میں جتنی خوبصورت ہے اس کے اندر جاتے یہ اتنی ہی بد خوبصورت بن کر سامنے آئے گی میں تمہیں اس دنیا کی بد صورتی سے بچانا چاہتا ہوں

تمہیں نہیں پڑھنا تمہیں پڑھنا آج کے بعد میں تمہیں کبھی بھی پڑھنے کے لیے نہیں کہوں گا لیکن آئندہ اس طرح سے رونامت ورنہ نیکسٹ ٹائم تو میں چپ کرانے کے بجائے دوکان کے نیچے لگاؤں گا اسے سختی سے اسے اپنے سینے میں بھیجے سختی سے سمجھا رہا تھا

پکا۔۔۔۔۔! اس کے سینے پر سر رکھے وہ یقین دہانی چاہتی تھی شیرجو یہ سوچ رہا تھا کہ اب وہ اس سے پھر سے وعدہ کرے گی کہ وہ پڑھے گی اپنی تعلیم مکمل کرے گی اس کا پکاسن کر اس کی امیدوں پر پانی پھر گیا

جی میڈم پکا آج کے بعد میں کبھی نہیں کہوں گا تمہیں پڑھنے کے لیے وہ اسے خوش خوش چھوڑتا اٹھ کر فریش ہونے جانے لگا لیکن اس کی بڑبڑاہٹ نے لالی کے کان کھڑے کر دیے تھے

اس سے اچھا تھا دل کی سننے کی بجائے دماغ کی سنتا کم از کم کسی پڑھی لکھی لڑکی سے شادی کرتا کیا کر دیا میں نے اس کی بڑبڑاہٹ پر لالی کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا مطلب لالی کا پڑھا لکھا ہونا اتنا ضروری ہے

وہ کتنی ہی دیر تک واشروم کے دروازے کو ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہی میں نے کچھ غلط سن لیا ہو گا پڑھا لکھا ہونا اتنا بھی ضروری نہیں ہے وہ اپنے آپ کو یقین دلاتی اپنی سماعتوں کو ہی غلط کہہ چکی تھی بس اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ شیر نے اس سے کہا ہے کہ پڑھے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

○○○○○

رات کے تین بج رہے تھے وہ مسلسل باہر چکر کاٹ رہی تھی تراب تک گھر واپس نہیں آیا تھا لیکن اسے یقین تھا وہ آجائے گا کیونکہ وہ رات باہر نہیں رہتا تھا مسلسل باہر لان کے چکر کاٹتے اس کے پیروں میں درد ہونے لگا تھا

تقریباً دو گھنٹے سے وہ یہاں باہر اکیلی تھی

ابھی تک اس نے اپنی دلہن کا جوڑا بھی نہیں اتارا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس کا چہرہ دیکھنے کے باوجود بھی ڈاکٹر زاہد نے کسی قسم کا کوئی بھی ری ایکشن کیوں نہیں دیا تھا اس میں تو اتنی ہمت ہی نہ ہوئی کہ وہ نظر اٹھا کر اسے دیکھ پاتی

یوں اچانک کوئی شخص اس کی زندگی میں شامل ہو جائے گا اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا صنم کو اب تک ہوش نہ آیا تھا

ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ مزید چار پانچ گھنٹے میں اسے ہوش آجائے گا بابا کا غصے سے برا حال تھا اور اس وقت ان کا سارا غصہ صرف اور صرف اماں پر ہی اتر رہا تھا

دادا جان نے اسے کمرے میں بلا کر بہت پیار سے سے بات کی تھی اور اسے بتایا تھا کہ ان لوگوں کو کوئی اعتراض نہیں ہے کہ شادی صنم کی ہوتی ہے یا اس کی ان کو صرف حیدر کی بیٹی بہو کے روپ میں چاہیے تھی یہاں تک کہ لڑکے نے صنم کو دیکھا تک نہ تھا

اور وہ شادی سے اتنا ہی خوش ہے جتنا صنم سے شادی پر ہوتا جس کے دل میں کہیں نہ کہیں سندس کو اسے نہ دیکھنے کا افسوس تھا۔

صنم کو اس طرح بے ہوش پردیکھ حیدر صاحب کو کچھ بھی نہ سوچھا تو اسی کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے اپنے باپ کو اس طرح بے بس دیکھ کر اس نے ایک لمحہ بھی نہ لگایا تھا سوچنے میں

مگر وہ شخص صنم کے لیے صحیح تھا تو غلط تو اس کے لئے بھی نہیں ہو سکتا تھا

اپنے باپ کی خوشی کے لیے اس نے اس رشتے کو قبول کر لیا۔

لیکن تراب کا انداز یاد آتے ہی اسے پھر سے پریشانی ہونے لگی وہ اس کے نکاح کے بالکل بھی حق میں نہیں تھا اس نے کہا تھا کہ اپنی بیٹی کی غلطی میری بہن پے مت تھوپیں

کتنا مان تھا اس کے انداز میں یہی مان تو وہ چاہتی تھی یہی محبت تو وہ ہمیشہ سے اپنے بھائی سے مانگتی تھی

اور اب جب بھائی اسے وہ محبت دے رہا تھا اس نے اس کا دل توڑ دیا یہ کہہ کر کہ اسے بابا کا ہر فیصلہ منظور ہے اور اب اس کا پریشانی سے برا حال تھا

○○○○○○

مین گیٹ کھلتا دیکھ اس نے تراب کی گاڑی اندر آتے دیکھا تھا وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی مین گیٹ کی جانب گئی تھی جہاں تراب گاڑی سے نکلتا غصے سے اگنور کرتا آگے بھرنے والا تھا جب وہ بنا اس کے غصے کی پرواہ کیے آکر اس کے سینے سے لگی

اور ایک بار میری بات تو سن لیں پلیز مجھ سے ناراض مت ہوں میں جانتی ہوں میں نے آپ کو ہرٹ کیا ہے مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن آپ بتائیں کیا اس طرح سے پورے خاندان کے بیچ میں بابا کو ذلیل ہونے دیتی کیا۔۔۔

میں اس طرح سے انہیں رسوا کر کے کبھی خوش رہ پاتی بابا کی عزت کی خاطر مجھے ان کی بات ماننی پڑی

پلیز مجھے سمجھنے کی کوشش کریں اگر وہ شخص صنم کے لیے صحیح ہے تو غلط میرے لیے بھی نہیں ہوگا بابا نے سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہوگا پلیز آپ ناراض نہ ہوں

اگر آپ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے تو شاید میں کبھی بھی خود کو معاف نہیں کر پاؤں گی شاید میں کبھی خوش بھی نہیں رہ پاؤں گی سندس اس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر روتی اس سے معافی مانگ رہی تھی

وہ کتنی ہی دیر بے حس بنا اپنی شرٹ کو اس کے آنسوؤں سے بھگتا محسوس کر رہا تھا اس نے پہلی بار کسی کے اب حق میں آواز اٹھائی تھی اس کے لیے اپنے باپ سے لڑا تھا کہ صنم کی غلطی کی سزا اسے نہ دی جائے

لیکن شاید وہ غلط تھا وہ صرف اس کی بہن تو نہ تھی جس کی پروا صرف اسی کو ہوتی وہ اس کا باپ تھا اپنے بیٹے کے ساتھ ساتھ اپنی دونوں بیٹیوں کو بے پناہ چاہتا تھا

تو بلا وہ اپنی بیٹیوں کے لئے غلط فیصلہ کیسے کر سکتا تھا

بس کر دوسندس اب یہ سارے رونے دھونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے شاید تمہارے نصیب میں وہی شخص لکھا ہے

یوں رو کر اپنی آنے والی زندگی کو نظر مت لگاؤ میں دعا کروں گا تمہارے لئے کہ وہ شخص سے اچھا انسان ہو

باقی میں تو مل بھی نہیں پایا اس سے اگر پتہ ہوتا کہ وہ تمہارے نصیب کا ستارہ ہو گا تو ایک بار دیکھ لیتا کیسا ہے لیکن کوئی بات نہیں کبھی نہ کبھی تو مل ہی لیں گے ایک ہفتے میں میری بہن کو رخصت کروانے آئے گا تو ہوش ٹھکانے لگا دوں گا کہ تمہیں تکلیف پہنچانے سے پہلے ہزار بار سوچے گا

وہ اپنے سینے سے لگتا بہت پیار سے اس کے ماتھے کو چوم کر بولا سندس کے چہرے پر ایک پیاری سی مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس کے دل میں پھیلی ویرانی ختم ہو گئی تھی

آپ کمرے میں چلے میں آپ کے لیے کھانا لاتی ہوں وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہنے لگی تو پھر آہستہ سے اس کے سر پر چیت لگاتا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا

ہاں بہت بھوک لگی ہے جلدی سے کھانا لاؤ اور اپنی بھابھی کی بھی رپورٹ دو مجھے وہ کمرے کی جانب جاتا اسے پیچھے آنے کا اشارہ کر رہا تھا

جب کہ اپنے کمرے کی کھڑکی پہ کھڑے حیدر شاہ کب سے اپنی لاڈلی کو باہر لان میں بے چینی سے ٹہلتے اور پھر تراب سے معافی مانگتے دیکھ خوش ہو گئے تھے

کل تک تراب گھر سے جڑے ہر رشتے سے انجان تھا لیکن آج نہیں انہیں سچ میں یہ جان کر خوشی ہوئی تھی کہ اور کسی کے نہ سہی لیکن سندس کی پرواہ کرتا ہے جس میں زیادہ ہاتھ بے شک سندس کا ہی تھا

○○○○○

○○○

وہ بے حد پریشان تھی

تین دن سے اس نے نہ تو سندس کا فون اٹھایا تھا اور نہ ہی اس سے بات کی تھی

اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ اچانک ہوا کیا تھا

پہلے سندس کی بہن کے نکاح میں سندس کا نکاح ہو جانا اسے بہت عجیب لگا جبکہ اس سے زیادہ عجیب بات تراب کا وہاں ہونا

پہلے تو وہ نوٹ نہیں کر پائی لیکن وہاں سے نکلتے ہوئے اس نے تراب کی تصویر دیوار پر لگی دیکھی تھی

اسے یقین آگیا تھا کہ اس شخص کا تعلق اسی حویلی سے ہے اور سندس کے ساتھ اس کی کوئی نہ کوئی رشتہ داری تو ضرور ہے

لیکن سندس نے اسے کچھ بھی نہ بتایا وہ کتنی بار یونیورسٹی میں اس سے ملنے آیا اسے دھمکایا لیکن اس کے باوجود بھی سندس نے اسے کچھ نہیں بتایا تھا بلکہ اس کے سامنے وہ انجان بنی ہوئی تھی

سندس نے دوست ہو کر اسے دھوکہ دیا تھا اس سے پتا نہیں کیا کیا چھپایا تھا یقیناً وہ بہت بڑی بے وقوف تھی کہ سندس پر اس حد تک اعتبار کرنے لگی تھی

اور اب پچھلے تین دن سے سندس پریشانی سے اسے بار بار فون کال اور میسج کر رہی تھی لیکن نہ تو وہ اس کے میسجز کو ریپلائی کر رہی تھی اور نہ ہی اس کی کوئی بھی کال رسیو کر رہی تھی

جبکہ اس کی پریشانی ماما اور باپ دونوں ہی نوٹ کر چکے تھے اسی لئے تو اس کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے آج صفدر شاہ نے پاکیزہ بیگم کو اس کے پاس بھیجا تھا

کیا ہوا ہے تمہیں سنیسا بیٹا جب سے نکاح سے ہو کر آئی ہو خاموش خاموش ہو خیریت تو ہے سب کچھ ٹھیک تو ہے پ تم بہت ریشان لگ رہی ہو وہ اس کے پاس بیٹھی پوچھنے لگیں وہ کافی دن سے بالکل خاموش خاموش تھی ماما کو کچھ عجیب لگا

کچھ نہیں کچھ بھی تو نہیں ماما بس ایسے ہی سوچ رہی تھی اپنے پیپرز کے بارے میں وہ اپنی سوچوں کو پرے دھکیل ان کے سامنے آ بیٹھی

ہر وقت پڑھائی کو سر پر سوار کر یہ رکھتی ہو اب ایک ہفتے کے بعد جانے تو والی ہو تم یونیورسٹی پھر کیوں سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہی ہو یہاں آؤ بیٹھو میرے پاس میں تمہارے سر میں تیل کی مالش کرتی ہوں وہ اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولیں تو سنیسا نے فوراً نہ میں سر ہلایا

بالکل بھی نہیں ماما آپ فوراً دھونے بھی نہیں دو گی اور پھر میرے سر میں اتنی زیادہ پیچھا ہٹ ہو جاتی ہے اتنا زیادہ اویل ہو جاتا ہے مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا وہ انکار کرتے ہوئے کہنے لگی

چپ کر نالائق جب تم چھوٹی تھی نہ تب ایسے ہی میں نے تیل لگا لگا کہ تمہاری چوٹی اتنی لمبی کی ہے اور اب محترمہ کی خمرے ختم نہیں ہوتے بیٹھو اسی تیل کی بدولت اتنی خوبصورت بال ہیں تمہارے وہ سختی سے اسے اپنے سامنے بٹھاتے ہوئے کہنے لگیں

سنہا کو مجبور اس سے تیل کی چھپی کروانی پڑی

ابھی بھی وہ اسی سب میں مصروف تھیں کہ اچانک کمرے میں شیر داخل ہوا

تائی امی نیچے آئیں آج میری ایک دوست آئی ہے پلیز آپ تھوڑی دیر اس کے پاس رکھیں وہ لندن میں میری کلاس فیلو تھی

وہ ایک ہفتہ یہی پر رہے گی ہمارے ساتھ آپ لوگ اس کا بہت خیال رکھیے گا دراصل اسے رہنا تو کسی ہوٹل میں تھا لیکن اچانک ہی میری ملاقات اس سے ہوگی

وہاں وہ میری بہت ہیلپ کرتی تھی ہمارا وقت بہت اچھا گزرا ہے میں نہیں چاہتا ہے میں کہ
میرے ہوتے ہوئے وہ کہیں اور رہے اسی لیے میں اسے یہاں لے آیا ہوں اچھا ہی ہے نہ تھوڑا
وقت آپ لوگوں کے ساتھ گزار لے گئی

بیچاری نے رشتوں کی خوبصورتی کو کبھی محسوس ہی نہیں کیا ہے آپ لوگوں کے ساتھ رہ کر اچھا
محسوس کرے گی پھر ایک ہفتے کی بات ہے شیران کے قریب بیٹھتے ہوئے بولا

پاکیزہ بیگم کو بھی جان کر خوشی ہوئی تھی اسی لیے سنیہا کی بخشش ہوگی جس پر وہ تہہ دل سے شیر
کی شکر گزار تھی

تھینک یو امی سے بچانے کے لیے وہ بے حد پیار سے کہتی اپنے بال باندھنے لگی

بیوقوف لڑکی قدر کر واپنی ماں کی وہ اس کے سر پر چیت لگا تاپیار سے سمجھا رہا تھا

ارے ادا بہت قدر کرتی ہوں لیکن یہ سر میں تیل لگا کر ایک گھنٹے کی مالش یہ میں نہیں کروا سکتی
امی کہتی ہیں اس سے دماغ تیز ہوتا ہے مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میرے دماغ پر بوجھ رکھ دیا گیا ہو

وہ اپنی تمام تر سوچیں ایک طرف کرتی نہانے جانے لگی تھی
ذرا اپنا سر دھولوں آپ کے دوست کیا کہیے گی کیسے چپکوا لڑکی ہے سنیہا شرارت سے کہتی اپنے
بال دھونے جا چکی تھی جبکہ شراب لالی کی طرف جا رہا تھا کیونکہ اسے بھی تو بتانا تھا آخر وہ اسی
سے ملنے کے لیے تو اس کے گھر تک آئی تھی

○○○○○

لالی یہ کونسا وقت ہے سونے کا طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کے بڑے
پیارے پوچھ رہا تھا

کونسا وقت ہے سونے کا سے آپ کا کیا مطلب ہے رات کو آپ سونے نہیں دیتے دن میں آپ
اگر میرے سر پر سوار ہو جاتے ہیں

میں سونا چاہتی ہوں ابھی جائیں آپ اپنا کام کریں وہ نیند بھر آواز میں بولتی پھر سے سونے کی
کوشش کرنے لگی

اس رات کے بعد اس نے اسے پڑھنے پر مجبور نہ کیا تھا اور نہ ہی لالی پڑھائی کی بات کرتی تھی۔ ہاں لیکن لالی کو اپنے قریب پا کر وہ روز مدہوش ہو جاتا تھا

بس کرو لالی میں جلدی سو گیا تھا تمہیں بعد میں ناول اٹھا کر بیٹھ گئی تھی اب سارا الزام مجھ پر کیوں لگا رہا ہے ہوا اپنے ناولوں کے بارے میں بھی تو سوچو

خود پر لگنے والے الزامات پر فوراً بولا تھا وہ سارا الزام اسے ہر گز نہیں دے سکتی تھی

ٹھیک ہے اس کا موڈ رومنٹک تھا لیکن بعد میں تو اپنے ناول ہی پڑھتی رہی تھی یہاں تک کہ ایسے کمرے کی لائٹ کا آف نہیں کرنے دی تھی

اور اب کتنے مزے سے سارا الزام اس پر لگا رہا ہے تھی

اچھا ٹھیک ہے یارا ابھی کے لیے اٹھ جاؤ نیچے میری ایک دوست ہے اس سے ملو پھر مزے سے سو جانا وہ اسے زبردستی اٹھاتے ہوئے بولا تو لالی کے کان کھڑے ہو گئے

آپ کا ایسا کون سا دوست آیا ہے جسے مجھ سے ملنا بہت ضروری ہے وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور اب شکی نگاہوں سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔ اسے یقین تھا اس نے "میرا" بولا ہے "میری" نہیں لیکن شیر کی بات نہیں اسے غلط ثابت کر دیا

یار میری ایک دوست ہے لیکن میرے ساتھ پڑھتی تھی بہت اچھی لڑکی ہے پاکستان آئی ہے کچھ دنوں کے لیے ہمارے ساتھ ہی رہے گی چلو اب تم بعد میں مجھے گھور لینا پہلے نہیں چل کر اس سے مل تو لو وہ اسے زبردستی اٹھانے لگا

اگلے ہی لمحے وہ اپنا دوپٹہ درست کرتی پیروں میں چپ ڈال کر نیچے بھاگنے لگی آخر کون تھی شیر کی دوست ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ اس نے کہا "میرا" بجائے "میری" کا لفظ استعمال کیا تھا اور یہ چیز تو اس سے واقعی ہی برداشت نہیں ہو رہی تھی

لالی فریش تو ہو کر جاؤ یہ کیا حال بنا رکھا ہے جاؤ جا کا برش کرو اور بال بناؤ منہ زبھی کوئی چیز ہوتی ہے

یوں منہ اٹھا کر جا رہی ہو تم کتنا برا اپریشن پڑے گا میری بیوی کا اس پر وہ اسے روکتے ہوئے بولا

لالی نے ایک نظر اپنی ڈریس کی جانب دیکھا اسے بھی یہ نائٹ ڈریس بالکل بھی مناسب نہ لگا تھا وہ
ہاں میں سر ہلاتی اسے جانے سے منع کر چکی تھی

اس نے کہا تھا وہ دونوں ایک ساتھ نیچے جائیں گے وہ ایک لمحہ بھی اپنے میاں کو اکیلا نہیں چھوڑ
سکتی تھی وہ بھی کسی یونیورسٹی کی دوست کے ساتھ تو ہر گز نہیں

○○○

وہ نہا کر جیسے ہی باہر نکلی اسے اپنے کمرے میں ایک انجان سے خوشبو محسوس ہوئی

اسے اچھے سے یاد تھا جب شیر کمرے سے باہر نکلا تھا تب اس کا دروازہ لاک نہیں تھا لیکن اب
لاک تھا اس وقت تو اس کے کمرے میں کوئی نہیں آ سکتا تھا

اس نے تیزی سے قدم دروازے کی جانب بڑھائے تھے کیونکہ اسے یقین ہو چکا تھا کہ کمرے
میں اس کے علاوہ بھی کوئی موجود ہے

اس سے پہلے کے وہ دروازے تک پہنچتی اچانک ہی کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی بے ساختہ نکلنے والی چیخ کا گلا گھونٹ دیا

بہت ہی ڈر پوک واقع ہوئی ہوشنرادی مجھے وہاں پا کر تم وہاں سے بھاگ گئی اور اب یہاں محسوس کر کے یہاں سے بھاگ رہی ہو اس دن تو ٹھیک سے دیکھ تک نہیں پایا تمہیں

جانتی ہو کتنا بے چین تھا تم سے ملنے کے لیے تمہیں دیکھنے کے لیے تمہیں چھونے کے لیے کیوں چلی آئی ایسے ہی مجھے تمہارا آنا بالکل اچھا نہیں لگا اب تو تمہیں ہمیشہ کے لیے میرے پاس آنا ہوگا ہمیشہ کے لئے میری پناہوں میں رہنا ہوگا میری سانسوں میں سانسیں لینا ہوگی

وہ ایک جھٹکے سے اسے سیدھا کرتا اپنے بے حد قریب کر چکا تھا اس کا ایک ہاتھ اس کی نازک مرمیں کمر کے گرد حائل تھا جبکہ دوسرا ہاتھ ابھی تک اس کے نازک لبوں پر جما ہوا تھا

وہ خوف سے کانپ رہی تھی

تم تو ایسے خوف زدہ ہو کر کانپ ہی ہو جیسے میں تمہیں کھا جاؤں گا انسان ہوں یار کوئی جن نہیں
- محبت کرنے والوں سے ڈرتے نہیں ہیں شہزادی میں محبت نہیں عشق کرتا ہوں تم سے جنون ہو
تم میرا تراب حیدر شاہ نے تمہارے نام کی داستان لکھنی ہے

جنونِ عشقم کی سطر سطر تمہیں یاد کروانی ہے یوں کانپنا بند کرو میں کوئی غیر نہیں محرم ہوں تمہارا
میں کوئی لٹیرا نہیں ہوں محافظ ہو تمہارا

وہ اسے آپ نے بے حد قریب کرتا اس کے لبوں سے اپنا ہاتھ ہٹا چکا تھا لیکن اس وقت وہ اتنی
خوفزدہ تھی کہ چیخا تک اس کے بس سے باہر تھا

ک۔۔۔ کی۔۔۔ کیوں آئے۔۔۔ ہو۔۔۔؟ جھج۔۔۔ جاؤ جاؤ یہاں سے۔۔۔ وہ خوف سے
اپنی بات مکمل تک نہیں کر پار ہی تھی

چلا جاؤں گا جان میں بس تو میں یہ بتانے آیا تھا کہ سندس سے بے جانہ اڑنگی ختم کر دو اس کا کوئی
قصور نہیں ہے اس نے جو بھی کیا میرے کہنے پر کیا

اس سے ناراض ہو کر کیا حاصل ہو گا تمہیں بیچاری پریشان ہو رہی ہے تین دن کے بعد رخصتی ہے اس کی نئی زندگی کی شروعات کرنے والی ہے کیوں پریشان کر رہی ہو بیچاری کو

کوئی قصور نہیں ہے اس کا اس نے یہ سب کچھ میرے کہنے پر کیا تھا تین دن کے بعد شادی ہے اس کی اور تم آرہی ہو

وہ بے حد سختی سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا حکم سنارہا تھا

نی۔۔۔ نہیں۔۔۔ مجھے نہیں آنا میں کہیں نہیں آؤں گی

کوئی تعلق نہیں۔۔۔۔ رکھنا مجھے۔۔۔۔ آپ سے۔ چھوڑیں مجھے ورنہ چلا چلا کر سب کو یہاں اگٹھا کر لوں گی وہ اسے دھمکی دینے کی ناکام کوشش کر رہی تھی جب کہ اس کے کپکپاتے کمزور لہجے پر تراب کا دل چاہا کہ وہ تہقہ لگائے

کیوں نہیں شہزادی اونچی اونچی آواز میں چلاؤ تاکہ سب کو پتہ چل جائے کہ میں صبح کے دس بجے تمہارے کمرے میں ہوں

اور پھر کیا ہو گا یہ بھی جان لو تمہارا باپ صفر اور تمہارے بھائی اگلے دس منٹ کے اندر
اندر تمہیں میرے ساتھ ہمیشہ کے لئے رخصت کر دیں گے

دوپل کی قربت برداشت نہیں کر پاتی تم شہزادی کہیں میرے ہاتھ سے ضائع نہ ہو جانا

وہ اس کے کان کے قریب بے حد شرارتی انداز میں سرگوشی کر رہا تھا جس پر سنیہا کی ریڈ کی ہڈی
سنسنا اٹھی

آگے تمہاری مرضی ہے وہ بے حد پر سکون سا کہتا اس کے بیڈ پر بے تکلف ہو کر لیٹ گیا بات کی
گہرائی تک جاتے ہوئے سنیہا کو بھی چلانا بالکل ٹھیک نہیں لگا تھا

آخر آپ چاہتے کیا ہیں۔۔۔۔!

وہ بے بسی اس سے پوچھنے لگی تراب کی بے باک نظریں پورے استحقاق سے اس کے نازک
سراپے کا معائنہ کر رہی تھی جس کا اندازہ ہوتے ہی سنیہا نے اپنا دوپٹہ پوری طرح سے خود پر
پھیلا دیا

میں بس یہ چاہتا ہوں کہ تم سندس کی شادی میں آؤ تین دن بعد اس کی سہیلی بن کر

میں نہیں۔۔۔۔

اگر تم نے انکار کیا تو سندس کے رخصتی سے پہلے میں تمہاری رخصتی کرواؤں گا جس کے لئے کوئی بھی مجھے روکنے کا حق نہیں رکھتا

اسے دھمکی مت سمجھنا پورا حق رکھتا ہوں میں جب چاہوں لینے آسکتا ہوں۔ مجھے چیلنج کرنے کی غلطی ہر گز مت کرنا ابھی کے لئے جارہا ہوں تین دن بعد سندس کے مہندی پر ملاقات ہوگی

اور تمہارے نہ آنے پر تمہارے اس بیڈ روم میں تفصیل سے ملاقات کرنے آؤں گا اور یقین مانو تمہارا یہ دوپٹہ تمہیں بچا نہیں پائے گا

۔ اس کے دوپٹے کو مضبوطی سے تھامنے پر وہ جاتے جاتے بھی اس کے دوپٹے پر چوٹ کر گیا۔ اس کے جاتے ہی سنیہا نے کب سے رکی ہوئی سانس بحال کی تھی اور تیزی سے کھڑکی کی جانب آئی جہاں سے وہ نکلا تھا

کس ہوشیاری سے وہ ہر کسی سے بچ کر آہستہ سے مین گیٹ سے باہر نکل گیا

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا ان کے گھر کے گارڈ بیوقوف ہیں یا یہ تراب حیدر شاہ ضرورت سے زیادہ ہوشیار

○○○○○

ایک بے حد ماڈرن لڑکی اس کے سامنے بیٹھی تھی جینز کی پینٹ پر وائٹ کلر کی خوبصورت شرٹ پہنے وہ دوپٹے جیسے زحمت سے بالکل آزاد تھی

لالی کو تو اس کا انداز بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا جب کہ شیر ہنس ہنس کر اس سے باتیں کر رہا تھا اور لالی کی خطرناک نگاہیں اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھی

جب کہ وہ لالی کو اس طرح نظر انداز کر رہا تھا جیسے وہ یہاں بیٹھی ہی نہیں تھی جبکہ لالی خاموشی سے صوفے سے ٹیک لگائے مسلسل ان دونوں کو گھور رہی تھی جو اپنی یونیورسٹی کی باتوں کو یاد کر کے ہنس رہے تھے

یار تمہارے گھر میں تو ہر چیز پر فیکٹ ہے قسم سے اگر مجھے ذرا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ تمہاری شادی ہونے والی ہے عین شادی والے دن تمہارے گھر پہ آ کے شادی کور کو اتی اور سب کو کہتی شیر صرف میرا ہے۔ پلیز ڈونٹ مائنڈ لالی۔ وہ بے باک انداز میں کہتی لالی کو آگ لگا گئی تھی

شیر بس شیرنی کا ہو چکا ہے محترمہ آپ کسی اور پر نظر رکھیں وہ بے غصے سے گھورتے ہوئے بولی

لالی ماہم مذاق کر رہی ہے شیر نے کم آواز میں سے سمجھانا چاہا جس پر لالی نے بے حد سخت نگاہوں سے اسے بھی گھورا

ہاں یار ریلیکس میں مذاق کر رہی ہوں تمہارا شیر لے کر نہیں جانے والی وہ ہنستے ہوئے بولی

میرے شیر کو کوئی مجھ سے دور لے کر جا بھی نہیں سکتا اگلے ہی لمحے وہ بے حد لاڈ سے شیر کی باہوں میں باہیں ڈال کر خود میں جیسے قید کر چکی تھی

ہاؤ سوئیٹ یار کاش میں بھی ایسا کہہ پاتی شیر تم نے میرا دل توڑ دیا وہ پھر سے حسرت سے سے بولی جب کہ لالی سے برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا وہ اپنا غصہ کنٹرول کرتی اپنے ناخنوں سے شیر کے بازو کو زخمی کر چکی تھی

شیر نے ایک نظر اس سے دیکھا اور پھر اپنے بازو کو جہاں اس کے ناخن اچھا خاصہ زخم بنا چکے تھے
یہ بات لالی اپنے غصے میں اس بات کو نوٹ بھی نہیں کر پائی تھی

ویسے لالی تمہاری ایجوکیشن کیا ہے۔۔۔!

ویسے تو شیر کو ہمیشہ سے ہی پڑھی لکھی لڑکی اپنے حق میں بولنے والے خود مختار ٹائپ لڑکیاں پسند
ہیں

بلکہ یہ تو یونیورسٹی میں بھی ایسی لڑکیوں کے حق میں آواز اٹھاتا تھا

ایف ایس سی فیل۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ لالی جواب دیتی شیر کی آواز اس کے کانوں میں
گو نجی

کیا وہ چیختے ہوئے جیسے بے یقینی کا اظہار کر رہی تھی

میں ابھی پڑھ رہی ہوں۔ ابھی میری پڑھائی ختم نہیں ہوئی شیر کو بولنے سے روکتے ہوئے بولی تو شیر سر نیچے کر کے مسکرا دیا

گریٹ بہت اچھی بات ہے مجھے یقین تھا شیر لڑکیوں کے پڑھائی کے معاملے میں کبھی پیچھے نہیں رہ سکتا ماہم اسے اپریشیٹ کرتے ہوئے بولی جس پر لالی نے مسکرا کر شیر کی جانب دیکھا۔

شیر اسے دیکھ رہا تھا نہ جانے اس کے دماغ میں کونسی کچھڑی پک رہی تھی

○○○○○

ایک تو سنیا اس کا فون نہیں اٹھا رہی تھی دوسری طرف بار بار رینگ نمبر سے اسے کال آرہی تھی۔

جب کہ تھوڑی دیر پہلے نر جس بیگم اسے بتا کر گئیں تھیں تھوڑی ہی دیر میں اس ساس اور شوہر اسے شوپنگ کے لئے لینے آرہے ہیں

صنم کو ہوش آیا تو گھر میں ایک ہنگامہ مچ چکا تھا حیدر شاہ نے تو جیسے ہر رشتہ ہی ختم کر دیا تھا

ان کا کہنا تھا اگر صنم کو شادی سے انکار تھا تو انہیں بتانا چاہئے تھا یوں ان کی عزت کو داؤ پر لگا کر جو حرکت اس نے کی تھی اس کو بھلانا ان کے بس سے باہر تھا

جبکہ صنم نے انتہائی ڈھٹائی سے کہا تھا کہ وہ شادی سے انکار کر چکی تھی لیکن ام کی بیوی نے یہ بات ان تک پہنچانا ضروری ہی نہیں سمجھا جس کے پاس صنم کو یہ قدم اٹھانا پڑا

اپنا غصہ نکال کر وہ اسے دو تھپڑ بھی مار کر گئے تھے لیکن صنم کے چہرے پر کسی قسم کی کوئی شرمندگی نہیں تھی

یہاں تک کہ انعم کے نکاح کا سن کر بھی اسے بالکل بھی عجیب نہیں لگا تھا اس نے کہا تھا کہ اسے یقین ہے اگر صنم نہ ملی تو کسی نہ کسی کو بلی کی بکری ضرور بنایا جائے گا

اسے اپنی بہن کی سوچ پر افسوس ہوا تھا جسے اپنے باپ کی عزت کا رتی برابر احساس نہ ہوا

اس سب کے بعد تو وہ ابھی تک خود اپنے باپ سے نظریں نہیں ملا پارہی تھی اور صنم میں ذرا حیانہ
تھی کہ وہ کیا کر چکی ہے

ooooo

تین دن سے عالم گھر نہیں آیا تھا وہ کہاں تھا کیا کرتا تھا اسے بالکل بھی پتہ نہیں تھا

اور نہ ہی اس نے کسی سے پوچھا تھا ہاں لیکن وہ بھی لاشعوری طور پر اس کی خیریت کی خبر کے
منتظر تھی

صنم کا آجکل سارا وقت اپنے کمرے میں ہی گزرتا تھا حیدر صاحب تو اس سے بات تک نہیں کرنا
چاہتے تھے

جب کہ ہر کوئی انعم کے شادی کی تیاریوں میں لگا تھا

انعم بھی کافی مطمئن نظر آرہی تھی جیسے وہ اس نکاح سے بے حد خوش ہو

شاید وہ سب کے سامنے خود کو مطمئن ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی

اس کا سارا وقت انہیں سب لوگوں کے بیچ گزر جاتا دای اپنی جوانی کے قصے سناتیں تو کبھی کبھی
داد اسے اپنے پاس بٹھا کر اپنی باتوں میں لگ جاتے

تایا جان بھی اس کے ساتھ وقت گزارتے تھے۔ جبکہ سلطان انکل جن کو وہ کل تک وہ انکل لیکن
اب بابا کے کرپکارتی تھی گھر آتے ہی سب سے پہلے اس کا چہرہ دیکھنے کی خواہش کا اظہار کرتے
نسرین بیگم کو جیسے ان کی بیٹی مل گئی تھی

دائین سب کی محبتوں کو پا کر جہاں بے حد خوش تھی وہیں کچھ ہی دنوں میں یہ ساری محبت اس
سے دور چلے جائیں گے یہ سوچ کر اس بھی ہو جاتی تھی

جہاں ایک غلط فہمی کی بنا پر ان سب لوگوں نے اسے اپنی نفرتوں کے نشتر سے گھائل کیا تھا وہی
اسے محبتوں کی نئی پہچان اس کے تمام زخموں پر مرہم بھی لگایا تھا

دن تیزی سے گزر رہے تھے جبکہ عالم کی طرف سے خاموشی چھا گئی تھی تو کیا وہ اس کے لئے کچھ
نہیں کرنے والا تھا کیا وہ چند دن کے بعد اسے طلاق دے کر آزاد کرنے والا تھا اس کے دماغ میں
کہیں سوال آئے تھے

اپنی سوچوں میں گم تھی جب اچانک ہی عالم حال کے اندر داخل ہوا عائرہ جو تین دن سے مسلسل عالم ادا عالم ادا کرتی ادھر سے ادھر گھوم رہی تھی اس کے آتے ہی چیختے ہوئے اس کے سینے سے جا لگی

عالم کتنے لاپرواہ ہوتے جا رہے ہو تم ذرا ہوش نہیں ہے کہ گھر میں بہن کی شادی ہو رہی ہے اور تم نہ جانے تین دن سے کہاں غائب ہو بہو کو نہیں پتا تھا کہ تم کہاں ہو اتنا لاپرواہ کیوں ہو رہے ہو تم اس کے آتے ہی بابا نے اسے گر کا تھا

اس نے ایک نظر سامنے صوفے پر سر جھکائے بیٹھی نین پر ڈالی۔ اور مسکراتے ہوئے آہستہ سے اس کے بالکل پاس آکر بیٹھا

اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھتے وہ بابا کو نہ جانے کیا بتانے لگا جبکہ نین کا سارا دھیان اپنے کندھے پر موجود اس کے ہاتھ پر تھا

جبکہ نظریں اس کے ٹانگ پر رکھی ٹانگ اور مسلسل جھولتے پاؤں پر تھا اس کا سرخ و سفید پاؤں بار بار اس کے گٹھنے سے ٹچ ہو رہا تھا

جب کہ وہ بے دھیانی میں سلطان شاہ کو اپنی غیر حاضری کی وجہ بتا رہا تھا وہ کیا کہہ رہا تھا کیا نہیں اسے بالکل کچھ بھی ہوش نہ تھا

وہ بس بے ترتیب دل سے اس کا ہاتھ اپنے کندھے پر اور پیر اپنے گٹھنے سے ٹچ ہوتا محسوس کر کے اپنی بے ترتیب دھڑکن کو سنبھالے بیٹھی تھی

○○○∧○○○○○○

وہ کافی دیر آغا جان کے پاس بیٹھا رہا اور جتنی دیر وہ ان کے پاس بیٹھا رہا اسے بھی بٹھائے رکھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کیوں وہاں سے اٹھ کر اوپر نہیں چلی جاتی بس دادی جان کو تو جیسے موقع مل گیا تھا انہیں دعائیں دینے کا

وہ جب جب انہیں ایک ساتھ بیٹھے دیکھتیں ان کے منہ سے ان دونوں کی جوڑی کی سلامتی کی دعائیں نکلتی جس پر عالم خاموش ہی رہتا۔ وہ نوٹ کر رہی تھی وہ ضدی سا اپنی بات منانے والا عالم سلطان شاہ کہیں کھوسا گیا تھا

سب کے ساتھ مل کر ان دونوں نے ڈنر کیا

ڈنر کے بعد وہ دادا جان سے گاؤں کے مسائل پر بات کرنے لگا تو بھی وہی سندس اور عائرہ کے ساتھ باتوں میں لگی رہی

پھر جب وہ خود اوپر کمرے میں آنے لگا اس سے پہلے اٹھ کر آگئی

اس کے آنے سے پہلے ہی کمرے میں آکر اس کے کپڑے نکالنے لگی تھی۔ یہ کوئی نئی بات نہیں تھی

اتنے عرصے میں یہ چھوٹے چھوٹے کام اس کی عادت بن چکے تھے عالم کے یہ سارے کام وہ یہاں آتے ہوئے پہلے دن سے کر رہی تھی

وقت کے ساتھ ساتھ باقی سب کچھ تو بدل گیا لیکن جس دن سب کو اس کی حقیقت پتہ چلی اس دن عالم نے کمرے میں آکر سختی سے کہا

میرے کپڑے نکال کر دو میرے کپڑے استری کرو جس کا مطلب صاف تھا کہ اس کی ذات سے جڑے ہوئے سارے کام اب بھی نین نے کرنے تھے۔

شاید یہی وجہ تھی کہ اس کی عادت بھی پختہ ہو گئی دو دن سے عالم گھر پر نہیں تھا تو اس کی یہ عادت بھی جیسے اس سے عالم کی غیر حاضری کی وجہ پوچھ رہی تھی

○○○○○

عالم نے کمرے میں قدم رکھا تو اس کے کپڑے نکال رہی تھی جب عالم نے آج پہلی بار اسے روکا

رہنے دو نین یہ سب کچھ میں خود کر لوں گا ویسے بھی تو تم کچھ دنوں کے بعد جانے والی ہو اس کے بعد یہ سب کچھ مجھے ہی کرنا ہے ابھی سے ہی عادت ڈالنی چاہیے

وہ اس کے ہاتھ سے اپنی شرٹ لیتے ہوئے بولا تو دانیل نے ساختہ بے یقین نگاہوں سے اسے دیکھا

جبکہ وہ اسے نظر انداز کرتا اپنے کپڑے خود ہی نکالنے لگا

دائین بنا کچھ بولے بیڈ پر آ بیٹھی۔ اس کے انداز بہت بدلے ہوئے لگ رہے تھے۔ وہ پہلے کی طرح اداس نہیں لگ رہا تھا۔ ہاں وہ اداس نہیں کچھ بے چین لگ رہا تھا

اس کا دل چاہا کہ وہ پوچھے اس سے کہ پچھلی دو راتوں سے وہ کہاں تھا۔ لیکن پھر وہ خود میں اتنی ہمت بھی نہیں پار ہی تھی کہ اس سے کوئی سوال کر پاتی

اس کا دل الجھا ہوا تھا۔ خاص کر آج ملازمہ اس سے کچھ عجیب باتیں کر رہی تھی اس کا کہنا تھا کہ آج کل سیاسی دن چل رہے ہیں ڈیرے پر رات محفل سجتی ہیں۔ جہاں سیاست سے بڑے بڑے لوگ آتے ہیں اور ان لوگوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان کے مطلب کا فائدہ دیا جاتا ہے

وہاں عورتوں کو بھی محفلوں میں مہمانوں کی خاطر داری کے لیے بلایا جاتا ہے۔

پچھلے کچھ دنوں سے گاؤں میں پکی سڑکوں کے انتظامات کرنے کے لئے بہت بحث ہو رہی تھی

پارٹیاں تو بہت ساری ہیں جو یہ کام کروا سکتی تھی لیکن یہ پارٹیاں پرانی سڑکوں یا ایسے کاموں میں دلچسپی نہیں لے رہی تھی

اپنے علاقے کے حالات دیکھ کر عالم کو ہی اس پر غور کرنا پڑا اور اب اس کام کے لیے اسے بہت سارے ایسے کام کرنے پڑ رہے تھے جو اسے بالکل بھی پسند نہیں تھے

یہ ہمارے معاشرے کی تلخ حقیقت تھی کہ جہاں عورت ذات کا کوئی کام نہیں ہوتا وہاں بھی مرد اپنی ہوس اور بھوک مٹانے کے لیے انہیں گھسیٹ لاتا ہے اور ایسے ہی مرد اپنی ہوس اور بھوک مٹا کر عالم جیسے لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں

اور ایسے لوگوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان کے مطلب کا کام کرنا پڑتا ہے یہ ساری باتیں اسے انیسہ نے اسے یہ بتائی تھی کہ ڈیرے پر ایسی ہی عورتوں کو بلایا گیا ہے جن سے وہ اپنا فائدہ لے کر عالم کو اس کا فائدہ دیں گے

اور اب عالم شاید وہی رہے گا اور یہی چیز تو اسے پچھلے کچھ دن سے بے چین کئے ہوئے تھی اور پھر عالم کا گھر نہ آنا اس کا سکون برباد کر گیا

اسے عالم کے کردار پر شک نہیں تھا وہ اپنے کردار میں بہت کھڑا تھا۔ وہ مان ہی نہیں سکتی تھی کہ یہ شخص اس کے علاوہ کسی اور عورت کو دیکھتا بھی ہے

۔ لیکن انیسہ کی باتوں نے اسے بے حد پریشان کر دیا تھا

انیسہ کا کہنا تھا کہ سیاسی انتظامات میں ہر چیز شامل ہے۔ وہ لوگ نہیں دیکھتے کہ سامنے والی پارٹی کو کس طرح سے خوش کرنا ہے

انہیں بس اپنے کام سے مطلب ہوتا ہے۔ ان کا کام ہو جائے باقی سب کچھ دیکھا جائے گا عالم اس گاؤں کے فائدے کے لئے دو اور دو پانچ کا کھیل کھیل رہا تھا

اس وقت اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ صحیح کر رہا ہے یا غلط اسے بس یہ پتا تھا کہ ایسا کرنے سے اس کے گاؤں والوں کو بہت زیادہ فائدہ ہوگا

۔oooooo

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب عالم فریش ہو کر باہر آیا

وہ چہرہ پھیر کر دوسری جانب دیکھنے لگی نہ جانے کیوں اسے اتنا غصہ آ رہا تھا۔

عالم اپنی سائیڈ پر لیٹا اس کے لیٹنے کا انتظار کرنے لگا تاکہ وہ لائٹ آف کر سکے اس کا غصے سے چہرہ پھیرنا ناراضگی کا اظہار کرنا یہ سب کچھ کافی عجیب تھا

وہ اس سے صاف بات بھی نہیں کر رہی تھی لیکن اپنا غصہ بھی ظاہر کر رہی تھی۔ اب اس کا چہرہ پھیر کر یوں بیٹھنا عالم کو اس سے وجہ پوچھنے پر مجبور کر رہا تھا

لیکن وہ وجہ نہیں پوچھنا چاہتا تھا اسی لئے اپنی سائیڈ پر لیٹتے ہوئے اسے دیکھ کر بولا
دائین لیٹ جاؤ تاکہ میں لائٹ آف کروں تمہیں سونا نہیں ہے کیا۔۔۔۔؟ اس کے منہ سے اپنا پورا نام سن کر پہلے تو پلٹ کر اسے دیکھنے لگی

اس کی آنکھوں میں حیرت صاف جھلک رہی تھی۔ لیکن پھر اگلے ہی لمحے بنا کچھ بولے وہ چہرہ پھر سے پھیر گئی۔ شاید وہ سمجھ ہی نہیں پار رہی تھی کہ وہ کس طرح سے اس کے سامنے اپنے غصے کا اظہار کرے

میں تم سے بات کر رہا ہوں دائین سو جاؤ وہ پھر سے اسے مخاطب کرتے ہوئے بولا

آپ کو بہت نیند آرہی ہے تو سو جائیں۔ جب میرا دل کرے گا میں سو جاؤں گی وہ بے حد سختی سے بولی

عالم نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اچانک ہی لائٹ آف کر کے کروٹ بدل گیا۔ دانیل نے خیرانگی سے لائٹ بلب کی روشنی میں اس کی پیٹھ دیکھی تھی

اور پھر بھی نہ کچھ سوچے سمجھے بہت کم آواز میں رونے لگی وہ کروٹ لے کر سویا نہیں تھا بلکہ اس کی کب سے آتی سوں سوں کی آواز پر پریشان سا اس کی ناراضگی کی وجہ کھوجنے کی کوشش کر رہا تھا

وہ لائٹ آن کرتا آہستہ سے اٹھ کر اس کے برابر بیٹھا
کیا ہوا دانیل کوئی مسئلہ ہے کوئی پریشانی ہے کیا مجھے بتا سکتی ہو۔۔۔۔؟

ہو سکتا ہے میں تمہارے مسئلے کا حل ڈھونڈ سکوں

کیوں رو رہی ہو اس طرح یہ کوئی وقت ہے رونے کا وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا جب اگلے ہی لمحے اسے حیرت انگیز جھٹکا لگا

وہ بنا وقت اور اس کے جذبات کی پرواہ کیے اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

عالم بے چینی سے اس کا سراپنے سینے پر سہلاتا بار بار اس سے رونے کی وجہ پوچھی رہا تھا

لیکن وہ بتانے کے موڈ میں نہ تھی عالم نے اسے کسی معصوم بچے کی طرح پچکارتے ہوئے چپ کروانے کی کوشش کی

لیکن وہ چپ نہیں ہوئی تو عالم ہی ہمت ہار کر اس کے آنسوؤں سے اپنی شرٹ کو بھگیتا ہوا محسوس کرتا رہا

تھوڑی دیر کے بعد جب اس کے آنسو روکے تو اس نے ایک نظر عالم کی جانب دیکھا جو بے چینی سے اس کی چپ ہو کر وجہ جانے کا انتظار کر رہا تھا

لیکن وہ چپ ہوتی اس سے پیچھے ہٹی اور اگلے ہی لمحے بیڈ پر لیٹ کر خود پر کبمل تان چکی تھی۔ اس کی عجیب و غریب حرکت عالم کے چہرے پر تبسم بکھیر گئی

عالم کتنی ہی دیر اس کے نازک سراپے کو دیکھتا رہا اس نے تھوڑی دیر کے بعد بے حد نرمی سے اس کے چہرے سے کبمل ہٹایا

اس کی سانس مدہم رفتار سے چل رہی تھی اپنا بوجھ ہلکا کر کے وہ آرام سے سو چکی تھی۔

کتنی نادان ہوتی ہے یہ عورت ذات جس سے تکلیف ملتی ہے سکون بھی اسی کے سینے سے تلاش کرتی ہے۔

عالم بے حد نرمی سے اس کا ماتھا چومتا اس کی نتھ پر لب رکھ کر بے حد آہستہ سے اس کا نازک سراپا اپنی باہوں میں لے کر لائٹ آف کر دی

کیونکہ وہ تو اپنا درد اس کے سینے میں اتار کر سو چکی تھی لیکن عالم کو اپنا درد مٹانا تھا اس کی نازک وجود کو اپنی باہوں میں بھر کر

اس کا انداز بے حد غیر محسوس اور نرم تھا۔ اسے اس کی نیند کا خاص خیال تھا۔ اس کے سکون میں کسی قسم کی کوئی خلل نہیں چاہتا تھا۔ بس اسے اپنی باہوں میں بھر کر اس نے اپنے سکون کا انتظام کیا تھا

○○○○○○○

شیر نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ بیڈ پر کتابیں پھیلے انتہائی مصروف انداز میں اپنی پڑھائی کر رہی تھی

اسے خوشگوار حیرت ہوئی لیکن فی الحال وہ اسے پڑھانے کے موڈ میں ہر گز نہیں تھا

لالی چھوڑو یہ سب کچھ اٹھو کہیں باہر چلتے ہیں ویسے میں نے سنا ہے کہ تم سنیہا کے ساتھ باغ جانے کا ارادہ رکھتی تھی

چلو آؤ دونوں چلتے ہیں یا رتھوڑا سا وقت ساتھ گزارتے ہیں میں اس وقت سے صرف تمہارے ساتھ وقت گزارنا چاہتا ہوں

وہ بے حد رومانٹک موڈ میں اس کے قریب آتا اس کے گال پر اپنے لب رکھتا اس کی کتاب ہاتھ سے لے کر پیچھے کر چکا تھا۔ جب کہ اس کے بے باک انداز پر لالی پہلے تو ذرا گھبرائی پھر کتاب کی جانب اشارہ کیا گویا اسے بتایا ہو کہ وہ بہت مصروف ہے

لالی یار میں نے کہا تھا نہ کہ یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے چھوڑو اس پڑھائی کو ہم دونوں کہیں گھومنے چلتے ہیں یار آج میرا موڈ بہت رومانٹک ہے پھر بعد میں مت کہنا کہ میں بورنگ انسان ہوں

وہ اس کی گردن پر لب رکھتا کچھ زیادہ ہی فری ہو رہا تھا۔ اور اب اپنی بھرپور بے باکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کے ہونٹوں کو چوم رہا تھا

مونچھڑ کہیں کے مونچھیں چھب رہی ہیں آپ کی پیچھے ہوں ابھی بہت سارا پڑھنا ہے میرا ٹارگٹ ہے میں نے آج ہی یہ چیئر پوری طرح سے تیار کر کے رات تک آپ کو ٹیسٹ دینا ہے۔

وہ اسے اپنا ٹارگٹ بتاتی ہوئی ایک بار پھر سے مصروف ہونے لگی

لالی میری جان رات پڑھنے کے لیے نہیں پیار کرنے کے لیے ہوتی ہے کیوں بے کار کاموں میں
پڑھ رہی ہو اب پڑھ لیا تم نے جتنا پڑھنا تھا یا تو میرے ساتھ باہر چلو یا پھر۔۔۔

۔۔ وہ مزید بے باک ہوتا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے بالکل قریب کر چکا تھا۔ لالی کے رخسار
دہکنے لگے تھے جب کہ وہ بار بار اس کے نازک گال پر اپنے لبوں سے مہر لگاتا اپنی مونچھوں کی
چھبنا سے اسے سمیٹنے پر مجبور کر رہا تھا

لیکن لالی بالکل بھی اس کی باتوں میں آنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی وہ پھر سے اپنی کتاب دکھانے
لگی تو شیر نے اسے گھور کر دیکھا

لالی یار کیا کر رہی ہو بیکار میں کیوں اپنی معصوم سے جان ہلکان کر رہی ہو۔ آنکھوں کے نیچے
ڈارک سرکل پڑ جائیں گے وہ اس کے سابقہ بہانے یاد کرواتے ہوئے بولا

نہیں ہوتا مجھے کچھ پلینز مجھے تنگ نہ کریں فی الحال جائیں مجھے پڑھنا ہے اور آنکھوں کا کیا ہے آج
کل تو کریم بھی ملتی ہیں میں کوئی اچھی سی بیوٹی پروڈکٹ یوز کر کے دوبارہ ڈارک سرکلز کو ختم کر
لوں گی

لیکن پڑھائی بہت زیادہ ضروری ہے زکوٰۃ جن اس کے بغیر انسان کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی وہ جیسے کوئی راز فاش کرتے ہوئے بتا رہی تھی شیر نے ہاں میں سر ہلایا

لالی اس وقت میرا موڈ بہت اچھا ہے یہ بورنگ باتیں بعد کے لئے رکھ لیتے ہیں چلو نہ یار کہیں باہر چلتے ہیں اور اگر کہیں باہر نہیں جانا۔ تو پھر یہی میرے پاس آ جاؤ وہ ایک لمحے میں اسے کھینچ کر دوبارہ اسے اپنی باہوں میں بھر چکا تھا

اوہو ہٹلر کیا مسئلہ ہے کیوں نہیں پڑھائی کرنے دے رہے مجھے اب اگر میں اچھی بچی بن کر اپنی پڑھائی پر توجہ دے رہی ہوں تب بھی آپ کو سکون نہیں۔

اور جب میں نہیں پڑھتی تب بھی آپ کو سکون نہیں ایسے تو نہیں چلے گا نا مجھے پڑھنا ہے ویسے وہ آپ کی سہیلی ماہم بی بی کتنا پڑھی ہوگی وہ جو پہلے بہت جوش سے اپنی پڑھائی کی تفصیل بتا رہی تھی اچانک اس کے سوال پر شیر نے آنکھیں گھمائیں

ماسٹر-----

خیر، ہمیں کیا لینا دینا چھوڑو اسے یار چلو لونگ ڈرائیو پر چلتے ہیں اور اس بار نہ میں نہیں کہوں
گا جلدی واپس آنے کا جب تم کہو گی تبھی آئیں گے تم گول گھپے بھی کھانا یاد منع نہیں کروں گا

وہ کسی شیطان کی طرح اسے ورغلارہا تھا

کیا مسئلہ ہے کھڑوس انسان میں نے کہا نہ مجھے پڑھائی کرنی ہے آپ کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا دو
مہینے بھی نہیں رہ گئے ہیں میرے پیپر ز کو اور آپ مجھے عیاشیوں پر لگانا چاہتے ہیں

ہٹیں پیچھے پڑھنا ہے مجھے پھر وہ ماہم ماسٹر ہے تو میں ڈبل ماسٹر کروں گی یہ مت سوچیے گا کہ آپ
کی سہیلی مجھ سے اوپر نکل جائے گی لالی کسی سے ہار نہیں سکتی وہ بے حد مضبوط لہجے میں بولی

شیر کے انداز میں کسی قسم کی کوئی حیرانگی نہیں آئی تھی اس نے متاثر ہونے والے انداز میں اسے
دیکھا

ویسے اس کا اور تمہارا کیا مقابلہ کے اس نے تم سے کہا ہے کیا وہ ماسٹر ہے یا تم اس کا مقابلہ نہیں کر
سکتی شیر پتا نہیں کیوں اس سے فضول باتوں میں الجھ رہا تھا

اس نے تو عازرہ کو بھی اپنے ساتھ آنے کے لیے تیار کر رکھا تھا لیکن بابا نے منع کر دیا ان کا کہنا تھا کہ گاڑی میں کوئی انجان نہیں بلکہ تمہاری ساس اور شوہر ہے اور وہ لوگ صرف اسے لینے آئے ہیں

عازرہ کو ساتھ لے کر جانابے وقوفی ہی ہو سکتا ہے وہ لوگ تمہارے ساتھ اکیلے میں وقت گزارنا چاہتے ہوں گے

بابا نے اسے سمجھایا کہ وہ لوگ بہت اچھے ہیں اور اب ان کے ساتھ اس کا گہرا تعلق جڑ چکا ہے اب ان پر بے اعتباری دکھانا بہت برا تھا

عازرہ تو اس کے ساتھ نہ آسکی لیکن گاڑی میں بیٹھے وجود کو دیکھ کر اسے اچھا خاصہ جھٹکا لگا تھا۔ جب کہ وہ شخص محفوظ ہو کر اسے دیکھ رہا تھا۔ شاید وہ اسی جھٹکے کی توفیق کر رہا تھا

اس عورت سے وہ پہلے بھی مل چکی تھی جب وہ صنم کو دیکھنے ان کے گھر آئی تھیں تب اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ ان کی بہو بن جائے گی

جبکہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے ڈاکٹر صاحب کو دیکھ کر اسے جھٹکا لگا تھا وہ پہلے بھی اس سے مل چکی تھی سنیہا اسے اسی کے ساتھ تو اس دن لے کر گئی تھی

مطلب سنیہا کا بھائی اس کا شوہر تھا۔ اپنی اس دن والی حرکت پر اس سے بالکل بھی غصہ یا شرمندگی نہیں تھی اس نے جو کیا تھا وہ بالکل ٹھیک تھا

اسے بالکل کوئی حق نہیں بنتا تھا کہ وہ کسی غیر مرد کے ساتھ اس طرح سے فری ہوتی وہ تو صرف اپنی سہیلی پر اعتبار کر کے اس کے بھائی کے ساتھ گئی تھی

ہاں لیکن تب تک اسے اس بات کا بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ شخص اس کا شوہر بن کر اس کی زندگی میں شامل ہو جائے گا

اس عورت کے کہنے پر اسے زاہف کے ساتھ ہی اگلی سیٹ پر بیٹھنا پڑا

وہ پر اعتماد سی لڑکی آج پہلی دفعہ نروس ہو رہی تھی اور اس کے کنفیوز ہونے پر زاہد محفوظ ہونے والے انداز میں مسکرا کر گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔

وہ لوگ شاپنگ مال میں پہنچے تو آنٹی اپنی ہی عمر کی ایک عورت کے ساتھ مصروف ہو گئیں

بیٹا تم جاؤ زاہد کے ساتھ شاپنگ کرو میں اپنی سہیلی کے پاس ذرا بیٹھتی ہوں میرے گھٹنوں میں بہت تکلیف ہے میں اوپر نہیں جاسکتی۔ ان کے کہنے کی دیر تھی کہ زاہد نے اپنا انگوٹھا دکھا کر انہیں جیسے شاباشی دی تھی

شاید ان لوگوں کا پہلے ہی پلان تھا یہاں آنے کا تبھی تو کچھ ہی دیر میں وہاں اس کی عمر کی چند اور عورتیں بھی آ گئیں

آنٹی نے اسے اپنی سہیلیوں سے ملایا اور اتنا کہا کہ تم زاہد کے ساتھ شاپنگ کرو تب تک میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ تھوڑا وقت گزار لیتی ہوں۔ اس نے منع کرنے کی کوشش کی لیکن آنٹی نے اسے بھیج کر ہی دم لیا

وہ بڑی مشکل سے مسکرا کر ہاں میں سر ہلاتی زاہد کے ساتھ شاپنگ مال کی اوپر والی بلڈنگ میں چلی گئی تھی

وہ بالکل بھی اس سے کوئی بات نہیں کر رہا تھا بس مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا اس کے اس انداز کے ساتھ شاپنگ کرنا بے حد مشکل تھا وہ بس مسکرا مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا

آپ شاپنگ کی طرف توجہ دیں وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بولی تھی اس کا یوں گھور گھور کر بے باک نگاہوں سے دیکھنا سندس کو پریشان کر رہا تھا اور اس بات کو شاید وہ بھی نوٹ کر چکا تھا

اس نے منہ بناتے ہوئے شاپنگ کی طرف توجہ تو دے دی

لیکن ہر چیز خریدتے ہوئے اس کی رائے لینا سندس کو بے حد کنفیوز کر رہا تھا

پھر وہ چپ رہنے والوں میں سے بھی نہیں تھا۔ اور نہ ہی اسے لڑکیوں کی طرح شرمانے کی عادت تھی وہ اپنی بیوی کے ساتھ تھا اس کے لئے بس اتنا ہی کافی تھا کافی دیر اس کی طرف سے کوئی بات کرنے کا موقع نہ ملا تو وہ خود ہی باتوں میں مصروف ہو گیا

ویسے اگر اس دن تم مجھے گاڑی میں اپنا نام بتا دیتی تو اور بھی اچھا ہو جاتا نکاح والے دن تو میں اچھا خاصا کنفیوز ہو گیا تھا مجھے لگا دلہن کا نام صنم ہے

میرے بابا نے بتایا کہ دلہن کا نام کا انعم ہے اور صنم اس کی بہن ہے۔ میں تو نکاح کے وقت اچھا خاصہ پریشان ہو گیا تھا

کہ کسی اور کے ساتھ تو نہیں ہو رہا میرا نکاح وہ شاپنگ کے بعد اسے اپنے ساتھ لنچ کے لئے لے کر آیا

اپنی پسند کا لنچ آرڈر کرنے کے بعد وہ اس سے باتوں میں مصروف ہو گیا۔ وہ صرف ہاں یا ناں میں جواب دے رہی تھی فی الحال اس سے فری ہو کر بات کرنا اسے بے حد عجیب لگ رہا تھا

بہت کوشش کے باوجود بھی وہ کھل کر اس سے بات نہیں کر پار ہی تھی کہیں نہ کہیں اس بات کا بھی ڈر تھا کہ یہ نہ ہو کہ اس کی کوئی بات اسے بری لگ جائے

وہ اپنے بابا کو کسی قسم کی پریشانی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی

وہ بنا کچھ بولے اس کی باتیں سنتی اس بات کا اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ اب تک غلط فہمی کا شکار ہے

وہ شاید جانتا تک نہیں تھا کہ اس کی شادی تو صنم سے ہی ہونے والی تھی اس کے گھر والوں نے اس سے یہ بات کیوں چھپائی تھی وہ نہیں جانتی تھی

لیکن وہ اپنی نئی زندگی کی شروعات میں کچھ بھی غلط نہیں کرنا چاہتی تھی۔ نکاح کا تعلق جوڑنے کے بعد وہ اپنے دل میں اس کے لئے جگہ بنا چکی تھی اس کے لئے بس اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اس کا شوہر ہے

وہ حقیقت سے باخبر نہیں تھا اس کے ماں باپ نے اتنی بڑی بات چھپائی تھی لیکن وہ نہیں چھپانا چاہتی تھی وہ اپنے اس نئے رشتے کی شروعات جھوٹ کی بنا پر ہر گز نہیں کر سکتی تھی

اس نے اسی وقت ہی زاہد کو سچائی بتانے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے ہی زاہد کی امی کا فون آگیا تو ان لوگوں کو اٹھنا پڑا ایک بھرپور شام ایک ساتھ گزار کر وہ گھر آئی تو کافی پرسکون تھی

○○○○

اس کی آنکھ کھلی تو عالم کا بازو اس کے اوپر تھا شاید یہ بازو رات سے ہی اس کے اوپر رکھا ہوا تھا نیند میں بھی اپنے اوپر یہ بھاری چیز محسوس کر رہی تھی

اس نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اس کا بازو اپنے گرد سے ہٹانے کی کوشش کی

۔ لیکن یہ کام اس کے لیے کافی زیادہ مشکل ثابت ہو رہا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی نیند ٹوٹے

کل رات اچانک اسے کیا ہوا تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔
بس بے اختیار ہو کر اس کے سینے سے جا لگی اور پھر اس کی حیران نگاہوں سے نظریں ملانا بھی اس کیلئے بے حد مشکل تھا

اسی لئے توازن سے چھپانے کی غرض سے وہ کمبل میں گھس کے نہ جانے کتنی دیر وہ اس کی نظروں کی تپش کمبل کے اندر محسوس کرتی رہی اور پھر اس کی آنکھ لگ گئی

اس کے بعد کیا ہوا عالم کب اٹھا کب لائٹ بند کی کب سونے کو لیٹا اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا

لیکن اپنی دودن کی بے قراری بے چینی کو وہ اس کے سینے میں ہی کہیں دفن کر آئی تھی۔

عالم نے کتنی کوشش کی تھی وجہ جاننے کی لیکن اس نے کوئی وجہ نہیں بتائی اپنا درد ہلکا کر کے
دائیں سکون کی نیند سو گئی

یہ وہی شخص تھا اسے تکلیف پہنچانے والا اسے اس حال میں پہنچانے والا

اسے آنسو دینے والا۔ پھر کیوں اسے اسی کے سینے سے لگ کر سکون ملا تھا

وہ سکون جو پچھلے ساڈھے چار ماہ سے وہ اپنے ارد گرد ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی وہ سکون
اسے کل رات عالم کی سینے سے ملا تھا

اپنا درد اس کے سینے میں جذب کر کے کتنی پر سکون نیند آئی تھی اسے نہیں یاد پڑتا تھا اس حویلی
میں آنے کے بعد وہ اتنی چین کی نیند کبھی سوئی تھی

۔ اور اب بھر پور نیند لینے کے بعد اس کی آنکھ کھلی تو عالم اس کے بے حد قریب تھا اس کا ہاتھ اس
کے گرد حصار کی مانند لپٹا ہوا تھا۔

کتنی دیر اس کا چہرہ دیکھتی رہی۔ کتنی دیر پچھلے چار ماہ سے خود سے ہونے والی بد سلو کی کو یاد کرنے کی کوشش کرتی رہی

لیکن نہ جانے کیوں اس کی ساری بد سلو کی اس کی بد اخلاقی بار بار ہاتھ اٹھانا کل رات کے بعد جیسے دب سا گیا تھا کہیں چھپ گیا تھا

بہت کوشش کے باوجود بھی وہ سب کچھ یاد نہیں کر پائی تھی جو پچھلے ساڑھے چار مہینے سے عالم نے اس کے ساتھ کیا تھا

اس کے بعد جیسے بہت کچھ بدل چکا تھا ورنہ کی بے قراری نے جہاں اسے بے حد پر سکون کر دیا تھا وہی کل رات کی بے اختیاری کی وجہ سے وہ بہت زیادہ پریشان بھی تھی کیا سوچے گا وہ اس کے بارے میں۔۔۔۔!

وہ اتنی جلدی بھول گئی اس کی دی ہوئی تکلیف اس کی نوازی ہوئی اذیتیں۔۔۔۔۔! ہاں بھول سکتی تھی وہ تکلیف جو اس کے ہاتھ اٹھانے سے وہ اپنے جسم پر سہتی تھی

وہ سزائیں دے کر وہ اس کے جسم پر ضرب لگاتا تھا ہاں وہ ایک نئی زندگی کے لیے یہ سب کچھ بھلا سکتی تھی اس کی پناہوں میں دانیں کا سکون تھا جو اسے کل رات ملا تھا لیکن وہ الفاظ کیسے بھلائے

وہ کیسے بھلا سکتی تھی وہ الفاظ جب اس کے شوہر نے پر بد کرداری کی تہمت لگائے تھے اسے گندی عورت کہہ کر ہاتھ لگایا تھا

طوائف سے زیادہ نیچے والا درجہ دیا تھا نہ جانے کتنے مردوں کے ساتھ اسے جوڑا تھا۔ کیسے بھول جاتی وہ سب تحلیاں بھلانا اس کے لیے آسان ہر گز نہیں تھا

اس کا دل وہ سب یاد کر کے ایک بار پھر سے تڑپنے لگا تھا اس کے الفاظ ایک ایک کر کے پھر سے اس کے کانوں میں گونجنے لگے

۔ کل رات کے بعد عالم کی جانب سے چھوٹا سا احساس جیسے مانند پڑ گیا اس کے دل میں ایک بار پھر سے نفرت نے انگڑائی لی تھی

وہ سب الزام جو اس نے اس کی بے داغ ذات پر لگے تھے وہ نہیں بھول سکتی تھی

وہ سب کچھ بھول سکتی تھی ہر چیز ہر تکلیف ہر اذیت بھلا کر اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کر سکتی تھی ہاں وہ اس کی محبت پر اعتبار کر کے اس کے ساتھ ایک نئے سفر کی مسافر بن سکتی تھی لیکن اس کے الفاظ

اس کے الفاظ بھلانا اس کے بس سے باہر تھا کتنی دیر اس کا ہاتھ خود سے ہٹانے کی کوشش کرتی رہیں اس کی نازک سی مزاحمتوں کو آنکھیں بند کیے وہ کافی دیر سے انجوائے کر رہا تھا

پہلے وہ بے حد نرمی سے اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی تاکہ اس کی آنکھ نہ کھلے پھر اس نے غیر محسوس انداز میں اسے جگانے کی کوشش بھی کی

لیکن پھر نہ جانے اچانک کیا ہوا ہر لحاظ بھلائے بنا اس کی پرواہ کیے اپنا پورا زور لگا کے اس کا ہاتھ خود سے جھٹکتی لمحے میں اس کے قریب سے اٹھ کر اسے واش روم میں گھس گئی تھی

عالم نے حیرانگی سے دیکھا رات تو سب کچھ ٹھیک تھا پھر اچانک اسے کیا ہوا وہ حیرانگی سے دروازے کو دیکھتا سوچنے لگا پھر آہستہ سے سردوبارہ تکیے پر رکھتارات کے اس حسین منظر میں گم ہونے لگا

جب وہ خود اپنی مرضی سے چل کر اس کے پاس آئی تھی اس کا سروہ اب بھی اپنے سینے پر محسوس کر رہا تھا اسے اپنے سینے میں اب بھی سکون اترتا محسوس ہوا وہ بے اختیار مسکرا کے آنکھیں بند کر گیا

○○○○○○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ آئینے کے سامنے پیلا جوڑا پہنے خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت بنی ہوئی تھی

وہ تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لے لیتا اس کی گردن پر اپنے لب رکھ چکا تھا

”زایار دور ہو جائیں پلیز مجھ سے خبردار جو آپ نے کسی شیطان کی طرح مجھے ورغلانے کی کوشش کی

اگر اس بار ہم مہندی کی رسم میں لیٹ ہوئے نہ تو میں قسم کھا کے کہتی ہوں میں نے بات نہیں کرنی

وہ اسے خود سے دور کرتے بھرپور دھمکی دینے لگی لیکن زایا پر تو جیسے کوئی اثر ہے نہ ہوا وہ اس کی گردن پر لب رکھتا آہستہ آہستہ اس کے کان کے حدود کو لبوں سے چھونے لگا تھا

اس کا یہ مدہوش کرتا انداز پازیب کی چھٹی حس کو خطرے کی نشاندہی کر رہا تھا

ایک لمحے میں اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی اس کی طرف چہرہ کرتی وہ اس سے فاصلہ قائم کرتی کافی دور جا چکی تھی

پازیب یہاں آؤ میرے پاس وہاں کیوں گئی ہو۔۔۔۔۔!

وہ جو اس کے دلکش سراپے میں مکمل مدہوش ہوتا جا رہا تھا اس کے اچانک پیچھے ہٹنے پر سختی سے بولا

وہ اس کا موڈ خراب کر رہی تھی یقیناً اس نے پازیب کی مزاحمت کو بالکل بھی کوئی اہمیت نہیں دی تھی

بالکل بھی نہیں آرہی میں آپ کے پاس زایار ہمیں شادی پر جانا ہے آپ بھول گئے ہیں مہندی کی رسم ہے پہلے ہی نکاح ہم لیٹ پہنچے تھے

سمجھنے کی کوشش کریں ہر بار بہانے نہیں چلتے وہ ہاتھ جوڑتی سے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی جب کہ زایار غصے بھری نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا

بند کرو یہ بکواس باتیں اور یہاں واپس آؤ تمہیں کس نے اجازت دی وہاں جانے کی کس کی اجازت سے سے دور گئی ہو تم۔۔۔؟

کچھ چیزوں پر میں کمپر و مائز نہیں کر سکتا

اگر تمہیں مجھ سے دور رہنے کا اتنا ہی شوق ہے تو یوں بن سنور کر میرے پاس نہ آیا کرو وہ اس کی تھوڑی کو آہستہ سے تھامت اسے جھٹکے سے اپنے قریب کر چکا تھا

جہاں اس کے نرم مائٹ لہجے میں غصے کی تپش شامل ہوئی تھی وہیں وہ اس کے سخت لہجے سے ڈر کر اور اس کے کھینچنے پر اس کی باہوں میں آگئی

اس کے اس طرح غصہ کرنے کے بعد پازیب کسی طرح کی مزاحمت کرتی یہ تو ناممکن تھا اب وہ خاموشی سے اس کا دہکتا لمس اپنے لبوں پر محسوس کر رہی تھی۔

اس کے ہونٹوں کو آزاد کرتا وہ اس کی نازک گردن پر جھکا تھا

زایا رہم لیٹ ہو رہے ہیں زاہد ادا ناراض ہوں گے اپنا دوپٹہ خود سے دور ہوتا محسوس کر کے وہ بند آنکھوں سے کپکپاتے لبوں کو حرکت دیتے ہوئے بولی زایا نے ذرا سے چہرہ اٹھا کر اس کے حسین مکھڑے کو دیکھا تھا

وعدہ کرو آتے ہی تھک کر سو نہیں جاؤ گی تو جو حسرتیں میں اس وقت دہا رہا ہوں وہ بے مول نہیں ہونے دو گی تم جاگتی رہو گی بعد میں ممکن ہے کہ تمہیں اتنا ہی پچھتا نا پڑے مزاحمت کوئی احتجاج میں برداشت نہیں کروں گا

بولو منظور ہے تو وہ اس کی کمر کے گرد ہاتھ باندھتا اسے ایک جھٹکے سے اپنے بے حد قریب کر چکا تھا

کچھ بولنے کے قابل تو زیار نے اسے چھوڑا ہی نہیں تھا بس اس کی دکھتی سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کرتی وہ تیزی سے گردن ہاں میں ہلا گئی

اس نے بہت لطف اندوز ہو کر اس کے چہرے کو دیکھا تھا اور پھر آہستہ سے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتا اس کا ہاتھ چھوڑ گیا

جی لو پازیب چند لمحوں کی زندگی اس کے بعد تمہیں میری باہوں میں آنا ہے مجھ سے کسی بھی قسم کے رحم کی امید مت رکھنا آج رات تمہارے حسن کو میں اپنے انداز میں خراج تحسین پیش کروں گا۔

اس کے بالوں کی لٹ کو چہرے سے ہٹاتا وہ اپنے انگوٹھے سے لبوں کو چھو کر اپنے انگوٹھے کو چومتا باہر کی جانب بڑھا لیکن وہی پر رک کر پیچھے مڑا اور پھر بولا

لپسٹیک دوبارہ لگا لو۔ اس کے اس طرح اچانک کہنے پر بے اختیار ہی وہ آئینے کی جانب دیکھتی اپنی لپسٹک ٹھیک کرنے لگی تھوڑی دیر پہلے بڑی محنت سے لگائی تھی

○○○○○

ماشاء اللہ میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے پاکیزہ بیگم نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس کی
بلائیں لیں پیلے رنگ کے شرارے میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی لیکن اس چہرے پر
چھائی اداسی انہیں پریشان کر گئی

کیا بات ہے میری جان تم اتنی اداس کیوں ہو سب کچھ ٹھیک تو ہے وہ اس سے وجہ پوچھنے لگیں تو
سینما نے فوراً میں سر ہلایا

سب کچھ ٹھیک ہے امی بس تھوڑی سی پریشان تھی اپنی دوست کے لیے میں نے آپ کو بتایا تھا کہ
نکاح اس کی بہن کا تھا لیکن اس کا ہو گیا کسی مجبوری کی وجہ سے

پتہ نہیں اب اس کی اگلی زندگی کیسی ہوگی بس یہی سوچ کر اداس تھی وہ انہیں مطمئن کرتے
ہوئے بولی درحقیقت بات یہ تھی کہ تراب کا آنے والے بار بار دھمکیوں سے بھرے میسجز نے
وہاں جانے پر مجبور کر رہا تھا

اس کی فون کا لٹو بالکل بھی نہیں لے رہی تھی لیکن بار بار آتے اس کے میسجز کو وہ نظر انداز بھی
نہیں کر سکتی تھی وہ بس اتنا ہی کہتا کہ اگر تم مہندی کی رات نہیں آئی تو میں حویلی آجاؤں گا

اور یاد رکھنا کہ مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے اسی کی ذات پر سوال اٹھا سکتا تھا تراب کا کہنا تھا کہ وہ صاف الفاظ میں بس اتنا کہے گا کہ اسے وہاں بلانے والی سنیہا ہے وہ اس انداز میں کہے گا کہ اس پر یقین کرنے والے رشتے بھی اپنی عزت بچانے کے لئے سنیہا اس کے حوالے کر دیں گے

کیونکہ یہ بات انگور نہیں کی جاسکتی کہ وہ اس کی منکوحہ ہے

وہ اپنی تیاری کو آخری بار دیکھتی بابا کے پاس جانے لگی کیونکہ ڈرائیور چچا کو تو وہ پہلے ہی بتا کے آئی تھی کہ مزید آدھے گھنٹے کے بعد وہ نکلنے والے ہیں انہیں بتا کر ہی وہ اپنی تیاری کرنے آئی تھی

اس ایک نظر اپنے فون کی جانب دیکھا جہاں تراب کا میسج آیا ہوا تھا تم آرہی ہو میں خود لینے کے لئے آؤں۔

اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا فون آف کرتی بابا کو اللہ حافظ کہہ دیا کر ڈرائیور چچا کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی تھی۔

وہ اپنے آپ کو آنے والے لمحات کے لئے تیار کر رہی تھی بہت سارے پردے تھے جو اٹھنے تھے
وہ اس حویلی کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی اسے تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ صفدر شاہ اس کے
اصل والد نہیں ہیں

○○○○○○

سفید کرتا شلوار میں گردن میں پیلا دوپٹہ لٹکائے وہ دونوں کسی سیاست کے شہزادے ہی تو لگتے
رہے تھے ہر آنے والے کی نظر ان پر اٹھتی تو بے اختیار ہیں ماشاء اللہ نکلتا

دلہن سے زیادہ تو دلہن کے بھائی بچ رہے تھے

دونوں طرف سے اس کے سر پر دوپٹہ پھیلائے آہستہ آہستہ اس کے ساتھ قدم اٹھاتے اسے حال
میں لے کر آئے تھے

صنم نے تو ان رسموں میں بھی حصہ لینا ضروری نہیں سمجھا تھا اور پھر حیدر شاہ کا حکم تھا کہ وہ اپنی
منہوس صورت نہ دکھائے

عائزہ الگ چھک رہی تھی اس نے بالکل داین کے جیسا ہی شرارہ پہن رکھا تھا داین تو ابھی تک کمرے سے بھی نہیں نکلی تھی پالروالی کو اسے تیار کرنے بھیجا تو عالم کے حکم پر پالروالی کو روکنا پڑا

اس نے کہا تھا اس کی بیوی کو اس جھوٹے بناؤ سنگھار کی ضرورت نہیں ان سب چیزوں کے بغیر بھی بے حد حسین ہے

وہ اپنا پلاسٹک کامیک اپ اپنے تک ہی رکھے وہ اپنی بیوی کو کسی بناوٹی چیزوں کے ساتھ نہیں دیکھنا چاہتا

اس کا انداز اتنا سخت تھا کہ پالروالی کی بھی ہمت نہ ہوئی اس کے کمرے کی جانب قدم اٹھانے کی

سندس کو سٹیج پر بٹھا کر سب سے پہلے عالم اور تراب نے ہی تصویریں بنائی تھیں اس کے بعد میں عورتوں کے ہجوم میں تصویریں بنانا تقریباً ناممکن ہو جاتا

وہ دونوں اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے دعائیں دے رہے تھے جب سندس نے اس کے کان میں سرگوشی کی

اداسنیما مجھ سے ناراض ہے اسے کیسے مناؤں اس کے بغیر میری شادی ہو رہی ہے مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا بس آپ کچھ کریں نا اس نے پچھلے ایک ہفتے سے کہیں بار کہی جانے والی بات دوبارہ دہرائی

تم فکر مت کرو وہ آئے گی تو اسے پڑے گا اور اگر وہ نہیں آئی تو میں اسے لینے جاؤں گا اور اگر میں اسے لے گیا نا تو صرف مہندی کی رسم کے لئے نہیں بلکہ ساری زندگی کے لئے لاؤں گا

بالکل بے فکر رہو وہ اس کے ساتھ مووی اور تصویریں بنا کر اس کا ماتھا محبت سے چومتا کسی کو بھی پرانا تراب حیدر شاہ نہ لگا تھا

ہر کوئی اس کے اندر آنے والے اس بدلاؤ کو محسوس کر چکا تھا اور یہ بات بھی کہ اس کا یہ بدلاؤ صرف چند لوگوں تک ہی محدود ہے۔

ابھی تک دانیل نظر نہیں آرہی تھی وہ ایک نظر ہر طرف دیکھتا دانیل کو تلاش کرنے لگا تو کہیں پر بھی نظر نہیں آرہی تھی

لگتا ہے ابھی تک کمرے سے باہر نہیں نکلی رسم شروع ہونے والی ہے تراب نے ایک نظر پورے ہال میں دھرائی

عائزہ کو بولو اسے لے آئے لوگ عالم سلطان شاہ کی بیوی کو دیکھنے کا بول رہے ہیں

عالم کا ولیمہ نہیں ہوا تھا اسی لئے اس بات کی سب کی خبر ملی تھی کہ عالم نکاح کر چکا ہے

لیکن اس کی بیوی کو بہت کم لوگ جانتے تھے ایسے میں بار بار خاندان کے اور دوستوں کا بار بار سوال یہی ہوتا کہ عالم کی بیوی کہاں ہے

ایسے میں گھر کی بڑی بہو ہونے کے ناطے اس کا سب کے سامنے ہونا بھی ضروری تھا

عائزہ وہاں انجوائے کر رہی ہے اسے چھوڑو میں خود ہی جاتا ہوں پتا نہیں کیا کر رہی ہے ابھی تک آئی نہیں وہ اس کی طرف دیکھتا سیڑھیاں چڑھنے لگا

تراب کب سے نوٹ کر رہا تھا اس کی بے چینی اسی لئے تو اس کی مشکل آسان کرتے ہوئے بولا اسے یقین تھا عالم سب سے زیادہ بے چین ہو گا دانیل کے پاس جانے کے لئے

اسی لئے تو اسے تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے دیکھ وہ بے اختیار مسکرا دیا تھا جب کہ اس کی نظر جیسے دروازے پر جانب گئی تو اس کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

○○○○○

وہ کنفیوز سے پوری حویلی کو دیکھتی اندر کی جانب قدم اٹھا رہی تھی مگر تراب اپنے قدموں میں تیزی لاتا فوراً اس کے پاس پہنچ چکا تھا۔

سسرال میں دوسرا قدم مبارک ہو پہلے قدم پر تو تم خود بھی نہیں جانتی تھی یہ تمہارا سسرال ہے۔ ویسے میرے سسر جی نے بھی شاید تمہیں آدھی بات ہی بتائی ہے۔ خیر سب بتانے کے لیے میں ہوں نا

بہت پیاری لگ رہی ہو شہزادی۔ چلو دادا جان تم سے ملنا چاہتے ہیں۔ پھر تمہیں پورے خاندان کے ساتھ بھی ملوانا ہے۔ ہمارا خاندان ماشاء اللہ سے بہت بڑا ہے لیکن تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں میں تمہیں صرف چند ایک اہم لوگوں سے ملواؤں گا

باقی سب جائیں بھاڑ میں آئی ڈونٹ کیئر وہ اس کا لرزتا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے وہ اپنی ہی بولے
جار ہاتھ جبکہ اسے اچانک سامنے پا کر وہ گھبرا گئی تھی

میں یہاں سندس کی مہندی پر آئی ہوں آپ کے رشتہ داروں سے ملنے کے لیے نہیں وہ اپنا ہاتھ
چھڑواتی سختی سے بولی لہجے میں کپکپاہٹ واضح تھی

تراب نے ایک نظر اپنا ہاتھ دیکھا تھا پھر بے حد غصہ سے اس کا ہاتھ سختی سے اپنے ہاتھ میں تھام
کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا

شہزادی آج ہاتھ چھڑوانے کی غلطی کی ہے آئندہ مت کرنا مجھے اس حرکت سے نفرت ہے تم
میری ہو تم پر میرا حق ہے آج سے نہیں ہمیشہ سے

تمہیں اللہ نے میرے لئے ہی بھیجا ہے میرے لیے ہی بنایا ہے اس بات کو قبول کرو میری ہو تم
اگر تمہیں اس طرح کی کوئی امید ہے کہ تم مجھ سے دور جاسکتی ہو تو اس سوچ کو بھی اپنے دماغ سے
نکال دو کیونکہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔

یہاں کیوں آئی ہو کس لئے آئی ہو مجھے کوئی لینا دینا نہیں ہے لیکن تم یہاں میرے کہنے پر آئی ہو میرے لئے آئی ہو سندس کے پاس ابھی بہت سارے لوگ ہیں تم بعد میں اس سے ملنا پہلے ان سے ملو جن سے ملنا ضروری ہے

دادا جان پچھلے سترہ سال سے تمہیں اپنے سینے سے لگانے کے لئے تڑپ رہے ہیں تو بہتر ہے کہ تھوڑی دیر ان کے پاس جاؤ ان سے بات کرو انہیں بتاؤ انہیں احساس دلاؤ کہ تم ان سے محبت کرتی ہو ان کی قدر کرتی ہو انہیں اپنے خون سے بے حد محبت ہے یہ بات یاد رکھنا وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا

میں آپ کی رشتہ داریاں کیوں نبھائوں تراب حیدر صاحب میرا آپ سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اور یہی بات میں کلیئر کرنے کے لیے یہاں آئی ہوں

میرا آپ سے جو بھی تعلق ہے میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی یقیناً اگر یہ سب کچھ میرے علم میں ہوتا تو بات اور تھی

لیکن آپ مجھے ایک انجان رشتے کا حوالہ دے کر حق جتا رہے ہیں یہ سب کچھ قبول کرنا میرے
بس سے باہر ہے۔ بہتر ہو گا کہ آپ اس بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ وہ مدھم آواز میں
سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی یقیناً وہ کوئی فساد نہیں چاہتی تھی

میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں اور آپ ان دھمکیوں کی وجہ سے میرا بہت نقصان کر رہے ہیں
میں کسی بھی چیز پر فوکس نہیں کر پارہی

میرا ایک مقصد ہے میں وکیل بننا چاہتی ہوں شادی کرنا گھر بسانا یہ سب کچھ میرے خوابوں کے
بعد آتا ہے

یہ سچ ہے کہ میرا آپ سے نکاح ہوا ہے میری فیملی نے یہ بات مجھے بتائی ہے اور میں اس بات کو
قبول بھی کرتی ہوں لیکن آپ کا انداز آپ کی یہ دھمکیاں اب مجھے کسی سنگین فیصلے پر پہنچنے کے
لئے مجبور کر رہی ہیں

یہاں تک میں صرف اس لئے آئی ہوں تاکہ میں آپ کو اپنے باپ کا پیغام سنا سکوں میرے بابا
نے مجھ سے کہا ہے کہ مجھے کوئی بھی مجبور نہیں کر سکتا

میری اپنی مرضی شامل نہیں ہے آپ کے ساتھ رشتہ نبھانے کی تو آپ میرے ساتھ زور
زبردستی نہیں کر سکتے میرے بابا وکیل ہیں وہ میرا کیس خود لڑیں گے اسی لئے بہتر ہو گا یہ آپ
مجھے لے کر اپنے خیالی پلاؤ پکانا بند کر دیں۔ اس کالب و لہجہ اپنے آپ سخت ہو گیا تھا باپ کے
حوالے نے اسے پر اعتماد کر دیا تھا

اگر آپ مجھے کوئی کمزور بے بس بے سہارا لڑکی سمجھتے ہیں تو بہت غلط سمجھتے ہیں صفر شاہ کی بیٹی
ہوں میں میرے بابا میرے معاملے بہت اچھی طرح سے سنبھال سکتے ہیں وہ بہت مضبوط لہجے
میں کہتی اسے اپنے باپ کی پاور دکھا رہی تھی

جبکہ تراب تو کب سے صرف اس کے چہرے کے نقوش میں کھویا اس کے لبوں کی حرکت کو دیکھ
کر مسکرا رہا تھا

کیا بولتی ہو تم یا اچھی وکیل بنو گی وہ سختی سے کہتی ابھی خاموش ہی ہوئی تھی کہ تراب کے جملے
نے اسے مزید سلگا دیا

خیر اس بات پر اتنی عقل مت دکھاؤ شہزادی صرف نام کا رشتہ ہے اس سب کے ساتھ وہ آہستہ
سے اس کا ہاتھ تھامتا اسے اپنے ساتھ گھسیٹتا ایک کمرے میں لے آیا تھا

وہ بار بار انکار کرنے کی کوشش کرتی اپنا ہاتھ چھڑوا رہی تھی لیکن اس کی پکڑ بہت سخت تھی

دادا جان جو اپنے کمرے سے باہر آنے کی تیاری کرتے اپنا چشمہ اٹھا کر پہننے ہی والے تھے کہ
تراب کا اچانک کسی لڑکی کو گھسیٹ کر لانا اور پھر ان کی طرف آزاد چھوڑنے پر وہ خود بھی حیرانگی
سے اسے دیکھنے لگے

بنا چشمہ کے بھی اپنے خون کو پہچاننے میں انھیں زیادہ وقت نہ لگا تھا بے حد نرمی سے اس کا چہرہ
اپنے ہاتھوں میں تھام کے وہ اس کا ماتھا چوم کر اسے اپنے سینے سے لگا چکے تھے

جبکہ سنیسا اچانک ہونے والی افتاد پر پریشان سی ان کے شفقت بھرے لمس کو محسوس کر رہی
تھی

وہ اتنی بد لحاظ تو ہر گز نہ تھی ان کی اس قدر محبت کو جھٹلا دیتی

○○○○○○○○

دادا جان اسے اپنے سینے سے لگائے نہ جانے کتنے سالوں کی بے چینی کو مٹا رہے تھے۔ سنیہا بھی خاموشی سے ان کے سینے سے لگی ان کے لمس کو محسوس کر رہی تھی

ان کے لمس میں اسے کسی قسم کی کوئی اجنبیت محسوس نہ ہوئی تھی اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی اپنے کے بے حد قریب ہے اسے اپنے سینے سے الگ لگی ہوئی ہے

انہوں نے بے حد محبت سے اس کا معصوم سا چہرہ تھاما اور نرمی سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھنے لگے۔ تراب کافی فرصت سے دادا پوتی کا یہ سین دیکھ رہا تھا

آخر تم نے اپنی بات پوری کر دکھائی تراب حیدر شاہ۔۔۔۔۔ آخر لے ہی آئے اپنی محبت کو اپنے پاس۔۔۔۔۔ آخر اپنا کہا سچ کر ہی دیا تم نے۔۔۔۔۔

اپنے دادا کو اپنی شہزادی سے ملو اہی دیا تم نے اپنا وعدہ پورا وہ شکر گزار نگاہوں سے تراب کے چہرے کو دیکھ رہے تھے

جہاں ایک فتح یاب مسکراہٹ تھی۔ سنیہا نے ان کے چہرے سے نظر ہٹاتے ہوئے ایک نظر تراب کے چہرے کو دیکھا جو زور زبردستی اسے یہاں تک لایا تھا

اسے۔ اندازہ نہیں تھا کہ وہ اسے کس سے ملوانے جا رہا ہے۔ ان بزرگوں سے مل کر اسے انجانی سی خوشی ہو رہی تھی ایک اپنا محسوس ہو رہا تھا لیکن تراب کا انداز اسے بے حد برا لگا تھا

اس کے چہرے پر ناگواری وہ خود بھی محسوس کر چکا تھا لیکن اس کے چہرے کی مسکراہٹ میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آئی تھی

میرے دادا نے میرا نام تراب حیدر شاہ رکھا ہے میں اپنی بات سے کبھی مکرنا نہیں اور شہزادی تو میری تھی اسے تو میرے پاس آنا ہی ہے فی الحال نہ سہی لیکن کچھ عرصے میں اسے ہمیشہ کے لیے یہاں لے آؤں گا

اپنے ازلی مغرور انداز میں بولا تو سنیہا نے ایک نظر بھر پور غصے سے اس کے وجود پر ڈالی جس کی وجہ سے تراب کے چہرے کی مسکراہٹ میں اس کی نظروں نے مزید نکھار ڈالا تھا جانے کیوں لیکن اسے سنیہا کا غصہ آسے مزہ دیتا تھا

دیکھیں۔۔۔۔۔ سنیہا نے کچھ کہنا چاہا تو دادا جان ایک بار پھر سے نگاہیں اس کے چہرے پر ڈالتے ہوئے مسکرائے

اس سے پہلے کہ سنیسا کچھ کہتی داداجان نے بولنا شروع کر دیا
- تم پریشان مت ہو سنیسا۔ تمہیں بالکل بھی ڈرنے یا گھبر آنے کی ضرورت نہیں ہے ہم ہیں نہ
تمہارے ساتھ

اگر صفدر شاہ نے تمہارے ساتھ کسی بھی قسم کی زور زبردستی کی تو تمہیں پریشان ہونے کی
ضرورت نہیں ہے

تم ہماری پوتی ہو آغا شاہ کی تمہارے ساتھ کسی قسم کی کوئی زور زبردستی نہیں ہونے دیں
گے۔ اب ہم تمہیں لینے میں خود اس گھر میں لے آئیں گے کیونکہ تم سے ہمارے لفظوں کے
نہیں بلکہ خون کے رشتے ہیں

میں نہیں جانتا کہ تمہارے باپ نے تمہیں اس بات سے باخبر بھی رکھا ہے یا نہیں لیکن ہم تم
سے کچھ نہیں چھپائیں گے۔

تم ہماری پوتی ہو ہمارا خون ہو واداف شاہ کی اولاد ہو۔ وہ کیس ہار گیا تھا لیکن ہم نہیں ہاریں گے ہم
نے بہت جدائی کاٹی ہے اپنے خون کی روحان کو کھودیا ہے لیکن تمہیں نہیں کھوئیں گے

تمہیں خود سے دور نہیں جانے دیں گے سترہ سال پہلے تو صفدر شاہ نے پاکیزہ کے ساتھ مل کر تمہیں ہم سے دور کر دیا لیکن اب مزید یہ دوری نہیں کہ تمہارا باپ آ رہا ہے تم سے ملنے کے لیے اب ہم تمہیں خود سے دور نہیں جانے دیں گے

ہم نہیں جانتے کہ صفدر شاہ نے تمہارے دل میں ہمارے لیے کیا ڈالا ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ جو محرومیاں روحانے وہاں اس گھر میں سہی ہیں وہ ساری محرومی تمہارے حصے میں بھی آئی ہوں گی

وہ باپ بننے کا دعویٰ تو کر سکتا ہے لیکن کبھی تمہارا باپ بن نہیں سکتا تمہارا باپ صرف اور صرف واصف شاہ ہے وہی ہے تمہارا باپ جس سے تمہیں الگ کر لیا گیا آج بھی وہ منظر ہماری آنکھوں میں چھپتا ہے جب وہ کورٹ میں ایک لمحے میں وہ تمہیں ہمارے بیٹے کے سینے سے دبوچ کالے گیا

اور ہم کچھ بھی نہ کر پائے۔ تم رو رہی تھی تم کتنا تڑپ رہی تھی اپنے باپ کے لمس کے لیے اس شخص کو ترس نہ آیا نہ تم پر ناواصف شاہ پر وہ تڑپ تڑپ کر رو یا میرا بیٹا جب اس نے اپنے بچے کھوئے آج بھی وہ لمحات ہماری آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوتے

وہ دن ہماری زندگی کا سب سے سیاہ تھا جب ہمارے پوتے اور پوتی کو ہم سے الگ کر لیا گیا ہماری آنکھوں کے سامنے کوئی اور ان کا وارث بن گیا۔

عدت پوری ہوتے ہیں تمہاری ماں نے صفدر شاہ سے نکاح کر لیا ایک بار نہیں سوچا اس کی یہ حرکت اس کے بچوں کی زندگی پر کس طرح اثر انداز ہوگی

اسے تو بس اپنی پروا تھی اس نے ہم سے ہمارے پوتی اور پوتے کو الگ کر کے اپنا گھر بسا لیا اور ہمارے واصل کو تنہا کر دیا

ہم آج بھی نہیں بھول سکتے جب آدھی رات کو ہم اسے تنہا لان میں ٹہلتے دیکھتے تھے اور پوچھنے پر وہ ہم سے کہتا تھا بابا مجھے سنیہا کی یاد آرہی ہے

۔ مجھ سے اپنی بچی کے بغیر نہیں رہا جا رہا بابا میں کیا کروں۔ وہ شخص مجھے میری بیٹی سے ملنے بھی نہیں دے رہا اور اس دن ہماری نفرت حویلی والوں سے مزید بڑھتی چلی گئی بس ہمیں ہمارے بیٹے کی خوشی واپس چاہیے تھی

ہم اس کی دن رات منتیں کرتے رہے کہ وہ اپنی زندگی میں آگے بھرے اسے سمجھاتے رہے کہ پاکیزہ اسے چھوڑ کر جا چکی ہے اسے دغا دے چکی ہے اب وہ اپنی زندگی کے ساتھ مزید ستم نہ کرے

اب اپنی زندگی میں آگے بڑھے کتنی مشکل سے ہم اسے نارمل زندگی کی طرف لاپائے تھے عازہ کی پیدائش کے بعد بھی وہ تمہارے لمس کو تڑپتا رہا اسے روحان اور عازہ سے بھی بے حد محبت بھی لیکن جو محبت تو تم سے کرتا ہے وہ اپنی کسی اولاد سے نہیں کر پایا۔

وہ روحان سے ملنا چاہتا تھا ہم روحان کی سا لگرہ پر سب مل کر اس سے ملنے جانے والے تھے لیکن قسمت نے ساتھ نہ دیا

۔ لیکن اب تمہیں ہم خود سے دور نہیں جانے دیں گے وکیل صفدر شاہ نے ہمارے ساتھ کھیلا ہے اس کھیل کو ختم ہو جانا چاہیے ہماری پوتی واپس چاہیے واصف شاہ کو اس کی بیٹی واپس چاہیے اور تراب حیدر کو اس کی منکوحہ واپس چاہیے

اور اب اگر انہوں نے کسی بھی قسم کی کوئی چالاکی کی تو انجام کے ذمہ دار وہ خود ہوں گے

ویسے بھی وہ ہمارے ساتھ ہمارے پوتی اور پوتے کو دور کر کے بہت زیادتی کر چکے ہیں وہ اپنی دھن میں بولے جارہے تھے جب کہ سنیسا کو پہلے تو ان کی کوئی بات سمجھ میں ہی نہ آئی اور پھر جب ان کی بات سمجھ میں آئی وہ حیرت سے انہیں دیکھنے لگی

اس کے پاس بولنے کے لئے جیسے الفاظ ہی ختم ہو گئے کیا کہہ رہے تھے کیوں کہہ رہے تھے وہ سمجھ نہیں پارہی تھی اسے لگ رہا تھا جیسے اس کمرے کی چھت اس کے سر پہ آگئی ہو

اتنی آسانی سے یہاں اسے صفدر شاہ اولاد نہ ہونے کا دعویٰ کر رہے تھے کتنی آسانی سے وہ کہہ رہے تھے کہ وہ صفدر شاہ کا خون ہے ہی نہیں واصف کون تھا جس کا ذکر وہ کر رہے تھے پاکیزہ کی کون سی طلاق کی بات ہو رہی تھی

آوہ ان لوگوں کو کیسے جانتے تھے اپنے بابا سے بہت بار پوچھنے کی کوشش کی کہ تراب اس کا نکاح کیسے ہوا لیکن بابا نے کہا کہ فی الحال تمہیں ان سب چیزوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں تم بے فکر رہو

- لیکن اسے بے فکر کرتے ہوئے وہ یہ بھول گئے تھے کہ جن لوگوں نے اسے یہ حقیقت بتائی ہے کہ وہ کسی کے نکاح میں ہے وہ اسے باقی باتیں بھی بتا سکتے ہیں۔

اس کا دل الجھنے لگا تھا اس کا دماغ اسے مکمل طور پر خالی ہو چکا تھا سامنے والے کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی

اس کا سر بری طرح سے چکرارہا تھا پورا کمر اسے گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ کسی کو سن ہی نہیں پارہی تھی

اس کی برداشت جواب دے چکی تھی اس سے پہلے کہ وہ زمین پر گرتی کسی کی مضبوط باہوں نے اسے تھام لیا آنکھیں بند ہوتے وقت اسے تراب حیدر شاہ اپنے بے حد قریب محسوس ہوا تھا

اور پھر اس کا دماغ مفلوج ہو گیا۔ اس کے آگے پیچھے کیا ہو رہا تھا اسے بالکل ہوش نہیں تھا وہ پوری طرح اپنے ہوش و حواس گنوا بیٹھی تھی

○○○○○○○

عالم نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ آئینے کے سامنے بالکل عائرہ کے جیسا شرارہ پہنے اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل قید کر رہی تھی

جب کہ اس کے حسین بالوں کی آبخار اس کے ہاتھوں کی قید میں نہیں آرہی تھی۔ تین بار اپنے بالوں کو اونچا کرتے ہوئے وہ کیچڑ میں قید کرنے کی کوشش کرتی پھر چھوڑ دیتی شاید اس کے بازو تھکنے لگے تھے۔

کیا مصیبت ہے عازہ نے کہا بھی تھا کہ وہ بال بنادے گی پتہ نہیں مجھے ہی کون سا مسئلہ تھا کہ اسے منع کر دیا

وہ ہر کام میں اتنی ایکسپرت ہے فوراً سے کر لیتی ہے اور مجھ سے کچھ بھی نہیں ہوتا بال تک نہیں بنائے جارہے کتنی نکمی ہوں میں

نیچے رسم شروع بھی ہو گئی ہوگی اور ابھی تک میں اپنے بالوں میں الجھی ہوئی ہوں وہ پریشانی سے ایک بار پھر سے اپنے بالوں کو قید کرنے کی کوشش کرنے لگی

چہرے پر جھنجھناہٹ صاف واضح تھی اس کے چہرے پر کسی قسم کا کوئی میک اپ نہ تھا کی ناوہ عالم کی اس بات کو سمجھ چکی تھی کہ اس کا میک اپ کرنا اسے پسند نہیں

۔ وہ بنا کسی ہار سنگھار کے غضب ڈھاتی تھی اسے اس طرح کے بناوٹی پن کی بالکل بھی ضرورت نہیں تھی اور عالم نے یہ بات اسے واضح الفاظ میں نکاح والے روز سمجھائی تھی

اس نے وہی کپڑے پہنے تھے جو وہ خود اپنی پسند سے عائزہ اور اس کے لئے لایا تھا اسے پوری طرح اپنی پسند میں ڈھلا دیکھ کر وہ بے حد مسرت سے اس کے قریب آیا

۔ میں کر دیتا ہوں اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھتا وہ اچانک سے بولا تو دانیل نے ایک نظر اس کے آج یہاں چہرے کو دیکھا۔ ادکی آمد اس کے لیے اچانک ثابت ہوئی تھی

آئیے میں اس کے چھ فٹ سے نکلتے قد کے سامنے اپنا پانچ فٹ دو انچ قد اسے بے حد کم لگا تھا۔

وہ صرف عمر میں ہی نہیں بلکہ قد میں بھی اس سے بہت زیادہ بڑا تھا اسے پہلی بار اس بات کا احساس ہوا۔ جبکہ عالم اس کے چہرے پر آتے جاتے رنگ دیکھے بنا اپنے اناڑی ہاتھوں سے اس کی مشکل آسان کرنے کی کوشش کر رہا تھا

نہیں میں خود کر لوں گی اس کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ چہرہ پھیرتے ہوئے اس سے ذرا فاصلہ قائم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی عالم نے بغور اس کا یہ انداز دیکھا تھا لیکن کچھ بھی بولا نہیں

۔ خود ہی کر لو بہتر ہے مجھ سے نہیں ہو گا کافی مشکل لگ رہا ہے وہ۔ بنا کوشش کیے فوراً ہار مان گیا شاید جانتا تھا کہ یہ کام اس کے بس سے باہر ہے

دائیں جو پہلے کافی دیر سے کچھڑ لگانے کی کوشش کر رہی تھی جلدی سے اپنے بالوں کو چوٹی کی شکل دیتی تیزی سے ہاتھ چلانے لگی وہ بغور اس کی انگلیوں کی حرکت کو نوٹ کر رہا تھا۔

اس کے ہاتھ تیزی سے اس کی چوٹی پر بل ڈالنے میں مصروف تھے

اگر یہ کرنا آتا تھا تو اتنا انتظار کیوں کر دیا نیچے ہر کوئی تم سے ملاقات کا انتظار کر رہا ہے

اور تم نہ جانے یہ اتنی دیر سے کیا کر رہی تھی چلو نیچے سب لوگ انتظار کر رہے ہیں اس کے کام ختم ہونے پر داد دینے والے انداز میں بے حد نرمی سے نیچے چلنے کا اشارہ کرنے لگا۔

دائین نوٹ کر رہی تھی کہ کل رات کے بعد عالم کا اندازہ پھر سے بدل چکا تھا وہ جس طرح پہلے اس پر حکم چلاتا اپنی بات منو آتا تھا وہ پھر سے ویسا ہی ہوتا جا رہا تھا

اور ایسا کرنے کی اجازت شاید دائین نے کل خود اس کے سینے سے لگا کر اپنے آنسو بہانے کے بعد دی تھی۔ شاید اس کے دل میں پھر سے کوئی امید کی کرن جاگ چکی تھی

وہ تیزی سے نظر گھماتے اپنے جوتے ڈھونڈ کر بیڈ پر بیٹھی۔ اسے بھی احساس تھا کہ وہ کافی زیادہ دیر کر چکی ہے اس لیے تیزی سے جوتے پہننے لگی

جوتوں کی ہیلز کم از کم چھ انچ تھیں۔ وہ جو کچھ دیر پہلے بھی اپنے ود کو لے کر احساس کمتری کا شکار ہو رہی تھی ان جوتوں کو پہنتے ہی ایک بار پھر سے پر اعتماد ہو گئی۔

پہلی بار اسے ایریڈی والے سینڈل اچھے لگے گا ورنہ وہ زیادہ تر سلپرز یا فلیٹ چپل پہننا پسند کرتی تھی

اونچی ایریڈیوں میں چلنا اس کے بس سے باہر تھا۔ تھوڑی دیر پہلے جو آئینے نے اسے دکھایا تھا اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا

اپنے پیروں پر کھڑے ہوتے ہی وہ اپنے آپ کو کافی زیادہ انکنفیٹبل محسوس کر رہی تھی اس نے
پیراٹھانے کی کوشش کی وہ اگلے ہی لمحے لڑکھڑا کر عالم کی باہوں میں آگئی

عالم کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کا چلنا مشکل ہے اس لیے وہ اس کے بالکل قریب آکر رکا تھا۔ اور اس
کے لڑکھڑاتے ہی وہ اس کے نازک سے وجود کو تھام گیا

یہ عائرہ کی ضد پہ آئے تھے تمہارے لئے تو میں دوسرے جوتے لارہا تھا لیکن عائرہ نے ضد باندھ
لی کی تمہیں اور اسے ایک جیسا ہی تیار ہونا ہے

مجبور ہو کر اس کی بات ماننی پڑی لیکن مجھے اندازہ ہوتا کہ تمہیں ان میں چلنے میں مسئلہ ہے تو یقین
کرو میں کبھی نہیں لاتا تاہم دو انہیں بیکار میں پاؤں میں تکلیف ہوگی

وہ بے حد نرمی سے اسے سہارا دے کر بولا۔

لیکن دانیل کو تو اس کی بات سراسر اپنی توہین لگی تھی مطلب وہ اسے پرانے زمانے کی عورت سمجھتا تھا کہ اسے لگتا تھا کہ اسے اونچی ایڑی کے سینڈل میں چلنا نہیں آتا

عالم صاحب میں ہائی ہیلز بینڈل کر سکتی ہوں ڈریس بھاری ہے اسی لئے تھوڑی مشکل پیش آرہی ہے کوئی پہلی بار نہیں پہن رہی کہ چلنا نہیں آئے گا اتنا بھی مشکل نہیں ہے میرے لیے جتنا آپ نے سمجھ رکھا ہے

اور مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوگی بہتر ہے کہ آپ مجھ سے دور ہی رہیں وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی اسے خود سے دور کر چکی تھی۔ عالم نے مسکرا کر اس کے پیروں کی لڑکی لڑکھڑاہٹ کو محسوس کیا تھا۔ مطلب وہ صرف اسے دکھانے کے لئے اپنے آپ کو تکلیف دینے جارہی تھی

عالم کو شروع سے ہی چڑھتی لڑکیوں کے اس طرح کے فیشن سے پہلے تو وہ اپنی مرضی سے اس طرح کی ڈریسنگ کر لیتی ہیں اور پھر بعد میں نہ جانے کتنی دیر تک تکلیف سہتی ہیں

اس کی جیتی جاگتی مثال عازہ تو اس کے سامنے ہی تھی پہلے تو مزے سے ایسے جوتے پہنتی تھی اور پھر بعد میں ایسے پیر پکڑ کر بیٹھ جاتی کتنی بار اس کے شوق کو پورا کرنے کے بعد وہ اسے ہسپتال لے کر گیا تھا

اس کے پیروں میں درد ہونے کی وجہ سے لیکن وہ بھی کبھی باز نہیں آئی ہمیشہ اس نے وہی جوتے
خریدے اور اپنا شوق پورا کیا

عائزہ کو سوچتے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی جبکہ اس کا سارا دھیان دروازے کی طرف جاتی
دائین پر تھا۔

آہستہ آہستہ چلتے ایک بار پھر سے اس کا پیر بری طرح سے لڑکھڑایا عالم تیزی سے اس کی جانب
بڑھ کر اسے تھام چکا تھا

نین خود پر نہ سہی مجھ پر رحم کرو تمہیں تکلیف ہوگی تو مجھے بھی تکلیف ہوگی میں تمہیں مزید کوئی
تکلیف نہیں دینا چاہتا وہ بے حد نرمی سے اسے سیدھا کرتا اس کا نازک چہرہ اپنے ہاتھوں میں
تھامے ہوئے بولا

دائین کو اپنے آس پاس کی دنیا رکتی ہوئی محسوس ہوئی عالم کی نظروں نے اس کے ارد گرد ایک
جادو سا کر دیا تھا بہت جلدی سامنے والے کو اپنے سحر میں جکڑ لیتا تھا

اس کی نظروں میں عجیب سی کشش تھی جو بھی اس کی نگاہوں میں دیکھتا بس اسی کا ہو جاتا اسے
یوں اپنی جانب دیکھتے ہوئے عالم نے بے حد نرمی سے اس کی ناک کی چھوٹی سی نتھ پر اپنے لب
رکھے تو وہ کرنٹ کھا کر اس سے دور ہوئی

لیکن ہائے اس کی قسمت اس سے پہلے کہ وہ اس سے دور ہوتی اس کا پیر ایک بار پھر سے مڑ گیا اور
یہ بھی عالم کی کر منوازی تھی کہ وہ اسے تھام کر مزید اپنے قریب کر گیا اس کے بازو اس کی
مرمریں کمر کے گرد حائل ہو چکے تھے

اس کے چہرے پر بے حد خوبصورت مسکراہٹ تھی وہ آہستہ سے اس کے کان کے قریب جھکا

اب تو میں بھی یہی چاہتا ہوں تم یہی ہیلز پہن کر محفل میں شرکت کرو لیکن شرط یہ ہے کہ
تمہیں ہر وقت میرے پاس رہنا ہو گا تاکہ تم جب جب لڑکھراؤ میں تمہیں خود میں قید کر لوں۔

وہ بے حد خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ ایک ہاتھ اس کے کندھے پر جب کہ دوسرے ہاتھ
میں اس کا نازک سا ہاتھ تھام کر اسے بنا کچھ بھی بولنے کا موقع دیے تیزی سے کمرے سے باہر
نکل گیا

دائین بے چینی سے اپنے پیروں کو قابو کرتی اس کے ساتھ جلدی باہر آئی تھی عالم کے سہارے پر جتنا آسان تھا اکیلے میں کوئی جہاد فتح کرنے سے کم بھی نہیں تھا۔ حقیقت تھی کہ اس وقت وہ عالم کے سہارے کے بنا ایک قدم نہیں اٹھا سکتی تھی

○○○○○○

اسے ہوش آیا تو اپنا سر بے حد بھاری ہوتا محسوس ہوا
اس کے پاس دو نرسز بیٹھی ہوئی تھی وہ تیزی سے اٹھنے لگی تو وہ دونوں الرٹ ہو کر اس کے قریب آگئی

میم آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے سر ہم پر غصہ ہوں گے میں ان کو بتاتی ہوں کہ آپ کو ہوش آگیا نرس تیزی سے اٹھ کر اس سے کہتی باہر نکل گئی جبکہ دوسری اس کے پاس آگئی تھی

تھوڑی دیر پہلے کیا ہوا تھا اسے بالکل یاد نہیں تھا پتا تھا تو بس اتنا اس آدمی نے کہا تھا کہ صفر اس کا باپ نہیں ہے اس کا دماغ ایک بار پھر سے الجھنے لگا تھا

کیا ہو رہا تھا۔۔۔؟ یہاں آئی ہی کیوں تھی ترات کی دھمکیوں سے وہ اس حد تک خوفزدہ ہو گئی تھی اسے یہاں آنا پڑا یہ شخص اس سے سوچنے سمجھنے کی طاقت چھین لیتا تھا

کیا بول رہا تھا وہ آدمی بکواس کر رہا تھا
وہ میرے اپنے بابا ہیں ان میں سے میں کسی کو نہیں جانتی میرے بابا میرے بابا ہیں کوئی بلا میرے
بابا کیسے ہو سکتے ہیں۔۔۔۔۔

ہو سکتا ہے ان انکل جی کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو ہاں ایسا ہی ہو گا میرے بابا تو گھر پر ہیں وہ کس کی
بات کر رہے تھے انہوں نے ماما کا بھی نام لیا بابا کا بھی نام لیا یہاں تک کہ وہ روحان ادا کو بھی
جانتے تھے کیا ان کی باتوں میں کوئی سچائی تھی وہ ایک بار پھر سے الجھنے لگی

نہیں وہ سب جھوٹ تھا میرے بابا صرف اور صرف صفدر شاہ ہیں ایسے ہی کوئی بھی اٹھ کر مجھ
پر ایسے نہیں کہہ سکتا مجھے بابا سے بات کرنی ہو گی مجھے لوگوں سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا بابا غلط
سوچ رہے تھے

کیسے ہو سکتا ہے تراب حیدر شاہ ایک اچھا انسان۔۔۔۔۔؟ جو اس سے اس کے باپ کی پہچان چھین
رہا تھا بابا نے کہا تھا کہ انہیں جلد بازی میں کوئی غلط فیصلہ نہیں کرنا چاہیے

لیکن اب وہ خود فیصلہ کر چکی تھی وہ ایسے جھوٹے لوگوں کے بیچ نہیں رہ سکتی تھی یہاں سب برے تھے کوئی اچھا نہیں ہو سکتا۔ تراب شکل و صورت کے معاملے میں بے حد ہینڈ سم تھا۔ کوئی شک نہیں تھا لیکن وہ ایک بے دل انسان تھا

اسے اپنی چال میں پھنسا رہا تھا پہلے اسے بلیک میل کر کے دھمکیاں دے کر وہ اسے یہاں زبردستی بلوا چکا تھا اور اب ایک جھوٹی کہانی اس کے سامنے پیش کر کے اسے اس کے ماں باپ کے خلاف کر رہا تھا

نہیں رہنا یہاں مجھے میرے گھر جانا ہے وہ نرس جونہ جانے کیا کیا بول رہی تھی اس کی باتوں کو مکمل نظر انداز کرتی وہ بیڈ سے اٹھنے لگی

پلیز میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں آپ باہر بہت زیادہ لوگ ہیں آپ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے مہندی کی رسم ہو رہی ہے گھر مہمانوں سے بھرا ہوا ہے وہ لوگ یہ سب کچھ بھی نظر انداز نہیں کر سکتے اسی لئے ہمیں یہاں بٹھایا ہے

آپ نہیں جاسکتی پلیز سمجھنے کی کوشش کریں نرس تیزی سے اس کے سامنے آتے ہوئے بولی
لیکن وہ تو جیسے سن ہی نہیں رہی تھی اپنے پیروں میں جوتے پہنتی وہ تیزی سے دروازے کی
جانب بڑھ رہی تھی

لیکن دروازہ کھولتے ہی وہ سامنے سے آنے والے چٹان نما وجود سے ٹکرائی

oooooooooo

وہ ایک ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھا میں دوسرا ہاتھ اس کی کمر پر رکھے سب سے اسے ملواریا تھا۔ آج تو
جیسے وہ اس کا سایہ بن گیا تھا

آہستہ آہستہ اس کے قدم کے ساتھ قدم ملائے چلتے ہوئے و مسکرا کر سب سے بات کرنے کی
کوشش کر رہی تھی

لیکن اس کے پیرا بھی سے ہی درد کرنے لگے تھے

وہ تو سلام پیش کرتی تھی ان لڑکیوں کو جو اتنی مشکل سے ان اونچی ہیلز پر پرکھڑی رہتی تھی

عائزہ کب سے کسی تنہی کی طرح ہر طرف آرام سے چلتی شادی انجوائے کرتے ہوئے نہ جانے کتنے چھوٹے موٹے کام کر رہی تھی

جب کہ وہ عالم کے ساتھ اس کے سہارے کے بنا ایک قدم بھی نہیں چل پارہی تھی

اب اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہو رہا تھا اس نے سچ میں انہیں پہن کر بہت بڑی غلطی کر دی تھی کاش اس وقت وہ اس کا کوئی حل نکال پاتی

اور پھر عالم کا بازو بے باک انداز ہے اس کی کمر کو چھو رہا تھا وہ اسی کے سہارے پر کھڑی تھی۔ جبکہ عالم کو تو جیسے موقع مل گیا تھا اسے اپنے پاس رکھنے کا

لیکن تھوڑی ہی دیر میں عالم کے کام بھرنے لگے اسے کبھی ایک طرف تو کبھی دوسری طرف جانا پڑ رہا تھا طرح طرح کے مہمانوں کو دیکھنا پڑ رہا تھا

اس نے نوٹ کیا تھا کہ اس حویلی کی تقریباً ساری ذمہ داریاں عالم نے ہی اٹھائی ہوئی تھی اور یہ آج سے نہیں بلکہ وہ جب سے یہاں آئی تھی اس بات کا شدت سے نوٹ کر رہی تھی

ان کے گھر کے بڑوں کے سرائتی ذمہ داریاں نہیں تھی جتنی ذمہ داریاں عالم کے سر تھی گھر کا چھوٹے سے چھوٹے کام لے کر بڑے سے بڑی ذمہ داری عالم کے سر پر ہی ہوتی تھی۔

اس گھر کے سب لوگ اپنا مسئلہ ہر پریشانی عالم کے سر ڈال کر خود پر سکون ہو جاتے تھے اب عالم یہ سب کس طرح حل کرتا ہے یہ عالم کی ذمہ داری ہے

عالم اسے عائرہ کے سہارے چھوڑ کر اب دادا جان کے پاس جا رہا تھا۔ کیونکہ نجانے وہ اسے کب سے بلا لیتے ہیں۔ مہمانوں میں الجھے ہونے کی وجہ سے وہ دادا جان کے پاس جا ہی نہیں رہا تھا

اس نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی کہ وہ صرف 10 منٹ میں ہی واپس آجائے گا

جبکہ اس کا ہاتھ عائرہ کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے دانیل ایک بار پھر سے لڑکھڑائی عالم نے بھر وقت اسے تھام لیا

اگلے ہی لمحے اس نے خود بھی عالم کے سہارے کے لئے اس کے کندھے کو دبوچ لیا تھا جس پر عالم کے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ آئی تھی

بے شک وہ اس کی اس والی حرکت سے بے حد لطف اندوز ہوا تھا

○○○○○○

وہ داداجان کے کمرے میں آیا جہاں پرداداجان نے اسے بتایا کہ وہ سینیما کو ساری حقیقت بتا چکے ہیں

اور اب سنیما اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ دوسرے کمرے میں موجود ہے
مہمانوں کے بار بار پوچھنے کی وجہ سے وہ کمرے میں روک نہیں سکے لیکن اس نے دوسرے کا انتظام
کیا ہے جو ہر وقت سنیما کے ساتھ ہیں

تراب سنیما کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن اس وقت بہن کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتا تھا کیونکہ سندس
نے اس سے کہا تھا کہ رسم کے دوران اس کے ساتھ رہے سندس نے پہلی بار تراب سے کچھ مانگا
تھا وہ انکار نہیں کر پایا تھا

ایسے میں وہ اپنی بہن کا سہارا بننا چاہتا تھا کہ سے تنہا ان سب کے بیچ میں چھوڑ سکتا تھا۔ اور جہاں
تک سنیما کی بات ہے وہ تو اس کی تھی اسے ساری زندگی اسی کے پاس رہنا تھا

عالم جتنی جلدی یہاں آیا تھا اتنی جلدی سے واپس جانے کی جلدی تھی
اور حقیقت یہی تھی کہ اس کی زندگی میں سب اہم اس کی نین تھی نین سے زیادہ کوئی نہیں

اس نے اپنی ضد میں آکر سیلز تو پہن لی تھی اور اب اس میں وہ چل بھی نہیں پار ہی تھی وہ اپنی نین
کو کسی کے سامنے تماشہ بنتے نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن یہاں ایک اور مسئلہ شروع ہو چکا تھا

دادا جان نے اس سے کچھ بھی نہیں چھپایا تھا وہ سنیہا کو سب کچھ بتا چکے تھے لیکن انہوں نے بہت
کچھ ایسا بھی بتایا تھا جو شاید سنیہا کو فی الحال پتہ نہیں تھا

عالم ہم نے اسے سب کچھ بتا دیا ہے لیکن اس انداز میں بتایا ہے کہ یقیناً اس کے دل میں صفدر شاہ
کے لیے کسی قسم کی کوئی محبت زندہ نہیں بچے گی

سنیہا اور روحان کی جن محبتوں پر صفدر شاہ نے قبضہ کیا ہوا ہے ان پر صرف اور صرف واصف کا
حق ہے

ہم نے اسے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ وہ صفدر کی نہیں بلکہ واصف کی بیٹی ہے۔ اور ہمارے اندازے کے عین مطابق پاکیزہ نے اسے کچھ بھی نہیں بتایا تھا

روحان بچپن سے ہی ان سب چیزوں سے واقف تھا اسی لئے وہ ہمیں پہچانتا تھا لیکن سنیہا کو اس بارے میں کچھ بھی پتہ نہیں تھا

اور یہ چیز ہم نے اس کے چہرے کی خیرانگی اور پھر اس کے اچانک بے ہوش ہو جانے سے نوٹ کی ہے اسے یہ سب جان کر بہت بڑا جھٹکا لگا ہے

وہ اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی تھی کچھ بھی نہیں پاکیزہ اور صفدر شاہ نے اسے کبھی بھی ہمارے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا

لیکن وہ ہمارا خون ہے اور اُس خاندان سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ہم نہیں جانتے کہ اس نے ہماری باتوں پر یقین کیا ہے یا نہیں لیکن ہمیں پتا ہے کہ تم سب سنبھالو گے

ہمیں تم پر پورا یقین ہے اس معاملے کو بھی ہم تم پر ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ دادا جان اسے دیکھتے ہوئے ایک اور ذمہ داری اس کے کندھے پر ڈال چکے تھے وہ پریشانی سے ان کا چہرہ دیکھنے گا

داداجان آپ نے ایسا کیوں کیا اگر آپ کو اسے حقیقت بتانی بھی تھی تو ٹھیک سے بتاتے آپ کو
جھوٹ کا سہارا نہیں لینا چاہیے تھا

آپ کو اسے آدھی ادھوری بات نہیں بتانی چاہیے تھی اگر آپ اسے حقیقت بتا رہے تھے تو پوری
طرح سے بتاتے سنیہا بہت زیادہ حساس ہے ان سب باتوں کی گہرائی کو نہیں سمجھ سکے گی

اس طرح سے ہم اسے اپنی کوئی بات نہیں سمجھا پائیں گے وہ صفدر شاہ سے بے حد محبت کرتی ہے
اور صفدر شاہ نے اسے بیٹی کی طرح پالا ہے۔ اس کے لیے صفدر شاہ ہی اس کا باپ ہے صفدر شاہ
کے خلاف بولنے والا ہر انسان اس کا دشمن

ہمیں اگر اس سے کچھ بتانا بھی تھا تو ٹھیک طریقے سے بتانا چاہیے تھا ٹھیک وقت پر بتانا چاہیے تھا
میں اس دشمنی کو ختم کرنا چاہتا ہوں اور اس میں پہل ان لوگوں نے کی ہے زایار خود اپنے قدموں
پر چل کر ہمارے گھر آیا ہے

اس امید سے کہ سالوں سے چلتی لڑائیوں کا اب کوئی انجام نکلے گا یہ دشمنی ختم ہوگی لیکن اگر ہم
ان کے لیے اپنے دل میں نفرت رکھیں تو یہ دشمنی کبھی ختم نہیں ہوگی

یہ بے تکی دشمنی نہ جانے کتنے سالوں سے چل رہی ہے اب اسے ختم ہو جانا چاہیے دادا جان آپ لوگوں نے سالوں سے اپنے اپنے دل میں بغض پال رکھا ہے۔

جہاں تک بات ہے پاکیزہ شاہ کی تو وہ ہوا جوان کی قسمت میں لکھا تھا چاچو بھی شادی کر کے اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکے ہیں اب اس دشمنی کو ختم کر دینا ہمارا کام تھا لیکن اس حقیقت کو سنیہا کے سامنے لا کر آپ نے دشمنی کی ایک اور گیراباندھ ہے جسے کھلنا بہت مشکل ہو جائے گا

میں بابا سے بات کر چکا تھا یہاں تک کہ زایار کے کان سے بھی یہ بات نکال چکا تھا کہ بہت جلد ہم تراب کے لیے سنیہا کا رشتہ لینے آئیں گے

اور زایار کو بھی اس بات پر کوئی اعتراض نہیں تھا وہ صرف صفدر سے بات کرنے والا تھا وہ خود بھی اس دشمنی کو ختم کر دینا چاہتا تھا

وہ لوگ بس نارمل طریقے سے سنیہا کو سب کچھ سمجھا کر ہنسی خوشی سے رخصت کر دیتے لیکن اب ایسا ممکن نہیں ہو گا وہ انہیں سمجھانے والے انداز میں بولا

یہ ساری باتیں ہم نہیں جانتے ہمیں بس اتنا پتا ہے کہ ہمیں ہماری پوتی واپس چاہیے اور ہمیں یقین ہے کہ تم سب کچھ سنبھال لو گے ہم نے سنیہا کے سامنے ساری حقیقت بیان کر دی ہے

پاکیزہ اس بات کو جھٹلا نہیں سکتی کہ اس نے ہمارے خون کو ہم سے دور کیا ہے ہمیں بس ہمارا خون واپس جا ہے ہمیں بس ہمارے بچے واپس چاہیے۔

وہ لوگ چاہے ہماری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھالیں لیکن حقیقت نہیں بدل سکتی کہ انہوں نے ہمیں بہت تکلیف دی ہیں
دادا جان اسے دیکھتے ہوئے بولے

اور یہ سب کر کے آپ کو لگتا ہے کہ اس طرح سے سنیہا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے آپ کے پاس آ جائے گی تو ایسا کچھ نہیں ہوگا

محبتوں کے رشتوں میں زور زبردستی نہیں ہوتی یہ بات تم مجھے سمجھاتے ہو تراب اور خود نہیں سمجھ پارے تمہیں بھی اس بات پر غور کرنا چاہیے

میں سنہیا کو فی الحال گھر چھوڑنے جارہا ہوں جتنا میرے بس میں ہوا میں سے سمجھانے کی کوشش کروں گا

لیکن اس کے ساتھ زور زبردستی کر کے اس حویلی میں قید کر کے آپ لوگ صرف اپنا نقصان کریں گے اور کچھ نہیں وہ انہیں دیکھتا عازہ کو پاس آنے کا اشارہ کرنے لگا جس کا اشارہ ملتے ہی وہ اس کے پاس چلی آئی تھی

اپنی بھابی کا خیال رکھنا میں ایک گھنٹے میں واپس آ جاؤں گا وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

عالم کا یہ فیصلہ دادا جان کو پسند نہیں آیا تھا لیکن اس تراب کو اس کی بات بالکل ٹھیک لگ رہی تھی

وہ سنہیا کے ساتھ محبت کا رشتہ قائم کرنا چاہتا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ کبھی بھی اس کی نفرت کی وجہ بنے یہ بھی سچ ہے کہ اس کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا

عالم سنہیا کے کمرے کی جانب گیا تھا تاکہ اسے سمجھا کر واپس گھر چھوڑ کر آ سکے

دادا جان نہیں چاہتے تھے کہ اب سنیہا ان سے دور ہو یا کہیں پر بھی جائے لیکن یہ معاملہ عالم کے ہاتھ دے کر وہ بے فکر ہو چکے تھے

وہ جانتے تھے کہ عالم سب سنبھال لے گا اگر اس نے وعدہ کر دیا ہے تو وہ اس وعدے کو نبھانے کے لیے کسی بھی حد سے گزر جائے گا

oooo

وہ تیزی سے کمرے سے نکل رہی تھی جب سامنے سے آتے وجود سے ٹکرائی
عالم نے بروقت اسے تھام لیا تھا ورنہ وہ گر کر اپنی ہی تکلیف کی وجہ بنتی

ریلکس بچے اس طرح سے بھاگ کیوں رہی ہو۔۔۔۔!
تمہیں گھر جانا ہے میں خود کر چھوڑ کے آتا ہوں۔۔۔
بس دو منٹ تمہیں اس طرح سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اپنی چادر لٹاؤ اور باہر آ جاؤ
میں تمہیں گھر چھوڑ کے آتا ہوں

وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا بے حد نرمی سے بولا تھا
کچھ دن پہلے سندس نے اسے اپنے بڑے بھائی کے روپ میں اس سے متعارف کروایا تھا لیکن اس
کے ساتھ بھی اس کا کوئی نہ کوئی رشتہ تو ہو گا اگر وہ شخص سچا ہوا تو.....!

آپ کون ہیں وہ بے حد غصے سے دیکھتے ہوئے بولی اس کے انداز میں کچھ بد تمیزی کا عنصر شامل تھا

اگر رشتے کی بات کرتی ہو تو میں رشتے میں تمہارا بڑا بھائی ہوں
اگر تم مجھ سے اس طرح کا کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی تو مجھے اپنا دوست بھی سمجھ سکتی ہو

اور رشتے میں۔ میں تمہارا جیٹھ بھی لگتا ہوں کیونکہ تم بے شک سارے رشتے سے انکار کر دو لیکن
تراب سے جڑے رشتے کا انکار نہیں کر سکتی

اور نہ ہی وہ تمہیں اس رشتے سے کبھی مکر نے دے گا۔ وہ مسکرا کر بول رہا تھا شاید اس پر ظاہر کرنا
چاہتا تھا کہ تراب کا اس کے ساتھ کیا رشتہ ہے

وہ بے شک ان سب رشتوں کو قبول نہ کرے لیکن تراب سے جوڑے رشتے کو اسے ہر حل میں
قبول کرنا تھا

کیونکہ وہ اسے کبھی بھی خود سے الگ نہیں ہونے دے سکتا تھا

مجھے میرے گھر جانا ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی

اس کی بات وہ بالکل نظر انداز کر چکی تھی عالم نے صرف ہاں میں سر ہلاتے ہوئے بیڈ پر موجود اس کی چادر کی جانب اشارہ کیا

جسے وہ اگلے ہی لمحے لپک کر خود پہ ڈال کر اس کے پیچھے ہی کمرے سے باہر نکلی تھی اس نے بالکل بھی آگے پیچھے دیکھنے کی غلطی نہ کی تھی لیکن خود پر تپش نظروں کو وہ محسوس کر چکی تھی

جبکہ دادا جان تو راستے میں ہی کھڑے تھے اس نے ان کی جانب دیکھنے کی بھی غلطی نہیں کی تھی

اس وقت وہ صرف گھر جانا چاہتی تھی پاکیزہ سے پوچھنا چاہتی تھی کہ اس سے اتنا کچھ کیوں چھپایا گیا کیوں اسے اندھیرے میں رکھا گیا

اگر صفدر شاہ اس کا باپ نہیں تھا تو اتنے سالوں سے کس حق سے خود کو اس کا باپ کہہ رہا تھا۔

اس کا باپ اس کے لمس کے لئے اتنے سال تڑپتا رہا تو پاکیزہ نے کیوں اسے اپنے باپ کے پاس نہ جانے دیا

کیوں اسے اور روحان کو اس کے اصل باپ کی شفقت سے محروم کر دیا

دونوں حویلیوں میں سے کوئی ایک تو سچا تھا۔ اور اگر پاکیزہ کی دوسری شادی یا پھر اس کا صفر شاہ کی اولاد نہ ہونا حقیقت تھی

تو پھر اور بھی بہت سارے سوال تھے جو اسے صفر شاہ سے پوچھنے تھے
۔ اس شخص نے کچھ ہی پل میں اسے اپنے ہی باپ کی محبت پر شک کرنے پر مجبور کر دیا تھا

دادا جان نے اسے بدگمان کرنے کے لئے جو الفاظ کہہ رہے تھے وہ سیدھے اس کے دل پر لگے
تھے

اسے بس اتنا پتہ تھا کہ اس سے بہت کچھ چھپایا گیا ہے
جو اس کے لئے جاننا بے حد ضروری تھا
دادا کے الفاظ میں اپنے باپ کی تڑپ محسوس کر کے وہ مچل اٹھی تھی یہ احساس ہی بہت تکلیف دہ
تھا کہ اس کا باپ اس کے لمس کے لئے اتنے سالوں تڑپتا رہا

وہ گاڑی میں آکر بیٹھی تو عالم نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اپنی بات کی شروعات کی
دیکھو سنیہا میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں

آج سے سترہ سال پہلے جو کچھ بھی ہوا میں ان سب چیزوں سے انجان تو نہیں ہوں لیکن میں خود اس وقت اتنا سمجھدار نہیں تھا کہ ان سب چیزوں کو سوچ یا پھر سمجھ پاتا

لیکن تم سے میں کچھ نہیں چھپاؤں گا جو سوال تو اپنے باپ سے پوچھنے والی ہو اس کا جواب میں تمہیں دے رہا ہوں

عالم نے اپنی بات کی شروعات کی سنیہا ایک نظر سے دیکھ کر اس کی سننے لگی اور سنتے ہی چلی گئی

○○○○○

اس نے گھر کے اندر قدم رکھا تو پاکیزہ اس کا انتظار کر رہی تھیں وہ بنا پاکیزہ کی جانب دیکھے آگے بڑھنے لگی

پاکیزہ نے اس کی غیر دماغی کو محسوس کیا تھا

سنیہا بیٹا کیا ہوا ہے۔۔۔؟

کہاں جا رہی ہو تم۔۔۔؟ انہوں نے پیچھے سے پکارا لیکن اس نے مڑ کر نہیں دیکھا

وہ سیدھی سامنے کی جانب چلی گئی اس کا ارادہ صفر شاہ کمرے میں جانے کا تھا

پاکیزہ بیگم کو کچھ عجیب سا محسوس ہوا کچھ تو ہوا تھا جو سنیہا اس طرح ادا سی سے اندر چلی گئی تھی
اس کے انداز میں آج عجیب سے اجنبیت تھی

بی بی جی یہ سنیہا بی بی جی کا بیگ ہے ابھی وہ دے کر گیا ہے پیچھے سے ملازم بھاگتے ہوئے آیا وہ
سنیہا کا بیگ تھامتے ہوئے وہ اس سے پوچھنے لگیں کہ باہر کون آیا تھا

بی بی جی باہر عالم سلطان شاہ آیا تھا وہی دے کر گیا ہے اور بی بی کو چھوڑنے بھی وہی آیا تھا

ملازم پوری بات بتاتا وہیں سے پلٹ گیا جب کہ پاکیزہ بیگم بس عالم سلطان شاہ کا نام سن کر ہی
پریشان ہو گئیں تھیں

وہ اس کے پیچھے ہی اپنے کمرے کی جانب چلی گئیں۔

○○○○○○

پاکیزہ بیگم نے پریشانی سے کمرے میں قدم رکھا تو سنیہا کو صفدر شاہ کے گلے لگے زار و قطار
روتے ہوئے دیکھا

وہ پریشانی سے اندر داخل ہوئیں جبکہ صفدر شاہ نے انہیں دور سے ہی قریب آنے سے منع کر دیا

بالکل بھی نہیں میرا بیٹا بہت اچھا ہے بہت بہادر ہے

میں خود ہی آپ کو یہ سب کچھ بتانے والا تھا بیٹا۔ اور کسی کے کچھ کہنے سے کونسا آپ میری بیٹی نہیں رہوں گی آپ تو میری جان ہو

اور یہ حقیقت ہے جتنی محبت ہم آپ سے کرتے ہیں تو آپ کی امی سے بھی نہیں کرتے وہ شرارت سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولے لیکن سنیہا کے آنسوؤں میں کمی لانے میں ناکام ہی رہے تھے

میں بہت بری بیٹی ہوں بابا میں نے آپ پر شک کیا آپ کی نیت پر شک کیا اگر عالم ادا مجھے سچ نہ بتاتے تو شاید میں آپ کے اور اپنے رشتے کو اپنے ہاتھوں سے برباد کر دیتی

میرے دماغ میں ایسی بات آئی کیوں کہ سے کہ آپ غلط ہو سکتے ہیں۔ آپ نے میری ماں کا اس وقت ساتھ دیا جب ان کی زندگی کو سب سے برا وقت تھا انہیں ان کے بچے دلانے میں مدد کی

یہاں تک کہ ان کے بچوں کو اپنی اولاد سے بڑھ کر محبت دی۔

میں نہیں ہوں کسی اور کی بیٹی میں صرف آپ کی بیٹی ہوں۔ مجھے نہیں جانا کسی کے پاس میں ہمیشہ آپ کے پاس رہوں گی

اصل نقل کچھ نہیں ہوتا باپ باپ ہوتا ہے اور آپ میرے بابا ہو میں اور کسی کو اپنا بابا نہیں مانتی آپ میرا سب کچھ ہو میں صرف اور صرف آپ کی بیٹی ہوں وہ ان کے سینے سے لگی مسلسل روئے جارہی تھی

اچھا تو آپ صرف میری بیٹی ہے ماما کی بیٹی نہیں ہیں وہ اسے پیار سے بہلاتے ہوئے بولے تو ان کے سینے میں ہی وہ نفی میں سر ہلا گئی جس پر صفدر شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ مزید بکھر گئی تھی

سن رہی ہیں آپ بیگم سنیما میری بیٹی ہے خبردار جو آپ نے اس پر کسی بھی قسم کی کوئی پابندی لگائی اور میری بیٹی پر بالکل بھی غصہ مت کیجئے گا

وہ اسے اپنے سینے سے لگائے پاکیزہ بیگم کو دیکھتے ہوئے بولے جن کی آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے

وہ راز وہ اتنے سالوں سے سنیما سے چھپا کر بیٹھی تھی اس کے سامنے کھلا بھی تو کس انداز میں

یہ خوف سے اتنے سالوں سے ان کے دل میں بیٹھا تھا کہ ان کی بیٹی حقیقت جاننے کے صفر شاہ سے بدگمان ہو جائے گی لیکن یہاں ان کے سامنے کوئی اور ہی منظر آ گیا تھا

○○○○○○

چھوڑ آئے اسے گھر کیسی ہے اب وہ۔۔۔؟

روئی تو نہیں اس کے آتے ہی تراب نے پوچھا تھا جو نجانے کب سے اس کے واپس آنے کا انتظار کر رہا تھا

تم نے اور دادا جان نے ٹھیک تو چھوڑا نہیں تھا اسے جانتے بھی ہو بچیاں اس معاملے میں کتنی حساس ہوتی ہیں

کوئی بھی بیٹی اپنے باپ کے لئے ایسے الفاظ برداشت نہیں کرے گی تراب

اور کیا ہمیں نظر نہیں آتا کہ صفدر شاہ نے روحان اور سنیہا کو کس طرح سے پالا ہے

اس نے کبھی انہیں باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے دی کیا تم سنیہا کی آنکھوں میں صفدر شاہ کے لیے محبت نہیں دیکھ پائے تراب۔

کچھ باتیں دادا جان نہیں سمجھ سکتے یا یہ کہنا بہتر رہے گا کہ وہ کبھی سمجھنا ہی نہیں چاہتے لیکن تمہیں تو سمجھنا چاہیے تم مجھے سمجھاتے ہو اور اتنی سی بات خود نہیں سمجھ پارہے

ہم سنیہا اور تراب کو صفدر شاہ سے الگ نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی ہمارا مقصد کچھ ایسا کرنا ہے ہم صرف چاچو کو ان کے بچوں سے ملو آنا چاہتے ہیں

تراب میں نے دیکھا ہے صفدر شاہ نے ان بچوں کے ساتھ کبھی کسی قسم کی زیادتی نہیں ہونے دی

اور یہی حقیقت ہے وہ سگا باپ نہ ہونے کے باوجود بھی باپ بن کر ان کی زندگی کی ہر مشکل میں ان کے ساتھ کھڑا رہا

روحان کے انداز میں کہیں نہ کہیں اس خاندان کے خون ہونے کا اثر تھا وہ بہت آسانی سے ہماری باتوں میں آگیا اور آہستہ آہستہ دادا جان کے کہنے پر میں اسے اس کے باپ کے خلاف کر رہا تھا

لیکن میں نے خود جب صفدر شاہ کو سمجھنا شروع کیا تب مجھے میرا اپنا آپ غلط لگا مجھے پہلے صفدر شاہ غلط لگتا تھا

کیونکہ میں ان باتوں پر یقین کرتا تھا جو ہمارے گھر کے بڑے ہمیں بتاتے تھے لیکن صفدر شاہ سے ملنے کے بعد مجھے ایسا کرنے پر شرمندگی ہونے لگی

میں سنیہا کے ساتھ ایسا ہر گز نہیں کر سکتا وہ اسے بے حد چاہتا ہے اور سنیہا بھی اس سے بے حد محبت کرتی ہے

یہ حقیقت ہے کہ میں چاچو سے بہت پیار کرتا ہوں اور یہی چاہتا ہوں کہ ان کے بچے بھی ان کے پاس رہیں ان سے محبت کرے لیکن صفدر شاہ سے الگ کر کے نہیں

میں نے سنیہا پوری بات پوری ایمانداری اور حقیقت سے بتائی ہے۔ اسے یہ بھی بتانے کی کوشش کی ہے چاچو نے ایک غلط فہمی کی بنا پر جلد بازی میں وہ قدم اٹھایا تھا جس کے بعد وہ نہ جانے کتنے سالوں تک پچھتاتے رہے

اب آگے سنیہا کی مرضی ہے کہ وہ اپنے باپ سے ملنا چاہتی ہے یا نہیں ہم اس کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں کریں گے وہ اپنی مرضی کی مالک ہے اور اب وہ ساری حقیقت سے بھی واقف ہے

اور دادا جان کے بارے میں کیا ہی کہنا وہ صرف اس بات کی وجہ سے ان بچوں کو صفر شاہ سے دور کرنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ لوگ 17 سال پہلے آغا صدم شاہ سے جیت گئے تھے

پاکیزہ کے پاس کسی بھی قسم کی پاور نہ ہونے کے باوجود بھی وہ آغا صدم شاہ کو ہرانے میں کامیاب ہو گئی تھیں اور یہی ہار وہ کبھی بھلا نہیں پارہے

وہ یہ سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہے کہ سنیہا اور ریحان کی اصل خوشی صفدر شاہ کے ساتھ رہنے میں ہے واصل چاچو اپنا درد کم کرنے اور پاکیزہ کو بلانے کی کوشش میں اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر یہاں سے چلے گئے

دادا نے زبردستی ان کی شادی بھی کروادیں وہ ایک بیٹی کے باپ بن گئے لیکن وہ پچھتاوا جو 17 سال پہلے اس رات سے شروع ہوا تھا آج تک ختم نہیں ہوا

وہ دادا جان کی ضد کے سامنے ہار تو گئے لیکن پاکیزہ کو کبھی بھلا نہیں پائے وہ پاکیزہ سے اس حد تک شرمندہ تھے کہ کبھی ان سے نظریں ملانے ان سے معافی مانگنے تک نہیں گئے

وہ اپنی زندگی میں کبھی بھی پاکیزہ کو نہیں دیکھنا چاہتے اور یہی سزا انہوں نے خود کو دی ہے

لیکن دادا جان اپنا خون واپس جاتے ہیں کتنی عجیب بات ہے نا ترا ب دادا جان نے جھوٹ کا سہارا لیا سنیہا کو اپنے پاس رکھنے کے لئے

کیونکہ وہ پاکیزہ بیگم سے نفرت کرتے ہیں کیونکہ پاکیزہ نے انہیں ہر ادیا تھا اتنی دولت شہرت عیش و عشرت اور ہونے کے باوجود وہ ایک عام سی عورت سے ہار گئے تھے

اور اس ہار کو وہ آج تک بھول نہیں کر پار ہے اور میں سنیہا اور روحان کی زندگی داداجان کی
یکطرفہ نفرت میں خراب نہیں ہونے دے سکتا

اور ہاں مجھے لندن سے فون آیا تھا روحان کو ہوش آگیا ہے لیکن فی الحال وہ کچھ بھی بول نہیں پارہا
چاچو اسی کے ساتھ ہے اور چاچی بھی اس کا بہت خیال رکھ رہیں ہیں

اس نے اپنی خواہش کا اظہار کیا ہے وہ پاکیزہ بیگم سے کسی بات کے لیے معافی مانگنا چاہتا ہے

میرا ارادہ تھا داداجان کو یہ بتانے کا لیکن آج جو کچھ ہوا ہے مجھے لگتا ہے یہ سہی وقت نہیں وہ اس
کے ساتھ حویلی کے اندر آتے ہوئے بولا

تم ٹھیک کہہ رہے ہو عالم لیکن کیا سنیہا شادی میں آئے گی وہ اس کے ساتھ آہستہ آہستہ چلتا اس
کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے اپنے دل کا ڈر بھی اس کے سامنے لے آیا

ہاں وہ ضرور آئے گی۔ آج اس غلط فہمی سے نکلنے کے بعد سنیہا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں اس سے جو مانگاؤں وہ مجھے دے گی۔ اس کے ساتھ چلتے چلتے عالم نے جیسے اسی زندگی کی نوید سنائی تھی

اور تم اس سے کیا مانگو گے۔۔۔۔۔! وہ روک کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا پوچھنے لگا ہو سکتا ہے میں تمہاری خوشیاں مانگ لوں وہ اس کا کندھا تھپتھپاتے بھرپور شرارت سے کہتا آگے جانے ہی والا تھا

جب اگلے ہی لمحے تراب سے پیچھے سے قید کرتا اس کے کندھے پر چڑھ چکا تھا

آئی لو یو سو میچ یار تو میری جان ہے وہ اس کا گال چومتا پوری شدت سے بولا

اچھا جان میں ہوں تو سنیہا کون ہے وہ اسے اپنے کندھے پر اٹھائے آہستہ آہستہ اب چھت کی جانب قدم بڑھا رہا تھا

یار وہ تو جینے کی وجہ ہے اس نے پوری ایمانداری سے کہا عالم بس مسکرا دیا۔
حویلی تقریباً خالی ہو چکی تھی سب لوگ جا چکے تھے محفل اپنے اختتام تک پہنچ چکی تھی

یقیناً عازم نے نین کو اس کے کمرے میں پہنچا دیا ہو گا اسی لئے تو ان دونوں کا ارادہ تھوڑی دیر چھت پر جا کر سموکنگ کرنے کا تھا

وہ اسے اپنے کندھے پر اٹھائے سیدھا چھت پر ہی لے آیا تھا

○○○○○

سندس گہری نیند سو رہی تھی جب اس کا فون بجنے لگا

پتہ نہیں کیا مسئلہ تھا اس فون والے کو شاید پتا نہیں تھا کہ اس کی شادی ہونے والی ہے جس کی وجہ سے اسے اچھی خاصی تھکاوٹ ہو جاتی ہے

ایک ہی پوزیشن میں بیٹھ کر تو اس کی کمر ہی اکڑ گئی تھی اسی لئے تو کمرے میں داخل ہوتے ہی نیند کا غلبہ ایسا مچا کہ وہ اگلے ہی لمحے نیند کی وادیوں میں اتر گئی

فون کو اس نے بڑی مشکل سے آنکھیں کھول کر دیکھا اور انجان نمبر پر سرد آہ بھر کر اس نے سر تکیہ پر گرایا

آر کال کرنے والے کو اس نے اگلے ہی لمحے بلا کر دیا یہ آدمی ہر دن نئے نئے نمبر سے اسے تنگ کر رہا تھا

اس نمبر کو اب آگے پہنچانا اس کا کام تھا بس بہت ہو چکا تھا برداشت کی حد ہو چکی تھی پچھلے دنوں شاپنگ اور پھر شادی کی تیاریوں میں وہ اس حد تک مصروف رہی تھی

بہت کوشش کے باوجود بھی وہ اس نمبر کی تفصیلات تراب یہ عالم کو نہیں دے پائی

لیکن اب اس نے پکارا وہ کر لیا تھا صبح ہر حال میں اس نے یہ نمبر تراب کے حوالے کرنا تھا آگے وہ خود ہی دیکھ لے گا۔

کال کاٹ کر نمبر بلاک کرتے ہی وہ ایک بار پھر سے اپنے بستر پر ڈھیر ہو گئی
یا اللہ یہ شادی کتنا مشکل کام ہے وہ اپنے گرد کمبل اچھی طرح سے لپیٹتے ہوئے بڑبڑائی اور پھر نیند
کی گہریاؤں میں اتر گئی

○○○○○○

حد ہو گئی۔

ایک بار فون اٹھا کے دیکھ تو لیتی کہ کون ہے فون پر سیدھا بلاک کر دیا

کوئی اور بھی تو ہو سکتا ہے ضروری تھوڑی ہے کہ ہر بار تنگ کرنے والا ہی فون کر رہا ہو

وہ بے زاری سے اپنے ہی کمرے میں ادھر ادھر گھوم رہا تھا اس کے صوفے پر گروم ڈریس بے
نیازی سے برجمان تھا

بس اس کا دل چاہا کہ انعم سے بات کر لے لیکن وہ اسے اتنا تنگ کر چکا تھا کہ جس بھی نمبر سے وہ
اسے فون کرتا وہ اٹھانے سے پہلے بلاک کر دیتی

اس کے فیک نمبر تو بلاک ہوئے ہیں تھے اس کا اصل نمبر بھی بلاک کر چکا تھا

اس کے دل میں رخصتی سے پہلے چھوٹے چھوٹے خواب تھے وہ تو اس انداز میں ان نے توڑے
تھے کہ ان اسے ساری زندگی کوئی خواب نہیں آتے تھے

نہیں تو اسے ویسے بھی نہیں آرہی تھی لیکن پھر بھی ایک کوشش کی خاطر وہ بیڈ پر لیٹ گیا

پھر اچانک ہی اپنا فون نکال کر زایار کو فون کرنے لگا

اگر وہ ساری رات بے چینی سے نہیں سوئے گا تو سکون سے سونے تو اس نے زایار کو بھی نہیں دینا
تھا یہ دوستی کا تقاضہ تھا

اگر وہ سکون میں نہیں تھا کہ اس کا دوست فون میں کیوں رہے

○○○○○○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو نین بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی جبکہ لائٹ آن تھی۔ وہ روشنی میں سونا پسند کرتی تھی یا شاید اسے ڈر لگتا تھا اندھیرے میں وہ اسے کتنا کم جانتا تھا

بلکہ وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ اسے افسوس تھا۔ اگر یہ سب کچھ نہ ہوتا تو آج نین کا پورپور اس کی محبت کی خوشبو سے مہک رہا ہوتا اس نے نین کے ساتھ ہی نہیں خود کے ساتھ بھی بہت نا انصافی کی تھی

وہ جاگ رہی تھی یا سو رہی تھی اس بات کا اندازہ لگانا مشکل تھا کیونکہ ایک تو وہ خاموش رہنے کی عادی تھی اور دوسرا اسی کی طرح اس کی نیند بھی بالکل خاموش تھی

خیر اگر وہ جاگ بھی رہی ہوتی تو کون سا اس نے کوئی بات کرنی تھی۔ عالم نے سرد آہ بھری

وہ زیادہ تر خاموش ہی رہتی تھی عالم نے سوچ لیا تھا سب سے پہلے شروعات وہ اس کی باتوں سے ہی کرے گا وہ اسے بولنے پر مجبور کرے گا

یونیورسٹی میں دو ملاقاتوں سے اس نے اندازہ لگایا تھا وہ یقیناً بہت باتونی تھی لیکن یہاں آکر بالکل خاموش ہو گئی تھی۔ اور یہ غلط نہیں تھا بلکہ اسی کی کرم نوازی تھی

اس نے نوٹ کیا تھا سندس اور انعم کے ساتھ وہ کھل کر باتیں کرتی تھی آج ان دونوں کے ساتھ چلتے پھرتے سندس کو تنگ کرتے اس کے چہرے پر بے حد خوبصورت مسکراہٹ تھی

اور اس کی مسکراہٹ کا دیوانہ تو وہ تبھی ہو گیا تھا جب اس نے پہلی بار اسے ہنستے ہوئے دیکھا تھا

کچھ دن پہلے عالم نے فیصلہ کیا تھا وہ اسے بالکل بھی تنگ نہیں کرے گا۔

جتنا برا وہ پہلے اس کے ساتھ کر چکا تھا اس کے بعد اور وہ اسے تکلیف پہنچانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا

وہ آہستہ آہستہ اس بات کو قبول کرنے لگا تھا کہ نین اس کی محبت کو قبول نہیں کر سکتی۔ جس کی وجہ اس کا اپنا ہی رویہ تھا

نین کے انداز نے اس پر ظاہر کیا تھا کہ اسے قبول کرنا اس کے بس سے باہر ہے اس کا ہونا اس کے لئے تکلیف کا باعث تھا۔ یہی تو وجہ تھی وہ اپنی نین کی آنکھوں کی نفرت سے بھاگ کر دودن کے لیے ڈیرے پر چلا گیا تھا

اس نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ اسے تنگ نہیں کرے گا ورنہ اس کے بغیر ڈیرے پر کسی قیامت سے کم نہ گزرے تھے اسے تنگ نہ کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے بھی وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر لوٹ آیا

وہ اس سے دور رہنا چاہتا تھا لیکن اس کے بس میں ہی نہ تھا نین سمجھ بھی نہیں سکتی تھی کہ اس کی محبت اب کون کون سے رنگ لینے لگی ہے وہ چھ فٹ کا مجسمہ غرور اس کے سامنے گٹھنے ٹیکنے پر مجبور ہو گیا تھا

وہ اپنی ہار کو تسلیم کر چکا تھا لیکن نین کو تکلیف پہنچانا بھی اب اس کے بس سے باہر تھا اس نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر نین کے فیصلے پر سر جھکانے کا ارادہ کر لیا تھا

لیکن دو دن پہلے جب اس رات نے اس کے قریب آ کر روئی اسے لگا جیسے امید کی ایک اور کرن اسے مل گئی ہے

مشکل تھا لیکن اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ نین کو منالے گا۔ اب اسے کچھ بھی کرنا پڑے وہ نین کو اپنی زندگی سے دور نہیں جانے دے گا وہ اپنے چند دن پہلے والے سوچ پر لعنت بھیج چکا تھا

وہ کیسے سوچ سکتا ہے اسے چھوڑنے کے بارے میں وہ اپنی محبت سے اس طرح سے کیسے ہار سکتا ہے

وہ نہیں ہار سکتا تھا یہاں معاملہ اس کی محبت کا تھا اس نے زندگی کا ہر میدان جیتا تھا اور محبت کے میدان میں ہار کر اس نے باقی کچھ جیتا بھی تو کیا جیتا

اسے اپنی محبت جیتنی تھی کسی بھی حال میں اسے اپنی نین کو جیتنا تھا اپنی محبت کو حاصل کرنا تھا اب اس کے لیے اسے چاہے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے وہ نین سے دور ہونے کے لئے ہر گز تیار نہیں تھا۔

اس نے قریب آ کر ایک نظر اسے دیکھا تو وہ گہری نیند میں محسوس ہوئی

آج تو دن بھی خاصہ تھا کا دینے والا تھا۔ وہ خود بھی بہت تھک چکا تھا اس کا ارادہ بھی شاور لے کر سونے کا ہی تھا

کل انعم کی بارات آنی تھی۔ اس سے اگلے دن ولیمہ تھا اور اس کے بعد عالم کا ارادہ نین کو اپنے ساتھ کہیں باہر لے کر جانے کا تھا

وہ اپنے اور اس کے رشتے کو تھوڑا وقت دینا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا وہ اپنی نین کو سمجھنا چاہتا تھا اسے جاننا چاہتا تھا

اسے کیا پسند ہے کیا پسند نہیں ہے۔ وہ کس طرح سے اپنی زندگی گزارنا چاہتی ہے آگے اپنی زندگی میں کیا کرنا چاہتی ہے اس کے بھی کچھ خواب ہونگے۔

جو عالم نے اس سے چھین لیے تھے لیکن اب نہیں وہ اس کا ایک ایک خواب پورا کرے گا۔ وہ اس کے خواب جیے گا

وہ مسکرا کر ایک نظر اس کے سوئے ہوئے وجود پر ڈالتا سا اور لینے چلا گیا

○○○○○○

عالم شاور لے کر باہر آیا تو نین ابھی بھی اسی حالت میں گہری نیند میں سو رہی تھی اس کا ایک ہاتھ اس کے لفٹ گال پر اتنا پیار لگ رہا تھا کہ عالم بے اختیاری اپنا موبائل نکال کر اس کی تصویر لینے پر مجبور ہو گیا

وہ کافی دنوں سے سوچ رہا تھا اب کون سی نئی پینٹنگ کرے نن سوتے ہوئے بھی اسے کافی اچھا مشورہ دے ڈالا تھا

اس نے بے حد نرمی سے کے ماتھے کو چھوا تو نظر اس کے لبوں پر چلی گئی اس کا دل اس کے لبوں کو چھونے کے لیے مچلنے لگا تھا

کیا ہر لڑکی کے ہونٹ اتنے خوبصورت ہوتے ہیں یا اس کے نین میں دنیا جہان کی خوبصورتی چھپی تھی

اپنے دل کے جذبات پر لگام ڈالتا اس کی نیند خراب ہونے کے ڈر سے وہ اس کے قریب سے اٹھ کر اپنی طرف آ گیا

خیر اپنی طرف تو اسے کیا ہی آنا تھا آج اس کی سائیڈ پر تو نین گہری نیند کے مزے لوٹ رہی تھی

وہ کمرے میں آتے ہی سمجھ چکا تھا کہ آج کی رات اس کے لیے کتنی مشکل ہو گئی کیوں کہ اسے بیڈ کی رائٹ سائیڈ پر سونے کی عادت تھی اور زیادہ تر وہ اپنے بیڈ پر سونا ہی پسند کرتا تھا

گھر سے باہر زیادہ وہ رہتا نہیں تھا اور اگر اتفاق سے چلا جائے تو وہ اسے نیند ہی نہیں آتی تھی اور وہ جانتا تھا کہ آج کی رات بھی اس پر اتنی بھاری ہوگی

کیونکہ نین کی نیند وہ خراب کرنا نہیں چاہتا تھا اور آج شادی کے کاموں نے اسے بھی اچھا خاصہ تھکا دیا تھا۔

اسے کیا میں تمہاری طرف سے بدلہ سمجھوں۔ وہ کافی دیر کروٹیں بدلتا سونے کی ناکام کوشش کرتا رہا اور پھر تھک ہار کر نین کی جانب کروٹ لیتا اسے دیکھ کر بڑبڑایا۔

پھر خود ہی اپنی بات پر مسکرا دیا وہ معصوم بلا کیا اس سے بدلہ لے گی۔ لائٹ بلب کی روشنی میں اس کا چہرہ خوبصورتی اور معصومیت سے بھرپور تھا

اس کی خوبصورت بند آنکھوں پر گھنی پلکیں لرز ہی تھی اچانک ہی اس کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آگئی۔

مطلب وہ جاگ رہی تھی اور جان بوجھ کر اس کی بیڈ سائیڈ پر سو کر اب اس کی حالت کے مزے لے رہی تھی

عالم نے آہستہ سے اس کے گرد گھیرا بنایا اور اگلے ہی لمحے اسے کھینچ کر اپنے بے حد قریب کر لیا
میں جاگ رہی ہوں۔۔۔ اس نے جیسے اعلان کیا تھا عالم کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی
تو۔۔۔۔؟ وہ سوال کر رہا تھا

تو یہ کہ آپ اپنی حرکتوں سے باز رہیں میں اس وقت جاگ رہی ہو وہ اسے گھورتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنی کمر سے نکالنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

مطلب تمہارے سوتے ہوئے سب الاؤڈ ہے وہ دلکشی سے مسکراتا بے حد شرارت سے بولا

دیکھیں عالم صاحب مجھے تنگ نہ کرے ورنہ۔۔۔۔

یار تمہاری ورنہ کی تو ایسی کی تیسری۔۔۔ آج مجھے بتا ہی دو ورنہ کیا کر لو گی تم وہ اس کی بات کاٹتے
ہوئے بولا اسے تنگ کرنے میں اسے اور زیادہ مزہ آرہا تھا

وہ اسے اپنے ساتھ لگائے کروٹ بدلتا اسے اس کے سائیڈ پر لے آیا تھا اور خود اپنی سائیڈ پر بڑے
مزے سے آچکا تھا

مجھے آپ کے ساتھ سونا ہی نہیں ہے وہ بے حد غصے سے اس کے قریب سے اٹھنے کی کوشش
کرنے لگی

اس کا ارادہ صوفے پر جا کر سونے کا تھا عالم اسے شانوں سے تھامتا واپس بیڈ پر لٹا چکا تھا

جا کر دکھاؤ یہاں سے بڑی آئی نہ سونے والی اگر نخرے برداشت کر رہا ہوں تو اس کا مطلب یہ
نہیں ہے میری نرمی کا فائدہ اٹھا کر تم معصوم شوہر پر ظلم کرنے پر آ جاؤ وہ پوری طرح اسے خود میں
قید کرتا ہوا اپنی ٹانگ بھی اس کے اوپر لکھ چکا تھا

اور پھر اس کا انداز ایسا تھا جیسے کوئی معصوم سا بچہ لاڈ سے کسی سے کوئی فرمائش کر رہا ہو۔ نین کی آنکھیں تو اس کے انداز دیکھ کر کھل گئی۔ وہ اس وقت کہیں سے بھی بار وعب غصیلہ عالم سلطان شاہ تو نہیں لگ رہا تھا

وہ اس کے کندھے پر اپنی تھوڑی رکھتا اسے پوری طرح سے قید کئے ہوئے تھا دین کا اٹھنا ناممکن تھا

آپ نہ اٹھائیں میرے نخرے کس نے کہا ہے نخرے اٹھانے کے لئے چھوڑیں مجھے وہ اپنا آپ چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

ڈارلنگ تم کہو نہ کہو نخرے تو میں تمہارے اٹھاؤں گا لیکن ایک حد میں اب تمہاری ہر بات تو میں ماننے سے رہا

اور جہاں تک چھوڑنے کی بات ہے میں تو تمہیں نہیں چھوڑ رہا بلکہ اب تو ساری زندگی تمہیں ایسے ہی میرے پاس میری باہوں میں رہنا ہے اب تو دن بھی بہت تھوڑے رہ گئے ہیں

وہ اسے خود میں قید کیے اپنی آنکھیں بند کرتا سا تھا ہی اس کی آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھ چکا تھا

سو جاؤ دارلنگ بہت زیادہ وقت گزر چکا ہے صبح اٹھنا ہے اور کام بھی بہت ہے صبح ایک اور تھکا دینے والا دن ہے اس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھے آہستہ آہستہ اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا

ہاتھ ہٹائیں میری آنکھوں سے مجھے نہیں سونا آپ کے ساتھ وہ اپنی ٹانگیں چلاتی اس کی ٹانگوں پر مارتی اس کے قریب سے اٹھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں جب کہ آپ جانتے بھی ہیں کہ آپ میرے ساتھ کیا

بس نین بہت ہو گیا ابھی یہ سب کچھ چھوڑ دو میں وہ تمام بری یادیں مٹا کر تمہارے دل میں اپنے لیے ایک اچھی یاد بنانا چاہتا ہوں

میں تمہیں محبتیں دینا چاہتا ہوں پلیز مجھے بار بار شرمندہ مت کرو

میں خود بھی ان لمحات کی قید سے نکل نہیں پارہا میں اپنے آپ سے ایک جنگ لڑ رہا ہوں اور مجھے اس جنگ میں کامیابی صرف تم دلو اسکتی ہو

میں نہیں یاد کرنا چاہتا ہوں سب کچھ تم بھی مت یاد کرو بھول جانے کی کوشش کرو میں جانتا
ہوں وہ بھلانا آسان نہیں

لیکن مجھے یقین ہے میری محبت تمہیں وہ سب بھلانے پر مجبور کر دے گی وہ آہستہ آہستہ کہتا ہے
خاموش کر گیا تھا

وہ کیا کیا بولنے والی تھی وہ خود بھی بھول چکی تھی اس کے لبوں کا لمس اپنے کانوں پر محسوس کر کے
اسے چپ لگ گئی تھی

لڑے جھگڑے بغیر آرام سے سو جاؤ ویسے مجھے نہیں پتا تھا تم اتنی لڑا کو ہو وہ اس کے ہاتھ پیر چلنے پر
چوٹ کرتے ہوئے بولا

تو دنین کے ہاتھ پیر جو اپنے دفاع کے لئے چلا رہی تھی اچانک ہی رک گئے

وہ آہستہ سے مسکرا کر اس کا ماتھا چومتا اس سے خود میں بھیج گیا تھا جبکہ ان لمحات کی قید میں نین
نجانے کیوں آہستہ سے اپنی آنکھیں موند گئی

○○○○○

آپ کی سہیلی کب جائے گی۔۔؟

وہ کچن میں کھڑی اس کے لیے کچھ اسپیشل بنا رہی تھی شیر اس کے پاس کچن میں ہی آگیا

اس کا ماتھا چومتا وہ آگے پیچھے دیکھتا اسے اپنے حصار میں قید کرنے لگا جب بے ساختہ ہی سوال اس کے منہ سے نکلا

کیوں۔۔؟ وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگا یہ تو آج اتفاق ہی ایسا تھا کہ کچن میں لالی کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ ورنہ اس گھر کی عورتیں اپنے شوہروں کیلئے ہمیشہ ہی اس کی جن کے استعمال کرتی رہتی تھیں

آپ کی سہیلی کے ساتھ پتا نہیں کیا مسئلہ ہے کبھی ماما سے سر کی چمپی کروا رہی ہوتی ہے تو کبھی چاچی سے لاڈاٹھا رہی ہوتی ہے

اور تو اور آج صبح زایا ردا سے کہہ رہی تھی کے اسے کچھ چیزیں چاہیے تو اسے شہر لے جایا جائے
۔ اسے شاپنگ کرنی ہے

وہ تو اس گھر کو اپنا ہی سمجھ بیٹھی ہے ماما چاچی سنیسا پازیب اور ہادی بھی ہر کوئی مجھے ڈانٹتا ہے

اور ہر کوئی اسے پیار کیوں کرتا ہے مجھے بالکل اچھی نہیں لگتی وہ

کہیں بس بہت ہو گیا اب اپنے گھر جائے وہ ایک ہفتے کے لیے مہمان بن کے آئی تھی سولہ دن
سے اس گھر میں ہے اور تو اور آپ بھی اس کی ساری باتیں مانتے ہیں

وہ منہ بسو اپنے دل کی بھڑاس نکال رہی تھی وہ ایسی ہی تھی اسے جو چیز پسند نہیں آتی تھی وہ اس
کا اظہار کھل کر کرتی تھی

اچھا میں اسے بول دوں گا وہ اس کی صراحی دار گردن پر اپنی مونچھوں چھبوتا آہستہ سے بولا

تو لالی نے بھی یقینی سے دیکھا

اف مونچھر کہیں کے آپ کی مونچھیں چھبتي ہیں وہ آپ اسے جانے کے لئے کہیں گے شیر کتنا
برالگے گا وہ مہمان ہے ہمارے گھر میں اسے اچانک کی مہمانداری یاد آگئی

ہاں تو مہمان ہے کوئی گھر کا فرد تھوڑی ہے جو ساری زندگی یہاں پر رہے گا اب اسے چلے ہی جانا
چاہیے

بالکل اپنا ہی گھر سمجھ بیٹھی ہے خیر جنہیں یہ سب کچھ نصیب نہیں ہوتا وہ ایسے ہی فری ہو جایا
کرتے ہیں

وہ اس کی گردن پر لب رکھتا باہر نکلنے لگا جبکہ اس کی آخری بات پر کھٹک کر لالی نے اس کا ہاتھ تھام
لیا

کیا مطلب جن کو نصیب نہیں ہوتا وہ خیر انگی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

میں یہی سب فیملی ماما چچی تائی بھائی بھابھی بھتیجا بھتیجی وغیرہ۔ بے چاری یتیم ہے فیملی کبھی اس
نے دیکھی نہیں

اسی لئے تو یہاں آکر اس حد تک فری ہو گئی ہے لیکن تم فکر مت کرو میں اسے آج ہی بتا دوں گا

کہ وہ مہمان ہے اور مہمان بن کر رہے تو بہتر ہے۔ وہ اسے دیکھتا اس کا کندھا تھپتھپاتے تھا باہر نکل رہا تھا جب لالی نے اچانک اس کے پیچھے آتے ہوئے کا بازو تھام کر واپس اندر کھینچا

نہیں شیر ایسا مت کیجئے گا کتنا برا لگے گا اسے اس بیچاری کی فیملی ہی نہیں ہے اور آپ اس سے یہ سب کچھ کہیں گے کتنے ظالم ہیں آپ اگر اس نے کبھی ان رشتوں کو محسوس نہیں کیا

تو کیا ہم اتنے بے حس بن جائیں کہ اس سے رشتے چھین لیں میں تو انجان ہوں آپ سب کو جانتے ہیں پھر آپ اس کے ساتھ ایسا کریں گے اتنے برے ہیں آپ شیر خردار آپ نے اسے یہاں سے جانے کے لیے کہا

آج سے وہ میری بہن ہے اور وہ جب تک چاہے ہمارے پاس رہے گی

آپ اسے یہاں سے جانے کے لئے ہر گز مت کیجئے گا۔ وہ منہ بناتی چو لہا بند کر کے کچن سے باہر نکل گئی جبکہ یہ شیر اپنی کارستانی پر کھل کر ہنسا۔

وہ اس کی رگ رگ سے واقف ہو گیا تھا اب اسے لالی کو ہینڈل کرنا بہت اچھے سے آتا تھا

oooo

شیر چیخ کر کے باہر نکلا تو لالی ماہم کے ساتھ بیٹھی پتا نہیں کون سی گفتگو میں مصروف تھی

اور ساتھ ساتھ اس سے اپنا سٹڈی کا کوئی سوال بھی سمجھ رہی تھی

گھر کے سب لوگ ہی ماہم کو بہت زیادہ اہمیت دے رہے تھے لیکن لالی اس سے کچھ کھینچی سی رہتی تھی آج لالی بھی اس کے ساتھ خوب چہک رہی تھی

شیر مسکراتا ہوا ان کے قریب ہی آکر بیٹھ گیا جس کے پاکیزہ بیگم اپنے فون پر آنے والی کال میں مصروف ہو گئیں انجان نمبر وہ بھی کسی دوسرے ملک سے نہ جانے کس کا ہو سکتا تھا

وہ ایک نظر نمبر کو دیکھتی کال اٹینڈ کر کے فون کان سے لگا رہیں تھیں جب انہیں ایک لفظ سنائی دیا

امی۔۔۔ انہیں لگا جیسے ساری دنیا رک گئی ہو کروڑوں میں کی آواز پہچان سکتی تھیں وہ ان کا
روحان کا ان کا بچہ انہیں لگا جیسے وہ جی اٹھیں ہوں پچھلے پانچ ماہ سے وہ اس آواز کو سننے کے لئے
تڑپ رہی تھیں

جوان بیٹے کو کھودینے کا درد کیا ہوتا ہے یہ تو وہی سمجھ سکتا ہے جس نے اپنا جوان بیٹا کھویا ہو پاکیزہ
بیگم کا دل چاہا وہ چیخ چیخ کر روئیں۔

۔۔۔۔۔ رو۔۔۔۔۔ روحان میرا بچہ۔۔۔ ان کے لبوں سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ نکل رہے تھے
آنکھوں سے مسلسل آنسو بہنے لگے۔

شیر فوراً ان کے پاس آکر بیٹھا اور انہیں تھام لیا اگر وہ ایسا نہ کرتا تو یقیناً وہ زمین پر گر جاتیں۔

ہر کوئی ان کی طرف متوجہ ہو گیا تھا ان کے منہ سے الفاظ نکلنے سے انکاری ہو چکے تھے

شش۔۔۔ شیر۔۔۔۔۔ رو۔۔۔۔۔ ن۔۔۔۔۔ وہ فون کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اسے کچھ
بتانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

امی میں آپ کا روحان۔۔ امی میں آپ کا بچہ۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔ امی پلیز مجھے معاف کر دیں
بہت بڑا گناہ گار ہوں۔ میں نے اپنی ماں کی پاکیزگی پر شک کیا۔ شاید اللہ کو بھی مجھ جیسے نافرمان
شخص کی ضرورت نہیں

شاید مجھ جیسے انسان کو موت بھی قبول نہیں کرتی امی مجھے معاف کر دیں میں آپ کے پاس آنا
چاہتا ہوں۔ میں آپ کے پاس۔۔۔۔۔ اچانک ہی اس کی طرف سے آواز آنا بند ہو گئی وہ روتے
ہوئے کچھ بول رہا تھا لیکن اس کی آواز نہیں آرہی تھی پاکیزہ بیگم بے چینی سے فون کو دیکھنے
لگیں۔

آواز بند ہونے پر شیر نے ان کے ہاتھوں سے فون لے کر اپنے کان سے لگایا ان کی نظروں کی بے
چینی کو وہ لوٹ کر رہا تھا۔

سرپینٹ کی حالت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے ہم انہیں زیادہ تر فون نہیں استعمال کرنے دے
سکتے وہ بہت زیادہ رو رہے ہیں کی طبیعت بگڑ رہی ہے آپ پلیز عالم سلطان شاہ کو انفارم کر دیں
اسی طرف سے کسی کی آواز آئی فون بند ہو گیا۔

جبکہ شیر فون پھینکتا پاکیزہ بیگم کے بے جان وجود کو اٹھا کر اپنی گاڑی کی جانب بھاگا تھا کیونکہ وہ بے ہوش ہو چکی تھی

○○○○○○○

عالم بیٹا تم میری بات سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہے

وہ مجھ سے بات کرنا پسند نہیں کر رہا

مجھے دیکھتا تک نہیں ہے میں نہ جانے کتنی دیر اس کے پاس بیٹھا رہا لیکن اس نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی

جب سے ہوش میں آیا ہے بس ایک ہی بات کی ہے جارہا ہے کہ اسے پاکیزہ سے ملنا ہے

اس کی ضد کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی

وہ اس کے علاوہ اور کوئی بات کرنا پسند ہی نہیں کرتا صرف ایک ہی بات کرتا ہے اسے اس کی ماں کے پاس جانا ہے

یہاں تک کہ اس نے مجھ سے کہا ہے کہ میں اس کا باپ نہیں۔۔۔۔۔ واصف شاہ کچھ کہتے کہتے رک گئے

ان کی آواز میں ایک عجیب سا کرب تھا جو عالم میں شدت سے محسوس کیا تھا

چاچو آپ پریشان نہ ہوں ان شاء اللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا میں خود اسے سمجھاؤں گا فی الحال اسے سفر کی اجازت نہیں دی جاسکتی

اس کے پیر بالکل کام نہیں کر رہے۔ ڈاکٹر زکا کہنا ہے کہ فی الحال اسے وہی ہسپتال میں رہنا چاہیے

اسی لئے فی الحال آپ اس کی ضد پر بالکل دھیان نہ دیں اور اس کی باتوں پر تو بالکل بھی نہیں۔ اس کی ضد کی خاطر ہم اسے خطرے میں نہیں ڈال سکتے

اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ صفدر شاہ اس کا باپ ہے کیونکہ صفدر شاہ باپ بن کر دکھایا ہے۔

روحان تو صرف کر رہا ہے بیٹا ہونے کا۔ اور اس بات کو تو آپ بھی قبول کرتے ہیں کہ صفدر شاہ نے روحان اور سنیہا کی پرورش میں کسی بھی قسم کی کوئی کمی نہیں رکھی

آپ بالکل بھی ٹینشن مت لیں میں ہوں نا آپ پریشان کیوں ہوتے ہیں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور ویسے بھی آپ کی فلائٹس تو بک ہیں میں کوشش کروں گا کہ آپ کے ساتھ ہیں روحان کو بھی یہاں آنے کی اجازت مل جائے

۔ اور جہاں تک روحان کی ضد ہے اس کا بھی ہم کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے

جس کنڈیشن سے وہ ابھی باہر نکل رہا ہے ایسے میں انسان چرچڑا اور ضدی ہو جاتا ہے

اور روحان تو ہمارے خون میں شامل ہے اور روحان بھی تو ہم میں سے ہی ہے آپ پریشان نہ ہوں

وقت کے ساتھ ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا روحان پھر سے اپنے پیروں پر کھڑا ہو جائے

ہمیں اور کچھ نہیں چاہیے۔ اب بس وہ دن بھی دور نہیں

آپ مجھے بس یہ بتائیں کہ روحان نے اس لڑکی کے بارے میں آپ کو کچھ بھی بتایا ہے۔ یا اسے دانی یاد ہے یا راحیل کے بارے میں

کیوں کہ یہاں بریرہ پر سخت کاروائی کرواتے ہوئے مجھے بہت عجیب لگ رہا ہے۔ وہ زیار کی بیوی ہے اس کا تعلق بھی ہمارے ہی خاندان سے ہے رشتے میں وہ میری بھابھی لگتی ہے اس کی عزت کرنا مجھ پر فرض ہے

میں چاہ کر بھی حدود کر اس نہیں کر سکتا۔ مجھے جو بھی کرنا ہو گا وہ خاندان اور فیملی سے الگ رہ کر کرنا ہو گا

۔ روحان اگر خود اس لڑکی کے بارے میں کچھ بتادے تو الگ بات ہے۔ کیوں کہ راحیل اتنی مار کھانے کے بعد کچھ حد تک بریرہ کا نام لینے کو تیار ہوا ہے

لیکن ابھی تک بڑی مچھلی کا نام اس کی زبان پر نہیں آیا۔ مجھے نہیں لگتا کہ اس سب میں بریرہ کا ہاتھ ہے

۔ کیونکہ راحیل کے چہرے پر میں نے کہیں پر بریرہ کا خوف نہیں دیکھا۔ مجھے لگتا ہے بریرہ کو بھی اس سب میں پھنسانے کی کوشش کی گئی ہے

کیا یہ بھی ممکن ہے کہ راحیل نے خود ہی اس اصل قاتل کو بچانے کے لیے بریرہ کا نام لے لیا ہو مجھے بس یہ جاننا ہے کہ دانی کون ہے وہ دانی جس سے روحان محبت کرتا تھا۔

لیکن فی الحال آپ کوشش کیجیے کہ پھر وہ ان سب کے بارے میں نہ سوچے

فی الحال ہمیں روحان کو کسی بھی قسم کی کوئی ٹینشن نہیں دینی اسے ہر قسم کی پریشانی سے دور رکھنا ہے

لیکن پھر بھی آپ اس کی باتوں پر اس کے انداز پر خاص دھیان رکھیں

فلحال آپ اسے یاد کروانے کی کوشش نہ کریں کہ اس کا قتل کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن اگر وہ دانی کا نام لے تو آپ سب تفصیل جاننے کی کوشش ضرور کیجئے گا

ہمیں پتا سب کچھ لگانا ہو گا لیکن روحان کو کسی بھی قسم کی ٹینشن دیے بغیر۔ کیوں کہ سینے پر لگنے والی گولی کی وجہ سے اس کا انڈر سسٹم تقریباً کام کرنا چھوڑ چکا ہے اس کا دماغ بھی اس کا ساتھ چھوڑ چکا ہے

یہاں تک کہ جسم میں زہر پھیل جانے کی وجہ سے اس کے پیر بھی کام کرنا چھوڑ چکے ہیں

ہمیں سب کچھ بہت احتیاط سے کرنا ہو گا وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بولا

تم فکر مت کرو عالم یہاں سب ٹھیک ہے لیکن آج دوپہر میں اس نے پاکیزہ کو فون کیا تھا مجھے نہیں پتہ اس نے کب میرا فون میری جیب سے لے لیا

اور میرے جاتے ہی اس نے پاکیزہ کو فون کر دیا تھا دوپہر میں اس کی حالت بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی ذہنی ٹینشن کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا چاچو نے اسے تفصیل سے بتایا

چاچو اس کا مطلب ہے بڑی حویلی والوں کو بھی سب کچھ پتہ چل چکا ہے یہ چیز تو ہمارے لئے مسئلہ ثابت ہو سکتی ہے ویسے تو میں زایار کو پہلے ہی بتا چکا ہوں لیکن میں نہیں چاہتا تھا فحاش بات انکے خاندان تک جائے

خاص کرتب تک تو بالکل بھی نہیں جب تک ہمیں پتہ نہیں چل جاتا کہ روحان کو مارنے کی کوشش کس نے کی ہے

ہاں عالم تم ٹھیک کہہ رہے ہو ہمیں سب سے پہلے پتہ لگانا ہو گا کہ روحان کی جان کا دشمن کون ہے

میں نہیں جانتا یہ میرے گناہوں کی سزا ہے یا کچھ اور لیکن میری وجہ سے میرے بچوں کی زندگی عذاب ہو چکی ہے چاچو بے حد پریشان تھے

چاچو آپ پریشان نہ ہوں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا وہ انہیں حوصلہ دیتے ہوئے بولا
ہاں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا عالم مجھے تم پر پورا یقین ہے تم سب کچھ ٹھیک کر لو گے وہ پورے
یقین سے بولے عالم فون بند کر کے زایار کو فون کرنے لگا تھا

یقیناً اب تک بڑی حویلی میں یہ بات پھیل چکی ہوگی کہ روحان زندہ ہے وہ زایار کو دو دن پہلے ہی
اس بارے میں بتا چکا تھا

۔ کیونکہ زایار کے انداز سے وہ اس بات کا اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ بھی روحان کو بے حد چاہتا ہے اور
اس کی بھلائی ہی چاہتا ہے

اسی لیے اس نے زایار کو اپنا ہمراز بنایا تھا جو اس کیس کو حل کرنے میں اس کا مکمل ساتھ دے رہا
تھا

○○○○○

شیر پاکیزہ چاچی کیسی ہیں۔۔۔!

وہ ہسپتال میں آتا شیر سے بولا جو کہ ابھی ابھی ڈاکٹر کے کمرے سے باہر نکلا تھا

فی الحال حالت کافی خراب ہے بی بی پی بہت زیادہ ہائی ہو گیا تھا وہ اس کے ساتھ چلتا ہوا سامنے موجود
کر سیوں پر بیٹھ گیا

اور ساتھ ہی لالی کو میسج کر کے پاکیزہ چاچی کی حالت بتانے لگا
اللہ رحم کرے چاچی کو اچانک ہوا کیا ہے صبح تو بالکل ٹھیک تھی زایا بے حد پریشانی سے پوچھ رہا
تھا

روحان نے فون کیا تھا وہ چاچی سے بات کر کے ان سے معافی مانگ رہا تھا مجھے نہیں لگتا تھا یہ
معاملہ اتنا جلدی کھل جائے گا

یہ جان کر کہ روحان زندہ ہے چاچی کی حالت بگڑ گئی پی بی خطرناک حد تک ہائی ہو گیا ایمر جنسی
میں انہیں ہسپتال آنا پڑا

ڈاکٹر نے بہت مشکل سے ان کی حالت پر کنٹرول کیا ہے میں تو خود بے حد پریشان ہو گیا تھا میں نے
تو سوچا تھا کہ چاچی کے لیے یہ بات بہت بڑی خوشخبری ہوگی

لیکن یہ تو میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ چاچی کی طبیعت اس حد تک خراب ہو جائے گی میں نے صفر چاچو کو فون کر کے بتایا ہے اس بارے میں

وہ بھی سیدھا ہسپتال ہی آئیں گے شیر نے پریشانی سے پوری بات بتائی کچھ دن پہلے ہی عالم نے اسے بتایا تھا کہ روحان زندہ ہے لیکن وہ قومہ ہے

پر کل عالم نے بتایا تھا کہ روحان کو ہوش آگیا یہ بات وہ بہت جلد اپنے تمام گھروالوں کو بتانا چاہتا تھا لیکن روحان نے خود ہی کال کر کے یہ دھماکہ کر دیا تھا جس کے نتیجے میں چاچہ ہسپتال میں آچکی تھیں

شاید اتنی بڑی خوشی مینڈل نہیں کر پائیں وہ یا شاید وہ اس بات کا یقین ہی نہیں کر پائیں کہ ان کا بیٹا ابھی زندہ ہے

وہ روحان کا دکھ کسی سے شیر نہیں کرتیں تھیں لیکن حقیقت تو یہی تھی کہ جو ان بیٹے کی موت نے انہیں توڑ کر رکھ دیا تھا

زایار کو یہ حقیقت جان کر عالم پر بے حد غصہ آیا تھا لیکن جب عالم نے اسے یہ سچ چھپانے کی وجہ بتائی تو اسے عالم ٹھیک لگا تھا

روحان کو ہمیشہ کے لئے کھودینے سے بہتر تھا کہ وہ چند دن کے لئے خاموشی اختیار کر لے روحان کا بچنا بے حد مشکل تھا اسی لیے عالم نے کسی کو بھی اس کی زندہ ہونے کی خبر نہیں دی تھی

روحان پر یونیورسٹی میں بھی دو تین بار جان لیوا حملہ کیا گیا تھا اور یہ بات را حیل نے خود جیلر کی مار کھاتے ہوئے بتائی تھی

لیکن اس میں ابھی تک اس شخص کا نام نہیں اگلا تھا کس نے یہ سب کچھ کر دیا تھا آخر کون ہو سکتا ہے جو ایسا قدم اٹھا سکتا ہے

اور بالآخر روحان کے ساتھ کسی کی کیا دشمنی تھی کہ کوئی اسے جان سے مارنے کی کوشش کر رہا تھا

بہر حال جو بھی تھا یہ وقت بے حد مشکل تھا روحان نے عالم کا ساتھ دینے کا وعدہ کرتے ہوئے یہ راز اپنے سینے میں دفنانے کی کوشش کی تھی

لیکن شیر سے کچھ بھی چھپانا شاید اس کے بس سے باہر تھا

وہ جانتا تھا شیر کو راز رکھنا آتا ہے وہ کبھی بھی اس بات کو کسی پر کھلنے نہیں دے گا

بریرہ کے بارے میں لالی کو بتانے کے لئے زاید نے ہی شیر کو کہا تھا کیونکہ لالی بریرا کے ساتھ اس حد تک اٹیچ ہو چکی تھی کہ اسے پازیب کے وجود سے الجھن ہوتی تھی

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بہن اس کی بیوی اس کی محبت سے نفرت کرے اسی لیے اس نے شیر کو اجازت دی تھی کہ وہ لالی کو اس بارے میں سب کچھ بتادے

کیونکہ ایک بھائی ہونے کے ناتے یہ سب بتانا اسے خود زیب نہیں دیتا تھا اور اپنی بہن کی نفرت اس کی برداشت نہیں ہوتی تھی

پھر لالی کو بتانے کا ہی یہ نتیجہ نکلا تھا کہ اس نے ہادی کو اپنے الفاظ میں سگی اور سوتیلی ماں کا مطلب سمجھایا تھا

تب سے ہی نہیں بلکہ ہمیشہ سے وہ شیر کو اپنے دل کی ہر بات بتا دیتا تھا اتنی بڑی خوشی اس سے اکیلے سنبھالی نہیں جا رہی تھی

کہ اس کا بھائی زندہ تھا اس خوشی کو اس نے جب شیر کے ساتھ شیر کیا تو اس کی خوشی کی بھی کوئی انتہا نہ تھی اور وہ تو بے چین تھا پاکیزہ چاچی کو یہ خوش خبری دینے کے لئے

لیکن صحیح وقت نہیں تھا وہ کسی بھی حال میں یہ خبر نکلنے نہیں دینا چاہتے تھے کی روحان زندہ ہے کیونکہ روحان کی زندگی پر کسی بھی قسم کا کوئی رسک نہیں اٹھانا چاہتے تھے

اس وقت اس کی جان کو بے حد خطرہ تھا کوئی ذرا سی بات ہے اس کی جان پر بن سکتی تھی

دوسری طرف ڈاکٹر نے اس کا بے حد خیال رکھنے کی تاکید کی تھی

ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ وہ بھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہے اسے کچھ باتیں یاد ہیں اور بہت کچھ وہ بھلا چکا ہے قومہ میں جانے کی وجہ سے اس کی ممبری پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوئی۔

اسے آہستہ آہستہ سب کچھ یاد آ جائے گا اسے وقت کی ضرورت ہے۔

لیکن جب تک اسے خود سب کچھ یاد نہیں آ جاتا اسے زبردستی کچھ بھی یاد کروانے کی کوشش نہ کی جائے

وہ بہت ساری باتیں بھول چکا تھا اسے کچھ یاد تھا تو بس اتنا کہ اس نے اپنی ماں کا دل دکھایا تھا

اور اپنی ماں سے بات کرنے کے لیے جب اس نے فون اٹھایا تو اسے پاکیزہ کر نمبر اپنے آپ یاد آ گیا تھا اور یہی ڈاکٹر زکا بھی کہنا تھا کہ آہستہ آہستہ جب وہ نارمل زندگی میں واپس آنے لگے گا اسے سب کچھ یاد آ جائے گا

فلحال اس کے ذہن میں کوئی بات نہیں کی وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی زندگی میں دانی نام کی کوئی لڑکی تھی یہ کسی نے اسے مارنے کی کوشش کی تھی

اور یہی چیز ان کے لئے پریشانی کی وجہ تھی اور اس کا حل اب عالم نے نکالنا تھا

عالم نے اپنی بہن کی شادی پر اسے ملنے کے لیے بلایا تھا۔

تاکہ وہ لوگ بیٹھ کر اس کا حل نکال سکے زایار نے اپنے ساتھ شیر کو بھی چلنے کے لیے کہا تھا جس پر شیر نے پہلے تو کوئی جواب نہ دیا پھر ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اس کی بات مان گیا۔

کیونکہ شیر بھی یہی چاہتا تھا کہ روحا ان جلد سے جلد واپس آجائے تاکہ پاکیزہ چاچی کو ان کی خوشی مل جائے وہ ماں محروم تھا لیکن پاکیزہ چاچی نے ہمیشہ اسے ماں جیسی محبت کی تھی

یہ حقیقت تھی کہ وہ کبھی بھی ان کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا

○○○○○

سندس بے حد خوبصورت لگ رہی تھی سرخ لہنگے میں پھولوں سے سجاوہ اس کے چہرے پر الگ ہی نکھار لایا تھا

جو بھی کمرے میں آتا اسے خوب سراہتا۔ وہ بہت خوبصورت لڑکی ہر گز نہیں تھی لیکن اس کا
پر اعتماد انداز کسی کو بھی اس کی جانب متوجہ کر سکتا تھا

وہ خوش رہنے اور خوش رکھنے والی لڑکی تھی۔ نہ جانے آج صنم کو کیا سوچھی کہ وہ بھی اس کے
کمرے میں آکر اسے دلہن بنانے میں بیوٹیشن کی مدد کرنے لگی

اسے بھی بہت خوشی ہوئی تھی اور کہیں نہیں لیکن صنم اس کی بات میں تو شامل ہو رہی تھی

اس نے حیدر صاحب کے ساتھ میں بہت بد تمیزی کی تھی وہ اس سب کے بچ اپنی غلطی ماننے کو
تیار ہی نہیں تھی

اس کا کہنا تھا کہ اس کے ساتھ زبردستی کی جارہی تھی اور وہ زبردستی کے رشتے کو نبھانے کی قائل
نہیں تھی

اس لیے اس نے اپنی زندگی بچانے کے لیے یہ قدم اٹھایا جو اس کی نظروں میں غلط ہر گز نہیں تھا

اس کی باتوں کو حیدر صاحب نے اپنی من چاہی بیوی نر جس کی پرورش کا اثر کہا تھا اور ساتھ ہی افسوس بھی کیا تھا کہ زلیخا جیسی عورت کو چھوڑ کر انہوں نے نر جس جیسی عورت کو اپنی زندگی میں شامل کر کے زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی

اور ان کی دوسری بڑی غلطی ان کی یہ اولاد صنم تھی جیسے اپنے باپ کی عزت کا ذرا بھی خیال نہ آیا لیکن انہیں انعم پر اس نے فخر تھا

اگر انعم بھی اس شادی سے انکار کر دیتی تو وہ کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہتے وہ تو شکر تھا احسن صاحب کا جنہوں نے کسی بھی قسم کا کوئی ولولہ نہ مچایا

بلکہ ان کی عزت رکھتے ہوئے صنم کی بجائے انعم کو بہو کے طور پر قبول کر لیا

لیکن انعم کے دماغ میں بس یہی ایک بات چل رہی تھی کہ زاہد اس بارے میں کچھ نہیں جانتا

وہ تو یہی سوچ رہا ہے کہ جس لڑکی کے ساتھ اس کا رشتہ ہوا تھا اسی کے ساتھ اس کا نکاح ہوا ہے

یقیناً وہ اسی کے بارے میں سوچتا رہا ہو گا اور یقیناً اسی کے لیے ہی اس نے شادی کے لئے ہاں کی ہے اور اسی لیے ہی اسے شادی پر کوئی اعتراض نہ تھا وہ حقیقت سے بے خیر تھا

سب کچھ ٹھیک تھا سب کچھ نارمل تھا لیکن انعم کے دل میں یہ بات گر کر رہ گئی تھی کہ وہ حقیقت سے ناواقف ہے

وہ نہیں جانتی تھی کہ آگے زندگی میں اس بات کا اس کی زندگی پر کیا اثر پڑے گا لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ آج کی رات ہی زاہد کو اپنی ساری حقیقت بتا دے گی

وہ نہیں جانتی تھی اس بات سے زاہد کو فرق پڑتا ہے یا نہیں لیکن اسے فرق پڑتا تھا وہ اپنی زندگی کی شروعات کسی جھوٹ کی بنا پر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

○○○○○

عالم ابھی اپنا کام نہیں پورا کر کے کمرے میں آیا تو اسے آئینے کے سامنے کھڑا دیکھا آج اس نے پنک کالر کی خوبصورت کلیوں والی فراک پہن رکھی تھی

خوبصورت تو ویسے بھی بے تحاشا تھی یا شاید اس پر ہر رنگ ہی چلتا تھا عالم کا دل بے اختیار دھڑکا

اس نے مسکرا کر ایک نظر اسے دیکھا وہ اپنے بال اونچے کر کے باندھنے کی کوشش کر رہی تھی عالم آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کی جانب آیا تو آئینے میں اسے دیکھ کے اس کے ہاتھ وہیں رک گئے

عالم نے بے حد نرمی سے اس کے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے اس کے بال کمر پر پھیلا دیے جب تک کمرے میں ہو تب تک بال کھلے رکھو بہت پیارے لگ رہے ہیں وہ فرمائش کرتے ہوئے بولا

جب کہ اپنی راتوں والی حرکت پر وہ بالکل بھی شرمندہ نہیں تھا اسے بے بس کر کے اسے بہت خوشی ملی تھی

آپ کو کیوں لگتا ہے کہ میں آپ کی کوئی بھی بات مانوں گی نہ جانے کیسے اس کے منہ میں زبان لگ گئی تھی عالم کو تو اس کے انداز دیکھ کر جھٹکے لگ رہے تھے

اور کافی حد تک خوش بھی تھا کم از کم اس سے بات تو کرنے لگی تھی ابھی کل رات کی بات تھی کہ اسے لگتا تھا کہ شاید اب نین کبھی بھی کھل کر اس کے سامنے بات نہیں کرے گی

مجھے تو اور بھی بہت کچھ لگتا ہے جیسے کہ ایک مہینے میں تمہیں مجھ سے محبت ہو جائے گی ایک مہینے میں تم میرے پیار میں پاگل ہو جاؤ گی ایک مہینے میں ہم دونوں ہر یہ ساری دیواریں گرا دیں گے اور ان شاء اللہ ایک سال میں ہم دونوں کا ایک پیار سا بے بی۔۔۔۔۔

استغفر اللہ رک جائے وہیں بریک لگائیں اپنی زبان پر توبہ پتہ نہیں کیا کیا سوچتے رہتے ہیں وہ شرم سے سرخ گالوں پہ ہاتھ پھیرتی اسے چپ ہونے کا کہنے لگی

جبکہ اس کے چہرے کی سرخی نے عالم کو بے اختیار ہیں اس کے گال پر اپنے لب رکھنے پر مجبور کر دیا

اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی وہ اس سے پیچھے ہٹی جب کے اس کے گال اب مزید سرخ ہو چکے تھے

ڈارلنگ تمہیں تو یہ میک اپ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے تمہارے گالوں پر سرخی پھیلانے کے لیے عالم سلطان شاہ ہی کافی ہے

وہ بہت محبت سے اس کے گال چھوتا اپنی شروانی اٹھا کر شاور لینے گھس گیا

انتہائی بے شرم انسان ہیں وہ بڑبڑاتے ہوئے اپنے بال بند کرتی تیزی سے کمرے سے نکل گئی

نہ جانے کیوں وہ اس کے سامنے نرم پر رہی تھی وہ جب کہتا تھا وہ اس سے محبت کرتا ہے تو اسے ساری دنیا رکتی ہوئی لگتی

صرف اور صرف اپنی دھڑکنیں تیز چلتی ہوئی محسوس ہوتی

کیوں وہ اس کے سامنے بول نہیں پاتی تھی کیوں آواز نہیں اٹھاتی تھی کیا اس کے سامنے ہارنے لگی تھی کہ وہ تھک گئی تھی

- بچپن سے لے کر آج تک اس نے کسی کی محبت محسوس نہیں کی تھی تو کیا عالم کی محبت کے سامنے وہ گٹھنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئی تھی

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی لیکن ان سب سوچوں پر ایک سوچ سوار تھی عالم کے وہ الفاظ جو وہ بھول نہیں پارہی تھی

وہ ہر چیز بھول بھی جاتی تو عالم کے وہ الفاظ کیسے بھلاتی جو آج بھی اس کا دل چیر کر رکھ دیتے تھے

○○○

اتنے دنوں سے صنم اپنے کمرے میں بند تھی لیکن آج بارات والے دن نر جس بیگم نے اسے زبردستی باہر نکالا تھا

کہ بہن کی شادی اور وہ غائب ہے۔ پہلے مہمانوں کا صنم کے نکاح میں آنا اور پھر نکاح انعم کا ہونا اس کے بعد کی کسی فنکشن میں غیر موجودگی یہ کوئی چھوٹی دی بات نہیں تھی

مہمان طرح طرح کی باتیں بنا رہے تھے۔ جس کی بھنک حیدر صاحب کو بھی لگ گئی تھی۔ تبھی تو غصے میں نر جس بیگم کو حکم دیا تھا کہ اپنے نافرمان اولاد سے کہو کہ بہن کی رخصتی میں موجود رہے

جس پر وہ بھی خوف نخرے کر لے آئی تھی کہ صرف ان لوگوں کی عزت کی خاطر آئی ہے۔

لیکن یہاں آکر زاہد کو دیکھ کر اسے ایک بار تھوڑا سا ہی سہی لیکن پچھتاوا ضرور ہوا تھا۔ میونکہ وہ ایک بہے شاندار نپبندے کر کھو چکی تھی

بیٹا یہ صنم ہے ہماری دوسری بیٹی یہ کچھ دنوں سے بہت بیمار تھی۔ نر جس بیگم نے اسے زاہد سے ملوایا تھا

! تو آپ ہیں صنم۔۔۔! آپ کے نام کی وجہ سے ہمیں بہت بڑا نقصان ہو سکتا تھا زاہد اسے دیکھ کر کچھ شرارت سے بولا۔ وہ سچ میں بے حد حسیں لڑکی تھی انعم تو اس کے سامنے کچھ بھی نہ تھی۔

میں نے ہونے نہیں دیا آپ کا نقصان۔۔۔ وہ ذومعنی سے انداز میں انعم کو دیکھ کر مسکرائی۔ اچھا۔۔۔ وہ کیسے۔ زاہد نے بات سے بات نکلی جس پر صنم کی مسکراہٹ گہری ہوئی لیکن انعم کے چہرے کی ہوائیاں اڑنے لگی جیسے دیکھ کر ڈنم کو مزا آیا۔

وہ ایسے کہ آج آپ کی پہلوں میں جو لڑکی بیٹھی ہے وہ ہماری ہی بدولت ہے اس کے انداز میں لچھ ایسا تھا کچھ جو انعم کو ڈرا رہا تھا۔

وہ یہ بات خود زاہد کو بچانا چاہتی تھی۔ یہ نہ ہو کہ سچ جان کر زاہد ہنگامہ کھڑا کر دے۔
ارے میں نے ہی تو آپ کی تصویر دیکھائی تھی اسے وہ ہنستے ہوئے بولی تو انعم نے گہری سانس لی۔

اور شادی سے بچنے کے لیے نیند کی گولیاں بھی تو آپ نے ہی کھائی تھی۔ اس کی بات ختم ہونے
ہر زاہد نے جھٹکا دیا تھا۔ صنم کی مسکراہٹ چھپ گئی جبکہ انعم کے چہرے پر خیر انگلی تھی۔

جس ہسپتال سے آپ نے یہ میڈیسن منگوائی تھی وہ میرا ہی ہے اور جس ڈاکٹر نے آپ کو تین
گولیاں کھانے کے لیے کہا تھا۔ اس نے مشورہ مجھ سے ہی مانگا تھا۔

وہ بے حد پر سکون سے انداز میں بولا جیسے کوئی عام سی بات کر رہا ہو۔
نکاح کے بعد جب میں گھر گیا مجھے اسی دن میرے ساتھ ڈاکٹر نے بتایا کہ جس لڑکی نے مجھ پر ہاتھ
تھا اس نے گولیاں کھالی ہیں۔

اسی نے مجھے بتایا کہ وہ آپ کا فیملی ڈاکٹر ہے۔ خیر ایکپیریس کیسا تھا یہ بتائیں وہ اب بھی اسی ٹون میں بات کر رہا تھا صنم نے آج تک اتنا لکھیں بندہ نہیں دیکھا تھا۔

میرے خیال من مجھے امی ڈھونڈ رہی ہوں گیں۔ وہ بہانہ بناتے ہوئی اٹھی۔ جبکہ انعم تو بس اسے ہی دیکھے جارہی تھی۔

لڑکی کیا مسئلہ ہے کبھی کوئی ہنڈ سم بندہ نہیں دیکھا کیا۔۔۔! اس کے دیکھنے پر وہ شرارتی سے لہجے میں بولا تو انعم نظریں پچھکا گئی اس کے چہرے کی مسکراہٹ اس کے حسیں سراپے کو چار چاند لگا رہی تھی۔

یہ بہن کم فساد ی پھوپو زیادہ لگتی ہے وہ بڑبڑایا۔ تو انعم کی ہنسی نکل گئی۔

○○○○○

اسے قرآن پاک کے پاک سائے میں رخصت کیا جا رہا تھا بہت غمگین ماحول تھا سب کی آنکھیں پر نم تھیں۔ عالم نے اس اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا۔ جبکہ تراب اس سر سے تھوڑا اونچا قرآن پاک رکھے ساتھ ساتھ باہر آ رہا تھا

حیدر شاہ اسے اپنی عزت رکھنے کے لیے شکریہ ادا کر رہے تھے۔ تو تراب جیسے زاہد بالکل بھی پسند تھا۔ اسے کچھ دیر پہلے بہت اچھے سے سمجھا چکا تھا کہ وہ تراب حیدر شاہ کی بہن ہے۔

تو یہ یاد رکھا جائے کہ اگر اس کی بہن کو کوئی بھی تکلیف ہوئی تو وہ اس کا منہ توڑنے میں ٹائم نہیں لگائے گا۔ زاہد نے تو صرف ہاں میں سر ہلادیا تھا لیکن اس کے جانے کے بعد اس نے انعم کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

یہ تمہارا بھائی ایک دن میں کتنے لوگوں کی ہڈیاں توڑتا ہے۔
کیوں۔۔۔۔۔ وہ انجان سی پوچھنے لگی۔ وہ بہت ریلکس لگ رہی تھی۔

میرا کام کافی ہلکا چل رہا ہے اگر کہ میرے ساتھ ڈیل کر لے تو ہم پارٹنرز بن سکتے ہیں وہ سرس انداز میں بولا۔

کیا مطلب میں سمجھی نہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی
مطلب یہ کہ لوگوں کی ہڈیاں توڑ کر اپنا شوق پورا کرے اور میں جوڑ کر پیسے کمالوں۔ فیلمی بزنس اسٹارٹ ہو جائے گا۔ وہ نے جد پر سکون سا بولا تو انرم کو اپنی ہنسی کنٹرول کرنا دنیا کا دب سے مشکل کام لگا۔

کیا کر رہی ہو لڑکی لوگ کیا سوچ رہے ہوں کہ میں تم سے کس قسم کی باتیں کر رہا ہوں جس پر تم یوں ہنسنے جا رہی ہو۔

توبہ تو بی کیا مجھے بدنام کرنا چاہتی ہو۔ دیکھو میں ایک بہت ہی شریف ڈاکٹر ہوں۔ مجھے بدنام مت کرو تمہاری یہ ہنسی پتہ نہیں لوگوں کو کیا کیا سوچنے پر مجبور کر رہی ہو گی کہ ایک ابلاناڑی۔۔۔ میرا مطلب ہے ابلاناڑا۔ تمہارے کان میں کس قسم کی سرگوشی کر رہا ہے۔

وہ اس انداز میں بول رہا تھا جیسے بہت ہی کوئی سرپس ٹاپک ہو لیکن انعم کی تو ہنسی ہی نہیں رک رہی تھی۔

وہ تھوڑی ہی دیر میں اس کی جولی سی شخصیت سے بہت متاثر ہوئی تھی۔ لیکن اب اس کی آنکھوں میں آنسو تھے

اپنے گھر والوں سے بچھڑ کر نئی شروعات کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے وہ سمجھ سکتا تھا لیکن تو وہ اب لحاظ سے کھل کر بات کرنا چاہتا تھا وہ اس سے پیار کرتا تھا وہ صرف سب سے وعدہ ہی کر سکتا تھا کہ وہ اس کا خیال رکھے گا

اور یہ صرف وعدہ نہیں تھا۔ اس ہی نیچر سے ہی اندازہ لگا یا جاسکتا تھا کہ وہ کس طرح کا انسان ہے

○○○○○

تراب عالم سے ناراض تھا کیوں کہ اس کے بار بار کہنے پر بھی عالم نے سنیہا کو نہ بلایا تھا۔ اور انعم نے بھی اسے بہت بار کہا تھا لیکن عالم نے اسے بھی کوئی خاص جواب نہ دیا

جس پر وہ اس سے ناراض ہو گیا۔ عالم نے اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی کہ فلحال اسے وقت دو۔ لیکن تراب کا کہنا تھا۔ کہ وہ سنیہا کے ساتھ تھوڑا وقت گزار کر اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس سے بہت پیار کرتا ہے

عالم نے اس کا پلان خراب کر دیا تھا۔ عالم اس کے گھر رشتہ لے کر جانے والا تھا اور اس سے پہلے وہ اس سے کچھ باتیں کرنا چاہتا تھا

یہ زندگی سنیسا اور تراب کی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اس سے کتراتی ہے اس سے گھبراتی ہے۔ وہ اس کا یہ بے وجہ کا ڈر ختم کرنا چاہتا تھا۔ اس کے ساتھ اپنی نئی زندگی کی شروعات کرتے ہوئے وہ کچھ بھی غلط نہیں چاہتا تھا

اور آج وہ اسی سلسلے میں اس سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن عالم نے اسے بلایا ہی نہیں عالم نے صفدر شاہ کو فون کیا تھا جنہوں نے بتایا تھا سنیسا حق طبیعت کچھ ٹھیک نہیں اب عالم نے رات کو یہ بات بتائی تو تراب اس سے ملنے کی ضد کرنے لگا لیکن عالم نے منع کر دیا

الحال وہ اس کی طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی نہیں چاہتا تھا وہ سب کچھ ٹھیک کر دینا چاہتا تھا اور ایسا کرنے کے لیے سے تراب کو کنٹرول کرنا ضروری تھی۔

○○○○○

گھر پہنچنے پر کوئی زیادہ ر سمیں نہیں کی گئی تھی زایا اور پازیب دونوں ہی بارات کے ساتھ واپس آ گئے تھے

انعم کافی زیادہ تھک گئی تھی اسے گھر لایا گیا کچھ چھوٹی چھوٹی ر سمیں زاهد کی امی کی طرف سے کی گئی اور پھر اسے کمرے میں پہنچا دیا

زاهد کے فیلمی زیادہ بڑی نہیں بس زاهد کے ابا کا ایک بھائی تھا اور اتفاق سے ان کا بھی ایک ہی بیٹا تھا باقی ددھیال کے رشتوں میں بھی بس ایسے ہی گئے چنے چند لوگ تھے جو شادی میں شرکت کر رہے تھے۔

اسی لئے اس موقع بھی کوئی رسموں کا لمبا سلسلہ نہ چلا سیدھے سادے سے طریقے سے رسم ادا کی گئی اور پھر اسے آرام کرنے کے لئے کمرے میں بھیج دیا گیا

انعم تو یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ گھر میں اتنی رسموں کے بعد اب اسے بھی یہاں بہت سارے رسموں کا سامنا کرنا ہو گا لیکن اس کی ساس کافی اوپن اور ماڈرن سی عورت تھیں وہ ان سب پرانی باتوں کو جیسے مانتی ہی نہیں تھیں

ان کا ماننا تھا کہ ایک دلہن سے رسم کروانے کے لیے پہلے اس کا بالکل ٹھیک ہونا ضروری ہے اسی لئے پہلے وہ آرام کر لے اس کے بعد باقی کی رسم ادا کی جائیگی

اور ان کا کہنا تھا کہ انہیں اپنی بہو بے حد عزیز ہے وہ اس کے آرام میں کسی قسم کی کوئی خلل نہیں چاہتیں

وہ خود ہی اسے کمرے میں چھوڑنے کے لیے آئیں اور زاہد کے بارے میں کچھ بات بتانے لگیں

زاہد اور زاہد کے بابت دونوں کی نیچر ایک جیسی رہتی تھی وہ دونوں ہی ہسنے ہنسانے والے تھے جب کہ ان کی امی بھی گلنے گلنے والے کافی اچھی عورت تھیں انعم کو ان کی فیملی بے حد اچھی لگی تھی

اور جب سے اسے یہ پتہ چلا تھا کہ زاہد سب کچھ جانتا ہے وہ خود ریپلیکس ہو گئی تھی وہ جتنی زیادہ پریشان تھی ان سب باتوں کو لے کر زاہد اتنا ہی ریپلیکس ہو کر صنم کے سامنے سب حقیقت بول چکا تھا

اسے صنم کے انداز سے بے حد تکلیف پہنچی تھی وہ بہن ہو کر اپنی سگی بہن کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی تھی۔

اور پھر اس رخصتی کے وقت بھی صنم اس کے قریب نہ آئی عازرہ تو اتنا زیادہ روئی تھی دانیں کی بھی آنکھیں نم تھیں اور اس کی بہن جو بچپن سے ایک ایک لمحہ اس کے ساتھ تھی جس کے ساتھ اس کا خون کا رشتہ تھا وہ اس سے ملنے تک نہ آئی

اس کے دل میں کہیں نہ کہیں جی بات بھی تھی کہ وہ لڑکی جو اپنے باپ کا مان نہ رکھ پائی وہ بلا اس کے ساتھ جو رشتے کو کیسے نبھائے گی

وہ زاہد کے سامنے کیا ظاہر کرنا چاہتی تھی اسے کیا بتانا چاہتی تھی اسے کچھ بھی اندازہ نہیں تھا اس نے بات شروع کی تو یہ سچ تھا کہ وہ بہت زیادہ بوکھلا گئی تھی لیکن زاہد کی باتوں سے

اس کی ساری ٹینشن دور ہو گئی تھی اتنے دنوں سے وہ ذہنی دباؤ کا شکار تھی لیکن آج ایسا ہر گز نہیں تھا سب ٹھیک ہو چکا تھا اب تو وہ اس کے کمرے میں بیٹھی لاشعوری طور پر اس کے آنے کا منتظر تھی

اس نے دروازے پر دستک دینے کی زحمت نہیں کی تھی وہ اس کا اپنا کمرہ تھا وہ بے فکر ہو کر کمرے میں آیا اور بڑے حق سے اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اس کا مرمریں نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

انعم کے دل میں ہلچل سی پیدا ہوئی۔ آج پہلی بار کسی نے اس کا ہاتھ تھاما تھا ویسے یہ حقیقت ہے کیا آج کی رات شوہر اپنی بیوی کو کوئی نہ کوئی تحفہ دیتا ہے لیکن میں تم سے کچھ مانگنا چاہتا ہوں میری بات مانو گی۔۔۔؟

اس کا ہاتھ تھامنے بہت مان سے پوچھ رہا تھا انعم نے صرف ہاں میں سر ہلا دیا۔

بلا وہ اسے کیا دے سکتی تھی وہ اس کی فرمائش سننے کے انتظار میں تھی

یار پلیز میرا نمبر ان بلاک کر دو لوگ کیا کہیں گے کہ بیوی نے اپنے شوہر کو بلاک کر رکھا ہے اس کے انداز میں انتہا کی شرارت تھی وہ اسے دیکھ کر رہ گئی

کیا مطلب میں سمجھی نہیں کیا کہنا چاہتے ہیں آپ۔۔۔؟ وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی تو زاہد ذرا سا مسکرایا

یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ بے شرم ڈاکٹر جس کے روز تم کہیں نمبر بلاک کرتی ہو میں ہی ہوں

تم نے میرے سارے فیک نمبر بلاک کیے ہی ہیں لیکن میرا اور یجنل نمبر بھی بلاک کر دیا ہے پلیز بنا غصہ کیے بنا دماغ کو ٹینشن دیے میرا نمبر ان بلاک کر دو آخر میں تمہارا شوہر ہوں

اتنی بات تو مانو گی تم میری وہ بے حد عاجزی سے بول رہا تھا جبکہ انعم تو بس اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔ اس بات پر یقین کرنا سچ میں مشکل تھا

آپ اتنے دنوں سے مجھے تنگ کر رہے تھے آپ کو ذرا بھی احساس ہے کہ ان سب کی وجہ سے مجھے کتنی پریشانی ہوئی ہے اب تو تراب ادا سے آپ کو درست کروانے والی تھی

اور یقین کریں میرا بھائی ایک بار نہیں دیکھتا کہ آپ میرے شوہر ہیں وہ یقین سے بولی۔ اور تراب کی نیچر سے وہ خود بھی اچھے سے واقف ہو چکا تھا

میں تم سے بات کرنا چاہتا تھا مجھے تھوڑی نہ پتا تھا کہ تم میرے سارے نمبر بلاک کر دو گی

میں نے کتنی کوشش کی اب تو میرے بچے یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ میرے پاپا نے اپنی ارنج میرج کو لو میرج بنانے کی کوشش نہیں کی

وہ بے حد سنجیدگی سے کہتا پھر اپنے انداز پر آگیا جب کہ اس کی بات سن کر انعم کی نظریں جھک گئیں

ماشاء اللہ آپ کو شرمنا بھی ہے لیکن ابھی میں نے شرم مانے والی حرکیت تو کی ہی نہیں ویسے میں بہت شریف ڈاکٹر ہوں لیکن پتہ نہیں مجھے کیوں لگتا ہے کہ آج مجھے پوری طرح بے شرم بننے کی سند جاری کر دی گئی ہے

لیکن یہ بات بھی میں جانتا ہوں کہ آپ زرا تیز دماغ کی ہیں اگر آپ ماسنڈ نہ کریں تو میں آپ کے تمام تر ڈیلے پرزے ٹائٹ کر سکتا ہوں اس کے انداز میں بلا کی شرارت تھی

میرے خیال میں آپ ڈاکٹر ہیں مکینک نہیں انعم نے جیسے یاد دلایا تھا لیکن اس کے انداز نے زاہد کو قہقہہ لگانے پر مجبور کر دیا

لیکن میں مکینک بننے کے لئے بھی تیار ہوں ویسے آپ غصہ بہت کرتی ہیں تو غصہ کم کرنے کے لیے علاج کہاں سے شروع کرنا چاہیے وہ اسے کھینچ کر اپنی باہوں میں بھرتا شرارت سے بولا

خبردار آپ نے مجھے تنگ کیا تو میں آپ کا نمبران بلاک نہیں کروں گی مجھ سے دور رہیں اس کے بے باک انداز سے گھبرا کر انعم نے چونی مونی سی دھمکی بھی دے ڈالی

یہ سارے کام تو میں خود ہی کر لوں گا آپ بس شرمانے کا کام کیجئے وہ بے باکی سے کہا تھا اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھا میں اس کے لبوں پر جھکا تھا

رات آہستہ آہستہ گزر رہی تھی اور انعم زاہد کی محبتوں کے ساتھ ایک نئے سفر کی شروعات کر چکی تھی

ایسے کیسے ضمانت ہوگی

اتنے سارے کیسز کے اس پر آپ لوگوں نے اسے ضمانت دے کیسے دی زایا بے حد پریشان تھا

سریہی تو ہم کہہ رہے ہیں اور بہت سارے کیسز چل رہے تھے نہ جانے کیسے ان کی ضمانت ہوگئی

ہمیں تو اوپر سے آرڈر آئے تھے جنہیں فالو کرنا ہماری مجبوری تھی۔ انسپکٹر خود بہت پریشان تھا کیونکہ ان کے پاس بریرہ کے خلاف پختہ ثبوت ہونے کے بعد بھی بریرہ کی ضمانت ہو چکی تھی

ٹھیک ہے اس کی ضمانت کس نے کروائی یہ تو جانتے ہوں گے نہ۔۔۔؟

بتاؤ مجھے کون ہے جس نے اس کی ضمانت کروائی اور کہاں گئی ہے وہ زایا نے پوچھا

اس بارے میں تو ہم کچھ بھی نہیں جانتے اوپر سے آرڈر تھے کہ ان کی ضمانت ہو چکی ہے

ضمانت کس نے کروائی ہے اور وہ کہاں گئی ہے یہ سب کچھ ہم نہیں جانتے اور وہ اب کہاں ہے اس بارے میں بھی ہمیں کچھ نہیں پتا اس نے کورٹ کی طرف سے بھیجے وکیل کے نمبر پر کسی سے بات کی تھی باقی سب آپ کے سامنے ہے وہ لوگ بالکل انجان تھے

اسے کیسے ہو سکتا ہے ایک لڑکی جس پر اتنے سارے کیسز چل رہے ہیں پہلے اس کی ضمانت ہو جاتی ہے اور اس بارے میں کچھ نہیں جانتے اوپر سے جس نے آرڈرز کروائے ہیں اس کی کوئی ڈیٹیل اس کو ہوگی

سر ہمیں کسی قسم کی ڈیٹیل بھی نہیں دے گی ہمیں بس آرڈر دے دیے گئے جنہیں فالو کرنا ہمارا فرض تھا وہ اے تفصیل بتانے لگا تو زیار کو غصہ آگیا

ایسے کیسے فرض تھا تم لوگ عقل کے اندھے ہو کیا تم لوگوں کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس کے خلاف اتنے ثبوت تھے ہم لوگوں کے پاس اور تم لوگوں نے اسے آزاد چھوڑ دیا

زیار کنٹرول یا وہ لوگ بی مجبور تھے

ان لوگوں نے کوئی اپنی مرضی سے اسے نہیں چھوڑا۔ اب ہمیں پتہ کروانا ہوگا کہ بریرہ کی ضمانت کس نے کروائی ہے۔ شیر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اور انسپکٹر سے مخاطب ہوا

بریرہ کی ضمانت کی بیسڈ پر کروائی گئی ہے یہ تو آپ بتا سکتے ہیں نہ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تو انسپکٹر نے ہاں میں سر ہلایا

جناب ہمیں پیچھے سے خبر ملی ہے کہ انہیں جس نے لڑکے کے قتل کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے وہ لڑکا زندہ ہے

انسپکٹر نے تفصیل بتائی تو وہ صرف ہاں میں سر ہلاتا اسے لے کر باہر آ گیا

زایار، ہمیں احتیاط سے کام کرنا ہوگا اس کا مطلب ہے کہ روحان کے دشمنوں کو پتہ چل چکا ہے کہ وہ زندہ ہے وہ اسے دوبارہ مارنے کی کوشش ضرور کریں گے، ہمیں اختیار کرنی ہوگی عالم کو بھی یہ سب بتانا ہوگا

ہاں شاید اب ہم پتہ لگا سکیں وہ شخص کون ہے جو روحان کی جان کا دشمن ہے بس بہت ہوا یہ کھیل
اب سچائی سامنے آجانی چاہیے آخر بریرا کے ساتھ اس کا کیا تعلق تھا جو اس نے بریرہ کو جیل سے
آزاد کروایا

اور پھر بریرا کو لے کر کہاں چلا گیا اس کے دماغ میں بہت سارے سوال تھے جن کا جواب اب
وقت آنے پر ہی ملنا تھا

○○○○○○

○○○

ارے بھابی آپ یہاں کمرے میں ہیں اور وہاں مائی بی آپ کا انتظار کر رہی ہیں وہ تو کب سے آپ
سے ملنے کے لیے آپ کے انتظار میں بیٹھی ہیں۔ انہیں آئے ہوئے تقریباً دو گھنٹے ہو چکے ہیں لیکن
وہ شور شرابے میں زیادہ نہیں رہتیں نہ اسی لیے رسم ختم ہونے تک کمرے میں تھیں انعم آپی نے
آپ کو نہیں بتایا تھا کیا۔۔۔؟ وہ ابھی اندر آ کر اپنے کپڑے چینج کر کے بیٹھی تھی جب عازہ اس
کے پاس آئی۔

کس کی بات کر رہی ہو عازہ۔۔۔؟

مجھے تو نہیں پتا ان کے بارے میں اور انعم بیچاری کو تو آج رونے سے ہی فرصت نہیں تھی وہ بلا مجھے کیا بتاتی۔ چلو تم ہی بتادو مجھے ان کے بارے میں وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی جبکہ اس کا ارادہ ابھی سونے کا تھا

ارے میں مائی کی بات کر رہی ہوں وہ نہ ہمارے گاؤں میں رہتی ہیں میں آج خود ان سے دوسری بار ملی ہوں لیکن عالم ادا نے بہت زیادہ چاہتے ہیں۔ وہ ہاتھ غیرہ دیکھتی ہیں کہتے ہیں ان کی ساری باتیں سچی ہوتی ہیں

وہ عالم ادا سے بے حد محبت کرتی ہیں چلے آئیں میں آپ کو ان سے ملواتی ہوں۔ آپ کو پتہ ہے عالم ادا نے ان سے کہا تھا

کہ وہ خود آپ کو ان سے ملوانے کے لیے لانے والے ہیں لیکن وہ آپ کو ساتھ لے کر گئے ہی نہیں اسی لئے تو مائی آج خود آپ سے ملنے کے لئے یہاں آگئیں ہیں

اور تو اور وہ عالم ادا سے بھی بے حد ناراض ہیں۔ چلیں آپ جلدی سے نیچے آئیں یہ نہ ہو کہ آپ سے بھی ناراض ہو جائیں عازرہ نے اسے ڈراتے ہوئے کہا۔ جس پر وہ مسکراتی ہوئی اس کے ساتھ نیچے آگئی

○○○○

وہ اسے نیچے ایک خاص کمرے میں لے کر آئی تھی۔ جیسے یقیناً خاص مہمانوں کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ سامنے ایک بزرگ عورت بیٹھی تھیں جن کی عمر شاید نہیں یقیناً اسی سے اوپر ہی تھی۔

چہرے پر بلا کا نور تھا۔ ان کا لباس پرانے روایتی سندھی لوگوں جیسا تھا

اس نے آتے ہی انہیں سلام کیا جن کی دائیں جانب نسرین جبکہ بائیں جانب نر جس بیگم بیٹھی ہوئی تھیں

تم دونوں جاؤ مجھے ذرا اپنے عالم کی دلہن سے باتیں کرنی ہیں وہ ان دونوں کی طرف دیکھتی ہوئی کہنے لگیں تو وہ دونوں ہی سر ہلاتیں ان کے قریب سے اٹھتیں باہر نکل گئیں جب کہ نسرین بیگم نے عازرہ کو بھی باہر آنے کا اشارہ کیا تھا

اور ان کے پیچھے ہی وہ بھی کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ مائی اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کر رہیں تھیں وہ آہستہ سے چلتی ان کے پاس آگئی تھی

بہت خوبصورت ہے۔ لگتا ہے رب نے فرصت سے بنایا ہے میرے عالم کی دلہن کو اللہ نظر بد سے بچائے

وہ اپنے ہاتھ سے ایک کانچ مگر مضبوط موٹا کڑا اتارتے ہوئے اس کی کلائی میں پہنانے لگیں دانیں کچھ بھی نہیں بولی۔ ان کے انداز میں حق تھا شاید وہ عالم کے لیے اس کی ماں سے کم نہیں تھیں

اب میری ایک بات کا جواب دے

عالم سے ناراض ہے۔۔۔!

طلاق کا مطالبہ کر رہی ہے۔۔۔۔!

اسے کڑا پہنا کر وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھا میں بڑی سنجیدگی سے بول رہی تھیں

دائین نے ان کو جواب مشکل لگا کیا وہ اس کی اتنی پرسنل باتیں بھی جانتی تھیں

ویسے تو یہ میاں بیوی کے بیچ کا معاملہ ہے لیکن مشورہ دینا میں اپنا حق سمجھتی ہوں

میری بات کو کان کھول کر سن اور سمجھنے کی کوشش کر۔۔۔۔

کیا طلاق کے بعد تجھے سکون مل جائے گا۔۔۔۔!

کیا تیری زندگی واپس پر سکون ہو جائے گی۔۔۔۔۔؟

کیا تو اپنی زندگی ویسے ہی گزار سکے گی جیسے تو عالم سے شادی سے پہلے گزارنا چاہتی تھی۔۔۔۔؟

کیا تجھے تیری ساری خوشیاں واپس مل جائیں گی۔۔؟

دائین کے چہرہ جھکانے پر وہ آہستہ سے اس کی تھوڑی تھامتی اس کا چہرہ واپس اوپر کرتی سوال
پوچھ رہیں تھیں

کیا کیا ہوا جواب نہیں ہے تیرے پاس۔۔۔۔!

کوئی بات نہیں ان کا جواب میرے پاس ہے میں دیتی ہوں تجھے

ان کا جواب ہے نہیں

۔دائین پتر تو کبھی بھی ویسی زندگی نہیں گزار پائے گی جیسے تو کبھی گزارنا چاہتی تھی

جب ایک لڑکی کی شادی ہو جائے نہ تو اس کا نام ایک مرد کے ساتھ جڑ جاتا ہے پھر ہمارا یہ معاشرہ
اس لڑکی کو اس مرد کے نام کے بغیر قبول نہیں کرتا

کیا تو نہیں جانتی ایک طلاق یافتہ لڑکی کی زندگی کیسی ہوتی ہے۔۔۔!

میرا شوہر فوج میں تھاساری بلادری سے لڑ جھگڑ کر اس نے مجھ بنجارین سے نکاح کر لیا اور پھر اس گاؤں میں لے آیا

شادی کے دو ہفتے بعد ہی اسے فوج کی جانب سے آرڈر مل گئے اور وہ نکل پڑا اپنے ملک کی حفاظت کو۔ پھر کبھی واپس نہیں آیا دو ماہ بعد اس کی لاش آئی تھی جھنڈے میں لپیٹی ہوئی

خاندان بلادری کسی نے قبول نہ کیا مجھے اولاد تھی ہی نہیں جس کے سہارے اس کے خاندان سے تعلق رکھ پاتی

ساری زندگی اسی گاؤں میں گزار دی بنا اولاد نہ سہارے کے کسی کو ترس آتا تو ایک وقت کی روٹی دے دیتا۔

لوگ غریب مسکین سمجھ کر دعائیں کرنے کا کہتے اللہ کی بڑی کرم نوازی تھی مجھ پر جو دعائیں لگتی قبول ہونے لگتی لیکن اپنے حق میں مانگی دعا قبول نہیں ہوئی

زندگی تھی بنا سہارے بنا کسی کے سہارے گزر گئی۔ لیکن آج بھی جب وہ لمحات یاد آتے ہیں سب تڑپ اٹھتی ہوں

کیسے زندہ ہوں میں اتنا کچھ سہہ کر بھی سمجھ نہیں آتی۔ بس اللہ کا شکر یہ ادا کرتی ہوں اس نے جس حال میں بھی رکھا عزت سے رکھا

کیوں کہ میرا شوہر شہید ہوا تھا میں بیوہ ہوئی تھی طلاق یافتہ نہیں میں تجھے کوئی بڑی بڑی مثالیں نہیں دوں گی بس اتنا کہوں گی کہ میں بیوہ ہوئی تھی تو بے آسرا بے سہارا رہی تو طلاق کے بعد کیسے ایک آسان زندگی گزار پائے گی۔۔۔!

امتحان سب کی زندگی میں آتے ہیں جو انہیں پار کر جاتا ہے خوشیاں اس کی منتظر ہوتی ہیں۔ جو ناشکری کرتا ہے اس کے ہاتھ کچھ نہیں آتا

میں جانتی ہوں جو کچھ ہوا اسے تو بھلا نہیں سکتی لیکن بھلانے کی کوشش تو کر سکتی ہے۔ وہ آدمی جو کسی کے سامنے سر نہیں جھکا تھا تیرے قدموں میں بیٹھا ہے تو ایک بار آزما کے دیکھ تیرے لیے جان بھی دے دے گا۔

تو اس سے بدلہ لینا چاہتی ہے نا خود پہ ہوئے ستم کا احساس دلانا چاہتی ہے تو خود پر ستم کیوں کر رہی ہے۔۔۔۔!

اس سے طلاق لے کر اس سے الگ ہو کر تو خود ناکام ہو جائے گی۔

تو بس مجھے یہ بتا کہ جو زخم اس نے تجھے دیے ہیں کہ ان کا مداوا کرنے کی کوشش نہیں کی اس نے
----؟

کیا تیرے درد کو کم کرنے کی کوشش نہیں کی اس نے----؟

کیا اس نے سر جھکا کر معافی نہیں مانگی تجھ سے----؟

جواب دو مجھے خاموش کیوں ہے----!

کیا وہ اپنی غلطیاں نہیں مانتا----؟

وہ اس کا چہرہ ایک بار پھر سے اپنے ہاتھ سے اوپر کرتے ہوئے پوچھنے لگیں دانیل نے ہاں میں سر
ہلایا۔

تو کیا تو اسے معاف نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔؟ انہوں نے پھر سے سوال کیا

مجھ میں ہمت نہیں ہے۔ ان کے الفاظ نہیں بھلائے جاتے۔ وہ مدھم آواز میں بولی

کیا کوشش بھی نہیں کی جاسکتی۔۔۔۔؟ وہ پھر سے سوال کرنے لگیں

میں کوشش کر رہی ہوں۔۔ لیکن مجھے پھر سے وہ سب کچھ یاد آ جاتا ہے۔ ان کی باتیں ان کے لگائے گئے الزامات ان کے الفاظ مجھے اور کچھ بھی سوچنے ہی نہیں دیتے۔

میں نہیں بھلا سکتی وہ سب کچھ مائی میرے لیے مشکل ہے۔ انہیں دیکھتے ہی مجھے وہ سب کچھ یاد آ جاتا ہے وہ اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھتی بے ساختہ ہی رونے لگی

تو کیا اس سے الگ ہونے کے بعد تو وہ سب کچھ بھول جائے گی۔۔۔۔ انہوں نے پھر سے سوال کیا
تھا داین آنسو صاف کرتی نہ میں سر ہلانے لگی

جبکہ نین پوری ڈھیٹ بنی اس کی سائیڈ پر کمبل لیے خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی

نین مجھے دوسری طرف ساری رات نیند نہیں آئے گی یا ایسے مت کرو۔۔۔۔۔ وہ بے حد عاجزی سے بولا

کیا مسئلہ ہے سکون سے سونے دیں مجھے کل ولیمہ پر جانا ہے بہت کام ہے ہر وقت آپ کی طرح ویلی نہیں ہوتی میں وہ اسے وہاں سے سخت سست سناتی فوراً دوبارہ کمبل میں گھس گئی

ویلا میں بھی نہیں ہوتا میڈم تم سے کہیں زیادہ کام ہے مجھے اٹھو اور اپنی سائیڈ پر جاؤ وہ پھر سے جگانے کی کوشش کرنے لگا

عالم اگر اب آپ نے مجھے اپنی سائیڈ پر جانے کے لیے کہا نہ تو میں قسم کھا کے کہتی ہوں میں نیچے عائرہ کے کمرے میں چلی جاؤں گی دوپل کا سکون نہیں ہے اس کمرے میں اس سے تو بہتر ہے میں سٹور روم میں

جا کر سو جاؤں

کم از کم وہ سائیڈ پر جھکڑے تو نہیں ہوتے۔ وہ کروٹ لیتی ایک بار پھر سے کمبل اپنے سر پر رکھ چکی تھی عالم کو بحث فضول لگی

وہ آکر دانیں کی سائیڈ پر لیٹ گیا یہاں نیند آنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن تھا۔ لیکن دانیں پر تو جیسے آج کوئی جادو کی چھڑی گمائی گئی تھی جو اس کی بات ماننا تو دور سننے تک کی روادار نہیں تھی

آج کے بعد خبردار تو تم میری سائیڈ پر لیٹی کان کھول کر سن لو وہ میری جگہ ہے۔ وہ آنکھیں بند کرتا سونے کی ناکام کوشش کرتا اسے دھمکانے لگا

جو پہلے آئے گا وہ پہلے پائے گا۔ اس کی شرارت سے بھرپور آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی

وہ جان بوجھ کر ایسا کر رہی تھی وہ تو پہلے ہی جانتا تھا۔ بہر حال اپنی شرارت کو قبول کر کے اس نے اس کا شک یقین میں بدل دیا تھا

میری سائیڈ پر سونے سے آخر تمہیں ملتا کیا ہے جواب دو مجھے وہ پھر سے پوچھنے لگا

وہی جو آپ کو ملتا ہے۔ سکون۔ اب تنگ نہ کریں مجھے فضول میں نیند خراب کر دی

کیا یہ سب کچھ تم مجھ سے کل کا بدلہ لینے کے لئے کر رہی ہو۔۔۔۔! وہ پھر سے پوچھنے لگا

ارے وا عالم بابا تو بڑے سمجھدار ہیں۔۔ اچھی بات ہے آئندہ یاد رکھیے گا اور میرے ساتھ کچھ بھی بُرا کرتے ہوئے جوابی کارروائی کے لیے تیار رہیے گا۔

عالم نے بغور اس کالب و لہجہ نوٹ کیا تھا۔

مطلب کے اب وہ ہر بات پر اس سے بدلہ لیا کرے گی عالم کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہو گئی

۔ اب تو مزہ آئے گا۔ اس نے سوچا لیکن فی الحال وہ اس کے ساتھ کسی قسم کی کوئی شرارت نہیں کرنا چاہتا تھا

آج اس کے سامنے وہ سارا دن کسی نہ کسی کام میں الجھی رہی تھی۔ یقیناً اس وقت تھکاوٹ کی وجہ سے بھی کی حالت خراب تھی

اسے آرام کی ضرورت تھی وہ آنکھیں بند کرتا نیند کا انتظار کرنے لگا جب کہ تھوڑی ہی دیر بعد
دائین کروٹ بدلتی اس کے سینے پر اپنا ہاتھ رکھ چکی تھی

اس کی نیندیں بڑی پیاری تھی۔ عالم نے آہستہ سے اس کا ہاتھ اٹھا کر اپنے دل پر رکھا اس کا چھوٹا سا
ہاتھ اس کے ہاتھ کے نیچے دب سا گیا تھا

○○○○○

وہ لوگ تھوڑی دیر میں انعم کا ناشتہ لے کر جانے والے تھے

اس میں دائین عالم اور عازہ تینوں نے جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ ایک چھوٹی سی رسم تھی جو ان
لوگوں نے نبھانی تھی

عازہ تو صبح سے ہی تیار ہو کر چہک رہی تھی۔ اور بار بار اس کے کمرے میں آکر سوال کر رہی تھی
کہ کب جانا ہے۔ آج تو صبح دائین ان کو نیند سے بھی اسی نے جگایا تھا

جبکہ دانیل کے لئے اس رسم کے لیے بھی وہ ایک الگ ڈریس لائی تھی۔ وہ دونوں ایک جیسی ڈریس پہن کر جانے والے تھے۔

اسے ڈریس کو بے حد پسند تھی

عالم کو صبح سویرے کہیں جانا پڑ گیا لیکن جاتے ہو میں اس نے اس سے کہا تھا کہ آج ریڈ کلر کی ڈریس پہننا جو شادی کے کپڑوں میں میں تمہارے لئے لایا تھا

اس نے وہ ڈریس نکال کر رکھی جو کہ کافی خوبصورت اور کافی بھاری تھی اس پر بہت باریکی سے کام کیا گیا تھا جب کہ موقع کی مناسبت کے حساب سے اسے عائزہ کالا یا ہوا ڈریس پسند آیا اور ویسے بھی وہ عائزہ رکھنا چاہتی تھی

اس لئے وہ عالم کا ڈریس رکھ کر عائزہ والا ڈریس نکالنے لگی جب عالم کمرے میں واپس آیا

یہ والامت پہننا جو میں لایا تھا وہ پہنو میں تمہیں صبح بتا کر بھی گیا تھا اس نے اسے ڈریس دیکھتے ہوئے یاد دلایا

لیکن وہ بہت زیادہ بھاری ہے عائزہ والا ڈریس ہلکا ہے میرا ارادہ ہے اسی ڈریس کو پہننے کا وہ کہیں اور پہن لوں گی عائزہ بہت دل سے لائی ہے اسے برا لگے گا۔ وہ ڈریس اپنے ساتھ لگتی آئینے میں دیکھتی مصروف انداز میں بولی

میں بھی بہت دل سے لایا ہوں نہیں پہنو گی تو مجھے برا لگے گا۔ عالم اس کے پیچھے آیا اور عائزہ کا ڈریس اس سے چھین کر دور پھینک ڈالا

عالم کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟ ایک ڈریس ہی ہے نا میں بعد میں پہن لوں گی عائزہ نے بھی بالکل میرے جیسا ڈریس پہنا ہے۔ اور مجھ سے باقاعدہ فرمائش کر کے گئی ہے کہ میں اس کا لایا ہوا ڈریس پہنوں آپ ذرا سی بات پر اتنی ضد کیوں کر رہے ہیں

آپ کا میں کہیں اور پہن لوں گی فی الحال مجھے عائزہ کا ہی ڈریس پہننا ہے اور میں ڈیسا نڈ کر چکی ہوں

وہ عائزہ کا ڈریس اٹھا کر بیڈ پر پھیلائے خود نہانے چلی گئی۔ جبکہ عالم اس کے انداز پر کتنی دیر واش روم کے دروازے کو دیکھتا رہا اور پھر بیڈ پر پڑی اس ڈریس کی طرف دیکھا

وہ نہا کر باہر نکلی تو عالم کمرے میں موجود نہیں تھا۔

کہاں چلے گئے ابھی تو یہی تھے وہ خود سے سوال کرتی شیشے کے سامنے آکر اپنے بال سکھانے لگی

جب دھیان سامنے بیڈ کی جانب گیا شیشے سے کچھ خاص محسوس تو نہ ہوا لیکن کچھ تو گڑبڑ ضرور تھی

وہ آہستہ سے قدم اٹھاتے بیڈ کے پاس آئی اور بیڈ پر عازرہ کی لائی ڈریس کو دیکھ کر اس کے ہوش ہی اڑ گئے

اس کو جگہ جگہ اس طریقے سے کاٹا گیا تھا کہ اس کو پہننا ناممکن ہو چکا تھا عالم نے ایک اچھی خاصی ڈریس کو اپنی ضد کی نذر کر دیا تھا

وہ بے یقینی سے بیڈ پر پڑے ٹکڑوں کو دیکھ رہی تھی جنہیں اس انداز میں پھیلا یا گیا تھا کہ دور سے پتہ ہی نہیں چلتا کہ ڈریس کی کیا حالت ہے

وہ سر تھام کر بیٹھ گئی جب بے ساختہ ہی نظر الماری کے باہر لگی اس ریڈ ڈریس کی جانب گئی جو عالم اس کے لئے لایا تھا

اس نے گھور کر ڈریس کو دیکھا۔ اور پھر تیزی سے الماری کی جانب آتی اس ڈریس کو اٹھا کر چینجنگ روم میں گھس گئی

oooo

وہ واپس کمرے میں آیا تو دانیل کو اپنی لائی ہوئی ڈریس میں دیکھ کر اس کی آنکھوں میں جیت کی چمک اٹھی۔

ارے دانیل تم تو تیار بھی ہو گئی۔ میں بھی تیار ہو جاؤں امی سب تیار کر کے بٹھیں ہیں

اور وہاں فون کر کے بھی بتا چکیں ہیں

لیکن یہ زمین پر کیا کر رہی ہوا اٹھو یہ سب ملازم کر لے گا اسے کمرے کا پوچھا لگاتے دیکھ وہ کہنے لگا

اس میں کوئی ولولہ نہیں مچایا عالم کو خوشی ہوئی تھی کیونکہ عائزہ کی ڈریس کا وہ بیڑہ غرق کر کے گیا تھا

کچھ نہیں عالم بس یہ فرش پر پانی گر گیا تھا وہی صاف کر رہی تھی۔ وہ تیزی سے ہاتھ چلاتی اسے بتا رہی تھی

یہ سارے ملازموں کے کام ہیں اٹھ جاؤ کر لے گا کوئی نہ کوئی وہ اس سے کہتا آگے پیچھے نظر دوڑاے لگا اور پھر الماری کھول کر اپنے کپڑے دیکھنے لگا

نین میرا سوٹ کہاں ہے۔۔۔۔؟

جو میں آج پہننے والا تھا اسے ابھی تک زمین پر جھکے دیکھ عالم اس سے سوال کرنے لگا

جب اس نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے اس کا دھیان دالین ہاتھ پر گیا۔ عالم کے لئے یہ جھٹکا کافی بڑا تھا

یہ تم کیا کر رہی ہو بیوقوف لڑکی اسے میں پہننے والا تھا تم نے میرے سوٹ کو پوچا بنا دیا۔ وہ اگلے ہی لمحے اس کے سر پر سوار تھا

اور آپ نے میری میری ڈریس کا کیا حال کیا وہ بھول گئے کیا کہا تھا میں نے رات کو جوابی کارروائی کے لیے تیار رہے۔ میری بات کو سمجھے نہیں تھے شاید آپ خیر اب تو سمجھ ہی گئے ہوں گے

ویسے یہ پہننے کے لائق تو نہیں رہا لیکن پھر بھی تھوڑی دیر دھوپ میں ڈالیں کیا پتا سوکھ جائے اور آپ کے پہننے کے قابل ہو جائے۔ ویسے پوچا کافی اچھے سے لگ گیا وہ اسے دیکھتی مسکرائی جیسے اپنی حرکت پر کافی خوش ہو

جبکہ عالم تو اس کی یہ ادائیں دیکھ رہا تھا۔

یہ تم نے اچھا نہیں کیا وہ میرا موسٹ فیورٹ سوٹ تھا اب اپنی باری کے لیے تیار رہنا۔ وہ اسے چیلنج کر رہا تھا

سیم ٹویو۔ وہ اپنی انگلیوں سے وی بناتی اپنی آنکھوں کی جانب کر کے اس کی جانب کرتی اس کے چیلنج کو قبول کر چکی تھی۔ جبکہ عالم کو اس کا بدلہ بدلہ ہے انداز بہت اچھا لگا

○○○○○

وہ بس تیار ہونگے والے تھے جب داداجان نے عالم کو سفید سوٹ کی بجائے کالا سوٹ زیب تن کیے دیکھا

عالم تم تو وہ دوسرا سوٹ پہننے والے تھے نہ بلکہ تم اسپیشل سوٹ لائے تھے تم نے یہ کیوں پہنا ہے وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگے کیونکہ وہ الگ سے اپنے اور نین کے لیے سوٹ آیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ اسے وہ بے حد پسند آیا ہے

داداجان کے یوں اچانک پوچھنے پر دانیل کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی

ہاں بتائیں بتائیں آپ کے فیورٹ سوٹ کو کیا ہوا وہ بالکل معصوم بنی اسے دیکھ رہی تھی

وہ اتنی شرارتی ہوگی اس بات کا عالم کو بالکل اندازہ نہیں تھا

داداجان نین نے اس سوٹ کو کمرے کا پوچا بنا دیا وہ بنا لحاظ کیے بولا

داداجان باقاعدہ حیرت سے اسے دیکھنے لگے

دائین سے ایسی امید تو انہیں ہر گز نہیں تھی ان کی نظر دائین کی جانب اٹھی جو بڑے مزے سے مسکرائے جارہی تھی جیسے اپنا یہ کام کر کے اسے بہت خوشی ہوئی ہو

آدھی بات کیوں بتائی پوری بات بتائیں عالم جانے ہی والا تھا جب وہ اس کا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں تھامیں واپس کھینچ کر داداجان کے سامنے کرتی بولی

پوری بات یہی ہے کہ تم نے میرے جوڑے کا بیڑا غرق کر دیا اب چلو وہ دانت پیس کر اسے گھورتے ہوئے بولا تو دائین نے فوراً نہ میں سر ہلایا

نہیں داداجان پوری بات یہ نہیں ہے بلکہ پوری بات یہ ہے کہ عازہ میرے لئے ایک بہت خوبصورت ڈریس لائی تھی

جو کہ ہم دونوں آج کی اس رسم کے لیے پہننے والی تھیں لیکن عالم صاحب کو وہ ڈریس بالکل پسند نہیں آئی اور انہوں نے مجھے یہ والی ڈریس پہنانے کے لئے اس کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ دیا

وہ باقاعدہ اپنی ڈریس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے انہیں بتانے لگی انہوں نے ایک نظر عالم کی جانب دیکھا جو اکتاہٹ سے سن رہا تھا

انہوں نے میری ڈریس کا بیڑا غرق کیا تو بدلے میں میں نے ان کے جوڑے کو کمرے کا پوچا بنا دیا وہ بڑے فخریہ انداز میں اپنا کارنامہ سنار ہی تھی

اس کے انداز پر ٹیبل پر بیٹھے دادا جان کے ساتھ ساتھ حیدر شاہ اور سلطان شاہ کا بھی قہقہہ بلند ہوا

بہت اچھا کیا بیٹا اسے کہتے ہیں جیسے کو تیسرا سکندر صاحب کو اس کی حرکت بہت پسند آئی وہ اسے شاباش دینے لگے تو عالم نے آنکھیں گھوما کر اسے چلنے کا اشارہ کیا

ہاں بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے تم نے اب آؤ باہر ڈرائیور سارا سامان گاڑی میں رکھ چکا ہو گا میں گاڑی اسٹارٹ کر رہا ہوں وہ اسے گھورتے ہوئے باہر نکل گیا

جبکہ نسرین بیگم اسے انعم کے لیے کچھ چیزیں دے رہیں تھیں وہ اس کے پیچھے ہی گھر سے نکلنے لگی
تھی جب دادا جان نے اسے پکار لیا

○○○○○

وہ واپس ان کے قریب آگئی

پتر مجھے بس اتنا ہی پتہ ہے کہ ہر وقت اداسیاں سمیٹ کر رکھنے سے بہتر ہے کہ چہرے پر
مسکراہٹ لا کر ان کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی جائے

میں جانتا ہوں کہ مائی نے تجھے بہت ساری باتیں بتائیں ہوں گی لیکن تو یہ مت سوچنا کی صرف
انہی کی بات مان کر تو عالم کے ساتھ زندگی گزارے گی

اگر تو ان کی بات مان کر عالم کو موقع دینا چاہتی ہے کہ طلاق کے بعد تیری زندگی مشکل ہو جائے
گی یا پھر مائی جیسی ہو جائے گی

یا پھر تجھے بھی ان کی طرح یہ سب سہنا ہو گا کہ انہوں نے کتنا مشکل وقت گزارا ساری زندگی
اذیتیں سہی لوگوں کے دروں پر مانگ مانگ کر اپنا پیٹ پالا۔ تو بے فکر رہ تیرے ساتھ یہ سب
کچھ نہیں ہو گا

اس ڈر سے عالم کے بغیر تیری زندگی مشکل ہو جائے گی تو گھبرا مت پتر ہم تیری زندگی مشکل
نہیں ہونے دیں گے تو اس گھر کی بیٹی ہے

ہم تجھے کبھی بھی رونے نہیں دیں گے۔ ہم ہمیشہ تیرے پاس رہیں گے

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولے تو دانیں مسکرا دی۔

میں نے انہیں معاف کیا یا نہیں یہ میں نہیں جانتی دادا جان میں صرف کوشش کر رہی ہوں خوش
رہنے کی اللہ کی رضا میں راضی ہونے کی

مجھے بس یہ پتا ہے کہ طلاق اللہ کے ناپسندیدہ کاموں میں سے ایک ہے اور میں اللہ کا ناپسندیدہ کام
کبھی نہیں کروں گی

اور دل بدلنے والا تو اللہ ہے انسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ کسی سے محبت کر سکے محبتیں چاہتیں
نفرتیں دل کے کونوں میں اللہ ڈالتا ہے

اور میں اتنی بچی ہر گز نہیں ہوں کہ یہ نہ سمجھ پاؤں کہ طلاق کے بعد میری زندگی کیا ہوگی میں
اپنے چاچا پہ اتنے سالوں سے بوجھ بنی ہوئی تھی۔

آپ کو کیا لگتا ہے میں نہیں سمجھ سکتی کہ یہاں سے طلاق لے کر جانے کے بعد صرف میری نہیں
بلکہ میرے چچا کی تین بیٹیوں کی زندگی عذاب ہو جائے گی میں کوئی بہت اعلیٰ تعلیم یافتہ یاد دنیا سے
ڈٹ کر مقابلہ کرنے والی لڑکی نہیں ہوں مجھے اللہ نے خاص نہیں بنایا میں ایک عام سی لڑکی ہوں

اور اللہ کا ناپسندیدہ کام کر کے میں کبھی خوش رہ پاؤں گی یہ تو صرف ایک خوش فہمی ہے

مجھ میں نہیں ہے ہمت لوگوں کی نظریں برداشت کرنے کی میں نہیں جانتی کہ میں عالم کو کبھی
معاف کر پاؤں گی یا نہیں لیکن میں خود خوش رہنے کی کوشش ضرور کروں گی

اور عالم کا قصور کیا ہے صرف ایک غلط فہمی۔ بدلے میں تو انسان ہر حد پار کر جاتا ہے داداجان اگر عالم چاہتے تو غلط طریقے سے بھی اپنا انتقام لے سکتے تھے لیکن انہوں نے مجھے نکاح کے پاکیزہ بندھن میں باندھا

مجھ سے ایک جائز تعلق جوڑا میرے ساتھ کسی بھی قسم کی زبردستی کرنے کی کوشش نہیں کی۔

میں فخر سے کہہ سکتی ہوں کہ میرے شوہر کی نیت میں کسی قسم کی کوئی کھوٹ نہیں ہے ایک لڑکی کو اعلیٰ کردار مرد کی ضرورت ہوتی ہے یقین کریں ہر لڑکی کے نصیب میں عالم سلطان شاہ جیسا مرد ہوتا بھی نہیں

عورت تو کیا کچھ سہ جاتی ہے داداجان میں تو صرف چند ماہ کی اذیتیں نہیں بھلا پار ہی

مجھے کسی چیز کی کوئی تکلیف نہیں صرف عالم کے الفاظ کی ہے لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ ان کے لفظوں کو ہمیشہ اپنے دل میں رکھ کر زندگی جینا چھوڑ دوں

کیا یہ سب کچھ ہو جانے کے بعد مجھے زندگی جینے کا حق نہیں میں نہیں جانتی کہ میں کبھی عالم کو معاف کر پاؤں گی یا نہیں لیکن میں اللہ کو ناراض نہیں کروں گی

شوہر ہر روپ میں احترام کے قابل ہے اللہ نے جس کے سامنے سجدے تک جائز کر دیئے اس سے منہ پھیر کر میں اللہ کی نظروں میں گناہگار نہیں ہو سکتی

میں صرف کوشش کر رہی ہوں ان بری یادوں کو اچھی یادوں میں بدلنے کی ان تلخ لفظوں میں مٹھاس پیدا کرنے کی جانتی ہوں میرے لیے یہ سب کچھ مشکل ہے لیکن مجھ پر زندگی ختم تو نہیں ہوگی اپنی زندگی سے رخ پھیر کر میں اللہ کی ناشکری کیسے کروں

مائی کی باتیں سن کر مجھے دکھ ہوا ان کی زندگی کے بارے میں جان کر تکلیف ہوئی اور یہی سچ ہے کہ میں ویسے زندگی نہیں چاہتی

عالم چاہے تو زبردستی مجھے اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں کیا کر سکتی ہوں میں رو دھو کر ساری زندگی آنسو بہانے کے علاوہ وہ مرد ہے اور میں اس کے سامنے ایک بے بس عورت لیکن عالم ایسا نہیں کر رہے ہو مجھے میری زندگی کا حق دے رہے ہیں

مجھے اپنی زندگی کا فیصلہ کرنے کا پورا موقع دے رہے ہیں۔

حکم چلانے کے بجائے ہاتھ جوڑ کر التجا کر رہے ہیں ان کی بیوی ہوں میں وہ ہر طرح کا حق رکھتے ہیں مجھ پر لیکن وہ اپنی انا اپنا غرور بھلا کر میری ایک معافی کے طلبگار ہیں

ایک شوہر اپنی بیوی کو کچھ بھی کہنے کا حق رکھتا ہے عالم کے الفاظ غلط تھے لیکن وہ غلط فہمی کا شکار تھے۔

انہوں نے وہ سب کو جان بوجھ کر نہیں کیا وہ سب کچھ کرنے کے لئے ان کی انا نہیں مجبور کرتی تھی۔ لیکن مجھے سمجھ نہیں آتا کہ ان کی انا کی غلطی کی سزا میں انہیں کیوں دے رہی ہوں ان کے دل کو کیوں دے رہی ہوں

وہ اپنی انا کو کچھل کر میری طرف چار قدم بڑھا رہے ہیں تو کیا میں ایک دن نہیں بڑھا سکتی

مجھے جینا ہے داد ا جان گھوٹ گھوٹ کر ساری زندگی مرنا نہیں ہے میں اپنی زندگی بھر پور طریقے سے گزارنا چاہتی ہوں۔

آپ سب لوگوں کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں عالم کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔ میں عالم سے دور ہو کر نہیں بلکہ ان کے پاس رہ کر انہیں بتانا چاہتی ہوں کہ انہوں نے میرے ساتھ غلط کیا انہوں نے میرے جسم پر نہیں بلکہ روح پر زخم لگائے ہیں اور میں جانتی ہوں مرہم بھی وہی لگائیں گے

انہیں موقع چاہیے اور میں انہیں موقع دوں گی۔ وہ دادا جان کو دیکھتے ہوئے بولی تو دادا جان نے مسکرا کر اپنی بائیں پھیلائی جن میں سما کر اس نے آنکھیں بند کر لیں

بہت مطلبی ہوں میں دادا جان میں یہ سب کچھ ان کے لیے نہیں اپنے لئے کر رہی ہوں میں نہیں گزارنا چاہتی ہوں ایک ایسی زندگی جس میں میری زندگی عذاب بن جائے

میں ایک پرسکون اور خوشحال زندگی گزارنا چاہتی ہوں۔ خوش رہنا چاہتی ہوں میں جانتی ہوں عالم کے نام کے بغیر یہ معاشرہ مجھے کبھی خوش نہیں رہنے دے گا۔

اور عالم کو میں کبھی خوش نہیں رہنے دوں گی ان کے سینے سے لگی وہ ساختہ پیچھے ہٹی دادا جان نے حیرت سے دیکھا

انہیں کیا لگتا ہے اتنی آسانی سے چھوڑ دوں نہ جی نہ انہیں تو میں تگنی کا ناچ نچاؤں گی۔

وہ داداجان کو اللہ حافظ کرتی جلدی سے باہر بھاگ گئی جہاں عالم آنکھوں پر گلاسز لگائے گاڑی کے ساتھ کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا جب کہ عائرہ بڑے مزے سے پچھلی سیٹ پر بیٹھی چپس کھا رہی تھی

ارے آپ اتنی جلدی آگئی آپ آرام سے آتی ہم آپ کا اور انتظار کر لیتے ویسے بھی تو آپ کی میٹنگ کافی لمبی ہو گئی تھی لگتا ہے بہت اہم ترین باتیں چل رہی تھیں

میرا نہیں خیال کہ ساری باتیں ہو گئی ہوں گی جا کر اپنی میٹنگ کمپلیٹ کر کے آئیں وہ طنز سے بھرپور لہجے میں بولا۔

ارے آپ کو کیسے پتہ چلا شکر ہے میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں آپ یہیں رک کر میرا انتظار کریں اس کے غصے کی پرواہ کیے بغیر وہ جلدی سے اندر بھاگنے لگی تھی کہ عالم نے اس کا بازو تھام لیا

بس کر جاؤ لڑکی اب چلو ہم پہلے ہی بہت لیٹ ہو چکے ہیں

وہ تیزی سے اسے تھامتا ہوا جلدی سے فرینڈ ڈور اوپن کر کے اسے بٹھا چکا تھا

اچھا تو پھر ایسے کیوں کہتے تھے او اچھا آپ اپنا غصہ دکھا رہے تھے میں تو سیریس ہی ہو گئی

وہ شرارت سے مسکراتی عازرہ سے چپس لے کر کھانے لگی۔ جبکہ عالم گاڑی اسٹارٹ کرتا دلکشی سے مسکرا دیا

oooo

انعم شاور لیکر آئینے کے سامنے آر کی جبکہ زاہد محبت پاش نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اس کے اس طرح دیکھنے پر وہ بے ساختہ شرمناک نظریں چرا گئی۔

وہ تو صبح سے ہی اسے تنگ کیے جا رہا تھا پہلے اسے زبردستی جو گنگ پر لے کر جانے کی ضد کی ڈاکٹر تھا اسے اپنی صحت اور اپنی بیوی کی صحت کا خیال تھا اسی لیے صبح اس نے جو گنگ کے بہت سے فائدہ بھی بتائے تھے جس پر انعم نے ہاتھ باندھ کر اس سے التجا کی تھی کہ اسے سونے دیا جائے

ہائے اور کتنی ادائیں ہیں ایک ہی بات ساری ادائیں دکھاؤ نایار ہم سے وقفے وقفے سے گھائل نہیں ہوا جاتا وہ دل ہاتھ رکھتا آہ بھر کر بولا

توبہ ہے زاہد اتنے چھچھوڑے قسم کے ڈائیلاگز کہاں سے لاتے ہیں وہ اسے آہ بھرتے دیکھ کر بولی

-

اپنی ایجاد ہے میڈم وہ آنکھ دباتا مسکرا کر بولا اور ساتھ ہی اٹھ کر اس کے پیچھے آتے ہوئے اسے
اپنی باہوں میں بھر لیا

تم نے رات میں کچھ کہا تھا مجھ سے اس کی گردن پر لب رکھتا وہ اس سے پوچھنے لگا

کیا کہا تھا۔۔۔! وہ آئینے میں دیکھتی شرمیلی سی آواز میں بولی تو زاہد اس کے گال کو لبوں سے
چھوتے ہوئے بولا

آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھ سے کچھ اسپیشل مانگنا چاہتی ہیں تو مانگیں اب آپ کو کیا چاہیے آپ کا یہ
خادم دینے کو بے قرار ہے۔ اس کا چہرہ اپنی جانب مڑے وہ نرمی سے اس کے لبوں کو چومتا پیچھے ہٹا
انعم نے نظریں جھکائیں تو جیسے مزید بے خود ہوا

یار اب بتا بھی دو کہ تمہیں کیا چاہیے اس طرح سے تو تم مجھے مزید کنفیوز کر رہی ہو وہ اس کا معصوم
ساچہرہ دیکھتے ہوئے بولا

بتاؤں گی لیکن ابھی نہیں صحیح وقت آنے پر تھوڑا سا صبر کر لے وہ مسکرائی

ایسی کونسی چیز چاہیے جس کے لئے تم سہی وقت کا انتظار کر رہی ہو یار پلیز مجھے بتا دو اس طرح کے
معاملے میں بالکل عورتوں جیسا ہوں جب تک بات پتانہ چلے پیٹ میں درد ہوتا رہتا ہے وہ اس کا
ہاتھ تھا میں شرارت سے کہنے لگا

جس پر انعم نے اسے گھور کر دیکھا لیکن اگلے ہی لمحے ملازم نے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے بتایا کہ نیچے
دہن کے گھر والے آچکے ہیں

چلے میرے ادا آگئے بعد میں بتاؤں گی جو بھی ہو گا وہ سر پر دوپٹہ رکھتی اس کے کچھ بھی کہنے سے
پہلے باہر بھاگ گئی تھی

جبکہ زاہدیہ سوچ کر رہ گیا کہ آخر وہ کیا مانگنے والی ہے جس کے لیے اسے اتنا انتظار کرنا پڑ رہا ہے
بس جو بھی ہو وہ اسے دے پائے

وہ دونوں بالکل ایک جیسی اور نج کلر کی فراک پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی لالی نے تیار ہونے میں اچھا خاصا وقت لگایا تھا

آخر اس کے زاہد ادا کا ولیمہ تھا ان کی شادی پر تو شیر نے اسے جانے ہی نہیں دیا تھا لیکن آج وہ خود بھی جا رہا تھا کیونکہ زاہد آج صبح ہی ان کے گھر میں ٹپک پڑا تھا اس کا کہنا تھا کہ کتنے اچھے دوست ہو تم لوگ میری شادی کے کام نہ کرنا پڑے اسی لئے میری شادی میں ہی نہیں آئے

لیکن اگر آج نہیں آئے تو میں تم لوگوں کو کبھی معاف نہیں کروں گا اور یہ بات اس نے صرف شیر سے نہیں بلکہ پوری فیملی سے کہی تھی

پاکیزہ کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے وہ لوگ تو نہیں جا پائے لیکن ینگ پارٹی ساری ہی جا رہی تھی لالی شیر زایا را پازیب کے ساتھ ہادی بھی آج بہت خوبصورت لگ رہا تھا

جبکہ سنیہا کو تو وہ الگ سے انوائٹ کر کے گیا تھا۔ ہاں لیکن نہ جانے کیوں انعم نے اسے منع کر دیا تھا کہ سنیہا کو اس کے بارے میں نہ بتایا جائے وہ تو انعم کو اپنے ساتھ چلنے کے لیے کہہ رہا تھا لیکن اس نے منع کر دیا

وہ اکیلا ہی ان سب کو انوائٹ کرنے آیا تھا اور سنیہا کو بالکل بھی یہ بات نہیں بتائی تھی کہ اس کی پیاری سی دوست اب زاہد کی بیوی ہے

لالی تو بہت زیادہ چمک رہی تھی فائنلی اسے بھی کہیں باہر نکلنے کا موقع مل گیا تھا جبکہ سنیہا پچھلے کچھ دنوں سے ذہنی دباؤ کی وجہ سے تھوڑی فریش منٹ کے لیے شادی پر جانے کے لئے تیار ہو گئی تھی اور زاہد اسے اچھا خاصہ ڈانٹ کر بھی گیا تھا

وہ مزید اس کی ڈانٹ ہر گز نہیں کھانا چاہتی تھی اسی لئے اس کے حکم پر فوراً نہیں ولیمے پر جانے کے لئے تیار ہو گئی۔

○○○○○

صفدر شاہ پاکیزہ بیگم کے ساتھ ان کے کمرے میں تھے۔ وہ ان سے بہت اہم بات کرنا چاہتے تھے لیکن انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کون سے الفاظ کا استعمال کریں انہیں یقین تھا کہ اس بات کے لئے وہ کبھی بھی نہیں مانے گیں

لیکن بات تو کرنی تھی انہیں اس مسئلہ کا کوئی نہ کوئی حل تو نکالنا تھا

شیر نے پاکیزہ بیگم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ بہت جلد روحان کے بارے میں ساری انفارمیشن حاصل کر لے گا اور عالم سے بھی اس کے بارے میں پوچھے گا

انہیں تو جب سے پتہ چلا تھا کہ وہ روحان زندہ ہے وہ ان سے ملنے کے لیے بے چین ہو چکی تھیں۔

ان کی تو ہر بات روحان سے شروع ہو کر روحان پر ہی ختم ہو رہی تھی

دوسری طرف بریرہ کو جیل سے کس نے آزاد کیا یہ سوال بھی ان سب کے لئے بہت زیادہ حیران کن تھا

کیا بات ہے صفر آپ بہت پریشان لگ رہے ہیں کیا آپ مجھ سے کچھ کہنا چاہتے ہیں انہیں کب سے کمرے میں ٹٹلتے دیکھ پاکیزہ نے خود ہی بات کی شروعات کی

ہاں میں تم سے ایک بہت اہم بات کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ میں کون سے الفاظ کا استعمال کروں جو تمہیں تکلیف نہ پہنچائیں وہ ان کے سامنے بیٹھے بات کرنے لگے

آپ جو بھی کہنا چاہتے ہیں صاف صاف کہیں صفر مجھے یقین ہے آپ کبھی بھی جان بوجھ کر میری تکلیف کی وجہ نہیں بنیں گے بتائیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں کیا روحان کے بارے میں کچھ ---؟

نہیں میں روحان کے بارے میں نہیں بلکہ سنیہا کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں سنیہا اور تراب حیدر شاہ کے بارے میں وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولے تو پاکیزہ بیگم حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگیں

سنیہا کے بارے میں بھلا کیا بات کرنی ہے اور آپ کیوں میری بیٹی کا نام اس شخص کے ساتھ لے رہے ہیں جبکہ آپ مجھے پہلے ہی یقین دلا چکے ہیں کہ آپ اس مسئلے کا حل نکالیں گے وہ پریشانی سے انہیں دیکھنے لگیں

پاکیزہ ہم کسی قسم کا کوئی لڑائی جھگڑا نہیں چاہتے وہ لوگ دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہتے ہیں میرا مطلب ہے وہ تراب کے لئے سنیہا کا رشتہ مانگنا چاہتے ہیں اگر دیکھا جائے تو نکاح تو بہت پہلے ہو چکا ہے

اب اس حویلی کا ماحول ویسا نہیں ہے جیسے بیس سال پہلے تھا اب بہت کچھ بدل چکا ہے وہ لوگ سنیہا کو اس گھر سے رخصت کروانا چاہتے ہیں وہ لوگ رشتہ مانگنے کے لیے یہاں آنا چاہتے ہیں۔

واصف شاہ اسے اپنی بیٹی نہیں بلکہ بہو بنا کر اپنی حویلی لے کر جانا چاہتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ اپنے بچوں پر کسی قسم کا کوئی حق نہیں جتائے گا اور نہ سنیہا اور روحان کو تم سے دور کرے گا وہ
بس۔۔۔۔۔

میں آرام کرنا چاہتی ہوں صفر میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی آپ اپنے لفظوں پر قائم رہیں آپ نے کہا تھا کہ یہ معاملہ حل کر لیں گے میں اپنی بیٹی کو اس وقت سے نہیں گزرنے دوں گی جس وقت سے میں گزری ہوں

حویلی کے مرد عورت کو یقین کے نام پر طلاق دیتے ہیں۔ میں اپنی بیٹی کی زندگی عذاب نہیں ہونے دوں گی آپ طلاق کا مطالبہ کریں ہم کیس کریں گے ان پر میں اپنی زندگی بیٹی کی زندگی برباد نہیں ہونے دوں گی۔

پاکیزہ جذباتی مت بنو سنیہا کی خوشیوں کے بارے میں سوچو بچپن سے اس کا نکاح ہو چکا ہے تراب اس سے محبت کا دعویدار ہے تمہیں لگتا ہے کہ وہ اس طرح سے اس سے دستبردار ہو جائے گا۔

وہ اسے کبھی بھی چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہو گا یہ دشمنی کی آگ ٹھنڈی پوچھی ہے تم انہیں چنگاری دے کر واپس آگ کی لپیٹ میں نہیں دے سکتی۔

ہم تراب پر کوئی زور زبردستی نہیں کر سکتے وہ اسے طلاق دینے کے لیے کبھی راضی نہیں ہو گا اور سنیہا کو طلاق دلوانے میں اگر ہم کامیاب بھی ہو گئے تو مت بھولو کہ سنیہا کبھی بھی ایک نارمل زندگی کی طرف نہیں آپائے گی۔

وہ انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے انہیں معاشرے کی تلخ حقیقت دکھا رہے تھے

میری بیٹی کی خوشیاں اس حویلی میں ہر گز نہیں ہیں وہ انہیں دیکھتے ہوئے یقین سے بولی

اس کا فیصلہ ہم سنیہا پر چھوڑ دیتے ہیں وہ خود بتائے گی کہ اس کی خوشیاں کہاں ہیں وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولے تو پاکیزہ بیگم نے ہاں میں سر ہلادیا انہیں پتہ تھا سنیہا کبھی بھی اس جگہ نہیں جائے گی جہاں اس کی ماں کی زندگی عذاب ہو چکی ہو

○○○○○

○○○

میرا بھی میک اپ کیجئے وہ کمرے میں داخل ہوتی بیوٹیشن سے کہنے لگی تو عازہ نے حیرت سے دیکھا

کیا مطلب بھابی آپ میک اپ کروائیں گیں لیکن ادا نے تو آپ کو منع کیا تھا نا آپ نے ہی بتایا تھا کہ ادا غصہ ہو رہے ہیں آپ کے میک اپ کی وجہ سے عازہ اٹھ کر اس سے پوچھنے لگی

عائزہ جانو تمہارے ادا کو اور کام ہی کیا ہے سوائے غصہ ہونے کے اب کیا ان کے چکر میں اپنی مرضی سے کچھ بھی کرنا چھوڑ دوں۔۔۔؟

بس میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں آج بھی میک اپ کروں گی ویسے بھی آج آخری تقریب ہے اس کے بعد تو شاید سال بھر میں کسی کی شادی ہی نہ ہو

تو کیا میں میک اپ کرنے کی خواہش پوری نہ کروں یہ تو زیادتی ہے میرے ساتھ وہ بیو ٹیشن کو دیکھتے ہوئے بولی

جس پر عائزہ اس کے لیے کرسی چھوڑ کر کھڑی ہوئی
آپ ٹھیک کہہ رہیں ہیں بھابھی آج تھوڑا بہت میک اپ کر ہی لیں آپ بہت بہت
بہت پیاری لگی گئیں دیکھیے گا۔ اور جب آپ پیاری لگیں گئیں تب ادا کو بھی
کوئی مسئلہ نہیں ہو گا آپ کے میک اپ اور سے

ویسے ادا کی بات غلط نہیں ہے آپ بنا میک اپ کے بھی بے حد حسین ہیں آپ کو مزید سنوارنے
کی ضرورت ہی نہیں آپ کو اس جھوٹے نکھار کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن پھر بھی تھوڑا
بہت شادی پر چلتا ہی ہے

آپ پہلے میری بھابی کو اچھا سا تیار کریں اور دیکھئے بہت زیادہ ہیوئی مت کیجئے گا آپ میرے ادا کو نہیں جانتی تھی وہ ان کے معاملے میں بہت پوز سوسو ہیں

وہ بیوٹیشن سے کہنے لگی تو بیوٹیشن نے مسکرا کر اس کا معصوم چہرہ دیکھا اس میں تو کوئی شک نہیں تھا کہ وہ بے حد حسین تھی۔

بیوٹیشن اسے بٹھا کر اس کا ہلکا پھلکا میک اپ کرنے لگیں تو دانیل کا سارا دھیان عالم کی طرف چلا گیا

آج صبح اس نے اسے کتنا ویٹ کروایا تھا انعم کے لئے ناشتہ لے کر جاتے ہوئے

اس نے کہا تھا جوابی کارروائی کے لیے تیار رہنا عالم کیا کرنے والا تھا اسے بالکل اندازہ نہیں تھا

ہاں لیکن یہ پتا تھا کہ وہ کچھ نہ کچھ ایسا ضرور کرے گا جس سے اسے غصہ آئے وہ اسے غصہ دلا کر بہت خوش ہو رہا تھا

جب کہ دانیل اسے غصہ دلانے کے لیے اس کے خلاف جا کر آج میک اپ کروانے کے لیے بھی تیار ہو گئی تھی۔

وہ اس سے کہتا تھا کہ تمہیں ان سب چیزوں کی ضرورت نہیں تم بہت حسین ہو اس کی باتیں یاد کر کے دانیل کے لبوں پر ایک پیاری سی مسکان آئی

اس کی تعریف کرنا اسے اچھا لگتا تھا وہ خود بھی تعریف کے لائق تھا بے شک وہ خوبصورت ترین مردوں میں شامل ہوتا تھا اور دوسرا وہ جانتا تھا کہ وہ کس قدر وجیہہ شخصیت کا مالک ہے

یقیناً وہ خود اس کی طرف سے اپنی تعریف کا انتظار تو کر رہا ہو گا دو تین بار تو دانیل سے پوچھا بھی تھا کہ کیسا لگ رہا ہوں جس پر دانیل ہمیشہ منہ پھیر جاتی اور آگے بھی اس کا ایسا ہی کرنے کا ارادہ تھا

کیونکہ دانیل کبھی اس کی تعریف کرے گی یہ صرف اس کی غلط فہمی تھی۔
یہ تعریف کرنا تو مردوں کا کام ہوتا ہے عورتیں تو بس اپنے نکھار پر ناز کرتی ہیں دانیل کا اپنا لو جک تھا

اس کے اصولوں کے مطابق عالم جب چاہے اسکی تعریف کر سکتا تھا لیکن وہ عالم کی تعریف کرے یہ ضروری نہیں تھا

تھوڑی ہی دیر میں بیوٹیشن نے اسے خوبصورتی سے تیار کر دیا تھا اس کے چہرے کے خوبصورت نقوش کو رنگ بھر کر اس نے مزید خوبصورت بنا دیا تھا

اس نے ایک نظر آئینے کی جانب دیکھا تو آئینے میں اسے عائرہ کا عکس نظر آیا جو ایکسائیڈ سی اسے دیکھ رہی تھی اسے دیکھ کر وہ مسکرائی تو عائرہ نے باتیں کرنا شروع کر دی

واو بھابی آپ کتنی خوبصورت لگ رہی ہو ماشاء اللہ اللہ آپ کو کسی کی نظر نہ لگائے۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں نا خوبصورتی لفظوں کی محتاج نہیں ہوتی ان لوگوں نے آپ کو ہی دیکھ رکھا ہو گا عائرہ تعریف کرتے ہوئے بولی دانیں اس کے الفاظ پر بے ساختہ جھینپ گئی۔

اس نے آئینے میں دیکھا وہ سچ میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی یقیناً اس قدر خوبصورتی کے بعد عالم اسے میک اپ کرنے سے کبھی منع نہیں کرے گا

وہ اٹھ کر اپنی بھاری ڈریس ٹھیک کرتے دوپٹہ سر پر رکھتی کمرے سے باہر نکلی نجانے عالم آچکا ہو گیا یا نہیں

اسے چھوڑنے کے بعد وہ کہیں چلا گیا تھا کہاں گیا تھا یہ تو اس نے بتایا نہیں تھا بس اتنا کہا تھا کہ ولیمے پر چلنا ہے تو اپنی تیاری مکمل کر لینا

میرا کیا ہے بس شاور لے کر چیلنج ہی تو کرنا ہے لیکن تم لڑکیوں کو بہت وقت لگ جاتا ہے اسی لئے تم اپنی ساری تیاری مکمل کر کے بیٹھنا تاکہ ہم لیٹ نہ ہوں۔

○○○○

دائین نے اپنے کمرے میں قدم رکھا تو عالم شاور لے کر چیلنج کیے بالکل تیار تھا بس اپنے بال بنا رہا تھا اس نے مڑ کر اسے دیکھا تو اس کی نظر کھٹک کر رہ گئی

اس طرح سے خود کو دیکھتے پا کر دائین نے اپنا چہرہ جھکا لیا یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے میں نے منع کیا تمہیں یہ سب لا پاتو پی مت کرنا لیکن شاید تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آتی

یہ اتنا سب کچھ ملنے کی کیا ضرورت تھی چہرے پر اتنی پیاری لگتی ہو ان سب کے بغیر جاؤ منہ دھو کر آؤ وہ اسے غور سے دیکھتا حکم جھاڑنے لگا تو دانیل نے اسے گھور کر دیکھا

اس کی ساری اچھی تھی بس اس کا حکم جتنا اسے اچھا نہیں لگتا تھا۔ بیوی پر شوہر کا پورا حق ہوتا ہے وہ اسے جس کام کے لیے چاہے منع کر سکتا ہے لیکن منع کرنے اور حکم دینے میں بہت فرق ہے

بے شک اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ شوہر حکم دینے کا بھی حق رکھتا ہے لیکن جائز بات پہ وہ اس کی ہر جائز ناجائز بات تو ماننے سے رہی

آپ کو کیا لگتا ہے وہاں ڈیڑھ گھنٹہ بیٹھ کر میں نے اپنی کمر کا بیڑا غرق اس لیے کیا ہے تاکہ کمرے میں آکر اسے دھو دوں

میں بالکل بھی اپنا چہرہ صاف نہیں کرنے والی میں بہت خوبصورت لگ رہی ہوں اور خود کو میں خود ہی دیکھ چکی ہوں آپ کو نہیں بولا مجھے خوبصورتی کی سند دینے کے لئے وہ اسے گھورتے ہوئے جوتے چینج کرنے لگی

نہیں میری بات سمجھ میں نہیں آئی میں نے کہا جا کر منہ دھو کر آؤ وہ پھر سے سختی سے بولا تو دانیل نے چہرہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور آہستہ آہستہ چلتی آئینے کے سامنے جا کر

میں تو آج اسی طرح ولیمہ اٹینڈ کروں گی اور خبردار جو آپ نے مجھ پر حکم چلانے کی کوشش کی میں ہر گز بھی اپنا منہ نہیں دھونے والی آج تو میں ایسے ہی جاؤں گی

اتنی خوبصورت تو میں زندگی میں پہلے کبھی بھی نہیں لگی آج تک میں نے کسی بیوٹیشن سے میک اپ نہیں کروایا آج پہلی بار کیا ہے تو مجھے پوری طرح مزہ لینے دیں

وہ اسے انکار کرتے ہوئے اپنے بالوں میں کنگھی پھیرنے لگی اس کے بالکل پیچھے پشت پر بکھرے ہوئے تھے کچھ بال آگے تھے عالم نے ایک نظر اسے دیکھا

تو یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے کہ تم منہ نہیں دھونے والی وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگا تو دانیل نے نہ میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر سے اپنے بالوں میں کنگھی کرنی شروع کر دی

لیکن جھکا تو اسے تب لگا جب عالم ٹیبل پر رکھا شیشے کا جگ اٹھا کر پورا اس کے اوپر اڈیل چکا تھا

دائین بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی وہ ایسی حرکت کیسے کر سکتا تھا اسے یقین نہ آیا

کیسا لگایہ جھٹکا تم اسے صبح کے انتظار کا بدلہ بھی کہہ سکتی ہو اور اپنی حرکت کی ناپسندیدگی بھی

تمہارا میک اپ کرنا مجھے بالکل پسند نہیں ہے کیونکہ میں تمہارے خوبصورت نقوش پر کسی بھی قسم کی ملاوٹ نہیں جاتا

تم بہت حسین ہو اور اس جھوٹے دکھاوے سے تمہارے چہرے کی معصومیت چھپ جاتی ہے
میں اپنی نین کی معصومیت کو چھپتے نہیں دیکھنا چاہتا

تمہیں ان سب چیزوں کی ضرورت نہیں یہ سب تو ان کے لئے ہوتا ہے جو بناوٹی ہوتے ہیں
جنہیں اپنی خوبصورتی پر یقین نہیں ہوتا۔ تم بے حد حسین ہو تمہیں ان سب چیزوں کی ضرورت
نہیں ہے

تم بس اپنا اور اپنے شوہر کا خیال رکھو یہی بہت ہے وہ الماری سے تولیا نکالتا اس کا سر پونچھنے کے
ساتھ ساتھ منہ بھی صاف کر چکا تھا

جب کہ دانیل غصے سے گھوٹے جا رہی تھی
گھورنا بند کرو میڈم اگر ہمت ہے تو انتقام لو۔ ویسے بھی تم ہر چیز کی جوابی کاروائی کرنے والی تھی وہ
بے حد نرمی سے اسے اپنے قریب کرتا اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا

نیل بدلے میں کچھ نہیں بولی بس آگے کی پلاننگ کر رہی تھی اتنی آسانی سے چھوڑنے والی تو وہ
بھی اسے ہر گز نہیں تھی

لیکن اپنے کانوں پر اس کے لبوں کا لمس محسوس کر کے وہ جیسے کانپ کر رہ گئی
میں انتظار کروں گا تمہارے بدلے کا میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے بدلہ لو۔ ویسے اگر دیکھا جائے تو
میں نے بہت زیادتی کی ہے تمہاری طرف سے بدلہ بھی کوئی پاور فل ہونا چاہیے وہ اسے اکسارہا تھا

بدلہ تو میں آپ سے ایسا لونگی کی نانی یاد آجائے گی آپ کو وہ چیلنج کر رہی تھی
تو مطلب میں اپنی نانی کو یاد کرنے کے لئے تیار ہو جاؤں چلو اسی بہانے ہی سہی مجھے نانی تو یاد آئے
گیں وہ بھی کہاں آنے والا تھا اس کی بات پکڑتے ہوئے بولا

دانیل نے تیزی سے اپنے گیلے بال کیچر میں قید کر دیا اور اپنا چہرہ تولیے سے اچھی طرح سے
صاف کرنے لگی

کیونکہ اس کے پاس دوبارہ میک اپ کرنے کا ٹائم ہر گز نہیں تھا
لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ عالم کو کسی قیمت پر نہیں چھوڑے گی اس بات کا بدلہ تو وہ اس سے
ضرور لے گی

○○○○○

ولیمے کی تقریب شروع ہو چکی تھی دلہن کے گھر والے راستے میں تھے وہ کبھی بھی پہنچ سکتے تھے
جبکہ انعم کو آج گھونگھٹ میں رکھا گیا تھا

ان کے خاندان کی رسم تھی کی شادی کے چند دن تک دلہن کا چہرہ کسی کو نہیں دکھاتی۔ لیکن اگر
کوئی بہت زیادہ ضد کرے یا بہت خاص ہو تو وہ چہرہ دیکھ سکتا ہے

سنیما اور لالی کو بھی بڑی کھلبلی لگی تھی دلہن کا چہرہ دیکھنے کی وہ دونوں تو فیصلہ کر چکی تھی کہ چاہے
کوئی کچھ بھی کہے

لیکن دلہن کو تو وہ لوگ دیکھ کر ہی گیس

لالی نے آہستہ سے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے اوپر سیٹج کی طرف چلنے کا اشارہ کیا۔ تو سنیہا بھی خوشی خوشی اس کے ساتھ ہی اوپر کی جانب چلی آئی وہ لوگ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی یہاں پہنچے تھے

لالی اور سنیہا دلہن کے دائیں بائیں بیٹھ گئی جبکہ زاہد مہمانوں کو سنبھال رہا تھا بیٹا تم دونوں یہی دلہن کے پاس بیٹھو میں ذرا مہمانوں کو دیکھ لوں زاہد کیا امی نے ان کو انعم کے دائیں بائیں بیٹھتے دیکھ کر کہا تو وہ فوراً ہی اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے تیار ہو گئیں

جی آنٹی آپ بے فکر ہو کر اپنا کام کریں جا کر مہمانوں کو دیکھیں ہم یہیں پر بیٹھے ہیں لالی نے فوراً سے کہا جس پر وہ مسکراتی انہیں خوش رہنے کی دعائیں دیتیں وہاں سے نکل گئیں

یار ایم ریلی سوری میں تمہارے خاندان کی رسم توڑ رہی ہوں وہ کیا ہے ناکہ مجھے زاہد ادا کی بیوی دیکھنے کا بہت شوق ہے۔ لیکن یہ بات بھی ہے کہ خاندانی رسم بھی دیکھنی پڑتی ہیں

۔ ایسے رسم و رواج کو فالو کر کے ہی تو ہم اپنے خاندان کی روایت کو برقرار رکھ سکتے ہیں اسی لیے میں تمہارا گھونگھٹ نہیں اٹھاؤں گی لیکن نیچے سے جھانک کر تمہیں دیکھنا چاہتی ہوں اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو لالی شرارت سے بولی

تو انعم نے ہاں میں سر ہلایا اور لالی خوشی خوشی اس کی چٹری میں جانے کو تیار ہو گئی
اس نے آہستہ سے گھونگھٹ اٹھا کر اسے دیکھا

ماشاء اللہ یار تم تو بہت خوبصورت ہو لیکن میرے زاہد ادا مجھے زیادہ پیارے ہیں اگر کبھی ٹیم کی
بات آئی تو میں تو اپنے ادا کا ہی ساتھ دوں گی۔ تمہاری نند اس معاملے میں بالکل بھی اچھی نہیں
ہے

لیکن بے فکر رہو میں روایتی نندوں جیسی ہر گز نہیں ہوں میں ادا کو تمہارے خلاف بالکل بھی
نہیں برکاؤں گی بلکہ ان کے سامنے تمہاری بہت ساری تعریفیں کروں گی وہ بے حد شرارت سے
کہتی اپنا لایا ہوا تحفہ اس کی گود میں رکھ چکی تھی

اب میری بار اپنا روح روشن اس طرف کریں سنیہا نے شرارت سے کہا انعم کو تھوڑا سا عجیب لگا
نا جانے کیوں اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی

پہلے ہی وہ اپنی غلطی کی وجہ سے اپنی سہیلی کو خود سے دور کر چکی تھی اب ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی
وہ اپنی دوستی کو کھونا نہیں چاہتی تھی

سنیما نے چٹری اٹھاتے ہوئے کہا لیکن اسے دیکھتے ہی پریشان سے گھونگھٹ واپس گر آگئی
کیا ہوا بھابی پسند نہیں آئی۔ لالی نے اچانک چٹری گرانے پر پوچھا

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے بہت خوبصورت ہے وہ بڑی مشکل سے یہ الفاظ ادا کرتی تھی اس
کے قریب سے اٹھ کر نیچے چلی گئی

لالی اس کے پیچھے جانا چاہتی تھی لیکن زاہد کی امی ان کو یہاں انعم کے پاس بٹھا کر گئی تھیں

ارے کیا ہو گیا اسے ایسے کیوں چلی گئی وہ پریشانی سے بڑبرائی
کیونکہ اس نے مجھے یہاں دیکھ لیا۔ میں اس کی سہیلی ہوں شاید اس نے کبھی آپ کے سامنے میرا
ذکر بھی کیا ہو گا میں سندس ہوں اس کی دوست وہ مدھم سے لہجے میں بولی تو لالی بات کی گہرائی
تک پہنچ گئی

میں بہت پریشان ہوں لالی پلیز میری مدد کریں میں اپنی دوست کو کھونا نہیں چاہتی وہ لالی کا ہاتھ
تھامتے ہوئے بولی۔

لالی کو تو سمجھ ہی نہ آیا کہ وہ کیا جواب دے۔ وہ اس کی مدد کرنا چاہتی تھی لیکن دنیہا کا دل دکھا کر اپنی بہن کو کھولنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی

تم پریشان نہ ہو ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا اس کی ناراضگی زیادہ طویل نہیں ہوتی وہ خود ہی مان جائے گی کچھ دنوں میں لالی اسے بے فکر کرتے ہوئے بولی لیکن اس کے باوجود بھی وہ بے فکر نہ ہو سکی

○○○○○○

سندس سے وہ ہر طرح کے رابطہ ختم کر چکی تھی۔ وہ نہ تو اس کا فون اٹھاتی تھی اور نہ ہی اس سے بات کرتی تھی لیکن یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ زاہد ادا کی دلہن ہو سکتی ہے

اتنے دنوں کے بعد اسے دیکھ کر اسے خوشی تو ہوئی تھی اس سے زیادہ خوشی ہوئی یہ جان کر ہوئی تھی کہ وہ زاہد کی بیوی ہے زاہد اس کے لئے بالکل سگے بھائیوں جیسا تھا اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے پرفیکٹ تھے

لیکن اس نے اسے جھوٹ بولا تھا دوستی میں جھوٹ کی گنجائش نہیں ہوتی لیکن سندس نے ہر موڑ پر جھوٹ کا سہارا لیا اس کا کہنا تھا کہ وہ اس لڑکے کو نہیں جانتی اور نہ ہی پہلے کبھی اسے دیکھا ہے

وہ اس کے سامنے اپنے بھائی کو پہچاننے سے انکار کر چکی تھی وجہ جو بھی تھی لیکن اس نے دوستی میں فراڈ کیا تھا جس کی کوئی معافی نہیں تھی

چاہے جو بھی ہو جائے وہ اسے معاف نہیں کرنا چاہتی تھی وہ ابھی اسے احساس دلانا چاہتی تھی کہ اس نے اپنی دوست ہرٹ کیا ہے۔

ابھی وہ اپنی سوچ میں گم تھی جب اسے اپنے کندھے پر کسی کا لمس محسوس ہوا اس نے پلٹ کر دیکھا تو اس کا دل کاپنے لگا

اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس کے پیچھے تراب حیدر شاہ ہو سکتا ہے اس نے جلدی سے پتلی گلی سے بھاگنا چاہا لیکن تراب نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھام رکھا تھا

میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں کیا تم تھوڑا سا وقت دے سکتی ہو مجھے وہ آج پہلی بار اجازت مانگ رہا تھا۔

سنیہا کو اپنا دل دھڑکتا ہوا محسوس ہوا نہ جانے کیوں وہ اس کے سامنے گھبراتی تھی۔ جب کہ وہ کبھی بھی اس پر غصہ نہیں ہوا تھا اور نہ ہی اسے ڈانٹا تھا لیکن پھر بھی نہ جانے کہاں سے اس کا تھوڑا سا ڈر اس کے دل میں گھر کر گیا تھا

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی اور پلیز میرا راستہ چھوڑیں میرا آپ سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور نہ ہی میں آپ سے کسی قسم کی کوئی بات کرنا چاہتی ہوں وہ اپنا ہاتھ چھروانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی تراب نے جھٹکے اسے کھینچ کر اپنے بے حد قریب کر لیا

میں نے کہانہ زیادہ وقت نہیں لگے گا بس تھوڑا سا وقت لوں گا مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے وہ سمجھا رہا تھا

لیکن مجھے نہیں کرنی اور پلیز ہر بات میں زور زبردستی نہیں چلتی مجھے آپ کی شکل بھی نہیں دیکھی اور نہ ہی آپ سے کسی قسم کا کوئی تعلق رکھنا ہے وہ غصے سے بولی

شہزادی میں نے کہانہ بس دو منٹ صرف دو منٹ کے لئے میری بات سن لو وہ التجا کر رہا تھا

میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی آپ کی بات سننے کی روادار نہیں ہوں میرا راستہ چھوڑیں اور پھر کبھی
میرے راستے میں آنے کی کوشش مت کیجئے گا
وہ اسے خود سے دور کرتی پیچھے ہٹی

شہزادی اب تم پھر مجھے وہ کرنے پر مجبور کر رہی ہو جو میں تمہارے ساتھ نہیں کرنا چاہتا بر حل
میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرو میں تم سے جو چاہے جب چاہے
بات کر سکتا ہوں کوئی مجھے نہیں روک سکتا وہ اپنا غصہ ضبط کرنے کی بہت کوشش کر رہا تھا لیکن
اب اس کا غصہ برداشت سے باہر ہونے لگا

میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی بلکہ آپ کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی اپنے کام سے مطلب
رکھے وہ اپنا ہاتھ چھڑواتی تیزی سے اس کے قریب سے گزر گئی اس کا دل بہت بے ترتیب ہو چکا
تھا دھڑکنوں نے عجیب سپیڈ پکڑ رکھی تھی

اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ اسے دوبارہ نہ پکڑ لے۔ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ہر طرف دیکھنے لگی کہیں
کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں وہ تراب سے دور رہ سکتی پھر ہمت کر کے واپس سندس کے پاس آ بیٹھی
جہاں لالی بیٹھی ہوئی تھی

اس کے لیے یہی جگہ بہتر تھی وہ بس تراب حیدر شاہ کی نظروں سے بچنا چاہتی تھی چاہے اس کے لیے تراب کی بہن کا ہی ساتھ کیوں نہ بیٹھنا پڑے

oooooooo

ولیمہ شروع ہوا تو ہر کوئی اپنے اپنے کام میں بزی ہو گیا۔
عالم کو تو یہاں آتے ہی اس کے بہت سارے جاننے والے مل گئے تھے جبکہ نین انعم کے پاس تھی۔

اور انعم کو ساری بات بھی بتا چکی تھی۔ پہلے تو انعم ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو گئی لیکن اب وہ بھی اپنی بھابی کو انصاف دلانے کے لیے اس سے کی مدد کرنا چاہ رہی تھی لیکن سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کیا جائے

یاد دینا میں تم جب تک مجھے کلیئر نہیں بتاؤ گی کہ تم کیا کرنا چاہتی ہو میں تمہاری مدد کیسے کروں اور عائرہ کا تو دماغ اس معاملے میں بالکل خالی ہے

اسے تو یہ سب کہنے کے بارے میں سوچنا بھی مت اتنی بڑی چمچی عالم ادا کی فوراً جا کر انہیں بتا دے گی۔ انعم ساتھ ساتھ مشورہ بھی دیا

ہاں یار یہ تو مجھے پتا ہے وہ سچ میں عالم کی بہت بڑی چمچی ہے کوئی بات اس سے راز نہیں رکھ جاتی
میں تو اب اسے کچھ بھی بتانے کا رسک نہیں لے سکتی

لیکن کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہو گا مجھے عالم سے بدلہ لینا ہے انہوں نے میرا اتنا خوبصورت میک اپ اور
ایک سیکنڈ میں برباد کر دیا

ایسے تو میں بھی نہیں جانے دوں گی
اور تمہیں پتا ہے میرے سارے میک اپ کی تباہی نکال کر کہتے ہیں لو بدلہ لو اب انہیں لگتا ہے میں
ہار جاؤں گی ہر گز نہیں میں تو انہیں نانی دادی اور اس کے پیچھے کی ساری دادی نانی یاد کروا کر
سکون کا سانس لوں گی

وہ غصے میں اس انداز میں بڑبڑاتی کہ انعم مسکرا دی
بس پھر ٹھیک ہے ہمت مت ہارنا اور کوئی نہ کوئی آئیڈیا تو ہم نکالیں گے دیکھو تمہارے پاس آج کا
دن ہے بدلہ لینے کے لیے ورنہ بعد میں تو روٹین والی لائف شروع ہو جائے گی تمہیں جو بھی کرنا
ہے آج ہی کرنا ہو گا انعم نے اسے مشورہ دیتے ہوئے ہر طرف نظر دہرائی تو اسے ایک عورت نظر
آئیں

مل گیا آئیڈیادھر دیکھو اس نے سامنے عورت کی جانب اشارہ کیا تو دانیل نے اس 55 سے 60 سالہ عورت کو دیکھا جو اس عمر میں بھی خود کو نفاست سے تیار کیے ہر طرف گھوم رہی تھیں

یار انہیں دیکھو تو سہی اس عمر میں بھی کتنی تیار شیار ہو کر آئی ہیں انہیں دیکھ کر نین کو حیرت کے ساتھ ساتھ خوشی کا بھی جھٹکا لگا تھا بلا اس عمر میں اس طرح کی تیاری

ہاں تو ہر کوئی تمہاری طرح اپنے اندر بوڈھی روح تو نہیں بسا کر بیٹھانہ اور ویسے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا انسان کا دل جوان ہونا چاہیے اور ان کے انداز سے دیکھو ان کا دل کتنا جوان ہے اب جلدی سے آ جاؤ

تمہارا کام یہی بن سکتا ہے وہ اسے مشورہ دیتے ہوئے بولی تو وہ فوراً ہاں میں سر ہلاتے آہستہ سے اس کے قریب سے اٹھتی چلی گئی۔

○○○○○○

السلام علیکم آنٹی کیا میں تھوڑی دیر آپ سے بات کر سکتی ہوں وہ ان کے قریب آ کر پوچھنے لگی تو انہوں نے ایک نظر سر سے پیر تک اسے دیکھا

لڑکی میں تمہیں کس اینگل سے آنٹی نظر آتی ہوں اور جاوتم میں خوبصورت لڑکیوں سے بات نہیں کرتی وہ ادا سے کہتی وہاں سے جانے لگیں دانیں کو اپنا کام ہوتا نظر آیا تو فوراً بھاگ کر ان کے سامنے آگئی

بالکل ٹھیک کہا آپ نے آپ کو مجھ سے بات کرنی ہی نہیں چاہیے۔ میرا شوہر ہی مجھ سے بات نہیں کرتا تو پھر کوئی اور مجھ سے بات کیوں کرے گا۔۔۔۔۔ اور خاص کر جب آپ جیسی اتنی حسین عورت یہاں ہو تو بلا کوئی ہم جیسی لڑکیوں سے بات کرنا کیوں پسند کرے گا دانیں نے اور ایکٹنگ کی انتہا کر دی

لڑکی ڈرامے اچھے کرتی ہو اب جلدی سے مجھے بتاؤ مسئلہ کیا ہے وہ پکی عمر کی عورت تھی اس کے شرارتی انداز کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئیں

جبکہ دانیں اپنی چوری پکڑے جانے پر تھوڑی شرمندہ ہوئی پھر کھلکھلا کر ہنسی پہلے آپ وعدہ کریں کہ آپ میری مدد کریں گیں ورنہ میں آپ کو کچھ نہیں بتا دوں گی وہ منہ بنا کر بولی تو آنٹی نے اسے سامنے چلنے کی جانب چلنے کا اشارہ کیا

اور اسے اپنے سامنے والی کرسی پر بٹھا کر اسے شروع ہو جانے کا حکم سنایا۔ اور دانیل بنادائیں بائیں دیکھے ایک ہی سپیڈ میں ان کے سامنے اپنی ساری کہانی بیان کرنے لگی

ooooo

وہ اپنے آپ کو کب سے بھی کسی کی نگاہوں کی تپش محسوس کر رہا تھا اس کے دوست بھی بار بار ہنس کر اس کی جانب دیکھ رہے تھے

تم بار بار اس طرح سے کیوں ہنس رہے ہو۔۔۔۔
ہوا کیا ہے۔۔۔۔!

بتاؤ مجھے یہ وقفے وقفے سے شرما کر لڑکیوں کی طرح ہنسا کہاں سے سیکھا ہے تم لوگوں نے اس بار وہ انہیں گھورتے ہوئے پوچھنے لگا وہ کب سے برداشت کر رہا تھا اور اب اس کے پاس ہونے لگی تھی

کچھ نہیں عالم ہم تو بس ایسے ہی ہنس رہے تھے اور ہنستے تو صرف تم نہیں ہو ہم لوگ تو خوش باش لوگ ہیں ہنستے مسکراتے رہتے ہیں سامنے کھڑے لڑکے نے فوراً جواب دیا

۔ وہ عالم کا قریبی دوست تو ہر گز نہیں تھا لیکن اس کے ساتھ بزنس ریلیشن شپ سٹرانگ تھا

عالم کو کچھ نہ کچھ گڑ بڑ کا تو احساس ہو رہا تھا ان لوگوں کا بار بار یوں ہنسنا۔ وہ بہت بار نظر انداز کر چکا تھا

دو تین بار تو اس نے اپنے آپ کو سر سے پیر تک دیکھا تھا کہ اس کی ڈریسنگ میں کوئی خرابی تو نہیں یہاں تک کہ دو بار اپنے موبائل کا کیمرہ اون کر کے خود کو دیکھا اس میں کہیں کوئی کمی نہیں تھی جس پر وہ لوگ ہنس پاتے تو پھر آخر مسئلہ کیا تھا یہ لوگوں کے ساتھ

ابھی وہ یہی سب کچھ سوچ رہا تھا جب اچانک اوپر کی طرف سے ایک لال گلاب اس کے اوپر آگرا اور اس کے ساتھ ہی ان سب کا مقہ بلند ہوا عالم نے گلاب ہاتھ میں لیتے ہوئے چاروں جانب دیکھا

یہ پھول اس کے لیے ہی پھنکا گیا تھا اسے یقین ہو گیا تھا اور ان سب کے مقہوں سے یہ اندازہ لگانا مشکل بھی نہیں تھا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو تقریباً پچاس ساٹھ سالہ عورت اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھیں بلکہ شرماتی بھی رہی تھیں

وہ نظر انداز کرتا ہوا ان لوگوں کی جانب متوجہ ہوا جو ابھی بھی اسی طرح ہنس رہے تھے اس نے گھور کر دیکھا اندازہ لگانا مشکل ہر گز نہیں تھا کہ وہ لوگ اسی کی وجہ سے ہنس رہے تھے

کیا وجہ ہے تم لوگوں کی بتسی کیوں باہر پڑی ہے

کیا مسئلہ ہے یا ایک عورت ہے ہنس رہی ہیں اپنی زندگی جی رہی ہیں اور تم لوگ اس طرح سے
اس کا مذاق بنارہے ہو بہت غلط بات ہے عالم نے گھورتے ہوئے بولا

عالم کو یہی لگا تھا کہ وہ اس عورت کی تیاری دیکھ کر اس طرح سے ہنس رہے ہیں اور عالم کو یہ بات
بہت بری لگی تھی

یار ہم اس لیے نہیں ہنس رہے۔ ہم اس لیے ہنس رہے ہیں کیونکہ وہ تمہیں کب سے لائن دے
رہی ہیں۔ میرا مطلب ہے کب سے تمہیں اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں

مطلب کہ اس عمر میں بھی ان کے ایسے شوق ہیں ماشاء اللہ اللہ نظر بد سے بچائے ویسے بندہ غلط
سلیکٹ کیا ہے انتہا کا خشک مزاج یہاں تو انہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہو گا ان کی چوٹس پر افسوس
ہو رہا ہے مجھے سامنے کھڑے لڑکے نے افسوس سے کہا

ارے ایسا کچھ نہیں ہے تم لوگوں کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی وہ بلا ایسا کیسے کر سکتی ہیں۔ کوئی کتنا بھی فری کیوں نہ ہو لیکن اس عمر میں ایسی حرکت کرنے کے بارے میں نہیں سوچ سکتا عالم نے ان کی غلط فہمی دور کرنا چاہی

لیکن اگلے ہی لمحے اس کی غلط فہمی دور ہو چکی تھی جب ایک اور لال اس کے اوپر آگرا اس نے پلیٹ کر دیکھا

غلط فہمی ہمیں نہیں تمہیں ہوئی ہے ابھی وہ یہیں پر آئے گیں اور تمہیں ڈیٹ کے لیے بھی پوچھ لے گیں لڑکے کا انداز شیطانی تھا

اوشٹ اپ تم لوگوں کی سوچ ہی فضول ہے میں زرا تراب کو دیکھ کر آتا ہوں وہ انہیں نظر انداز کرتا باہر نکل گیا جب کہ اصل وجہ اس عورت کی نظروں سے بچنا تھا

ابھی وہ باہر آیا ہی تھا جب اسے اپنے پیچھے کوئی محسوس ہوا اس نے مڑ کر دیکھا تو وہی عورت اس کے پیچھے آہستہ آہستہ اپنی ساڑھی سنبھالتی ہوئی چل رہی تھیں عالم نے مڑ کر دیکھا تو وہ اسے دیکھ کر شرمائیں عالم اخلاقیات نبھاتے ہوئے ذرا سا مسکرایا اس کا ارادہ یہاں سے بھاگنے کا تھا جبکہ اس کے مسکرانے پر سامنے کھڑی عورت اس انداز میں شرمائی کے عالم شرمندہ ہو کر رہ گیا

اور پھر شرمانے کا انداز ایسا تھا کہ تو بی اگلے ہی لمحے اپنی ساڑھی کا پلو اپنے لبوں میں دبائیں کسی کم
عمر حسین دوشیزہ کی طرح اندر بھاگ گئیں

یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے کہ یہ میں کسی دوسرے چکر میں تو نہیں پھنس رہا کہیں وہ میری مسکراہٹ کا
الگ مطلب تو نہیں لے رہیں

وہ یہ سب سمجھنے کے معاملے میں بالکل زیرو تھا میں

یا اللہ میں اپنی نین کو سمجھ جاؤں یہی بہت ہے پلیز آئی جی کو تھوڑی سی عقل دے کیا اس عمر میں
ایسی حرکتیں زیب دیتی ہیں

وہ آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے بولا
جب کہ اس کی تلاش تراب تھا وہ اندر کہیں نہیں ملا تو وہ اسے ڈھونڈتا ہوا باہر آگیا اسے گاڑی کے
قریب ہیں وہ سموکنگ کرتے ہوئے نظر آیا

○○○○○

کیا ہوا تم یہاں کیوں کھڑے ہو میں اندر تمہیں کب سے ڈھونڈ رہا تھا اندر ہمارے بزنس سرکل کے بہت سارے لوگ تمہارے بارے میں پوچھ رہے تھے اور تم یہاں ہو۔۔ وہ اس کے پاس آ کر پوچھنے لگا

ہاں مجھے اندر کافی عجیب لگ رہا تھا عجیب سا ماحول ہے ادھر مجھ سے وہاں رہ نہیں گیا تم سناؤ کیا چل رہا ہے آج کل۔۔۔۔۔؟

نہیں اور تمہاری ناراضگی کہاں تک پہنچی۔۔۔۔۔؟

کچھ ٹھیک ہوا یا ابھی تک نہیں وہ اپنی بات نظر انداز کرتا اس سے سوال کرنے لگا

ٹھیک ٹھیک نہیں بلکہ بہت اچھا ہو رہا ہے سب کچھ ماشاء اللہ سے سب کچھ ٹھیک ہے۔ یہ تو نہیں جانتا کہ نے مجھے معاف کیا ہے یا نہیں لیکن ٹام اینڈ جیری کا جھگڑا شروع ہو گیا ہے

میرا مطلب ہے اس سے لڑنے جھگڑنے میں تو پیار کرنے سے بھی زیادہ مزا آتا ہے ویسے مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنی شرارتی ہوگی عالم کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ تھی

تراب دیکھ کر مسکرایا بہت بہت مبارک ہو بہت خوشی ہوئی سب کچھ ٹھیک ہو گیا اب دعا کرو کہ میری زندگی میں بھی سب کچھ ٹھیک ہو جائے وہ خوش دلی سے اس سے کہتا اپنی بات کرنے لگا

میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا تم پریشان کیوں ہو رہے ہو بس یہ انعم کی شادی آج ختم ہو گئی نہ دیکھنا میں دو ہی دن میں تمہارا کام کروں گا۔ عالم نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا تو تراب نے نہ میں سر ہلایا

کچھ ٹھیک نہیں ہو گا عالم کیونکہ سب ٹھیک تب ہو گا جب سنیہا میری بات سننے کی کوشش کرے گی وہ میری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی

مجھے نہیں پتا کہ مجھ سے ایسی کونسی غلطی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے وہ مجھ سے بات کرنا پسند نہیں کرتی میں نے تو کبھی بھی اس کا دل نہیں دکھایا۔

صفدر شاہ کا کہنا ہے کہ اس کی بیٹی جو فیصلہ کرے گی وہ اس کا وہ فیصلہ مان لے گا اور اگر سنیہا مجھ سے بات ہی نہیں کرے گی تو میں کیسے اسے اپنے اور اس کے رشتے کے بارے میں سمجھاؤں گا

مجھے دیکھتے ہی وہ مجھ سے اس قدر خوفزدہ ہو جاتی ہے جیسے میں کوئی انسان نہیں بلکہ جن ہوں جو اسے کھا جاؤں گا
مجھے سمجھ نہیں آتا عالم میں کیا کروں۔۔۔؟

بس سنیہا مجھے سمجھ جائے وہ سمجھ جائے کہ میں اس سے کتنا پیار کرتا ہوں میں اس سے جدائی برداشت نہیں کر سکتا

وہ میری زندگی ہے مجھے وہ ہر قیمت پر چاہیے میں اسے کھونے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا
وہ پوری شدت سے بول رہا تھا

اور یہ بات غلط نہیں تھی صفدر شاہ کا کہنا تھا کہ ان کی بیٹی اپنی زندگی کے بارے میں جو فیصلہ کرے گی وہ اسی پر مہر لگا دیں گے اور اگر سنیہا تراب سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی تو وہ کیسے اس رشتے کے لیے حامی بھرنے کے لیے مناتا۔

وہ ناتو گھر سے باہر نکلتی تھی اور نہ ہی آج کل یونیورسٹی جا رہی تھی اس کا سارا سارا وقت حویلی میں گزرتا تھا تراب نے دو تین بار سوچا کہ وہ حویلی جا کر اس سے بات کرے لیکن پھر بھی بات وہیں تھی وہ زور زبردستی یا تو رعب جما کر اسے منا نہیں سکتا تھا

وہ اسے اپنی محبت کا احساس دلانا چاہتا تھا نہ کہ اس کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زبردستی کرنا چاہتا تھا

خیر چھوڑ دو ان سب باتوں کو میں نے تمہیں بتانا تھا کہ مجھے شام میں فون آیا تھا واصف چاچو کا وہ صبح کے پانچ بجے تک تقریباً پاکستان پہنچ جائیں گے تو تم کسی کو ایئر پورٹ بھیج کر انہیں منگوا لینا

روحان ان کے ساتھ ہی ہو گا وہ تو سندس کی شادی تک پہنچ جانا چاہتے تھے لیکن فلائٹ نہیں ملی۔ جب کہ روحان کی ضد کو دیکھتے ہوئے جیسے ہی انہیں فلائٹ ملی وہ فوراً ہی پاکستان کیلئے روانہ ہو گئے

صبح تقریباً پانچ بجے وہ لوگ یہاں پہنچ جائیں گے یاد سے کسی کو بھیج دینا وہ اپنا سگریٹ ختم کرتا عالم کے ساتھ اندر کی جانب قدم بڑھانے لگا تو عالم نے صرف ہاں میں سر ہلادیا

○○○○○○

ولیمہ کی تقریب ختم ہونے میں نہیں آرہی تھی جبکہ اس عورت نے عالم کو تنگ کر رکھا تھا وہ الگ الگ لوگوں کے ہاتھوں اسے پھول بھجوائے رہی تھیں

عالم کے پاس پورا اگلا ستا تیار ہو چکا تھا
اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ تھی کون کبھی بہار اسے سب سے چھپا کر آنکھ مارتی تو کبھی فلنگ کس
پاس کرتی پر کبھی کبھی عجیب قسم کے اشارے کرتے دوپٹے کو منہ میں لے کر نو عمر دوشیزہ کی
طرح شرماتی۔ عالم اس سے کیسے بچے اسے بالکل سمجھ نہیں آ رہا تھا

سات گھنٹے کی اس تقریب میں اس کا برا حال ہو چکا تھا جبکہ نین اسے کہیں نظر نہیں آ رہی تھی
۔ اب اس کی برداشت کی انتہا ہو چکی تھی

وہ غصے سے تن فن کرتا اس عورت کے پاس آ گیا کب سے اس کے دوست بھی اس پر ہنس رہے
تھے کبھی اسے دیکھ کر خاموش ہو جاتے تو کبھی پھر سے عالم کی سچویشن کو انجوائے کرنے لگتے

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ بی بی کیوں بار بار اس طرح سے مجھے اشارے کر رہی ہیں کبھی پھول
بھیج رہے ہیں یہ ساری حرکتیں اف ف میں آپ کو زیب دیتی ہیں یہ چھچھوڑی حرکتیں وہ
ان کے سر پر سوار بے حد غصے سے سوال کرنے لگا یہ سب کچھ برداشت کرنا ناممکن ہو چکا تھا
ایسی سچویشن سے وہ پہلے کبھی نہیں گزرا تھا

اس عمر سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ ابھی میری عمر ہی کیا ہے آپ سے تقریباً دو سال بڑی ہوں گی
اب محبت میں اتنا فرق تو چلتا ہی ہے وہ ایک ادا سے کہتی اس کے قریب ہوئی عالم تو ان کے لفظ
محبت پر حیرت کے سمندر سے غوتا لگا کر باہر نکلا
محبت کون سے محبت کس کی محبت وہ انہیں دیکھ کر پوچھنے لگا

ارے میری اور آپ کی محبت اور بلا کس کی محبت کی بات کرونگی میں
میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں اور میں جانتی ہوں تم بھی مجھے بہت چاہتے ہو تمہاری بیوی بھی
بہت پیاری ہے

لیکن ایسی نازک لڑکیاں آج کل کہاں ساتھ نبھا پاتی ہیں آج کل تو ہمارے جیسے لڑکیاں چلتی ہیں
ان کا حسیں تو عمر کے ساتھ ڈھل جائے گا لیکن ہماری محبت کبھی کم نہیں ہوگی مجھے تو جب پتہ چلا
کہ تم مجھ سے اتنا پیار کرتے ہو میرا دل پگھل گیا تمہارے لئے

ویسے تم نے مجھے پہلی بار کہاں دیکھا کہ تم مجھ سے اس قدر والہانہ محبت کر بیٹھے ویسے مجھے تو تم سے
آج ہی محبت ہوئی ہے آج ہی تو دیکھا ہے میں نے تمہیں پہلی بار
وہ اپنی دھن میں بولے جارہی تھی

جبکہ عالم تو ان کے الفاظ پر پریشانی سے ہی دیکھنے لگا وہ کب ان سے محبت کر بیٹھا۔ اور وہ کون سی والہانہ محبت کے بعد کر رہی تھی۔ اسے تو یاد بھی نہیں پڑتا تھا کہ اس سے پہلے اس نے کبھی بھی انہیں دیکھا ہے یا ان سے بات کی ہے

بی بی مجھے لگتا ہے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ کو ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے آپ میرے خیال میں غلط جگہ پر آگئی ہے عالم نے ان کی غلط فہمی دور کرنی چاہی۔

مجھے کی ڈاکٹر کے پاس جانا ہوا تو یہی چلا چلی جاؤں گی کیونکہ ڈاکٹر میرا بھانجا ہے وہ زاہد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولیں۔ مطلب کی یہ محترمہ زاہد صاحب کی سگی خالہ تھیں اور زاہد سے تقریباً ڈیڑھ سال بڑے عالم کو وہ اپنی محبت کی روداد سنار ہی تھیں

دیکھیں بی بی اس عمر میں آپ کو یہ ساری حرکتیں زیب نہیں دیتی۔ تھوڑا سا ہوش کرے اگر زاہد آپ کے بیٹے جیسا ہے تو میں اس کا سالہ ہر لحاظ سے میں بھی آپ کے بیٹے جیسا ہی ہوں

پلیز یہ ساری حرکتیں بند کریں کیوں بڑی محفل میں تماشا بنانے کی کوشش کر رہی ہیں پتہ نہیں کس بے وقوف نے آپ کو اس غلط فہمی میں مبتلا کر دیا ہے میں آپ سے پیار نہیں کرتا اور نہ ہی آپ کو پہلے کبھی دیکھا ہے آپ ضرور کسی غلط فہمی کا شکار ہیں

عالم بہت کم آواز میں انہیں سمجھا رہا تھا کہ کسی قسم کا کوئی تماشہ بنے لیکن سامنے والی عورت کے کان میں تو جیسے ہر جوں بھی نہ رینگتی

مجھے کوئی کیوں کہے گا کیا میں تمہاری نظروں میں اپنے لیے یہ محبت یہ پاگل پن دیکھ نہیں سکتی

تمہاری نظر مجھ سے اپنے عشق کے افسانے بیان کرتی ہیں لیکن تم لبوں سے نہیں بولو گے سب سمجھتی ہوں میں اس لیے گھبرا رہے ہوں کہ دنیا ہماری محبت کو قبول کرے گی یا نہیں تمہیں بالکل ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے دنیا کون ہوتی ہیں ہم پر انگلیاں اٹھانے والے پیار کیا تو ڈرنا کیا

وہ پوری شدت سے ڈانٹو گ بازی کر رہی تھیں ان کے انداز پر عالم کا دماغ خراب ہو گیا

○○○○○○○

وہ اس کا ہاتھ تھا میں اپنی محبت کے گن گار ہی تھیں جبکہ عالم تو حیرانگی سے بس انہیں سنی جا رہا تھا یہ دنیا تو سالوں سے محبت کرنے والوں کی دشمن ہے محبت میں جہاں مایو ال نے دودھ کی نہریں نکال دیں وہی انارکلی کو دیوار میں چنوا دیا گیا

محبت تو صدیوں سے امر ہے اس دنیا والوں نے محبت کو کہاں سکون کا سانس لینے دیا ہے تم کا گھبرا
مت مایوال اور اندر کلی نے محبت کی مثالیں مر قائم کی تھی لیکن ہم دونوں زندہ رہ کر کریں گے

تمہیں دنیا سے ڈرنے کی ضرورت نہیں میں لڑوں گی تمہارے لیے
وہ اپنی دھن میں بولے جارہی تھیں عالم کو لگا کیا آپ اگر اس کی جان نہ چھوٹی تو وہ یہیں پر کھڑے
کھڑے بھی ہو جائے گا عالم نے فوراً اپنی جیب سے ایک کارڈ نکال کر ان کی حوالے کیا

یہ ڈاکٹر اسد ہے پاگلوں کا علاج کرتا ہے پلیز اس کے پاس جائیں مجھے یقین ہے آپ کو کوئی نہ کوئی
فائدہ ضرور ہو گا اور اللہ کا واسطہ ہے میری جان چھوڑیں۔

میں ایک شادی شدہ آدمی ہوں اور اپنی بیوی سے بے حد محبت کرتا ہے میں نہیں کرتا آپ سے
محبت اللہ آپ کو شفا دے وہ تیزی سے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چھڑواتا وہاں سے بھاگنے والے
انداز میں نکلتا تھا۔

جبکہ اپنے ہاتھ میں پکڑا ڈاکٹر اسد کا کارڈ دے کر وہ کھلکھلا کر ہنسیں۔ جب کہ پلر کے پیچھے کھڑی
دائین دیکھتی ہنس کر پاگل ہو رہی تھی

○○○○○○

واو آنٹی آپ نے تو کمال کر دیا وہ ان کے قریب آتے ہوئے بولی تو انہوں نے اسے گھور کر دیکھا

پھر آنٹی لڑکی تم مجھے بار بار آنٹی بول کر آخر ثابت کیا کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔!
تم سے بمشکل تین سال ہی بڑی ہوں گی میں وہ اسے دیکھتے ہوئے برا منا کر بولیں

اوسوری سوری آنٹی میرا مطلب ہے بیوٹیفل لیڈی یہ لیں وہ ایک کاغذ پر لکھا نمبر انہیں دینے لگیں
یہ کیا ہے۔۔۔۔۔؟ آنٹی فون نمبر دیکھ کر پوچھنے لگیں

یہ میرے ہسبنڈ کا نمبر ہے آپ نے ہی تو کہا تھا کہ آپ انہیں اتنی آسانی سے نہیں چھوڑیں گیں
کسی لڑکی کا میک اپ خراب کرنے والا بہت بڑا گناہ گار ہے تو آپ کیا اس گنہگار کو ایسے ہی چھوڑ
دیں گیں۔۔۔۔۔؟

آپ کو آپ کے میک اپ کی قسم اتنی آسانی سے معاف نہیں کرنا ان کو وہ انہیں ایمو شنل کرتے
ہوئے بولی

بس بس لڑکی بہت ڈرامے کرتی ہو تم لیکن تمہارے ساتھ سچ میں زیادتی ہوئی ہے فکر مت کرو
تمہارے شوہر کو اتنی آسانی سے تو چھوڑوں گی نہیں

۔ روز جیسے ہی گھر آئے گا فوراً فون کیا کروں گی محبت کی ہے تو ڈرنا کیا وہ آنکھ دبا کر کہنے لگیں تو
دائیں کھلکھلا کر ہنسی

فائین تو خوش ہو گئی جبکہ سیڑھیوں کے اوپر تراب اور عالم ان کا مکمل منصوبہ سن چکے تھے تراب
جہاں عالم کی حالت دیکھ کر بے حد خوش تھا وہیں اس کے اصل وجہ جان کر حیران رہ گیا

عالم تیری والی واقعی بہت پہنچی ہوئی چیز ہے وہ ہنستے ہوئے بولا
جانتا ہوں لیکن اگر یہ پہنچی ہوئی چیز ہے تو رستے میں تو ہم بھی نہیں اب تو اس لڑائی میں اور بھی
مزا آئے گا۔ وہ دلکشی سے مسکرایا

○○○○○○○

رسم ختم ہو چکی تھی سب لوگ ہی واپس گھر جانے کو تیار تھے

آہستہ آہستہ ہال خالی ہو رہا تھا سنیما ابھی باہر نکلنے ہی والی تھی جب اچانک سامنے سے آتے ویٹر
نے اس کے کپڑوں پر ڈرنک گرا دی

سنیسیا ر تمہاری ڈریس تو خراب ہو گئی اوپر میرا کرہ ہے وہاں جا کر اس داغ کو دھو لو ورنہ ڈریس خراب ہو جائے گی سندس نے اسے دیکھتے ہوئے کہا وہ سندس سے بات تو نہیں کر رہی تھی لیکن اتفاق سے تراب کی نظروں سے بچنے کے لئے وہ سارا دن اسی کے پاس رہی تھی

نہیں کوئی بات نہیں ٹھیک ہو جائے گا وہ اسے نظر انداز کرتے ہوئے بولی تو سندس نے اس کا ہاتھ تھام لیا

یار میں کونسا تمہیں اپنے پاس رکھنے کے لئے کہہ رہی ہوں صرف کپڑوں کا داغ دھونے کے لئے کہہ رہی ہوں اچھا نہیں لگتا وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی تو سنیسیا ہاں میں سر ہلاتی اوپر کی جانب چلی گئی

چلو تقریباً سب مہمان جا چکے ہیں بس کچھ ہی رہتے ہیں اور انہیں باہر سی آف کرنا چلنا ہے زاہد اس کے پاس آتا اس کا ہاتھ تھامے اسے اپنے ساتھ باہر لے آیا

سنیسیا کہاں رہ گئی۔۔۔۔! زایا ہر جانب سنیسیا کو دیکھتا پازیب سے پوچھنے لگا

وہ تو میرے خیال میں آپ کی دوسری گاڑی میں جا چکی ہے کیا نام تھا ہاں لالی کے ساتھ سندس نے فوراً جواب دیا تھا زاہد نے کچھ کہنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی وہ اس کا ہاتھ دبا کر اسے خاموش رہنے کا کہہ چکی تھی

لیکن وہ تو ہمارے ساتھ آئی تھی اور جانا بھی ہمارے ساتھ تھا لگتا ہے وہ پہلے نکل گئی دراصل چاچی کی طبیعت آجکل خراب رہتی ہے نہ تو وہ انھیں زیادہ دیر اکیلا نہیں چھوڑتی

شاید اسی لیے شیر کے ساتھ گھر واپس چلی گئی ہوگی وہ زاہد سے ملتے ہوئے بولا تو سندس نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا

ان کے جاتے ہی زاہد اس کی جانب متوجہ ہوا۔
تم نے جھوٹ کیوں بولا انعم سنیہا تو ہمارے سامنے اوپر کی جانب گئی تھی میرے خیال میں وہ ہمارے کمرے میں گئی تھی وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا

سندس سے کچھ نہیں بولی کیونکہ سنیہا خود نیچے آچکی تھی
زاہد ادا زایا رادا کہاں ہیں

سیر ادا تو کافی دیر پہلے ہی جا چکے ہیں وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی شاید اندر ہال میں اسے ڈھونڈ کر آئی تھی

وہ لوگ تو چلے گئے ابھی زاہد نے فوراً کہا
ایسے کیسے چلے گئے مجھے بھی تو ان کے ساتھ جانا تھا کہ جلدی سے اپنا فون فون ڈونڈنے لگی

کوئی بات نہیں سنیسا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ہم تمہیں چھوڑنے جائیں گے بلکہ ابھی تو بہت سارے مہمان ہیں تم تھوڑا سا انتظار کرو پریشان مت ہو میں اور زاہد خود تمہیں گھر چھوڑ دیں گے

وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تو سنیسا نے نہ میں سر ہلایا
نہیں مجھے ابھی اور اسی وقت گھر جانا ہے زاہد اس ادا آپ پلینز زایا ادا کو فون کریں وہ واپس آئیں اور
مجھے لے کر جائیں اپنے ساتھ وہ اسے نظر انداز کرتی زاہد سے کہنے لگی

زاہد ہاں میں سر ہلا کر اپنا فون نکالنے لگا جس پر سندس نے اسے گھور کر دیکھا۔
لیکن تب ہی تراب کی گاڑی وہاں آ کر رکی

زاہد کسی کو فون مت کریں سنیہا کو ادا گھر چھوڑ دیں گئے ہیں نا ادا آپ بھی گاؤں ہی جا رہے ہیں نا سنیہا کو بھی چھوڑ دیں وہ اس سے فون لیتے ہوئے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کرنے لگی

اور ساتھ ہی تراب کو بھی کو اشارہ کیا۔ اسے لگا جیسے وہ اس سب کا پلان کر کے بیٹھی تھی

نہیں مجھے کسی کے ساتھ نہیں جانا میں اپنے ادا کے ساتھ جاؤں گی یا زہا ادا آپ خود مجھے چھوڑ آئیں وہ گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی

ہر بات پر ضد نہیں کرتے شہزادی آؤ میں تمہیں چھوڑ دوں گا جلدی کرو میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے وہ اس کا ہاتھ تھام تقریباً زبردستی سے اپنی گاڑی میں بیٹھنے لگی

زاہد کو اس کی یہ حرکت بالکل پسند نہیں آئی تھی
آپ چھوڑ آئیں ادا

زاہد اندر چلیں دیکھیں کتنے مہمان ہیں کیا سوچ رہے ہوں گے کہ ہم لوگ دروازے پر کیا کر رہے ہیں۔۔۔ ماما بلا رہی ہیں آئیں اندر وہ لوگ چلے جائیں گے وہ اسے اپنے ساتھ لے کر جانے لگی

انعم یہ تم کیا کر رہی ہو تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے تم سنیہا کو کسی کے ساتھ کیسے بھیج سکتی ہو وہ تمہارا بھائی ہے سنیہا۔۔۔۔۔

وہ سنہا کا شوہر ہے کوئی غیر نہیں اور اس سے بات کرنا چاہتے ہیں کتنے دنوں سے وہ کوشش کر رہے ہیں لیکن اس نے کہا ان کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی۔

گھر میں ان کی طلاق کی باتیں چل رہی ہیں اگر میں ان کی کچھ مدد کر سکتی ہوں تو اس میں کیا غلط ہے۔ میں جانتی ہوں میں غلط ہوں اپنی دوست کے ساتھ زیادتی کر رہی ہوں لیکن اپنے بھائی کو تڑپتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتی

پلیز زاہد مجھے غلط مت سمجھیں مجھے سنیہا اور اپنا بھائی دونوں بے حد عزیز ہیں۔ اور میں جانتی ہوں میرا بھائی اسے بے حد چاہتا ہے پلیز میرے بھائی کو ایک موقع تو دیا جائے وہ اپنے شہزادی کو اپنی محبت کا یقین ضرور دلائے گا وہ یقین سے بولی

جبکہ زاہد کے والدین اندر اس کے منتظر تھے وہ صرف ہاں میں سر ہلاتا اندر چلا گیا

مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا کیا آپ کو میری بات سمجھ نہیں آرہی وہ کب سے اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی نہ کھلنے پر وہ چلاتے ہوئے بولی

تم جو کہو گی سب ٹھیک ہے شہزادی بس ایک بار میری بات سن لو وہ آج پہلی بار منت کر رہا تھا

مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سنی اور بار بار مجھے شہزادی کہنا بند کریں میرا نام سنیسا ہے وہ اپنے نام پر زور دیتے ہوئے بولی تو تراب مسکرا دیا

تمہارا نام جو بھی ہو شہزادی لیکن میرے لیے تو تم جب سے میری زندگی میں آئی ہو کسی شہزادی سے کم نہیں ہو

تراب حیدر شاہ تمہیں صرف شہزادی کہتا نہیں بلکہ اپنے دل کی شہزادی مانتا بھی ہے وہ بے حد محبت سے بولا

مجھے آپ کی یہ ساری باتیں نہیں سنیں گاڑی روکیں میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا چاہتی ہوں بابا جلدی ہمارا کوئی فیصلہ کر دیں گے بہتر ہو گا کہ آپ آپ بھی یہ ساری امید چھوڑ دے

مجھے آپ سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھنا وہ مضبوط لہجے میں بولی

کیا وجہ جان سکتا ہوں تمہارا کوئی تعلق نہ رکھنے کے فیصلے کی۔۔۔۔۔؟ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

آپ مجھے پسند نہیں ہیں اور کیا وجہ ہو سکتی ہے میں اس نکاح کے بارے میں کبھی بھی کچھ بھی نہیں جانتی تھی اگر اب کوئی آٹھ کا یہ کہے کہ میری اس سے شادی ہوئی ہے تو میں کیسے مان لوں۔۔۔۔۔؟

میں آپ سے جوڑے اس نکاح کے بندھن کو سرے سے مانتی ہی نہیں ہوں اگر مجھے کچھ یاد ہی نہیں کہ کبھی میرا نکاح ہوا تھا تو میں کیسے اس رشتے کو مان سکتی ہوں وہ منظر جب میری نظروں کے سامنے کبھی پیش ہی نہیں آیا میں اس پر یقین کیسے کروں۔۔۔۔۔؟

نکاح میں دو لوگوں کی مکمل مرضی شامل ہوتی ہے لیکن اس نکاح میں میری کوئی رضامندی شامل نہیں

میں آپ کو اپنا شوہر نہیں مانتی اور نہ ہی میں اس نکاح کے بارے میں کچھ بھی جانتی ہوں اس کے پاس ایک مضبوط وجہ تھی

تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو لیکن اتفاق دیکھو میں بھی اس نکاح کے بارے میں کچھ نہیں جانتا میرا نکاح کب ہوا تمہارے ساتھ مجھے بھی یاد نہیں ہاں لیکن مانتا ہوں تم نہیں مانتی کوئی بات نہیں

کیونکہ یہ حقیقت ہے تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اگر تمہارے انکار کی وجہ یہ ہے تو میں تم سے دوبارہ نکاح کرنے کو تیار ہوں

بلکہ نکاح ہی کیوں مکمل شادی ہوگی ہماری لیکن تم اپنے باپ کے سامنے ہاں کروں گی۔۔۔ وہ ہار ماننے کو تیار نہیں تھا

میں آپ سے شادی کرنا ہی نہیں چاہتی آپ کو اتنی سی بات سمجھ میں نہیں آرہی کیا مجھے آپ سے کوئی تعلق رکھنا ہی نہیں ہے مجھے آپ پسند ہی نہیں گئے وہ اسے گھورتے ہوئے بولی

ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں تمہاری بات سمجھ گیا میں تمہیں پسند نہیں ہوں ٹھیک ہے کوئی بات نہیں۔۔

بتاؤ میں ایسا کیا کروں کہ تمہیں پسند آ جاؤں وہ گاڑی روکتے ہوئے بولا سنیہا کو اس کی دماغی حالت پر شک ہوا

کیا مطلب ہے آپ کا آپ نے گاڑی کیوں روکی ہے گاڑی چلائیں مجھے گھر جانا ہے۔ اب اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی

چھوڑ دوں گا تمہارے گھر پر بات سنو پہلے میری بتاؤ میں ایسا کیا کروں کہ تم مجھے محبت کرنے لگو۔۔۔۔۔؟

میں تمہیں پسند آ جاؤں میں آج تک کسی کو بھی پسند نہیں آیا کوئی محبت نہیں کرتا مجھ سے

ماں بہن یہاں تک کہ باپ تک نفرت کرتا ہے مجھے کسی نے کوئی پیار نہیں دیا مجھے مجھے کسی کی محبت چاہیے بھی نہیں شہزادی

مجھے صرف اور صرف تمہاری محبت سے امیدیں تھیں میں نے کبھی کسی سے محبت نہیں مانگی
کیونکہ مجھے یقین تھا کہ تم جب میری زندگی میں آؤ گی تو مجھے محبت دو گی اور اب میں تمہیں پسند
نہیں ہوں۔۔۔

واو۔۔۔ وہ جیسے اپنا مزاق اڑا رہا تھا

خیر اب تم بتاؤ کہ میں ایسا کیا کروں کہ میں تمہیں پسند آ جاؤں تمہیں مجھ سے محبت ہو جائے تم
میری امیدیں ایسے چھوڑ نہیں سکتی میں نے برسوں انتظار کیا ہے تمہارا یہ مت سوچنا کہ میں
تمہیں چھوڑ دوں گا اس کے لہجے میں عجیب سی دیوانگی تھی۔ سنیہا کو اس سے ڈر لگنے لگا

گاڑی چلائیں پلیز مجھے گھر جانا ہے وہ گھبراتے ہوئے بولی

گاڑی خراب ہو چکی ہے سنیہا اسی لیے یہاں پر کھڑی کر دی ہے لیکن تم چھوڑو اسے میں ٹھیک کر
لوں گا تم چھوڑو ان سب کو تم بس یہ بتاؤ کہ میں ایسا کیا کروں کہ میں تمہیں پسند آ جاؤں

وہ ابھی تک اپنی ہی بات پراڑا ہوا تھا گاڑی خراب ہو چکی تھی برستی بارش میں بچ سڑک پر شاید وہ جنگل کے بچوں بچ کھڑے تھے۔

اور اس پاگل آدمی کو اپنی پڑی تھی۔ سنیما سر پکڑ کر رہ گئی

○○○○○○

○○○

دیکھیں پلیز کچھ کریں مجھے گھر جانا ہے میرا فون تو میں نے پازیب کے بیگ میں ڈال دیا تھا آپ پلیز اپنے فون سے کسی کو فون کریں یا گاڑی ٹھیک کرنے کی کوشش کریں۔ وہ اس اندھیری رات میں کافی خوفزدہ اسی بول رہی تھی

جنگل سے جانوروں کی عجیب و غریب قسم کی آوازیں آرہیں تھیں جو اسے مزید خوف میں مبتلا کر رہی تھی۔

سنیما میری جان تم ڈر کیوں رہی ہو۔۔۔؟ میں ہوں نا تمہارے ساتھ کچھ نہیں پوگا مجھے حارش پسند نہیں ہے شہزادی۔ زرا کم ہونے دو پھر ٹھیک کرتا ہوں گاڑی

اور میرا فون تو میں آتے ہوئے اپنے سگریٹز کے پیک کر ساتھ ٹیبل پر رکھ کر بھول گیا۔ اب میرے پاس فون تو نہیں ہے۔ مگر گھبراؤ نہیں بارش کم ہونے دو اس برستی بارش میں تو کچھ سمجھ بھی نہیں گئے گا۔ اور اندھیرے میں کچھ دیکھائی کیسے دے گا۔۔؟

تھوڑا انتظار کر لو وہ سمجھا رہا تھا۔ لیکن وہ سمجھے بھی تو کوئی حل نکلے۔ وہ گاڑی سے نیچے اترنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی اور اس آدمی کے پاس رہنا اور بھی زیادہ مشکل تھا

وہ اس قدر پر سکون گاڑی کی سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا تھا جیسے اپنے گھر پر اپنے بیڈ پر آرام فرما رہا ہو

آپ کچھ کریں گے یا نہیں کریں گے بتاؤ دیں تاکہ میں خود کچھ کرنے کی کوشش کروں وہ جذبات میں بہہ کر بولی۔ پھر خود ہی احساس ہو گیا کہ اس برستی بارش میں وہ خود بھی کچھ نہیں کر سکتی

شہزادی تم کون سے تیر مار لو گی اس برستی بارش میں یہاں پر ٹھیک سے کچھ نظر بھی نہیں آ رہا اوپر سے اس قدر آندھی باہر نکلے گی تو یہ طوفانی بارش تمہیں اپنے ساتھ اڑا کر لے جائے گی۔

بول تو رہا ہوں تھوڑی دیر صبر کر جاؤ نکالتا ہوں کوئی حل اس برستی بارش میں بنا مارچ بنا موبائل لائٹ میں کیا وہاں جا کے مجھ ماروں تمہیں دو منٹ کا سکون نہیں ہے۔

شکر کرو کہ اللہ کو ہم پر ترس آ رہا ہے جو ہر تھوڑی دیر کے بعد بجلی چمکا دیتا ہے جس سے اور کچھ نہ سہی ایک دوسرے کی شکل تو دیکھ رہے ہیں

اپنے آگے ہاتھ مارو چیک کرو وہ ڈش بورڈ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا سنیہا نے فوراً ہاتھ مارنا شروع کر دیا شاید وہ گاڑی ٹھیک کرنے کے لیے کوئی چیز ڈھونڈنے کا کہہ رہا تھا

سنیہا کے ہاتھ میں صرف ایک ڈبی آئی جو یقیناً سگریٹس کی تھی اس کے ہاتھ آتے ہی تراب اسے لے چکا تھا

شکر یہ سب سے زیادہ مجھے اسی کی طلب تھی۔ وہ فوراً سگریٹ نکالتا ڈبے کے بیچ ہی موجود لائٹ نکال کر اسے سلگانے لگا

مجھے سگریٹ پینے والے لوگوں سے چڑ ہے اس نے بتانا ضروری سمجھا تراب نے ایک نظر اسے دیکھا تھوڑی دیر میں بجلی چمکنے پر اس کا چہرہ قیامت ڈھار ہا تھا

اگر سگریٹ پینا چھوڑ دوں تو کیا میں تمہیں پسند آ جاؤں گا وہ سوال کرنے لگا
نونیور سنیہا نے فوراً جواب دیا

تو پھر خاموشی سے برداشت کرو نہ تقریریں کیوں کر رہی ہو۔۔۔ وہ بھنائے ہوئے لہجے میں بولا
اس کا بار بار نونیور سن کر اب وہ اکتانے لگا تھا

سنیہا ذرا سی کھڑکی کھول کر دھواں کو باہر کا رستہ دکھا رہی تھی۔ کیونکہ ان جناب نے تو اپنی
جانب بی کھڑکی بھی کھولنے کی غلطی نہیں تھی

اس کے زایار ادا خود سگریٹ پیتے تھے اس کے سامنے تو نہ سہی لیکن کبھی بکھار وہ سگریٹ پیتے
تھے دوستوں کے ساتھ اور وہ یہ بات جانتی بھی تھی

کہیں بار چھت پر اس نے خود زایار کو سگریٹ پیتے دیکھا بھی تھا اسی لیے سگریٹ پینے والوں سے
اسے الجھن ہر گز نہیں تھی۔

وہ تو اسے چرانے کے لئے کہہ دیا کہ اسے سگریٹ پینے والوں سے چڑھ ہے۔ تاکہ تراب کو اندازہ ہو جائے کہ وہ اس کی پسند نہیں ہے۔ لیکن جناب نے اس چیز کو کوئی اہمیت ہی نہیں دی تھی۔

○○○○○

باہر بہت تیز بارش ہو رہی تھی

وہ دونوں گھر کی جانب جا رہے تھے سفر تو کافی لمبا تھا جبکہ عازہ آج بہت پہلے ہی چاچو کے ساتھ جا چکی تھی

کیونکہ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ آج کا فنکشن کافی زیادہ لمبا ہے اور سب کی واپسی کافی لیٹ ہے اس لیے وہ چاچو کے ساتھ ہی واپس چلی گئی تھی اس وقت وہ دونوں اس برستی بارش میں اکیلے اس لمبے سفر کو تہہ کر رہے تھے

عالم کا فون بار بار بج رہا تھا اور جب جب اس کا فون بجاتا نین کے لبوں پر مسکراہٹ کھل جاتی

اس کی مسکراہٹ کو کتنی دیر سے نوٹ کر رہا تھا اس کے فون پر آنے والی ساری کالز وہ بالکل نظر انداز کرتا بند کر رہا تھا

نین کو یقین تھا کہ وہی آنٹی بار بار تنگ کر رہی ہیں

میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں نین۔ مجھے سب کچھ بہت اچھا لگ رہا ہے اور عجیب بھی میرا مطلب ہے جو ہوا وہ سب کچھ بھلنا آسان تو نہیں ہو سکتا آخر ایسا کیا ہوا ہے کہ تم اچانک پچھلے چار مہینوں کو نظر انداز کر کے آگے بھر گئی

مطلب تم اتنی خوش اتنی شرارتی تمہارے انداز بدل چکے ہیں نین یہ سب کچھ بہت اچھا ہے لیکن عجیب لگ رہا ہے۔ میں سچ کہوں تو اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ میں بہت خوش ہوں۔ لیکن تمہارا بدلاؤ عجیب ہے

بلکہ بہت عجیب ہے اچانک سب کچھ بھلا کر یوں بے فکر آزاد زندگی گزارنا آسان نہیں ہوتا جب کہ تم صاف الفاظ میں کہہ چکی تھی کہ وہ یہ سب کچھ بھلا نہیں سکتی۔ وہ اسے دیکھتے ہو پھر وہیں سب باتیں کرنے لگا

یہ حقیقت تھی کہ عالم کے وہ الفاظ آج بھی اسے تکلیف دیتے تھے تو وہ کیسے اس قدر آرام اور سکون سے اپنی زندگی میں مگن ہونے لگی تھی۔

اس کی معصومیات اس کی شرارتیں چار مہینے پہلی والی دین کی ہر گز نہیں لگ رہی تھی اسی لیے وہ آج سے سوال کرنے لگا

تو آپ چاہتے ہیں کہ میں ہر وقت منہ بنا کر روتی دھوتی رہوں۔ کیا وہ سب کچھ گزر جانے کے بعد میرا زندگی پر کوئی حق نہیں رہا۔۔۔؟

میں وہ سب کچھ بھلانا چاہتی ہوں میں اپنی زندگی میں آگے بھرنا چاہتی ہوں۔ اگر میں وہ چار مہنے ہی بھلا دینا چاہتی ہوں تو کیوں میں بار بار ان کو یاد کر کے روں

زندگی اللہ دی ہوئی ہے اسے نعمت سمجھنا چاہیے۔ معاف کر دینے والا اللہ کہ نظر بلند ہے۔ کتنی عجیب بات ہے نہ عالم میں آگے بھرنا چاہتی ہوں تو عجیب لگ رہی ہوں۔

میں خوش ہونے کی کوشش کر رہی ہوں تو عجیب لگ رہی ہوں۔ اپنی زندگی اپنی مرضی سے گزار رہی ہوں تو عجیب لگ رہی ہوں آپ بتائیں مجھے کیا کرنا چاہیے۔

ہر وقت ان سب چیزوں کو یاد کر کے رونا چاہیے۔ ہر وقت آپ کو طنز کر کے اللہ کے فرمان نظر انداز کرنا چاہیے۔ مجھے ساری باتیں بار بار آپ کو یاد دلانے چاہیے تاکہ آپ کو احساس ہو کہ آپ نے میرے ساتھ غلط کیا ہے

تاکہ آپ کے دل میں میرے لئے جو محبت پیدا ہو رہی ہے وہ محبت نہیں بلکہ ترس اور ہمدردی ہو۔
مجھے خوش رہنا ہی نہیں چاہیے۔

بلکہ اللہ کی دی ہوئی اس خوبصورت زندگی کو برباد کر لینا چاہیے ہر وقت ان سب چیزوں کو اپنے سر پر سوار کر کے اپنی آنے والی خوشحال زندگی کو جینے کی بجائے پل پل موت کی دعا کرنی چاہیے۔

بار بار آپ سے طلاق مانگ کر اللہ کا ناپسندیدہ کام کر کے اپنے لئے جہنم کمائی چاہیے کسی عجیب سوچ ہے نا اگر عورت معاف نہ کرے تو وہ ظالم اگر معاف کر دے ترسی ہوئی

آپ غلط تھے۔ لیکن تھے غلط فہمی کا شکار نہ اگر یہ سب کچھ نہ ہوا ہوتا عالم اور میں آپ کو آپ کے بیوی کے روپ میں ملتی تو کیا آپ میرے ساتھ ایسا سلوک کرتے۔۔۔۔؟
وہ اسے دیکھ کے سوال کر رہی تھی عالم میں نا میں سر ہلایا

میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تم میری زندگی ہو میری جینے کی وجہ ہو۔ میں جانتا ہوں میں نے جو کیا وہ بہت غلط تھا لیکن اب میں تمہارے ساتھ کچھ بھی غلط کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا بہت پیار کرتا ہوں تم سے بہت زیادہ

تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی کہ تم نے مجھے معاف کر کے مجھ پر کتنا بڑا احسان کیا ہے تم میری زندگی
ہو میری جان ہو میں تمہیں کبھی کوئی تکلیف نہیں دوں گا وہ گاڑی ایک طرف لگاتا سے ایک ہی
لمحے میں اپنے بازو میں قید کرتا اپنے سینے میں بھیج چکا تھا

خوش رہنے کا حق ہے میں تو میں خوشیاں دوں گا میں تمہیں اتنی خوشیاں دوں گا صرف تمہاری
زندگی کا ہر دکھ ہر غم بھول جائے گا

تم خوش رہنا چاہتی ہو نہ میرے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرنا چاہتی ہو ہم شروعات
کریں گے ایک خوبصورت ایک نئی زندگی کی جس میں کوئی نہیں ہوگا صرف میں تم اور بہت
ساری خوشیاں میں تمہارا دامن خوشیوں سے بھر دوں گا میری محبتیں تمہیں ہر دکھ ہر غم سے باہر
لے آئے گی میں اپنے دیے ایک ایک زخم کا مداوا کروں گا

مجھے معاف کرنے کے لئے بہت بہت شکریہ کیا تم نے یہ سب کچھ مائی کی باتوں کی وجہ سے کیا ہے
۔۔۔ اسے خود سے الگ کرتے ہوئے اس کا چہرہ بے حد نرمی سے اپنے ہاتھوں میں تھا میں وہ
سوال کر رہا تھا

نہیں اللہ کے حکم سے کیا ہے اللہ فرماتا ہے معاف کر دو کیونکہ معاف کر دینے والا بڑا ہوتا ہے اللہ معاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ میں نے تو اللہ کا حکم مانا۔ اب کوئی اسے کچھ بھی سمجھے اگر میں اللہ کا حکم مان رہی ہوں۔ تو اس اور دکھی ہونے کا دکھاوا نہیں کر سکتی میں خوش رہنا چاہتی ہوں عالم

میں نے آپ کو پورے دل سے معاف کیا ہے صرف اوپر سے نہیں کہ ہر روز آپ کو تانے دے اپنی آنے والی زندگی خوشیوں کے بجائے پچھتاوے کی نظر کر دوں

اور اب آپ مجھے اس طرح سے دیکھنا بند کریں گاڑی سٹارٹ کریں گھر پہنچنا ہے دیکھیں کتنی زیادہ بارش ہو رہی ہے اور ویسے بھی یہ ہماری شادی کے بعد پہلی بارش ہے جسے ہم ایک ساتھ انجوائے کر سکتے ہیں

اس کے انداز میں ننھی سی خواہش تھی عالم تو اس کے انداز پر قربان ہو گیا کیوں نہیں میری جان ابھی اس بارش کو انجوائے کرتے ہیں ویسے بھی جو مزہ یہاں جنگل کے بچوں بچے ہے وہ وہاں اس حویلی میں کہاں ہوگا۔۔۔؟

اس کے انداز میں شرارت تھی

چلو نین گاڑی سے اترو اس پہلی بارش کو انجوائے کرتے ہیں وہ اسے دیکھ کر بولا اور ساتھ ہی گاڑی کا دروازہ کھلنے لگا۔

نہیں عالم پلیز روکیں یہاں نہیں یہاں بجلی چمک رہی ہے اور کتنی آواز پیدا ہو رہی ہے مجھے ڈر لگتا ہے طوفانی بارش ہے وہ اس کی شرٹ پکڑ کر بولی۔

نین بجلی تو گھر پر چمکے گی آواز بھی اسے ہی پیدا ہوگی تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں میں ہوں نہ تمہارے ساتھ چلو جلدی سے باہر نکلو۔ اگر گھر پہنچتے ہوئے بارش رک گئی تو ہم اس حسین موسم کو مسکر دیں گے اور میں ایسا گرز نہیں چاہتا۔ آج سے ہماری زندگی کی نئی شروعات ہو چکی ہوئی ہے۔

جو ہم اس بارش کے ساتھ کریں گے میں اسے مس نہیں کر سکتا جلدی سے باہر آؤ۔ وہ اسے بے حد محبت سے کہتا گاڑی سے باہر نکالا تو نین کو بھی اس کی بات ماننی پڑی۔

تیز بارش نے لمحے میں انہیں سرتاپیر بھیگا دیا تھا عالم کا ہاتھ تھام کر سڑک کے بیچ لی کر آیا اور اپنے بازو کھول کر اس کے سامنے روکا۔ جیسے اسے اپنی زندگی میں ولکم کر رہا ہو۔

اس کے انداز پر وہ زرا سا مسکرائی اور اگلے ہی پل اس کی باہوں میں سا گئی۔ اپنی تمام تر رضا کے ساتھ۔

عالم کو جیسے اس کی زندگی مل گئی تھی۔ اسے اپنی باہوں میں سمیٹے وہ خود کو دنیا کا سب سے خوش قسمت ترین انسان محسوس کر رہا تھا۔

آئی لو یونین۔ آئی لو یو سوچ۔ تھنک یو مجھے معاف کرنے کے لیے۔ مجھے نئی زندگی دینے کے لیے مجھے جینے کی وجہ دینے کے لیے آئی لو یو سوچ۔ وہ اسے اپنی باہوں میں بھیجے شدت سے بولے جا رہا تھا۔

جبکہ دانیل صرف محسوس کر رہی تھی۔ اس کے الفاظ کی شدت اس کی محبت اس کا جنون۔ وہ سچ میں اس کا دیوانہ تھا

○○○○

وہ گاڑی کی سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر چکی تھی جبکہ تراب آرام سے پے ایک سگریٹ ختم کر کے دوسرا سلگانے لگا۔

جب اچانک بجلی کی تیز کڑک نے اسے ہڑبڑا کر تراب کے سینے میں منہ دینے پر مجبور کر دیا۔

تراب ہی جیسے کوئی دلی مراد پوری ہو گئی۔ وہ لمحے کی بھی تاخیر نہ کرتے ہوئے اسے اپنے دل کے قریب کر گیا۔

ریلکس شہزادی گھبراؤ نہیں میں ہوں نہ اپنی جان کے ساتھ وہ نرمی سے اس کے بال سہلاتا اسے ریلکس کرنے لگا۔

سنیہا کو اپنے بال میں چلتا ہاتھ محسوس ہوا وہ فوراً اس کی پاهوں سے نکلی۔ ابھی وہ پیچھے ہوئی ہی تھی کہ ایک بار پھر سے تیز بجلی چمکی اور وہ پھر سے چمکتی ہوئی اس کے چوڑے سینے کا حصہ بنی۔

تراب کے لبوں کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ اسے اپنے سینے سے لگائے وہ جیسے کسی اور ہی جہان میں تھا۔

مجھے گھر جانا ہے وہ نم آواز میں بولی۔ تراب نے اس کے لہجے کی نمی محسوس کی تھی۔ شہزادی مجھے گاڑی ٹھیک کرنی نہیں آتی اور یقین کرو آج زندگی میں پہلی بار گاڑی خراب ہوئی ہے میری وہ پوری ایمان داری سے بتا رہا تھا۔

لیکن مجھے پھر بھی گھر جانا ہے۔ وہ روتی ہوئے اس کی شرٹ اپنے آنسوؤں سے بھیگورہی تھی۔ ایک بارش باہر ہو رہی تھی۔ جس نے باہر کو جھل تھل کر دیا تھا اور ایک بارش اندر ہو رہی تھی جو تراب کو بے ایمان کر رہی تھی۔

اس کا نازک وجود اس کی باہوں میں چھپا ہوا تھا اس کا دل بے ایمان ہو رہا تھا۔ یہ سوچ ہی اس کے جذبات کو بے لگام کرنے کے لیے کافی تھی کہ اس کی باہوں میں اس کا جائز حق ہے۔

اس کی شہزادی ہے۔

شہزادی تم یوں قریب آ کر میرے جذباتوں کو بھڑکار رہی ہو۔ میری نیت خراب کر رہی ہو۔ بے شک میرے قریب رہو لیکن وعدہ کرو کہ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی تو ناراض نہیں ہو گی۔

وہ جذبات سے بھرپور لہجے میں کہتا اس کی ٹھنڈی پیشانی پر اپنے لبوں کی مہر لگا چکا تھا۔ اس کی بات سن کر سنیہا ایک جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی۔ دابے ترتیب دھڑکے جا رہا تھا۔

لیکن سامنے بھی تراب حیدر شاہ تھا وہ بلا اپنی شہزادی کو خود سے دور کیسے کرتا۔ وہ اسے ایک ہی پل میں کھینچ کر اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔

طوفانی بارش ہے شہزادی تم ڈر جاو گی۔ وہ اسے جیسے اپنے اس عمل کی صفائی دے رہا تھا سنیہا نے اس سے دور ہونے کی کوشش کی تو ایک بار پھر سے بادل گرے ایسا لگا

جیسے دور کہیں بجلی گری ہو۔ وہ خوف سے مزید اس کے سینے میں چھپ گئی۔ تراب نے اسے اپنے سینے میں چھپالیا تھا کیسی قیمتی متاع کی طرح۔

وہ کسی چھوٹی سی سہمی ہوئی بچی کی طرح اس کی باہوں میں قید اس کے سینے سے لگی ہوئے تھی۔ جیسے وہ اس کا سینا نہیں بلکہ سنیہا کی حفاظت گاہ ہے۔

وہ اسے اپنا کچھ بھی مانے کو تیار نہ تھی۔ لیکن پھر بھی خود کو اس کے ساتھ محفوظ تصور کرتی تھی۔

○○○○○

وہ کتنی دیر سے اسے خود میں سے لپٹے کھڑا تھا برستی بارش نے انہیں ہر چیز سے بے انجان کر دیا تھا۔ ایک دوسرے کے علاوہ وہ کچھ بھی محسوس نہیں کر رہے تھے۔

جب عالم کو دور سے آتی گاڑی کی لائٹ محسوس ہوئی۔ اس لائٹ کی روشنی میں سس نے داین کو ایک نظر دیکھا۔ اس کا بھیگا لباس اس کے نازک وجود سے چپکا ہوا تھا۔ عالم نے اسے اپنے پیچھے کر دیا۔

اسے منظور نہ تھا کہ اس کی بیوی کو کوئی بھی اس حال میں دیکھے۔
گاڑی ان کے قریب آ کر رکی۔ جو کہ پولیس کی گاڑی تھی

سر طوفانی بارش کی وجہ سے آگے رستے میں درخت گر گئے ہیں راستہ صبح تک بند ہے یہاں قریب ہی ہوٹل ہے آپ لوگ رات وہیں سٹے کر لیں۔ وہ بے حف مود بانہ انداز میں بولے۔

آپ کا بہت شکریہ جو آپ نے بتا دیا تیز بارش کی وجہ سے ہمیں سفر میں پریشانی بھی ہو رہی تھی ہوٹل کس طرف ہے۔ عالم نے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پوچھا

سر یہاں سے تقریباً پانچ منٹ دائیں جانب وہ انہیں تفصل سے بتاتے آگے بھر گئے۔ جبکہ عالم اب نین کی جانب متوجہ ہوا۔

چلو جان راستے بلاک ہیں۔ ہمیں آج کی رات پاس ہی ہوٹل میں گزارنی ہے وہ اسے بتانے لگا۔

واو عالم جلدی چلیں میں نے کبھی بھی ہوٹل میں رات نہیں گزاری اور اب نہ مجھے سردی بھی لگ رہی ہے وہ کافی ایکسٹنڈ سی ہاتھ ایک دوارے سے ملتے بتانے لگی۔

میری جان کو سردی لگ رہی ہے یہ چادر لونہ اس سے سردی کم محسوس ہوگی وہ اسے گاڑی میں بٹھتا اپنی چادر اڑنے لگا جیسے وہ اکثر شام میں گھر آتے اس کے کندھے پر دیکھتی تھی

عالم نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے ہیٹر آن کیا اور موبائل چیک کرنے لگا۔
واو ڈارلنگ سروس بھی بند ہیں۔ اس نے اپنے موبائل میں ایک مسیج ٹائب کر کے چاچو کو سینڈ کر پتے ہوئے لکھا کہ چاچو کو صبح ایئر پورٹ سے ریسو کرنا ہے یہ بھی سروس اسٹارٹ ہوتی یہ مسیج ضرور ان کو مل جاتا ویسے بھی وہ حیدر چاچو کو بتا ہی چکا تھا

ویسے نین کیا خوبصورت اتفاق ہے آج ہمیں کوئی ڈسٹرب نہیں کرے گا راستے بلاک ہیں اور سروس بھی اور بارش نے آج رکنا بھی نہیں ہے وہ دلکشی سے مسکرایا انداز ایسا تھا کہ دانیل کی نظریں جھک گئی۔

ارے نین تم شرمایوں رہی ہو۔۔۔! وہ اسے دیکھ کر بے حد شرارت سے بولا
چپ ہو جائیں آلو کچا لو ورنہ میں بات نہیں کروں گی وہ چڑ کر بولی۔

یہ آلو کچالو کیا ہے۔۔۔؟ وہ حیرت سے پوچھنے لگا۔
آپ کانک نیم۔ اس نے مسکرا کر جواب دیا۔
عالو کچالو۔۔۔ لائک سر نیسلی۔۔۔! وہ اسے دیکھتے بلکہ گھورتے ہوئے پوچھ رہا تھا

ہاں تو آپ بھی تو مجھے نین کہتے ہیں۔ اس کی پاس وجہ تھی
میں پیار سے کہتا ہوں نین۔ وہ جیسے سمجھانے لگا۔

میں بھی پیار سے ہی کہوں گی نہ۔ وہ بھی صرف آپ کے سامنے ویسے بھی مجھے آلو بہت پسند ہیں وہ
اسے دیکھتے انتہائی معصومیت سے بولی تو عالم آگے سے کچھ بھی نہیں بول پایا۔

پانچ منٹ میں ہی وہ ہوٹل پہنچ گئے تھے۔ ہوٹل کی حالت سے وہ کافی خستہ حال لگا۔
عالم ایسی جگہ رہنا کبھی پسند نہ کرتا اگر مجبوری نہ ہوتی تو۔ وہ اکیلا ہوتا تو گاڑی میں ہی رہ جاتا لیکن
یہاں اس کے ساتھ نین بھی تھی جس کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا

○○○○○○○

سنیہا اس کے سینے میں سردیئے گہری نیند میں اتر چکی تھی بارش اب بھی اسی رفتار سے ہو رہی تھی۔

تراب کو تو اس کنڈیشن میں نیند بھی نہیں آنی تھی۔ موبائل بھی وہ آتے ہوئے عالم کو دے کر آیا تھا۔

اس میں تو کوئی شک نہیں تھا۔ کہ یہ رات اس کی زندگی کی سب سے حسین رات تھی لیکن وہ اس طرح کی سچویشن کی امید نہیں کرتا تھا ہاں مگر وہ سنیہا کے ساتھ ساری زندگی یوں ہی اس گاڑی میں گزار سکتا تھا

۔ اسے زندگی میں سنیہا کے ساتھ کے علاوہ اور کسی چیز کی خواہش نہیں تھی وہ سنیہا کے ساتھ زندگی کا سب سے خوبصورت وقت گزار رہا تھا

وہ چاہتا تھا اس رات کی کبھی صبح نہ ہو اور وہ یوں ہی اس کی باہوں میں رہے

○○○○○○○

وہ جتنی آکسائیڈ ہو کر ہوٹل کے اس کمرے میں داخل ہوئی تھی یہاں آکر عالم کو دیکھ کر رہ گئی

آلو کچالو یہ کیا ہے۔۔۔؟ وہ حیرانگی سے کبھی کمرے کو دیکھتی تو کبھی عالم کو
کمرہ ہے میری جان اس کے آلو کچالو کہنے پر اپنے لبوں کے کناروں پر ابھرتی مسکراہٹ کو روک
کر بولا

لیکن فلموں اور ڈراموں میں تو ایسے کمرے نہیں ہوتے اور ناولوں کے ہوٹل کے روم کا تو لیول
ہی الگ ہے۔

یہ کیا ہے عالم۔۔۔۔؟ وہ حیران سی کمرے میں موجود ایک کونے میں پڑی سنگل بیڈ کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے بولی جو بیڈ کم تختہ زیادہ لگ رہا تھا

کمرہ اتنا چھوٹا سا تھا کہ یہاں صرف ایک ہی انسان رہ سکتا تھا صرف ایک ہی بیڈ تھا وہ بھی سنگل اور
کمبل بھی ایک ہی تھا

چھوٹا سا دروازہ تھا شاید وہ واش روم تھا عالم کو اس کی شکل دیکھ کر بہت ہنسی آرہی تھی

اچھا تو تم کسی فائینو سٹار ہوٹل کی امید کر رہی تھی میری جان جنگل کے بیچوں بیچ ایسے ہی ہوٹل
ہوتے ہیں۔

اسی لئے تو وہ مینیجر بار بار پوچھ رہا تھا کہ آپ میاں بیوی ہیں یا آپ کو الگ الگ کمرہ دیا جائے۔ تب تم نے ہی تو کہا تھا کہ ہم میاں بیوی ہیں تمہیں اکیلے کمرے میں رہنے سے ڈر لگتا ہے

تو جانواب ہم دونوں ایک ساتھ ہیں تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہاں کمرہ تھوڑا چھوٹا ہے۔ لیکن ہم دونوں مل جل کر گزارہ کر سکتے ہیں

اور کمبل بھی ایک ہی ہے لیکن اس کو بھی ہم مل جل کر بانٹ سکتے ہیں۔ اور باقی جہاں تک کمرے کی بات ہے تو ایک رات گزارا کر لیتے ہیں۔

باقی ہنی مون پر میں تمہیں ایک بہت ہی خوبصورت ہوٹل میں لے کر جاؤں گا۔ وہاں پر تمہیں کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ چلو فلحال کے لئے یہ ٹائٹ ڈریس پہن لو تاکہ سردی سے بچ سکو۔ وہ اسے ایک ٹائٹ ڈریس نکال کر دیتے ہوئے بولا

عالم میں نے ایسے کپڑے کبھی نہیں پہنے وہ ٹائٹ ڈریس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ وہ بے ہودا توہر گز نہیں تھا لیکن اس کے ماپ کے حساب سے بہت برا اور کھلا تھا

گزارہ میری جان گزارہ ہم صرف گزارہ ہی کر رہے ہیں وہ شرارت سے بولا۔ وہ جب سے یہاں آیا تھا گزارہ لفظ ہزار بار یوز کر چکا تھا۔ جس پر اب نین اکتا چکی تھی

لیکن عالم انجوائے کر رہا تھا یقیناً وہ اس کی ایکسائٹمنٹ کو ناامیدی میں بدلتے دیکھ رہا تھا

وہ جتنا بھی برا سوچتی اتنا برا نہیں سوچ سکتی تھی

عالو کچالو وہ کھڑکی بھی ٹوٹی ہوئی ہے یہاں سے تو ہوا سیدھی اندر آئے گی وہ کھڑکی جانب اشارہ کرنے لگی کمرے میں یہی ایک واحد کھڑکی تھی۔ جو مکمل بے لباس تھی

وہ پوری طرح ٹوٹی ہوئی تھی اس پر کسی قسم کا کوئی پردہ یا شیشہ نہیں لگا تھا اور ہوا سیدھی اندر آ کر کمرے کو اچھا خاصا ٹھنڈا کر چکی تھی

کوئی بات نہیں ہم نے کونسا ساری زندگی یہاں گزارنی ہے بس مزید چند گھنٹے ان شاء اللہ صبح تک راستے کھل جائیں گے۔

تم جاؤ چینیج کرو ٹھنڈ لگ جائے گی۔ وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

آپ کو اتنا کھلا ڈریس لینا ہی نہیں چاہیے تھا کتنا اچھا میرے ماپ کا دے رہے تھے وہ آپ نے بولا کہ آپ کو بیکنڈ چاہیے جو انیوز ہو تو پھر ایسا ہی ہاتھ آنا تھا نا۔

وہ اسے دیکھ کر پھر سے منہ بنا کر بولی

ہاں کیونکہ مجھے منظور نہیں کہ میری بیوی کسی اور کی چھوٹی ہوئی چیز کو پہنے عالم سلطان شاہ کی زندگی کے کچھ اصول ہیں ڈارلنگ جنہیں تمہیں بھی فالو کرنا ہو گا۔

چلو اب چینج کرو کیوں میری پیاری سے بیوی کو بیمار کرنا چاہتی ہو وہ بے حد محبت سے بولا تو نین مسکرا کر اس کی بات مانتی نائٹ ڈریس کو اٹھاتی واش روم میں چلی گئی

oooo

جب تک وہ واپس آئی تب تک عالم بھی چینج کرتا کھڑکی کو بند کرنے کی خاطر سرہانے کا کور کو اتار کر ہوا کا راستہ روک چکا تھا

عالم نے ایک نظر اسے دیکھا تو اسے کپڑوں میں الجھا دیکھ مسکرایا وہ اتنے لمبے اور بڑے ڈریس میں بالکل چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی۔

عالم کو تو کسی ننھی سی گرٹیا سے کم نہ لگی۔

عالو کچالو کہیں کے آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں سب پتا ہے دل ہی دل میں ہنس رہے ہیں
مجھ پر۔ اتنی بری لگ رہی ہوں میں اتنے بڑے کپڑوں میں یہ کیا کسی موٹی سی آنٹی کے لیے ہوں
گے۔۔۔؟

وہ اس کو کہتے ہوئے بیڈ پر آ بیٹھی۔

ہاں یہ ان آنٹی کے لیے ہونگے جن کو تم نے میرے پیچھے لگایا ہے۔ وہ بھی مسکراتا ہوا اس کے
پاس آ بیٹھا

دائین کو جیسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا مطلب وہ جانتا تھا اس آنٹی کو اس نے اس کے پیچھے لگایا ہے

میں نے میں نے کونسی آنٹی کو آپ کے پیچھے لگایا وہ انجان بنی
ہاں ہاں تمہیں تو کچھ پتہ ہی نہیں تم تو بہت معصوم ہو۔ کچھ جانتی ہی نہیں ہو اس بارے میں کیوں
صحیح کہہ رہا ہوں نا میں۔۔۔۔؟

اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے وہ ایک ہاتھ اس کے کندھے پر رکھتا اسے اپنے قریب کر چکا تھا

ہاں بالکل میں نہیں جانتی پتا نہیں کس کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ اس نے جھوٹ بولنے میں ہی اپنی بھلائی جانی۔

غلط بات ہے نین اگر غلطی کرو تو اسے قبول کر لو میں تمہاری اور آنٹی کی ساری باتیں سن چکا ہوں میں جانتا ہوں تم نے میک اپ والی بات کا بدلہ لینے کے لیے آنٹی کو میرے پیچھے لگایا ہے

ابھی ہم شادی سے نکلے نہیں کہ ان کی فون کا لز مجھے آنا شروع ہو چکی تھ۔
ویسے مجھے نہیں پتا تھا وہ میک اپ تمہارے لئے اتنا اہم ہے

مگر کوئی بات نہیں تمہیں وہ سب کچھ کرنا اچھا لگتا ہے تو کاغان نار ان جا کر ضرور کرنا لیکن صرف میرے سامنے۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا

نار ان کاغان وہاں کون جا رہا ہے۔۔۔؟ وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی
میں اور تم۔۔ عالم نے بتایا

کیا میں اور آپ نار ان کاغان جانے والے ہیں۔۔۔؟ وہ بے یقینی سے پوچھ رہی تھی

تم میری آتی جاتی سانسوں کے چلنے کی وجہ ہو
اس دل میں دھڑکن بن کر دھڑکتی ہو
نہیں تم میرے جینے کی وجہ ہو
تمہارے روپ میں اللہ نے مجھے نئی زندگی دی ہے۔

میری زندگی میں آنے کے لیے تمہارا بے حد شکریہ اس کے چہرے کو بے حد نرمی سے تھامتے وہ
اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا

آف کتنی بار شکریہ کہیں گے۔ میں بور ہو گئی ہوں آپ کی تھینک یو تھینک یو کی گردان سے وہ منہ
بسور کر بولی تو عالم مسکرا دیا

اب میں تمہارا جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہی ہو گا لیکن اب تمہیں مزید بور نہیں کروں گا بلکہ اب
تو کچھ رومانٹک باتیں کر لینی چاہیے وہ اس کا چہرہ سامنے کرتے ہوئے شرارت سے کہتا اس کے
چہرے پر جھکا تھا

اس کے چہرے کے نرم و نازک نقوش کو اپنے لبوں سے چھوتا سے سمٹنے پر مجبور کر گیا نین خاموشی سے اس کا لمس محسوس کرتی نظریں جھکائے اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کو محسوس کر رہی تھی۔

اس کے ماتھے پر مہر ثبت کرتے ہوئے وہ اس کی آنکھوں کو لبوں سے چھو کر اس کی چھوٹی سی ناک میں جو لتی ہوئی نتھ کو چومتا اس کے نازک لبوں کو دیکھنے لگا۔

دائین اپنے چہرے پر کسی قسم کا لمس محسوس نہ کرتے ہوئے آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی وہ پوری طرح اس کی نظروں کے حصار میں تھی۔

عالم نے مسکرا کر جیسے اس سے اجازت مانگی۔ اس کے خوبصورت لبوں کی تراش میں دلکشی پیدا کرتی مسکراہٹ دائین کو بھی مسکرا نے پر مجبور کر گئی

عالم نے لمحے کی بھی تاخیر نہ کرتے ہوئے اس کی مسکراہٹ کو اپنی مسکراہٹ میں قید کر لیا۔ وہ دونوں اس نازک لمحے میں قید تھے۔ عالم بے حد نرمی سے اسے محسوس کرتا اس کے نازک سے وجود کو خود میں سمٹتا اپنے بے حد قریب کر گیا

اس کی محبت جیت گئی تھی وہ نازک سی لڑکی اس کے جذباتوں کے سامنے ہار مان گئی تھی اسے خود
میں سمٹ کر وہ ساری دوریاں مٹانے لگا۔

جیسے پانا اس کا جنون تھا۔
جیسے حاصل کرنا اس کا پاگل پن
وہ عشق بن کر اس کی رگوں میں دوڑنے لگی تھی
آج وہ اسے پورے حق سے حاصل کر گیا تھا
وہ اپنی تمام تر رضامندی سے اس کی باہوں میں سمٹی ہوئی اس کی شدت میں سانس لے رہی
تھی۔

وہ بے حد نرمی سے اسے چھوتا۔ اسے اپنی چاہتوں کا احساس دلا رہا تھا۔ اب دوریاں ممکن نہیں تھی
ان کے رستے ایک ہو چکے تھے

عالم اس کی تمام راہ فرار بند کر چکا تھا اب صرف ایک سفر تھا محبتوں کا اور وہ دونوں اس کے مسافر
خاموشی سے تمام مراحل تہہ کر رہے تھے

○○○○○

وہ گھر میں داخل ہوئے تو تقریبات کا ایک بجا رہا تھا وہ لوگ بے حد لیٹ ہو گئے تھے

سب موبائل سروسز بند تھی۔

وہ پاکیزہ بیگم کی خیریت پوچھنا چاہتا تھا لیکن اس وقت ان کو ڈسٹرب نہ کرنے کے خیال سے وہ سوئے ہوئے ہادی کو اپنے باہوں میں اٹھاتا کمرے میں لے آیا جب کہ پازیب آہستہ آہستہ اس کے ساتھ چلتی اوپر آرہی تھی

وہ کافی زیادہ تھک گئی تھی سفر نے اس کی حالت مزید بگاڑ دی تھی گاڑی میں تھوڑی دیر کے لئے اس کے کندھے پر سر رکھتے ہی وہ نیند میں اتر چکی تھی

آج کا سفر جیسے زایار نے اکیلے کیا تھا۔ لیکن وہ بے حد خوش تھا وہ گاڑی آہستہ آہستہ لے کر آیا تھا کہ پازیب کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

آج کل تو اس کا سارا دن پازیب کا خیال رکھتے اور بار بار اس کی فون پر خیریت پوچھتے گزر جاتا تھا وہ پازیب کی طبیعت پر بالکل رسک نہیں لینا چاہتا تھا اسے اپنا ہونے والا بچہ بے حد عزیز تھا

ہادی سے اس کی جنگ پہلے روز کی طرح جاری تھی۔

اس نے عالم کو بریرہ کے بارے میں بتا دیا تھا۔ لیکن عالم کا کہنا تھا کہ اب چوہے کے بل سے نکلنے کا وقت آگیا ہے اسی لیے ایسے چھوٹے موٹے کھیل کھیل کر اپنا بچاؤ کرنے کی کوشش کر رہا ہے وہ صرف ہمارا دھیان بٹانا چاہتا ہے اور کچھ نہیں

بریرہ کو آزاد کس نے کروایا اس بات کا اندازہ اسے بھی بالکل نہیں تھا لیکن جس نے بھی کروایا تھا بریرہ اسے یقیناً کوئی نہ کوئی فائدہ دے سکتی تھی۔

لیکن عالم نے کہا تھا کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر وہ بریرہ کو مہرہ بنا رہا ہے تو بریرا اس کے کھیل کا سب سے کمزور مہرہ ہوگی۔

کیونکہ روحان پاکستان واپس آ رہا تھا اور وہ اپنی یادداشت بھی کافی تیزی سے ریکور کر رہا تھا جلد ہی اسے سب کچھ یاد آ جانا تھا اور پھر یہ کھیل تمام ہو جانا تھا

اور اس کھیل کے پیچھے جو ماسٹر مائنڈ تھا اسے بھی بہت جلد ہی بے نقاب کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ عالم کے مطابق اپنوں ہی میں کوئی بھیڑ یا چھپا تھا جو اس طرح سے روحان کی جان لینا چاہتا تھا وہ اب بھی روحان کا دشمن تھا

اس کا پہلا شکار روحان تھا۔ اس نے ہادی کو بیڈ پر لیٹا دیا اور پازیب کو چینج کرنے کا کہنے لگا لیکن پازیب ہمیشہ کی طرح اپنے کپڑے چینج کرنے کے بجائے ہادی کے کروانے لگی

ایک بات پوچھوں تم سے پازیب وہ اسے ہادی کے کپڑے چینج کرواتے دیکھ پوچھنے لگا وہ بے حد نرمی سے یہ کام کر رہی تھی تاکہ ہادی کی نیند خراب نہ ہو اس نے ایک نظر زایار کی جانب دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا

ہادی کی نیند خراب ہونے کے ڈر سے وہ بات بھی نہیں کر رہی تھی کیا ہمارا بچہ ہو جانے کے بعد بھی تم ہادی کو اسی طرح پیار کرو گی میرا مطلب ہے ہادی کی محبت میں کوئی کمی تو نہیں آئے گی نہ وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔

زایار ہادی میرے لیے کوئی غیر نہیں بلکہ وہ تو آپ سے ملوانے کا ذریعہ ہے اسی کے لئے تو میں آپ کی زندگی میں شامل ہوئی ہوں یہ آپ کا خون ہے میرے لئے بہت اہم ہے ہادی میرا بچہ ہے اور میں اس سے بہت پیار کرتی ہوں

وہ ہادی کے سر پہ ہاتھ پھیرتی بے حد محبت سے بولی تھیں لیکن زایار کو لگا کہ اب وقت آگیا ہے کہ وہ اسے ساری حقیقت بتادے۔ وہ پہلے ہی جانتا تھا کہ پازیب ہادی سے بے حد محبت کرتی ہے ہادی اس کے لیے بے حد اہم ہے

وہ کسی بھی حال میں ہادی کی محبت میں کمی نہیں آنے دی گئی تو اس سے یہ حقیقت چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا وہ ہادی کو ماں سے بھر کر محبت اور توجہ دے رہی تھی اسے یہ جاننے کا حق تھا کہ ہادی کس کا خون ہے

شیر نے بھی اس سے یہی کہا تھا کہ اب وقت آگیا ہے کہ اس حقیقت کو سب کے سامنے لے آیا جائے۔ کیوں کہ بریرہ جس طرح سے جیل سے آزاد ہو کر غائب ہوئی ہے اور بہت سارے راز کھول دے گی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ پازیب کے لیے کوئی بھی بات جھٹکا ثابت ہو

اس لیے اس نے یہ بات بتادینے کا فیصلہ کیا۔ اور اس نے ایسا ہی کیا

○○○○

بارش رک چکی تھی لیکن اب بھی ایسا لگ رہا تھا کہ اور دس منٹ میں بارش پھر سے شروع ہو جائے گی تراب نے بے حد محبت سے اس کا سر سیٹ سے لگایا

اور اپنی چادر پوری طرح اس پر پھیلائی تاکہ اسے سردی نہ لگے گاڑی کی سیٹ تھوڑی سی پیچھے کی تاکہ وہ ریلیکس ہو کر سوئی رہی اور خود گاڑی ٹھیک کرنے کے لئے گاڑی سے باہر نکلا

اس نے جھوٹ بولا تھا کہ اسے گاڑی ٹھیک نہیں کرنی آتی اسے بھینگنا پسند نہیں تھا اور نہ ہی وہ اتنی بارش میں بھینگنا چاہتا تھا اور نہ ہی فی الحال سنیہا سے دور جانا چاہتا تھا۔

سنیہا کے ساتھ جو وقت اسے میسر ہوا تھا وہ اسے بار بار نہیں ملتا تھا اسی لیے وہ اس وقت کو بھرپور طریقے سے انجوائے کرنا چاہتا تھا لیکن اب بہت وقت ہو چکا تھا

یقیناً سنیہا کے گھر میں بھی سب لوگ اب پریشان ہو رہے ہوں گے اس کے پاس موبائل بھی نہیں تھا۔ اس نے اپنے لائٹر کی روشنی اون کر کے گاڑی ٹھیک کرنا شروع کی۔ گاڑی میں کوئی مسئلہ نہیں تھا سفر لمبا ہونے کی وجہ سے گاڑی گرم ہو گئی تھی اسی لئے بند ہو گئی

لیکن اب سب کچھ نارمل تھا وہ واپس آ کر اپنی سیٹ سنبھال کر گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا جبکہ سنیہا اسی حالت میں گہری نیند سو رہی تھی۔

تراب کا بس چلتا تو وہ یہیں سے اسے اپنے ساتھ کہیں دور لے جاتا لیکن اس سے سنیہا کو تکلیف ہوتی اور وہ اسے تکلیف نہیں دے سکتا تھا

اللہ اللہ کر کے یہ لمبا سفر طے ہوا اس نے گاڑی حویلی کے باہر روکی باہر اس وقت کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ شاید گاڑی بھی اس وقت آرام کرنے میں مصروف تھی

۔ ویسے بھی حویلی کو اتنی زیادہ پروڈکشن دی گئی تھی کہ چوری کا تو کوئی ڈر تھا ہی نہیں یہ الگ بات تھی کہ وہ جب چاہتا تھا بہت سکون سے اپنی شہزادی کے پاس آ جایا کرتا تھا

اس نے ایک نظر سوئی ہوئی سنیہا پر ڈالی۔ وہ اب تک نیند میں تھی اس نے بے حد نرمی سے اس کے کندھے کو چھوا تو فوراً ہی اس کی آنکھ کھل گئی

شہزادی تمہارا گھر آ گیا اب جاؤ اندرونہ میں یہیں سے تمہیں اپنے گھر لے جاؤں گا پھر تمہیں اعتراض ہو گا اس کی آواز میں خمار تھا شاید نیند کا خمار یا پھر اس کی قربت کا اس کے انداز نے سنیہا کو ایک ہی سیکنڈ میں پوری طرح بیدار کر دیا تھا

اس نے بڑی مشکل سے آنکھیں کھولتے ہوئے حویلی کو دیکھا ہلکی ہلکی بوند باندی پھر سے شروع ہو چکی تھی

اس نے ایک لمحے کی بھی دیر نہ کرتے ہوئے فوراً خود پر چادر پھیلائی اور گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے تقریباً بھاگتے ہوئے حویلی کی طرف چلی گئی حویلی کے اندر قدم رکھتے ہی اس نے ایک نظر مڑ کر پیچھے دیکھا

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کی نظروں میں کچھ عجیب تھا ایسا لگا جیسے وہ کہہ رہا ہو۔ "" واپس آ جاؤ شہزادی میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں "" وہ کافی آسانی سے اس کی نظروں کی تحریر کو پڑھ چکی تھی۔

اس کے دل میں گھبراہٹ سی ہونے لگی اگلے ہی لمحے وہ پلٹ گئی چادر کو اچھے سے خود پر پھیلاتے ہوئے وہ خاموشی سے حویلی کی سیڑھیاں چڑھنے لگی جب خود پر موجود چادر سے اسے انجانی سی خوشبو آئی

اس نے فوراً اپنے وجود پر لپٹی اس چادر کو دیکھا تھا اسے حیرت ہوئی شاید یہ اسی نے اسے دی تھی

۔ وہ جانتی تھی یہ تراب کی ہے وہ جتنی بار بھی آیا تھا اس چادر کے ساتھ ہی آیا تھا۔ وہ اسے خود سے اتارنے لگی۔ لیکن اس کا دل ہی نہ مانا کہ وہ اس چادر کو خود سے الگ کرے

اسے عجیب سے تحفظ کا احساس ہوا۔ جانے کس احساس کے تحت اس نے اس چادر کو مزید خود سے لپٹا اور آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے کی جانب چلی گئی

○○○○○○

○○○○

وہ دونوں گہری نیند سو رہے تھے جب ہوا کے ایک سرد جھونکے نے کھڑکی پر موجود کپڑے کی دیوار کو گرا دیا

وہ سمیٹ کر مزید اس کے قریب آگئی۔ عالم نے بے خودی سے اسے مزید میں بھینچ لیا۔

عالم سردی لگ رہی ہے وہ بے حد معصومیت سے اس کے کان میں بولی۔

عالم نے خمار آلودہ آنکھیں کھول کر اس کا معصوم چہرہ دیکھا۔

اور اس کے گرد باہیں پھلاتے ہوئے کمبل کو پوری طرح اس پر پھیلا کر اسے خود میں قید کر لیا۔

اب سردی لگ رہی ہے۔۔۔۔؟ اور اسے خود سمیٹے بے حد محبت سے بولا۔ انداز میں فکر مندی تھی۔ نین نے اس کے سینے میں سر چھپائے نائیں گردن ہلائی

عالم بے حد نرمی سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا آنکھیں بند کر گیا

عالم ایک بات پوچھوں۔۔۔۔؟ وہ نیند میں ڈوبی ہوئی آواز میں بولی عالم بے اختیار آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگا۔

میں آپ کو بہت تنگ کر رہی ہوں۔۔۔۔؟ اور اس کے سینے میں منہ دیئے بے حد مدہم آواز میں بولی۔

کس بیوقوف نے کہا ایسا۔۔۔۔؟ اس کا سر اپنے سینے میں رکھتے ہوئے وہ سیدھا ہو کر لیٹا جب کہ ہاتھ اب بھی اس کی گرد مضبوط حصار بنائے ہوئے تھا۔

کہا تو کسی نے نہیں میں نے خود سوچا۔ پتا ہے عالم میں ہمیشہ کہتی تھی۔ میرے نصیب میں کسی کی محبت نہیں لکھی

میرے بابا مجھ سے بہت محبت کرتے تھے میرے لاڈ لے اٹھاتے تھے میری ساری باتیں مانتے تھے میری ہر ضد پوری کرتے تھے۔

لیکن میں بہت چھوٹی تھی جب وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے میں ان کا لمس آج بھی محسوس کرتی ہوں۔ میرے ماما بابا ایک کار ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گئے اور مجھے اس دنیا میں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔

چاچو نے مجھے بہت پیار دیا۔ وہ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں میرا بہت خیال رکھتے تھے میری ہر بات ماننے کی کوشش کرتے تھے۔

لیکن چاچی کی باتوں نے مجھے جلد ہی اس بات کا احساس دلادیا کہ میں چاچو کی اپنی بیٹی نہیں ہوں۔

وہ مجھے چاچو کے پاس نہیں بیٹھنے دیتی تھیں وہ کہتی تھیں کہ ان کی اپنی سیٹیاں ہیں وہ تم سے پیار کریں یا اپنی بیٹیوں کو۔ تم بھتیجی ہو بھتیجی بن کر رہو اور بھتیجی بیٹی نہیں ہوتی صرف بیٹی جیسی ہوتی ہے

میں اس بات کی گہرائی کو سمجھ گئی عالم

میں سمجھ گئی تھی کہ میں ان کی بھتیجی ہوں بیٹی نہیں پھر میں ان کی بھتیجی ہی بن گئی میں نے کبھی ان کی بیٹی بننے کی کوشش نہیں کی۔

میں چاچو کو دیکھتی تھی وہ کس طرح سے اپنی بیٹیوں کا خیال رکھتے ہیں ان کے لاڈ اٹھاتے ہیں۔ ان سے محبت سے بات کرتے ہیں انہیں توجہ دیتے ہیں۔

میرا بھی بہت دل کرتا تھا۔ ان سے باتیں کرنے کو۔

اپنے دل کی باتیں شیئر کرنے کو۔ جیسے چاچو کی سیٹیاں سارے دن کی روٹین سناتی تھی میرا بھی دل کرتا تھا کہ میں بھی ان کے پاس جا کر بیٹھوں۔

مجھے بھی توجہ ملے مجھے بھی پیار ملے۔ لیکن جو نصیب میں ہی نہیں لکھا تھا وہ کیسے ملتا چاچی تو مجھے ان لوگوں کی طرف دیکھنے بھی نہیں دیتی تھیں کہ کہیں ان کے گھر کو میری کالی نظر نہ لگ جائے۔ اس کے لہجے میں عجیب سی چبھن تھی وہ جیسے اپنے دل کی ہر بات اس کے سامنے ظاہر کرنا چاہتی تھی

اس وقت عالم کو سب سے زیادہ غصہ اس عورت پر آ رہا تھا جس نے اس معصوم لڑکی کے جذبات کی زرا فکر نہ کی۔ لیکن پھر خود کی اپنی سوچ پر شرمندہ ہو گیا وہ خود کون سا اس کے ساتھ کچھ اچھا کر چکا تھا۔

عالم میں ہمیشہ اللہ سے دعا مانگتی تھی۔ مجھے بھی کوئی ملے۔ جیسے میں اپنے دل کی ہر بات کہہ سکوں۔ جیسے میں بہت زیادہ تنگ کروں۔ بدلے میں وہ مجھ پر غصہ نہیں کرے بلکہ پیار کرے۔

میں اس سے اپنے دل کی ہر بات کہوں وہ خاموشی سے سنتا رہے۔

وہ میری فکر کرے۔ میرے لاڈ اٹھائے۔ خوب نخرے کروں وہ برداشت کرے۔ میں ضد کروں تو وہ فوراً میری بات مان جائے۔

عالم کیا بہت زیادہ مانگ رہی ہوں۔۔۔؟ اس نے ذرا سا سر اٹھا کر عالم کے چہرے کو دیکھا جو آنکھیں بند کئے بس اسے سن رہا تھا اس کے جواب نہ ملنے پر وہ اس کی شرٹ کو جھنجھوڑتے ہوئے پوچھنے لگی عالم نے آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا

اور نرمی سے اس کا سر دوبارہ اپنے سینے پر رکھ دیا۔

میں وعدہ کرتا ہوں تم سے تمہاری ہر خواہش پوری کروں گا تمہارے لاڈاٹھانوں کا تمہاری ہر بات مانوں گا۔ تمہیں اپنی دھڑکنوں میں بسا کے رکھوں گا۔ ہماری زندگی کا ایک ایک لمحہ خوبصورت بنا دوں گا۔

تم نے تو کچھ مانگا ہی نہیں نین۔ اگر میرے بس میں ہوتا تو میں ساری دنیا کی خوشیوں کو تمہارے قدموں میں بچھا دیتا۔

کاش میں تمہارے لئے کچھ کر پاتا میں تمہارے بابا کو تو زندہ نہیں کر سکتا۔ لیکن میں تمہاری کوئی بھی خواہش دوری نہیں رہنے دوں گا۔

تمہارے دل میں جو بھی بات ہو تو مجھ سے کہنا مجھ پر اعتبار کرنا میں کبھی تمہاری زندگی میں کوئی دکھ نہیں آنے دوں گا اس کے الفاظ میں شدت تھی

اس کے گال کو اپنے لبوں سے چھوتا وہ ایک بار پھر سے اسے اپنے اندر سمٹ گیا۔

میں آپ پر اعتبار کرتی ہوں عالم مجھے پتا ہے کہ اب آپ کبھی بھی میری اداسی کی پہچان نہیں بنیں گے۔ آپ مجھے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیں گے۔

اور میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں۔ کہ اگر میرے دل میں آپ کو لے کر کوئی بھی سوال ہو تو میں جواب مانگنے آپ کے پاس آؤں گی۔

آئی پرائمیس عالم میں آپ کے علاوہ کسی پر اعتبار نہیں کروں گی آپ بس میرے اعتبار کو ٹوٹنے مت دینا۔ مجھے خود سے دور مت کرنا۔ ورنہ میں روٹھ جاؤں گی اور پھر کبھی نہیں مانوں گی۔ اس کے انداز میں محبت بڑی دھمکی تھی جیسے محسوس کر کے عالم مسکرا کر اس کے چہرے پر جھکا۔

اور اس کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چومنے لگا۔ کوئی مزاحمت نہیں کوئی احتجاج نہیں وہ خاموشی سے اس کی باہوں میں پڑی اس کے لبوں کا لمس پے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔

اس کا انداز پیار بھری پھوار جیسا تھا وہ برستی بارش کی طرح بوند بوند اس پر برس رہا تھا۔ نین خاموشی سے اس کے پیار کی بارش میں بھگتی چلی جا رہی تھی۔

○○○○○

اس کی نیند اس کا سکون سب کچھ کھو چکا تھا۔

وہ جب سے گھر آئی تھی اس کی نظروں کے حصار میں قید تھی۔ تراب کی نظریں اس کے لیے ایک امتحان بنی ہوئی تھی۔

اس کی آنکھوں کی پکار نے اسے جیسے قید کر لیا تھا۔ وہ کچھ بھی محسوس ہی نہیں کر پارہی تھی۔

وہ کروٹ پر کروٹ لیتی سونے کی کوشش کر رہی تھی لیکن جیسے نیند بھی آج اس سے خفا ہو گئی تھی۔

وہ بے حد پریشان تھی تراب اس کے سامنے سے ہٹ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ کچھ اور سوچ باقی۔

تراب کی چادر اس نے اب تک خود پر اڑ رکھی تھی۔ وہ اس کی خوشبو کو محسوس کر رہی تھی۔ اس کی چادر میں جیسے وہ اس کے لمس سے آشنا ہو رہی تھی۔

وہ پوری طرح اس کی ہر سوچ پر سوار ہو چکا تھا وہ نہ تو کچھ اور سوچ پارہی تھی اور نہ ہی اسے کچھ سمجھ آ رہا تھا اس نے کتاب اٹھا کر پڑھنے کی کوشش کی

تو جیسے ہر ورک میں اسے تراب کی تصویر نظر آنے لگی۔ اس نے فوراً کتاب بند کر دی۔ اور بیڈ پر آکر ایک بار پھر سے کروٹیں بدلنے لگی آج کی رات اس پر بہت بھاری تھی

نہ تو یہ سیاہ رات ختم ہو رہی تھی نہ تراب اس کی سوچ اس کے ذہن سے نکل رہی تھی

○○○○

وہ سیدھا ایئر پورٹ آیا تھا۔ کیونکہ عالم نے اس سے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے وہ مصروف ہو۔ لیکن پھر بھی وہ کوشش کرے گا۔

وہ عالم کی مدد کے لئے یہاں آگیا تھا اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا روحان یا پھر واصف شاہ یہاں آنے سے اسے کسی سے بھی کوئی لینا دینا نہیں تھا وہ اپنے آپ سے مطلب رکھنے والا شخص تھا۔

ہاں لیکن واصف شاہ اس بار جس مقصد کیلئے یہاں آنے والے تھے وہ اس کے مطلب کا تھا۔ وہ پاکیزہ بیگم سے معافی مانگنے کی خاطر یہاں آرہے تھے

-

ان سے معافی مانگنے کے بعد وہ تراب کا سنیہا کے لیے رشتہ مانگنے والے تھے۔ وہ اپنی تمام غلطیوں کا ازالہ کرنا چاہتے تھے

وہ اپنے کی گئی غلطیوں کی معافی مانگنا چاہتے تھے اپنی کم اعتباری کی وجہ سے انہوں نے کیا کھویا تھا اس کا انہیں اچھے سے احساس تھا۔ وہ آج بھی پچھتا رہے تھے۔

حقیقت یہی تھی کہ تراب کو سنیہا کے علاوہ اور کسی سے کوئی مطلب نہیں تھا وہ سنیہا کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا۔ وہ سنیہا کو اپنے تمام تر جذبات کا مالک سمجھتا تھا

اسے اپنی زندگی میں سنیہا کا ساتھ چاہیے تھا اس کے لئے وہ کچھ بھی کرنے کو تیار تھا۔ سنیہا کا ساتھ پانے کے لیے اگر اسے کسی کا قتل بھی کرنے کو کہا جاتا تو وہ پیچھے نہ ہٹتا۔

اس کی محبت کو پانے کے لیے وہ ہر حد پار کر جاتا۔ وہ اپنے علاوہ کسی اور کو اہمیت نہیں دیتا تھا۔

وہ بچپن سے ہی ایسا تھا اس نے اپنی آنکھوں سے اپنی ماں کو مرتے دیکھا تھا اسے تڑپ تڑپ کے آخری سانسیں لیتے دیکھا تھا۔

وہ چھوٹا بچہ تھا اپنی ماں کے لیے کبھی کچھ نہیں کر سکا یہاں تک کہ اپنی ماں کے قاتل کے خلاف آواز تک نہیں اٹھا سکا

اس نے حقیقت بیان کرنے کی کوشش کی تو اسے ہو سٹل نیچ دیا گیا۔ اسے اپنی ماں کے حق میں بولنے تک نہ دیا گیا۔

بچے کی گواہی کو مانا نہیں جاسکتا تھا۔ ورنہ شاید وہ اپنی ماں کے قاتل اپنے ہی باپ حیدر شاہ کو اس کے انجام تک ضرور پہنچاتا۔

اپنے باپ کی خود غرضی کی وجہ سے وہ سب سے کٹ گیا۔ اس نے سب سے بات کرنا چھوڑ دی وہ خود تک محدود رہنے لگا اسے ہر شخص سے نفرت ہو گئی تھی۔

تب اس کی زندگی میں سنیہا آئی تھی۔ وہ اپنے اور سنیہا کے رشتے کو نہیں سمجھتا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا محبت کیا ہے لیکن اس چھوٹی سی عمر میں وہ محبت کر بیٹھا تھا۔

اسے سنیہا کے ساتھ باندھ دیا گیا تاکہ وہ اپنے ذہن سے اس حقیقت کو جھٹلا دے جو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی۔ وہ سب کچھ بھول گیا وہ نارمل ہونے لگا تھا

جب سنیہا کو اس سے دور کر دیا گیا۔ پاکیزہ اور واصف کی طلاق ہو گئی پاکیزہ بیگم کیس جیت گئیں۔ اور بچوں کی کسٹڈی ہمیشہ کے لئے پاکیزہ بیگم کو دے دی گئی۔

اس کی محبت اس سے دور ہو گئی وہ پھر تنہا ہو گیا بس پھر سے اندھیروں میں چلا گیا۔ لیکن اسے بھلا نہیں پایا۔ اسے بھلانا اس کیلئے بہت مشکل تھا۔

وہ اس کی سانسوں میں بسنے لگی تھی۔ گزرتے ہر لمحے کے ساتھ وہ اس کا جنون بنتی جا رہی تھی۔

وہ کچھ بھی بھولا نہیں تھا۔ سنیہا کے ساتھ جڑا اپنا رشتہ وہ اچھے سے پہچانتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ سنیہا بھی اس رشتے کو پہچانے وہ اکثر اس سے ملنے جاتا۔

شروع میں تو وہ اسے کوئی جن سمجھتی تھی۔ وہ اس سے بہت خوفزدہ رہتی تھی اور اس کا خوف اسے مزہ دیتا تھا۔ لیکن اب ایسا نہیں تھا وہ اسے خوفزدہ نہیں کرنا چاہتا تھا وہ اسے پانا چاہتا تھا۔

لیکن اسے پانا مشکل ہو گیا تھا اسے چاچو کی ضرورت تھی۔ اس نے فون کیا تھا انہیں کہا تھا کہ اپنی بیٹی مجھے دیں ورنہ میں پاگل ہو جاؤں گا۔

مجھے بچالیں چاچو۔ اگر مجھے سنیہا نہ ملی تو میں خودکشی کر کے مر جاؤں گا۔ اس کے انداز میں جو جنون تھا اسے محسوس کر کے واصف شاہ نے پاکستان اور نے کا فیصلہ کیا۔

اپنی تمام تر ہمت جمع کر کے یہاں آئے تھے روحان کے ساتھ یہ روحان کی بھی ضد تھی وہ بھی پاکیزہ سے معافی مانگنا چاہتا تھا اپنے گھرے ہوئے الفاظ پر وہ ان دونوں کو لے کر گھر آ گیا تھا۔

سب گھر والے یہ سوچ کر پریشان ہے کہ روحان کو زندہ دے کر دین کیاری ایکشن دے گی۔ ابھی تو سب کچھ ٹھیک ہو رہا ہے ہوا نہیں۔ ابھی تو ایک بھروسے کی دیوار قائم ہو رہی ہے۔

دائین کو جب یہ پتہ چلے گا کہ جس گناہ کی سزا وہ چار ماہ تک کاٹی رہی وہ جو کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔

سب گھروالے جہاں روحان کی واپسی پر خوش تھے اسے زندہ دیکھ کر جیسے حویلی میں عید کا سماں تھا وہیں دائین کے ری ایکشن کو سوچ کر سب لوگ پریشان تھے سوائے صنم کے اسے بہت دنوں بعد اسے سکون ملا تھا۔

○○○○○

وہ کمرے میں آئی تو ہادی سو رہا تھا۔ زایار صبح ہوتے ہی کام پر نکل گیا تھا

سکندر صاحب کو جب سے پتہ چلا تھا کہ بریرہ جیل میں نہیں بلکہ کہیں اور ہے انہوں نے زایار کو اچھا خاصا تنگ کر رکھا تھا

وہ بار بار اسے ایک ہی بات کہے جا رہے تھے بریرہ تمہاری بیوی ہے تمہیں اسے گھر واپس لانا چاہیے اس کے بارے میں معلوم کرنا چاہیے

لیکن زایار کو ان کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا وہ بالکل خاموش لا پرواہ اپنے کام میں مگن تھا۔

لیکن پازیب جانتی تھی کہ وہ اتنا لا پرواہ نہیں ہے وہ یقیناً بریرہ کے بارے میں معلوم کر رہا ہو گا کل رات اس نے اسے بریرہ کے بارے میں ساری حقیقت بتائی تھی

اور یہ بھی بتا دیا تھا کہ ہادی اس کا نہیں بلکہ اس کے بے حد عزیز دوست کا بیٹا ہے یہ سب کچھ جان کر وہ ہادی اور بھی زیادہ محبت کرنے لگی تھی

وہ جانتی تھی وہ معصوم سا بچہ نفرتوں کے نہیں بلکہ محبت کے لائق ہے۔ بریرہ کیسے اس معصوم کی جان لینے کی کوشش کر سکتی ہے وہ صرف سوچ ہی سکتی تھی

ہادی کے سر پر ہاتھ پھیر کر وہ زایار کے کپڑے بیڈ سے اٹھا کر دھونے کے لئے ڈالنے لگی جب زایار کی سفید شرٹ خون سے لت پت اس کے ہاتھ میں آئی اس کی شرٹ کی حالت دیکھ کر بے ساختہ اس کی چیخ بلند ہوئی وہ شرٹ کو پھینک کر باہر کی جانب جانے لگی جب فون بجنے لگا

اس کے ہاتھ پیر بری طرح سے کانپ رہے تھے ایسی حرکت بلا کون کر سکتا تھا یہ شرٹ تو آج صبح ہی وہ اتار کر گیا تھا۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے فون اٹھایا انجان نمبر دیکھ کر اس کا دل مزید گھبرانے لگا اس نے کال ریسو کرتے ہوئے فون کان سے لگایا۔

ہیلو۔۔۔ اس کی آواز میں کپکپاہٹ واضح تھی جسے محسوس کر کے دوسری طرف سے قہقہہ لگایا گیا۔

تحفہ کیسا لگا سوتن۔۔۔۔۔؟

تم تو صرف زایار کی شرٹ کو دیکھ کر ہی کپکپانے لگی ذرا سوچو اگر زایادشاہ سچ میں تمہیں ایسی حالت میں تو تم کیا کرو گی۔۔۔۔۔؟

اللہ نہ کرے بکو اس بند کرو بریرہ وہ لہجے میں اسے پہچان گئی تھی اس کے لہجے کی تڑپ کو محسوس کر کے اس نے پھر سے قہقہہ لگایا

واہ تمہاری تو زبان بھی کھل گئی ہے اچھا ہوا تم نے مجھے پہچان لیا میں بھی ایسی ہی محبت کرتی ہوں اس سے۔ لیکن اس نے کبھی میری محبت کی قدر نہیں کی کیا نہیں کیا میں نے اس کے لئے ----؟

اس کے خاندان کی خدمت کی

نمبر دار بہو بننے کے ڈرامے کیے

جھوٹی محبتوں کے دکھاوے کیے۔

جس بچے کو میں دنیا میں لانا ہی نہیں چاہتی تھی اس کے لئے لائی اسے جنم دیا اپنا آپ برباد کیا۔

لیکن نہیں وہ میرے لئے بس خاندان کو چھوڑ کر میرے لئے جاتا ہے۔

کیا غلط کیا میں نے آگے سے جائیداد مانگنے کے لیے کہا وہ بیٹا ہے اس خاندان کا کم از کم اس کے حصے کی جائیداد اس کے نام پر ہی دیتے ہیں وہ لوگ۔

صرف وہ چاہیے تھا لیکن اسے اس کا سارا خاندان چاہیے میں پوچھتی ہوں کیا دیتا ہے اس کا خاندان
سوائے ٹینشن کے۔

اس صرف اور صرف ہادی اپنی زندگی میں نہیں چاہتی تھی صرف اسے کہہ دیا کہ اسے کسی یتیم
خانے میں چھوڑ آئے تو میں بُری ہو گئی۔

میں اس کے لیے سب کچھ چھوڑ دینے کو تیار تھی وہ میرے لئے صرف اس ناجائز ہادی اور اپنے
خاندان کو نہیں چھوڑ سکتا۔

پتا نہیں کون سی دوستی کا بخار چڑھا ہے اسے جو دوست کے بچے کو پالنے لگ گیا۔

میں نے بہت محبت نبھانے کی کوشش کی سوتن لیکن اس نے کیا کیا۔۔۔؟

محبت کی تم سے۔۔۔

رشتہ جوڑا تو تم سے۔۔۔۔

بچہ بھی پیدا کر رہا ہے تم سے۔۔۔۔۔

میں کہاں گئی۔۔۔۔؟

بریرہ کہاں گئی سوتن۔۔۔۔؟

جو دیوانوں کی طرح اس سے محبت کرتی ہے۔۔ پانگوں کی طرح اس پر مرتی ہے۔۔ کیا محبت کرنے والوں کے ساتھ ایسا کیا جاتا ہے سوتن۔۔۔۔۔!

میرے حصے کی محبت وہ تمہیں دے رہا ہے۔۔ تم مانویانہ مانو نہ انصافی تو کوئی ہے میرے ساتھ۔

اس کی سزا اسے میں دینے والی ہوں ابھی تو تم نے صرف اس کی شرٹ دیکھی ہے اگر تم کے قریب گئی تو اس کی لاش بھی دیکھو گی۔

ہاں سوتن جو میرا نہیں وہ تمہارا بھی نہیں اب سے تمہیں بھی وہی ملے گا جو میرے حصے میں آئے گا۔

اب سے اگر تم زایار کے قریب گئی تمہیں زایار کو ہمیشہ کے لئے تم سے دور کر دوں گی۔ تم دونوں کی قربتوں کو سوچ کر میں کیوں تڑپوں۔۔۔؟ جو تکلیف میں سہوں گی وہ بھی سہے گا اور تم بھی۔۔۔

اس فون کال سے زایار کو انجان ہی رکھنا کیونکہ اسے پتہ چلا اس کی جان کو خطرہ ہو گا۔ تم فاصلہ بناؤ مجھے سکون آجائے گا اور مجھے سکون ملے گا تو تم بھی سکون میں رہو گی سو تن وہ قہقہہ لگاتی فون بند کر چکی تھی۔

جب کہ پازیب خاموشی سے سنتی یقین کر چلی تھی کہ بریرہ پوری طرح پاگل ہو چکی ہے۔

○○○○○

وہ نین کا ہاتھ تھا میں گھر میں داخل ہوا جب کہ اس کے چہرے پر پھیلی سوخی عالم کو بار بار کبھی اس کے گال تو کبھی اس کے لبوں پر جھکنے پر مجبور کر دیتی ہے

اس کی بے باکیوں پر وہ اسے گھور سکتی تھی وہ بھی صرف اتنی ہی جتنی دیر وہ اس کے چہرے پر جھکتا اس کے بعد تو اس کی بے تابیاں پھر سے محبت کی داستانیں سنانے لگتی

سب لوگوں کو باہر ہال میں بیٹھا دیکھ وہ اس کا ہاتھ تھا میں اندر داخل ہوا

دائین کو دیکھ سارے ہی جیسے ساکت رہے گئے۔

دائین بھی انہیں خاموش دیکھ کر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی عالم کے پیچھے آئی

صوفے پر بیٹھے واصف چاچو کو دیکھ کر عالم نے صرف ایک نظر روحان کو دیکھا تھا

دائین کے ہاتھ پر اس کے ہاتھ کی گرفت سخت ہو گئی۔ وہ خاموشی سے ان سب کو دیکھ رہی تھی

اسے کچھ عجیب لگا جب نظر صوفے پر بیٹھے اس ساکت و جامد شخص پر پڑی

عالم کے ہاتھ پر اس کے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی ہو گئی تھی۔ جیسے محسوس کر کے عالم نے ایک لمحے

کے لیے اپنی آنکھیں بند کیں۔

دائین پتہ بات واصف شاہ ہے میرا بیٹا اور یہ روحان میرا پوتا جس کی وجہ سے تو آج رہا ہے۔ دادا جان کے لہجے میں شرمندگی تھی دائین کو اپنی سماعتوں پر یقین نہ آیا وہ حیران کیسے عالم کو دیکھ رہی تھی۔

جہاں وہ بالکل خاموش دائین کا نازک ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں تھامے کھڑا تھا۔

○○○○○○○

روحان ضد مت کرو تم کہیں نہیں جاسکتے تم اتنی سی بات کو کیوں نہیں سمجھ رہے ہو ڈاکٹر نے تمہیں فی الحال کہیں پر بھی جانے سے منع کیا ہے

تمہیں ٹینشن سے دور رکھنے کے لیے کہا ہے فی الحال تمہیں ہم شاہ حویلی جانے کی اجازت نہیں دے سکتے واصف شاہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے جبکہ روحان کی ایک ہی ضد تھی کہ اسے اس کی ماں سے ملنا ہے

آپ لوگ میری بات کو کیوں نہیں سمجھ رہے ہیں مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے میرے بابا کے پاس جانا ہے اپنی ماں کے پاس جانا ہے ان سے معافی مانگنی ہے میں نے ان کا دل دکھایا ہے

روحان تمہارا باپ یہاں ہیں واصف شاہ تمہارا باپ ہے۔ جس شخص کو تم اپنا باپ سمجھ رہے ہو وہ تمہارا باپ نہیں ہے اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرو دادا جان اس کی مینٹل کنڈیشن کو سمجھے بغیر بولے

واصف شاہ نے انہیں خاموش رہنے کے لیے کہا تو وہ اس بار اس کی کنڈیشن کو سمجھتے ہوئے نہ صرف خاموش ہو گئے بلکہ کمرے سے ہی نکل گئے انہیں صفر شاہ سے سالوں سے نفرت تھی جو ان سے ان کے پوتے پوتی کو چھین کر چلا گیا

اور آج ان کا پوتا کتنے دھرنے سے کہہ رہا تھا کہ صفر شاہ اس کا باپ ہے آپ سب لوگ میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں پلیز مجھے یہاں سے جانے دیں مجھے میرے بابا کے پاس جانا ہے

یہاں رہنا میرے لئے بہت مشکل ہے پلیز سمجھنے کی کوشش کریں وہ ان کے سامنے ہاتھ جوڑتا ان کی منتیں کر رہا تھا۔

واصف شاہ کے اشارے پر تراب نے اسے بہت مشکل سے کنٹرول کر کے بیہوشی کا انجیکشن لگا دیا

جو وقتی طور پر اس کے سکون کے لیے بے حد اہم تھا

اس کی جان کو خطرہ تھا وہ روحان کے یہاں ہونے کا کسی کو بتانا نہیں چاہتے تھے

○○○○○○

وہ چپ چاپ کمرے میں آگئی تھی

عالم بھی تھوڑی دیر بعد اس کے پاس کمرے میں آیا تو وہ بیڈ پر خاموشی سے بیٹھی شاید اس سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

عالم خاموشی سے قدم اٹھاتا اس کے ساتھ ہی بیڈ پر آ بیٹھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ بیڈ پر بیٹھتا وہ اس کے قریب سے اٹھ کر جانے لگی

نین پلیرز میری بات سنو وہ جھٹکے سے اس کا ہاتھ تھامتا اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا وہ اس کے سینے پر آگری تھی عالم کا چہرہ اس کے چہرے کے بے حد قریب تھا

عالم پلیرز۔۔۔۔۔ پلیرز اس وقت کچھ بھی نہیں
اس سے زیادہ میں برداشت نہیں کر پاؤں گی

بس اب اور نہیں۔۔۔ میں اکیلے رہنا چاہتی ہوں پلیز مجھے اس وقت اکیلا چھوڑ دیں
پلیز مجھے تھوڑا وقت صرف اپنے ساتھ وقت گزارنا ہے اس کی آواز بھاری تھی یقیناً یہاں آنے
کے بعد وہ صرف اور صرف روتی رہی تھی

ایک بار میری بات سن لو صرف ایک بار وہ جیسے منت کر رہا تھا
اس کے بعد میں کچھ نہیں کہوں گا ایک بار مجھے اپنی طرف سے ساری بات کلیئر کرنے دو اس کا
چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھا منے وہ اسے سننے پر مجبور کر رہا تھا

لیکن اس وقت نین اس کی کوئی بات نہیں سننا چاہتی تھی عالم نے آہستہ سے اپنے قریب کرتے
ہوئے بیڈ پر اپنے ساتھ بٹھا کر اتنے قریب کر لیا کہ وہ چاہ کر بھی اس کے قریب سے اٹھ نہیں پائی

۔۔۔ "نین کل رات تم نے ہوٹل میں مجھے بتایا تھا نا کہ تمہیں کبھی کسی کا پیار نہیں ملا میں یہ
نہیں کہہ سکتا کہ مجھے کسی نے محبتیں نہیں دیں۔ یا کسی نے مجھے پیار نہیں کیا یہ نا انصافی ہے ان
سب رشتوں کے ساتھ جنہوں نے مجھے توجہ دی ہے۔۔۔"

مجھے بہت پیار ملا بہت توجہ ملی میں گھر کا پہلا بچہ تھا ہر کوئی مجھ سے بہت محبت کرتا تھا اور محبتوں کے ساتھ پہلا بچہ ہونے کی وجہ سے میرے سر پر بہت ساری ذمہ داریاں بھی تھیں۔۔۔۔۔" جو میرے ساتھ یہاں رہتے ہوئے تم بھی سمجھ رہی ہو

جانتی ہو نین جب آہستہ آہستہ میں نے ہوش سنبھالا تو میں نے سب کے منہ سے یہی سنا ہے کہ عالم ہے نہ سب ٹھیک ہو جائے گا عالم سب ٹھیک کر دے گا وہ سب سنبھال سکتا ہے

بس میں سب کچھ ٹھیک کرنے لگا سب کچھ سنبھالنے کی کوشش کرنے لگا نین میں سب کی امیدوں پر پورا اترنا چاہتا تھا۔ میں کسی کو ناامید نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اور اس چیز نے میرے اندر سے سہی غلط کی پہچان ختم کر دی۔۔۔۔۔

میں کوشش کرتا تھا کہ کسی کو بھی مجھ سے کوئی مسئلہ نہ ہو کسی کو بھی کوئی پرالیم ہو تو میں اس کی ہیلپ کروں چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو انعم صنم تراب روحان یہاں تک کہ بابا چاچو اور بے شک دادا جان ہی کیوں نہ ہوں

میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ لوگ کسی بھی چیز کو لے کر پریشان ہوں میں ان کے سارے مسئلے حل کر دینا چاہتا تھا مجھ سے میری فیملی کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی تھی جب روحان کے ساتھ یہ حادثہ

پیش آیا تو ڈاکٹر نے کہا تھا کہ روحان کا زندہ بچنا ممکن ہے وہ اس دنیا میں زیادہ سے زیادہ صرف چار دن کا مہمان ہے

مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ میں کیا کروں میں کسی کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا کسی کو درد نہیں دینا چاہتا تھا لیکن میں جانتا تھا کہ روحان کی موت ہمارے گھر کو توڑ کر رکھ دے گی۔۔۔۔۔

میں کسی کو جھوٹی امید نہیں دینا چاہتا تھا
بس اسی لیے میں نے کہہ دیا کہ وہ نہیں رہا اور اس کی لاش کو میں نے اپنے آبائی علاقے میں دفن دیا ہے سب لوگ مجھ سے بہت خفا ہو گئے تھے گھر میں ایک کھر ٹوٹ پڑا تھا ایک قیامت چھا گئی تھی

اپنے گھر والوں کو تکلیف میں دیکھ کر میں بھی تکلیف میں تھا دادا جان بہت زیادہ بیمار ہو گئے تھے ان کا کہنا تھا کہ انہیں روحان کی موت کا بدلہ لینا ہے

ہم روحان کو اس حال میں پہچانے والے کو اس طرح سے آزاد نہیں گھومنے دے سکتے تھے ہمیں اپنے خاندان کے خون کا حساب چاہیے تھا روحان کے بچنے کی کوئی امید نہیں تھی

نہیں وہ زندہ تھا لیکن موت کے اس حد تک قریب تھا کہ اسے زندہ انسانوں میں شمار کرنا ایک بے وقوفی تھی

ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ روحان بچ نہیں سکتا اور روحان کو مارنے والا راحیل تھا اور راحیل کا ساتھ دے رہی تھی دانی

ہم روحان کی موت کو ضائع نہیں جانے دے سکتے تھے روحان کی موت کا بدلہ تو ہمیں بھی لینا تھا ہم بھی جاننا چاہتے تھے کہ وہ لڑکی کون ہے جو روحان کی موت کی وجہ بن رہی ہے روحان نے اس حادثے سے کچھ دن پہلے مجھے اس لڑکی کی پریگنسی رپورٹ لا کر دی تھی جس میں یہ بات ثابت ہو رہی تھی

کہ وہ لڑکی جس کا نام دانی ہے وہ روحان کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔ اور پھر میں نے اس لڑکی کے بارے میں پتہ لگانے کی کوشش کی تو مجھے پتا چلا کہ دانی نام کی لڑکی کو بریرہ نے اس کے پیچھے لگا رکھا تھا بریرہ کے فون سے مجھے تمہارا نمبر ملا

بریرہ کے پاس تمہارا نمبر کہاں سے آیا یہ سب کچھ مجھے نہیں پتا بس مجھے یہ پتا تھا کہ تم وہ لڑکی ہو جو روحان کی موت کی وجہ بن رہی ہو۔ اپنے گھر والوں کو اس برے وقت سے گزرتے دیکھ کر ان کی تکلیف سہنا میرے برداشت سے باہر تھا

جس دن میں نے تمہیں دیکھا تھا اس دن یہ دل تم پر ہار بیٹھا تھا میں تم سے شادی کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ وہ کھوے کھوے انداز میں کہتا بے ساختہ مسکرایا اس کے انداز میں درد تکلیف سے زیادہ داین کے لیے محبت نماں تھی۔ وہ بہت محبت سے اس کے لبوں پر جھکا اس کے لبوں کو چومتے ہوئے اس کی مزاحمت کی پروا کیے بنا اسے یوں ہی خود میں قید کیے بولتا رہا

لیکن جب روحان کے کیس کے سارے ثبوت تمہارے خلاف نکلے تو میرے دماغ نے مجھے تم سے محبت کرنے کی اجازت نہیں دی

نہیں یہ غصہ یہ نفرت صرف روحان کی وجہ سے نہیں تھی۔ یہ سب کچھ میری بدترین ذہنی کیفیت تھی کہ میں اپنے دل کو یہ بات سمجھا نہیں پا رہا تھا کہ جس لڑکی سے محبت کر بیٹھا ہوں وہی لڑکی روحان کی جان لینے والی ہے

تمہیں جو سزا میں دیتا تھا وہ روحان کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی ذہنی کیفیت کی وجہ سے دیتا تھا میں اس بات کو قبول ہی نہیں کر پاتا تھا کہ میری محبت اتنی گری ہوئی ہو سکتی ہے میں بار بار تمہاری طرف متوجہ ہو جاتا تھا

میں تمہیں سزائے موت دلوانا چاہتا تھا لیکن میرا دل وہاں پر بھی نہیں مانا تمہارے سامنے نکاح کی شرط رکھ کر مجھے لگا کہ شاید اب مجھے سکون ملے گا لیکن تم نے نکاح کر لیا تم ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے رہنے لگی

یہ میری نہیں دادا جان کی شرط تھی کہ روحان کے قاتل کو ہمیشہ اس گھر میں رہ کر اس کی موت کی سزا دی جائے لیکن انہوں نے نہیں سوچا کہ وہ سزا مجھے دے رہے ہیں

میری زندگی میری آنکھوں کے سامنے برباد ہو رہی تھی اور میں کچھ بھی نہیں کر پارہا تھا میں تو گھر کا بڑا بیٹا ہوں مناسب کچھ ٹھیک کرنا میرا فرض ہے میں نے تم سے شادی کر لی تمہیں گھر لے آیا تمہیں طرح طرح سے تکلیف دینے لگا

لیکن تمہاری ہر تکلیف کے ساتھ مجھے کتنی تکلیف ہو رہی تھی یہ کوئی نہیں سوچ رہا تھا تمہارے
اس گھر میں آنے کے بعد میں ہر دن ہے دعا مانگتا تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے میری نین
بے گناہ ہو میں ہر ممکن طریقے سے پتہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا

لیکن ہر ہر چیز تمہارے خلاف آرہی تھی ابورشن کی رپورٹ پر تمہارا نام روحان کی لائی کی
رپورٹ غائب ہو چکی تھی

روحان کے دوست عمر نے تمہارا نام لیا تمہاری سہیلی اقصیٰ نے تمہارا نام لیا بریرہ تمہارا نام لے
رہی تھی تو نین تم بتاؤ مجھے میں کیا کرتا۔۔۔؟ میری ہر ممکن کوشش کے باوجود میں تمہیں بے
گناہ ثابت کرنے میں کامیاب نہیں ہو پا رہا تھا

میں بدترین ذہنی دباؤ کا شکار تھا ایک طرف میری فیملی تھی دوسری طرف میری محبت تھی میرا
بھائی موت کے دروازے پر کھڑا تھا کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا میں کیا کروں گا لیکن میں بھی انسان ہی
ہوں

مجھے بھی چیزیں سمجھنے سمجھانے میں وقت لگتا ہے میں بھی ہر چیز پر فیکٹ نہیں کر سکتا تمہیں درد دے کر تمہیں تکلیف دے کر بھی سکون میں نہیں رہا تمہاری پر تکلیف کو میں نے بھی سہا ہے تمہارا درد میں نے بھی محسوس کیا ہے۔

میرے تھپڑوں کے نشان تو شاید تمہارے چہرے سے ہمیشہ کے لیے مٹ چکے ہوں گے۔ لیکن تمہیں درد دینے کے بعد جو زخم میں نے خود کو دیے ہیں ان کی نشان ساری زندگی نہیں جائیں گے۔ اور نہ ہی میں جانے دوں گا

عالم نے اسے خود میں چھپاتے ہوئے کہا تو وہ حیرانگی سے اسے سنے جا رہی تھی اس کی آخری بات پر اسے دیکھنے لگی عالم اس کے فکر مندانہ انداز پر مسکرا دیا

کہاں ہیں زخم آپ نے خود کو تکلیف کیوں پہنچائی۔۔۔؟ اس کے لہجے کی نارا ضنگی اس کے زخموں کی بات پر کمزور ہونے لگی تھی

وہ اس کا سینہ ٹٹولنے لگی۔ عالم نے اس کے ہاتھ قید کر لیے بھر جائیں گے نین میرا ہر زخم بھر جائے گا بس تم مجھے معاف کر دو میرا درد کم ہو جائے گا۔ جانتا ہوں میں تم سے بہت زیادہ مانگ رہا ہوں معافی ہر بار نہیں ملتی۔ میری کوئی نہ کوئی غلطی بار بار

تمہارے سامنے آ جاتی ہے اور میں تم سے معافی مانگنے لگتا ہوں میں تمہیں اتنی خوشیاں نہیں دے پاتا جتنی تکلیفیں دیتا ہوں

میں جانتا ہوں میں تمہارے جیسی لڑکی کے قابل نہیں ہوں میں ایک ناکام انسان ہوں نین میں سب کو خوش کرنے کی کوشش میں اپنا سب کچھ برباد کر لیتا ہوں

سب مجھے پرفیکٹ سمجھتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ میں پرفیکٹ نہیں ہوں لیکن پھر بھی پرفیکٹ بننے کی کوشش کرتا رہتا ہوں تاکہ کسی کی امید نہ ٹوٹے۔ وہ بولے جارہا تھا جبکہ نین اس کے جسم کو نگاہوں میں لیے اس کے زخم تلاش کر رہی تھی اس کے نازک ہاتھ اس کے ہاتھوں میں قید تھے اور وہ بولے جارہا تھا

--- "لیکن اس بار میں تم سے آخری بار معافی مانگ رہا ہوں۔ سب کے لئے کچھ نہ کچھ کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہوں لیکن اپنے لیے کبھی کچھ نہیں کیا آج پہلی بار اپنے لیے کچھ کرنے جارہا ہوں مجھے تمہارا ساتھ چاہیے

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں تمہارے بغیر میری زندگی ویران ہو جائے گی میں تمہیں کھو نہیں سکتا اگر تمہیں کھو دیا تو شاید موت بھی مجھ جیسے انسان کو منہ نہ لگائے۔

اگر آج تم نے مجھے معاف نہیں کیا تو میں اپنے آپ کو ختم کر دوں گا
عالم۔ اس کے الفاظ میں شدت تھی جسے محسوس کر کے دانیل کانپ اٹھی

مجھے آخری بار معافی چاہیے میں تم سے وعدہ کرتا ہوں اس کے بعد مجھ سے کوئی غلطی نہیں ہوگی
۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس کے بعد میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں دوں گا بس آخری بار مجھے
معاف کر دو۔ اس کے دونوں ہاتھ تھامے وہ بے حد عاجزی سے اس سے معافی مانگ رہا تھا

عالم کو لگا جیسے اگر اس نے اسے معاف نہ کیا تو اس کا سب کچھ ختم ہو جائے گا وہ سمجھ سکتا تھا اس
وقت دانیل کی سوچ کیا ہے اتنے مہینوں سے جو تکلیف وہ سہہ رہی تھی جس چیز کی سزا وہ کاٹ
رہی تھی اس کا کوئی وجود ہی نہیں تھا

جس شخص کی موت کی سزا اسے دی جا رہی تھی وہ شخص تو زندہ تھا۔ تو پھر اسے کس لیے اتنی
تکلیف دی جا رہی تھی پہلے تو دانیل یہ سوچ کر سب کچھ نظر انداز کر گئی تھی کہ ان لوگوں کا بیٹا مرا
ہے اس شخص کا بھائی مرا ہے لیکن اب وہ اس چیز کو نظر انداز کیسے کرتی عالم نے سچ میں اسے
امتحان میں ڈال دیا تھا

عالم نے جب اسے ساری حقیقت بتائی تو وہ یہ بھی بتا دیتا کہ روحان زندہ ہے جو وہ ہر چیز کے لئے اسے دل سے معاف کر سکتی تو شاید وہ اس کی غلطی بھی معاف کر دیتی لیکن سارے انکشافات یوں وقفے وقفے سے کیوں ہو رہے تھے اسے وقفے وقفے سے موت کیوں دی جا رہی تھی۔۔۔؟

جب وہ سب کچھ بھلا کر آگے بڑھنے کا سوچ رہی تھی تب ایک اور کروا سچ اس کے سامنے آگیا اور اب وہ سب لوگ ایک بار پھر سے اس سے معافی مانگ رہے تھے۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے وہ عالم کو اس غلطی کے لیے معاف نہیں کرنا چاہتی تھی یہ غلطی عالم نے انجانے میں نہیں بلکہ جان بوجھ کر کیا تھا

وہ اسے چھوڑ کر اپنے گھر جا کر اپنے چچا پر بوجھ نہیں بن سکتی تھی دنیا سے مقابلہ کرنے کی ہمت اس میں نہیں تھی اور اب عالم سے الگ ہونے کے بارے میں وہ سوچ نہیں سکتی تھی

عالم کا یہ قصور اتنا بڑا تو نہ تھا کہ وہ اسے ساری زندگی جدائی کی سزا دیتی لیکن اتنا چھوٹا بھی نہ تھا کہ وہ اتنی آسانی سے اسے معاف کر دیتی ہے وہ عالم کا ہاتھ اپنے وجود سے پیچھے کرتی آہستہ سے اس کے قریب سے اٹھ گئی تھی

اس کے سینے پر سگریٹ کے جلنے کے نشان وہ آج صبح ہی دیکھ چکی تھی اور پھر ایسے ہی کہیں نشان
اس کے بازو پر بھی تھے اس وقت وہ سو رہا تھا ورنہ وہ ضرور پوچھتی

وہ جانتی تھی ایسے بے پناہ نشان اس کے جسم پر موجود ہیں اور یہی وہ نشان ہیں جو وہ اسے تکلیف
دینے کے بعد اپنے جسم پر لگاتا تھا

دائین میری بات سنو عالم اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا جب کہ دائین اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے
چھڑوا کر واش روم میں بند ہو گئی اس کی خاموشی نے عالم کو تڑپا ڈالا

عالم نے کتنی دیر دروازہ کھٹکھٹایا تھا اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا رہا لیکن جب تک وہ کمرے
سے باہر نہ نکل گیا تب تک دائین باہر نہ آئی

یہ ممکن نہیں تھا کہ عالم ہر بار غلطی کرے اور دائین اسے ہر بار معاف کر دے اسے خوشی تھی کہ
ان کا روحان زندہ ہے جس سے وہ سب لوگ بے انتہا محبت کرتے ہیں۔

لیکن اس بات کی تکلیف بھی تھی کہ اسے اس شخص کے لئے سزا دی گئی۔ اور ہر بات سے زیادہ تکلیف اس بات کی تھی کہ عالم نے اسے حقیقت پہلے کیوں نہیں بتائی یقیناً سب سچ جان کر وہ اسے پورے دل سے معاف کر دیتی وہ پرانی کسی بات کو لے کر اس سے ناراض نہیں تھی

وہ ناراض تھی صرف اس لئے کیونکہ عالم نے اسے پوری بات نہیں بتائی وہ پوری طرح اس پر اعتبار نہیں کر سکا۔ یا شاید عالم نے اتنی اہم بات بتانا اسی ضروری ہی نہ سمجھا

○○○○○

بابا کیا میں کمرے میں آ جاؤ سنیہا دروازے پر کھڑی اجازت مانگ رہی تھی صفدر شاہ نے مسکرا کر اسے اندر آنے کے لئے کہا اور اپنی باہیں پھیلائیں وہ مسکراتے ہوئے ان کے پاس آئی تھی

میری جان یونیورسٹی کب سے جوائن کر رہی ہے وہ بے حد محبت سے پوچھ رہے تھے ان شاء اللہ کچھ ہی دن میں جوائن کر لوں گی وہ نرمی سے مسکراتی ہوئی بولی تو صفدر شاہ نے ہاں میں سر ہلایا

دیکھو بیٹا اب تم سے کچھ چھپا ہوا تو ہے نہیں تم تراب حیدر شاہ کے بارے میں ساری حقیقت جان چکی ہو میں تم سے اس بارے میں تفصیل سے بات کرنا چاہتا ہوں

میرا مطلب ہے تم پر کسی بھی قسم کی زور زبردستی نہیں ہے لیکن وہ لوگ رشتہ لے کر یہاں آنا چاہتے ہیں

وہ پھر سے شادی کرنا چاہتے ہیں پورے رسم و رواج کے ساتھ نکاح کرنا چاہتے ہیں لیکن میں نے ان کو صاف کہہ دیا ہے کہ جہاں میری بیٹی کی مرضی ہوگی میں وہیں پر اس کی شادی کروں گا میری بچی کے ساتھ کسی بھی قسم کی کوئی زبردستی نہیں کی جائے گی

میں چاہتا ہوں کہ تم اس کے بارے میں سوچو میں سمجھ سکتا ہوں کہ یہ سب کچھ تمہارے لیے بہت مشکل ہے لیکن بیٹا آسان کچھ بھی نہیں ہے سانس لینے کے لئے بھی ہمیں بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے

ایک طلاق یافتہ لڑکی کی زندگی بہت مشکلوں سے گزرتی ہے خاص کر ایسے حالات میں جہاں رخصتی بھی نہ ہوئی ہو

بے شک تمہارے ساتھ تراب کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن نکاح کا بندھن اتنا عام بندھن نہیں کہ اسے نظر انداز کر دیا جائے میں تمہیں بس اتنا ہی کہوں گا کہ جو بھی فیصلہ کرو سوچ سمجھ کر کرو یہ ساری زندگی کا سوال ہے

اگر تم پاکیزہ کے ساتھ ہوئے حالات کی وجہ سے یہ سوچ رہی ہو کہ تمہاری زندگی مشکل ہو جائے گی تو ایسا مت سوچو سب کی تقدیریں ایک جیسی نہیں لکھی ہوتی

نصیب لکھنے والی ذات وہ ہے وہ اچھا بر اسب سمجھتی ہے۔ اگر اپنی ماں کا نصیب سوچ کر تم اپنی زندگی کا فیصلہ کر رہی ہو تو ہر گز مت کرنا میں نے تراب حیدر شاہ کی نظروں میں تمہارے لئے سچی محبت دیکھی ہے

تم ایک بار اس محبت کو محسوس کرنے کی کوشش کرو تمہیں مایوسی نہیں ہوگی وہ سائیڈ دراز سے پیپر نکالتے ہوئے اس کے سامنے کرنے لگے تو وہ حیرانگی سے ان کاغذات کو دیکھ رہی تھی

یہ طلاق کے کاغذات ہیں۔ اگر تم تراب کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی تو بس ان کاغذات پر سائن کر دینا میں تمہارا جواب سمجھ جاؤں گا اور آگے کا سارا معاملہ میں خود حل کر لوں گا

لیکن کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے سوچ لینا یہ صرف تمہاری نہیں بلکہ تراب کی زندگی کا بھی سوال ہے دو خاندانوں میں چلتی سالوں کی دشمنی کو ختم کرنے کا واحد راستہ ہے آگے تمہاری مرضی

وہ کاغذات اس کے حوالے کرتے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے آہستہ سے اس کے قریب سے اٹھ کر چلے گئے جب کہ سنیہا کتنی دیر پریشانی سے ان پیپرز کو ہاتھ میں تھا مے عجیب کشمکش میں گرفتار تھی

○○○○○

روحان کہاں ہے تراب۔۔۔۔۔؟ وہ کمرے میں آیا تو روحان وہاں نہیں تھا باہر نکل کر تراب سے پوچھنے لگا تو تراب حیرانی سے دیکھنے لگا

اندر کمرے میں بے ہوش پڑا ہے تھوڑی دیر پہلے میں نے اسے انجکشن دیا ہے تراب نے اسے بتایا

کوئی نہیں ہے تراب کوئی بھی نہیں ہے کمرے میں روحان کہاں ہے عالم پریشانی سے پوچھنے لگا تراب بھی پریشان ہو چکا تھا۔

وہ اپنے پیروں پر نہیں چل سکتا تو اسے کہاں جا سکتا ہے میں نے خود اسے انجکشن لگایا تھا وہ بے ہوش ہوا تھا میں خود اسے بیڈ پر لٹا کر کمرے سے باہر آ گیا تھا

تراب پریشانی سے بتانے لگا روحان کا غائب ہونا کوئی عام بات نہیں تھی اس کی جان کو خطرہ تھا

عالم نے سب ملازموں کو بلا کر پوچھا اور گھر سے باہر نکلنے لگا جب عالم کا فون بجنے لگا اس نے دیکھا کوئی انجان نمبر سے اسے کال کر رہا تھا۔

عالم نے فوراً فون اٹھا لیا اور اس کے شک کے مطابق دوسری طرف اب یہ کھیل اپنے اختتام کی طرف جا رہا تھا

روحان کہاں ہے۔۔۔ کیا چاہتے ہو۔۔۔ تم۔؟ اس نے بنا اپنا وقت ضائع کیے سوال کیا
وہ عالم سلطان شاہ سمجھدار ہو میرے دیے ہوئے ایڈریس پر پہنچ آؤ تمہیں روحان مل جائے گا
لیکن زندہ ملے گا اس کی میں گر نی نہیں دیتا فون بند ہو چکا تھا جبکہ عالم اپنے موبائل سے آنے والی
لوکیشن کو دیکھ رہا تھا

oooo

وہاں خطرہ ہو سکتا ہے عالم میں بھی تمہارے ساتھ آؤں گا تراب نے کہا
نہیں تم میرے ساتھ نہیں آؤ گے تراب میں اکیلا وہاں جاؤں گا اس نے مجھے کہا ہے کہ میں اکیلا
آؤں میں نہیں چاہتا کہ روحان کو کسی بھی قسم کا خطرہ ہو

مجھے اکیلے ہی وہاں جانا ہو گا اگر مجھے تمہاری ضرورت ہوئی تو میں تمہیں فون کر لوں گا عالم نے
سمجھاتے ہوئے کہا لیکن تراب اس کی بات ماننے کو تیار نہیں تھا

عالم تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آرہی میں نے کہا وہاں تمہاری جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے

مجھے روحان سے کوئی مطلب نہیں ہے اور نہ ہی میں اس کے لیے اپنے دل میں کسی قسم کے کوئی
جذبات رکھتا ہوں لیکن تم میرے لیے اہم ہو میں تم پر رسک نہیں لینا چاہتا

میں نہیں چاہتا کہ تم پر کسی بھی قسم کا کوئی خطرہ نہ آئے مجھے اپنے ساتھ لے چلو وہ ضد کر رہا تھا

تراب میں منع کر رہا ہوں نا تو تم میری بات کیوں نہیں سمجھتے ہو کہہ تو رہا ہوں کہ اگر مجھے کوئی
بھی پرالہم ہوئی تو میں فون کر لوں گا۔ اس کی ضد دیکھتے ہوئے وہ غصے سے بولا

جب حیدر شاہ حال میں داخل ہوئے عالم کا اندازا نہیں بے حد ناگوار گزرا تھا
انہیں تو یہی لگتا تھا کہ عالم تراب کو ہمیشہ جھکا کر اور دبا کر رکھنا چاہتا ہے عالم کا انداز شروع سے حق
جتانے اور حکم چلانے والا تھا

انہوں نے تراب کو بھی بہت بار سمجھانے کی کوشش کی کہ تم عالم کے بھائی ہو اس کے ملازم
نہیں اس کی ہر بات ماننے سے بہتر ہے کہ تھوڑا اپنے لیے آواز اٹھایا کرو
وہ تمہیں دبا کر رکھنا چاہتا ہے تم بھی اس خاندان کے وارث ہو عالم کی ہر بات ماننا تم پر فرض نہیں
ہے۔

لیکن تراب کا ہمیشہ ایک ہی جواب ہوتا عالم میرا بھائی ہی نہیں میرا دوست بھی ہے اس سے زیادہ
اور کوئی میرا بھلا نہیں چاہتا تو بہتر ہے کہ آپ میرے اور علم کے معاملے میں مت بولے

تراب کبھی بھی عالم کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کرتا تھا چاہے بولنے والا اس کا باپ ہی
کیوں نہ ہو

عالم تراب کو انہیں کچھ بھی نہ بتانے کا اشارہ کرتا ہوا وہاں سے جانے ہی لگا تھا کہ اچانک اس کے ہاتھ سے گاڑی کی چابی گر گئی اس سے پہلے کہ عالم اسے اٹھاتا تراب نے جھک کر اس کی چابی کو اٹھا کر عالم کے حوالے کیا

عالم ان کے قریب سے گزرتا بھی دروازے تک نہیں پہنچا تھا جب چاچو کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجتے

یہی تو وہ کرنا چاہتا ہے تراب وہ تمہیں جھکانا چاہتا ہے وہ تمہیں ملازموں کی طرح ٹریٹ کرتا ہے۔ وہ تمہیں کبھی خود سے آگے نہیں نکلنے دے گا اس خاندان کا مسٹر پرنسٹن عالم سلطان شاہ ہے تراب حیدر شاہ کا تو کہیں نام ہی نہیں

تمہیں یہ بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی عالم کے دل میں تمہارے لئے کوئی محبت نہیں ہے وہ تمہارا حصہ بھی ہتھیا لے گا۔ حیدر شاہ کی سوچ اسے حیران کر گئی تھی

عالم میرا آپ سے زیادہ خیر خواہ ہے حیدر شاہ۔ اگر وہ مجھے جھکانا بھی چاہتا ہے تو بھی میں خوشی سے اس کے سامنے جھک جاؤں گا کیوں کہ اس کے ساتھ میرا ایک نہیں بلکہ بہت سارے رشتے ہیں۔

اور جہاں تک بات ہے ملازموں کی طرح ٹریٹ کرنے والی تو معاف کیجیے گا اسے حق جتانہ کہتے ہیں وہ حق جو بڑے بھائی کا اپنے چھوٹے بھائی پر ہوتا ہے۔

ایک استاد کا اپنے شاگرد پر ہوتا ہے۔ ایک دوست کا اپنے دوست پر ہوتا ہے خیر آپ کو یہ ساری باتیں سمجھ میں کبھی نہیں آئیں گی کیونکہ آپ نے رشتوں کو ہمیشہ اپنے مطلب کے لئے استعمال کیا۔

آپ کی نظروں میں ہر رشتہ منافق ہے کیونکہ آپ کا اپنا دل منافق ہو چکا ہے آپ خود زندگی میں کبھی کچھ نہیں بن پائے اور اب آپ مجھے بھی اپنی طرح ناکام کر دینا چاہتے ہیں۔

آپ مجھے عالم کے خلاف کرنا چاہتے ہیں لیکن ایسا ممکن نہیں ہے کوشش بھی مت کیجئے۔ اس کے الفاظ نے جیسے عالم کے قدموں میں ایک بار پھر سے جان ڈال دی تھی۔ وہ خاموشی سے وہیں سے گھر سے باہر نکل گیا اس کے لبوں پر ایک جاندار مسکراہٹ تھی۔

وہ جانتا تھا دنیا اس کا ساتھ چھوڑ سکتی ہے لیکن تراب حیدر شاہ کبھی نہیں ہاں لیکن آج سے چاچو کی سوچ پر افسوس ہوا تھا۔ وہ آج کیا امریکہ روانہ ہونے والے تھے ایک بزنس ٹور کے سلسلے میں شاید ان کے واپس آنے تک عالم کا یہ درد کم ہو جائے گا جو آج ان کے لفظوں نے اسے دیا تھا

ooooo

کیا مجھے فون کرنا چاہئے۔۔۔؟
نہیں میں فون نہیں کروں گی پتہ نہیں وہ کیا مطلب نکالیں وہ پریشانی سے تین چار بار فون اٹھا کر
واپس رکھ چکی تھی

لیکن پھر جب دل کی بے چینی حد سے سوار ہو جاتی تو ایک بار پھر سے ہاتھ اپنے آپ فون کی جانب
بھرنے لگتے

اس نے بہت ہمت کر کے اپنے موبائل پر نمبر ڈائل کیا اس نمبر سے نہ جانے وہ کتنی بار اسے فون
کر چکا تھا اسے بس اتنا ہی یاد تھا جب اس نے پہلی بار اس نمبر سے تراب کی کال وصول کی تھی اس
نے فون بند کر دیا تھا۔

پھر اس کے بعد تراب نے بہت بار اسے اس نمبر سے فون کرنے کی کوشش کی لیکن سنیما نے
کبھی بھی فون نہ اٹھایا۔

اور آج وہ خود اسے فون کرنے جا رہی تھی اس کا دل بہت گھبرا ہوا تھا موبائل پر موجود وہ نازک سے ہاتھ بے تحاشا کانپ کر رہے تھے

نہیں میں فون نہیں کروں گی نہ جانے وہ کیا مطلب نکالے مجھے فون نہیں کرنا چاہیے وہ فون دوبارہ بیڈ پر رکھتی اپنے فیصلے پر قائم رہی

لیکن کب تک اسے اس مسئلے کا حل چاہیے تھا اور حل تب ہی نکل سکتا تھا جب وہ تراب سے بات کرتی

وہ یوں ہی پیپر زپر سائن نہیں کر سکتی تھی وہ جانتی تھی کہ یہ سب بہت مشکل ہے اور زندگی بھی آگے جا کر بے حد مشکل ہو جائے گی

اس مسئلے کا ایک ہی حل تھا کہ وہ تراب سے اس بارے میں بات کرے وہ خاندانوں کی دشمنی کی وجہ نہیں بننا چاہتی تھی

دوسری طرف اس کا دل اس سے بغاوت کرنے لگا تھا تراب کو اپنی سوچوں سے دور کرنے کے باوجود بھی وہ اس کی سوچوں سے نکلا نہیں تھا

وہ اس کے لئے بے حد مشکل امتحان ثابت ہو رہا تھا اس کی چادر اب بھی اس کے پاس پڑی تھی۔ اس نے ہمت کر کے فون اٹھایا اس یقین کے ساتھ کہ اس بار وہ ہمت ہار کر فون دوبارہ نہیں رکھے گی

اس نے تراب کا نمبر ملاتے ہوئے ہمت کر کے فون اپنے کان کے ساتھ لگایا

○○○○

وہ عالم کو لے کر بے حد پریشان تھا عالم اسے قسم دے کر گیا تھا کہ میرے پیچھے مت آنا میری غیر موجودگی میں تم گھر پر ہی رہو گے

اگر میری بات تمہارے لئے اہمیت رکھتی ہے تو بس تم وہی کرو گے جو میں تمہیں کرنے کے لیے کہوں گا عالم کی بات کا مان رکھتے ہوئے وہ بہت مشکل سے صبر سے اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا

جب اس کا فون بجنے لگا اس نے بے حد بے زاری سے اپنا فون اٹھا کر نمبر دیکھا اسے تو جیسے یقین ہی نہ آیا اس نے حیرانگی سے دو تین بار نمبر دوسرا ڈالا لیکن وہ غلط نہیں تھا اس کی شہزادی خود اسے فون کر رہی تھی

اس نے جلدی سے فون اٹھایا کہ کہیں فون کٹ ہی نہ جائے ہیلو شہزادی کیا تم بات کر رہی ہو مجھ سے اس کے لہجے کی بے یقینی سنہانے نوٹ کر لی تھی اس کی ہتھیلیوں میں پسینہ آنے لگا۔

ج۔۔۔ جی۔۔۔ وہ بس اتنا ہی بول پائی تراب کی تو جیسے خوشی کی کوئی انتہا ہی نہ رہی

مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم نے مجھے فون کیا ہے اپنے لبوں سے میرا نام لو مجھے یقین دلاؤ کہ وہ تم ہی ہو وہ آہستہ سے آنکھیں بند کرتا بیڈ پر بیٹھ گیا جیسے اسے محسوس کر رہا ہو بند آنکھوں سے اس کا حسین چہرہ دیکھ رہا ہو

میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں اس نے بڑی مشکل سے یہ الفاظ ادا کیے تراب نے اپنی آنکھیں کھولیں

قربان شہزادی خادم حاضر۔۔۔ کہاں آؤں۔۔۔؟ میں آدھے گھنٹے میں حویلی میں ملتا ہوں تم سے وہ فیصلہ کرتے ہوئے بولا

نہیں بالکل بھی نہیں وہ پوری طرح سے گھبرا گئی اس کے انداز نے تراب کو مسکرا نے پر مجبور کر دیا

تمہارے کمرے میں آ جاؤں۔۔؟ وہ جیسے سے اجازت مانگ رہا تھا
نہیں پلیز نہیں۔۔۔ وہ بری طرح سے گھبرا رہی تھی

اچھا اچھا شہزادی گھبراؤ مت ہم باغ میں ملتے ہیں تم باغ میں آؤ میں وہاں پہنچتا ہوں اس نے کچھ سوچتے ہوئے فیصلہ کیا

نہیں میں وہاں نہیں آ سکتی مجھے حویلی میں کوئی بھی اکیلے اس جانب جانے کی اجازت نہیں دے گا
اور لالی کو میں اپنے ساتھ لے کر نہیں جاسکتی میں گھر میں کسی کو بھی اس بارے میں نہیں بتانا
چاہتی

مجھے بس آپ سے مل کر آپ سے کچھ باتیں کرنی ہے وہ سمجھاتے ہوئے بولی
تو پھر بتاؤ کہاں ملنا ہے تم سے میں حاضر ہو جاؤں گا وہ پرسکون لہجے میں بولا اس کے لئے تو شہزادی
کا اشارہ ہی کافی تھا وہ ساری دنیا ایک طرف چھوڑ کر آ جاتا

میں تین دن کے بعد یونیورسٹی جارہی ہوں وہی پرملوں گی آپ سے وہ فیصلہ کرتے ہوئے بولی
تین دن میں مر گیا تو۔۔؟ تھوڑا سا تورحم کرواپنے عاشق پر حسینہ اتنی بھی ظالم نہیں ہوتی شہزادی
وہ جیسے اسے سمجھا رہا تھا

اس کے اس طرح سے کہنے پر سنیہا کے دل میں ہلچل سی پیدا ہوئی
اللہ کا واسطہ ہے میرے سامنے یہ مرنے مارنے کی بات نہ کیا کریں اس کے لہجے میں عجیب سی بے
قراری تھی جیسے محسوس کر کے تراب کو سکون ملا

میں تین دن کے بعد یونیورسٹی میں آپ سے ملوں گی آپ پلیر وہاں آجائے گا وہ منت بھرے
لہجے میں بولی
تم حکم کرو شہزادی تمہاری یونیورسٹی میں تو کیا میں بارات لے کر تمہاری حویلی کے باہر آکر
رکووں گا وہ بے حد دلکشی سے بولا

جبکہ اس کی باتوں سے گھبرا کر سنیہا نے بنا کچھ کہے فون کاٹ دیا تراب نے غصے سے فون کو دیکھا
تھا

پوری طرح آواز تو سننے دیتی شہزادی کیوں تڑپاتی ہوا اپنے عاشق کو وہ فون کو اپنے لبوں سے چومتا
واپس بیڈ پر ڈھیر ہو گیا۔

○○○○○

یہ ایک بالکل ویران جگہ تھی۔

اس وقت یہاں سوائے اندھیرے کے اور کچھ نہیں تھا عالم کو بہت دور فاصلے پر ایک لائٹ جلتی
نظر آئی تو وہ اسی کی طرف بڑھنے لگا

وہ جلد ہی وہاں پہنچ گیا تھا وہ شخص دوسری طرف پیٹھ کیے کسی سے فون پر بات کر رہا تھا

آو عالم سلطان شاہ آو بہت انتظار کروایا تم نے لگتا ہے تمہیں روحان کی جان پیاری نہیں ہے وہ اسی
طرف منہ کیے بولا تو عالم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی

معارض اصغر انسان کو ایسے کام کرنے ہی نہیں چاہیے جس کے لیے اسے منہ چھپانا پڑے وہ اس کا
نام لیتے ہوئے کوئی اعلان کر رہا تھا کہ وہ اسے جانتا ہے اس نے حیران ہو کر کہا اس کی جانب چہرہ
پھیرا

تو تم مجھے جانتے ہو۔۔۔ جو پہلے حیران تھا اب بے فکر ہو کر پوچھنے لگا
نہیں معارج اصغر میں تمہیں نہیں جانتا تم میں ایسا کچھ ہے ہی نہیں جو تمہیں جانا جائے۔ تم ایک
ناکام اور ایک دھوکے باز شخص ہو تو میں دوستی نبھانی نہیں آئی تمہیں رشتے نبھانے نہیں آئے

تم مطلب میں گرے صرف اپنی ذات سے محبت کرنے والے شخص ہو۔ تم سوائے خود کے اور
کسی سے محبت نہیں ہوئی اس چیز نے تمہیں صرف نقصان ہی پہنچایا ہے

تمہاری بیوی نے تم سے طلاق لے لی لیکن اپنی گندی فطرت تم نے پھر بھی نہ چھوڑی
تم وہی ہونا جس نے پاکیزہ صفدر شاہ کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی تھی اسے گھر میں اکیلے پا
کر۔

اور جب تم اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے تو تم نے واصف شاہ کے سامنے ایسے حالات پیدا
کر دیئے کہ انہیں صرف پاکیزہ ہی غلط لگے۔

پاکیزہ کو طلاق ہو گئی وہ برباد ہو گئی لیکن صفدر شاہ نے اپنی بہن سے جڑے تمہارے رشتے ختم کر
ڈالا تمہیں تین سال کی جیل ہو گئی اپنے گندے کاموں کی وجہ سے تم تین سال جیل میں سڑتے
رہے لیکن عقل تو میں پھر بھی نہ آئی

یہاں تک کہ تم اس قدر مطلبی شخص ہو کہ تم نے اپنی بیٹی تک کو استعمال کیا۔ تم نے اپنی بیٹی کو کسی خوراک کی طرح روحان کے آگے ڈال کر اپنا مقصد پورا کرنا چاہتا تھا

یہ سب کچھ جانتا ہوں میں لیکن تمہارا مقصد صرف ہمیں برباد کرنا ہے اپنی سو کو لڈانا کا انتقام لینا ہے لیکن تم روحان کا قتل کیوں کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔؟ میں یہاں اس سوال کا جواب لینے آیا ہوں۔

اب تم میرا وقت برباد مت کرو وہ اسے دیکھتے ہوئے گھڑی کی جانب دیکھنے لگا۔
تم بہت سمجھدار ہو عالم بالکل ٹھیک کہا تم نے میں تم لوگوں سے صرف اور صرف اپنے ساتھ ہوئے زیادتیوں کا بدلہ لینا چاہتا ہوں

زیادتیاں عالم نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔ زیادتی معصوم کے ساتھ ہوتی ہے معارج ظالم کے ساتھ نہیں۔ تمہارے ساتھ کون سی زیادتیاں ہوئی ہیں ذرا روشنی ڈالو گے وہ حیرت میں گرا اسے دیکھ رہا تھا پاگل انسان کس چیز کو بنیاد بنا کر یہ سب کچھ کر رہا تھا

کیا یہ میرے ساتھ ظلم نہیں کہ مجھ سے میری بیوی چھین لی گئی مجھے زبردستی طلاق دینے پر مجبور کیا گیا۔ میری بیوی ماں بننے والی تھی وہ میرے دوسرے بچے کو جنم دینے والی تھی۔ صرف اور صرف واصف شاہ اور صفدر شاہ کی وجہ سے ہوا تھا یہ سب کچھ

واصف شاہ نے پاکیزہ کو طلاق دی تو صفدر نے اس سے نکاح کر کے میری بیوی کو مجھ سے زبردستی طلاق دلوائی

واصف شاہ میرا بہت اچھا دوست تھا وہ مجھ پر بہت اعتبار کرتا تھا وہ اکثر مجھے اپنے گھر لے کر جایا کرتا تھا پاکیزہ کو دیکھتے ہی میری نیت خراب ہو گئی۔

مجھے بس کسی بھی حال میں پاکیزہ چاہیے تھی۔ مجھے پتا چلا کہ پاکیزہ حویلی کی روایات سے تنگ آ کر اپنا گھر شہر میں لے چکی ہے جس میں واصف کا آنا جانا بہت کم ہے

واصف کی بھابی نر جس اکثر ہی اس کے کان پاکیزہ کے خلاف بھرتی رہتی کہ پاکیزہ آزاد ماحول کی عادی ہے اس لیے اسے حویلی کی رسم و رواج پسند نہیں آئے نر جس یہ سب کچھ اپنی بھڑاس نکالنے کے لئے کرتی تھی لیکن مجھے اس سے بہت فائدہ ہو گیا

واصف اپنی پرسنل پر و بلم مجھ سے شیئر کرنے لگا وہ کہتا تھا کہ وہ چاہتا ہے کہ اس کی بیوی اور بچے اس کے خاندان کے ساتھ مل جل کر رہے وہ اپنے باپ کو چھوڑ نہیں سکتا۔

لیکن پاکیزہ اس چیز کے لیے تیار نہیں ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ میں پاکیزہ کو سمجھانے جاتا ہوں تو پہلے تو اس نے منع کر دیا لیکن میرے بار بار کہنے پر اس نے مجھے اجازت دے دی

اس رات واصف نے مجھے اور میری بیوی کو رات نوبت کے قریب اپنے گھر آنے کے وقت پر بلایا تھا

میں نے اپنی بیوی کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا اور نوبت کے بجائے میں ساڑھے چھ بجے ہیں وہاں چلا گیا لیکن میری خراب قسمت اس دن صفدر شاہ نے مجھے دیکھ لیا پہلے اس نے مجھے شہر میں آنے کی وجہ پوچھی تو میں نے اسے سچ بتا دیا کہ میرے دوست کی پرسنل پر ا بلم چل رہی ہے میں اس کی بیوی کو سمجھانے آیا ہوں

صفدر نے مجھ سے کہا کہ کوئی مسئلہ ہو تو مجھ سے شیئر کر سکتے ہو ان دنوں طلاق کے کیس زیادہ ہی حل کر رہا تھا۔

اس سے بات کر کے میں ہوٹل سے باہر نکلا تو میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ میں اپنے سگریٹ وہی ہوٹل کی چائے ٹیبل پر چھوڑ آؤں گا اس وقت پاکیزہ کو گھر میں اکیلے سوچ کر میرے دماغ پر شیطان سوار ہو چکا تھا

لیکن صفدر جانتا تھا کہ میں سگریٹ کا کس حد تک نشائی ہوں یہی وجہ تھی کہ وہ میرے پیچھے سگریٹ دینے آگیا اور اس نے سب کچھ دیکھ لیا۔

میں اپنا مقصد پورا نہیں کر سکا اثرات صفدر شاہ نے مجھے بہت مارا۔ لیکن واصف کے سامنے میں نے ساری کہانی بدل ڈالی۔ میں نے کہانی کا دوسرا حصہ اس کے سامنے پیش کر دیا وہ پہلے ہی بھرا ہوا تھا وہ صفدر سے وہ بچپن سے نفرت کرتا تھا جو رشتے میں اس کے چچا کا بیٹا تھا

میں سارا الزام صفدر پر ڈال کر وہاں سے غائب ہو گیا اور واصف نے اپنی بیوی کو طلاق دے ڈالی شاید یہ سب کچھ اس نے صفدر کی نفرت میں کیا تھا یا پاکیزہ پر اسے یقین نہیں تھا یا اس کے خاندان نے اس کے دماغ میں ایک تنہا عورت کے خلاف اتنا زہر بھر دیا تھا وہ اس پر یقین ہی نہ کر سکا۔

لیکن اس نے اپنا گھر خود ہی برباد کر لیا تھا جس کے بعد اسے بہت نقصان اٹھانا پڑا وقتی تو وہ پاکیزہ کو طلاق دے کر اس سے الگ ہو گیا تھا لیکن بعد میں سوائے کچھتاوے اور کچھ نہ ملا

صفدر نے پاکیزہ کو خاموش نہ بیٹھنے دیا پاکیزہ نے مجھ پر کیس کر دیا جس کی وجہ سے مجھے تین سال جیل کی سزا ہو گی

میری طلاق ہو گی میرے دوست کو پتہ چل گئی ساری حقیقت اس نے میرا ساتھ چھوڑ دیا میں برباد ہو گیا میری بیوی کو کینسر تھا اور اس بارے میں میں کچھ نہیں جانتا تھا میرا دوسرا بچہ ضائع ہو گیا۔

لیکن بیوی کے مرنے کا مجھے یہ فائدہ ہو گیا تین سال کے بعد اپنی بیٹی کی کسٹڈی مجھے بہت آسانی سے مل گئی۔

مجھے پاکیزہ صفدر اور اس کے بچوں سے نفرت تھی وہ ان کو پھنسانا میرا فیصلہ تھا لیکن اسے جان سے مارنا ہر گز نہیں اسے جان سے مارنے والا تمہارا بے حد عزیز رشتہ دار ہے اور ایک اور بات بتاؤں میں صرف روحان کو نہیں بلکہ تمہیں بھی جان سے مار دینا چاہتا ہے

ایسا لگا جھٹکا کہو تو نام بھی بتاؤں یا تم نے اندازہ لگا لیا وہ ہنستے ہوئے بولا
اور ساتھ ہی پیچھے کی جانب اشارہ کیا عالم نے فون پیچھے مڑ کر دیکھا تھا یقین کرنا مشکل تھا لیکن اتنا
بھی نہیں۔

جانتے ہو معارج میں نے زندگی میں صرف ایک شخص کو مخلص دیکھا ہے صفر شاہ کو میں نے اس
جیسا انسان نہیں دیکھا جو اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لیے جیتا ہے وہ شخص میں سچ میں میرا
آئیڈیل ہے

اور مجھے افسوس ہے کہ یہ شخص میرا خونی رشتہ ہے وہ سامنے مجبور شخص کو دیکھتے ہوئے بولا نہ
جانے کیوں اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔

جب اچانک کی پولیس تیزی سے بھاگتی ہوئی اس جگہ میں داخل ہوئیں
عالم سلطان شاہ یہ تم نے اچھا نہیں کیا تم نے ہمیں دھوکا دیا اس کی سزا تو تمہیں ملے گی

وہ چلاتے ہوئے اپنی بندوقیں اس پر تان چکا تھا اس سے پہلے کہ وہ گولی چلاتا پولیس کے ہاتھ پر گولی
مار تھی بندوق کپڑے پھیل چکی تھی عالم مسکرا کر پلٹا ہی تھا جب ایک گولی اس کے سینے کے آر پار
ہو گئیں

یقین کرنا پھر سے ناممکن ہو گیا خونی رشتے اتنے بھی گر سکتے ہیں
وہ بھی ایک جھٹکے سے ہی نہ سنبھلا تھا جب دوسری گولی اس کے بازو کو چیرتے ہوئے اسے
لہو لہان کر گئی وہ شخص پستول پھینک تھا وہاں سے بھاگنے لگا تھا پولیس اس کے پیچھے بھاگنے لگیں

جبکہ معارج کو گرفتار کر لیا گیا تھا پولیس کے نمائندے اس کے آگے پیچھے جمع ہونے لگے تھے

روح۔۔۔ روحان۔۔ تکلیف سے الفاظ اس کے منہ سے ٹوٹ ٹوٹ کر نکل رہے تھے
سر روحان بے ہوشی کی حالت میں انہیں کمرے میں سے ایک کمرے سے ملا ہے ایمو لیس بلاؤ
انسپیکٹر اسکی پریشانی دور کرتے ہوئے کانسیبل کو حکم دینے لگا۔

جبکہ عالم کی آنکھیں اب آہستہ آہستہ بند ہونے لگی تھیں۔ بچپن کی یادیں اس کی آنکھوں میں پھر
سے جینے لگی تھیں وہ شخص اسے کندھوں پر اٹھا کر گھومتا تھا۔

اس نے سے بندوق چلانا سکھائی تھی۔ وہاں سے شیر اور اور بھیڑیے کی کہانی سناتا تھا جس میں وہ
کہتا تھا کہ بھیڑیا اپنوں میں ہی چھپا ہوتا ہے اور آج اسے اس بات پر یقین ہو گیا تھا

○○○○

شاہ حویلی میں ہنگامہ مچ چکا تھا عالم سلطان شاہ کو گولیاں لگی تھیں وہ اس وقت ہسپتال میں ایڈمٹ تھا

ہر بڑے نیوز چینل پر یہی خبر چل رہی تھی شاہ حویلی کے ساتھ ساتھ یہ خبر بڑی حویلی تک پہنچ چکی تھی

جس جگہ یہ واقعہ پیش آیا تھا تفصیلات کے مطابق وہاں عالم سلطان شاہ اپنے چھوٹے بھائی روحان شاہ کو بچانے گیا تھا۔

روحان کی حالت اب خطرے سے باہر تھی۔ اسے بے ہوشی کی اوور ڈوز لگادی گئی تھی لیکن وقت رہتے اس کا علاج ہو گیا۔ جس کی وجہ سے اب وہ بالکل ٹھیک اس وقت ہسپتال میں ہی داخل تھا

جبکہ عالم سلطان شاہ کی جان خطرے میں تھی ڈاکٹر کے مطابق اس کا خون بہت زیادہ مقدار میں ضائع ہو چکا تھا۔

یہ خبر آگ کی طرح پھیلتی جا رہی تھی۔ شاہ حویلی میں تو جیسے قہر مچا ہوا تھا ہر کوئی ہسپتال جانا چاہتا تھا۔ دانیل کو تو جب سے عالم کی حالت کا پتہ چلا تھا اسے بالکل چپ لگ گئی تھی وہ کسی سے کچھ نہیں کہہ رہی تھی سوائے اپنے رب کے۔ کیونکہ وہ جانتی تھی اس مشکل وقت میں اس کی اور کوئی نہیں سنے گا سوائے اس پاک ذات کے جو انسان کے شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

اپنے اکلوتے بیٹے کی حالت جان کر نسرین بیگم بے ہوش ہو چکی تھی انہیں اب تک ہوش نہیں آیا تھا۔ جبکہ سلطان شاہ جھکے کندھوں کے ساتھ کبھی ہسپتال تو کبھی گھر کے چکر لگا رہے تھے۔

واصف شاہ ان کا ساتھ دینے کی پوری کوشش کر رہے تھے جبکہ حیدر شاہ آج شام ہی امریکا کے لیے روانہ ہو چکے تھے

تراب ہسپتال میں تھا وہ تو آپریشن کے دوران بھی اس کمرے کے باہر سے ایک سیکنڈ بھی نہ ہلا

گولیاں نکال دی گئی تھی لیکن عالم کو ہوش نہیں آ رہا تھا ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ اگر 24 گھنٹے میں ہوش نہ آیا تو عالم کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے سب لوگ پریشان تھے کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یوں اچانک اتنا بڑا حادثہ ہو جائے گا۔

oooo

دادا جان کا بی پی ایک بار پھر سے خطرناک حد تک ہائی ہو چکا تھا۔ عالم کی ٹینشن نے انہیں بے حد بیمار کر دیا تھا وہ کچھ ہی گھنٹوں میں بہت زیادہ بوڑھے لگنے لگے تھے

عالم کو ہوش نہیں آ رہا تھا 24 گھنٹے مکمل ہونے میں صرف تین گھنٹے باقی تھے۔ تراب نے فون کر کے بتایا تھا کہ ڈاکٹر زنا میدی کا اظہار کر رہے ہیں۔

نسرین بیگم کو ہوش آیا تو ان کا کلیجہ اپنے بیٹے کے لیے تڑپ اٹھا ان کی ضد پر وہ انہیں ہسپتال لے آئے

ڈاکٹر زکا کہنا تھا کہ اب آپ لوگ صرف دعا ہی کریں ہم لوگ اپنا کام کر چکے ہیں اب

انشاء اللہ اللہ اپنا کام کرے گا سلطان شاہ اور نسرین بیگم نہ جانے کتنی دیر عالم کے قریب بیٹھ کر اسے بلاتے رہے کہ شاید ان کی پکار پر وہ بول اٹھے جیسے ہمیشہ وہ ان کی ایک پکار پر حاضر ہو جاتا تھا

لیکن اب وہ خاموش تھا کسی کی پکار پر نہیں واپس آ رہا تھا نسرین بیگم نے رو رو کر اپنا حال خراب کر رکھا تھا

جبکہ سلطان شاہ کے لیے تو اپنے بیٹے کو اس طرح سے دیکھنا بھی مشکل تھا۔ واصف شاہ جتنا ہو سکے انہیں حوصلہ دینے کی کوشش کر رہے تھے لیکن وہ سمجھتے تھے کہ یہ تکلیف بہت بڑی ہے

جوان بیٹے کو کھودینے کی سوچ ہی اندر تک ہلا کر رکھ دیتی تھی۔

دادا جان بھی ہسپتال آگئے تھے ان سب نے منع کر رکھا تھا لیکن اپنے لاڈلے پوتے کی خاطر وہ کسی کی بھی بات کو کھاتے میں نہ لائے

انہیں صرف اور صرف اپنے پوتے سے ملنا تھا انہیں کسی سے کوئی مطلب نہیں تھا عالم کے پاس تھوڑی دیر بیٹھے اور اسے پکارنے کی کوشش کرتے رہے وہ اسے جگانا چاہتے تھے لیکن کوئی پکار اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور نہیں کر رہی تھی

ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ گولی دل سے چند انچ کے فاصلے پر لگی ہے اگر ایک انچ بھی مزید دل کے قریب لگتی تو بچا نابہ حد مشکل ہو جاتا

لیکن یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ عالم کی جان خطرے سے باہر ہے کیونکہ اسے سانس لینے میں تکلیف ہو رہی تھی۔ اس کا اندرونی سسٹم آہستہ آہستہ جام ہو رہا تھا۔

اسے ہوش میں لانا بے حد ضروری تھا ورنہ حالت مزید خراب ہو سکتی تھی۔ اسے زندگی کی طرف واپس بلانے کی کوشش کی جائے۔ ورنہ جلد ہی وہ ان سب کو الوداع کہہ کر ہمیشہ کے لئے ان سے دور ہو جائے گا

اگر وہ لوگ اسے زندہ دیکھنا چاہتے ہیں تو اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کرنا ہو گا کچھ ایسا کرنا ہو گا کہ وہ واپس زندگی کی طرف لوٹ آئے

وہ اپنی موت سے لڑنے میں کامیاب ہو جائے رفتہ رفتہ مشینی سسٹم کی لائن سیدھی ہوتی جا رہی تھی وہ موت کے بہت قریب جا رہا تھا۔

کسی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کیا جائے جب تراب کو یاد آیا کہ عالم نے اس سے بتایا تھا کہ نین اس سے پھر سے ناراض ہو گئی ہے

تراب نے ہمیشہ عالم کے لب ولہجہ میں جس کے لئے سب سے زیادہ محبت محسوس کی تھی وہ اس کی نین ہی تھی

وہ اچانک اٹھ کھڑا ہوا تو دادا جان اسے دیکھنے لگے جب کہ نسرین بیگم بنا پلکیں جھپکائے عالم کو دیکھ رہی تھیں معلوم تھا تو صرف اتنا کہ اگر عالم کی سانسیں رک گئی تو ان کی سانسیں بھی رک جائیں گے

میں دانین کو لینے جا رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ عالم کو زندگی کی طرف کھینچ لائے گی۔ وہ اس کے اندر جینے کی خواہش پیدا کرے گی وہ ایسے ہمت دے کی موت سے لڑنے کی مجھے یقین ہے دانین ایسا کر سکتی ہے

ہاں تم دانین کو لے آؤ وہ میرے بیٹے کو واپس لے آئے گی یہ بہت پیار کرتا ہے اس سے مجھے یقین ہے وہ پکارے گی تو عالم ضرور آٹھے گا نسرین بیگم نے امید سے اس کی طرف دیکھا وہ صرف سر ہلاتا جلدی سے وہاں سے باہر نکل گیا تھا۔

○○○○○

یہ سب کچھ کس نے اور کیوں کیا تھا اسے بالکل پتہ نہیں تھا اسے بس عالم واپس چاہیے تھا

اس کے پاس یہ ایک واحد رشتہ تھا جیسے وہ بے پناہ محبت کرتا تھا یہ حقیقت تھی کہ اس نے کبھی اپنے باپ سے محبت نہیں کی تھی

بلکہ حیدر شاہ کو تو اپنی نفرت کے بھی قابل نہیں سمجھتا تھا لیکن عالم وہ واحد انسان تھا جس سے وہ بے پناہ محبت کرتا تھا وہ اس سے کتنی محبت کرتا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا

ہاں بس اتنا جانتا تھا کہ سنیہا کے علاوہ اگر وہ کسی کے لیے اپنی جان دے سکتا ہے تو وہ عالم تھا جو اس کے ہر صحیح غلط میں اس کا ساتھ دیتا رہا

عالم صرف اس کا تایا زاد ہی نہیں۔ بلکہ دوست بھی تھا بھائی بھی تھا استاد بھی تھا وہ اس کے لیے اس کا سب کچھ تھا۔

اور وہ اپنا سب کچھ کھو نہیں سکتا تھا اسے عالم چاہیے تھا کسی بھی حال میں اور اس کا یقین کہتا تھا کہ عالم نے دانیل سے بھر کر کسی سے محبت نہیں کی وہی اس کے جینے کی واحد وجہ تھی

اسے یقین تھا وہ اپنی دانیں کو دنیا کے سہارے ہر گز نہیں چھوڑے گا۔ اس کے پکارنے پر وہ لوٹ آئے گا۔ ہاں اگر دانیں پکارے گی تو لوٹ آئے گا وہ اپنی محبت کی آواز پر موت کے منہ سے بھی لوٹ آئے گا۔

اسے آنا ہو گا کسی بھی حال میں۔ وہ تیزی سے گاڑی دوڑاتا گاؤں کی حدود سے ابھی بے حد دور تھا اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے عالم کو کھودینے کا خیال بھی اس کی جان لے رہا تھا

اس نے دانیں کو فون کیا

دانیں جائے نماز پر بیٹھی مسلسل عالم کی زندگی کی دعائیں مانگ رہی تھی۔ سب لوگ باری باری عالم کو دیکھنے کے لیے جارہے تھے لیکن اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ عالم کے زخمی وجود کو اپنی آنکھوں سے دیکھ پاتی

اسی لیے سب سے چھپ کر کمرے میں اکیلی بیٹھی رو رہی تھی۔ اندر ایک عجیب سا خوف بھرا ہوا تھا

اسے ہمیشہ سے لگتا تھا کہ وہ جس سے بھی محبت کرتی ہے وہ اس سے دور ہو جاتا ہے اور آج اسے یہ بات سچ لگ رہی تھی۔ اس کے ماں باپ اس سے دور چلے گئے اور آج اس کا شوہر بھی اس سے دور جا رہا تھا

یہ سوچ آتے ہی وہ ایک بار پھر سے شدت سے دعا مانگنے لگتی اس کے پاس سوائے دعا مانگنے کے اور کوئی چارہ نہ تھا فون پر ادا تراب کا نمبر دیکھا اس نے فوراً کال ریسیو کر لی تھی

اداوہ کیسے ہیں پلیز مجھے بتائیں وہ بے چینی سے پوچھنے لگی

میں تمہیں لینے آ رہا ہوں نا نین عالم کو تمہاری ضرورت ہے وہ ڈاکٹر کہہ رہا ہے کہ عالم کو بچانے کے لئے ہمیں کوشش کرنی ہوگی

وہ اپنے زخموں سے لڑ نہیں پارہا وہ موت کے بہت قریب جا چکا ہے ہمیں اسے واپس لانے کے لئے اسے کوئی امید دینی ہوگی اور میں تمہیں لینے آ رہا ہوں میں جانتا ہوں تم پکارو گی تو وہ لوٹ آئے گا

وہ تم سے بے حد محبت کرتا ہے تمہارے لئے کچھ بھی کر جائے گا وہ موت سے بھی لڑے گا تم تیار ہو جاؤ میں تمہیں ابھی لینے آ رہا ہوں

اس کے یقین پر وہ انکار بھی نہ کر سکیں وہ اسے یہ بھی نہ بتا سکیں کہ عالم کا زخموں سے چور بدن دیکھنا اس نازک سی لڑکی کے لیے بے حد مشکل ہے

بس اس کے یقین پر وہ فوراً ہی اپنی چادر نکالتی نیچے ہال میں آگئی۔ جہاں باہر انعم بیٹھی اپنی ماں کے ساتھ روئے جا رہی تھیں جبکہ صنم کا بھی حال کچھ ایسا ہی تھا

اب کیوں نکلی ہو کمرے سے باہر وہی بیٹھی رہو کرتی رہو بد دعائیں اب تو تمہیں مل گیا ہو گا سکون۔۔ یہی چاہتی تھی نہ تم کہ تمہارے ساتھ جو کچھ ہو اس کی سزا اللہ ہمیں دے

اسی لئے ہم سب کو معاف کر دیا تم نے اور ہمارا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا اب تو سکون مل گیا ہو گا نا۔۔ بد دعائیں دیتی رہی ہو نہ مبارک ہو تمہاری بد دعا لگ گئی ہے مر رہا ہے وہ۔ صنم بے حد غصے سے اس کے قریب آتی اسے جھنجھوڑ چکی تھی

ہوش میں آئے صنم میں بلا بدعائیں کیوں دوں گی وہ میرا شوہر ہے آپ کو کیا لگتا ہے میں اپنے شوہر کو موت کی بددعا دوں گی۔

میں منافق نہیں ہوں میں سب کو معاف کر چکی ہوں۔ میں جو آپ لوگوں کے سامنے ہوں اللہ کے سامنے بھی وہی ہوں۔ اور وہ اللہ ہے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرنے والا کسی کی سازش اس کے سامنے نہیں چلتی۔

میں اپنے شوہر کو موت کی بددعا دے کر خود بیوہ ہونے کی خواہش کروں گی۔۔۔؟ وہ اسے دیکھتے ہوئے اس سے سوال کر رہی تھی یا شاید اس کی چھوٹی سوچ پر حیران ہو رہی تھی۔

وہ گھر سے نکلتی باہر لان میں کھڑے ہو کر تراب کا انتظار کرنے لگی آنسو روانی سے اس کی آنکھوں سے بہتے چلے جا رہے تھے۔

○○○○○

شیر پاکیزہ کو لے کر ہسپتال آیا تھا۔ کسی نے کوئی اعتراض نہیں اٹھایا تھا انہیں روحان کے کمرے میں بھیج دیا گیا روحان دوائیوں کے زہرا اثر گہری نیند میں تھا

پاکیزہ بیگم اس کے پاس بیٹھی کتنی دیر اس کا چہرہ دیکھتی رہی ان کا بیٹا زندہ تھا یہ احساس ہی انہیں جیسے ایک نئی زندگی دے گیا تھا لیکن عالم کی حالت نے انہیں بے حد پریشان کر دیا تھا

بے شک آج عالم جس حال میں تھا ان کے بیٹے کی وجہ سے تھا ان کے بیٹے کو بچاتے ہوئے عالم خود موت کے منہ میں چلا گیا تھا

کاش وہ اس کے لیے کچھ کر پاتی لیکن اس معاملے میں وہ بے بس تھی صرف اسے دعائیں ہی دے سکتی تھیں۔

وہ اس کے پاس بیٹھی تھیں جبکہ شیر عالم کی خیر خیریت جاننے کے لئے چلا گیا۔ عالم کو پہلے ہی یقین تھا کہ یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے اس میں کہیں نہ کہیں کوئی اپنا ہی شامل ہے لیکن کون یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا

عالم نے یقیناً اس شخص کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو گا یقیناً اسے پہچانتا ہو گا۔ وہ بھی جاننا چاہتا تھا کہ وہ شخص کون ہے لیکن جب تک عالم کو ہوش نہ آ جائے یہ جاننا تقریباً ناممکن تھا

عالم کی کمرے سے ہو کر وہ پاکیزہ کے پاس واپس آیا

چلیں چاچی گھر چلتے ہیں بہت وقت ہو گیا ہے۔ ہسپتال میں اتنی دیر رکنے کی اجازت نہیں ہے وہ پاکیزہ بیگم کے پاس آتے ہوئے بولا

شیر میں تھوڑی دیر یہی رہنا چاہتی ہوں روحان کے پاس ان کی آنکھوں میں نمی اترنے لگی

چاچی ایسا ممکن نہیں ہے یہ ہسپتال کے اصولوں کے خلاف ہے میں وعدہ کرتا ہوں میں آپ کو کل پھر لے آؤں گا لیکن ابھی یہاں سے چلانا ہو گا اور ویسے بھی روحان کو ابھی ہوش نہیں آئے گا

ڈاکٹر زکا کہنا ہے کہ ایسی نیند کے انجکشن لگائے گئے ہیں اور آٹھ گھنٹے سے پہلے اسے بالکل ہوش نہیں آنے والا آپ کی طبیعت پہلے ہی سہی نہیں ہے بہتر ہے کہ ہم گھر واپس چلتے ہیں

آپ جب حکم کریں گی میں آپ کو یہاں لے آؤں گا وہ انہیں دیکھ کر سمجھانے لگا پاکیزہ بیگم نے ایک نظر روحان کے چہرے کو دیکھا اور پھر ہاں میں سر ہلاتی اس کے سہارے آہستہ آہستہ چلتی باہر نکلیں

وہ اسے لے آیا تھا۔ وہ ایک سیکنڈ بھی رکا نہیں تھا گھر کے باہر ہی اس نے گاڑی کا ہارن بچایا تو وہ فوراً باہر نکل آئی وہ وہاں سے ہی اسے لے کر واپس پلٹ آیا تھا۔

وہ سارے راستے میں مسلسل روتی رہی تھی جبکہ تراب اپنے آنسو پر کنٹرول کرتا رہا۔ اور اسے سمجھاتا رہا کہ عالم کو کچھ نہیں ہوگا۔

سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے سمجھا رہا تھا یا آپ نے آپ کو یقین دلایا تھا۔

تراب نے اسے عالم کے کمرے کے اندر بلایا تو جیسے اس کے پیر من من بھاری ہو گئے وہ خود میں عالم کو دیکھنے کا حوصلہ نہیں پا رہی تھی

کمرے کے اندر سب لوگ موجود تھے سب لوگ اسے امید بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے سب کو یقین ہو کہ وہ عالم کو واپس لے آئے گی۔

اسے دیکھتے ہی نسرین بیگم نے اپنی کرسی چھوڑ دی وہ بے حد مشکل سے پیراٹھاتی آہستہ آہستہ بیڈ کی جانب بڑھ رہی تھی۔

نسرین بیگم اسے دیکھتے ہوئے عالم کو دیکھنے لگی جیسے کہہ رہی ہوں کہ آپ صرف تمہارا ہی سہارا ہے۔ تم کوشش کرو تو اسے بچا لو گی۔

وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اس کرسی پر جا بیٹھی وہ عالم کے بے حد قریب تھی اس کا سینا زخموں سے بھرا ہوا تھا۔ سینے اور کندھے کے درمیان ایک بڑی پٹی بندھی ہوئی تھی جب کے بایاں بازو ویسے ہی قید تھا۔

تم پکارو اپنے شوہر کو دانیں ہمیں یقین ہے وہ تمہیں سن سکتا ہے دادا جان نے

کی آواز پر دانیں نے پلٹ کر دیکھا عالم کا چہرہ دیکھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ اس کے آنسو جو مسلسل بہہ رہے تھے وہ کسی کی امید توڑنے نہیں چاہتی تھی

لیکن کیا اس کی محبت میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ وہ ایک انسان کو جینے کی امید دے پاتی۔ کیا اس کی محبت کمزور تھی اس کا دل اس کے سامنے سوال اٹھا رہا تھا نہیں اس کی محبت ہر گز کمزور نہیں تھی وہ اسے پکارے گی تو وہ آئے گا اپنی نین کے لیے اسے یقین تھا

عالم۔۔۔۔ اس نے بے حد کم آواز میں پکارا۔

عالم اٹھیں۔۔۔۔

عالم پلیز اٹھیں۔۔

عالم۔۔۔۔ وہ پوری شدت سے اسے پکار رہی تھی

عالم اگر اب بھی اپنا اٹھے تو میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی وہ بھی پکی والی پھر آپ منائیں گے تب بھی میں نہیں بولوں گی۔

عالم پلیز اٹھ جائیں آپ کو پتہ ہے نہ۔۔۔ کوئی نہیں ہے مجھے پیار کرنے والا آپ بھی نہیں ہوں گے تو میرا کوئی بھی نہیں ہوگا

آپ کو پتہ ہے نہ مجھ سے کوئی پیار نہیں کرتا صرف آپ ہی ہیں۔ عالم پلیز اٹھ جائیں ورنہ میں مر جاؤں گی اگر آپ کو کچھ ہو گیا نہ تو میں بھی زندہ نہیں رہ پاؤں گی اس کے رونے میں شدت آتی جا رہی تھی اس کی اتنی پکار پر بھی عالم نہ اٹھا۔

اس نے ناامیدی سے تراب کی جانب دیکھا

جیسے کہہ رہی ہو بس اس میں اتنی ہمت تھی اس کا دل تڑپ رہا تھا شاید تراب بھی اس کی کنڈیشن سمجھ چکا تھا اس لیے کچھ نہیں بولا وہ بے جان نظروں سے عالم کی جانب دیکھتی آہستہ سے اس کے قریب سے اٹھی

دادا جان اونچی آواز میں رونے لگے۔

اس بار تراب کا ضبط بھی جواب دے چکا تھا۔ وہ تھکے قدموں کے ساتھ کمرے سے ہی نکل گیا۔

نسرین بیگم غش کھانے لگیں۔ جبکہ سلطان صاحب یہ سب کچھ ہینڈل نہیں ہو رہا تھا۔

دادا جان کا بی پی پھر سے خطرناک حد تک تیز ہو گیا۔

وہ عالم کو کھو چکے تھے۔ وہ موت سے ہار رہا تھا۔ اس کی نین بھی اسے پکار نہ سکی۔ وہ اس کی آواز پر بھی لوٹ کے نہ آیا۔

اس نے اسے معاف کیا تھا لیکن شاید قسمت نے اسے معاف نہ کیا تھا

نین کو لگا جیسے اس کے قدموں میں جان ختم ہو چکی ہے اب اس کے پاس کچھ نہیں بچا سب رو رہے تھے جب اچانک کمرے میں انعم اور صنم داخل ہوئیں ان کے پیچھے ہی نر جس بیگم بھی تھیں

صنم تیزی سے اس کے پاس آئی اور پاگلوں کی طرح اس پر تھپڑوں کی برسات کرنے لگی۔ مل گیا سکون ہم سب سے ہمارے عالم کو چھین کر اب خوش ہو۔۔۔؟ ہم نے تمہیں تکلیف دی تھی۔

عالم کا قتل وہ شخص نہیں جس نے اسے مارا ہے بلکہ تم ہو تمہاری وجہ سے عالم آج اس حال میں ہے۔ تمہیں کوئی حق نہیں ہے عالم کے پاس رہنے کا۔ دفع ہو جاو یہاں سے اور آئندہ کبھی اپنی شکل مت دیکھنا۔ سب خیر انگی سے صنم کو دیکھ رہے تھے۔ یہ وقت تھا بلا ایسی باتوں کا

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسٹ رہی تھی وہ بے جان جسم لیے اس کے ساتھ چلتی جا رہی تھی۔ جب اسے اپنے ہاتھ پر پکڑ محسوس ہوئی۔ جیسے صنم بھی محسوس کر چکی تھی

اس نے مڑ کر دیکھا۔ اس کی آنکھیں بند تھی لیکن نین کے ہاتھ پر اس کے ہاتھ کی سختی بلا کی تھی۔ صنم اس کا ہاتھ چھوڑتی ڈاکٹر ڈاکٹر کرتی باہر بھاگی تھی۔

نین صرف اپنا ہاتھ دیکھ رہی تھی جو اس کی مضبوط گرفت میں قید تھا ڈاکٹر تیزی سے کمرے میں داخل ہوئے۔

آپ سب لوگ باہر جائیں پلیز ڈاکٹر انہیں دیکھتے ہوئے بولا۔

سب جا رہے تھے۔ جبکہ نین اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔

نرس اس کی مدد کرنے لگی۔

ڈاکٹر وہ ہاتھ نہیں چھوڑ رہے۔۔ نرس نے بے بسی سے کہا۔ اس کی پکڑ سے ہاتھ نکلنا ناممکن تھا۔

مسز عالم آپ یہیں رکیں۔ آپ کے ہسبینڈ نہیں چاہتے کہ آپ ان سے دور جائیں۔ ڈاکٹر کہہ کر اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گیا۔ میسنی جھٹکے اور ڈاکٹر کے ٹریمینٹ کے دوران اس کی پکڑزرا سی نرمی آئی تھی لیکن اس نے ہاتھ چھوڑا نہیں۔

یہاں ایسا کیا ہوا ہے جو ان کی برداشت سے باہر تھا۔ میرا مطلب ہے یہاں ایسا کچھ ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ موت سے لڑنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر اسے چیک کرتے ہوئے بولا تو نین کا دھیان بے ساختہ صنم کی جانب گیا

تو کیا وہ جانتی تھی کہ اپنی نین کی تکلیف وہ برداشت نہیں کر سکتا

مسز عالم آپ یہیں رہیں کیونکہ آپ کے شوہر آپ کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتے۔ ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا۔

ان کی جان اب خطرے سے باہر ہے۔ ویسے منانا پڑے گا بہت پیار کرتے ہیں آپ سے اسی لیے وہ آپ کا ہاتھ اس کنڈیشن میں بھی نہیں چھوڑ رہے جبکہ گولی بھی اسی سائیڈ لگی ہے آپ کو شش کیجے گا کہ انہیں جھٹکانہ لگا۔

بلکہ آپ ان کے پاس ہی رہیں۔ میرا نہیں خیال کہ یہ آپ کا ہاتھ چھوڑنے ارادہ رکھتے ہیں۔

وہ مسکرا کر کہتا باہر نکل گیا دانیل اس کے پاس بیڈ پر بیٹھی اسے دیکھنے لگی۔

وہ اسے دیکھے جا رہی تھی جب اچانک جھک کر اس کے گال پر اپنے لب رکھے اس کے ہاتھ پر عالم کی گرفت سخت ہوئی تھی۔

ٹھر کی آلو۔۔۔ وہ کھلکھلا کر اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگی

ڈاکٹر نے کہا تھا کہ ایک دو گھنٹوں میں اسے ہوش آجائے گا تب تک وہ اس کے پاس رہے وہ اسے محسوس کر سکتا ہے اس کی ساری باتیں سن سکتا ہے

○○○○

سنیما صبح سے دوبرہ یونیورسٹی جوائن کر رہی تھی۔ تو تائی امی کے ساتھ ساتھ چاچی بھی اسی کی چیزیں تیار کرنے میں لگی ہوئیں تھیں

پاکیزہ بیگم نے اسے بہت بار منع کیا تھا یہاں تک کہ صدر شاہ سے بات کی تھی لیکن وہ سنیہا کی پڑھائی پر کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لینا چاہتے تھے۔

ان کا کہنا تھا کہ ان کی بیٹی کی پڑھائی خراب نہیں ہونی چاہیے وہ کچھ بننا چاہتی ہے اپنی زندگی میں کچھ کرنا چاہتی ہے اور وہ کسی کو بھی اپنی بیٹی کے خواب میں رکاوٹ نہیں بننے دیں گے

پاکیزہ ہر بار کی طرح ان کی ضد پر خاموش ہو گئی تھیں۔ اسی لئے تو اس وقت اس کے کمرے میں اس کے جانے کی تیاری میں مگن تھیں۔

اب موسم بدل رہا ہے تو زیادہ گرم کپڑے رکھو اب کیا پتا گاؤں کے بانسبت شہر میں کتنی سردی ہے۔ صفیہ بیگم ان اس کی سویٹر رکھتے ہوئے بولیں۔

جب کہ سنیہا اپنا چھوٹا چھوٹا سامان سمٹی ہاں میں سر ہلا گئی جبکہ لالی وہی بیڈ پر ڈھیر ان سب کو دیکھ رہی تھی۔

کیا بات ہے یونیورسٹی جانے والے لوگ تو وی آئی پی ہوتے ہیں اور ہمیں تو کوئی منہ ہی نہیں لگاتا۔ اے اور تو خدا کے خوف سے ڈرو اتنی محبت صرف ایک کونہ دو

ذرا مجھ معصوم کو بھی دیکھو کیسے آپ لوگوں کہ ایک بار کہنے سے اس ہٹلر مونچر کھڑوس کہ آگے اپنی چھوٹی سی جان رکھ دی۔

میری فرمانبرداری کو بھی ایک نظر دیکھ لو۔ اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آپ لوگوں کی مرضی پر سر جھکا لیا۔

کیا میرے ارمان نہیں تھے بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں جا کر پڑھنے کے۔۔۔؟ کیا میری ارمان نہیں تھے۔۔۔۔۔

لالی بعد میں۔۔۔۔۔ یار پہلے ہی مجھے نوٹس نہیں مل رہے۔ اور جبردار سے تم نے میرے ادا کو کھڑوس اور ہٹلر بولا۔ ہاں مونچھڑ بول سکتی ہو۔ کیونکہ یہ چیز ان پر ججبتی ہے۔ وہ اسی ٹوکتے ہوئے دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی

ہاں ہاں میں تو کچھ بھی نہ بولوں۔ وہی بولتے رہے۔ ارے ماؤں زرا خیال کرو ظلم ہوا ہے میرے ساتھ شادی کے بعد بھی مجھے اتنی موٹی موٹی کتابیں پڑھائی جا رہی ہیں میری کسی بات کو نہیں مانا جا رہا مجھ پر دن رات ظلم ہو رہے ہیں۔

ماؤں ذرا دیکھو اس معصوم کو جس پر دن رات تشدد کیا جاتا ہے۔ وہ دوائیاں دے رہی تھی لیکن اس کی دوائیاں سن کون رہا تھا ہر کوئی اپنے کام میں مصروف تھا

اور تم یہ سارا تشدد خود پر خوشی خوشی برداشت کر رہی ہو میرے ادا نے تمہیں پڑھائی کے لیے منع کر دیا تھا تمہیں خود ہی شوق چڑا تھا ماہم سے آگے نکلنے کا۔

اور اب یہ الٹی سیدھی حرکتیں تم ادا کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے کرتی ہو۔۔ سینما نے اسے ذرا حقیقت کا آئینہ دکھایا تو وہ منہ کھولے اسے گھورنے لگی

کون سی الٹی سیدھی حرکتیں میں کیوں کچھ کروں گی انہیں اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ انداز میں بھلا کا ناز تھا۔

کیوں کہ تم میرے بیٹے سے بہت محبت کرتی ہو۔ آج پہلی بار پاکیزہ نے ان کی باتوں میں داخل اندازی کی تھی

محبت کون سی محبت۔۔۔؟ ان کے جواب میں وہ گھورتے ہوئے بولی۔ جب اچانک باہر سے شیر کی پکار سنائی دی۔

وہ گھر آچکا تھا مطلب کہ اسے دیدار یار کی ضرورت تھی۔
ہائے میرے شیر و آگئے وہ خوشی سے چمکتے ہوئے بولی۔ اس کے انداز نے سب کو مسکرائے پر
مجبور کیا تھا وہ حقیقت سی ہو کر سب کو دیکھنے لگی پھر بڑے ناز سے بولی۔

میں ذرا اپنے سرتاج کو چائے پانی کا پوچھ کی آتی ہوں۔ اس کے جاتے ہی پاکیزہ بیگم اور صفیہ بیگم
اس کے لئے دعائیں کرنے لگیں۔

شادی سے پہلے صفیہ بیگم کو یہ ڈر تھا کہ اپنے بچپن میں وہ اپنے اور شیر کے رشتے کو سمجھے گی بھی یا
نہیں۔

لیکن شیر نے اسے جس طرح سے ہینڈل کیا تھا اس نے صفیہ بیگم کی ساری پریشانی دور کر ڈالی تھی
۔

شیر نے بہت خوبصورتی سے اپنی محبت کو سنبھال لیا تھا۔

بلکہ اس سے بھی مجبور کر ڈالا تھا خود سے محبت کرنے کے لئے۔ وہ زن مرید ہر گز نہیں تھا لیکن اس کی چھوٹی چھوٹی فرمائشیں پوری کر کے اسے اہمیت ضرور دیتا تھا اسے اس بات کا احساس ضرور دلاتا تھا کہ وہ اس کے لیے کتنی اہم ہے

صفیہ بیگم کو تو اپنے داماد میں کبھی کوئی برائی پہلے بھی نظر نہیں آئی تھی وہ تو اپنی بیٹی کی حرکتوں سے اجز آگئی تھیں جو وقت کے ساتھ کم ہونے کی بجائے بڑھتی جا رہی تھی

○○○

ہائے سرتاج اب آتے ہیں سو گئے۔۔۔ اسے بیڈ پر سوئے ہوئے پایا تو وہ فوراً اس کے پاس چلی آئی۔ اور ساتھ ہی آتی اس کے سینے پر چڑھیں اس کی مویج کا اکلوتا لگ ہوا بال کرنے ساتھ لگی جب اچانک شیر نے اس کا ہاتھ تھام کر انگلی کے اشارے سے اسے منع کیا وہ اسے اپنی مونچھوں کو چھونے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔

لالی منہ بناتے اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے آنکھیں موند گئی۔
کیا ہوا تھک گئے ہیں۔۔؟ میں چائے بنا کر لاؤں۔۔ اس کا انداز توجہ سمیٹے ہوئے تھا
تمہیں میری چائے وہ تھوڑی دیر یہاں بیٹھ کر میرا دماغ کھاؤ خود بخود ٹھیک ہو جاؤں گا وہ اس کا سر اپنے سینے پر رکھتے ہوئے بولا

لالی نے پہلے منہ پھلایا پھر فخر سے سر اٹھاتی اوکے کر کے دوبارہ اس کے سینے پر سر رکھ گئی۔

لالی نے آہستہ سے اپنا ہاتھ ایک بار پھر سے اس کے چہرے کی طرف لے جانے کی کوشش کی شیر جو آنکھیں بند کر کے آرام سے لیٹا ہوا تھا اس کا ہاتھ اپنے چہرے پر محسوس کر کے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ گیا

زکوٹا آپ کی مونچھ کا ایک بال الگ ہو کر اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا ہے میں ساتھ کر رہی ہوں الگ ہو کر رہا ہے بیچارہ اکیلا تنہا لالی نے سمجھنا چاہا۔

میں خود کر لوں گا تم بس وہ کرو جس کام کے لیے تمہیں بلایا ہے۔ وہ ذرا سختی سے بولا تو لالی منہ بناتی اس کے سینے پر انگلیوں سے کچھ لکھنے لگی۔

جبکہ وہ صرف اسے محسوس کر رہا تھا اس کی یہ حرکتیں اس کا سکون تھی۔

○○○○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو پازیب شیشے کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی۔ نجانے کیوں آج کل وہ اسے خود سے تھوڑا دور محسوس کر رہا تھا۔

کچھ دنوں سے وہ خود بھی بہت مصروف تھا۔ پھر عالم کو گولی تھی۔ اس چیز نے بھی اسے پریشان کیا تھا عالم اب خطرے سے باہر تھا اس لیے وہ ریلکس ہو چکا تھا

رات زایار نے ہادی کے سونے کے بعد اسے اپنے قریب کرنا چاہا تو وہ بنا کچھ بولے فاصلہ بنا گئی۔ اس کی یہ حرکت اسے پسند تو نہ آئی لیکن وہ بنا کچھ بعلے سو گیا۔ اسے لگا شاید اس کی طبیعت خراب ہے۔

پریگیسی کے چوتھے ماہ میں بے زاری ایک عام سے بات تھی۔ وہ دروازہ بند کر کے اس کے پاس آ گیا۔ اسے اپنی باہوں میں لیتے ہوئے آہستہ سے اپنے لب اس کی گردن پر رکھے

زایار۔۔ نہیں۔۔ پلیز۔۔ وہ اسے پیچھے کرتی ہوئی بولی۔
کیا ہوا جان تمہاری طبیعت تو تھیک ہے نا۔ وہ فکر مند ہوا۔
میں ٹھیک ہوں۔۔ اس نے فوراً جواب دیا اور کچھ فاصلے پر ہونے لگی۔

واپس آو۔ اس کے دو قدم کے فاصلے پر وہ سر دلچے میں بولا۔ اس نے نامحسوس انداز میں یہ حرکت کی تھی لیکن وہ پھر بھی جان گیا۔

اس کا سخت لہجہ پازیب کو واپس اس کے قریب آنے پر مجبور کر گیا۔
زایار آہستہ سے اس کا چہرہ تھام کر اس کے نازک لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لے چکا تھا

اس لے انداز نے اسے گھبرانے پر مجبور کیا۔
اس کے لبوں کو آزاد کروا کر وہ اس کا بگاڑا ہوا تناسب دیکھ رہا تھا۔ جبکہ پازیب لمبی لمبی سانس لیتی
اس کے سینے پر سر رکھ چکی تھی۔ زایار اسے اپنے ساتھ لگائے اس کے گرد اپنا حصار تنگ کر گیا

اس کی گردن کو چومتا وہ اسے خود میں قید کرنے لگا۔ جبکہ پازیب کے دماغ میں بریرہ کی باتیں چل
رہی تھی۔ وہ اس انداز میں اس سے دور ہوئی کہ وہ زیادہ محسوس نہ کر سکے۔ زایار نے اس کی
حرکت پر گھور کر اسے دیکھا

وہ پاکیزہ چاچی کے لیے سوپ بنانے رکھ کے آئی تھی وہ اس سے دور ہونے کی وجہ بیان کرتی جیسے
اس سے اجازت مانگ رہی تھی۔

جلدی آنا میں انتظار کر رہا ہوں۔ وہ اجازت دیتے ہوئے بولا تو پازیب فوراً کمرے سے چلی گئی۔ اسے سمجھ نہیں رہا تھا کہ وہ زایار کو خود سے دور کیسے رکھے گی۔ بریرہ کا دوسری بار فون آچکا تھا۔

عالم آج جس حال میں تھا اس کی وجہ بریرہ تھی۔ وہ اب بریرہ کی بات نہ مان کر وہ زایار کو اس حال میں نہیں لے کر جاسکتی تھی

○○○○

عالم کو ہوش آچکا تھا۔ سب لوگ کمرے میں تھے۔ جبکہ اس نے ابھی تک دانیل کا نازک سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں قید کر رکھا تھا۔

اس کی جان خطرے سے باہر تھی لیکن اسے اپنی کچھ دن ہسپتال میں ہی رہنا تھا۔ وہ بچپن سے ہی بہت سنجیدہ اور صو بر بچہ تھا۔ اس نے کبھی کسی کو تنگ نہیں کیا تھا لیکن ایک ہی بار میں اگلے پچھلے سب ریکوڈ توڑے تھے۔

پولیس اس کا بیان لے کر جاچکی تھی وہ بہت کوشش کے باوجود بھی دوسرے شخص کا نام نہ لے سکا۔ جس پر تراب اس سے ناراض ہو رہا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ دوسرے شخص کا نام کسی کو پسند نہیں آئے گا

اب ڈاکٹر نے اسے آرام کرنے کے لیے کہا تو بھی دانیں کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا۔
عالم ہاتھ چھوڑیں مجھے واش روم جانا ہے۔ وہ جو کب سے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکالنے کی
کوشش کر رہی تھی۔ اس کی گھوری پر بولی تو عالم مسکرایا۔

جانا ضروری ہے۔۔۔؟

آفلورس ضروری ہے۔ وہ گھورتی ہوئے بولی۔
پھر تو تم کچھ بھی کر سکتی ہو۔۔۔ تو زرا ایک پیاری سی چھوٹی سی کس ہی دے دو جیسے میری بے ہوشی
کے دوران دی تھی۔ اس کے لہجے میں شرارت تھی۔

تمہارا ٹھکر کی آلو تم سے ایک چنی منی سی کس چاہتا ہے۔ وہ بے حد شرارت سے بول رہا تھا
تو بہ ہے نجانے کون سے لوگ ہوتے ہیں جو گولی لگنے کے بعد تین چار ہفتے بول ہی نہیں پاتے اور
آپ کا منہ ہی بند نہیں ہو رہا۔ وہ اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔ لیکن عالم نے
کوئی اثر نہ لیا۔

کس کرو تو وہی ہاتھ چھوٹے گا۔ وہ جیسے شرط رکھ رہا تھا
عالم مجھے واش روم جانا ہے۔ وہ اسے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

ہاں تو ٹائم کیوں ویسٹ کر رہی ہو کس کر اور جاو۔ وہ اپنی ضد پر قائم تھا۔
نہیں۔ میں تو ناراض ہوں آپ سے بھول گئے آپ وہ یاد دلانے لگی

بھاڑ میں گئی ناراضگی اب اگر مجھ سے ناراض ہوئی نہ تو دیکھنا اپنا حال وہ اسے کھینچ کر اپنے قریب کر
گیا۔ کس کرو گی یا میں خود کروں۔۔۔ وہ اسے اوپشن دے رہا تھا۔

خربوزے سے پوچھ رہے ہیں چھری پر گرنا ہے یا چھری خود گرے۔ وہ گھورتے ہوئے بولی تو عالم
دلکشی سے مسکرایا۔؟

میں تو بیوی سے پوچھ رہا ہوں۔ خربوزہ مجھے زیادہ پسند نہیں۔ وہ بے حد شرارت سے بولا۔

آلو کچالو جانے دیے پلیز۔ اب وہ مینتوں پر اتر آئی۔

پہلے کس۔۔۔ وہ مسکرایا اسے تنگ کرنے میں اپنا ہی مزہ تھا۔

میں واپس آکر کروں گی وہ فوراً بولی۔

تم واپس مجھے میسر ہی نہیں ہو گی پہلے کس وہ اپنی ضد پر قائم تھا۔

عالم۔۔۔ وہ اجزی سے بولی

پہلے کس۔ وہ پیچھے نہ ہٹا

عالم پلیز۔ وہ مینٹس کرنے لگی
پہلے کس۔ اس کی ایک ہی گردان تھی
عالم دیکھیں۔۔۔

فضول بحث مت کرو نین ابھی تک تم اپنا کام ختم کر کے واپس بھی آ جاتی بے کار میں اپنا ٹائم برباد
کر رہی ہو۔ وہ ٹوکتے ہوئے بولا۔

آلو کچالو کہیں کے آپ بہت برے ہو
بہت زیادہ عالم نے مسکرا کر اعتراف کیا۔
وہ آہستہ سے اس کے مزید قریب ہوئی۔ اور اس کا چہرہ دوسری طرف پھیر کر اس کا گال سامنے
کیا

عالم آنکھیں بند کرتے ہوئے مسکرایا وہ اپنی زندگی کے سب سے خوبصورت احساس کو محسوس
کرنے جا رہا تھا۔ اس کے ہونٹوں کا لمس جس کا وہ شدت سے انتظار کرتا تھا۔
جانِ عالم بعد میں شرمالینا اتنا بھی مت تڑپاؤ اس سے زیادہ انتظار نہیں کر پاؤں گا وہ اس سے اب
تک کر کے دیکھ کر بولا

ایک دم چپ آلو کچالو کہیں کے میں کر تو رہی ہوں نا وہ ذرا غصہ ہوئی

اوکے اوکے سوری ایم ویٹنگ وہ فوراً معذرت کرنے لگا

اب آواز نہیں نکلتی چاہیے کس لینے کے بھی کچھ میسرز ہوتے ہیں وہ زرا اتر کر بولی۔
میں اس معاملے میں کچا ہو جان تم سمجھا دینا میں نے اس سے پہلے کبھی کسی لڑکی سے کس نہیں لیا
اس کے انداز میں شرارت ہی شرارت تھی

ہاں تو میں تو جیسے لڑکوں کو کس کرنے کی عادی ہونا۔ وہ برا بنا کر بولی
لڑکوں کو گولی مارو تمہیں مجھے کس کرنے کی عادت ہونی چاہیے ہے۔ وہ بھرپور شرارت سے بولا
نین نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔

نین صرف ایک کس کے لئے بولا ہے تو گھنٹہ لگا دیا ہے ابھی تو گال پر کس لے رہا ہوں اگر لپس
کس کے لئے کہہ دیتا تو تم نے پورا سال لگا دینا تھا۔ اب کر بھی تو کیا اس کے لئے ایک کس کیلئے
اپنا منٹ لینی ہوگی۔ تو انتظار کرتے کرتے اکتا گیا

ہاں تو کر تو رہی ہوں تھوڑا صبر نہیں ہے کیا آپ میں وہ ذرا غصہ ہوئی۔

اور اس کے گال کے بالکل قریب لب کیے اس سے پہلے کہ وہ اپنے لب اس کے گال رکھتی
دروازہ کھلا اور تراب اچانک اندر داخل ہوا۔ نین کی سپیڈ دیکھنے لائق تھی عالم نے اس کا ہاتھ چھوڑ
دیا۔ واش روم کے اندر جا چکی ہے

○○○○○

تم دونوں رومنس مار رہے تھے وہ دروازے پر کھڑا شکی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا
تم مرنے دو کہ تو کچھ ماریں گے ناپانچ منٹ صبر نہیں ہوتا تم سے بس ہم منزل پر پہنچنے والے تھے
وہ منہ بنا کر بولا تو تراب مسکرا دیا

اچھا ٹھیک ہے تم لوگ منزل پر پہنچو میں پندرہ منٹ بعد آتا ہوں۔ وہ ہنستے ہوئے بولا
رہنے دو یار اب کونسا اس نے ہاتھ آنا ہے عالم نے سرد آہ بھری ترانے قہقہہ لگایا۔ اور اس کے
پاس آ بیٹھا

تم نے پولیس کو صرف ایک نام بتایا دوسرا نام کیوں نہیں بتایا دوسرا کون تھا عالم۔۔۔؟ وہ اس کی
نظروں میں جھانکتا سوال کر رہا تھا

میں نے کہا تو سہی کہ میں نے دوسرا آدمی نہیں دیکھا وہ اندھیرے میں کھڑا تھا میں اسے صحیح طرح
سے دیکھ ہی نہیں سکا عالم نگاہیں چراتے ہوئے بولا وہ کسی کے سامنے جھوٹ نہیں بولتا تھا

کیا میں اسے جانتا ہوں تراب نے سوال کیا۔۔۔
اسے میں بھی نہیں جانتا تھا وہ کوئی انجان شخص تھا عالم نے بتانے کی کوشش کی طرح اب میں نہ
میں سر ہلایا

مجھے بتاؤ عالم کیا میں اس شخص کو جانتا ہوں۔ تم نے کہا تھا اپنوں میں ہی کوئی چھپا بھیریا ہے کیا میں
اس بھڑیے کو جانتا ہوں عالم۔۔۔؟ مجھے جواب دو عالم اس کے چہرہ پھیرنے پر وہ اس کا چہرہ تھام
کر واپس اپنے جانب کر کے پوچھنے لگا۔

عالم کیا میں اس بھڑیے کو جانتا ہوں کیا اس بھڑیے کا نام حیدر شاہ ہے وہ سوال کر رہا تھا عالم کے
پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

عالم تمہیں میری قسم کیا وہ حیدر شاہ تھا۔۔۔؟
ہاں وہ حیدر شاہ تھا۔۔۔ مجھ پر گولی چلانے والا مجھے جان سے مارنے کی کوشش کرنے والا یہاں تک
کہ روحان کی جان لینے کی کوشش کرنے والا حیدر شاہ تھا۔

آپ یقیناً وجہ بھی جانا چاہتے ہو کہ تو

وجہ وہی گھسی پٹی ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اس جائیداد کا وارث صرف اور صرف تراب حیدر صاحب نے ان کا بیٹا۔

اس دولت کا ایک حصہ بھی کسی اور کے پاس نہ جائے وہ چاہتے ہیں کہ سب کچھ ان کے بیٹے کو ملے عالم نے کچھ بھی نہیں چھپایا

جانتا تھا کہ یہ وہی آدمی ہو گا یہ آدمی گر سکتا ہے کسی بھی حد تک گر سکتا ہے نفرت ہے مجھے اس سے پہلے اس نے میری ماں کو مار ڈالا اب یہ گھٹیا شخص مجھ سے میرے رشتوں کو چھیننا چاہتا ہے میں اسے جان سے مار ڈالوں گا وہ غصے سے آپے سے باہر ہونے لگا۔

تم کسی کو کچھ نہیں کہو گے تمہیں میری قسم ہے تراب تم اس بارے میں کسی سے کوئی بات نہیں کرو گے۔ میں خود اس مسئلے کا حل نکال لوں گا

لیکن عالم میں۔۔۔۔۔

میں نے کہا نہ تم کچھ نہیں کرو گے میں سنبھال لوں گا سب کچھ میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ وہ سب جاتے ہوئے بولا اس کی آنکھوں میں چمکتے آنسو دیکھ کر اس نے خود اس کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کیے۔

دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ایک دوسرے سے الگ نہیں کر سکتے۔ تراب میں جانتا ہوں میں تمہارے لئے کیا ہوں۔ تمہیں میری قسم ہے تم اس معاملے میں نہیں پڑو گے تم کچھ بھی نہیں کرو گے

اچھا اب تم جاؤ آرام کرو اتنے دنوں سے ہسپتال میں ہوں اپنی حالت سدھارو اپنی ایسی حالت میں تمہیں سنبھادیکھ لے تو کبھی بھی تم سے شادی کے لیے راضی نہ ہو۔ وہ شرارت سے مسکرایا

اس کے تو اب اچھے بھی شادی کیلئے تیار ہوں گے بلایا ہے تیرے بھائی کو اس نے ملنے کے لیے اس بار تو میں بھی منا کے آؤنگا۔ تراب بتاتے ہوئے مسکرایا

تین چار دن سے وہ بے آرامی میں یہاں گزار رہا تھا لیکن اس کے باوجود بھی اس کے چہرے کی وجاہت برقرار تھی۔ اس قدر بے آرامی اور بکھرے ہوئے میں بھی وہ بے حد آرام سے کسی کو بھی اپنا اسیر کر سکتا تھا۔

چل ٹھیک ہے پھر تو اسے منانے جا اور جاتے ہوئے نین کو بھیج دینا مجھے میرا سین پورا کرنا ہے وہ شرارت سے ہنستے ہوئے بولا تو پھر آپ بھی ہنس دیا

تراب سے باتوں کے دوران وہ نین کو آہستہ سے باہر نکلتے دیکھ چکا تھا۔ اتنی آسانی سے تو وہ اسے
چھوڑنے والا ہر گز نہیں تھا ان ہی تو ہاتھ آئی تھی

○○○○○

سوچا تھا آج صرف انتظار ہی کرنا پڑے گا لیکن تم تو سچ میں آگئی۔ کہیں آج قبولیت کا دن تو نہیں جو
مانگوں مل جائے۔ اسے ہوٹل کے اندر آتے دیکھ وہ خوشی سے بولا۔

جبکہ سنیا کا سارا دھیان آگے پیچھے تھا۔ شاید ڈر تھا کہ کوئی اسے پہچان نہ لے۔ اس کے ڈر کو دیکھ
ہر تراب مسکرا دیا۔

ڈونٹ وری یہاں کوئی نہیں ہے تمہیں جاننے والا اور نہ ہی بے مہارے بھائیوں نے تمہارے
پیچھے جاسوس لگائے ہیں۔ بے فکر ہو جاؤ۔

اور میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ زایا اور شیر عالم سے ملنے گئے ہیں تمہارے بابا ایک اہم کیس کے لیے کورٹ میں ہیں تمہارے زار چاچو لندن میں ہیں اور تمہارے سکندر تایا اپنے آفس میں تو اب تم پریشان ہونا چھوڑ

اور ہاں تمہارے گھر کی عورت گھر پر ہی ہیں۔ وہ بات ختم کرتا اچانک پھر سے بولا تو سنیما کے لبوں کی تراش میں پیاری سے مسکان آکر غائب ہوئی۔ جیسے محسوس کر کے وہ بھی مسکرا دیا۔

اور ساتھ ہی ایک بے حد خوبصورت سا گلاب نکل کر اسے دینے لگا جیسے دیکھ وہ خوش ہونے کی بجائے پریشان ہوئی۔

سب پھولوں کو چھوڑ کر تمہارے لیے سیلکٹ کیا ہے۔ پکڑو نہ میں زندگی میں پہلی بار کسی کو پھول دے رہا ہوں میں تو کسی بیمار کو بھی نہیں دیتا یہی سے اندازہ لگا لو تم کتنی سپیشل ہو۔ وہ مسکرا رہا تھا

سنیما کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اسے تنگ کرنے لے لیے اس طرح کی باتیں کر رہا ہے یا وہ ایسا ہی ہے۔

نو تھینکس مجھے نہیں چاہے وہ انکار کرتے ہوئے بولی اس کا انکار سامنے بیٹھے شخص کو ہر گز پسند نہ آیا تھا اور اس بات کی گواہ اس کے ماتھے پر واضح ہونے والے رگیں تھی

پکڑو اسے۔۔ وہ بے حد غصے سے حکم دے رہا تھا سنیہا نے ایک نظر اس کا چہرہ دیکھا اور پھر سہم کر آہستہ سے پھول تھام لیا

گڈ گرل۔ اندازہ بھی ہے کیسے سب سے خوبصورت پھول ڈنڈھو کے لایا ہوں۔۔ ایک گھنٹہ لگ گیا تھا چوز کرتے ہوئے اب کہو کیوں بلایا یاد آرہی تھی میری وہ پھر سے نارمل ہو کر شرارتی انداز میں بولا سنیہا نے فل جوش میں نہ میں گردن ہلائی

ہاں ہاں پتہ ہے مجھے میں تمہیں یاد نہیں آسکتا گردن مت توڑ دینا اپنی وہ اس کا جوش دیکھتے ہوئے بولا

سنیہا کو یہاں آنا ہی غلط لگا اس نے جلدی سے پیپر نکال کر اس کے سامنے کر دیے وہ سوالیہ انداز میں اسے دیکھ رہا تھا

کیا ہے یہ۔ وہ پیپر پر ایک نظر بھی ڈالے بغیر پوچھا

ڈیوائس پیپرز۔۔۔ وہ مدھم سی آواز میں سر جھکا کر بولی۔

ہم۔۔۔ تو۔۔۔؟ وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگا۔

بابا نے دیے ہیں کہا ہے کہ اگر میں سائن کردوں تو یہ کیس وہ سمجھا لیں گے وہ بے حد کم آواز میں سر جھکا کر بول رہی تھی۔ اگر تراب کا سارا دھیان اس کی طرف نہ ہوتا تو شاید ہی وہ سن پاتا۔

تو۔۔۔؟ تم نے سائن کر دیے۔۔۔! وہ اسے گھورتے ہوئے بولا

سنیہا نے نہ میں سر ہلایا۔

اچھی بات ہے۔ جان بچ گئی تمہاری۔۔۔ وہ ریلیکس ہو کر بولا سنیہا نے حیرت سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

کیا مطلب۔۔۔؟ وہ پوچھنے لگی۔

مطلب یہ جاناں کہ اگر تم نے سائن کر دیے ہوتے تو ایک گولی تمہیں مارتا اور دوسری کو وہ بہت ریلیکس ہو کر بولا تھا جب کہ سنیہا تو اسے دیکھ کر رہ گئی

آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں سوال کرنے لگی

میں سچ بول رہا ہوں اگر تمہیں دھمکی لگ رہی ہے تو سائن کر کے دیکھ لو تم یہ مت سوچنا کہ میں اپنے ذاتی کے اس کو کبھی بھی کورٹ کچہریوں میں پہنچنے دوں گا میں پہلے ہی اس کیس کو ختم کر دوں گا وہ بھی جڑ سے

میں نے اپنے آپ کو صرف تمہارے لئے رکھا ہے اپنے جذبات اپنی محبت ہر چیز تمہارے لئے اگر میں مر بھی گیا ہے تو کسی کو کوئی فرق نہیں پڑے گا

اسی لیے یہ مت سوچنا کہ مجھے موت سے ڈر لگتا ہے خیر کیا کھاؤ گی تم چلو آج میری پسند کا کچھ ٹرائی کرتے ہیں وہ ویٹر کو آرڈر دیتے ہوئے بولا

مجھے بھوک نہیں لگے مجھے واپس ہو سٹل جانا ہے اس پاگل کے ساتھ دماغ کھپانے سے وہ واپس جانا بہتر سمجھ رہی تھی

بیٹھ جاؤ آرام سے تم یہاں اپنی مرضی سے آئی ہو لیکن جاؤ گی میری مرضی سے وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا تو سنیہا سہم کر پھر سے بیٹھ گئی۔

اب پر سکون ہو کر مجھے بتاؤ کہ تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے طلاق کے پیپر لے کر میرے پاس کیوں آئی ہو کیا چاہتی ہو پہلے میں سائن کروں اب وہ مدے کی طرف آیا تو سنیہا نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میرے بابا کہتے ہیں کہ مجھے سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیے میرے بابا کا کہنا ہے کہ آپ برے انسان نہیں ہیں لیکن مجھے ان کی بات میں کچھ بھی سچائی نہیں لگتی وہ اسے گھورتے ہوئے بولی تو تراب کی دلکش مسکراہٹ واضح ہوئی یقیناً اس کی اس بات نے اسے لطف دیا تھا

تو کیا اب تم اس برے انسان سے طلاق چاہتی ہو وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا سنیہا کو جواب میں کچھ بھی سمجھ نہیں آیا

میں اپنے بابا کے بعد پر یقین کرنا چاہتی ہوں وہ نظر جھکا کر بولی۔

تراب کو لگا جیسے اس کی زندگی مل گئی ہو وہ بے ساختہ ہیں اس کا ٹیبل پر رکھا ہوا سرد ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگا چکا تھا۔

بالکل بے فکر ہو جاؤ پیپر زپر اپنا خوبصورت نام مت لکھنا باقی سب میں سنبھال لوں گا لیکن اگر پھر بھی سائن کرنے کا بہت شوق چڑا ہے تو میرا دل حاضر ہے سہاگ رات پر جتنے چاہے سائن کر لینا وہ بے حد بے باکی سے بولا سنیسیا کی توکانوں کی لوح بھی سرخ ہو گئی

لنچ آچکا تھا سر اس کے اشارے پر اس نے زندگی میں پہلی بار اس کی پسند کا کھانا کھایا تھا جو کافی اچھا تھا۔

وہ کھانا چھوڑنے لگی تب تراب کی ایک اور دھمکی اسے مل گئی

اگر تم نے کھانا دھوڑا چھوڑا تو میں یہی بٹھا کر تمہیں اپنے ہاتھوں سے کھلاؤنگا۔

میرا ہو گیا میں نے کھانا کھالیا وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی یقیناً ڈر تھا کہ کہیں وہ اسے زبردستی نہ کھلانے لگے

ابھی میرا نہیں ہوا تو تمہارا کیسے ہو گیا چلو کھاؤ جب تک میرا ختم نہیں ہوتا تب تک تم بھی چھوڑ
نہیں سکتی اس کے اپنے ہی اصول تھے سنیسا سر پکڑ کر بیٹھ گئی

لنچ کے بعد وہ اٹھنے لگی تو تراب نے اس کا ہاتھ تھام لیا

میں خود چھوڑ کے آؤنگا آتے ہوئے کیسے آئی ہو۔۔۔؟ وہ اس کے ساتھ اٹھتے ہوئے ٹیبل پر رقم
رکھتا باہر نکلا

رکشے سے۔۔۔ وہ اس کے ہاتھ تھامنے پر آگے پیچھے ہر طرف دیکھتی اس کے ساتھ کھنچتی چلی جا
رہی تھی

میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ تمہارے گھر کا کوئی بھی جاسوس یہاں موجود نہیں ہے تو اتنی کیوں ڈر
رہی ہو۔

ویسے اس طرح سے ڈرتی ہوئی کافی کیوٹ لگتی ہو وہ اسے باہر لے آتا اپنی گاڑی کا دروازہ کھول کر
اسے اندر بٹھاتے ہوئے بولا۔

روحان جاگ چکا تھا وہ اب بالکل ٹھیک تھا زاید اور شیر سے مل کر وہ بے حد خوش تھا

شیر نے اسے بتایا تھا اس کی بے ہوشی کے دوران وہ لوگ پہلے بھی آئے تھے اور تب ان کے ساتھ پاکیزہ بیگم بھی تھی پاکیزہ بیگم کو یاد کر کے وہ بری طرح سے رونے لگا۔

وہ پاکیزہ بیگم سے اپنے الفاظ پر معافی مانگنا چاہتا تھا شیر نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اگلی بار پاکیزہ بیگم کو ساتھ لے کر آئے گا

لیکن اس وقت وہ اسے اپنے ساتھ لے کر نہیں جاسکتے تھے کیونکہ اسے سپیشل سکیورٹی دی گئی تھی اس کی طبیعت ابھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں تھی جبکہ اس کی جان کو اب بھی خطرہ تھا

دو لوگوں میں سے ایک آدمی کو پکڑ لیا گیا تھا جو کہ فی الحال کوئی بھی نام نہیں لے رہا تھا جبکہ دوسرا آدمی بھاگ چکا تھا

ابھی تک عالم نے بھی کھل کر کسی کا نام نہیں لیا تھا شاید ایک امید تھی کہ وہ آکر اس سے معافی مانگیں گے شاید وہ کہیں گے کہ وہ بہک گئے یا ان سے غلطی ہوگئی اسی لیے عالم کی طرف سے فی الحال صرف خاموشی تھی۔

تراب نے تو اس سے کہا تھا کہ وہ صاف نام لے کر اس شخص کو اپنے کیے کی سزا دلوائے لیکن عالم اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتا تھا کہ اس شخص کے ساتھ اس کا بہت گہرا رشتہ ہے جو اس کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے

تراب کو تو عالم پر غصہ آیا تھا کہ اگر اس شخص نے رشتے کی فکر نہیں کی تو عالم کیوں کر رہا ہے

وہ شخص عالم کی جان لینا چاہتا تھا اور عالم ابھی تک اپنے اور اس کے رشتے کے احترام میں خاموش بیٹھا تھا

○○○○○○

دادا جان آپ سب جائیں اب آرام کریں میں اب ٹھیک ہوں میری وجہ سے آپ سب لوگوں کو اتنی زیادہ پریشانی اٹھانی پر رہی ہے

اپنی وجہ سے کسی کو تکلیف دینا تو اس نے سیکھا ہی نہیں تھا گھر کے تقریباً سبھی لوگ یہاں ہسپتال میں آئے ہوئے تھے اور ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ صرف ایک ہی انسان اس کے ساتھ رکھ سکتا ہے۔

دادا جان تو اس عمر میں کہہ رہے تھے کہ انہیں عالم کے ساتھ رکنا ہے لیکن پھر فیصلہ ہوا کہ تراب ہیں اس کے ساتھ رکھے گا۔

نہیں آج کی رات تراب کو بھی آرام کرنے دیں وہ اتنے دنوں سے یہاں بے آرامی میں رہ رہا ہے آج میرے ساتھ نین رکے گی وہ جو کب سے خاموش کھڑی ان سب کو سن رہی تھی اپنے نام پر سراٹھائے حیرانی سے دیکھنے لگی جیسے اس نے کوئی ناممکن سی بات کر رہی ہو

نین کیسے رکے گی اکیلی کیسے سنبھالے گی یہ سب کچھ لڑکی ذات ہے کہاں کہاں بھاگے گی تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو سکتی ہے نسرین بیگم اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

مجھے صرف میری بیوی کی ضرورت ہے آپ لوگ بے فکر ہو جائیں وہ سنبھال لے گی یا پھر میں سنبھالنے کے لوگ تو بت ہی نہیں آنے دوں گا اسے میرے پاس چھوڑ جائیں وہ فیصلہ کرتے ہوئے بولا

نیں تو اس کی باقی پر شرمندگی سے سر بھی نہیں اٹھا رہی تھی۔ کیسا بے شرم شخص تھا سب کے سامنے کتنی بے باکی سے کہہ رہا تھا کہ اسے صرف اس کی بیوی کی ضرورت ہے

اسے تو وہ سب کے جانے کے بعد ٹھیک کرنے کا سوچ رہی تھی تراب کے اچانک آ جانے کی وجہ سے نین اس کی نظروں سے اوجھل ہوئی تھی کہ وہ واپس کمرے میں ہی نہ آئی

اور اب وہ صرف اور صرف اسی کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا اسی لیے زبردستی اسے روک لیا جبکہ روحان کے ساتھ بھی کسی نہ کسی کا ہونا تو ضروری تھا تو یقین کا کوئی نہ کوئی روحان کے ساتھ یہاں رہنے والا تھا

شاید واصف چاچو تو اسے نین کی زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ یقیناً گو سنبھال لیں گے۔

اس کی ضد پر پھر سب نے نین کو ہی یہاں چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور اس کے اندازے کے مطابق واصف چاچو بھی یہی رہنے والے تھے وہ انہیں کمرے میں چھوڑ کر جانے سے پہلے دانیں کو کہہ رہے تھے کہ کوئی بھی مسئلہ ہو تو دوسرے کمرے میں ان کے پاس آئے

پریشان ہونے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے وہ یہاں اکیلی بالکل نہیں ہے انہیں پا کر دامن
کافی بے فکر ہو چکی تھی جبکہ اب ارادہ دود و ہاتھ عالم کے ساتھ کرنے کا تھا

۔ لیکن اس سے پہلے اسے صنم سے بات کرنی تھی اس لیے ان لوگوں کے ساتھ ہی کمرے سے
باہر نکل گئی جبکہ اسے جاتے دیکھ عالم نے اسے گھورا تھا

گھور کیوں رہے ہیں نہیں جارہی ہو گھر یہاں باہر جارہی ہوں ابھی آتی ہوں اس کے گھورنے پر وہ
اسے شرم دلاتے ہوئے بولی لیکن وہ آنکھ دبا کر اسے جلدی آنے کا کہتا ہے اسے مزید شرمندگی
ہے کر گیا

ooooo

بولو کیا بات کرنی ہے وہ احسان جتاتے انداز میں اس کے سامنے رکی

مجھے آپ کو تھینک یو بولنا ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی تو صنم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

تھپڑ مارنے کے لیے۔۔۔ وہ مسکرا رہی تھی

میں جانتی ہوں آپ نے مجھے تھپڑ کیوں مارا کیونکہ آپ کو پتا تھا کہ عالم مجھے تکلیف میں نہیں دیکھ پائیں گے وہ یقین سے بولی

اور مجھے بھی پتا تھا کہ عالم تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ پائیں گے

میں نے عالم سے سچی محبت کی تھی دین اور آج سے نہیں بچپن سے انہیں پانے کے لئے میں ایسی بہت ساری الٹی سیدھی چھوٹی بڑی حرکتیں کرتی رہی لیکن وہ تم سے محبت کرتے ہیں

یہ بات میں بہت پہلے ہی سمجھ چکے تھے لیکن محبت کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کرنا بھی محبت کی ناکامی ہے

میں نہیں چاہتی تھی کہ میری محبت ناکام ہو جائے اسی لئے پہلے میں کوشش کرتی رہی کہ تم کسی بھی طرح عالم کی نگاہوں میں نہ آؤ۔ لیکن تم ان کے نکاح میں تھی

اللہ نے تم لوگوں کو جوڑ دیا تھا تو میں کون ہوتی تھی توڑنے والی۔

پھر بھی کوشش کرتی رہی ہو سکتا ہے میری دعائیں سنی جائیں لیکن کچھ دن پہلے عالم نے مجھے کہا

کہ اپنے والدین کو ناراض کر کے میں نے ایک بہت اچھے شخص کو ٹھکرا دیا ہے۔ جو یقیناً میری زندگی میں وہ ساری خوشیاں لانے والا تھا جو آج انعم کی زندگی میں ہیں۔ اپنی بہن کو خوش مطمئن دیکھ کر مجھے اپنے آپ پر ترس آنے لگا

میں بہت خود غرض ہو گئی تھی صرف سائے کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔ عالم کی بیماری کے دوران ابھی میں نے تمہارے ساتھ بہت برا رویہ رکھا مجھے تم سے معافی بھی مانگ لی تھی

اور جب تم عالم کے نکاح میں اس گھر میں بے مول بے حشیت ہو کر رہ گئی تھی تب بھی میرا رویہ تمہارے ساتھ بے حد برا تھا لیکن اس کے باوجود بھی تم نے مجھے کوئی سزا نہیں تھی یہاں تک کہ بددعا بھی نہیں تھی لیکن آج میں تم سے کہتی ہوں پلیز میرے لیے دعا کرنا

کہ اللہ مجھے ہدایت دے میں بہت غلط راستے پر نکل چکی تھی میرے لیے دعا کرنا کہ اللہ مجھے سیدھا راستہ دکھائے۔

اور پلیز میری ساری غلطیوں کو معاف کر دینا میں سچ میں شرمندہ ہوں تمہارے ساتھ کی ہے
اپنے سلوک کے لیے میں تم سے معافی مانگتی ہوں۔ وہ اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تو اس کی
آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے دانیں نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

جس نے آپ کو آپ کی غلطی کا احساس دلایا ہے وہ آپ کو سیدھا راستہ بھی دے گا اور ہدایت بھی
دے گا بس اپنی غلطیوں کے لیے آپ اپنے والدین سے بھی معافی مانگ لیں۔ وہ بے حد نرمی سے
بولی صنم نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا کیونکہ وہ یہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ اس کی طبیعت کی خود
غرضی اس کے خون کا حصہ ہے

○○○○○○

گول گپے پسند ہیں نا تمہیں ویسے یہاں ایک پاس ہیں گول گپے کا سٹال ہے کیا خیال ہے ویسے مجھے
بالکل پسند نہیں ہیں لیکن تمہارے لئے تھوڑا بہت کمپر وائز کر سکتا ہوں آخر تم نے بھی تو میری
پسند کا لٹچ کیا ہے

مجھے ہو سٹل جانا ہے وہ جلدی سے بولی

میں کوئی بے کار بات کر رہا ہوں۔۔۔؟ نہیں نہ۔۔۔؟

تو تم کیوں فضول باتیں کر رہی ہو۔۔۔؟

جو سوال پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو بتاؤ یہاں پاس والے سٹال پر چلنا ہے یاد اور کہیں لے چلوں
ویسے دور جائیں گے تو بڑا مزہ بھی آئے گا تو ڈیٹ بھی ہو جائے گی۔ اس کے انداز میں شرارت ہی
شرارت تھی سنیسا اسے دیکھ کر التجا کرتے ہوئے نہ میں سر ہلانے لگی

یار بہت ہی بورنگ کی قسم کے انسان ہو میں تو انتظار کر رہا ہوں تمہارا کب تم میری زندگی میں اور
مجھ سے فرمائشی کرو گی نخرے اٹھاو گی۔ تم تو کھل کر بات بھی نہیں کر رہی ہو ایسے کیسے چلے گا یار

-

چلو کوئی بات نہیں چھوٹی سی ڈیٹ مار ہی لیتے ہیں ایسا کرتے ہیں کہ ہم اپنی ڈیٹ کا ایک پیارا سا نام
بھی رکھ لیتے ہیں گول گپا ڈیٹ کیسا ہے مجھے پتا ہے بہت اچھا ہے۔ اس کے کچھ بھی بولنے سے پہلے
ہی بول پڑا۔

اور کچھ ہی فاصلے پر جا کر ایک جگہ گاڑی روک کر ایک انسان کو اپنی طرف بلایا۔

جلدی سے گول گپے کی پلیٹ لے کر آؤ۔ اور سنو چٹنی زیادہ ڈالنا اور پانی زیادہ تکھا کر نامیری بیوی کو پھیکے گول گپے بالکل پسند نہیں ہیں۔

وہ آرڈر دیتے ہوئے اسے پیسے دینے لگا جب کہ سنیہا سے سن رہی تھی وہ یہ سب کچھ کیسے جانتا تھا۔ یقیناً اس نے تو کا لگا یا ہو گا اب پھیکے گول گپے تو کسی بھی لڑکی کو پسند نہیں ہوتے۔

ویسے شادی کے بعد ہم ہر ہفتے یہ ڈیٹ کریں گے لیکن یاد رکھنا کی ڈیٹ کے بعد کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں جن میں میں کسی قسم کے خرچے برداشت نہیں کرتا۔

گول گپے آچکے تھے اور یقیناً اب اسے کھانے تھے اگر وہ نہیں کھاتی کہ یہ شخص اتنی آسانی سے اس کی جان نہیں چھوڑنے والا تھا وہ یہاں آئی ہی کیوں تھی یہی سوچ کر وہ پچھتا رہی تھی

کون سے اصول۔۔۔؟ وہ ایک گول گپے کھاتے ہوئے پوچھنے لگی۔

تم سچ میں بچی ہو یا میرے سامنے بچی بنتی ہو کم آن یار میں "کس" کی بات کر رہا ہوں وہ بے ساختہ بے باکی سے بولا تو سنیہا کا گول گپا اس کے گلے میں اٹک گیا

oooo

ارے شہزادی کیا ہوا گلے میں اٹک گیا میں تو صرف رول بتا رہا تھا ڈیٹ کا میں کون سا تمہیں کس
کرنے کا بول رہا ہوں

وہ اسے پانی کا گلاس پکڑتا اسی انداز میں بولا
آپ مجھے ہو سٹل چھوڑ دیں۔ اب وہ التجا کر رہی تھی

یار ابھی سے تمہارا یہ حال ہے میں سوچ رہا ہوں شادی کے بعد تمہارا کیا حال ہو گا ویسے میری
سانسوں کی مہک کو کافی اچھے طریقے سے محسوس کر چکی ہو اب یہ گھبرا نا شرمانہ مجھے کچھ فضول
لگتا ہے

وہ بھی ایسے حالات میں جب ہمیں تنہائی کے بہت سارے لمحات میسر ہو چکے ہوں
ایک بات بتاؤ کیا تم نے کبھی تنہائی میں میرے بارے میں نہیں سوچا جیسے کہ میں تمہیں کتنا اچھا
لگتا ہوں

میرا پاس آنا تمہیں کتنا اچھا لگتا ہے
میرا چھونا تمہیں کتنا اچھا لگتا ہے

یامیرے چھونے پر تم کیسا محسوس کرتی ہو وہ نون سٹاپ بولے جارہا تھا

میں آپ کے بارے میں سوچتی ہوں بے شک سوچتی ہوں لیکن اتنا فضول نہیں سوچتی وہ پوری ایمانداری سے بولی تو تراب قہقہہ لگا اٹھا

فلحال میں تمہیں اپنے بارے میں کسی بھی قسم کی فضول سوچ سوچنے بھی نہیں دینا چاہتا کیوں کہ ڈارلنگ میں تمہاری سوچ سے زیادہ فضول شخص ہوں وہ آنکھ دباتا آہستہ آواز میں بولا۔

سنیما شدت سے اس سفر کے ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی جب وہ بولا
یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک لورز پوائنٹ ہے کیا خیال ہے تمہارا۔۔۔۔۔

اللہ کا سوال ہے مجھے میرے ہو سٹل چھوڑ دیں میں نے زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر دی یہاں
آکر وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی

تمہیں پتا ہے اس وقت تمہارے علاوہ اگر کوئی اور لڑکی میرے ساتھ ہوتی تو خود کو کتنا خوش
قسمت محسوس کرتی اور ایک تم ہو انتہائی بورنگ انسان دیکھو شادی کے بعد میں یہ نخرے بالکل
برداشت نہیں کروں گا

مجھے ایک بہت ہی پیاری سویٹ سویٹ سے میری ساری باتیں ماننے والی بیوی چاہیے اور میں ایک بہت ہی رومینٹک پرسن ہوں تو مجھے میری بیوی بھی رومینٹک چاہیے یا پھر رومینس کرنے والی چاہیے۔

ہر بات پہ نو نہیں مہنگا پڑ سکتا ہے تمہیں وہ وارننگ دے رہا تھا تو پھر آپ کسی اور سے شادی کر لیں۔ میری طرف سے پوری اجازت ہے اس کی دھمکی پر اس کا جواب فوراً سے آیا تھا۔

تھینک یو سوچ اجازت دینے کے لیے لیکن اس کے بارے میں فیوچر میں سوچوں گا فی الحال جو ہے اسی پر گزارا کروں گا وہ مسکراتا ہوا اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر آہستہ سے اس کے ہاتھ کو ایک بار پھر سے اپنے لبوں سے چھونے لگا

تراب۔۔۔ نہیں پلیز نہیں اس کی جان ہوا ہونے لگی پھر نہیں۔۔۔؟ تمہیں ایک ذرا سی بات سمجھ میں نہیں آتی تمہارے منہ سے یہ لفظ مجھے زہر لگتا ہے لیکن اپنا نام بہت میٹھا لگتا ہے ایک بار پھر سے میرا نام لو وہ اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے بے حد قریب کر چکا تھا۔

وہ حیرانگی سے کبھی اس پاگل شخص کو تو کبھی آگے پیچھے سڑکوں کو دیکھ رہی تھی جو صرف اس کی ایک ملاقات پر اس کی حالت خراب کر رہا تھا

شادی کے بعد اس کا کیا کرتا ہے
یا اللہ یہ سفر جلدی ختم ہو اس نے شدت سے دعا مانگی تھی جو تھوڑی ہی دیر میں پوری بھی ہو گئی
تھی

○○○○

نہیں یہاں آکر بیٹھو نامیرے پاس گولی لگنے کی وجہ سے میری دور کی نظر کمزور ہو گئی ہے پاس آکر
بیٹھو یا یہاں سے تو مجھے ٹھیک سے تمہارے منہ کے زاویے بھی نظر نہیں آرہے

وہ دس بار اسے اپنے پاس بلا چکا تھا جبکہ وہ دور صوفے پر بیٹھی ہاتھ میں کوئی میگزین پکڑے بے
وجہ ہی دیکھے جارہی تھی جب کہ سارا دھیان اسی کی طرف تھا

کوئی بات نہیں آپ کی گولی کا علاج ہو جائے بعد میں ہم آپ کی آنکھوں کا بھی علاج کروادیں
گے یہ ہو سپیٹل بہت بڑا ہے یہاں ہر بیماری کا علاج ہے وہ اطمینان سے بولی

ہاں تو ٹھیک ہے نامیں کون سا پاس بلا رہا ہوں میگنیزین سیدھی کر کے پڑھو وہ آف موڈ کے ساتھ
بولا جس پر دانیں کا دھیان فوراً اپنے میگنیزین پر گیا تھا جو اس کے ہاتھ میں اس نے الٹا پکڑ رکھا تھا
اس نے جلدی سے سیدھا کیا

اتنے دور سے میں نظر نہیں آرہی لیکن میگنیزین الٹا ہے یہ نظر آرہا ہے واہ بھی واہ کتنی کمزور ہو گئی
ہے آپ کی نظر وہ اس کی نظر پر چوٹ کرتے ہوئے بولی تو عالم دلکشی سے مسکرایا

جب کہ ذرا سا اٹھنے کی کوشش میں ایک دردناک آہ اس کی زبان سے نکلی دانیں بھاگتے ہوئے
اس کے پاس آئی

عالم کیا ہوا آپ کو درد ہو رہا ہے آپ اٹھے ہی کیوں ڈاکٹر کو بلا کے لاتی ہوں پریشانی سے اس کے
قریب سے اٹھ کر باہر بھاگنے لگی جب اچانک عالم نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا۔

ڈاکٹر کی نہیں تمہاری ضرورت ہے بے وقوف جو علاج تم کر سکتی ہوں وہ یہ ڈاکٹر نہیں کر سکتا وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھا مے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں میں لے چکا تھا

وہ کچھ بھی نہ بھول پائی لیکن اس سے دور رہنے کی پوری کوشش کر رہی تھی تاکہ اس کے ٹچ ہونے سے اسے تکلیف نہ ہو لیکن نہ جانے اس کے سر پر کیا بھوت سوار تھا وہ اسے اپنے بالکل قریب کرتا اسے خود سے لگا چکا تھا دونوں میں ایک انچ کا بھی فاصلہ نہ رہا

عالم آپ کو درد ہو گا وہ اس کے ہونٹوں کو بخشتا اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔
تمہارے پاس آنے سے درد نہیں ہوتا سکون ملتا ہے۔

تم دور مت جایا کرو وہ اسے اپنے سینے سے لگائے بے حد چاہت سے بولا۔ اس کے ہونٹ آہستہ آہستہ اس کے گردن کی طرف جارہے تھے

عالم درد ہو گا نا آپ کو وہ پیچھے ہٹتے ہوئے سمجھانے لگی لیکن اس کے گھورنے پر خاموش ہو کر نظریں جھکا گئی

پاس آؤ وہ گھورتے ہوئے بولا۔۔

عالم آپ سمجھتے کیوں نہیں ہیں۔۔۔! آپ کو پتہ ہے کہ لوگوں کو گولیاں لگتی ہیں نا وہ سکون سے چند دن آرام کرتے ہیں آپ کی طرح فرمائش نہیں کرتے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

اور جن کے شوہر کو گولیاں لگتی ہیں نہ ان کی بیویاں ان کی ہر فرمائش پوری کرتی ہیں اسی لیے دماغ کھانا بند کرو اور میرے پاس آؤ۔

پاس ہی تو ہوں صرف انچ کا فاصلہ ہے آپ سے وہ بھی آپ سے برداشت نہیں ہو رہا وہ گھور کر رہ گئی اس کی بے باک فرمائش پر

مجھے تمہارے تل کو کس کرنا ہے وہ اس کی گردن پر موجود چھوٹے سے تل کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ گھبرا کر پیچھے ہٹنے لگی مگر اپنی کمر پر اس کا بازو محسوس کر کے وہی رک گئی

عالم انسان بن جائیں اللہ کا واسطہ ہے آپ سنیں حالت دیکھیں کون کہہ سکتا ہے کہ جس انسان کو دو گولیاں لگی ہیں وہ ہسپتال کے بیڈ پر اپنی بیوی کے ساتھ ایسی حرکتیں کر کے سکون محسوس کر رہا ہے

وہ پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے بولی جس پر عالم مسکرایا

دیکھو نین تمہیں پتا ہے اس وقت میں کتنی تکلیف میں ہوں تمہیں میری مدد کرنی چاہئے اور تم فضول کی بحث کر رہی ہو وہ اسے دیکھتے ہوئے شرم دلانے والے انداز میں بولا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی

مجھ سے کس قسم کی مدد چاہتے ہیں وہ بے یقینی سے پوچھ رہی تھی مجھے مودنگ میں تکلیف ہو رہی ہے تو خود میرے پاس آؤ اب تم اپنے اتنے پیارے شوہر کی ایک چھوٹی سی فرمائش پوری کر ہی سکتی ہو میں کونسا تمہیں آسمان سے تارے توڑ کر لانے کے لیے کہہ رہا ہوں

چلو میں تو بس پیارے سے تل کو اپنے لبوں سے چھونا چاہتا ہوں ایک چھوٹی سی فرمائش جو میں تم سے پہلی بار کر رہا ہوں اس کنڈیشن میں تمہیں تو اچھی بیوی کا فرض نبھاتے ہوئے میرے قدموں میں بیٹھ جانا چاہیے اور تمہارے نخرے نہیں ختم ہو رہے وہ افسوس کرتے ہوئے بولا

اس کے بعد کیا آپ مجھے چھوڑ دیں گے وہ ہار مانتے ہوئے سوال کرنے لگی عالم نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

تمہیں کس تو میں ویسے بھی کر لوں گا تم ہی میرے دماغ میں یہ فضول کی فرمائشیں ڈال رہی ہے
یہ سب چھوڑو میری فرمائش پوری کرنے کے بارے میں سوچو وہ بھرپور ڈھیٹ پن کا مظاہرہ
کرتے ہوئے بولا

میرا مطلب ہے کہ آپ میرے ساتھ فضول کی کوئی بھی فرمائش نہیں کریں گے اس کے بعد وہ
شرط رکھتے ہوئے بولی۔ عالم تھوڑی دیر سوچ میں پڑ گیا

تمہیں کس گدھے نے کہا کہ یہ فضول کی فرمائش ہے یہ میری جائز فرمائش ہے اس نے گھورتے
ہوئے کہا نین کو لگا تھا کہ شاید وہ اس کی بات کو سمجھتے ہوئے ہاں کرے گا لیکن اس نے تو آگے
سے ایک اور فتویٰ لگا دیا تھا

عالم میرا مطلب ہے کہ اس کے بعد آپ آرام کریں گے اور اپنے آپ پر تھوڑا سا رحم کھائیں گے
وہ سمجھاتے ہوئے آسان لفظوں میں بولی

رحم کھانے کا کیا فائدہ جب میری بیوی کو مجھ پر ترس نہیں آتا وہ بے حد افسوس سے بولا

جس پر نین نے اپنا ہاتھ زور سے اپنے سر پر مارا ضرورت سے زیادہ زور سے لگ گیا

بے وقوف لڑکی کیوں مار رہی ہو اپنے آپ کو تکلیف دی اپنے آپ کو تو ہاتھ کاٹ کر دوسرے ہاتھ
میں رکھ دوں گا وہ غصے سے سخت لہجے میں بولا

اس کے انداز پر نین بنا کچھ بولے ذرا سا اوپر ہوئی۔ اور اپنی آنکھیں بند کر لیں جس کا مطلب سمجھ
کر علم فתיاب انداز میں مسکرایا

ویسے اتنی بھی بری نہیں ہو جتنی بنتی ہو۔ اس کے شانے پہ ہاتھ رکھ کے عالم آہستہ سے اس کی
گردن پر جھکا۔ اس کے لبوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہی وہ پیچھے ہٹی اور فوراً اس سے
اٹھ کر دور صوفے پر جا بیٹھی اور عالم پھر سے لیٹ گیا

اب آپ آرام سے سو جائیں پلیز عالم آپ کی یہ فرمائش آپ کی صحت کے لیے بالکل بھی اچھی
نہیں ہیں۔ وہ سمجھاتے ہوئے بولی

تم یہاں میرے پاس آ کر سو ہم دونوں ایک ساتھ مل کر سوتے ہیں تمہیں بالکل بھی تنگ نہیں
کروں گا وہ وعدہ کرتے ہوئے بولا۔

ہاں آپ کو تو جانتی ہی نہیں ہوں آرام سے آنکھیں بند کر کے سو جائیں ورنہ میں یہاں سے چلی جاؤ گی روحان ادا کے کمرے میں وہاں سے چاچو کو یہاں بھیج دوں گی پھر کرتے رہنا ان کے ساتھ فضول قسم کی باتیں

وہ دھمکی دیتے ہوئے بولی

نہیں ایسا مت کرنا میں ان کی شکل ساری رات نہیں دیکھ سکتا میں وہ سر تکیہ پر رکھتے ہوئے بولا اتنی بھی بری شکل نہیں ہے ماشاء اللہ کتنے پیارے دیکھتے ہیں نین نے اس کی بات کا غلط مطلب نکالا

ہاں ان کی شکل تو بہت پیاری ہے ماشاء اللہ سے لیکن ان میں مجھے میری بیوی نظر نہیں آتی اور یقین کرو انہیں دیکھ کر مجھے کوئی رومینٹک فیلنگ بھی نہیں آتی اس کا جواب ایک بار پھر سے بے باکی سے بھرپور تھا دانیل اپنا کبل خود پر ٹھیک کرتی اگلے ہی لمحے پوری طرح اس کبل میں چھپ کر صوفے پر لیٹ گئی تھی اس صوفے پر وہ کافی آسانی سے پوری آچکی تھی

○○○○○○○

رات کا ناجانے کون سا پل تھا جب اس سے اپنے لبوں کے بعد اپنی گردن پر اس کا لمس محسوس ہوا۔

پہلے تو وہ اس کے بہکادینے وقلے لمس پر مسکرا کر اس کے گرد اپنی باہیں پھیلا گئی۔

لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اسے بند آنکھوں کے پیچھے صرف خون کے دھبے نظر آنے لگے۔
اس نے زایار کو غیر محسوس انداز میں خود سے دور کرنے کی ناکام کوشش کی۔ لیکن وہ تو جیسے
پوری طرح سے بہک چکا تھا

اس کے مزاحمت کرتے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کئے اسے اپنی پناہوں میں سمیٹا اس کی
ساری مزاحمت نظر انداز کر گیا۔

وہ بہت کوشش کے باوجود بھی اس کی بڑھتی ہوئی بے باکی کو روک نہ پائی تھی وہ خاموشی سے اس
کی جسارت محسوس کرتی خاموشی سے اپنا آپ اس کے حوالے کر گئی
○○○○

تم ابھی تک سوئی نہیں وہ کمرے میں آیا تو لالی کو کتابوں میں سرکھپاتا دیکھ کر پوچھنے لگا

اسے پڑھتے دیکھ کر اسے ہمیشہ ہی بہت خوشی ہوتی تھی اب تو اس کے پیپر ز بھی بالکل قریب تھے

نہیں بس سونے ہی والی تھی آپ کا انتظار کر رہی تھی سوچا ایک بار پھر سے پڑھ لوں اس نے
مسکراتے ہوئے آج پھر شیر کی مونچھوں کو چھونے کی کوشش کی

جہاں ایک بال اسے کافی دنوں سے تنگ کر رہا تھا اس کی خوبصورت مونچھ پر ایک اکلوتا بال الگ اسے بالکل اچھا نہیں لگتا تھا

لالی ڈونٹ وہ اس کا ہاتھ پیچھے کرتا آرام سے بیڈ پر لیٹ گیا
زکوٹا جن وہ اکیلا ہے بچار روز مجھ سے کہتا ہے پلیز مجھے میری فیملی سے ملو ادو وہ معصومیت سے
اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے بولی توشیر مسکرا دیا۔

اسے اکیلے ہی رہنے دو کوئی ضرورت نہیں ہے اس کی فیملی سے ملوانے کی اسے اپنی باہوں میں قید
کیے اس کے بال سہلاتے ہوئے وہ اپنی آنکھیں بند کر چکا تھا

لالی نے سر اٹھا کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں وہ بال پھر سے اسے دیکھ کر فریاد کرنے لگا
جیسے نظر انداز کرتے اس نے آہستہ سے شیر کے گال پر اپنے لب رکھے توشیر کے لبوں کی تراش
میں مسکراہٹ خوبصورتی سے چمکی

کیا بات ہے میری جاناں کو آج بڑا پیارا رہا ہے مجھ پر وہ ایسے ہی آنکھیں بند کئے بے حد محبت سے
مسکراتے ہوئے بولا جب اس کے لب اپنے دوسرے گال پر محسوس ہوئے

کہتے ہیں اگر شوہر اچھا ملے تو کبھی کبھی پیار کر لینا چاہیے اس نے بے تکالو جک دیتے ہوئے اس کی تھوڑی پر لب رکھے

لالی اب یہ کچھ زیادہ ہو رہا ہے وہ اس کی بے بالی پر بولے بنانہ رہ سکا

ابھی تو اس سے بھی زیادہ ہو گا میری چھمک چھلو وہ لو فرانہ انداز میں کہتی اسے ہنسنے پر مجبور کر گئی جب اگلے ہی لمحے اس کے ہونٹ اسے اپنی مونچھوں پر محسوس ہوئے۔

اس کے بعد جو درد اس نے محسوس کیا تھا اس سے وہ تڑپ اٹھا لالی یہ کیا بے وقوفی ہے کیا کیا ہے تم نے وہ اسے خود سے پیچھے کرتا اٹھ بیٹھا جب کہ لالی بڑے فخر سے اپنے ہاتھ میں اس کا ننھا سا مونچھ کا بال پکڑے دیکھ رہی تھی

مجھ سے اس معصوم کا درد برداشت نہیں ہو رہا تھا اب آپ بتائیں اسے الٹی سے واپس لگاؤں یا سنبھال کر اندر رکھ دوں وہ بال کو دیکھتے ہوئے بولی شیر بس اسے گھور کر رہ گیا۔

تمہیں تو میں بتاتا ہوں اس کے درد کا بہت خیال ہے تمہیں اب جو درد مجھے دیا ہے اس کا انجام بھگتو وہ اسے پکڑ کر ایک ہی جھٹکے میں بیڈ پر پھینک چکا تھا۔

جبکہ شیر اس کے دونوں بازو اپنے ہاتھوں میں قید کرتا اس کے لبوں کی زرباہٹ کو اپنے لبوں سے محسوس کرنے لگا جس سے اور کچھ ہونہ ہو لیکن اس کے بال کی تکلیف ضرورت کم ہو رہی تھی۔

اس کے شدت بھرے انداز پر لالی نے ذرا سی مزاحمت کی جیسے وہ سرے سے نظر انداز کرتا اپنی جساتوں کی ایک نئی داستان لکھتا چلا گیا۔ جبکہ لالی اس کی باہوں میں پگھلتی خاموشی سے اسے محسوس کئے جارہی تھی

oo

کسی چمکتی چیز کو اس نے اپنی طرف آتا محسوس کر لیا تھا شاید وہ یہ بھی سمجھ چکا تھا کہ وہ کون ہے

اس شخص کا ہاتھ کانپ رہا تھا جبکہ اس کے ہاتھ میں چمکتا چاقو بھی بری طرح سے کانپ کر رہا تھا۔ عالم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی

یہ واقع ہی آسان نہیں تھا کسی کے لیے بھی یہ بہت مشکل کام تھا۔ شاید وہ دیکھ نہیں سکتا تھا کہ عالم جاگ رہا ہے۔ وہ پوری آنکھیں کھولے اس شخص کو دیکھ رہا تھا جو آہستہ آہستہ اس کی جانب آ رہا تھا

اور وہ کس مقصد کے لیے آ رہا تھا وہ بھی بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا لیکن آج وہ رشتے کے اعتبار کی آخری انتہا تک جانا چاہتا تھا کیا وہ شخص ایسا کر سکتا ہے کیا اس کا کانپتا ہاتھ اسے ایسا کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔

وہ اس کے بالکل قریب آ کر کس نے وار کرنا چاہا عالم خاموشی سے پڑا رہا۔ اس کا دل کہتا تھا وہ شخص اتنا نہیں گر سکتا۔ وہ جانتا تھا اس پر گولیاں اس نے بوکھلاہٹ کے شکار میں چلائی تھی۔

وہ اسے مار نہیں سکتا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ مارنے کی حد تک چلا گیا وہ یہاں سے مارنے کے لئے ہی آیا تھا اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا۔

اس نے چاقو اوپر کرتے ہوئے اس کے سینے تک پورے زور سے چلانے کی کوشش کی لیکن نہیں چلا پایا۔ اس کا ہاتھ بری طرح سے کانپ رہا تھا اس نے ایک اور کوشش کی۔ وہ پھر سے ناکام ہوا شاید اس کا ضمیر سے اجازت نہیں دے رہا تھا۔

ایک اور کوشش کریں چاچو۔۔ اگر آپ کو لگتا ہے کہ عالم سلطان شاہ تراب حیدر شاہ کا حق مار سکتا ہے تو پیچھے مت ہٹیں اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کے بیٹے کی راہ میں رکاوٹ ہو تو مار دیں مجھے۔ مجھے پھر بھی آپ سے کوئی گلا نہیں ہوگا۔

تراب میرے لیے میرا چھوٹا بھائی ہے میرا دوست ہے میرا ہم راز ہے میرے ہر دکھ کا ساتھی ہے۔ اس کا حق مار کر میں ویسے بھی نہیں جیت سکتا میں نہیں جانتا کہ آپ کو کب لگا کہ میں اس حق سے چھین لوں گا۔

شاید جب دادا نے ساری جائیداد میرے نام کرنے کا فیصلہ کیا

۔ یا اس جائیداد کے تین حصے بنانے کا فیصلہ کیا۔

یہ حقیقت ہے کہ اس ساری جائیداد پر صرف میرا حق نہیں ہے یہ تراب اور روحان کی بھی ہے۔ میں جانتا ہوں آپ ہمیشہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ میں تراب کو اپنے نیچے لگانا چاہتا ہوں یا اس سے خود سے کم ثابت کرنے کی کوشش کرنا چاہتا ہوں۔

لیکن ایسا کچھ نہیں ہے چاچو وہ ہمیشہ سے میرے برابر کھڑا ہے بس آپ کی نظروں میں فرق ہے اور کچھ فرق نہ جس چاچی کی نظروں میں ہے۔ جو وہ آپ کو غلط طریقے سے دکھاتی ہیں

اور جہاں تک روحان کی بات ہے روحان بھی اس جائیداد میں اپنا مکمل حصہ رکھتا ہے وہ بھی اس خاندان کا وارث ہے میں روحان کے حصے کا تو نہیں لیکن اپنے حصے کی ساری جائیداد تراب کے نام کرنے کو تیار ہوں آپ بس اس سے پوچھ لیجئے گا کہ وہ میرے حصے کا کچھ لینا پسند کرے گا۔

اس کا جواب نہیں ہو گا جانتے ہیں کیوں۔۔۔؟ کیوں کہ پیسہ دولت جائیداد شہرت یہ سب کچھ اسے کبھی بھی نہیں چاہیے۔ اسے ہمیشہ سے آپ کی توجہ چاہیے تھی جو آپ اسے کبھی دیکھے ہی نہیں سکے

اب تک یہاں جو کچھ بھی ہوا اس میں مجھے آپ کی کوئی غلطی نظر نہیں آئی میں جانتا ہوں اور روحان کو مارنے کے پیچھے ماسٹر پلیئر معارج تھا۔

وہ واصف چاچو اور صفدر شاہ سے اپنا انتقام لینے کے لیے ان دونوں سے روحان کو چھین لینا چاہتا تھا

-

جس میں اس نے آپ کو اپنے ساتھ ملا لیا تاکہ روحان اور میں مارے جائیں اور ساری جائیداد تراب کے نام ہو جائے لیکن آپ نے کبھی سوچا ہے اس سب کی بات کیا کر اب یہ سب کچھ قبول کرے گا۔۔۔؟ نہیں چاچو تراب کو ان سب چیزوں کی ضرورت ہی نہیں ہے اسے ہمیشہ سے آپ کی ضرورت تھی۔

تراب نے سات سال کی عمر میں آپ کو اپنی ماں کو بری طرح سے مار پیٹتے دیکھا تھا۔ اس وقت ایک سات سال کے بچے کا دماغ اتنا کام نہیں کر سکتا تھا کہ وہ یہ بات سمجھ سکے کہ اس کی ماں پاگل ہے۔

تراب نہیں جانتا تھا کہ اس دن زلیخا چاچی خود کشی کرنے کی کوشش کر رہی تھی اس دن اس نے آپ کو اپنی ماں کو مارتے دیکھا تھا۔

وہ نہیں سمجھ پایا اس کی ماں کس طرح سے مری۔ بس اس نے اپنی ماں کی تڑپتی لاش کس کے ساتھ آپ کو خون سے بھر چاقو پکڑے دیکھا تھا۔

اس دن آپ غلط نہیں تھے چاچو لیکن آج آپ غلط ہیں۔ آپ اتنے سالوں سے اپنے بیٹے کو اپنے سینے سے لگانے کے لئے تڑپ رہے ہیں لیکن آج مجھے مار کے آپ اس کو ہمیشہ کے لئے اسے خود سے دور کر دیں گے۔

آپ مجھے مار ڈالیں مجھے کوئی افسوس نہیں ہوگا لیکن اگر آپ یہ سب کچھ تراب کے لئے کر رہے ہیں تو مت کریں کیونکہ میرے بغیر سے یہ سب کچھ قبول نہیں ہوگا۔ وہ دعویٰ سے بولا۔

وہ جانتا تھا کہ بہتر اب اور عالم کے رشتے کو غلط طریقے سے دیکھ رہے ہیں۔ تراب کا اسے اہمیت دینا اس کی ہر بات ماننا یہاں تک کہ وہ عالم کے جو توں کے تسمے باندھنے کے لیے بھی پیچھے نہ ہٹتا۔

اور حیدر چاچوان سب چیزوں کو عالم کی غلامی قرار دینے لگے تھے انہوں نے کہیں باریہ بات داداجان کے سامنے بھی یہ بات کہی تھی کہ عالم میرے بیٹے کو اپنے نیچے لگانا چاہتا ہے۔ اسے اپنا نوکر بنانا چاہتا ہے جیسے اتنے سالوں سے سلطان شاہ اور واصل شاہ نے انہیں بنا کر رکھا ہے۔

حقیقتاً ایسا کچھ بھی نہیں تھا صرف نظر کا دھوکا تھا وہ ان کے رشتے کو غلط نام دیتے تھے۔

عالم نے انہیں گہری سوچ میں ڈال دیا تھا وہ کتنی ہی دیر اندھیرے میں ڈوبے اس وجود کو دیکھنے کی کوشش کرتے رہے جب اچانک کسی نے پیچھے سے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا ان کے پیچھے مڑنے کی وجہ سے ان کے ہاتھ میں موجود تیز دھار والا چاقو سامنے والے کے ہاتھ پر لگا۔

اس کی آہ نکلی جس پر فوراً دین کی آنکھ کھل گئی اس نے تیزی سے ہوئے کمرے کی لائٹ آن کی۔

○○○○○

لیکن سامنے کا منظر اس کے لئے بھی بے حد عجیب سامنے تراب ہاتھ سے بہتے ہوئے خون کو نظر انداز کرتا ہے حد اسے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ رہا تھا جبکہ عالم بیڈ پر لیٹا تراب کو دیکھ رہا تھا یہ واحد شخص تھا جسے وہ اس وقت یہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا

جب کہ حیدر شاہ اپنے بیٹے کے ہاتھ سے بہتے خون کو دیکھ کر بری طرح سے تڑپ اٹھے تھے

کیوں آئے تھے یہاں آپ عالم کو مارنے کے لیے آپ اتنے گر سکتے ہیں میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

ذرا شرم نہیں آئی آپ کو اپنی اولاد کے ساتھ ایسا گھٹیا کام کرتے ہوئے مجھ سے میرے سارے
رشتوں کو چھین لینا چاہتے ہیں آپ۔۔۔؟

پہلے میری ماں کو مار ڈالا آپ میرے بھائی کو مارنا چاہتے ہیں۔۔؟ وہ بے حد سے آگے بڑھ رہا تھا
یقیناً آج کچھ نہ کچھ ضرور ہونے والا تھا

وہیں رک جاؤ تراب تمہیں میری قسم وہ غصے سے ان کی طرف بڑھ رہا تھا جب عالم چلاتے ہوئے
بولا اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا تراب کو روکنے کا

عالم تو اس گھٹیا شخص کے لئے مجھے اپنی قسمت دے رہے ہو۔۔۔؟

اس انسان کے لیے جو رشتوں میں چھپا ہوا ایک بھیڑیا ہے۔۔۔۔؟

یہ تمہیں یہاں جان سے مارنے آیا تھا۔۔۔۔۔ اسے تو میں زندہ نہیں چھوڑوں گا شرم آتی ہے مجھے
اس شخص کو اپنا باپ کہتے ہوئے۔۔

تراب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر ڈالے

نہیں تراب تم کچھ نہیں کرو گے کچھ بھی نہیں وہیں رک جاؤ۔ پہلے ایک بار میری بات سن لو۔ وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

چاچو سے غلطی ہوئی ہے وہ بہہ گئے تھے لیکن ان کا قصور اتنا بڑا نہیں ہے جتنی بڑی سزا تو میں نہیں دینا چاہتے ہو۔

ہر باپ اپنے بیٹے کی بھلائی سوچتا ہے وہ بھی تمہارے لئے کچھ بہتر سوچنے کی کوشش کر رہے تھے ہاں میں مانتا ہوں ان کا طریقہ غلط تھا۔ لیکن سوچ غلط نہیں تھی

ہر باپ اپنے بیٹے کی کامیابی دیکھنا چاہتا ہے یہ تمہیں کامیاب دیکھنا چاہتے تھے۔ معارج نے انہیں غلط راستہ دکھایا اور اپنے بیٹے کے لئے وہ غلط راستے پر چلنے کے لئے تیار ہو گئے تو اس میں کیا غلط ہے ---؟

وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ تراب کے ماتھے کی رگیں صاف کہہ رہی تھیں کہ وہ کچھ بھی سمجھنے کو تیار نہیں ہے۔۔۔ دانیل نے تو جب سے یہ سنا تھا کہ حیدر چاچو اسے جان سے مارنے آئے تھے وہ بہت زیادہ گھبراہٹ چکی تھی۔

وہ عالم کے پاس کھڑی تھی اس کا ہاتھ تھامے ہوئے تھی جبکہ اس کنڈیشن میں بھی عالم کا حیدر شاہ کو سپورٹ کرنا سے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

وہ تم سے بہت پیار کرتے ہیں۔ تراب وہ تمہیں کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ تمہیں مجھ سے آگے جاتے دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ تمہیں ایک بار اپنے سینے سے لگانا چاہتے ہیں تمہیں پیار کرنا چاہتے ہیں

بس کرو عالم بہت ہو گیا بہت کر لی فضول باتیں میں پولیس کو فون کر رہا ہوں اس جیسے قاتل کی جگہ ہم لوگوں کے بیچ میں نہیں بلکہ جیل میں ہے۔ وہ اس کی بات تو بری طرح سے غصہ ہوتا اپنی جیب سے موبائل نکالنے لگا جس پر عالم کی کچھ بھی کہنے سے پہلے حیدر شانے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا

اسے کرنے دو عالم کو جو کر رہا ہے اسے کرنے تو۔۔ وہ بالکل صحیح کہہ رہا ہے میں ایک گھٹیا گرا ہوا شخص ہوں مجھ جیسے انسان کی جگہ تم جیسے لوگوں میں نہیں ہے۔

لیکن تم بھی میری بات سن لو تراب حیدر شاہ

یقیناً تو میری کوئی بات نہیں سننا چاہتے ہو لیکن میں آج تم سے کچھ باتیں کہنا چاہتا ہوں اور تمہیں
میری باتیں سنی ہوں گی

○○○○○

میں تمہاری ماں سے بہت محبت کرتا تھا۔ بے حد محبت دیوانوں کی طرح چاہتا تھا اسے ہاں یہ ارنج
میرج تھی۔ ہماری شادی خاندان والوں کے کہنے پر ہوئے تھے

لیکن شادی کے بعد مجھے احساس ہوا کہ زلیخا سے اچھی لڑکی میری زندگی میں کبھی آہی نہیں سکتی
۔ اسے چاہنا اس سے پیار کرنا ہمیشہ اس کے ساتھ رہنا میری زندگی کا مقصد بن گیا تھا۔

زلیخا میرے سامنے کچھ اور تھی لیکن گھر والوں کے سامنے کچھ اور مجھے اکثر کہا جاتا تھا کہ وہ عجیب
قسم کی حرکتیں کرتی ہے اپنے آپ سے باتیں کرتی رہتی ہے۔

گھنٹوں ایک کی جگہ بیٹھی رہتی ہے ایک ہی جگہ دیکھتی رہتی ہے۔ مجھے ان سب باتوں پر یقین
نہیں آتا تھا۔ شادی کے کچھ ہی عرصے کے بعد ہم دونوں ہنی مون پر چلے گئے۔

وہاں جا کر اس کی کچھ حرکتیں میرے سامنے بھی آئیں۔ وہ آدھی رات کو ہوٹل سے باہر نکل جاتی تھی میں پاگلوں کی طرح اسے ہر طرف ڈھونڈتا۔ پھر آہستہ آہستہ گھر والوں کی باتیں بھی مجھے سچ لگنے لگی وہی ساری حرکتیں میرے سامنے بھی کرنے لگی

وہ میرے سامنے بالکل نارمل تھی وہ نارمل طریقے سے رہتی تھی ایسے میں اس کی اس طرح کی حرکتیں مجھے بہت پریشان کرنے لگی۔

ہم واپس آئے تو مجھے پتہ چلا کہ زلیخا کافی عرصے سے مینٹلی ڈسٹرب ہے۔ جب سے اس کے والد اور بھائی کا قتل ہوا تھا وہ ٹھیک نہیں تھی۔ جب اس کی شادی ہوئی تو اس کی ماں نے ہم سے یہ ساری باتیں چھپائی تھی لیکن یہ سب کچھ جان کر میں نے اسے چھوڑا نہیں بلکہ اس کا علاج کروانا شروع کر دیا۔

کیونکہ میں اس سے بہت پیار کرتا تھا انہوں نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا جو یقیناً ان سب باتوں سے اکتایا ہوا تھا اسے ان کی کسی بات پر ایک پرسنٹ بھی یقین نہیں تھا

خاموش کیوں ہو گئے آپ ویری گڈ جاری رکھیں اپنی من گزنت کہانی۔ یہ ختم ہوگی تو میں پولیس کو فون کروں گا بگڑتے ہوئے چہرہ پھیر گیا

مطلب وہ سمجھ رہا تھا کہ اس کا باپ اپنا گناہ چھپانے کے لیے اس کی ماں کو پاگل قرار دے رہا ہے۔

میں نے اس کا علاج کروایا وہ کافی بہتر ہو چکی تھی جب تم پیدا ہوئے ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ ہم دونوں تمہیں پا کر بہت خوش تھے ہماری زندگی جنت ہو گئی تھی۔

لیکن نہ جانے کس طرح سے اس کے دماغ میں شک کا خناس بھر گیا۔ وہ مجھ سے لڑنے لگی آئے دن ہماری لڑائیاں ہونے لگی۔

اور ان سب لڑائیوں میں وہ خود کو نقصان پہنچاتی تھی کبھی اپنے آپ کو کمرے میں بند کر لیتی۔ دو تین دن تک کمرہ نہیں کھولتی

کبھی خود کو پھانسی لگانے کی کوشش کرتی

کبھی خود کو جلانے کی کوشش کرتی

کبھی کبھی تو اپنے ہاتھ پر چاقو سے کاٹا لگاتی

اسے پھر سے دورے پڑنے لگے میں بہت پریشان ہو گیا تھا کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کروں میں نے پھر سے اس کا علاج کروانا شروع کر دیا۔

اس دوران مجھے اپنے آفس میں 15 سیکرٹریز چینج کرنی پڑیں۔ کیونکہ وہ آفس آکر انہیں بے عزت کیا کرتی تھی

آفس میں میرا کردار مشکوک ہونے لگا اس کی ان حرکتوں کی وجہ سے مجھے بہت غصہ آتا تھا جس کی وجہ سے کبھی کبھار میں اس کا ہاتھ بھی اٹھالیتا۔ جس کے بعد وقت تمہیں اپنے سینے سے لگا کر روتے ہیں اور یہ کہتی کہ میں اس کے ساتھ بے وفائی کر رہا ہوں اسے دھوکہ دے رہا ہوں

تم سات سال کے تھے جب ہمیں پتہ چلا کہ وہ دوبارہ ماں بننے والی ہے۔ مجھے لگا کہ ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد وہ ٹھیک ہو جائے۔

لیکن نہیں اس دوران میرے آفس میں نر جس کام کر رہی تھی۔ نر جس ایک بہت چالاک عورت تھی اور میں نہیں چاہتا تھا کہ زلیخا اور نر جس کا کبھی بھی آمناسا منا ہو۔

زلیخا آفس آتی تو میں نر جس کو یا تو چھٹی پر بھیج دیتا یا اسے کسی کام پر لگا لیتا۔ لیکن ایک دن نر جس کو دیکھ کر وہ پھر سے پرانی حرکتیں کرنے لگی

اس رات وہ اپنے آپ کو مارنے کی کوشش کر رہی تھی میں صرف اس کی جان بچانا چاہتا تھا۔ لیکن میں نہیں جانتا تھا کہ وہ چاقو اسی کی جان لے لے گا۔ میں نہیں جانتا کہ تم نے کیا دیکھا۔ لیکن اتنا جانتا ہوں کہ اس کے بعد میں تمہاری نظروں میں گنہگار ہو گیا۔

بہت اچھی کہانی سنائی آپ نے مگر اب آپ اپنے انجام بھگتنے کے لیے تیار ہو جائیں۔

کیونکہ اس ساری کہانی میں اپنی اور نر جس کی شادی کا پوٹ تو بھول ہی گئے کہ آپ نے میری ماں کے کل پورے ہونے سے پہلے کیسے ایک دوسری عورت سے شادی لی۔ وہ ان کی ساری باتوں کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے بولا تو حیدر شاہ نے ہاں میں سر ہلایا۔

تمہاری ماں کی موت کے بعد نر جس بدنام ہو گئی تھی۔ ہر کوئی اس پر سوال اٹھانے لگا تھا یہ بات کسی سے چھپی نہیں رہ سکیں کہ ہماری لڑائی نر جس کی وجہ سے ہوئی تھی۔

اس کے گھر پر پتھر برسائے جارہے تھے اسے گندی عورت کہا جا رہا تھا اٹھتے بیٹھتے اسے تنگ کیا جا رہا تھا۔ میں اس کی محبت میں گرفتار ہو کر نہیں بلکہ اس کی عزت بچانے کی خاطر اس کا ہاتھ تھامنے پر مجبور ہوا تھا

اسے عزت کی چادر تھمانے کے لیے میں نے تمہاری ماں کی کل پورے ہونے کا انتظار نہیں کیا تھا۔ تم نے غلط دیکھا تھا تراب تم مجھ پر یقین کرو یا نہ کرو لیکن حقیقت یہی ہے میں اس دن غلط نہیں تھا لیکن آج غلط تھا۔

بلکہ بہت غلط تھا میں اپنے ہی خون کو اپنے ہاتھوں سے ختم کرنے جا رہا تھا معارج کی باتوں میں آگیا تھا مجھے لگا کہ ساری دولت تمہارے نام ہو جائے گی تمہیں تمہارا حق ملے گا جس پر عالم قبضہ جما رہا ہے اور روحان بھی اس کا حصہ دار بن چکا ہے میں صرف تمہیں کامیاب دیکھنا چاہتا تھا۔

لیکن میں غلط تھا میں بہت غلط تھا عالم مجھے معاف کر دو میں تمہیں سمجھ نہیں پایا

میں نے بہت برا کیا عالم میں معافی کے قابل نہیں ہوں لیکن میں پھر بھی تم سے معافی مانگتا ہوں

تم پولیس کو فون کروں میں اپنا جرم قبول کروں گا۔ میں نے تمہیں یہاں پہنچا دیا موت کے منہ تک اس دن مجھے لگا کہ میں پھنس جاؤں گا اسی لیے بوکھلاہٹ میں میں نے تم پر گولی چلائی۔

مجھے آپ سے کوئی گلا نہیں ہے چاچو آپ کبھی بھی غلط نہیں تھے نہ آج نہ ہی بیس سال پہلے اور معارج بہت جلد اپنے انجام تک پہنچے گا۔ وہ ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا تو تراب غصے سے کمرے سے نکل گیا۔

آپ بے فکر ہو جائے چاچو حقیقت اس کے سامنے ہی یقین بھی کر لے گا لیکن اپنی ماں کو غلط سمجھ کر آپ کو ٹھیک کہنا فی الحال اس کی انا سے اس بات کی اجازت نہیں دیتی آپ اسے تھوڑا وقت دیں وہ جلد ہی آپ کو سمجھ جائے گا۔

نہیں یہ بات اس کمرے سے باہر نہیں نکلتی چاہیے۔ وہ حیدر شاہ کو سمجھاتے ہوئے دانیں سے کہنے لگا۔ جس پر دانیں نے صرف ہاں میں سر ہلایا۔

ویسے آپ کے بیٹے کو منانے کا ایک زبردست آئیڈیا ہے میرے پاس وہ ان کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو وہ ایک آس سے اس کی جانب دیکھنے لگے۔

اپنے بیٹے کے لئے اس کی من پسند لڑکی کا رشتہ لے کر جائیں اور اس کی من چاہی بچپن کی منکوحہ کو دلہن کے روپ میں پوری عزت سے اپنی حویلی لے آئیں۔

ہوش سنبھالنے سے پہلے اور بعد کی پہلی اور آخری خواہش ہے تراب حیدر شاہ کی سنیہا و اصف شاہ۔ میں جانتا ہوں آپ پاکیزہ بیگم کے سامنے کبھی جھکنا نہیں چاہتے لیکن اپنے بیٹے کے لئے سر جھکا لیجئے۔

اور کچھ ہونہ ہو لیکن اس سے بہت کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ یہ میرا دعویٰ ہے وہ یقین سے کہہ رہا تھا جب کہ حیدر شاہ اپنے بیٹے کی خوشی کے لئے پاکیزہ کے سامنے جھکنے کے لیے تیار تھے۔

○○○○

○○○○○○

میں نے تمہیں سمجھایا تھا سو تن لیکن تم نے میری بات نہیں مانی اب انجام کے لیے بھی تیار رہنا۔ وہ بے حد غصے سے بولی۔

بریرہ بیگم میں نے بہت کوشش کی ان کو روکنے کی لیکن وہ نہیں مانے پلیز آپ کچھ مت کیجیے گا
میں آئندہ ایسی کوئی غلطی نہیں ہونے دوں گی وہ بری طرح سے رو رہی تھی۔

نہیں اب تو تمہیں حساب چکانا ہوگا۔ اب کوئی معافی نہیں۔ اب سزا ملے گی تمہیں۔ اگر تم زایار
کی زندگی چاہتی ہو تو خاموشی سے میری اور زایار کی زندگی سے نکل جاؤ۔

یہی تمہاری سزا ہے۔
نہیں ایسا ممکن نہیں ہے بریرہ میں ان کے بچے کی ماں بننے والی ہوں وہ اسے سمجھانے کی کوشش
کر رہی تھی

یہ سب کچھ نہیں سننا چاہتی سو تن یہ تمہارا مسئلہ ہے اگر تم زایار کی زندگی چاہتی ہو تو تمہیں زایار
کو چھوڑنا ہوگا بس یہ میرا آخری فیصلہ خاموشی سے زایار کی زندگی سے نکل جاؤ

اس کے علاوہ میں تم سے اور کچھ نہیں مانگوں گی فون بند ہو چکا تھا۔ جب کہ پازیب وہی بیٹھی
پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی جبکہ ہادی دروازے پر رکاحیرانگی سے دیکھ رہا تھا

ooooo

ایسے کیسے اپنے کمرے میں چلی جاؤں میں سنیہا تمہیں بخار ہے اور مجھے لگتا ہے کہ اگر تم اکیلے کمرے میں رہی تو تمہاری طبیعت زیادہ خراب ہو جائے گی اسی لیے میں تمہیں چھوڑ کر بالکل بھی نہیں جانے لالی اس کے ساتھ بیڈ پر لیٹتے ہوئے بولی

نہیں جانو ایسا کچھ نہیں ہو گا تم جاؤ آرام سے جا کر رسٹ کرو اور ویسے بھی مجھے ہاتھ پیر رکھنے کی عادت ہے اور تمہیں میری یہ حرکت پسند نہیں تم ڈسٹرب ہو گی

وہ سوسوں کرتے ہوئے بولی اسے آج دوپہر سے ہی زکام بخار کی شکایت ہو رہی تھی

ارے چھوڑو یا تم کم ہاتھ پیر رکھتی ہو تمہارے ادا نے تو مجھے اپنا شاندار بستر ہی سمجھ رکھا ہے ایسے تکیے کی طرح دبوچ کر سوتے ہیں کہ۔۔۔۔ وہ بولتے بولتے اچانک رک کر سنیہا کے ایکسپریشن دیکھنے لگی

جو اس کی پوری بات سننے کے لئے کافی ایکسٹنڈ نظر آرہی تھی

بے شرم لڑکی کنواری لڑکیوں کو زیب نہیں دیتا ہے ایسی باتیں سننا کان بند کرو اپنے وہ اسے شرم دیلانے والے انداز میں بولی

ہاں تو کیا شادی شدہ لڑکیوں کو زیب دیتا ہے کہ وہ اپنی کنواری بہن کے سامنے اس طرح منہ
کھول کھول کر اپنے رومینس کی داستان سنائے اس کے ڈانٹنے پر وہ منہ پھلا کر بولی

جسے تم رومینس کہہ رہی ہوں اسے میں ظلم کی داستان کہتی ہوں وہ اسے گھورتے ہوئے بولی جس
پر وہ ہنسی اور پھر ہنستی ہی چلی گئی

بس بس یہ ڈرامے نہ کسی اور کے سامنے کرو مجھے پتہ ہے تم کتنی پانی میں ہو۔ میرے ادا کی مونچھ
تک تو برداشت نہیں ہوتی تم سے اور ای خود پر ظلم کی داستان سنانے والی وہ آنکھیں گھما کر بولی۔

نہیں موچھ کا وہ اکلوتا بال جوان کی موچھ میں بہت برا لگ رہا تھا ایسے الگ کھڑا تھا جیسے ناراض ہو
اسی لیے میں نے اسے جڑ سے اکھاڑ دیا اور تمہیں نہیں پتہ اس کے بعد مجھ غریب پر کیا کیا ظلم
ہوئے ہیں وہ شیر کی شدت یاد کرتے ہوئے لال ہونے لگی

میرے پاس بہت وقت ہے تم آرام سے سناؤ سب وہ ایک بار پھر سے ایکسٹنڈ ہوگی۔
تھپڑ کھانے کا وقت ہے وہ غصے سے گھورتے ہوئے بولے سینہ مانے بنا یا۔

ہاں پتا ہے تم اور کچھ کھلا بھی نہیں سکتی اٹھو جاؤ اپنے کمرے میں میرے بے چارے ادا انتظار کر رہے ہوں گے

ویسے بھی تمہارے یہاں رہنے کا مجھے کون سا فائدہ ہے باتیں تو تم نے ساری رات ویسے بھی اپنے ان کے بارے میں ہی کرنی ہے پتا نہیں زایا ردا کو پتہ کیسے چل گیا کہ مجھے بخار ہو گیا ہے شام ہوئی نہیں مجھے وہاں سے یہاں لے آئے

پتا بھی ہے ان کو کہ کچھ ہی دن میں میرے پیپر ز ہونے والے ہیں وہ تو شکر ہے خدا کا کہ بیچ میں دو تین چھٹیاں آگئی پہلے ہی بہت سارے لیکچرز مس کر کے بیٹھی ہوں۔

وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ باہر شیر کے پکارنے کی آواز سنائی دی یہ تمہارے ادا آج کہاں سے ٹپک پڑے یہ تو رات ایک بجے کے بعد آنے والے تھے پہلے فون کر کے بتایا تھا مجھے وہ پریشانی سے اٹھی

کبھی خوش بھی ہو جایا کرو لالی ہو سکتا ہے میرے ادا صرف تمہارے لئے آئے ہوں سینما سے گھور کر بولی تو وہ شرمانے کی بھرپور ایکٹنگ کرتی کمرے سے باہر نکل گئی یقیناً اب اس کا واپس آنا ممکن نہ تھا۔

اسی لیے سنیہانے بھی اپنی ناک رگڑتے ہوئے سونے کی کوشش کی اور بیڈ پر لیٹ گئی

○○○○○○

وہ شیر کے آرڈر پر اس کی چائے بنا کر کمرے میں لے کر جا رہی تھی کہ ہادی اپنی نم آنکھیں لئے نظر آیا

شہزادے کو کچھ چاہیے وہ اسے پیار کرتے ہوئے بولی
پھوپو ماما کرائے ہادی کی ممبریو نہیں ہیں وہ فون پہ بڑی ماما سے بات کر رہی تھی اور بہت زیادہ رو
رہی تھی بہت بہت زیادہ بریرہ ماما سے معافی مانگ رہی تھی کہہ رہی تھی کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا
پلیز اسے معاف کر دیا جائے

بتائیں نا پھوپو ماما سے کون سی غلطی ہوئی اس کی وجہ سے وہ اتنا زیادہ رو رہی تھی وہ آنکھیں مسلتا
اس لئے پوچھ رہا تھا جبکہ لالی توجیرانگی سے اس کی باتیں سن رہی تھی۔

پازیب کالب ولجہ وہ کافی دنوں سے نوٹ کر رہی تھی وہ بھی اسے کافی ڈری سہمی سی لگتی تھی
ایک دوبار وجہ پوچھنے پر اس نے ٹھیک سے اس کی کوئی وجہ نہیں بتائی تھی لیکن آج یادی کی باتیں
تو کوئی اور ہی مطلب نکال رہی تھی اور وہ ٹھیک سوچ رہی تھی یا غلط اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا

○○○○○

ماما آپ ابھی رو رہے ہیں وہ کمرے میں آکر پوچھنے لگا تو پازیب فوراً اپنے آنسو صاف کرتی اسے اپنے ساتھ لگا چکی تھی جب کہ لالی دروازے پر کھڑی اسے دیکھ رہی تھی

وہاں کیوں کھڑی ہو اندر آ جاؤ لالی کو دیکھتے ہوئے بولی اور اپنے چہرے سے ساری پریشانی پیچھے دھکیلنے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔

ارے نہیں میں تمہارے ادا کو چائے دینے جا رہی ہوں بس ہادی پریشان ہو رہا تھا کہ اس کی مमारو رہی ہیں تو تمہیں دیکھنے آ گئی کہ تمہیں ایسا کون سا مسئلہ ہو گیا جس کی وجہ سے تم رو رہی ہو وہ مسکراتے ہوئے بولی تو پازیب نے بات کو ٹالنے کی کوشش کی۔

نہیں نہیں مجھے صفائیاں دینے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے میں تم سے کسی قسم کی کوئی صفائی نہیں مانگ رہی بس یہ کہنا چاہوں گی کہ جس کے پاس ہم سب جیسی فیملی ہو زیار شاہ جیسا شوہر اور ہادی جیسا پیار سا بچہ ہو اور جو خود ماں بننے والی ہو۔

اسے کبھی ڈرنے گھبرانے یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تمہیں کوئی بھی مسئلہ ہو تو تم ہم سب سے شیئر کرو تمہارا رشتہ صرف زایا دادا سے نہیں بلکہ اس پوری فیملی سے ہے

ہم سب تمہارے اپنے ہیں اگر تمہیں لگتا ہے کہ ہم تمہارا مسئلہ حل نہیں کر سکتے تو تم بابا کو اپنا مسئلہ بتاؤ اور کوئی تمہاری مدد کرے نہ کرے لیکن میرے بابا کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے

اوہ باتوں کے چکر میں میں اپنے شوہر کی چائے ٹھنڈی کر بیٹھی اب وہ مجھ سے ناراض ہوں گے وہ سر پہ ہاتھ مارتے چائے کو دیکھتی مسکرا کر باہر نکل گئی۔

ہادی اب بھی معصومیت سے صرف اسے ہی دیکھے جارہا تھا اسنے آہستہ سے ہادی کی جانب دیکھا اور پھر اسے تھام کر گود میں بھیج لیا۔

نہیں وہ اپنے شوہر سے اپنے بچے سے دور نہیں جائے گی ہادی کی بہن یا بھائی کو وہ اس گھر میں سب فیملی کے بیچ جنم دے گی وہ ڈرپوک یا کم ہمت ہر گز نہیں ہے اس کے پاس اس کی پوری فیملی ہے وہ کسی سے نہیں ڈرتی۔

بس ایسے تھوڑی سی ہمت کرنی تھی اپنے لیے اپنے بچوں کے لئے اپنے شوہر کے لئے اسے خبر مل چکی تھی کہ زایار واپس آچکا ہے اور اس وقت وہ بابا کے کمرے میں ہے وہ اپنی تمام تر ہمت جمع کرتی بابا کے کمرے کی جانب جا چکی تھی

○○○○

اچانک اسے کھڑکی کی جانب سے آواز سنائی دی تو اس کی آنکھ کھل گئی اندھیرے کمرے میں کسی کی موجودگی وہ محسوس کر چکی تھی۔

اور پھر اس کی پرفیوم کی خوشبو اس کی سانسوں سے ٹکرائی تو وہ اسے پہچان بھی گی لیکن وہ ادھی رات کو یہ اس کے کمرے میں کیا کر رہا تھا

وہ اسکے بیڈ کے قریب آیا تو اس کا چہرہ بھی نائٹ بلب کی روشنی میں آسانی سے نظر آنے لگا

تراب آپ اس وقت یہاں کیا کر رہے ہیں وہ بے چینی سے اٹھ کر بیٹھنے لگی جب تراب نے آہستہ سے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے دوبارہ بیڈ پر لٹا دیا

میری شہزادی کی طبیعت خراب ہے میں اس کا خیال رکھنے آیا ہوں وہ آہستہ سے اس کا ماتھا چومتا اس کے بالکل قریب بیٹھ گیا اس کی بے ساختہ حرکت پر وہ سمٹ کر نگاہیں جھکا گی

تراب پلیرز جائیں یہاں سے کوئی آجائے گا وہ پریشان ہو گئی
آتا ہے تو آجائے آئی ڈونٹ کئیر میری بیوی بیمار ہے مجھے اس کا خیال رکھنا ہے اور تم بھی یہ ڈر کہ
اپنے دماغ سے نکال دو

تم میری بیوی ہو تمہارا خیال رکھنا میرا فرض ہے چلو لیٹ جاؤ میں تمہارے بالوں میں انگلیاں چلاتا
ہوں تمہیں اچھا محسوس ہو گا۔ اس کے انداز میں محبت فکر مندی چھپی ہوئی تھی

اس کی ضرورت نہیں ہے میں نے میڈیسن لے لی ہے ٹھیک ہو جاؤں گی
تمہارا دماغ خراب ہو گیا لڑکی زکام میں میڈیسن کون کھاتا ہے۔ اس بیماری کا علاج نہیں کرنا
چاہیے۔ وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تو سینہ مانے پریشانی سے اسے دیکھا

کیا مطلب کیا بیماری کا علاج بھی نہیں کرنا چاہیے اس کی بات پر وہ حیران ہوتے ہوئے کہنے لگی

نہیں اس بیماری کا علاج نہیں کرنا چاہیے وہ اپنی بات پر قائم تھا

ہاں بالکل تاکہ یہ بیماری ہر طرف پھیل جائے ہر انسان کو لگنا شروع ہو جائے اور آپ بھی دور رہیں مجھ سے میں نہیں چاہتی کہ کسی کو بھی میری وجہ سے زکام ہو یہ چھونے سے پھیلتا ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے ڈرانے لگی ہو سکتا ہے اسی بہانے وہ اس کے پاس نہ آئے

ہاں تو چھونے سے پھیلتا ہے اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ انسان سے دور جایا جائے یہ تو ایک بہت رومانٹک بیماری ہے جو ایک سے دوسرے کو پھر تیسرے کو لگتی ہے بالکل محبت کی طرح بڑھتی چلی جاتی ہے وہ شرارت سے بھرپور لہجے میں بولا

جی بالکل کرونا وائرس کی صورت میں پوری دنیا میں بھی پھیلی ہوئی ہے وہ گھورتے ہوئے بولے آواز بے حد مدہم تھی تاکہ کوئی بھی اس کی آواز کو سن نہ سکے

اب تم اتنے بڑے وائرس کو ایک چھوٹی سی معصوم سی بیماری کے مقابلے میں لا رہی ہو۔ جبکہ یہ معصوم سی بیماری تو کسی کو کوئی نقصان بھی نہیں پہنچاتی۔ ابھی بول ہی رہا تھا کہ سنیما زور سے چھینکی۔ اس پر تراب اس کے مزید قریب ہوتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا

تراب پلیز آپ مجھے بیماروں کی طرح تریٹ نہ کریں اتنی بھی کوئی بڑی بیماری نہیں لگ گئی مجھے۔ اس کی فکر مندی پر وہ خود پریشان ہوتے ہوئے کہنے لگی

بیماری کوئی بھی بڑی نہیں ہوتی بس خیال رکھنے والا پاس ہونا چاہیے وہ بے حد محبت سے بولا تو نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی جیسے وہ فوراً ہی چھپا گئی

وہ اس کی فکر میں یہاں تک آیا تھا یہ احساس ہی بہت پیارا تھا۔
اس کی آہستہ آہستہ اپنی سر پر چلتی انگلیاں محسوس کرتے ہوئے وہ غنودگی میں جانے لگی۔

وہ جب بھی اس کے ساتھ ہوتی تھیں ایک عجیب سے تحفظ کا احساس اس کے چاروں طرف چھا جاتا جیسے اس وقت وہ اس کے اتنے قریب پر سکون نیند سوچکی تھی
○○○○○

میں اندر آسکتی ہوں پاپا وہ دروازے پر کھڑی اجازت مانگ رہی تھی شیر اور زایا نے بس ایک نظر اسے دیکھا سکندر صاحب نے اسے اندر آنے کی اجازت دیتی

آؤ بیٹا کیا ہوا کچھ کہنا تھا کہ تم اس وقت

وہ اس وقت کبھی بھی ان سے ملنے نہیں آتی تھی وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو بے حد کم مخاطب کرتے تھے

جی مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی تھی اگر آپ کے پاس وقت ہو تو۔۔۔؟ اس کے بے حد ضروری کہنے پر زیار کے کان کھڑے ہو گئے وہ ان سے کیا بات کرنا چاہتی تھی

ضرور کہو تمہارے لئے وقت نہیں ہو گا تو اور کس کے لیے ہو گا تم میری بیٹی ہو وہ خوشگوار لہجے میں کہتے اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگے جب سے اس کی طرف سے انہیں خوشخبری ملی تھی وہ اسے بہت زیادہ اہمیت دینے لگے تھے

بابا اگر میں آپ کی بیٹی ہوں تو یہ یاد رکھیں کہ جس کے بارے میں بات کرنے جا رہی ہوں وہ بھی آپ کی بیٹی اور آپ کو بے حد عزیز ہے وہ انہیں دیکھتے ہو میں سیریس انداز میں بولی تو وہ پریشان ہوئے

کیا تم بریرہ کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہو انہوں نے اندازہ لگایا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا تو زیار کا سارا دھیان بھی اسی کی جانب ہو گیا

ریلیکس ہو کر سکون سے یہاں بیٹھ کر بات کرو وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگے۔ وہ ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بریرہ کی پہلی کال سے لے کر آج تک آنے والے تمام کالز کے بارے میں بتانے لگی

اسے نہیں پتہ تھا کہ سکندر صاحب اس پر یقین کریں گے یا نہیں کریں گے لیکن آج وہ کچھ بھی چھپانا نہیں چاہتی تھی اس کی باتوں سے زیار کے ماتھے کی رگیں واضح ہوئی تھی شیر کو بھی اچھا خاصا غصہ آگیا

سکندر صاحب خاموشی سے سنتے رہے۔

اب آپ کیا کہنا چاہیں گے۔ بابا وہ لڑکی میری بیوی کو ذہنی دباؤ کا شکار کرنا چاہتی ہے اسے ہم سے دور کرنا چاہتی ہے۔ اور دوبارہ سے اس کی جگہ لینا چاہتی ہے زیار کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ غصے سے کیا کر ڈالے

بریرہ کے خلاف جتنے بھی ثبوت ان کے ہاتھ لگے تھے وہ پہلے ہی سکندر صاحب کو دکھا چکا تھا سکندر صاحب کی خاموشی کی وجہ یہی تھی کہ وہ بریرہ کی حقیقت کے بارے میں کچھ نہ کچھ جان چکے تھے۔

بیٹا تم جاؤ کمرے میں آرام کرو اور کسی سے ڈرنے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر بے حد محبت سے سمجھا رہے تھے پانزیب ایک نظر انہیں دیکھتی خاموشی سے ان کے قریب سے اٹھ کر باہر چلی گئی جب کہ سکندر صاحب گہری سوچ میں جا چکے تھے

○○○○○

امی مجھے معاف کر دیں مجھ سے غلطی ہو گئی بہت برا بیٹا ہوں
 آپ پر الزام لگانے سے پہلے مجھے شرم سے ڈوب مرنا چاہئے لیکن میں زندہ ہوں مجھے تو موت بھی
 نہیں آتی مجھ جیسی نافرمان اولاد کو موت بھی قبول نہیں کرتی وہ زار و قطار روتا ان کے سینے سے لگا
 کسی معصوم بچے کی طرح بول رہا تھا

بس میرا بچہ ان سب باتوں کو مت سوچو بھول جاؤ سب کچھ خود کو ٹینشن مت دو اللہ سب ٹھیک کر
 دے گا وہ اسے حوصلہ دیتے ہوئے بولی اس کا اس طرح سے رونا اس کی صحت کے لیے بالکل بھی
 اچھا نہیں تھا

امی مجھے بچہ نہ کہیں میں آپ کا بچہ کہلانے کے قابل نہیں ہوں۔ میں ایک خود غرض لڑکی کے
 لیے اتنا گر گیا کہ ماں باپ کی پہچان بھول بیٹھا

اپنی جنم دینے والی ماں کو بھول بیٹھا جس نے میرے لیے اتنی ساری تکلیف سہی وہ بری طرح سے
 روئے جارہا تھا جب کہ صفدر صاحب وہیں قریب کھڑے اسے خاموش کروانے کی کوشش کر
 رہے تھے جو ان بیٹے کو اس طرح سے روتے دیکھنا ان کے بس سے بھی باہر تھا۔

جبکہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ پاکیزہ بیگم دوسرے کمرے میں آئی ہوئی ہے واصف شاہ میں اتنی
ہمت نہ ہوئی کہ وہ اٹھ کر ایک نظر دیکھ لیں

ویسے بھی ان لمحات پر صفدر کا حق تھا وہ اپنا حق سالوں پہلے کھو چکے تھے

○○○○○

اسے ایک ہفتے کے بعد ڈسچارج کیا گیا۔ وہ جب سے گھر آیا تھا اس نے دانیل کی ناک میں دم کر
رکھا تھا

ہر تھوڑی دیر کے بعد کمرے سے آواز آتی۔

دانیل میں بور ہو رہا ہوں ٹی وی آن کر جاؤ۔

دانیل میں بور ہو رہا ہوں تھوڑی دیر میرے پاس آکر بیٹھ جاؤ۔

دانیل مجھے چائے کی طلب ہو رہی ہے۔

دانیل میری شرٹ چھینج کر واؤ۔

وہ چھوٹے سے چھوٹے کام کے لئے اسے آواز دے رہا تھا۔ دانیل کے قدم پہلی سیڑھی پر ہی

ہوتے کہ اسے کمرے کے پار سے عالم کی پکار سنائی دیتی۔

انسان جب بستر پر پڑتا ہے نہ تھوڑی دیر خاموش ہو کر سکون سے آرام کرتا ہے اس نے کمرے میں قدم رکھتے ہوئے اسے سنایا تھا۔

جب کسی کا شوہر بستر پر پڑتا ہے نہ تب اس کی بیوی منہ اٹھا کر آگے پیچھے نہیں گھومتی بلکہ اپنا منہ اس کے سامنے رکھتی ہے۔

تم تھوڑی نہیں بلکہ بہت ساری شرم کرو یہاں شوہر بستر پر پڑا ہے اور تمہیں سیر سپاٹے سے فرصت نہیں ہے آخری بار کہہ رہا ہوں اگر اب تم کمرے سے باہر نکلی نہ تو میں پیچھے پیچھے آ جاؤں گا پھر میری طبیعت کی فکر نہ کرنا

اور کوئی بھی کچھ پوچھے گا تو کہہ دوں گا کہ میری بیوی ایک نمبر کی نکمی ہے اپنے شوہر کی بالکل فکر نہیں ہے اسے

میری بیوی میرے پاس نہیں آتی اسی لئے میں اس کے پیچھے پیچھے ہر طرف جاتا ہوں وہ بے حد سکون سے بولا تو نین نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے

چائے بنانے جارہی تھی آپ کے لیے اس حکم سے پہلے ایک اور حکم بھی آیا تھا آپ کا وہ اسے یاد دلاتے ہوئے بولی

تمہیں کیا ضرورت ہے چائے بنانے کی بول دو کسی کو بھی بنالائے گا تم کیوں سامنے سے ہٹ رہی ہو۔ تم بس ہر وقت میرے سامنے رہو وہ فرمائش کرتے ہوئے بولا۔ جب سے نین نے اسے معاف کیا تھا وہ کچھ عجیب ہو گیا تھا۔

الٹی سیدھی فرمائش۔ ہر وقت اسے ششے کی طرح سامنے بٹھائے رکھنا۔ سب کے سامنے وہ بہت نارمل تھا لیکن اس کے سامنے بچوں کی طرح حرکتیں کرتا تھا۔

آج صبح اس نے تراب کو اپنے کام کی وجہ سے بہت ڈانٹا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ اس سے خوف زدہ ہو کر دو گھنٹے کمرے میں ہی نہ آئی۔ لیکن بعد میں اس کی غیر موجودگی کو محسوس کر کے وہ اسے آوازیں دینے لگا

اور تب سے یہ سلسلہ شروع تھا۔ وہ اس وقت بھی اسے اپنے سامنے رہنے کے لیے کہہ رہا تھا جس پر دانیل مسکراتے ہوئے اس کے پاس آئی اور اس کے موبائل سے اپنی تصویر نکال کر اس کے سامنے کر دی۔

آپ اس کو دیکھیں پانچ منٹ میں آپ کے لئے چائے بنا کے لاتی ہوں وہ اس کے مسئلے کا حل نکال رہی تھی عالم نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر موبائل میں موجود اس کی تصویر کو

اور بے حد نرمی سے اپنے موبائل کی سکرین پر لب رکھے
عالم یہ کیا حرکت تھی وہ شرم سے سرخ ہوتے ہوئے بولی

اگر میری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں اسے ترسی ہوئی مخلوق کہتا لیکن بات خود پر آرہی ہے اس لیے
میں اسے محبت کہوں گا پلیز میرے پاس رہو وہ بے حد مسکین شکل بنا کر بولا تو دانیل سر پکڑ کر بیٹھ
گئی

جب اس کے بیٹھتے ہی عالم نے اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا
اور اس کے گال پر لب رکھتے ہوئے اس کی گردن میں منہ دیتا اسے زبردستی خود میں سمیٹا

یار تم میرے پاس رہو میں خود ڈھیک ہو جاؤں گا ڈاکٹر ز اور میڈیسنز ضرورت نہیں ہے مجھے
صرف تمہاری ضرورت ہے تم میرا علاج ہو۔

وہ بے حد محبت سے اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا جبکہ دانیل اس کے سینے پر سر رکھتی
آنکھیں بند کر گئی کون سا اس کے کچھ بھی سمجھانے سے وہ سمجھ جاتا

○○○○

تم نے یہ ساری باتیں مجھے کیوں نہیں بتائی پازیب تم جانتی ہو ٹینشن کی وجہ سے تمہاری طبیعت
کس حد تک بگڑ سکتی ہے

اپنی حالت سمجھتی ہو تم۔۔۔؟ ڈاکٹر نے تمہیں ٹینشن لینے سے سخت منع کیا ہے ایسے میں تم یہ
ساری چیزیں اپنے تک رک کر اتنی زیادہ سٹرپس کا شکار رہی ہو کیا اندازہ بھی ہے تمہیں۔۔۔؟

مجھے سمجھ میں نہیں آتا اس میں ایسی کون سی بات تھی جو تم نے مجھ سے چھپائی بریرہ تمہیں
دھمکیاں دے رہی تھی یہ بات مجھے نہ بتانے کا کیا مقصد تھا

کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں اتنا کمزور ہوں کہ اپنی فیملی کی حفاظت نہیں کر سکتا یا مجھے خود اپنی
حفاظت کرنی نہیں آتی اگر تم یہ سب کچھ مجھے پہلے بتا دیتی تو یہ سب کچھ میں کب کا حل بھی کر چکا
ہوتا

پلیز زایا ایسی بات نہیں ہے میں بہت زیادہ پریشان ہو گئی تھی اس نے مجھے دھمکی دی تھی کہ وہ آپ کو جان سے مار ڈالے گی۔

میں بہت زیادہ ڈر گئی تھی زایا مجھے لگائیں آپ کو کھودوں گی۔ میں آپ سے اور ہادی سے دور جانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔

میں جانتی ہوں میں بہت بے وقوف ہوں ہمیشہ ایسی حرکتیں کرتی ہوں جو آپ کی تکلیف کی وجہ بنتی ہیں لیکن میں کیا کروں۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا اس وقت آپ کو کھودینے کا خیال ہی میری جان لے رہا تھا پلیز مجھے معاف کر دیں۔

وہ اس سے معافی مانگتے ہوئے بری طرح سے رونے لگی تو زایا اس کی حالت کے مد نظر اپنا غصہ تھوک کر اسے تھام کر اپنے قریب کر گیا۔

یہ تمہاری آخری غلطی ہے پازیب جسے میں معاف کر رہا ہوں آج کے بعد اگر تم نے ایسی غلطی دوبارہ کی تو مجھ سے کسی بھی قسم کی نرمی کی امید مت رکھنا وہ بے حد غصے سے اسے اپنے سینے سے لگا کر بولا۔

جب کہ اسے مانندیکھ کر پازیب بھی اپنے آنسو صاف کرتی اس کے سینے سے لگ گئی۔

میں بھی۔۔۔ آپ دونوں کو ہگ کروں گا ہادی کمرے کے اندر بھاگتا ہوا ان کے ساتھ آگیا اس کے
اچانک آنے پر ان دونوں کو سنبھلنے کا بھی موقع نہ ملا۔ جبکہ اس کی حرکت پر زایا اور پازیب
دونوں نے مسکرا کر اسے بھی اپنے ساتھ لگالیا

○○○○○

مطلب کہ اب وہ لوگ یہاں آنا چاہتے ہیں ہمارے گھر میں سنیہا کا رشتہ لے کر۔۔ اور اب آپ
یہ چاہتے ہیں کہ ہم خوشی خوشی اپنی بچی کو کو ان کے حوالے نہیں کر دیں

۔۔ نہیں صفدر ایسا ہر گز نہیں ہوگا میں کسی حالت میں اپنی بیٹی کی شادی اس خاندان میں نہیں
کروں گی

میں نے آپ کو طلاق کے بارے میں بات کرنے کے لئے کہا تھا نہ کہ کل لوگوں کو یہاں بلانے
کے لئے

۔ ٹھیک ہے عالم اور تراب نے روحان کی جان بچائی ہے اس کے لئے بہت کچھ کیا ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ میں اپنی بیٹی ان لوگوں کے حوالے کر دوں گی

میں اس خاندان میں سنیہا کی شادی نہیں ہونے دوں گی نہ میں پہلے اس نکاح کے حق میں تھی اور نہ ہی آج ہوں

بتا دیجئے انہیں کہ میری طرف سے اس شادی سے صاف انکار ہے میں اپنی بیٹی کی شادی کبھی بھی وہاں نہیں کروں گی جہاں میری زندگی برباد ہوئی ہے

ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ غصے سے کیا کر ڈالیں

بچپنا مت کرو پاکیزہ یہ صرف تمہاری زندگی نہیں بلکہ ہماری بیٹی کی زندگی ہے میں اس سے پوچھ چکا ہوں اور اسے اس شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہے وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بولے

ایسے کیسے سنیا کو کوئی اعتراض نہیں ہے مجھے اعتراض ہے میں اس شادی کے حق میں نہیں ہوں
صفر آپ کیوں نہیں سمجھ رہے۔

میں جو کہہ رہا ہوں وہ بالکل صحیح ہے وہ لوگ آ جا رہے ہیں یہاں سنیا کی بات کرنے کے لئے
فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہو گا لیکن یاد رکھنا صرف فیصلہ تمہارا نہیں بلکہ سنیا کا بھی ہو گا۔

یاد رکھنا اس میں صرف تمہاری مرضی نہیں بلکہ سنیا کی خوشی بھی شامل ہو گی وہ انہیں کہتے
کمرے سے باہر نکل گئے جبکہ پاکیزہ خاموشی سے آنے والے وقت کو سوچنے لگیں

oooo

آخر آج روحان اپنی بہن کا رشتہ مانگنے کے لیے سب کے ساتھ جا رہا تھا وہ جب سے یہاں آیا تھا ہر
کوئی اس کا بے حد خیال رکھ رہا تھا

عالم اسے یہی پر لے کر آیا تھا فلحال جب تک وہ پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہو جاتا اسے بڑی حویلی
نہیں بھیجا گیا تھا

پہلے پاکیزہ بیگم نے تھوڑا بہت اعتراض اٹھایا تھا لیکن پھر انہیں بھی یہی ٹھیک لگا کیونکہ یہاں اس کا خیال رکھنے کے لیے بہت سارے لوگ تھے

اور صفدر شاہ کا کہنا تھا کہ واصف شاہ کا بھی عوحان پر حق ہے کچھ دن اسے ان کے پاس بھی رہنے دیا جائے

اور فی الحال روحان کی یادداشت پوری طرح سے واپس نہیں آئی تھی۔ اسے ابھی بہت ساری چیزیں بھول جاتی تھی شاہ حویلی میں اس کا پروپر علاج ہو رہا تھا

دانیہ معارج نامی ایک لڑکی کو پولیس نے گرفتار کر لیا تھا جو کہ معارج کی بیٹی تھی اس لڑکی پر اور بھی بہت سارے کیسز تھے

جن میں جوان لڑکوں کو پھنسا کر پیسے حاصل کرنا اس گناہوں میں شامل ہوتا تھا۔ لیکن روحان کو کسی دانیہ نامی لڑکی کے بارے میں کچھ یاد ہی نہ تھا یا شاید وہ خود ہی اس کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا

تراب اور عالم نے دو تین بار اس کے سامنے دانیہ کا نام بھی لیا جس پر اس نے کسی قسم کا کوئی بھی ایکشن نہیں دیا۔

آج کل اس کا سارا دھیان صنم کی طرف تھا جو رشتے میں اس کے چاچا کی بیٹی تھی اس نے سارے خاندان کے سامنے اپنے والدین سے معافی مانگی تھی

نہ جانے اس نے کیا غلطی کی تھی لیکن اس کا سب کے سامنے معافی مانگنا اسے بے حد اچھا لگا تھا والدین کی قدر کرنا ان کا ہر حکم ماننا ہی اولاد کا فرض ہے اور یہ بات تو اب روحان بھی بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا

○○○○○

عالم تیار کھڑا آئینے میں اپنی تیاری دیکھ رہا تھا۔ جب دانیہ شارولے کرواش روم سے بال پہنچتی باہر نکلی۔

آپ تو تیار بھی ہو گئے۔ اور آپ کی وجہ سے میں ہمیشہ کی طرح لیٹ ہوں وہ آئینے کے سامنے اتنی تیزی سے ہاتھ چلانے لگی۔

جبکہ خود پر الزام لگنے پر عالم نے مسکراتے ہوئے الزام کو نہ صرف قبول کیا بلکہ آگے بڑھتے ہوئے اسے اپنی بانہوں کے گھیرے میں لے کر اس کی گردن میں اپنے منہ چھپایا

اس کے بالوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتارتے ہوئے وہ اس کی گردن پہ لب رکھ چکا تھا

تم حکم کرو جان ابھی اور لیٹ کر دوں گا وہ بے باکی سے کہتا جسارتوں کی ایک اور خوبصورت رقم تحریر کرنے لگا۔ جس پر دانیل سر سے پیر تک سرخ ہو گئی

عالم شرم کریں نادن دیکھتے ہیں نارات بس جہاں موقع ملتا ہے شروع ہو جاتے ہیں۔ اب آپ بالکل ٹھیک ہیں آفس جایا کریں اپنا کام کیا کریں 24 گھنٹے کمرے میں نہ رہا کریں آپ کی وجہ سے مجھے بھی کمرے میں رہنا پڑتا ہے

سب کو لگتا ہے میں بیمار شوہر کا خیال رکھ رہی ہوں لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ آپ بالکل بھی بیمار نہیں ہیں بلکہ فٹ فٹ لوگوں سے بھی چار قدم آگے ہیں آپ کو آرام کی نہیں لگام کی ضرورت ہے۔

وہ اس کی باہوں کا گھیرا کھولتے ہوئے اسے شرم دلانے کی کوشش کرنے لگی جبکہ ڈھیٹ بنا ہستا جا رہا تھا

ابھی کہاں نین جان ابھی تو شروعات ہے ابھی تو میں تمہیں اپنے ساتھ ہنی مون پر لے کر جاؤں گا جہاں میں تمہاری اتنی خوبصورت پینٹنگ بناؤں گا۔ وہ بے حد محبت سے بول رہا تھا جب کہ اپنی پینٹنگ کا نام سنتے ہی وہ ایکسائیڈ ہو گئی۔

عالم مجھے ساری پینٹنگز دکھائیں نا مجھے عازرہ نے بتایا تھا کہ اس پینٹنگ روم میں میری بہت ساری تصویریں ہیں جو آپ نے اپنے ہاتھوں سے پینٹ کی ہیں مجھے بھی دیکھنی ہیں

عائزہ نے یہ بات اسے کچھ دن پہلے ہی بتائی تھی جس کے بعد اس نے اس پینٹنگ روم کو دیکھنے کی کوشش کی تو عالم نے تالا لگا دیا۔

نہیں ابھی نہیں بتایا تو تھا کہ ایک تصویر ابھی مکمل نہیں ہے جس دن میں نے تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا تھا اسی دن میں نے اس تصویر کو شروع کیا تھا

پھر بیچ میں زندگی کی تلخیاں شروع ہو گئی تو اسے مکمل نہیں کر پایا اب جب تک وہ تصویر مکمل نہیں ہو جاتی میں تمہیں نہیں دکھاؤں گا۔

کیونکہ وہ تصویر میری زندگی کی سب سے خوبصورت تصویر ہے اور وہ تصویر میں تو میں تب دکھانا چاہتا ہوں جب میں اسے مکمل کروں گا۔

لیکن دوسری باقی کی تو دکھا دیں نا وہ پھر سے منتیں کرنے لگی ایک تصویر کے لئے تو وہ انتظار کر سکتی تھی لیکن وہ باقی تصویریں جن کا ذکر عائزہ نے کیا تھا ان سب کے لئے وہ صبر کیسے کرے

ان سب کے لئے تمہیں مجھے کس کرنا ہو گا وہ بھی میرے ہونٹوں پر جو یقیناً تم نہیں کر سکتی تو چلو ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔ وہ شرط رکھتے ہوئے اس انداز میں بولا کہ وہ صرف پیرپٹک کر اس کے پیچھے ہی آسکی۔

انتہائی فضول قسم کی شرطیں رکھ سکتے ہیں ایک تصویر نہیں دکھا سکتے یہ محبت ہے آپ کی۔۔۔
ایسی محبت کا کیا فائدہ۔۔۔ میں پوچھتی ہوں صرف ایک تصویر نہیں دکھا سکتے آپ مجھے

چہ چہ افسوس۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اس کے پیچھے چلتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی

بس کر جاؤ نین ورنہ ایسا ہی افسوس میں سب کے سامنے کروں گا کہ کیسی بیوی ہو تم ایک کس نہیں کر سکتی سوچ لو پھر تمہیں شرمندگی ہوگی وہ دھمکی دے رہا تھا

جبکہ اس کا کوئی بھروسہ بھی نہیں تھا وہ بے باکی جو صرف کمرے میں دیکھا تھا سب کے سامنے دکھانے سے بھی پیچھے نہیں ہٹے گا وہ تھا ہی سدا کا بے شرم اس معاملے میں وہ کوئی رسک نہیں لے سکتی تھی

آپ سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔ وہ غصے سے کہتی اپنا راستہ ہی بدل گئی جس پر عالم پر سکون سا سیڑھیاں اترنے لگا

oooo

وہ بریرا کے نمبر کی لوکیشن ٹریس کر کے یہاں تک پہنچے تھے۔ یہ ایک بہت بڑا ہوٹل تھا جہاں وہ بہت ہی آرام دہ اور سکون سے رہ رہی تھی۔

انہوں نے ساری انفارمیشن نکالی اور بریرہ سے ملنے کے لئے آج یہاں آگئے۔ اپنے سارے کام نپٹا کر وہ اس کام کے لیے بہت سارا وقت نکال کر آئے تھے تاکہ وہ سکون سے بات کر سکیں

انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو انھیں زیادہ دیر انتظار نہ کرنا پڑا گلے ہی لمحے بریرہ دروازہ کھول چکی تھی

انہیں اپنے سامنے کھڑا دیکھ ایک لمحے کے لیے وہ چونکی پھر سنبھل کر انہیں دیکھنے لگی

ان کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔ جو کس چیز کی تھی بریرہ سمجھی نہیں لیکن اپنے چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجا کر انہیں سلام کیا

السلام علیکم تایا ابو آپ باہر کیوں رکیں ہیں پلیز اندر آئے نہ وہ کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر آنے کا راستہ دینے لگی سکندر صاحب خاموشی سے اندر آ گئے۔

میں تم سے بہت ضروری باتیں کرنے آیا ہوں بریرہ۔ لیکن میرا پہلا سوال تم سے یہ ہے کہ اپنے تایا کا گھر ہوتے ہوئے اپنے باپ کا گھر ہوتے ہوئے تم وہاں کی بجائے یہاں کیوں رہی ہو۔۔۔؟

وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس سے سوال کرنے لگے تو بریرہ کے لبوں پر ایک تلخ مسکراہٹ آئی۔

آپ کا بیٹا چاہتا ہے کہ میں گھر آؤں۔۔۔؟

نہیں نہ آپ کا بیٹا چاہتا ہی نہیں ہے کہ میں کبھی اس کی زندگی میں بھی آؤں۔ یہاں تک کہ آپ کے بیٹے نے مجھے جیل سے چھڑوانے کی کوشش نہیں کی۔ وہ ان کے سامنے بیٹھی

ثبوت تمہارے خلاف تھے بریرہ وہ جیسے زیار کی طرف سے صفائی دینے لگے

تو غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے تایا ابو مجھ سے بھی ہوگئی اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ مجھے جیل میں سڑنے کے لیے چھوڑ دیا جائے وہ کہیں سے بھی انہیں شرمندہ نہ لگی۔

یہی تو بات ہے بیٹا غلطی کی معافی ایک بار دی جاتی ہے دو بار دی جاتی ہے تین بار دی جاتی ہے۔

لیکن اگر غلطی بار بار دہرائی جائے تو وہ غلطی نہیں عادت بن جاتی ہے اور یہ ساری غلطیاں کرنا تمہاری عادت بن چکی ہے۔

میں نے ہر قدم پر تمہارا ساتھ دیا تمہارے غلط میں بھی تمہارا ساتھ دیا یہاں تک کہ تمہاری ناجائز اولاد کو بھی اپنے خاندان کا نام دیا

ہر انسان سے یہ بات چھپالی یہ جانتے ہوئے بھی کہ ہادی زایار کا بیٹا نہیں ہے میں نے زایار کو الزام دیا صرف اس لئے کہ روز قیامت میں اپنے بھائی کے سامنے سراٹھا کر بات کر سکوں۔

تمہارے ہر الزام پر میں نے زایار کو گنہگار ٹھہرایا سات سال تک اس سے بات کرنا چھوڑ دی۔

تم نے دن رات اسے ٹوچر کیا اسے بلیک میل کیا ہادی کو مارنے کی کوشش کی اور بعد میں ہادی کو مارنے کی دھمکیاں دیتی رہی

یہاں تک کہ علیحدگی پر تم نے ہادی کی کسٹڈی لینے کی دھمکی دی۔ وہ بولے جارہے تھے جب کہ بریرہ حیران کیسے انہیں دیکھ رہی تھی۔

یہ ساری باتیں انہیں کیسے پتا تھی بس کیا زیار نے انہیں سب کچھ بتایا تھا۔ مطلب اتنے سالوں سے جو زیار کے خلاف ان کے کان بھر رہی تھی سب بے کار تھا۔

جس دن زید کا انتقال ہوا تھا اس سے کچھ دن پہلے ہی زیادہ مجھے تمہارے بارے میں سب کچھ بتادیا تھا۔

اس کی خواہش تھی کہ تمہارا نکاح زیار کے ساتھ ہو جائے اور میری بھی یہی خواہش تھی لیکن نکاح کے روز جب اس نے مجھے تمہاری آوارگی کے بارے میں بتایا

کہ تم اپنے آوارہ دوستوں کے ساتھ مل کر ان کی صحبت میں ڈر گز جیسے غلیظ کاموں میں پرچکی ہو تو مجھے سب سے زیادہ غصہ اپنے بھائی پر آیا تھا۔

لیکن میرا بھائی مرتے ہوئے میرے سامنے رو رہا تھا کہ اس کی بیٹی رول جائے گی۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ میں کیا کروں لیکن تب مجھے ہر گز اندازہ نہیں تھا کہ تم اس وقت ماں بننے والی ہو۔

تم اتنی گرجاؤ گی یہ تو میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ میرے خاندان کا خون اتنا گندہ ہے۔ شادی سے پہلے تمہارے کسی کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے یہ جان کر مجھے اپنی چوائس پر شرمندگی ہوئی

میں تو صرف اپنے بھائی کی عزت بچانے کی خاطر اپنے بیٹے کو اس کھائی میں گرانے کے لیے تیار ہو گیا لیکن تم اس کھائی میں کس حد تک گری ہوئی تھی یہ تمہیں کبھی سوچ بھی نہ سکا۔

میرا بیٹا مجھ سے ناراض ہو گیا سات سال تک اس نے مجھ سے ہر تعلق ختم کر لیا میری بیوی دن رات مجھے بتاتی کہ تم کس حد تک گری ہوئی ہو

لیکن میں اپنی زبان سے ایک لفظ نہیں کہہ سکتا۔ اپنے بھائی کی عزت کی خاطر میں نے اپنی زبان سی لی۔

اس سوچ کے ساتھ کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تم میرے بیٹے کو زندگی کی طرف لے آؤ گی۔

میں نے تمہیں خاندان میں عزت دلوائی سب کو تم سے محبت کرنے کا حکم دیا لیکن میں کسی کے دل میں تمہارے لئے زبردستی محبت جگا نہیں سکتا تھا ورنہ شاید میرا بیٹا میرے کہنے پر یہ بھی کر جاتا

مجھے لگا کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تم سب کچھ ٹھیک کرنے کی کوشش کرو گی لیکن تم نے سب کچھ ٹھیک کرنے کی بجائے سب کچھ خراب کرنا شروع کر دیا

تم نے کبھی ایک عورت کی طرح اپنا گھر بسانے کی کوشش کی ہی نہیں۔ تم نے ہادی کو مارنے کی کوشش کی۔

ایک ماں بھلا اپنی اولاد کو مارنے کی کوشش کیسے کر سکتی ہے بریرہ۔ چلو ماں تو ماں ہوتی ہے ایک عورت بچے کو مارنے کی کوشش کیسے کر سکتی ہے تم تو عورت کہلانے کے بھی لائق نہیں ہو۔

بلکہ تم انسان کہلانے کے بھی لائق نہیں ہو

میں اپنے بیٹے کے ساتھ زبردستی کرتا رہا اسے زبردستی تم سے محبت کرنے پر مجبور کرتا رہا صرف اور صرف اپنے مرے ہوئے بھائی کی عزت کی خاطر

مجھے ڈر تھا کہ کہیں میرا بیٹا غصے میں آکر تو میں طلاق نہ دے دے۔ کیونکہ تم اتنی گر چکی تھی کہ مجھے یقین تھا کہ طلاق کے بعد تمہاری زندگی سڑک پر چلنے والی عورتوں جیسی ہوگی جنہیں اپنی عزت کی رتی برابر پروا نہیں ہوتی۔

تاکہ تمہارا نام ہمیشہ زایار کے نام کے ساتھ جڑا رہے تاکہ تم عزت کے ساتھ زندگی گزارو لیکن تم تو زایار کے سامنے بھی شرط رکھتی رہی کہ وہ سارے خاندان کو چھوڑ کر صرف اور صرف تمہیں چاہے وہ ہادی کو یتیم خانے چھوڑ آئے۔

ارے تم نے تو زایار کے محبت سے بھڑائے ہاتھ کو صرف اور صرف اپنی انا اور خود غرضی کی خاطر جھٹلا دیا۔ اور تم مجھ سے پوچھتی ہو تمہارا قصور کیا ہے تمہارا کون کون سا قصور گنواؤں میں

تمہاری بارے میں سب کچھ جانتے ہوئے بھی تمہارے ایک ایک لفظ کے جھوٹ کو پہچانتے ہوئے بھی میں نے تم پر اس امید سے یقین کیا کہ ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا۔

لیکن تم کچھ بھی ٹھیک نہیں کر پائی کیونکہ تم گھر بسانے والی عورت ہو ہی نہیں

پازیب جو کہنے کو ایک کم پڑھی لکھی ایک چھوٹے سے گھر سے آئی ہوئی لڑکی ہے

تم جانتی ہو اس میں اور تم میں فرق کیا ہے اس میں اور تم میں یہ فرق ہے بریرہ کے اس کے ساتھ چند لمحات گزار کر میں نے زایار کے چہرے پر وہ مسکراہٹ دیکھی تھی جو تمہارے ہوتے ہوئے سات سال تک نہیں آئی

میں نے زایار کو خوش دیکھا تھا سات سال میں پہلی بار میں نے اس کے چہرے پر سچی خوشی دیکھی تھی جو تم اسے نہیں دے پائی۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے اس انداز میں بولے کہ بریرہ کچھ بھی نہ کہہ پائی۔

انہوں نے فائل نکال کر اس کے سامنے کی۔ جیسے وہ حیرانگی سے دیکھے جا رہی تھی

○○○

یہ کس چیز کے کاغذات ہیں۔۔۔؟ وہ فائل دیکھ کر کنفیوز ہوتے ہوئے پوچھنے لگی

تمہارے حصے کی ساری جائیداد کے وہ ریلیکس ہو کر بولے بریرہ کے چہرے پر بھی سکون اتر

مطلب آپ مجھے میرے حصے کی جائیداد دے رہے ہیں اس کے انداز میں خوشی صاف جھلک رہی تھی

ہاں میں تمہیں تمہارے حصے کی جائیداد دے رہا ہوں

تمہارے بابا کے حصے میں جتنی بھی جائیداد آتی ہے اس ساری جائیداد کے علاوہ زایا کی طرف سے حق مہر بھی جو ہم تمہیں پہلے ہی ادا کر چکے ہیں

لیکن اب بات طلاق کی طرف جائے گی تو تمہیں سب کچھ دینا پڑے گا وہ اسی طرح بولے جبکہ طلاق کا نام سن کر بریرہ غصے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی

آپ میری طلاق کروانا چاہتے ہیں آپ کا دماغ تو خراب نہیں ہو کیا۔۔۔؟

میں نے کب کہا کہ مجھے طلاق چاہیے وہ بے حد بد تمیزی سے بولی

اگر طلاق نہیں چاہیے تو پھر تمہیں ساری زندگی جیل میں رہنا ہو گا یہ پیسہ یہ دولت یہ شہرت تمہارے حصے کی جائیداد کچھ بھی تمہیں حاصل نہیں ہو گا ان کے انداز میں ذرا برابر بدلاؤ نہ آیا

جیل میں مگر کیوں۔۔۔؟

تمہیں پتا ہے تم نے ہادی کو زہر دیا تھا اس وقت کی رپورٹ آج بھی میرے پاس موجود ہیں جو میں نے زیادہ سے بھی چھپائی

اس کے علاوہ جس ملازمہ کے ساتھ مل کر تم نے یہ حرکت کی تھی وہ تمہارے خلاف گواہی دینے کے لیے بھی تیار ہے

حادث نے تمہاری وجہ سے اپنی زندگی کی بازی ہار دی

اس کی موت کی وجہ تم ہو اس بات کی گواہی اس کے ڈاکٹر اور نرسز آج بھی دینے کو تیار ہیں

روحان آج جس کنڈیشن میں ہے وہاں پہنچانے والی تم ہو بریر اور روحان بھی اس بات کی گواہی دینے کو تیار ہے

اس کے علاوہ پازیب کو خود کشی کرنے پر مجبور تم نے کیا تھا اور اس بات کے بھی گواہ میرے پاس موجود ہیں اب تمہاری مرضی اگلے دس سال تک جیل میں رہنا پسند کرو گی یا آزادی سے اپنی زندگی پیرس میں گزارو گی

وہ فائل ٹیبل پر پھینکتے اٹھ کر کھڑے ہو گئے

میں زایار محبت کرتی ہوں تا یا ابو آپ کو یہ بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی وہ چلاتے ہوئے بولی

تم صرف خود سے محبت کرتی ہو بریرہ محبت کرنے والے اپنی محبت کے ایک اشارے پر جان دینے کو تیار ہو جاتے ہیں میرے بیٹے نے تمہیں کتنے موقع دیے تمہیں نئی زندگی دینے کی کوشش کی تمہیں خوشیاں دینے کی کوشش کی

لیکن تمہیں کبھی بھی زایار چاہیے ہی نہیں تھا تمہیں صرف اپنی جیت چاہیے تھی تمہیں شوہر نہیں حکم کا غلام چاہیے تھا۔

تمہیں محبتیں چاہتیں نہیں آزادی چاہیے تھی اور اب ہم تمہیں آزادی ہی کر رہے ہیں زیار نے اپنی جائیداد کا ففٹی پرسنٹ تمہارے نام کر دیا ہے وجہ وہی ہے کہ وہ اپنے چاچا کی اولاد کو رولتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتا

لیکن ایک اور بات کان کھول کر سن لو اگر تم نے پیرس جا کر دوبارہ ڈرگز لینے یا پھر اس پیسے کو غلط طریقے سے استعمال کرنے کی کوشش کی تو ساری جائیداد تم سے چھین لی جائے گی تمہیں اس میں سے ایک کوٹھی کوڑی بھی نہیں ملے گی

تمہیں بے شک آزادی دی جا رہی ہے لیکن آزادی کی بھی کچھ لیمنٹس ہوتی ہیں اور تم ان لمٹس کو کراس نہیں کر سکتی

اگر چاہو تو وہاں ایک اچھا سا لڑکا ڈھونڈ کر طلاق کے بعد شادی بھی کر لینا ہم خود تمہاری شادی میں شامل ہوں گے یہ مت سوچنا کہ ہم تم سے ہر تعلق توڑ رہے ہیں

بس ہم زیار سے یہ زبردستی کا رشتہ ختم کر رہے ہیں جو اسے صرف تکلیف دیتا ہے۔ ہم تمہیں صرف زیار کی زندگی سے دور کر رہے ہیں

اگر چاہتے تو یہی رہ کر بھی دور کر سکتے ہیں لیکن ہم جانتے ہیں کہ تم یہاں رہو گی تو زیار کو تکلیف ہو گی وہ سکون سے اپنی زندگی جی نہیں پائے گا اسی لیے تمہیں یہاں سے جانا ہو گا سائن کروان کاغذات پر وہ پیپر اس کے سامنے کرتے ہوئے بولے

جلدی کرو بریرہ ہمیں کام پر جانا ہے تم وقت برباد کر رہی ہو اب تم بتاؤ تم اپنی زندگی سکون سے انتظار کرنا چاہو گی یا اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ جیل میں

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے تو بریرہ سوچ میں پڑ گئی زیار اسے کسی بھی حال میں حاصل نہیں تھا

اب یا تو ساری زندگی جیل میں برباد ہوتی یا پھر اپنی زندگی کو اپنے طریقے سے گزار سکتی تھی

اسے زیار کسی قیمت پر حاصل نہیں تھا اسے حاصل کرنے کے لئے اس نے کیا نہیں کیا تھا

لیکن وہ اس کا نہ ہو سکا زیار نے اسے زندگی کے سات سال دیے تھے اگر اس کی چاہت صرف زیار ہوتا تو کوئی پازیب ان کی زندگی میں کبھی آ بھی نہ پاتی

وہ خاموشی سے بیٹھی سامنے طلاق کے کاغذات کو دیکھ رہی تھی

اس نے سچ میں کبھی کوشش ہی نہیں کی تھی زایار کے ساتھ گھر بسانے کی اسے تو صرف زایار چاہیے تھا اسے حاصل کرنا تھا اسے سب سے الگ کر کے صرف اور صرف اپنا بنانا تھا

سکندر صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے تھے اگر وہ یہاں پران کی آفر کو قبول نہیں کرتی تو پوری زندگی یہاں اسے پاکستان کی جیل میں ہی گزارنی پڑتی اس پر چار کیسز اتنے بھی عام نہیں ہوئے تھے اس نے چار لوگوں کی جان لینے کی کوشش کی تھی جن میں ایک آدمی مر چکا تھا

حادث کو مینٹلی ڈسٹرب کرنے والی وہی تھی۔ اگر آج وہ ان لوگوں کے بیچ نہیں تھا تو وجہ وہی تھی۔ لیکن اس سب کے باوجود بھی یہ لوگ اسے آزاد زندگی گزارنے کا موقع دے رہے تھے

اسے معاف کر رہے تھے اس زندگی گزارنے کے لئے اتنی ساری آزنیشنیں دے رہے تھے جو صرف زایار کے سائے کے پیچھے بھاگنے سے اسے ہر گز نہیں ملتی

وہ کتنی ہی دیر وہاں بیٹھی سوچتی رہی۔

پھر ہمت کر کے قلم اٹھایا اور طلاق کے کاغذات پر سائن کر دیے اس کی آنکھوں میں آنسو کیوں آ رہے تھے وہ خود بھی نہیں جانتی تھی

تم اپنی مرضی سے زایار سے طلاق چاہتی ہو زایار نے اس معاملے میں بھی تمہارے ساتھ کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں کی ہے یاد رکھنا

اب سے تم آزاد ہو جیسے چاہو اپنی زندگی جو تمہارا ہادی اور زایار سے کوئی تعلق نہیں ہے ہاں لیکن ہمارے خاندان سے ہے تم جب چاہے وہاں آ سکتی ہو وہ تمہارا گھر ہے سکندر صاحب نے بہت نرمی سے اپنے ساتھ لگایا اور اس کا ماتھا چومتے ہوئے اور دعائیں دیتے باہر نکل گئے۔

جانتے تھے کہ وہ اس نرمی کے لائق ہر گز نہیں ہے مگر وہ کیا کرتے وہ ان کے بھائی کی بہت عزیز اکلوتی بیٹی تھی وہ اس کے ساتھ چاہ کر بھی سختی سے پیش نہیں آ سکے

جبکہ بریرہ وہی بیڈ پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

کیا اس نے اپنا سب کچھ کھو دیا تھا۔۔؟ لیکن زایار سب کچھ تو نہیں تھا

اس کے سامنے پوری زندگی تھی خوشیاں تھی آزادی تھی۔

ہاں لیکن زایار شاہ نہیں تھا

○○○○○○

پاکیزہ وہ لوگ آنے والے ہیں اور تم یہاں کمرے میں اداس بیٹھی ہو اٹھو چلو انھیں ویکم کرنا ہے
صفدر شاہ کمرے میں داخل ہوئے تو پاکیزہ کو اداس بیٹھے دیکھا

صفدر مجھ سے یہ سب کچھ نہیں ہوگا میں جانتی ہوں وہ بھی سب کی طرح ہوگا میری بیٹی اس کے
ساتھ خوش نہیں رہ سکتی میں جانتی ہوں ان مردوں کو صرف اور صرف اپنی انا پیاری ہے عورت
جائے بھاڑ میں

عورت کے وجود سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور اس وقت بھی صرف اپنی ناک اونچی رکھنے کے لیے
یہ لوگ رشتہ لے کر آئے ہیں۔

صرف اور صرف بچپن کا نکاح نبھانے کے لیے رونہ سنیہا کے لئے ان کے دل میں کوئی محبت کوئی چاہت نہیں ہے

مجھے تو لگتا ہے تراب کے ساتھ زبردستی کی جا رہی ہے جب نکاح ہوا وہ بھی بچہ تھا ان سب چیزوں کو سمجھنے سے قاصر تھا آپ کو کیا لگتا ہے جو رشتہ وہ لوگ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں ہمارے بچوں کی زندگی کے لئے صحیح ثابت ہو گا اس چیز کی کیا گر نئی ہے سنیہا اس کے ساتھ خوش رہے گی

پاکیزہ بیگم ابھی بھی صفر شاہ کے بات وہ سمجھنے کے لیے تیار نہیں تھیں

پاکیزہ میں اور کسی بات کی گواہی نہیں دے سکتا تھا لیکن اس بات کے دے سکتا ہوں کہ تراب سچ میں ہماری سنیہا سے محبت کرتا ہے اس کی پرواہ کرتا ہے وہ یہ رشتہ اپنے خاندان کی مرضی سے نہیں کر رہا

میں نے اس لڑکے کی آنکھوں میں اپنی بیٹی کے لیے بے حد چاہت دیکھی ہے یقیناً آج تم بھی دیکھو گی۔ چلو اب ان سب باتوں کو دماغ پر ڈال کر ٹینشن مت لو آج تمہارا بیٹا گھر واپس آ رہا ہے ایسی چیز کی خوشی منالو

وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بولے جب ملازمہ نے دروازہ کھٹکھٹایا

وہ لوگ آگئے ہیں۔ آپ لوگ باہر آجائیں سب لوگ حال میں ہیں ملازمہ کہتی وہیں سے پلٹ گئی
جب صفدر شاہ نے ایک نظر پاکیزہ کو دیکھا جو خاموشی سے ان کے ساتھ باہر کی جانب آگئی تھیں

○○○○○

دادی جان کے ساتھ تراب عالم دینانین انعم اور زاہد اور ان کے علاوہ واصف شاہ روحان کو بھی
اپنے ساتھ لائے تھے۔

اپنی ماں کو دیکھتے ہی پر روحان ان کے گلے لگ گیا جبکہ ان کے آنے پر سب لوگ ہی کھڑے ہو
چکے تھے واصف شاہ نظر جھکائے کھڑے تھے ان میں اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ وہ پاکیزہ کو دیکھ
پاتے لیکن وہ آج اس سے معافی مانگنے آئے تھے

دادا جان جانا چاہتے تھے لیکن اپنی ناساز طبیعت کی وجہ سے نہیں آسکے وہ شادی میں شرکت
کرنے والے تھے

کیونکہ انہیں ان کی طرف سے اچھی امید دلوائی گئی تھی انہیں یقین تھا کہ پاکیزہ شادی کے لئے تیار ہو جائیں گیں

پاکیزہ نے واصف شاہ کو دیکھے بناسب کو بیٹھنے کی لئے کہا اور خود بھی صفدر شاہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئیں

پاکیزہ میں جانتا ہوں میں نے بہت غلطیاں کی ہیں تمہارے ساتھ بہت زیادتی ہی ہے میں اپنی ہر غلطی کی معافی مانگنا چاہتا ہوں میں تم پر اعتبار نہیں کر سکا میرے دماغ میں بہت عجیب عجیب خناس بھر دیا گیا تھا۔

مجھے شرمندگی ہے اپنی تمام غلطیوں پر میں ان سب کو ٹھیک تو نہیں کر سکتا لیکن تم سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ میری غلطیوں کی سزا ہمارے بچوں کو مت دو

تراب سنیہا سے بے حد محبت کرتا ہے اور میرے خیال میں اب ہمیں آگے بڑھنا چاہیے سالوں کی دشمنی کو دوستی میں بدل دینا چاہیے یہ سگے رشتے ہیں جو سالوں سے ایک دوسرے کے خلاف ہیں ایک دوسرے سے الگ ہیں یہ اچھا موقع ہے انہیں دوبارہ ایک ساتھ کرنے کا

میں جانتا ہوں میری غلطیاں اس قابل ہی نہیں کہ مجھے ان کے لیے معاف کیا جاسکے جو شخص اپنی بیوی پر اعتبار نہیں کر سکتا وہ شخص کبھی معافی کے قابل ہوتا ہی نہیں میں اپنا کیا کبھی بدل نہیں سکتا

لیکن مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ تمہیں صفدر شاہ جیسا انسان ملا ہے جو صرف قابل احترام نہیں بلکہ قابل محبت ہے۔

اس شخص کے تو مجھ پر بہت احسانات ہیں جو میں جھٹلا نہیں سکتا وہ ایک نظر صفدر شاہ کو دیکھ کر بولے۔

مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں واصف شاہ حقیقت یہ ہے کہ ماں باپ کا دل دکھا کر خوشیوں کے محل نہیں بنائے جاتے ہیں میں اپنے ماں باپ کا دل توڑ کر انہیں رسوا کر کے آپ کے ساتھ آرہی تھی رسوائی تو میرا مقدر تھی

لیکن اللہ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے تھامے رکھا اس نے مجھے صفدر شاہ جیسا شخص دیا اس کے قابل میں آج بھی اپنے آپ کو نہیں سمجھتی

خیر وقت کتنا بدلا ہے یہ دشمنیاں ختم ہو گئیں یا مزید پڑھیں گیں نہیں پتا لیکن میں ان سب چیزوں میں اپنی بیٹی کو سولی نہیں چڑانا چاہتی۔

مجھے لگتا ہے کہ اس شادی سے میری بیٹی کی زندگی مشکل ہو جائے گی بچپن کے فیصلوں کو موقع دینے سے بہتر ہے کہ وہ فیصلہ کیا جائے جو ہم چاہتے ہیں اپنے دل کی مانی جائے

سنیہا اور تراب کا نکاح ہوا تو وہ دونوں ہی بچے تھے اس رشتے کی نزاکت کو نہیں سمجھتے تھے میرا نہیں خیال کہ اب یہ رشتہ ان دونوں پر تھوپنا چاہیے ہے

پاکیزہ بیگم بہت آہستہ آواز میں بول رہیں تھیں جبکہ کچن سے نکلتی سنیہا ان کی بات پر بری طرح سے لڑکھڑائی جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ میں موجود چائے کے برتن ہلے اور چائے چھلک کر اس کے بازو پر گری۔

تراب جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا

لالی نے فوراً اس کے ہاتھ سے چائے کے برتن تھام کر پیچھے ملازمہ کو دے دیے اور اس کا ہاتھ دیکھنے لگی جو بری طرح جھلس چکا تھا۔

جبکہ تراب تو پاگل ہی ہو گیا تھا

کیا کر لیا ہے بے وقوف لڑکی ہوش کہاں ہے تمہارا سارا ہاتھ جلادیا پیر پر بھی گری ہے درد ہو رہا ہو گانہ تو اس کے دونوں ہاتھ تھامتا بے حد پیار سے بولا۔

تمہیں کیوں اس گھر میں رکھا گیا ہے سارا ہاتھ جل گیا ہے اس کا اپنے کام خود کیا کرو مجھے تم وہ ملازمہ پر چلایا

چلو میں ڈاکٹر کے پاس لے کے چلتا ہوں۔ اس کا ہاتھ تھام کر زبردستی باہر لے جانے لگا اس کا جذباتی پن دیکھ کر سینما تو شرمندہ ہی ہو گئی تھی۔

کل رات بخار تیز ہونے پر تراب نے جس طرح اس کا خیال رکھا اس کے بعد تو وہ اسے نظر تک نہیں ملا پار ہی تھی اور اب یہ شخص مزید اپنی دیوانگی سب کو دکھا رہا تھا

کیا ہوا چلا نہیں جا رہا پیر میں بھی درد ہو رہا ہے وہ اسے دیکھ کر کہتا پریشانی سے بولا جس پر سنیہا نے نہ میں سر ہلایا

میں ٹھیک ہوں بس ذرا سی چائے گرمی ہے وہ سمجھاتے ہوئے بولی

زیادہ بہتر جانتی ہوں تم۔۔۔؟ ایک دم چپ ہو جا سارا بازو جل گیا ہے چلو میرے ساتھ اندر تک جلن ہوتی ہے تکلیف ہوتی ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ تم ٹھیک ہو وہ زبردستی اس کا ہاتھ تھام کر گھسٹتے ہوئے باہر لے گیا۔

وہ تو اس وقت یہ بھی فرموش کر چکا تھا کہ وہاں کچھ اور لوگ بھی موجود ہیں۔

اسے تو بس اتنا پتا تھا کہ اس کی شہزادی کو چوٹ لگی ہے اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ خود مرہم بن جائے

اب بھی آپ یہی کہیں گیں مسز صفدر کے یہ زبردستی کا رشتہ ہے یا کسی پر تھوپا جا رہا ہے عالم پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے بولا تو پاکیزہ سے کوئی جواب نہ بن پایا

پھر کچھ دیر کے بعد بولیں

بارات لے کر کب آئیں گے۔۔؟ ان کا سوال وہاں موجود سب کے چہروں پر مسکراہٹ لے آیا تھا

جب آپ حکم کریں۔۔ عالم نے مسکرا کر جواب دیا

جبکہ لالی چائے ان کے سامنے رکھتی بڑے آرام سے بولی۔

یہ سارے فیصلے میں کروں گی کیوں کہ اس گھر میں سب سے زیادہ سنیہا پر میرا حق ہے جب تک میری تیاری مکمل نہ ہو جائے کوئی شادی نہیں ہوگی میں تو اپنی شادی بھی انجوائے نہیں کر پائی تھی۔

اسی لئے جب تک میری ساری تیاری نہیں ہو جاتی تب تک کچھ نہیں ہو گا وہ بڑے مزے سے بولی اس کے بات تو پر جہاں سب مسکرا رہے تھے وہیں شیر اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ اس لڑکی نے کبھی نہیں سدھرنہ تھا۔

اسے سر پکڑتے دیکھ کو وہ پریشان ہوئی

کیا ہوا زکوٹا آپ کے سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔؟ وہ بے حد کم آواز میں اس سے پوچھنے لگی شیر
نے چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجا کر نہ میں سر ہلایا اب وہ اسے کیا سمجھاتا کہ جس کی بیوی
لالی جیسی ہو اس سر کا درد جاتا ہی نہیں

○○○○○

سر میں نے دوا لگادی ہے اب ان کا درد کم ہو جائے گا جلن بھی نہیں رہے گی آپ کو مجھ پر یقین
نہیں ہے تو آپ اپنی مسز سے پوچھ لے تراب کے غصے سے گھورنے پر ڈاکٹر نے سنیہا کو جیسے مدد
طلب نظروں سے دیکھا تھا

کچھ بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے

اسے تکلیف ہے اور میں جانتا ہوں اسے تکلیف ہے

تمہاری ڈاکٹر کی ڈگری کس نے پاس کی ہے۔۔۔؟ کس نے بنایا ہے تمہیں ڈاکٹر۔۔۔؟ تمہیں
اتنا بھی نہیں پتا کہ پیشنت کو تکلیف ہو رہی ہے تم کہہ رہے ہو نہیں ہے

تراب وہ یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ بالکل ٹھیک ہو گیا وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اب بہتر ہو گیا ہے کچھ
دیر میں آرام آجائے گا ڈاکٹر یہی مطلب ہے نہ آپ کی بات کا اس نے ڈاکٹر کی جان بچانے کے
لئے چھوٹی سی کوشش کی

جی جی مسز شاہ میری بات کا یہی مطلب ہے آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں ڈاکٹر نے فوراً ہاں میں
سر ہلایا

تو پھر اس نے یہ کیوں کہا کہ تمہیں آرام آگیا اس کے چہرے سے نہیں لگ رہا کہ اسے تکلیف ہے
تراب نے اب اسے گھورنے کے لیے نئی وجہ نکال لی تھی۔

تراب گھر چلتے ہیں وہاں ہم دونوں کی شادی کا فیصلہ کیا جا رہا ہے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے عالم وہی ہے سب کچھ سنبھال لے گا اور ویسے بھی وہاں کوئی
نہیں ہوتا ہم دونوں کا فیصلہ کرنے والا ہمارا فیصلہ پہلے بھی کر چکا ہے وہ بے فکر انداز میں بولا۔

لیکن ہمیں اس طرح نہیں آنا چاہیے نہ۔ پتہ نہیں ماما کیا سمجھ رہی ہو گئیں۔ وہ پریشانی سے کہنے لگی
۔ اور ساتھ ہی اٹھ کر باہر آئی

تمہاری ماما ہی تو سارا مسئلہ ہے۔ اگر وہ مان جاتیں تو اتنا سب کچھ ہوتا ہی نہیں پر ہوا تو اب بھی کچھ
بھی نہیں ہے ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو گا میں عالم کو فون کرتا ہوں۔

وہ آہستہ سے اسے گاڑی میں بٹھاتا گاڑی کا دروازہ بند کرتا ڈرائیونگ سیٹ پر آیا اور عالم کو فون
کرنے لگا

oooo

عالم سب ٹھیک ہے نا۔ بس تھوڑی ہی دیر میں پہنچ رہا ہوں سنیما کے ساتھ وہ گاڑی چلاتے ہوئے
بولا

نہیں اب تمہیں کہیں بھی جانے کی ضرورت نہیں ہے خاص کر اس حویلی میں اب تم تب تک نہیں جاسکتے جب تک میں نہ کہوں۔ ہم سب گھر واپس آگئے ہیں تم بھی گھر ہی آ جاؤ عالم بے حد سیریس موڈ میں بولا

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔؟ سب لوگ اتنی جلدی گھر چلے گئے ہیں۔ اور میں وہاں کیوں نہیں جا سکتا۔ تم مجھے بتاؤ گے ہوا کیا ہے۔۔۔ تراب پریشان ہوا تھا جبکہ اس کے انداز پر سنیہا بھی پریشانی سے دیکھنے لگی

تم گھراؤ تراب۔۔۔ اور سمجھانے والے انداز میں بولا جب کہ اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنا اس کے لیے بے حد مشکل تھا

وہ لوگ واپس کر جا رہے تھے جبکہ دانیل اس کی منتیں کر رہی تھی کہ تراب کو سچ بتا دیا جائے۔ لیکن عالم کا موڈ نہیں بن رہا تھا

میں سنیہا کو اپنے ساتھ لے کر آ رہا ہوں عالم اگر وہ لوگ شادی کے لیے تیار نہیں ہیں تو مجھے بھی کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے جذباتی ہونے لگا

ایسی غلطی مت کرنا تراب تم سنیا کو حویلی چھوڑ دو اور خود واپس آؤ ہمیں تقدیروں کے فیصلوں پر راضی ہو جانا چاہیے۔ تم بھی راضی ہو جاؤ یہ سمجھ کر کہ تمہاری تقدیر نے یہی فیصلہ کیا ہے۔

جلدی گھر آؤ ہم سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں وہ ایک نظر نین کو دیکھتا آنکھ دبا کر بولا۔

جبکہ اس کی حرکتوں پر دینین صرف ہاتھ جوڑ کر رہی تھی کہ تراب سے اتنی بڑی خوشخبری چھپائی نہ جائے

میں سنیا کو نہیں چھوڑوں گا عالم یاد رکھو اس بار وہ ذرا غصے سے بولا جبکہ اس کے ساتھ بیٹھی سنیا بے حد پریشان تھی۔

تراب تمہیں میری قسم ہے سنیا کر چھوڑ کر سیدھے گھر آؤ ہم سب مل کر اس مسئلے کا حل ڈھونڈیں گے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا جبکہ دوسری طرف سے تراب فون بند کر چکا تھا جب بھی عالم اسے اپنی قسم دیتا تھا وہ ایسا ہی کرتا تھا۔

بچارہ مسٹر کھڑوس۔۔ وہ فون ڈیش بورڈ پر رکھتا ہنستے ہوئے بولا

شرم آنی چاہیے عالم آپ کو اپنے بھائی کے ساتھ ایسا مذاق کرتے ہوئے جانتے ہیں وہ کتنے زیادہ پریشان ہیں اتنی بڑی خوشخبری چھپانے کا بھلا کیا مقصد ہے۔ اسے بے حد غصہ آ رہا عالم پر

جانِ عالم نہیں جانتی میں نے اپنے یار کو اس خوشخبری کے لئے پلنپل ترستے دیکھا ہے اور آج میں فون پر اسے یہ خوشخبری سنا کر اس کے چہرے کی وہ خوشی نہ دیکھ پاؤں جو ہمیشہ سے دیکھنا چاہتا ہوں تو بھلا کیا فائدہ

میں اپنی آنکھوں سے اسے خوش دیکھنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں جب وہ خوشخبری سنے تو کوئی تو ہو اس کے ساتھ سلبریٹ کرنے کے لئے اور جہاں تک اسے تھوڑی دیر پریشان کرنے کی بات ہے اس نے بھی ہمیں بہت پریشان کیا ہے

ہر وقت اپنے منہ پر ہوکیرز کا ٹیک لگانے والا آج آیا ہے اونٹ پہاڑ کے نیچے خیر چھوڑا اسے تم اتنی دور کیوں بیٹھی ہو پاس آؤ نہ میرے وہ موضوع چلیج کر کے اس کا بازو کھینچنے لگا

انسان بن جائیں عالم ایک تو پتا نہیں کس نے آپ کو ڈرائیونگ کی اجازت دے دی ہے اور پھر اوپر سے آپ کی فرمائشیں مجھے دینے کے ساتھ اکیلا جانا ہے وہ منہ بناتے ہوئے اپنا ہاتھ چھوڑ کے تقریباً دروازے کے ساتھ چپک کر بیٹھ گئی۔

جبکہ عالم مسکراتے ہوئے گاڑی چلاتا بار بار اس کے گال کھینچ رہا تھا

ooo

بابا مجھے یقین نہیں ہو رہا کہ بریر نے اتنی آسانی سے طلاق کیسے لے لی آپ نے اسے راضی کیسے کیا۔۔۔

وہ اپنے فائدے کے علاوہ اور کوئی بات نہیں کرتی تو آپ مجھے بتائیں گے آپ نے اسے کون سا فائدہ دیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ وہ صرف جائیداد کے نام پر یہاں سے جاسکتی ہے۔ یقیناً اس نے آپ کے ساتھ کوئی ڈیل کی ہے بابا مجھ سے کچھ مت چھپائیں ہے پلیز مجھے سب کچھ بتادیجیے آپ دونوں میں کون سی بات ہوئی ہے

وہ بہت پریشان تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا باپ بریرہ کی کسی بھی چال میں پھنسے اور بریرہ اتنی سیدھی ہر گز نہیں تھی کہ وہ انہیں اتنی آسانی سے اسے چھوڑ دیتی بریرہ اس کو اتنی آسانی سے اس کی زندگی جینے نہیں دے سکتی تھی۔

میں نے بریرہ کے سامنے یہ شرط رکھی کہ اگر وہ تمہیں طلاق دینے کے لئے راضی نہیں ہے تو اسے ساری زندگی جیل میں رہنا ہوگا

مطلب اس نے جتنی غلطیاں بلکہ گناہ کہنا زیادہ بہتر رہے گا کیے ہیں اس کے بعد وہ ایک عام انسان کی طرح ایک عام زندگی ہر گز نہیں گزار سکتی۔

مجرم ہمیشہ جیل کے پیچھے اچھا لگتا ہے لیکن میں نے اس مجرم کو چھوڑ دیا کیونکہ وہ صرف مجرم نہیں بلکہ میرے لئے میری بیٹی سے بڑھ کر تھی

میں مانتا ہوں میں نے غلط کیا ہے لیکن اپنے بیٹے کی خوشیوں کے لیے میں بریرہ کو آزاد کرنے کے لئے تیار تھا

کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میرے بیٹے کی خوشی پازیب میں ہے بریرا میں نہیں

تم نے میرے کہنے پر بریرا کے ساتھ سات سال تک اس رشتے کو نبھایا لیکن مجھے یہ کہتے ہوئے
آج شرمندگی محسوس ہو رہی ہے کہ میں نے غلط انسان پر بھروسہ کیا

وہ اس قابل نہیں تھی وہ نہ ایک اچھی بیٹی بن پائی نہ ایک اچھی بہو بن پائی نہ ایک اچھی بیوی بن
پائی اور افسوس وہ ایک اچھی ماں نہ بن پائی کیونکہ وہ ایک اچھی عورت نہیں تھی

اگر میں چاہتا تو اسے ساری زندگی جیل بھیج سکتا تھا وہ اس کی زندگی کیسی ہوتی وہ خود بھی بہت اچھے
طریقے سے جانتی تھی۔

لیکن میں آپ نے پھر بھی اسے ایک موقع دیا لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وہ زندگی میں کوئی غلط
کام نہیں کر سکتی میں جانتا ہوں میں تھوڑی خود غرضی کر گیا لیکن میں کیا کرتا وہ میری بیٹی ہے
زایار میں اسے بیٹی کہتا نہیں بلکہ مانتا ہے ہوں وہ جہاں بھی رہے خوش رہے بس میری یہی دعا ہے

وہ اسے دیکھتے ہوئے اپنی آنکھوں کی نمی چھپا نہیں پائے تھے زایار نے آہستہ سے ان کا کاشانہ تھام
کر انہیں اپنے ساتھ لگایا شاید اس وقت انہیں اپنے بیٹے کی شدید ضرورت تھی

آپ نے ٹھیک کیا بابا وہ انہیں اپنے ساتھ لگتا بس اتنا ہی کہہ پایا

ooooo

عالم کے کہنے پر سنیما کو گھر چھوڑ کر وہ سیدھا اپنے گھر ہی آیا تھا جہاں سب لوگ اس کے منتظر تھے

اس نے پہلی نظر عالم کے چہرے پر ڈالی تھی۔ جو خاموش سا صوفے پر بیٹھا کافی پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

کیا ہوا ہے اب کچھ بتاؤ گے بھی۔۔۔؟

خیر جو بھی ہے جو بکواس تم فون پر کر رہے تھے وہ اب مت کرنا۔ سینما ہر قیمت پر میری ہے۔ اور میری ہی رہے گی۔ کسی کو منظور ہونہ ہو۔ اس انداز میں جنون تھا

اوکے باس جو بکواس میں نے فون پر کی تھی اب میں تمہارے سامنے نہیں کروں گا۔ کیونکہ اب جو بکواس میں کیا کرنے جا رہا ہے اس کے بعد شاید تم خوشی سے پاگل ہو جاؤ گے یا ہو سکتا ہے مجھے دو تین گالیاں بھی دے ہی دو

وہ مسکراتے ہوئے بولا تو تراب کو مزید غصہ آنے لگا

عالم بات کو مت الجھاؤ صاف صاف بات کرو میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں۔ تمہیں پتا ہے مجھے یہ سب چیزیں پسند نہیں اور خاص کر تب جب اتنا سیریس موضوع ہو۔ اس کی مسکراہٹ نے اسے مزید غصہ دلایا تھا

اور تمہیں لگتا ہے کہ اتنے سیریس موضوع پر میں تمہارے ساتھ مسکرا مسکرا کر بات کر کے تمہیں الجھانے کی کوشش کروں گا۔۔۔؟
اس کی مسکراہٹ اب بھی برقرار تھی

تو پھر بتاؤ آخر ہوا کیا ہے وہاں۔۔۔؟
تم لوگ اتنی جلدی وہاں سے واپس کیوں آ گئے۔۔۔؟
سنیہا کی امی نے کیا کہا۔۔۔؟
اب وہ کیا چاہتی ہیں۔۔۔۔؟

میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا سنیہا میری ہے اسے کسی سے مانگنے کی ضرورت نہیں لیکن تم لوگوں کو رشتہ مانگنے جانا تھا دشمنی ختم کرنی تھی تو بتاؤ اب کیا کہ ہوا ہے۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا لیکن عالم کے انداز نے اسے کسی حد تک نارمل کر دیا تھا اس کا غصہ بھی تھوڑا کم ہو چکا تھا

وہ تمہاری ہی ہے تراب اور ہمیشہ صرف تمہاری ہی رہے گی کوئی بھی اس کو تم سے نہیں چھین سکتا۔
تمہاری محبت کی شدت پر پاکیزہ آنٹی بھی یقین کرنے لگی ہیں۔

انہیں سنیہا اور تمہارے رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے یہ شرط رکھی ہے کہ نکاح دوبارہ ہوگا۔ تاکہ جو لمحات سنیہا اپنی زندگی میں یاد نہیں کر پار ہی تھی وہ ہمیشہ کے لئے اس کی خوبصورت یادوں میں محفوظ ہو جائیں

ہمیں ان کی شرط پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہمیں یقین ہے کہ تمہیں بھی اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا اسی لئے اس جمعہ کو ہم نے تمہارا اور سنیہا کا نکاح رکھا ہے۔ اور اسی دن وہ لوگ تمام رسومات کے بعد سنیہا کو تمہارے ساتھ رخصت کر دیں گے۔

اور تمہاری سنیہا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تمہارے پاس آجائے گی اور یہ خوشخبری میں تمہیں اپنے سامنے سنانا چاہتا تھا تاکہ تمہارے چہرے کی خوشی یہ رونق میں اپنی آنکھوں سے دیکھ پاؤں

عالم اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا تو تراب پہلے تو بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھتا رہا تھا پھر جیسے زندگی کے ہر خوشی آنکھوں کے سامنے آتے ہی آنکھیں دھندلا سی گئی۔

عالم نے اسے شانے سے تھام کر اپنے سینے میں بھینچ لیا۔
اس کی خوشی کا اندازہ وہ اپنے سینے سے لگائے اس کے سینے میں موجود تیز رفتار سے دھڑکتے دل
سے لگا چکا تھا۔

اب وقت آگیا تھا اس کی خوشیوں کا اس کے سکون تھا۔ دنیا سے کٹ کر رہنے والا اب اپنی دنیا
بنائے گا۔ ہاں وہ شدت پسند تھا جنونی تھا اور ضد میں تو اس کا کوئی ثانی ہی نہ تھا لیکن عالم کو یقین تھا
سنیما اس کے علاوہ اور کسی کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی

وہ اسے سر آنکھوں پر بٹھائے گا وہ اس کی شہزادی تھی۔ وہ اسے شہزادی بنا کر رکھے گا
سب لوگ خوشی سے اسے دیکھ رہے تھے

باری باری سب اسے اس کی خوشیوں کی دعائیں دے رہے تھے وہ سب سے ملا۔ جب حیدر
صاحب اس کے قریب آئے۔ اور چند قدموں کے فاصلے پر رک گئے۔

وہ چاہ کر بھی سب کی طرح اسے گلے نہ لگا سکے۔ انہوں نے۔ مسکرا کر اسے مبارک دی تو اس نے
سر ہلا کر وصول کر لی۔

نہ اس نے قدم بڑھائے اور نہ ہی حیدر صاحب ہمت کر پائے۔

○○○○○○

عالم نے حیدر صاحب کے بارے میں کسی کو کچھ پتہ نہ چلنے دیا۔ یہی وجہ تھی کہ آج بھی وہ سب کے سامنے سراٹھا کر بات کرنے کے قابل تھے

صنم کی نافرمانی کے بعد حیدر صاحب نے نر جس بیگم سے بات چیت بالکل چھوڑ دی تھی اپنے شوہر کی اس عمر میں اس طرح کی ناراضگی نے انہیں بری طرح سے جھنجھلا دیا تھا۔

وہ ان سے بات کرنے کی ہر ممکن کوشش کر چکی تھیں لیکن حیدر صاحب ہمیشہ چہرہ ہی پھیر لیتے ویسے تو صنم سب سے معافی مانگ چکی تھی اور حیدر صاحب بھی اسے دل سے معاف کر چکے تھے

-

لیکن نر جس بیگم سے وہ اب بھی خفا تھے۔ اور ان کی ناراضگی نر جس بیگم بہت اچھے طریقے سے سمجھ بھی چکی تھیں۔

وہ صنم کی پرورش ٹھیک سے نہیں کر پائیں اور اگر انعم بھی دادی کے ہاتھ میں نہ ہوتی تو شاید ایسی ہی ہوتی جیسی صنم ہے انہوں نے صنم کو اپنی طرح خود غرض بنا دیا تھا۔

یہ تو اللہ کا بڑا شکر تھا کہ وقت رہتے صنم سنبھل گئی تھی۔ وہ یہ بات سمجھ گئی تھی کہ سائے کے پیچھے بھاگنے سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا

وہ عالم کے بارے میں بہت کچھ سوچتی تھی لیکن اس کے باوجود بھی عالم نے کبھی اس کے جذبات کو ہوا نہیں دی تھی۔

وہ اسے ہمیشہ آسان لفظوں میں سمجھاتا آیا تھا کہ وہ کبھی بھی اس کی پہلی چوٹس نہیں ہے اور اس کے ساتھ شادی کے بارے میں وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا۔ صنم عالم کے لئے صرف اس کی چھوٹی بہن تھی۔ اس سے بڑھ کر عالم نے کبھی اس کے بارے میں نہیں سوچا تھا اور یہ بات صنم بھی بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی

اس کے لیے تین اچھے گھروں سے بہت اچھے اچھے رشتے آئے تھے جس پر حیدر صاحب نے اس سے اس کی مرضی پوچھی تو اس نے کہہ دیا بابا جو آپ کو منظور ہو جو آپ کو ٹھیک لگے۔

اس کے جواب پر حیدر صاحب بہت خوش ہوئے تھے اور اب وہ تراب کے ساتھ ہی صنم کی بھی شادی کرنا چاہتے تھے۔

یہ حقیقت تھی کہ وہ اپنی دونوں بیٹیوں کو گھر سے باہر نہیں جانے دینا چاہتے تھے ان کے دماغ میں معارج نے جو خناس بڑھا تھا اس سے پہلے وہ عالم اور روحان دونوں کو ہی اپنی بیٹیوں کے لئے سوچے ہوئے تھے

لیکن اب یقیناً ایسا ناممکن تھا عالم اپنی زندگی میں دانیں کے ساتھ بے حد خوش تھا اور روحان بلا صنم جیسی لڑکی سے شادی کیوں کرنا چاہے گا۔

جس نے سارے خاندان کے سامنے اپنے باپ سے اپنی نافرمانی کی معافی مانگی تھی بے شک صنم نے اپنی غلطی کی معافی مانگ لی تھی اور سب نے ہی اسے معاف کر دیا تھا

لیکن اس کے بعد صنم کیلئے روحان کی امید کرنا نہیں اچھا نہیں لگ رہا تھا اور وہ بھی تب جب وہ جانتا تھا کہ صنم کے باپ نے ہی اس کی جان لینے کی کوشش کی ہے

یقیناً صنم کے ساتھ روحان کبھی بھی شادی نہیں کرنا چاہے گا۔

اب کیا مطلب ہے تمہاری اس بے فضول بات کا نین مجھے یہ سب کچھ پسند نہیں ہے تم کیوں بیکار میں ضد کر رہی ہو جب کہ میں تمہیں ایک بار سمجھا چکا ہوں کہ مجھے تمہیں میکپ میں دیکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ وہ کمرے میں آیا تو نین ایک نئی ضد لے کر بیٹھ گئی اس نے کہا کہ وہ تراب کے شادی میں مکمل بیوٹیشن سے تیار ہوگی جیسے دلہن تیار ہوتی ہے

جبکہ عالم اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ اسے میک اپ میں یا ایسے فضول بناوٹی چیزوں میں ہر گز نہیں دیکھنا چاہتا اس کی نین بے حد حسین ہے اسے ان سب چیزوں کی ہر گز بھی کوئی ضرورت نہیں ہے

وہ ان سب چیزوں کے بغیر بھی بے حد حسین لگتی ہے بلکہ دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی لگتی ہے

عالم کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ آپ کو پتہ ہے میں کبھی بھی دلہن نہیں بنی یہاں تک کہ جب ہماری شادی ہوئی تب بھی میں دلہن نہیں بنی

مجھے دلہن بننا ہے بس۔۔۔ وہ منہ پھلاتے ہوئے بولی تو عالم کو اچانک ہی اپنی غلطی کا احساس ہوا

وہ اتنی بڑی غلطی کیسے کر سکتا تھا اسے احساس کیوں نہ ہوا کہ اس کی نین تو اب تک دلہن بنی ہی نہیں تھی

ہر لڑکی کی طرح اس کی بھی کچھ خواہشیں تھیں اسے بھی دلہن بننا تھا اسے بھی دلہن کی طرح سبنا تھا

وہ کیسے اتنی بڑی بات کو نظر انداز کر گیا۔

ہاں یہ سچ تھا کہ اس نے اپنی نین کو کبھی میک اپ زدہ چہرے میں دیکھا ہی نہیں تھا۔ وہ تو سادگی میں ہی سیدھے اس کے دل میں اترتی تھی۔ اس نے تو کبھی ضرورت ہی محسوس نہ کی تھی نین کو سچے سنورے دیکھنے کی۔

وہ تو اسے ہر حال میں پسند تھی انعم کی شادی میں اس نے بس ایک جھلک دیکھی تھی اس دن وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی لیکن اس دن بھی بے حد ہلکے سے میک اپ میں تھی دلہن کی طرح تیار تو ہر گز نہیں تھی

اسے ڈر تھا کہ کہیں کوئی اس کا یہ حسن دیکھ کر اسے نظر نہ لگا دے اور وہ بھی تب جب وہ پوری طرح سے اس کے حسن سے واقف تک نہیں تھا

وہ خود سے پہلے اپنی نین کو کسی کو دیکھنے کی اجازت تو ہر گز نہیں دے سکتا تھا

اور اب جب وہ اس کے ہر انداز کو اپنے دل کی گہرائیوں میں بسا چکا تھا تب تو وہ اپنی نین پر بالکل بھی کسی قسم کی نظر برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

تمہیں پتا ہے لڑکیاں دلہن کیوں بنتی ہیں وہ اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔

تاکہ وہ بہت خوبصورت لگے۔۔ اس نے فوراً جواب دیا۔

غلط۔۔ عالم نے کہا۔

تو۔ پھر۔۔ وہ آنکھیں بڑی کر کے بولی۔

تاکہ وہ اپنے شوہر کو خوبصورت لگے۔ وہ دلکشی سے مسکرایا

جس پر نین کا منہ ایک بار پھر سے بن گیا

تو اس کا مطلب ہے کہ آپ مجھے کبھی میکپ نہیں کرنے دیں گے۔۔۔ وہ بے حد معصومیت سے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی

نہیں میری جان کیوں نہیں تو ضرور دلہن بنو گی۔۔۔ تم اپنے عالم کی دلہن بنو گی اور ضرور بنو گی۔ تمہارا عالم تو میں خود دلہن بنائے گا اور بے حد محبت سے بول رہا تھا۔

آپ کو میک اپ کرنا آتا ہے۔۔۔۔؟ اس کی حیرانگی کی کوئی انتہا نہ تھی اس کی معصومیت پر عالم مسکرا دیا۔

نہیں میک اپ کرنا تو نہیں آتا لیکن تمہارا کردوں گا۔ کیوں کہ تم تو میری ہو میں جو چاہے کروں۔
تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے مسکرایا

ارے ایسے کیسے اعتراض نہیں ہوگا مطلب آپ مجھے بھوتنی بنادیں اور میں آرام سے آپ کے
سامنے بیٹھی رہوں وہ پوری آنکھیں کھولے اسے گھورتے ہوئے کہنے لگی۔

اس کی بات پر عالم مسکرا دیا

تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں بھوتنی بنادوں گا یا راتنا تو یقین کرو مجھ پر وہ ہنستے ہوئے بولا۔

میں تو تمہیں بہت خوبصورتی سے تیار کروں گا تمہاری خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں میں گہرا
کاجل ڈال کر اپنے ڈوبنے کا سامان خود تیار کروں گا وہ اس کی آنکھوں کو چومتے ہوئے بولا۔

اور تمہارے ان خوبصورت گالوں پر کچھ بھی لگانے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی ان پر میں اپنے
لب رکھوں گا یہ خود ہی لال ہو جائیں گے

اور تمہارے ان خوبصورت ہونٹوں پر اپنے ہاتھوں سے خوبصورت لال رنگ لگوں گا وہ کیا بولتے ہیں اسے۔۔۔۔۔؟ وہ کچھ سوچنے لگا تو نین فوراً بولی

لیپس اسٹک۔۔۔۔۔

ہاں وہ لیپس اسٹک وہ میں لگاؤں گا تمہارے خوبصورت لبوں پر وہ اس کے لبوں پر جھکنے لگا تو نین نے فوراً ہی اپنا ہاتھ اس کے لبوں پر رکھ لیا۔

کیا ہوا مجھے سنگھار تو پورا کرنے دو وہ اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے ہٹاتے ہوئے اس کا شرمایا ہوا روپ دیکھ کر مسکرایا

نہیں آپ رہنے دیں مجھے نہیں کروانا۔ وہ اس کے سینے میں منہ چھپاتی شرما کر بولی۔

تو عالم نے قہقہہ لگایا۔

اب تو نہیں رہنے دوں گا اب تو تمہیں میری دلہن بننا ہوگا۔ تم دلہن ضرور بنو گی ویسے بھی دادا جان ہمارا ولیمہ کرنا چاہتے ہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا۔ نین نے اس کے سینے سے چہرہ نکال کر اسے دیکھا۔

ولیمہ کی دلہن بنوں گی میں۔۔۔؟ وہ بے حد معصومیت سے بولی تو عالم اپنا تمام تر کنرول کھوتا اس کے لبوں پر جھک گیا۔

شاید وہ اس کے لبوں سے اس کی معصومیت چوڑا لینا چاہتا تھا۔

عالم۔۔۔ اس کی شدتوں سے گھبراتی وہ ایک بات پھر سے اس کے سینے میں پناہ ڈھونڈنے لگی۔

عالم کی جان۔۔۔ تم پاگل کر دو گی مجھے۔ نین میں بے بس ہوتا جا رہا ہوں تمہیں لے کر میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر وہ اسے خود میں سمیٹا جذبات سے بو جھل لہجے میں ہوا تو نین مدھم سے مسکرا تھی۔ جبکہ اس کے دل سے کان لگائے وہ اس کی ہر دھڑکن میں با آسانی اپنا نام سن رہی تھی۔

○○○○○○

تم خوش تو ہونہ سنیہا۔۔۔ میری جان تمہارے ساتھ کوئی زبردستی نہیں ہے۔ تم چاہے تو ابھی انکار کر دو

مجھے تراب اچھا انسان لگا۔ مجھے لگا وہ تمہارا خیال رکھیں گا تو ہاں کر دی

پاکیزہ بیگم رات اس کے کمرے میں آئی تھیں۔

امی مجھے آپ کا اور بابا کا ہر فیصلہ منظور ہے۔ اور جہاں تک تراب کی بات ہے میں جانتی ہوں وہ ایک بہت اچھے انسان ہیں آپ میرے معاملے میں بالکل بے فکر ہو جائیں اللہ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔

بے شک وہ اپنے بندوں کو ہم سے بہتر جانتا ہے۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو پاکیزہ بیگم نے اس کی پیشانی چومی اور اسے اپنے سینے سے لگایا

میں جانتی ہوں میری بیٹی بہت سمجھدار ہے۔ اور وہاں جا کر بھی اپنی ماں کی پرورش کو کبھی شرمندہ نہیں ہونے دیں گی اللہ تمہیں یوں ہی خوش و خرم رکھے تمہیں زندگی کی ہر خوشی عطا

کرے۔ وہ اس کی فرمانبرداری پر بے حد خوش تھیں۔ سنیہا کو تراب کی محبت پر یقین تھا لیکن وہ سب کی مرضی چاہتی تھی۔

اور اب اس رشتے میں سب کی مرضی شامل تھی۔ اسے اپنا اور تراب کا رشتہ یاد نہیں تھا لیکن اسے تراب کی جانب سے کھینچ پہلے دن سے محسوس ہوتی تھی۔ جو شاید نکاح کے ہی دہانے کی تھی۔ وہ پرسکون تھی۔

اس کا دل خوش تھا۔ وہ تراب کے ساتھ اس نئے رشتے پر دل سے راضی تھی۔ وہ اس کے ساتھ اس نئے سفر کے لیے تیار تھی۔

oooo

بھیا یہاں پر پھولوں کی لڑیاں لگائیں اور وہاں دروازے پر بھی لگائیں وہاں بھی کم ہیں وہ راستہ ہے نہ وہاں زیادہ لگائیں اور حویلی کی پچھلی سائیڈ پر بھی دانین گھر سے باہر کی طرف سینکڑوں کروار ہی تھی

لائٹنگ کا کام کروا کے عالم لائٹنگ والے لوگوں کے ساتھ ہی باہر نکل آیا تھا جولا لٹنگ کا کام کر رہے تھے اور یہاں دانیں کے ہاتھوں سب ملازمین کی شامت آئی ہوئی تھی

داداجان نے سارا کام اسی کے کندھوں پر ڈال دیا تھا کہ گھر کی بڑی بہو ہے سب کچھ وہی سنبھالے گی۔ وہ شاید اسے بھی عالم کی طرح ساری ذمہ داریاں دینے کا ارادہ رکھتے تھے لیکن عالم نے کہہ دیا کہ وہ اپنے بھائی کی شادی کو انجوائے کرے گی

شادی کے سارے کام گھر کے بڑے ہی کریں دانیں کو سکون سے شادی انجوائے کرنے دیں

لیکن داداجان نے پھر بھی تراب کی شادی ذمہ داری اسے ہی دی تھی اور وہ بھی یہ ذمہ داری بہت خوشی سے نبھا رہی تھی صنم اور انعم اس کام میں اس کا بھرپور ساتھ دے رہی تھی جبکہ عائرہ تو بالکل اس کے حکم کی غلام بنی ہوئی تھی

اندر کا سارا کام ختم کر کے وہ باہر آئی تو اسے پھول کم لگنے لگے آخر مہندی کی رسم ادا ہونی تھی اتنے کم پھولوں میں کیسے ہو سکتی تھی۔ اور اسے تو ویسے بھی زیادہ پھول پسند تھے

ایک شادی اتنی جلدی اور کام بھی سارے جلدی جلدی کرنے تھے دانیل کے نازک کاندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری آگئی تھی اور ایسے میں عالم کی شرارتیں اور بے باکیاں عروج پر تھی

جس سے بچنے کی وہ ہر ناکام کوشش کر رہی تھی ناکام اس لئے کیونکہ عالم سے بچنا اس کے بس سے باہر تھا۔ عالم کو وہ بس نظر آجائے تو عالم فری ہو جاتا تھا اب بھی بار بار اس سے کام کا پوچھنے آرہا تھا

کیونکہ دادا جان نے کہا تھا سب دانیل کی مرضی کا ہو گا جس کی وجہ سے عالم کو مواقع مل گیا تھا اس کو تنگ کرنے کا

اس وقت بھی عالم باہر کی لائینگ کروا کر واپس آرہا تھا جب اسے ملازمین کو لڑیاں اور لگانے کا کہتے سن چکا تھا اور اس وقت سب سے نظر بچا کر اسی کی جانب جانا چاہتا تھا جب کسی کو دیکھتے ہوئے اس کے ماتھے پر غصے سے بل پڑنے لگے

وہ تیزی سے چلتا ہوا اس کے پاس جانے لگا تا کہ وہ دانیل سے مل بھی نہ سکے
° لیکن اس کے آنے میں دیر ہو گئی

○○○○

بی بی جی یہ صاحب آپ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہہ رہے تھے کہ انہیں آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے ملازم اس آدمی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بتانے لگا تھا دانیل نے اسے دیکھا

شاید اس نے اسے کہیں تو دیکھا تھا اس کا چہرہ اس کے لیے کافی زیادہ جانا پہچانا تھا لیکن پھر بھی اسے یاد نہیں آ رہا تھا

السلام علیکم دانیل میرا نام عمر ہے میں روحان کا دوست ہوں۔ ملازم کے جانے کے بعد وہ اسے بتانے لگا۔ عمر نام کے کسی انسان کو وہ نہیں جانتی تھی

اور نہ ہی روحان کے حوالے سے وہ اس سے واقف تھی تو یہ انسان اس سے کیوں ملنا چاہتا تھا

دانیل تم مجھے نہیں جانتی ہو گی لیکن تمہاری زندگی میں طوفان لانے والا ایک شخص میں بھی ہوں

میں تم سے معافی مانگنے یہاں آیا ہوں۔ میں جانتا ہوں جو غلطی میں نے کی ہے اس کے بعد مجھے معاف کرنا تمہارے بس میں نہیں ہو گا لیکن میں بہت زیادہ مجبور تھا میں نے ہی تمہارے خلاف عالم ادا کو جھوٹی گواہی دی تھی

جب عالم نے مجھ سے تمہارے بارے میں پوچھا اور مجھے تمہاری تصویر دکھائی تو میں نے کہہ دیا کہ تم ہی وہ لڑکی ہو جو روحان کی گرل فرینڈ تھی

اور ایسا کرنے کے لئے مجھے معارج نے دھمکی دی تھی
میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے دانیل صرف ایک چھوٹی بہن ہے جو 11 سال کی ہے۔ تم بتاؤ جس کی معصوم چھوٹی سی گیارہ سال کی بہن کی عزت خطرے میں آجائے وہ بھائی کیا کرے

اس آدمی نے میری بہن کو اغوا کر لیا تھا اور کہا تھا کہ اگر عالم کے سامنے میں نے جھوٹی گواہی نہیں دی تو وہ میری بہن کے ساتھ۔۔۔۔ یا خدا یا کوئی بھائی اپنی زبان سے ایسے الفاظ سے ادا نہیں کر سکتا جو اس بھائی نے اپنے کانوں سے سنے تھے

میں نے مجبور ہو کر وہ کام کیا اور اس کے بعد اپنی ساری جائیداد بیچ کر اپنی بہن کو لے کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے امریکا شفٹ ہو گیا

باپ کا انتقال بہت سال پہلے ہی ہو چکا تھا اور ماں کے انتقال کے بعد میری بہن کا میرے علاوہ اور کوئی نہیں تھانے میں بہت مجبور تھا میں تم سے معافی چاہتا ہوں میں نے بہت برا کیا

لیکن یقین کرو جتنا برا معارج میری بہن کے ساتھ کرتا اتنا عالم ادا تمہارے ساتھ کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے۔

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ رہا تھا جانے کتنی دیر اسے دیکھتی رہی جو اس کے لئے بالکل انجان تھا اس کی زندگی میں طوفان لانے والا ایک شخص یہ بھی تھا وہ تو اس سے بے خبر تھی

معارج کون تھا یا وہ لڑکی کون تھی جس کی وجہ سے یہ ساری غلط فہمی ہوئی تھی اسے تو پتہ بھی نہیں تھا کہ یہ سب کچھ پلاننگ کے تحت کیا جا رہا ہے یہ سب کیا تھا کیا نہیں وہ بالکل بے خبر تھی اور وہ خود ہی بے خبر تھی تو وہ بلا اسے کیا کہتی جبکہ عالم کہہ چکا تھا کیا وہ سب کچھ ٹھیک کر دے گا سب کچھ سنبھال لے گا

دائین نے آہستہ سے قدم بڑھائے اور اس شخص کے بندھے ہوئے ہاتھوں کو کھول دیا

میں آپ کو معاف کرنے کے لئے تیار ہوں عمر بھائی لیکن میری ایک شرط ہے میرے بھائی کی شادی ہے آپ کو آنا ہو گا وہ بھی اپنی بہن کو لے کر اور اگر آپ نہیں آئے تو میں آپ کو معاف نہیں کروں گی

اس کی بہتی آنکھوں میں آنسو دیکھ دینیں مسکرائی تھی جبکہ عمر کی آنکھوں سے مزید اشک بہنے لگے کچھ فاصلے پر کھڑا عالم کچھ نہیں بول پایا تھا

ضرور آؤں گا اور تمہیں کو بلاؤں گا وہ بھی تم لوگوں سے مل کر بہت خوش ہوگی۔ سلامت رہو سدا خوش رہو

بہت بڑا دل ہے تمہارا۔ بے شک تم اللہ کے پسندیدہ لوگوں میں سے ایک ہو وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا پلٹ کر جانے لگا جب سامنے عالم کو دیکھا اس کے پیر اپنے آپ پر ر کے تھے عالم چلتا ہوا اس کے سامنے آیا

بہن کو لے کر شادی پر ضرور آنا۔ عالم آہستہ سے اس کا گل تھپتھپاتے ہوئے بولا تو عمر مسکرا کر ہاں میں سر ہلاتا تیزی سے باہر نکل گیا جبکہ عالم کا سارا دھیان دینیں کی جانب تھا جو اسے دیکھتے ہی اندر بھاگنے کی تیاریوں میں تھی

عالم تیزی سے اس کے پاس آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچتے ہوئے اسے حویلی کی پچھلی سائیڈ لے آیا۔ اس کے ساتھ کھینچتی چلی آئی تھی

وہ اسے دیوار کے ساتھ لگاتے بے باکی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے اس کی گردن پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔ اس کے اس حد تک بے باک ہونے پر دانیل کانپ کر رہ گئی۔ وہ ہر طرف نظر دہراتے دیکھنے لگی کہ کوئی ہے تو نہیں جو انہیں اس حال میں دیکھ رہا ہو

۔ جبکہ عالم پوری طرح سے اپنے جذبات اس پر ظاہر کرتا اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے بے حد قریب کر چکا تھا ان دونوں میں انچ بھر کا بھی فاصلہ اب نہیں تھا اس کے بے لگام ہوتے جذبات پر کنٹرول کرنا اس کے لیے بے حد مشکل ہوتا جا رہا تھا۔

عالم کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟

ہر طرف ملازمین ہیں شادی کی تیاریاں چل رہی ہیں اور آپ کو مستیاں سوچ رہی ہیں کوئی دیکھے گا تو کیا سوچے گا۔ وہ اس کے حصار میں قید پھر پھر آتی چڑیا کی طرح بولی

جب عالم اس کی کسی بھی بات پر دھیان دیے بنا اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامنے لگا

عالم پلیز ایسے مت کریں۔۔ کوئی آجائے گا۔۔ دانیل اسے روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی جب کہ عالم اپنے جذبات کا کھل کر اظہار کرتا اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چوم رہا تھا۔

جو بھی ہوگا، ہمیں اس قدر اک دوسرے کے قریب دیکھ کر خود بھی واپس چلا جائے گا۔ اسی لئے فی الحال مجھے میرے جذبات کو تھوڑا سا سکون پہنچانے دو

وہ مزید بے باکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کے ہونٹوں کا سفر طے کرنے لگا۔ جبکہ اس کے انداز پر وہ بُری طرح سے کانپنے لگی تھی

ساری رات آپ کے جذبات کو سکون نہیں ملتا۔۔۔؟

آپ ایسے تو نہیں لگتے تھے آپ ضرورت سے زیادہ ہی بے باک ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کے انداز میں ایک شکایت تھی جو وہ اور کسی کو نہیں لگا سکتی تھی۔ عالم صرف مسکرا دیا۔

وہ اس کا کندہ تھامتے ہوئے اس کے شدید جذبات پر اسے روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

میں تو ایسا ہی ہوں۔۔ مسز دانیل عالم شاہ اور آگے بھی زندگی میں ایسا ہی رہوں گا بس تم خود کو تیار کر لو پوری طرح سے میرے جذبات کو ہینڈل کرنے کے لئے

تمہیں دیکھ کر میری حالت کیا ہو جاتی ہے میں تمہیں بتا بھی نہیں سکتا تم میرے لیے جینے کی واحد وجہ ہو میرا پیار ہو میری محبت ہو میرا عشق ہو میرا جنون ہو میری زندگی ہو "تم سب کچھ ہو دانیل عالم شاہ سب کچھ"

تمہارے علاوہ عالم سلطان شاہ کچھ بھی نہیں وہ شدت سے بھرپور لہجے میں کہتا اس کے ماتھے لب رکھتے ہوئے اسے اپنے سینے میں بھیج گیا

اتنا کچھ ہوں میں آپ کے لئے پھر بھی آپ مجھے وہ پینٹنگ نہیں دکھاتے جو آپ نے میرے لئے بنائی ہے اس کے کھل کر اظہار کرنے پر وہ اس کے سینے میں دبی دبی سی آواز میں بولی

بس چند دن صبر کر لو پھر تم ہوگی میں ہوں گا اور وہ پینٹنگ تم اسے دیکھنا میں تمہیں دیکھوں گا وہ اس کی انتہ کو لبوں میں دباتے ہوئے بولا۔

اور مزید جھکتے ہوئے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر گیا۔ اس کے جذبات میں پھگکتی وہ بے بسی ہو کر اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں بھیج چکی تھی۔

اس کی شدتوں کی تاب لانا کہ اس کے بس میں نہ تھا وہ جب پیار کرنے پر آتا تھا تب صرف اپنی سنتا تھا اس تھوڑے سے عرصے میں وہ اسے اتنا تو جان ہی چکی تھی۔

کچھ معاملوں میں عالم صرف اور صرف اپنی زندگی تھا

○○○○○

یہاں پر بھی لگا دلالی سب جگہ لگایا ہے یہ چھوڑ دی میری گلو میں کمی نہیں آئی چاہے۔ میں اپنی شادی پر بہت بہت خوبصورت لگانا چاہتی ہوں سنیہا نے لالی سے کہا جو اسے ہلدی لگا رہی تھی۔

توبہ سنیہا لڑکی کو اس طرح بات نہیں کرنی چاہے غلط بات ہوتی ہے لالی نے اسے ڈرانا چاہا

تم سہی غلط کو چھوڑو ٹھیک سے لگاؤ ہلدی وہ بھی پورے منہ پر کوئی جگہ رہنی نہیں چاہے۔ پورا گلو ہو فیس پر۔ وہ اس کی بات کو چٹکیوں میں اڑتی ہوئی بولی

ویسے اپنی باری بھول گئی کہ کیسے منہ کھول کھول کے باتیں کر رہی تھی۔ اور میری باری پر غلط بات ہے۔ وہ اسے گھور کر بولی۔

تم مجھ سے اس طرح بات نہیں کر سکتی سنیہا میں تمہاری بڑی ہوں۔ تمہاری بھابھی ہوں تمہیں سہی غلط بتانا میرا فرض ہے۔

وہ ڈرامائی انداز میں بولی تو سنیہا نے اسے گھورا۔
آفففف۔ بتائیں بھائی جی مگر یہ سب نہیں بلکہ یہ کہ میرے فیس پر اور زیادہ گلو کیسے آئے گا وہ اسے اپنے مطلب کی بات پر لائی۔

گلو کی بچی جب میں کہتی تھی ان کتابوں کو چھوڑو اپنی فکر کرو تب تم نے میری ایک نہ سنی اب عقل ٹھکانے آئی ہے شادی کے دن جد ہے اب تمہیں بہت محنت کی ضرورت ہے میری پیاری۔

لیکن تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں ہوں نہ۔ ابھی ہلدی کی رسم ختم ہونے دو میں خود تمہارا فیشنل کروں گی پھر فیکھنا اپنی گلو تراب میاں تو اپنا نام ہی بھول جائے گا یاد رہے گا صرف ایک نام سنیہا وہ سرگوشی کرتے ہوئے بولی۔

تو سنیہا شرم کر سر جھکا گئی۔ جبکہ لالی ہر تھوڑی دیر میں تراب کا نام لے کر اس کے دل کی دھڑکن تیز کر دیتی۔

ابھی کے لیے تو تراب کا نام ہی کافی تھا اس کی نیندیں اڑنے کو۔ سنیہا نے تو شرمناک رہ کر ہی خود کو ہلکان کر رکھا تھا۔ تراب کے نام سے آنے والی سرخی کو وہ چھپا نہیں پار ہی تھی۔

○○○○○

یار بس بہت ہو گیا اب مجھے مت لگانا یہ سب کچھ مجھے نہیں لگوانا بس بہت ہو گیا صنم انرم اور عائرہ اسے باری باری سے ہلدی لگا رہی تھیں جبکہ وہ پوری طرح سے اکتا گیا

ایسے کیسے بہت ہو گیا۔۔۔

ابھی تو ہم نے شروع کیا ہے ابھی تو ہم نے آپ کو بہت ساری ہلدی لگانی ہے آپ کے پورے چہرے پر ہلدی لگائیں گے

تبھی تو آپ کے دلہا بننے پر آپ کے فیس پر بہت سارا گلو ہو گا عائرہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تاکہ وہ اٹھ نہ پائے

اللہ کا واسطہ ہے میرے ساتھ یہ سب کچھ مت کرو یہ ساری رسمیں تو لڑکیوں کے لیے ہوتی ہیں مجھے تم لوگ ذرا اسی مہندی لگا دینا بس رسم ہو جائے گی یہاں پر مجھ سے پر یہ سب کچھ مت کرو او

وہ صنم کا ہلدی والا ہاتھ تھامے ہوئے بولا جو پوری طرح سے ہلدی سے گیلا تھا اور اب جیسے ہی وہ چھوٹا یقیناً اس کے منہ پر آکر لگتا اور اس کا سارا چہرہ ہلدی نما ہو جاتا

رسم تو آپ کو ادا کرنی ہوگی یہ والی بھی اور مہندی والی بھی اگر آپ کو لگتا ہے کہ بنا رسم ادا کیے یہاں سے کہیں جاسکتے ہیں تو ایسا ممکن نہیں ہے اور اگر آپ نے ہماری رسم ادا نہیں ہونے دی نہ تو ہم بھی آپ کی بارات لے کر نہیں جائیں گے

صنم نے اسے میٹھی سی دھمکی دی۔

تم لوگ مت لے کر چلنا میری بارات میں خود جاؤں گا اپنی دلہن لے لوں گا اور یہاں سے ہمیشہ کے لیے کسی دوسری دنیا میں بس جاؤں گا

لیکن تم لوگوں کی بات ماننے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا میں مزید اپنا چہرہ نہیں بگاڑ سکتا اب بس رات کو رسم کرنا مہندی کی ختم کرو یہ سب کچھ

وہ اب تنگ آچکا تھا

جب لڑکیوں نے امید بھری نظروں سے جانے کچن کی جانب سے آتی دانیں کی جانب دیکھا
- کیوں کہ اس شادی کی ہیڈ تھی جو سب لوگوں کے لئے چائے بنا کر لائی تو ان سب تراب سے
لڑتے ہوئے دیکھا یہ رسم یہاں پر صرف اور صرف لڑکیوں کے ساتھ کی جا رہی تھی

لڑکیاں دانیں کے کہنے پر ہی اسے گھسیٹ کر یہاں لے کر آئی تھی اور اب زبردستی اسے بٹھا کر
ہلدی لگا رہی تھی

دانیں نے سب کو چائے دی اور پھر آکر اس کے پاس بیٹھی اسے گھورنے لگی اس کے گھورنے پر
تراب کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی

جی فرمائیں کیا فرما رہے تھے آپ۔۔۔ وہ ہاتھوں میں ہلدی کا پیالہ لئے اپنے ہاتھ پر مہندی لگاتی
اس کے چہرے پر لگاتے ہوئے پوچھ رہی تھی

میں غریب کیا کہہ سکتا ہوں یہی کہہ رہا تھا کہ آئیں بیٹھے ہلدی لگائے رسم ختم کریں پھر باقی کی
رسم بھی ادا ہونی ہے رات کو مہندی ہے اس کی بھی تیاری کرنی ہے وہ ایک لمحے میں بدلتے ہوئے
بولادانیں کے ساتھ ساری لڑکیاں ہنسی

یہ ہوئی نہ اچھے بچوں والی بات داینین اس کے پورے چہرے پر ہلدی لگا دیتے ہوئے بولی۔ تو
تراب ساتھ ساتھ وہاں موجود سب لوگ ہنسنے لگے

○○○○○○○

مہندی کی رسم ادا ہو رہی تھی سنیہا کو مہندی کی لگانے شاہ حویلی کے سب لوگ آئے تھے سوائے
تراب کے

اب تراب سے اس کی ملاقات اب کل ہی ہوئی تھی جب سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تراب کی ہو
جاتی۔ سنیہا تو حیران تھی اس کے صبر پر تراب کا یوں بٹھنا کسی مجرے سے کم نہ تھا

وہ بالکل بھی صبر کرنے والوں میں سے نہیں تھا لیکن اس معاملے میں وہ صبر کر گیا تھا اسے اس کی
زندگی کی سب سے بڑی خوشی ملنے والی تھی بلا اسے اور کیا چاہے تھا۔ اپنی شہزادی سے زیادہ اسے
اور کیا عزیز تھا

بے شک اسے اس کی خوشی ملی تھی وہ بھی وہ خوشی جو وہ سب کی رضامندی سے حاصل کر رہا تھا تو
اتنا تو صبر کر ہی سکتا تھا

وہ اپنی شادی میں کسی قسم کی کوئی الجھن نہیں چاہتا تھا وہ سیدھے طریقے سے شادی چاہتا تھا اپنی سنیہا کو حاصل کرنا چاہتا تھا

وہ بھی سب کی مرضی اور رضامندی سے اور ایسا ہی ہو رہا تھا وہ کسی کے خلاف کوئی کام نہیں کر رہا تھا گھر کا کوئی بھی انسان اسے شادی کے بارے میں جو کہتا وہ خاموشی سے کر دیتا اور اب تو ساری ذمہ داری دانیل پر آگئی تھی

اور عالم کا حکم تھا کہ اس کے دانیل کو کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے جس پر اس نے خاموشی سے سر جھکا لیا تھا یہاں تک کہ سنیہا سے ملنے کی کوشش نہیں کی تھی وہ جانا چاہتا تھا ایک بار اپنے جذبات اس پر ظاہر کرنے کے لیے لیکن پھر یہ سوچ کے نہیں گیا کہ کل وہ ساری زندگی کے لیے اس کے پاس آنے والی ہے اس کے ہونے والی ہے

ہاں وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا اس کی خوبصورت مہندی اور سجے ہوئے مہندی والے روپ کو اپنی آنکھوں میں بسانا چاہتا تھا لیکن ابھی نہیں

وہ صبر اور شکر سے بیٹھا تھا وہ جانتا تھا کہ صبر کا پھل میٹھا ہو گا وہ صبر کر رہا تھا اپنی سنیہا کے لیے
اپنی شہزادی کے لئے

اس وقت حویلی میں بالکل تنہا تھا چند ایک ملازمین تھے جو اپنے اپنے کام میں لگے تھے
جبکہ باقی سب لوگ ہی رسم ادا کرنے جا چکے تھے۔ آج تو نرس جس بیگم بھی سب سے آگے آگے
تھیں۔ اور خوشی سے تراب کی شادی کی رسموں میں شامل ہو رہی تھیں

وہ سونا چاہتا تھا جب اسے پانی کی طلب محسوس ہوئی۔ کمرے میں پانی نہیں تھا وہ نیچے کی جانب آیا
تو حیدر صاحب کا کمرہ کھلا دیکھا

اس کا دل کیا وہ ایک بار ان کے پاس جائے ان سے ملے اس نے بعد میں اپنے دادا سے بھی یہ
ساری بات پوچھنی تھی یہ حقیقت تھی کہ اس کی ماں پاگل تھی

لیکن وہ آج بھی اس حقیقت کو قبول نہیں کرنا چاہتا تھا اس کی نظر میں اس کی ماں ایک بہت اچھی
عورت تھی اس کے باپ سے بے حد محبت کرنے والی لیکن اس کا باپ بھی گناہگار نہیں تھا اس
بات پر بھی اسے یقین کرنا پڑا تھا

نرجس کو اپنی غلطیوں کی سزا ان کے شوہر کی ناراضگی کے روپ میں مل رہی تھی وہ بے حد بے چین تھیں اور ان کی بے چینی کسی سے بھی چھپی ہوئی نہیں تھی

وہ بنا پانی پیے ہی واپس اپنے کمرے کی جانب جانے لگا جب دروازہ کھلا ہے حیدر صاحب کمرے سے باہر نکلے شاید وہ بھی کہیں جانے کی تیاری کر رہے تھے اسے دیکھ کر رک گئے

میں بھی مہندی پر جانا چاہتا تھا میری طبیعت خراب تھی اس لیے نہیں جاسکا وہ جیسے صفائی دینے لگے تراب سیڑھیاں اترتا ان کے سامنے آیا

اسے دیکھتے ہی حیدر صاحب کا دل بے چین ہونے لگا وہ اسے چھونا چاہتے تھے وہ کبھی اپنے بیٹے کا لمس محسوس نہیں کر پائے انھوں نے ہاتھ بڑھایا تو تراب خاموشی سے ان کے قریب آتے ہوئے ان کے سینے سے لگ گیا حیدر صاحب کے تو جیسے من کی مراد پوری ہو گئی

خوشیاں بہت بہت مبارک ہو تراب اللہ تمہیں ایسے ہی خوش رکھے انہوں نے دل سے دعا دی تو تراب نے مسکرا کر انہیں دیکھا

آپ کو بھی بیٹے کی خوشیاں مبارک ہوں بابا اولاد کی خوشی پر سب سے زیادہ حق اس کے والدین کا ہوتا ہے اس نے مسکرا کر کہا

توحید صاحب نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اسے ایک بار پھر سے اپنے سینے سے لگالیا آج ان کے دل کو ٹھنڈک ملی تھی

آج ان کے برسوں کی خواہش پوری ہو گئی تھی ان کا بیٹا انہیں معاف کر کے اتنے سچے دل سے اپنے سینے سے لگا چکا تھا اس سے بڑھ کر بلا ان کے لیے اور کون سی خوشی ہو سکتی تھی

○○○○○○

رسم ختم ہو چکی تھی۔ سب لوگ جا چکے تھے۔ صرف دور دور کے رشتہ دار تھے جو شادی کے دوران خویلی کے مہمان تھے۔ لیکن رات کے تین بجے تک تو وہ بھی آرام کی نیت سے جا چکے تھے۔

لیکن تراب کو اب بھی اجازت نہ ملی تھی وہ اب بھی ان چاروں کے درمیان بیٹھنا نیند سے بے حال ان کی مینٹس کر رہا تھا کہ اب اسے جانے دیا جائے صبح اس کی بارات جانی تھی لیکن یہاں وہ بڑی طرح سے پھنس چکا تھا

وہ سب ادے جانے نہیں دے رہی تھی پہلے تو اس کے ساتھ مل کر خوب ڈانس کی جس میں عالم کے ساتھ ساتھ گھر کے سب بڑوں نے بھی ان کا خوب ساتھ دیا۔

اور اب وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر گانے گارہی تھیں۔ کیونکہ ان سب کو اندازہ تھا کہ تراب صرف آج ہی ان کے ہاتھ لگا ہے۔ اس کے بعد تراب نے کبھی ان کے ہاتھ نہیں آنا اسی لیے وہ اپنی تمام حسرتیں پوری کر رہی تھیں

گھر کے تمام لوگ سونے جا چکے تھے یہاں تک کہ عالم بھی سارے دن کا تھکا اب آرام کرنے جا چکا تھا۔

اس وقت حال میں صرف تراب تھا اور اس کے آگے پیچھے بیٹھی۔ دانیل انم صنم اور عازہ بیٹھی اپنی مستیوں میں لگی تھی۔

یار شادی کرنا بھی عذاب سے کم نہیں ہے اب تو جانے دو مجھے یار نیند آرہی ہے وہ کچھ واقفے کے بعد پھر بولا۔

اس عذاب سے آپ کی جان چھوٹ سکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ اب آپ کو ایک گانا گانا ہو گا سنیسا
بھا بھی کے نام۔ صنم نے کہا۔

ہاں ہاں اب بہت ٹائم ہو گیا ہے پلیز اب آپ سنیسا بھا بھی کے نام ایک پیارا سا گانا گانا کر ہماری
جان چھوڑیں انعم نے اس انداز میں کہا جیسے اس نے ان سب کو زبردستی بیٹھایا ہو۔

لیکن تراب نے فلحال خاموش کہنا بہتر سمجھا۔

کیا فائدہ شہزادی کے نام کا گانا گانے کا وہ کونسا سن رہی ہے اس نے کیسے بہانہ بنایا تھا

کوئی بات نہیں ہم آپ کی ویڈیو بنا کر شیئر کر دیں گے لیکن یہاں سے جان چھڑانے کے لئے آپ
کے گانا تو گانا پڑے گا۔

دائین نے فوراً اس کے بہانے کو رد کیا۔ تراب اسے دیکھ کر ہمیشہ کی طرح مسکرا دیا نہ جانے کیا
بات ہے کہ اس کے سامنے وہ بھی کوئی دوسری بات کرتا ہی نہیں تھا۔

اس لڑکی کا خوش رہنا اس کی زندگی سے بھرپور مسکراہٹ اسے بے حد عزیز تھی۔ یہ وہ پہلی لڑکی
تھی جس کی خوشیوں کی دعا وہ دل سے کرتا تھا۔

ٹھیک ہے بھی کیمرہ لے کر آؤں میں اپنی شہزادی کے لیے گانا گانے جارہا ہوں۔ ان سب کو خود کو تکتے پا کر بولا تو عازہ فوراً ہاں میں سر ہلا سے بھاگ کر کیمرہ لینے چلی گئی۔

اس کی سپیڈ سے وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ اسے سب سے زیادہ ایکسائٹمنٹ اس کا گانا سننے کی ہے۔

○○○○○

چاہتا ہوں تجھے سوچتا ہوں تجھے
ہر جگہ ہر لمحہ۔ دیکھتا ہوں تجھے

تو نے مجھ کو یوں بے قرار کیا
حد سے زیادہ صنم تجھ سے پیار کیا

عازہ کے کیمرہ آن کرتے ہی اس سے گانا شروع کر دیا تو وہ چاروں خاموشی سے ایک طرف ہو کر بیٹھ گئیں اس کی آواز میں شاید وہ سنیما کے لئے اس کی محبت کو محسوس کر رہی تھیں۔

نہ سمجھانہ جانا کیوں ہو ادیوانہ

تیری دھن میں جاناں خود سے ہوں بیگانہ

نہ سمجھانہ جانا کیوں ہو ادیوانہ
تیری دھن میں جاناں خود سے ہوں بیگانہ

تیرا خوابوں میں دیدار کیا۔
تیرا خوابوں میں دیدار کیا

حد سے زیادہ صنم تجھ سے پیار کیا

اس نے آخر میں گانا ختم کرنا چاہا تو جیسے وہ سب ہوش میں آئیں
ارے یہ کیا ایسے نہیں ابھی گائیں نا ادا پلیز ہمیں بھی تو پتا چلے کہ آپ نے سنیہا میڈم سے کتنا
پیار کیا ہے۔ انعم کے کہنے کی دیر تھی۔ سب اس کے ساتھ شروع ہو گئیں تراب نے مسکرا کر نفی
میں سر ہلایا۔

تیری یاد آئے اب رہانہ جائے
خیالوں میں میرے تم ہی مسکرائے

تیری یاد آئے اب رہانہ جائے
خیالوں میں میرے تم ہی مسکرائے

پل پل تیرا انتظار کیا
پل پل تیرا انتظار کیا

حد سے زیادہ صنم تجھ سے پیار کیا
حد سے زیادہ صنم تجھ سے پیار کیا

چاہتا ہوں تجھے سوچتا ہوں تجھے
ہر جگہ ہر لمحہ۔ دیکھتا ہوں تجھے

تو نے مجھ کو یوں بے قرار کیا
حد سے زیادہ صنم تجھ سے پیار کیا

اس نے مسکراتے ہوئے ان سب کو ہاتھ ہلایا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا اس بار کسی نے بھی اسے
نہیں روکا تھا وہ ساری جیسے کسی اور ہی دنیا میں کھوئیں ہوئی تھیں۔

تراب اپنا حال دل بیان کر کے جا چکا تھا۔
اللہ میرے بھائی کی خوشیاں ہمیشہ سلامت رہیں۔ بہت دکھ دیے ہیں زندگی نے انہیں اب اور
نہیں۔ صنم کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔

جبکہ اس کے ساتھ ہی وہ سب اس کی دعائیں شامل ہو تیں آمین کہنے لگی۔
تراب سنیہا سے کتنی محبت کرتا تھا یہ وہ سب جانتی تھیں اس کی محبت کسی سے چھپی ہوئی نہیں
تھی۔

اس کا نام لیتے جو سکون تراب کے چہرے پر آتا تھا وہی کافی تھا اس کی محبت کا اندازہ لگانے کے لیے

چل لڑکیوں اب اٹھو سب اور اپنے اپنے کمرے میں چلو کل صبح بارات لے کر جانا ہے۔
آل ریڈی ہم لوگ بہت زیادہ دیر کر چکی ہیں۔

اب اور نہیں صبح کوئی بھی گڑ بڑ نہیں ہونی چاہیے کل بہت سارا کام ہے جو ہم سب نے مل کر
کرنا ہے

میری ایک آواز پر تم سب مجھے یہاں ملو۔ اور اگر کسی نے پھر مجھے نیند کا بہانہ لگایا تو تم لوگوں کے حق میں اچھا نہیں ہو گا میں ٹھنڈے پانی سے نہلاؤں گی دانیں نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

ارے بھابی ادا کی شادی کی اتنی زیادہ ایکسائٹمنٹ ہے کہ ساری رات نیند ہی نہیں آتی اور پھر جب صبح جا کر آنکھ لگتی ہے تو آپ جگا لیتی ہیں۔

اب آپ ہی بتائیں اس میں ہمارا کیا قصور ہے عازرہ منہ بسور کر بولی
قصور تو تم لوگوں کو صبح بتاؤں گی میں چلو فٹاٹ یہاں سے نودو گیارہ ہو جاؤ۔ میں بہت تھک گئی
ہوں

سب لوگ تھوڑی دیر آرام کر لو کیوں کہ کل کا سارا دن بہت بیزی ہونے والا ہے دانیں نے ان
سب کو بتایا اور خود بھی کمرے کی راہ لی

-

عالم نے تو اس سے بہت سارے اشارے دیے تھے کمرے میں آنے کے۔ لیکن وہ نہیں گئی
کیونکہ اسے بہت سارا کام تھا عالم کے کسی بھی اشارے کو اس لیے اہمیت نہیں دی تھی جس پر وہ
بھی اس سے ناراض ہو تا کمرے میں چلا گیا

اب تک تو یقیناً وہ سوچکا ہو گا اس کا ارادہ اسے منانے کا ہر گز نہیں تھا وہ تو آج چوری سے اس کی پینٹنگ دیکھنے والی تھی۔

جو مکمل کرنے کے باوجود بھی وہ اسے دیکھا نہیں رہا تھا جب کہ دانیل اس کی منتیں تر لے کر بھی چکی تھی۔

لیکن اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس کی مزید منتیں نہیں کرے گی بلکہ وہ اپنی آنکھوں سے اس کمرے کا دروازہ کھول کر اپنی پینٹنگ دیکھ لے گی۔

○○○○○○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ سو رہا تھا۔ وہ بیڈ پر جانے کی بجائے دبے پاؤں چلتے پینٹنگ روم کی جانب آئی۔

ابھی اس نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ اسے احساس ہوا کہ کوئی اس کے پیچھے کھڑا ہے۔ اس کی چوری پکڑی جا چکی ہے لیکن وہ گھبرائی نہیں۔

وہ کیوں گھبراتی وہ کسی اور کی نہیں بلکہ اپنی تصویر دیکھنے جا رہی تھی اس میں کچھ بھی غلط نہیں تھا۔

عالم نے گلا کھنکار کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔ تاکہ وہ اپنی اس کوشش سے باز آجائے لیکن دانیل نے مڑ کر نہ دیکھا بلکہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔

اگر میں یہ کہوں کہ میری بیوی دنیا کی سب سے ڈھیٹ عورت ہے تو یہ غلط نہیں ہوگا۔ وہ اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا

جبکہ دانیل اس کی اتنی بڑی بات کو نظر انداز کر کے سامنے دیوار پر موجود اس پینٹنگ کو دیکھ رہی تھی۔

سامنے دیوار پر فل سائٹ میں ایک خوبصورت پینٹنگ بنی ہوئی تھی جو صرف اس کی اکیلی ہر گز نہیں تھی۔

وہ عالم اور اس کی دونوں کی تھی۔ اس تصویر میں اتنی خوبصورت تھی کہ دانیل نظر جھپکنا بھول گئی۔

الفاظ کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گئے اس نے مڑکا عالم کی جانب دیکھا جو اس کے چہرے کے ایکسپریشن سے رہا تھا۔

عالم نے اس کے ایکسپریشن دیکھ کر مسکراتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں بھرا۔

کیا ہوا جانِ عالم کیا تصویر پسند نہیں آئی۔۔۔؟ اس کے بالوں کو چومتا وہ بے حد نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

عالم یہ آپ نے بنائی ہے۔ یہ تو بہت بہت بہت زیادہ خوبصورت ہے مجھے یقین نہیں آرہا کہ میں اتنی خوبصورت کا بھی لگ سکتی ہوں۔

تھینک یو سو مچ مجھے اتنا خوبصورت بنانے کے لئے وہ اس کے سینے پر سر رکھ دیتے ہوئے بولی۔

میری کیا اوقات کہ میں تمہیں کچھ بناؤں گا۔ تمہیں تو بتانے والے بنایا ہے۔ لیکن صرف میرے لیے بنایا ہے۔

وہ محبت سے کہتا اس کے بال سنوار نے لگا۔

بہت اچھا آرٹس ہوں میں اور بہت ساری تصویریں بنائی ہیں میں نے آؤ تھوڑا بہت ان پر بھی نظر کرم کر دو۔ ویسے یہ تمہیں میں ہمارے ویسے کی رات دکھانے والا تھا لیکن جیسا کہ تمہارا صبر کسی کام کا نہیں ہے یہاں بھی اپنے جوہر دیکھا گیا۔

اب سکون مل گیا ہو گا تمہیں۔۔۔۔۔ وہ اس کا رخ دوسری پینٹنگ کی جانب مڑتا کہنے لگا۔

جبکہ اس کی کسی بھی بات کا بُرا منائے بغیر وہ حیرت سے ان سب تصویروں کو دیکھ رہی تھی

جو کہیں سے بھی ایک عام انسان کی تخلیق نہیں لگتے تھے ایسا لگتا تھا جیسے یہ کسی ماہر پرنٹر کا کام ہے

وہ عالم آپ نے کتنی خوبصورت سینگلز بنائی ہیں۔ وہ خیر انگی سے ایک ایک تصویر کو چھو کر دیکھ رہی تھی جب آگے کچھ تصویروں کے بعد اسے صرف اور صرف اپنی ہی شکل نظر آئی۔

عالم یہ کیا یہ تو ساری تصویریں میری ہیں۔۔۔۔۔؟

اس نے مڑکا عالم سے پوچھا تو وہ دیوار کے ساتھ لگا بس مسکرائے جا رہا تھا۔

میں ہر اس کی تصویر بناتا ہوں جو مجھے بہت خوبصورت لگتی ہے۔

لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ تم سے ملنے کے بعد مجھے تم سے زیادہ اور کوئی بھی چیز خوبصورت نہیں لگی نین۔ تم پر تو عالم سلطان شاہ کی ہر سانس قربان۔ جب سے تم زندگی میں آئی ہو جینے کی وجہ مل گئی ہے۔

اب عالم سلطان شاہ کو اور کچھ نہیں چاہئے سوائے تمہارے چہرے کی مسکراہٹ کے وہ اسے ایک لمحے میں اپنے قریب کھینچتا اپنی دیوانگی اس کے چہرے اور گردن پر دکھانے لگا۔

اس کی شدتوں کے سامنے وہ بے بس سی ہونے لگی۔

اسے روکنا اس کے بس سے باہر تھا۔

عالم آپ نے وہ تصویر نہیں دکھائی جو آپ مکمل نہیں کر پائے تھے جو آپ نے میرے لئے بنانا شروع کی تھی ان سب میں وہ والی کونسی ہے۔

وہ اس کا دھیان اپنی طرف سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگی جو کہ ایک ناکام کوشش ثابت ہوئی۔

اس تصویر کو نظر لگی تھی نین میں نے بہت کوشش کی اسے مکمل کرنے کے لیکن نہیں کر پایا۔ پھر اسے چھوڑ کر میں نے ایک نئی تصویر بنانی شروع کی عالم دیوار پر لگی بڑی سی پینٹنگ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

اور ایک بار پھر سے اس کی گردن پر جھک گیا۔ اپنے لبوں سے وہ اس کی صراحی دار گردن کو چھوتا چلا جا رہا تھا دانیل کی مزاحمت بھی اب کمزور ہوتی جا رہی تھی۔ جب وہ اچانک اسے اپنی باہوں میں بھر کر بیڈ روم میں لے آیا۔

اسے بیڈ پر لیٹا کر وہ اسے لمحوں میں اپنے قریب کر چکا تھا۔

تم نے اپنی من مانی کی میں نے کچھ نہیں کہا۔ اب میری بار تم خاموشی سے مجھے برداشت کرو۔ وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اسے اپنی بے حد قریب کر گیا۔

جبکہ اس کی بڑھتی ہوئی شدتوں سے داینین اندازہ لگا چکی تھی۔ کہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے پینٹنگ روم میں قدم رکھ کر اور کتنی بڑی غلطی کر چکی ہے

○○○○

بس کرو لالی ہر وقت ان کتابوں میں گھسی رہتی ہو اب بند کر دے کتابیں اور یہاں آ کر سو جاؤ۔ وہ کب سے بیڈ پر اس کا انتظار کر رہا تھا جبکہ لالی اپنے چار دن بعد ہونے والے پیپر کی تیاریوں میں مگن تھی

بس تھوڑا سا ہی رہتا ہے ابھی آ جاتی ہوں شیر یہ تیار کر لوں پھر کل تو سینما کی برات ہے بالکل ٹائم نہیں ملے گا کچھ بھی کرنے گا۔

اور اگر پیپر کی تیاری ٹھیک سے نہیں ہو گی تو پھر سے فیل ہو جاؤں گی اور اس بار میں فیل نہیں ہونا چاہتی۔ اب آپ کو بھی یہ کہتے ہوئے فخر ہو گا کہ آپ کی بیوی گریجویشن نہ صحیح کم از کم ایف ایس سی کلیئر کر چکی ہے۔

وہ کچھ لکھتے ہوئے بولی۔ لیکن شیر کو اس کا اس وقت پڑھنا پسند نہیں تھا۔

لالی کل شادی کے بعد میں خود تمہیں پڑھا دوں گا اس وقت یہاں آؤ۔ اور رات کو یہ سب کھول کر مت بیٹھا کرو آؤ ادھر شاباش مجھے نیند نہیں آرہی۔ وہ اسے نرمی سے سمجھاتے ہوئے بولا

شیر یہ لاسٹ پیرا گراف بس۔۔۔ وہ اس کی بات کو سمجھ کر بولی۔

لالی یار بند کرو یہ سب تمہاری پڑھائی تو جان کا عذاب ہو رہی ہے نہ تمہیں کھانے کا ہوش ہے نہ سونے کا۔

زندگی میں صرف پڑھنا لکھنا ہی سب کچھ نہیں ہے ہاں یہ میری خواہش تھی کہ تم پڑھ لکھ کر ایک قابل انسان بن جاؤ لیکن میرا مطلب یہ نہیں تھا کہ تم پڑھائی کو ہی اپنا سب کچھ بنالو۔

ہر چیز ایک حد میں اچھی لگتی ہے اس کے علاوہ بھی تمہاری ایک زندگی ہے جیسے تم نظر انداز کر رہی ہو

ہاں میں چاہتا ہوں تم پڑھو لکھو لیکن یہ سب کچھ کر کے نہیں ہمیں اپنی زندگی میں ہر چیز کو وقت دینا ہوتا ہے اہمیت دینی ہوتی ہے ہم صرف ایک ہی چیز کے پیچھے نہیں بھاگ سکتے لالی سنیا کی شادی ہو رہی ہے اور تم ان کتابوں میں گھسی ہوئی ہو

زرا ہوش کرو کیا حالت بنالی ہے تم نے اپنی آنکھوں کے نیچے ڈارک سرکلز بن رہے ہیں کل اس طرح سے جاوگی تم اپنی سہیلی کی شادی میں وہ اسے بے حد نرمی سے سمجھا رہا تھا۔

لالی کب سے حیرت سے اسے دیکھے جارہی تھی جو آج پہلی بار کہہ رہا تھا کہ پڑھائی کے علاوہ کچھ اور کرے

شاید وہ ٹھیک کہہ رہا تھا پچھلے کچھ وقت سے وہ سوائے پڑھائی کے اور کسی چیز کے بارے میں سوچ ہی نہیں رہی تھی

جو شاید نہیں یقیناً بہت غلط تھا اس نے تو شیر پر بھی دھیان دینا کم کر دیا تھا وہ کب آتا تھا کب جاتا تھا اسے خبر تک نہیں ہوتی تھی

سنیبا کی شادی میں وہ پوری طرح سے حاضر تھی لیکن اس کے باوجود بھی اس کا دماغ پڑھائی میں ہی اٹکا رہتا

وہ پڑھ لکھ کر شیر کی خواہش پوری کرنا چاہتی تھی لیکن یہ سب کچھ نہیں کر سکتی تھی جو وہ کر رہی تھی اس نے آہستہ سے کتابیں بند کی اٹھ کر بیڈ پر چلی آئی

اور اس کے سینے پر سر رکھ کر گہری سانس لے کر بولی اگر میں فیل ہوئی نہ زکوٹا جن تو سارا الزام آپ پر ہے وہ اس کے سینے پر سر رکھے آنکھیں بند کر چکی تھی شیر نے مسکرا کر اس کے گرد اپنی باہیں پھیلائیں

بے فکر رہو زکوٹی پچھلے کچھ دنوں میں تم نے جتنی پڑھائی کی ہے نہ مجھے یقین ہے تمہارے فیل ہونے کے کوئی چانس نہیں ہیں وہ اسے اپنے بے حد قریب کرتا اس کے معصوم چہرے پر جھکالالی کھلکھلا کر اس کی باہوں میں سمیٹ گئی۔

○○○○

صبح ہوتے ہی پاکیزہ بیگم ان کے گھر پر تھی آج تو بارات جانے والی تھی تو پاکیزہ بیگم کا یہاں اس وقت آنا ان کے لیے کاحیران کن تھا

وہ بہت سالوں کے بعد حویلی میں آئی تھیں اور آتے ہی حیدر شاہ سے ملنے کے خواہش کا اظہار کرنے لگیں۔

یہ بات سب لوگوں کو پریشان کر گئی تھی۔ پاکیزہ بیگم اور حیدر صاحب کبھی بھی ایک دوسرے کو اس حد تک پسند نہ کرتے تھے کہ وہ ایک دوسرے سے ملنے کی خواہش کرتے۔

لیکن کے بلاوے پر حیدر صاحب فوراً ان کے پاس آ گئے تھے۔

انہوں نے بہت احترام سے انہیں بیٹھنے کے لیے کہا۔ پاکیزہ بیگم نے کے ساتھ ز جس بیگم سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا تو پریشانی مزید بھر گئی۔

لیکن یہ الگ بات تھی کہ وہ ان کے لیے کوئی بری نہیں بلکہ اچھی خبر لائی تھی۔

میں سٹو وٹہ پر بالکل یقین نہیں کرتی حیدر بھائی لیکن میں مجبور ہوں اپنے بیٹے کی خواہش پر۔ وہ صنم سے شادی کا خواہش مند ہے۔

میں جانتی ہوں صنم کے لئے بہت سارے اچھے رشتے آئے ہیں جو قابل غور ہیں لیکن میں چاہتی ہوں کہ آپ پہلے گھر میں موجود اس رشتے پر غور کریں اگر آپ کا جواب ہاں ہو گا تو ہم سنیہا اور تراب کے ساتھ ہی ان دونوں کی بات چلائیں گے۔

اور اگر آپ کا جواب نہ ہو گا تو بھی کوئی ناراضگی نہیں۔ آپ اپنی بیٹی سے اس بارے میں ضرور پوچھیے گا اب میں چلتی ہوں آپ کے جواب کی منتظر رہوں گی وہ اٹھتے ہوئے بولیں۔

حیدر صاحب کا دل کیا کہ وہ ابھی اس رشتے کے لیے ہاں کر دیں اسی کے تو وہ منتظر تھے لیکن ابھی وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے۔

کیونکہ وہ صنم سے پہلے پوچھنا چاہتے تھے۔ روحان کا رشتہ ان کے لیے بہت اہمیت رکھتا تھا یہ ان کی خواہش تھی انہیں یقین تھا کہ صنم ان کی خواہش کو رد نہیں کرے گی لیکن پھر بھی اس سے پوچھنا کچھ نہیں کرنا چاہتے تھے

زایار مجھے جانا ہے آج بارات آنے والی ہے۔ ہادی پتہ نہیں باہر کیا کر رہا ہو گا پتہ نہیں لالی نے اسے تیار بھی کیا ہو گا یا نہیں اور آپ کو اپنی من مانیوں سے فرصت نہیں۔ وہ اس کے قریب سے اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن زایار اسے اٹھنے نہیں دے رہا تھا۔

زایار کو موسمی بخار تھا جس پر سکندر صاحب نے اسے آرام کرنے کو کہا تھا۔ پہلے تو زایار آرام کرنے پر راضی نہیں تھا لیکن شیر کے سارے کام سنبھال لینے پر۔ وہ بھی ریلکس ہو گیا۔

اب وہ خود تو آرام کر رہی رہا تھا لیکن پازیب کو بھی اپنے ساتھ کمرے میں قید کر لیا تھا۔

تم بے فکر رہو لالی اب تک تمہارے شہزادے کو تیار کر چکی ہو گی۔

تم بس میرے پاس رہو دیکھو تمہارا شوہر کتنا بیمار ہے۔ وہ اس کا ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھتا مسکین سی شکل بنا کر بولا۔

توبہ ہے زایار کیا بہانے لگاتے ہیں آپ تو بچوں سے بھی آگے ہیں۔ ہادی بھی ضد کے معاملے آپ سے بہت پیچھے ہے۔ وہ اس کا حصار توڑتی ہوئی بولی لیکن زایار نے اسے پھر سے قید کر لیا۔

اب جیسا بھی ہوں تمہارا ہوں سب بھالو۔۔ وہ اسے مزید اپنے قریب کرتا اس کے چہرے پر جھکا جب اچانک کمرے کا دروازہ کھول کر ہادی اپنے ہاتھ میں گھوسہ تھامے اندر آیا

مامیہ شوز چھبتا ہے وہ گھوسہ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے معصومیت سے بولا جبکہ زایار اسے اپنے حصار سے آزاد کرتا اس کی تیاری دیکھنے لگا۔ وہ سچ میں ان کی زندگی کا شہزادہ تھا۔

آج وہ دونوں باپ بیٹا آج ایک جیسے کپڑے پہنے والے تھے۔ ہانی تو ایک دم تیار تھا پازیب ہادی کے گھوسے کا آپریشن کر کے تیار ہونے والی تھی۔ جبکہ اب زایار بھی مستیاں چھوڑ کر اٹھ گیا

○○○○

○○○○○○

بارات کا ویکم بہت دھوم دھام سے کیا گیا تھا۔

اس شادی سے صرف تراب اور سنیہا کے دل کی دنیا ہی ایک نہیں ہوئی تھی بلکہ دو خاندانوں کی دشمنی بھی دم توڑ چکی تھی

پورا گاؤں شادی میں شریک تھا۔ کوئی دشمنی نہیں کوئی اونچ نیچ نہیں ہر کوئی اس شادی کو فل
انجوائے کر رہا تھا۔

سب لوگ خوشی سے دعائیں دے رہے تھے۔ شادی کی رسم ہنسی خوشی ادا ہوئی۔ نکاح کے بعد
خوب فائرنگ اور آتش بازی کی گئیں۔

ہر طرف شور شرابا مچا ہوا تھا۔

سنیما پر سب سے پہلا حق آپ کا صفدر شاہ آج تک لوگ یہی کہتے ہیں کہ بہو نہیں بیٹی لے کر جا
رہا ہوں۔ لیکن میں بیٹی نہیں بہو لے کر جا رہا ہوں کیونکہ اسے بیٹی کہنے کا حق مجھ سے کہیں زیادہ
آپ کو ہے۔

مجھے یقین ہے آپ میری غلطیوں کو معاف کر دیں گے۔ جو کہا سنا سب کے لئے معذرت آج سے
ایک نئی شروعات ہوگی وہ ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے کہنے لگے تو صفدر شاہ نے ان کے ہاتھ تھام
لیے۔

ہم نئی شروعات کرنے جارہے ہیں واصف شاہ ہاتھ جوڑ کر نہیں گلے مل کر سنیہا پر آپ کا بھی پورا حق ہے آپ چاہے اسے بیٹی بنا کر لے کر جائے یا بہوانہوں نے مسکراتے ہوئے انہیں گلے لگا کر کہا۔

سنو مجھے اتنے حقدار نہیں پسند تم پر صرف میرا حق ہے وہ ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی جب تراب کی آواز اس کے کانوں میں گونجی۔

اس کے کہنے کے دیر تھی کہ سنیہا کی جھکی ہوئی گردن مزید جھک گئی اس کے سامنے کچھ کہنے کی ہمت تو اس میں پہلے دن سے نہیں تھی اب کہاں سے ہوتی۔

کیا ہوا تمہاری گردن کیوں جھکی ہوئی ہے میرے خیال میں یہ لیپا تو پی بہت زیادہ نہیں ہو گئی۔ تمہیں بھلا ان سب چیزوں کی کیا ضرورت تھی۔ اور کرواہی لیا تھا یہ سب کچھ تو گھونگھٹ تو لیتی۔

میرا حق کتنی آسانی سے بانٹ رہی ہو تم ان سب لوگوں میں اس کا الگ سے حساب لوں گا۔ وہ اسے دیکھتے بلکہ گھورتے ہوئے بولا۔

میں نے منع کیا تھا پر لالی نہیں مانی دلہن کو تو سولہ سنگھار کیے جاتے ہیں یہ تو صرف چند ایک ہیں۔ وہ بے حد مدہم آواز میں بولی تاکہ تراب کے علاوہ اور کوئی بھی سن نہ پائے۔

ہاں بے شک کیے جاتے ہیں لیکن شاید تمہیں یہ نہیں پتا کہ شوہر کے علاوہ ان سولہ سنگھار کو دیکھنے کا حق اور کوئی نہیں رکھتا۔ خیر تم سولہ کیا ساٹھ سنگھار کر لو۔ لیکن میرے لیے تب بھی وہی گیارہ ماہ کی چھوٹی سی سنیہار ہوگی جو میری نکاح میں آئی تھی۔

وہ چھوٹی سی معصوم سی شہزادی جو آج بھی میرے دل کے ہر کونے پر راج کرتی ہے تمہارا یہ ہار سنگھار سب کچھ دلکش ہے۔ لیکن یاد رکھنا ہے تراب حیدر شاہ تمہارے ہر روپ پر مرتا ہے۔ لیکن یہاں تم تراب حیدر شاہ کے ساتھ نا انصافی کر گئی ہو۔

صرف اُس کا حق سب میں بانٹ کر۔ وہ پھر سے بولا۔
جب سنیہار نے لالی کو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا اس کا اشارہ ملتے ہی وہ اس کے پاس آگئی۔

کیا ہوا سنیہار سب ٹھیک تو ہے وہ اس کے پاس جھک کر پوچھنے لگی
ہاں سب کچھ ٹھیک ہے بس پلینز یہ دوپٹہ میرے چہرے پر ڈال کر گھونگھٹ کر دو اس نے
ریکویسٹ کی تھی۔

اس کے کہنے کی دیر تھی کہ لالی تراب کو دیکھ کر مسکرائی
آپ کو بھی یہ خاندانی بیماری ہے مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا۔ اس گھر کے سارے مرد ایک جیسے
ہیں۔ وہ اس کا دوپٹہ اس کے چہرے پر ڈالتے ہوئے بولی۔

اس معاملے میں اس خاندان کے سارے مرد ایک جیسے ہیں ہم اپنی ملکیت کسی اور کو کیوں دیکھنے
دیں وہ ڈھیٹ بنا ہوا بولا تو لالی نے سنیہا کا پورا چہرہ کور کر دیا۔

او کے جناب اب میں کچھ نہیں کہتی آپ کی دلہن کا چہرہ پوری طرح سے چھپ چکا ہے اب آپ
کے علاوہ اسے کوئی نہیں دیکھ پائے گا۔ لالی نے ہار مانتے ہوئے کہا تو تراب مسکرا کر اس کا شکریہ ادا
کیا۔

جبکہ اپنی بات کا مان رکھنے پر وہ سنیہا کا ہاتھ تھام کر پوری محفل میں چوم چکا تھا۔ جس پر سنیہا پورا
کانپ کر رہ گئی وہ تو شکر تھا کہ اس کی یہ حرکت انعم اور لالی کے علاوہ کسی نے نہیں دیکھی تھی

لیکن دونوں کو مسکراتے دیکھ کر بھی اسے کسی قسم کوئی شرمندگی نہیں ہوئی تھی۔

کیونکہ باقول سب کے سینہ اب اس کی تھی تو وہ کیوں اسے چھونے کے لیے کسی کی اجازت کا انتظار کرتا۔

لیکن سنیہا کا لریزتا وجود اس بات کی گواہی تھا کہ سب کے سامنے یہ حرکت کر کے اس نے غلطی کر دی ہے۔ اور آئندہ کے لیے اسے احتیاط کرنی ہوگی۔ سب کے لیے نہیں اپنی شہزادی کی خوشی کے لیے

.....

۔ شادی جتنی دھوم دھام سے ہوئی رخصتی اتنی ہی سادگی سے کی گئی۔

قرآن پاک کے سائے میں جب شیر اور زیار نے اسے رخصت کیا تھا ان دونوں کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

یہ وقت اس گھر کے ہر فرد کیلئے بے حد مشکل تھا۔ صفر شاہ کی آنکھیں نم تھیں لیکن وہ اپنے آنسوؤں پر کنٹرول کرتے اسے خوشحال زندگی کی دعائیں دیتے تراب کے ساتھ رخصت کر گئے

روحان نے رسم میں حصہ نہیں لیا تھا لیکن اس کے باوجود بھی شیر اور زیار نے بہت کوشش کی تھی اسے اپنے ساتھ ساتھ رکھنے کی۔

لیکن شاید وہ شرمندگی کی وجہ سے بھی زیادہ آگے نہ آسکا اس نے سنیہا کو کبھی زیادہ اہمیت نہ دی تھی اور نہ ہی بھائی کا مان کہ آج اس کی رخصتی کی رسم پر کوئی حق رکھتا اسی لیے وہ زیادہ پیچھے ہی رہا ساری رسم شیر اور زیار نے اکیلے ہی ادا کی تھی۔

ہاں لیکن اسے دو تین بار موٹا کہہ کے اپنے بھائی ہونے کا فرض ادا کر چکا تھا جس کے بعد سنیہا موڈ بھی اچھا خاصہ بن گیا اسے دیکھتے ہی وہ پھیلا کر بیٹھ جاتی جس پر وہ مسکرا دیتا

پھر سنیہا سب کو اس چھوڑ کر اپنے پیا گھر رخصت ہو گئی۔

لالی کے تو آنسو بھی نہیں رک رہے تھے۔ اس نے تو کبھی سنیہا سے دور جانے کے بارے میں سوچا ہی نہیں تھا۔ لیکن شیر نے اسے سمجھایا کہ آج نہیں تو کل اسے جانا ہی تھا اس کی خوبصورت زندگی کی دعائیں کرو آنسو مت بہاؤ

دعا کرو کہ اس کی آنے والی زندگی آسان اور خوشحال ہو۔ شیر کے بعد باری باری سب نے اسے سمجھایا تھا۔ اتنا تو پاکیزہ بیگم بھی نہیں روئی تھی جتنا کہ لالی روئی۔ پھر فیصلہ یہ ہوا کہ صبح سویرے وہ خود سنیہا کا ناشتہ لے کر جائے گی تب جا کے اس کا موڈ تھوڑا اٹھیک ہوا

ooooo

یہ کیا چیک اسے تو مزہ ہی نہیں آئے گا ہمیں نہیں چاہیے آپ ہمیں کیش دیں وہ بھی جتنا ہم مانگے اتنا ایسے نہیں ہوتی رسم ہم نہیں مانتے اس چیک کو۔

انغم تراب کا دیا ہوا چیک اسے واپس کرتے ہوئے بولی انہیں اس طرح سے یہ رسم ہر گز نہیں کرنی تھی۔

دیکھو لڑکیوں ابھی کے لیے رکھ لو کل کیش لے لینا وہ بھی منہ مانگی۔ اس وقت میرا راستہ چھوڑ دو۔ میری شہزادی میرا انتظار کر رہی ہے۔ وہ ان سب سے بولا جو اس کا راستہ بلاک کر کھڑی تھی

نہیں نہ ادا اسے تو مزہ ہی نہیں آئے گا۔ بنا لڑے بنا جھگڑے کیا فائدہ۔ عازہ منہ بسور کر بولی۔

عازہ بیٹا لڑائی جھگڑا کرنے سے گناہ ملتا ہے۔ وہ اسے سمجھانے لگا۔

اور اب بھائی کی شادی میں کہیں تم جہنمی مت ہو جانا وہ اسے ڈرا رہا تھا چلو اب جلدی سے یہاں سے نکلو اور اپنے کمرے میں جاؤ صبح کتنا کام ہے صنم کا نکاح ہے صبح

صنم جاو جا کر سو جاو صبح نکاح ہے تمہارا اس طرح منہ بگاڑ کر بیٹھو گی تو روحان نکاح سے پہلے ہی بھاگ جائے گا جاو شاباش وقت مت برباد کرو وہ زبردستی اس کا رخ مڑ کر بولا۔

وہ جو پہلے ہی اچانک روحان کے ساتھ ہونے والے نکاح سے بولائی بولائی پھر رہی تھی۔ اس بار نظریں جھکا کر تراب کا راستہ صاف کر گئی۔

کیا تمہیں الگ سے سمجھانا ہو گا تمہارا شوہر پوری شادی میں تمہیں ڈھونڈتا رہا ہے تمہارا انتظار کرتا رہا ہے اور تم۔۔۔ کچھ ہوش ہے لڑکی۔ شادی میں ہر لڑکی کا دھیان تمہارے شوہر پر تھا اور تمہیں ہوش ہی نہیں ہے ڈاکٹر صاحب الگ سے لڑکیوں کا علاج کر رہے تھے۔ کچھ کو تو اپنا کارڈ بھی دے رہے تھے کہ ان کے ہسپتال میں آجائے۔ ویسے مجھے نہیں پتا تھا کہ ڈاکٹر زسکن پر اہل بلنز کا بھی علاج کرتے ہیں۔ وہ اس انداز میں بولا کہ انعم سچ مچ میں حیران رہ گئی

کیا زسکن پر اہل بل۔۔۔ یہ بات تو مجھے بھی نہیں پتہ تھی ابھی جا کر پوچھتی ہوں ان جناب سے انعم کے وہاں سے نکلنے کی دیر تھی کہ تراب کا سارا دھیان اس بار دانیل پر آ گیا۔ جو سینے پہ بازو لپیٹے اسے دیکھ رہی تھی۔

میں نہیں ٹلنے والی تراب ادا میں پہلے بتا رہی ہوں میرے اوپر آپ کا کوئی بہانہ نہیں چلے گا وہ منہ پھولا کر بولی تو تراب نے مسکراتے ہوئے اس کی پیشانی چومی

میری گڑیا مجھے کوئی اعتراض نہیں کیونکہ تمہیں سنبھالنے کے لیے تمہارا باڈی گارڈ موجود ہے۔ تراب نے مسکراتے ہوئے پیچھے کی جانب اشارہ کیا اور اس کے ساتھ ہی خود کمرے میں بند ہو گیا اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھٹکھٹا کر اسے واپس باہر بلاتی کسی نے اسے اپنی باہوں میں اٹھالیا تھا۔

حد ہے بیوی یہاں شوہر اپنی بے تابیاں سمیٹ کے بیٹھا ہے اور تمہیں ان سب سے ہی فرصت نہیں شرم آنی چاہیے تمہیں اس طرح سے کسی کو تنگ کرتے ہوئے۔ اپنے شوہر کی ناسہی کسی دوسرے کے شوہر کی تو فکر کرو۔

وہ قدم قدم اسے اٹھائے اپنے کمرے کی جانب جاتے ہوئے بولا
عالم میں ابھی تراب ادا کو بہت تنگ کرنے والی تھی کہ آپ ٹپک پڑے آپ کو ایسے نہیں آنا
چاہیے تھانا تنا مز آ رہا تھا انہیں تنگ کرتے ہوئے۔ اور پلیز مجھے نیچے اتاریں کوئی دیکھ لے گا تو کیا
سوچے گا۔

اس کی باہوں میں دانیل کا دھیان کبھی سیڑھیوں سے نیچے کی جانب تھا تو کبھی آگے پیچھے کے تمام
کمروں کی طرف۔

ہر کوئی تمہاری طرح نہیں بیٹھا سب آرام کرنے جا چکے ہیں بس تمہیں اپنے شوہر کو تڑپانے کیلئے کچھ نہ کچھ کرنا ہوتا ہے۔

اب بولنا بند کرو فی الحال مجھے اور میری بے تاب یوں کو راحت پہنچانے کا کوئی انتظام کرنے دو۔ اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے بے حد محبت سے بولا۔

ساتھ ہی اس کے گلے میں موجود بھاری ہار نکال کر ایک سائیڈ پر رکھ دیا جو اس کے کام میں کافی رکاوٹ پیدا کر رہا تھا۔

عالم میں چینج کر کے آجاؤں میں کافی ان ایزی ہوں اس ڈریس میں وہ اپنے کپڑوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی

نہیں اب تم مجھ سے ایک سیکنڈ کے لئے بھی دور نہیں جاؤ گی اور جہاں تک تمہاری ان ایزی ہونے کی بات ہے تو میں کس دن کام آؤں گا اس کا دوپٹہ ایک سائیڈ پر کرتے ہوئے وہ اس کی فراک کے ڈوریاں کھولتا اسے مزید اپنے قریب کر گیا تھا۔

جبکہ دانیل نے اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے خوشی سے اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا۔ عالم نے اسے خود میں سمیٹتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لیا۔

کل تراب اور سنیما کے ساتھ ساتھ ان دونوں کا بھی ولیمہ تھا ادا جان نے تو ساری رسم کرنے کے لیے کہا تھا لیکن عالم نہیں مانا وہ اپنی دانیل سے ایک سیکنڈ بھی دور نہیں رہنا چاہتا تھا

جبکہ دانیل اپنے ولیمے پر ہی بے حد خوش تھی کیونکہ عالم نے اسے دلہن بننے کی اجازت دے ڈالی تھی لیکن اس شرط پر کہ وہ گھونگھٹ میں ہی رہے گی۔

دانیل کو دلہن بنا تھا اور اسے صرف اور صرف اپنے عالم کے لئے ہی دلہن بنا تھا کون سا اس نے اپنا سجا سنوارا روپ ساری دنیا کو دکھانا تھا وہ تو بس اسی بات پر خوش تھی کہ وہ دلہن بننے والی تھی۔ اسی لئے تو عالم کی شرط کو ہنسی خوشی قبول کر چکی تھی۔

ایک ہفتے کے بعد وہ سب لوگ ہنی مون کے لئے دبئی جا رہے تھے۔ یہ تقریباً تین ہفتوں کا ٹور تھا

اس کی زندگی بہت خوشحال اور پرسکون ہو چکی تھی عالم کا ہر انداز اس کے لیے بے حد محبتیں سمیٹے ہوئے تھا

اس کے لئے آگے بڑھنا مشکل تھا لیکن اللہ کی رضا میں خوش رہ کر اس نے عالم کو ہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو بھی ایک نیا موقع دیا تھا بے شک اللہ کے حکم میں ہی سکون ہے اطمینان ہے

عالم کو اس نے دل سے معاف کیا تھا۔ اور صرف عالم کو ہی نہیں آج اقصیٰ بھی آئی تھی اس سے معافی مانگنے کے لیے اس سے گلے شکوے سب اپنی جگہ لیکن اس کی شادی کی بات سن کر وہ بہت خوش ہوئی تھی۔

تبھی تو وہ اتنی پرسکون ہو گئی تھی اب ایک خوبصورت زندگی اس کی منتظر تھی۔ جس میں عالم اس کا ہمسفر تھا اسے اور کسی چیز کی چاہ نہیں تھی

○○○○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو سنیہا دلہن بنی اس کی سیج پر بیٹھی ہوئی تھی۔
اس کے قریب آتے ہوئے اس نے ایک جھٹکے میں اس کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔

سنیہا حیرانگی سے اس کے رد عمل کو دیکھ رہی تھی جو اس کے گردن میں ہاتھ ڈال کر اس کے لبوں کو قید کر چکا تھا۔

وہ جانتی تھی آج وہ کوئی دیوار ان دونوں کے بیچ رہنے نہیں دے گا لیکن اس قدر بے تابی
تراب کی بے تابیاں اپنے عروج پر تھی آج سے روکنے والا کوئی نہیں تھا۔ سنیہا کو خود میں قید کئے
وہ اس نازک جان پر ظلم کئے جا رہا تھا

جب کہ وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی اسے خود سے دور کرنے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی
جب تراب نے اس کا ہاتھ بھی اپنے ہاتھ میں قید کرتے ہوئے اس کی کمر کے پیچھے لاک کر دیا
سنیہا کی سانسیں رکنے لگی تھی۔ لیکن وہ تو کوئی ظالم دیو بنا ہوا تھا۔ آج تو وہ اس پر کسی قسم کا رحم
کھانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

سانسوں کی قید کا دورانیہ بڑھنے لگا سنیہا کی ایک آنکھ سے آنسو چھلک پڑا۔ جس کا بیھگانہ وہ اپنے
چہرے پر محسوس کر کے اس سے الگ ہوا۔ اس کی نظروں میں ناگواری صاف جھلک رہی تھی۔

اب کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔۔؟ اس نے ذرا سختی سے پوچھا تھا اب اس کے آنسو اسے بالکل بے وجہ
لگے تھے۔

آپ بہت گندے ہیں۔ ویسے تو ہر وقت شہزادی شہزادی کرتے رہتے ہیں۔ اور آپ اتنے ظالم
بن گئے ہیں ایسے کون کرتا ہے اپنی شہزادی کے ساتھ۔ وہ بھیگی آنکھوں سے بولی۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا میں نے کون سا ظلم کر دیا ہے تم پر جو تم مجھے ظالم کہہ رہی ہو وہ بالکل انجان بنا پوچھ رہا تھا۔

یہ جو آپ کر رہے ہیں کیا یہ ظلم نہیں۔۔۔؟ اس کا اشارہ اپنے لبوں کی جانب تھا جہاں خون کا ننھا سا قطرہ اسے دکھا رہی تھی۔

یہ ظلم نہیں شہزادی میرا حق ہے۔ جو میں تم سے ہر حال میں وصولوں گا۔ اب تم اسے ظلم کہو یا محبت برداشت تو تمہیں کرنا ہو گا۔ میرا پیار کرنے کا انداز ذرا الگ ہے وہ۔ لا پرواہ انداز میں کہتا اس کی گردن پر جھک گیا۔

اس کے لب جگہ جگہ اس کی گردن پر اپنی محبت کی نشانیاں چھوڑ رہے تھے لیکن اس بار اس کا انداز پہلے کی بانسبت تھوڑا نرم تھا۔ اس بار سنیہا نے کسی قسم کی کوئی مزاحمت نہیں کی تھی اسے غصہ دلا کروہ اپنی جان عذاب نہیں کر سکتی تھی۔

مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔؟ وہ اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے بے حد نرم انداز میں پوچھ رہا تھا۔

نہیں ایڈ ونچر کے لئے آپ جیسے کھڑوس سے شادی کی ہے۔ وہ بھنا کر بولی وہ اب تک نہیں سمجھا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے تبھی تو اس سے نکاح کے لئے راضی ہوئی ہے۔

بہت اچھی بات ہے اب اصلی ایڈ ونچر کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یہ شادی ایڈ ونچرز سے بھرپور ہے۔ اپنی گردن پر چھبن محسوس کرتے ہی وہ سسک اٹھ تھی۔ جبکہ تراب مسکرا کر اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ گیا۔ اب اس کے انداز میں نرمی تھی وہ بہت محبت سے اسے چھو رہا تھا۔

پہلی رات ہم محبت کی رات بناتے ہیں۔ آنے والی ہر رات تمہیں ایک نئے ایڈ ونچر سے ملواؤں گا۔ وہ چاہت سے اس کے پور پور کو چومتے ہوئے بولا۔ جب کہ سنیہا کو احساس ہو چکا تھا کہ ایڈ ونچر کا لفظ استعمال کر کے اس نے بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔

تراب سچ میں اسے ہر دن ایک نیا ایڈ ونچر دکھانے والا تھا جس کے لئے اس کی نازک جان ہر گز تیار نہیں تھی لیکن تراب رحم کرنے یا پیچھے ہٹنے والوں میں سے ہر گز نہیں تھا اس بات کا اندازہ تو وہ اس کی نرمیوں میں موجود شدتوں سے ہی لگا چکی تھی

○○○○○

چھ ماہ بعد

صنم دلہن بنی سیڑھیوں سے اتر رہی تھی جبکہ اس کے اوپر سنیسا۔ انعم۔ دانیل اور عائرہ
خوبصورت سرخ پھولوں کا چھت بنایا ہوا تھا۔

چھ مہینے پہلے اسے روحان کے نکاح میں دیا گیا تھا۔ لیکن رخصتی سے پہلے روحان نے یہ کہہ دیا کہ
ابھی رخصتی نہیں چاہتا کیونکہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہونا چاہتا ہے

وہ اپنی بیوی کی مکمل ذمہ داری اٹھائے گا اس کے فیصلے نے صفر شاہ ک سینہ چوڑا کر دیا۔ حیدر
صاحب نے اپنی بیٹی کی خاطر اسے چھ ماہ کا وقت دیا۔ چھ مہینے کے اندر ہی وہ اپنے قدموں پر کھڑا ہو
چکا تھا۔

جس میں زایار اور شیر کے ساتھ ساتھ تراب اور عالم نے بھی اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا
اور آج بارات لے کر دھوم دھام سے ان کی دروازے پر کھڑا تھا۔

دانیل آرام سے چاویا یہ پہلے ہی کہا تھا تمہیں یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن تم
نے میری بات نہیں مانی نہیں اور تم نے یہ والے جوتے کیوں پہلے ہی کوئی آرام دہ پہنتی۔ پہلے ہی

ڈاکٹر نے زیادہ احتیاط کے لئے کہا ہے اور تمہیں اپنی کوئی فکر نہیں ہے صنم اس کے نازک سے سینڈل دیکھتے ہوئے بولی۔

ص

نم دلہن تم ہو میں نہیں ایک عالم کیا کم ہے جو تم بھی اماں بن کے آجاتی ہو۔ تنگ آگئی ہوں میں ان پابندیوں سے اب خاموش رہو میری بہن کی شادی ہے مجھے انجوائے کرنے دو وہ منہ بنا کر بولی تو صنم نے اسے سہارا دینے کے لیے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

دائین پانچ ماہ سے پریگنیٹ تھی۔ اور پورے حویلی والوں نے اسے ہتھیلی کا چھالا بنا دیا تھا جبکہ اس کی پابندیاں دیکھتے ہوئے یہ پچھلے ڈیڑھ ہفتے سے سنیسا ایک دم چپ تھی تراب کے علاوہ اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا۔

جبکہ تراب نے خود اس پر اتنی ساری پابندیاں لگادی تھی کہ اب وہ کسی اور کی پابندیاں ہینڈل نہیں کر سکتی تھی۔ اس لئے وہ خود تو خاموش تھی ہی لیکن تراب کو بھی قسم دے کر چپ کر رکھا تھا۔

آج رخصتی کی رسم ادا ہوتے ہیں ان سب کو ہسپتال جانا تھا جہاں سے پازیب ایک پیارے سے صحت مند بچے کو جنم دیا تھا

ان کے خاندان کی خوشیاں لوٹ آئی تھی چھوٹے چھوٹے بچوں کی کلکاریاں حویلیوں کی رونقوں کو دوبالا کر گئی تھیں ایسے میں صنم کی رخصتی نے ان کی خوشیوں کو چار چاند لگا دیے تھے۔

○○○○○

ہاں بریرہ بولو میٹنگ کیسی رہی تھی ادسے فون اٹھاتے ہی پوچھتا تھا

زایا میٹنگ تو کافی اچھی رہی ان لوگوں کو دیکھ کر لگتا ہے کہ انہیں میری پریزنٹیشن بہت زیادہ پسند آئی ہے لیکن پھر بھی مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے یہ نہ ہو کہ وہ لوگ انکار کر دے یں بریرہ کافی پریشان لگ رہی تھی

پریشان مت ہو ان شاء اللہ سب کچھ ٹھیک ہو گا تم نے اپنا ہنڈ ریڈ پر سنٹ دیا ہے مجھے یقین ہے کوئی گڑبڑ نہیں ہو گی تم بس اپنا کونفیڈنس برقرار رکھنا ان کو لوگوں کو یہ لگنا چاہیے کہ یہ ڈیل تمہارے لیے نہیں بلکہ ان کے لیے ضروری ہے تبھی تم بزنس میں کامیاب ہو پاؤ گی

وہ اسے سمجھاتے ہوئے پھولوں کا بڑا سائل ہسپتال کے اندر داخل ہوا

جہاں پازیب بیڈ پر لیٹے ہوئے اپنے ننھے سے فرشتے کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی جبکہ ہادی صوفے پر موبائل فون میں مصروف تھا ان دونوں کی دعاؤں سے کہیں زیادہ شدت ہادی کی دعاؤں میں تھی

وہ تو اپنے کرکٹ پارٹنر کو پا کر اتنا خوش تھا کہ اس کے ناچ گانے ہی ختم نہیں ہو رہے تھے۔

جبکہ دوسری طرف الٹرا سائونڈ کے بعد کے لالی کو پتہ چلا تھا کہ اس کے ہاں بیٹی پیدا ہونے والی ہے ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ ایف ایس سی کے بعد شیر نے خود ہی اس کی پڑھائی رکھوادی تھی۔

لالی کی پڑھائی اس کی شادی شدہ زندگی پر بری طرح اثر انداز ہو رہی تھی لالی کا خود بھی پڑھائی میں زیادہ انٹرسٹ نہیں تھا

وہ اب شیر بھی اس پر کسی قسم کی زور زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا لالی جب سے پریگنٹ ہوئی تھی وہ تو اس کی پریگنسی کا ایک موومنٹ انجوائے کر رہا تھا۔

کیا کہہ رہی ہیں بریرہ آپنی اس کے لبوں کو اپنے ماتھے پر محسوس کرتے ہوئے وہ مسکرا کر پوچھنے لگی

کچھ خاص نہیں اس نے اپنی پہلی پریزنٹیشن دی تھی جو کافی اچھی رہی ہے لیکن پھر بھی کافی نروس ہو رہی ہے تم بات کرو بریرہ سے تب تک میں اپنے چھوٹے شیطان سے دودھ ہاتھ کر لیتا ہوں وہ موبائل اس کی طرف بڑھاتا اپنے بیٹے کو اپنی باہوں میں اٹھا چکا تھا۔

جبکہ ہادی وہیں صوفے پر بیٹھا پازیب کے موبائل سے اچھے اچھے نام سرچ کر رہا تھا جو اس نے اپنے ننھے منے بھائی کا رکھنا تھا۔

کیسی ہو پازیب اور کیا نام رکھا تمہارے شیطان نے میرے چھوٹے سے فرشتے کا اس نے پازیب سے حال چال پوچھتے ہوئے کہا۔

میں تو ٹھیک ہوں مگر ابھی کوئی بھی نام پسند نہیں آیا ہادی کو اس نے ایک نظر ہادی کو دیکھا جو ہر نام پہ منہ بنارہا تھا

لگتا ہے جب تک ہادی کو کوئی نام پسند آئے گا تب تک ہادی کی ایک بہن بھی دنیا میں آچکی ہوگی
بریرہ نے ہنستے ہوئے بے تکلفی سے کہا تو پازیب بھی ہنسی

چلو اب تم ان فیملی مومنٹس کو انجوائے کرو تب تک میں اپنی نیکسٹ پریزنٹیشن کی تیاری کرتی ہوں۔ بریرہ نے فون رکھتے ہوئے کہا تو اس نے بھی مسکرا کر اسے خدا حافظ کر دیا

اسے بریرہ کا انداز بے حد پسند تھا وہ کافی زیادہ بدل چکی تھی وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکی تھی ایک بزنس وومین کے طور پر اپنے آپ کو متعارف کروا چکی تھی جس میں زایا اس کا پورا پورا ساتھ دے رہا تھا اپنی جائیداد کو اس نے غلط طریقے سے استعمال ہر گز نہیں کیا تھا

اپنا بزنس اس نے اپنے بابا کے نام پر شروع کیا تھا زایا کو یقین تھا ایک دن اس کا بزنس اسے بے حد کامیاب ہوگا

وہ ضرور کامیاب بزنس وومن بنے گی زایا کو بھول کر ایک نئی زندگی کی شروعات کرنا اس کے لئے مشکل تھا لیکن زایا کے سائے کے پیچھے بھاگ کر اسے کچھ بھی حاصل نہیں تھا وہ اپنا اصل جان چکی تھی

وہ ایک پڑھی لکھی عورت تھی دنیا کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی ہمت رکھتے تھی اسی لیے اس نے اپنے قدم آگے بڑھائے تھے جو اس کے لیے ایک بہترین فیصلہ تھا

آپ میرے بھائی کو کیوں اٹھا رہے ہیں اسے مجھے دے دیں آپ کو بیٹی چاہیے تھی نہ میری بھائی پر
آپ کا کوئی حق نہیں ہے یہ صرف میرا ہے اس کی باہوں میں ہادی اپنے چھوٹے سے بھائی کو
روتے دیکھ کر بولا

اس دنیا میں آئے یہ اس کا تیسرا دن تھا پہلے دن کی طرح آج بھی ہادی اس کا دشمن بنا ہوا تھا زایا
نے اس کی بات کا برا مناتے ہوئے آہستہ سے اپنا بیٹا اٹھا کر اس کی گود میں رکھا اور آپ منہ پھلا کر
پازیب کی جانب دیکھنے لگا

جوا بھی ابھی بریرہ سے بات کر کے فارغ ہوئی تھی اس کی نظروں کا اشارہ سمجھتے ہی وہ اسے گھور کر
رہ گئی

ارے یار تمہارا ہی بھائی ہے دونوں مل بانٹ کر پیار کرتے ہیں جب تک میری بیٹی نہیں آ جاتی
تھوڑا بہت اپنا بھائی ہی دے دو مجھے وہ ہادی کا گال چومتے ہوئے بولا تو ہادی احسان کرنے والے
انداز میں بے بی کا چھوٹا سا ہاتھ تھام کر اس کے ہاتھ پر رکھا۔

مطلب کے وہ اسے اس کی گود میں دینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ لیکن زایا راتنے میں ہی خوش تھا۔

○○○○○○

شیر دیکھیں نہ میری فیورٹ شرط بھی آپ کی بیٹی کے آنے سے پہلے ہی مجھے کتنی زیادہ ٹائٹ ہو گئی ہے۔

دیکھیں اپنی لاڈلی کے کارنامے ابھی دنیا میں آئی نہیں ہے کہ میری ہر چیز پر قبضہ جمالیا ہے اس نے ایک اور شکایت نامہ کھولا

کوئی بات نہیں کل صبح ہوتے ہی میں تمہیں شاپنگ پر لے جاؤں گا وہ اس کا گال چومتے ہوئے آہستہ سے اسے تھام کا بیڈ پر بٹھا کر بولا

مطلب آپ اپنی لاڈلی کو کچھ نہیں کہیں گے وہ منہ پھولا کر بولی

اسے دنیا میں تو آنے دو شیر نے ریکویسٹ کی تھی

نہیں ابھی اسے بتائیں کہ میں آپ کے لیے زیادہ اہم ہوں تاکہ یہ دنیا میں آنے کے بعد مجھے زیادہ
نخرے نہ دکھائے اسے پتہ ہونا چاہیے کہ شیر زار شاہ کے لئے سب سے اہم اس کی لالی ہے۔ اس
نے اس کے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

بتانے کی ضرورت ہی نہیں ہے وہ خود ہی سمجھ جائے گی شیر نے آہستہ سے بیڈ پر لیٹتے ہوئے اس کا
سر اپنے سینے پر رکھا

مطلب کے اس کے دنیا میں آنے کے بعد آپ بھی اصلی رنگ دکھائیں گے مجھے پتا ہے آپ اس
کے ساتھ ملے ہوئے ہیں وہ سراٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے بولی تو شیر نے اس بار کوئی جواب نہ دیا
صرف مسکرا کر اس کا سر دوبارہ اپنے سینے پر رکھ دیا

○○○○

ترا ب بس کرے سو جائیں مجھے بھی نیند آرہی ہے۔ اور آپ کے بے بی کو بھی وہ بھی سونا چاہتا ہے

رات کا ایک بج رہا تھا ترا ب خود تو جاگ ہی رہا تھا ساتھ میں سنیہا کو بھی زبردستی جگایا ہوا تھا۔

فلحال میں اپنے بچے سے بات کر رہا ہوں۔ اس کے پاس ابھی اپنی زبان نہیں ہے اسی لئے تمہارے سہارے کا محتاج ہے بہتر ہے کہ ختم خاموشی سے جاگتی رہو۔ اور میرا بچہ کیا کہہ رہا ہے مجھے بتاؤ

ورنہ میں ابھی جا رہا ہوں نیچے سب کو بتانے کے لئے اس نے دھمکی دیتے ہوئے کہا تو سنیہانے فوراً اس کا ہاتھ تھام کر واپس اپنے پیٹ پر رکھ دیا۔

آپ کا بے بی کہہ رہا ہے کہ بابا جان مجھے نیند آرہی ہے پلیز سونے دے اس نے دانت پیس کر کہا۔ جس پر تراب نے اپنی ہنسی دبائی۔

اچھی بات ہے اسے سونے دیتے ہیں ہم اپنی باتیں کرتے ہیں وہ اس کے چہرے پر جھلکتے ہوئے بولا

تراب خاموشی سے دوسری طرف کروٹ لے کر سو جائیں مجھے بہت نیند آرہی ہے اس نے فوراً ہاتھ اٹھا کر کہا۔

ایک طرف اس کاشت سے اور ایڈونچر سے بھرپور محبت کرنے کا انداز سنیہا کو بوکھلا دیتا تھا تو دوسری طرف اس کی دھمکیوں نے اس کا جینا حرام کر رکھا تھا۔ اس وقت بے وقوف برپور طریقے سے اپنی من مانی کر رہا تھا اور سنیہا بالکل بے بس تھی۔

ہاں لیکن اب اسے اس کے انداز کی عادت ہو چکی تھی سنیہا کے معاملے میں وہ بے حد شدت پسند تھا۔ اب تو سنیہا بھی اس کی محبت کا ہر رنگ دیکھ چکی تھی حقیقت تو یہ تھی کہ اب وہ خود بھی پورپور کی محبت میں ڈوب چکی تھی

○○○○

اپنے چہرے پر اس کے لبوں کا لمس محسوس کرتے ہی اس کی آنکھ کھلی

اتنی دیر لگادی آج اتے ہوئے اس نے آنکھیں کھول کر عالم کو اپنی بے حد قریب پایا

سیاست ایسے ہی چیز ہے میری جان وقت تو لگ ہی جاتا ہے۔

لیکن آج سارا کام نپٹا کر آیا ہوں صرف تمہارے اور اپنے بچے کے لیے اب جب تک یہ جناب دنیا میں نہیں آجاتے تب تک جلدی آنے کی پوری کوشش کیا کروں گا

اس کے لبوں پر لب رکھتے ہوئے اس نے نرمی سے اسے اپنے قریب کیا

اس کا کام کافی زیادہ بھر گیا تھا زایا اس کے ساتھ تو تھا لیکن اس کے مقابلے میں وہ اپنے قدم پیچھے ہٹا چکا تھا اب سیاست میں اس کا کافی زیادہ بول بالا تھا عالم اپنے گاؤں کے لیے بھرپور کوششیں کر رہا تھا

جس میں دانیل کی ہمت بنی ہوئی تھی اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں بند کر لیں عالم کا ساتھ ہی اس کے لیے سب کچھ تھا اس نے اپنے لئے ایک بہترین ہمسفر چنا تھا

عالم صرف محبت کے نہیں بلکہ احساس کے معاملے میں بھی بہت آگے تھا اس کے دل میں غریبوں کے لیے ایک خاص جگہ تھی اس نے دانیل کے چچا کا علاج کروایا تھا ایک مصنوعی بازو سے وہ ان کی جتنی مدد کر سکتا تھا اس نے کی تھی

اور اس کے بعد ان کی سب سے بڑی بیٹی کا رشتہ بھی بہت اچھی جگہ کروا چکا تھا جس کے بعد چاچی کو بھی اپنی غلطیوں کا احساس جلد ہی ہو گیا انہوں نے دین کو خود آ کر اپنی بیٹی کے طور پر میکے میں بلایا

تو آنسوؤں کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا اب دین اکثر جاتی تھی اپنے چچا کے گھر اپنے کھوئے ہوئے رشتوں کو پا کر وہ بے حد خوش تھی

oooo

ختم شد

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelszone.com>

POST BY ZUBI NOVELS ZONE

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

WHATSAPP 03444499420

Fb/Page/Zubi Novels Zone

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Zubi Novels Zone